ان سیریز
آرمی
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول " ریڈ آرمی " آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو طویل اور مسلسل لیکن انتہائی جان لیوا جدوجہد سے سابقہ پڑا ہے ورنہ عام طور پر عمران اپنے تجربات اور اپنے تعلقات کی بنا پر آدھا کیس تو دانش منزل میں بیٹھے بیٹھے حل کر لیتا ہے جبکہ باقی آدھا کیس وہ اپنی ذہانت، جدید ترین معلومات اور اپنی مخصوص کارکردگی بروئے کار لا کر اس انداز میں مکمل کرتا ہے کہ اسے حقیقتاً مشن میں اس جدوجہد کا سامنا ہی نہیں کرنا پڑتا جیسے محاورتاً ہی سہی لوہے کے چنے چبانا کہا جاتا ہے لیکن موجودہ ناول میں عمران کو مشن کی تکمیل کے لئے جس طرح جدوجہد کرنی پڑی ہے اور اس کی ذہانت جدید سائنسی معلومات اور اس کی مخصوص کارکردگی سب کچھ دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے اور اس بار محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اسے لوہے کے ہی نہیں بلکہ فولادی چنے چبانے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول جاسوسی ادب میں ایک شاہکار کا درجہ حاصل کرے گا اور آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے البتہ حسب دستور ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

پشاور شہر سے فاروق خان لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ آپ کے ناولوں نے مجھے واقعی زندہ رہنے کا صحیح قرینہ سکھا دیا ہے۔ میں اس کے لئے بھی آپ کا مشکور ہوں۔ چند باتوں میں جو خطوط چھپتے ہیں وہ بھی واقعی دلچسپ ہوتے ہیں اور آپ ان کے جواب بھی انتہائی دلچسپ انداز میں دیتے ہیں۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ آپ اب تک چند باتوں میں تمام شائع شدہ خطوط اور ان کے جواب کو علیحدہ کتابی صورت میں شائع کریں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ کتاب بھی انتہائی دلچسپ ثابت ہو گی"۔

محترم فاروق خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں جن پرخلوص جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس کے لئے بھی آپ کا مشکور ہوں۔ آپ کی تجویز واقعی انتہائی دلچسپ ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ آپ کی اس تجویز پر عمل کر سکوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ساہیوال سے ارشد جاوید لکھتے ہیں۔ "میں نے آپ کے تقریباً تمام ناول پڑھے ہیں۔ آپ کا انداز تحریر واقعی انتہائی دلکش ہے آپ کے ناولوں کی خاص بات اس میں مارشل آرٹس کے بارے میں معلومات ہوتی ہے جن سے پڑھنے والوں میں مارشل آرٹ سیکھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور نوجوان مارشل آرٹ سیکھنے کے شوق میں دیگر خرافات خاص طور پر منشیات سے بچ جاتے ہیں۔ البتہ اب آپ اپنی کتابوں میں مارشل آرٹ پر کم لکھتے ہیں۔ برائے کرم اس پر زیادہ سے زیادہ لکھا کریں"۔

محترم ارشد جاوید صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے مارشل آرٹ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ واقعی درست ہے۔ مارشل آرٹ سیکھنا ایک صحت مند شوق ہے میں انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ آئندہ کتب میں مارشل آرٹس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات مہیا کروں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جھنگ صدر سے ایم خلیل مرزا لکھتے ہیں۔ "مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ ہر ناول پڑھنے کے بعد میں یہی سوچتا ہوں کہ یہ سب سے منفرد اور شاندار ناول ہے لیکن آئندہ ناول پڑھ کر بھی ایک بار پھر یہی سوچنا شروع کر دیتا ہوں۔ خاص طور پر آپ کا ماورائی ناولوں کا سلسلہ تو انتہائی شاندار ثابت ہوا ہے۔ جاسوسی ادب میں اس قسم کا تجربہ شاید پوری دنیا میں آپ نے ہی کیا ہے اور یہ واقعی آپ کے قلم کا اعجاز ہے کہ آپ کا یہ سلسلہ انتہائی کامیاب ثابت ہوا ہے۔ خیر و شر کی آویزش کے بارے میں تو سب جانتے ہیں لیکن آپ نے اسے جس انداز میں قارئین پر واضح کیا ہے وہ آپ کا ہی قلم کر سکتا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس سلسلے کو جاری رکھیں گے"۔

محترم ایم خلیل مرزا صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ماورائی ناولوں کا سلسلہ واقعی قارئین نے بے حد پسند کیا ہے بلکہ اکثر قارئین کا تو اصرار ہوتا ہے کہ میں آئندہ بس یہی ماورائی

ناول ہی لکھا کروں۔ یہ ان کی پسندیدگی کا واضح ثبوت ہے۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ گاہے بگاہے اس سلسلے کے ناول آپ تک پہنچتے رہیں۔امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

محبت ڈیرہ جتوئی سے نعیم خان لکھتے ہیں۔" سرورق پر آپ نے اب بوڑھی عورتوں کی تصاویر زیادہ شائع کرنا شروع کر دی ہیں۔اس کی کیا وجہ ہے"۔

محترم نعیم خان صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔آپ نے اپنے خط میں اپنی عمر نہیں لکھی تاکہ مجھے معلوم ہوتا کہ آپ کی عینک کا نمبر کیا ہے۔ہو سکتا ہے کہ آپ کو اب بڑھاپا زیادہ نظر آنے لگ گیا ہو۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

ٹیلی فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران اس وقت اپنے بیڈ روم میں تھا۔ ٹیلی فون رات کے وقت سلیمان کے پاس رکھ دیا جاتا تھا اس لئے رات کو اگر کوئی کال آتی تو وہ سلیمان ہی اٹنڈ کرتا تھا اور رات کو فون کی گھنٹی کی آواز بھی کم کر دی جاتی تھی لیکن اس وقت گھنٹی مسلسل بج رہی تھی لیکن سلیمان شاید انتہائی گہری نیند سویا ہوا تھا کہ اس کی آنکھ ہی نہ کھل رہی تھی۔ البتہ اس آواز سے عمران کی آنکھیں کھل گئی تھیں۔ کمرے میں نیلے رنگ کا کم پاور کا بلب جل رہا تھا۔ فون کا دوسرا سیٹ عمران کے بیڈ کے ساتھ موجود رہتا تھا۔ اگر کوئی ایسی کال ہوتی جو سلیمان عمران کے نوٹس میں لے آنا ضروری سمجھتا تھا تو وہ بٹن دبا کر اس فون کا کنکشن آن کر دیتا تھا اور عمران اس سیٹ پر کال سن لیا کرتا تھا۔ اس فون میں البتہ یہ

سسٹم بھی تھا کہ اگر عمران چاہتا تو صرف ایک بٹن پریس کر کے وہ کال کو اس سیٹ پر براہ راست وصول کر سکتا تھا۔ اب جبکہ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی اور سلیمان فون اٹنڈ نہ کر رہا تھا اور اس گھنٹی کی وجہ سے عمران کی آنکھ کھل گئی تھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر کال ڈائریکٹ کرنے کا بٹن پریس کیا تو اس بار گھنٹی سلیمان کے قریب رکھے ہوئے فون کی بجائے عمران کے قریب موجود فون پر بجنے لگی۔ عمران نے گھڑی دیکھی تو رات کے دو بجنے میں دس منٹ باقی تھے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"رات کے دو بجنے میں دس منٹ باقی رہتے ہیں جناب"۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہی خمار آلود لہجے میں کہا اور پھر جس تیزی سے رسیور اٹھایا تھا اسی تیزی سے رسیور واپس رکھ دیا اور کروٹ بدل کر آنکھیں بند کر لیں لیکن چند لمحوں بعد گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران چند لمحے خاموش پڑا رہا پھر اس نے کروٹ بدلی اور میز پر رکھے ہوئے ٹائم پیس کے ڈائل پر نظریں دوڑائیں اور رسیور اٹھا لیا۔

"رات کے دو بجنے میں آٹھ منٹ باقی رہتے ہیں جناب"۔ عمران نے اسی طرح خمار آلود لہجے میں کہا اور ایک بار پھر رسیور رکھ دیا۔

"یا اللہ اس فون کرنے والے کو اتنی عقل عنایت کر دے کہ میری سیدھی سادھی بات اس کی سمجھ میں آ جائے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کروٹ بدل کر ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں لیکن چند لمحوں بعد گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران اس بار ایک

جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے بٹن دبا کر کمرہ روشن کیا اور پھر اطمینان سے رسیور اٹھا لیا۔

"رات کے دو بجنے میں چھ منٹ اور بیس سیکنڈ رہتے ہیں جناب"۔ عمران نے حلق پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور رکھ دیا اور پھر لائٹ آف کر کے وہ دوبارہ سونے کے لئے لیٹنے ہی لگا تھا کہ گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"اب کیا کروں۔ بغیر ناشتے کے میں اس سے زیادہ چیخ نہیں سکتا۔ آخر رات کا بھوکا ہوں۔ کمزوری تو ہوتی ہے اور میری آواز بیچاری اتنی تاروں میں سے کمزوری کی وجہ سے گزر کر فون کرنے والے کے کانوں تک پہنچ ہی نہیں پا رہی"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا اور پھر پوری قوت سے چیخنے کے لئے اس نے ابھی منہ کھولا ہی تھا کہ دوسری طرف سے ایک گھبرائی ہوئی اور دہشت زدہ سی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہیلو میں سلمیٰ بول رہی ہوں فیاض کی بیوی عمران بھائی۔ میری بات سنیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران کی آنکھیں حلقوں میں سرچ لائٹس کی طرح چاروں طرف گھومنے لگیں۔

"آپ نے شاید ناشتہ کر لیا ہے اس لئے آپ کی آواز میرے کانوں تک پہنچ رہی ہے لیکن میرے ناشتے میں ابھی بہت دیر ہے اس لئے اگر اس وقت میری آواز آپ کے کانوں تک نہیں پہنچ رہی تو پھر آپ کو بھی میرے ناشتے تک انتظار کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"عمران بھائی۔ خدا کے لئے میری بات سنیں۔ میں اس وقت آپ کو بے آرام نہ کرتی لیکن میں کیا کروں۔ کہاں جاؤں اور کسے کہوں۔ فیاض کو اغوا کر لیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اغوا کر لیا گیا ہے۔ کیا واقعی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں عمران بھائی۔ میری بات پر یقین کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"واہ۔ اس کا مطلب ہے کہ فیاض کی اتنی مارکیٹ ویلیو ابھی ہے کہ اسے اغوا بھی کیا جا سکتا ہے۔ واہ۔ مبارک ہو۔ یہ تو واقعی خوشخبری ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران بھائی یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ وہ فیاض کو قتل کرنے کے لئے اغوا کر کے لے گئے ہیں عمران بھائی۔ میں کیا کروں۔ کہاں جاؤں"...... یکلخت دوسری طرف سے ہچکیاں لے لے کر روتے ہوئے کہا گیا۔

"ارے ارے۔ کیا مطلب۔ کیا آپ واقعی سلمیٰ بہن ہیں"۔ عمران نے یکلخت چونک کر کہا۔

"ہاں میں سلمیٰ ہوں۔ پلیز میری بات سنیں۔ فیاض کو بچا لیں خدا کے لئے ہماری مدد کریں۔ میں اس وقت کسے فون کروں۔ کیا کروں"...... سلمیٰ نے اسی طرح روتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ گھبرائیں نہیں سلمیٰ بھابھی۔ پریشان نہ ہوں میں آ رہا

ہوں ابھی اسی وقت"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر بیڈ سے اترا اور پھر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ باہر آیا تو اس کے جسم پر مناسب لباس موجود تھا۔

"کیا ہوا صاحب"...... اچانک سلیمان کی پریشان سی آواز سنائی دی۔ شاید عمران کی بھاگ دوڑ کی وجہ سے اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔

"بڑا نقصان ہونے والا ہے سلیمان۔ دعا کرو اللہ تعالیٰ مجھے اس نقصان سے محفوظ رکھے"...... عمران نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سلیمان جو راہداری میں موجود تھا بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔ کچھ مجھے بھی تو بتائیں۔ کیا ہوا ہے"...... سلیمان نے اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ پریشانی تھی۔

"میرے فنانسر سوپر فیاض کو قتل کرنے کی غرض سے اغوا کر لیا گیا ہے اور تم خود سوچو اگر وہ قتل ہو گیا تو مجھے اور تمہیں رقمیں کون دے گا۔ ہم تو واقعی بھوکوں مر جائیں گے۔ یا اللہ تو رحم کر اور ہم دونوں کو بھوک سے بچا لے"...... عمران نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور پھر دروازے سے باہر نکل کر وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا نیچے پہنچ گیا۔ سڑک سنسان پڑی ہوئی تھی۔ سلیمان اس کے پیچھے سیڑھیوں تک آ گیا تھا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک پریشانی کے

تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ کے رات فلیٹ میں آنے سے پہلے سوپر فیاض کا فون آیا تھا۔ وہ آپ کا پوچھ رہا تھا اور اس کے لہجے میں بے حد پریشانی تھی"۔ عمران کے گیراج کا پھاٹک کھولنے تک سلیمان نے سیڑھیاں اتر کر قریب آتے ہوئے کہا۔

"ارے تم نے اس وقت کیوں نہیں بتایا۔ ورنہ میں اسے تمہاری حفاظت میں دے دیتا۔ سلیمان کی حفاظت میں۔ بہر حال اب دعا کرو"...... عمران نے پھاٹک کھول کر گیراج میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار بجلی کی سی تیزی سے گیراج سے نکلی اور اسی رفتار سے مڑ کر آگے بڑھتی چلی گئی۔ عمران نے پھاٹک بند کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی کیونکہ سلیمان بہر حال وہاں موجود تھا۔

"فیاض کو کون اغوا کر سکتا ہے"...... عمران کار چلانے کے ساتھ ساتھ مسلسل سوچ رہا تھا لیکن ظاہر ہے اس طرح صرف سوچنے سے تو اسے اغوا کرنے والوں کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکتا تھا۔ اس کی کار سنسان سڑکوں پر انتہائی رفتار سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس لئے وہ بہت ہی کم وقت میں سوپر فیاض کی کوٹھی پر پہنچ گیا۔ کوٹھی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور بتیاں جل رہی تھیں۔ گیراج میں سوپر فیاض کی کار بھی موجود تھی۔ عمران نے کار باہر ہی روکی اور تیزی سے کار سے اتر کر وہ اندر داخل ہوا تو دوسرے

لئے وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ برآمدے میں فیاض کی بیوی سلمیٰ کھڑی تھی۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے زرد پڑا ہوا تھا۔

"آپ آ گئے عمران بھائی۔ خدا کے لئے فیاض کو بچا لیں"۔ سلمیٰ نے عمران کو دیکھتے ہی روتے ہوئے کہا۔

"ارے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ فیاض بچہ تو نہیں ہے سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ ہے۔ مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے"۔ عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور پھر عمران جب اندر داخل ہوا تو اس نے فیاض کے بچوں کو لاؤنج میں منہ لٹکائے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ان کے چہروں پر بھی شدید خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ہم سو رہے تھے کہ اچانک مجھے فیاض کے کمرے سے ان کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ میں جاگ گئی۔ پھر میں نے آوازیں دیں تو اسی لمحے ایک نقاب پوش تیزی سے ہمارے کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں پسٹل تھا۔ اس نے مجھے دھمکی دی کہ اگر اس نے شور مچایا یا آواز نکالی تو وہ مجھے اور بچوں کو گولی مار دے گا۔ بچے بھی اٹھ کر بیٹھ گئے تھے۔ پھر میرے سامنے ایک آدمی فیاض کے کمرے سے نکلا۔ اس کے کاندھے پر فیاض لدا ہوا تھا۔ فیاض کے سر سے خون بہہ رہا تھا اور وہ بے ہوش تھا۔ اس کے پیچھے دو اور مسلح آدمی تھے۔ ان سب کے چہروں پر نقاب تھے۔ میرے اور بچوں کے منہ سے چیخیں نکلیں تو اس آدمی نے آگے بڑھ کر ایک بچے کو گردن سے پکڑ

لیا اور مجھے دھمکی دی کہ اگر میں نے اب شور مچایا یا پولیس کو اطلاع
دی تو ہم سب کو ہلاک کر دیا جائے گا جس پر میں مجبوراً خاموش
ہو گئی۔ پھر مجھے باہر سے گاڑی چلنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی
وہ آدمی بچے کی گردن چھوڑ کر بھاگتا ہوا باہر چلا گیا۔ پھاٹک تب سے
کھلا ہوا ہے۔ میری سمجھ میں اور تو کچھ نہ آیا میں نے آپ کو فون کرنا
شروع کر دیا اور میں کیا کرتی"...... سلمیٰ نے روتے ہوئے کہا۔

"اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے بھابھی۔ اگر ان
حملہ آوروں کا مقصد خدانخواستہ فیاض کو ہلاک کرنا ہوتا تو وہ یہ کام
یہاں زیادہ آسانی سے کر سکتے تھے۔ وہ اسے اغوا کر کے لے جانے کا
رسک کیوں لیتے اس لئے حوصلہ رکھو انشا۔ اللہ فیاض کو کچھ نہیں ہو
گا"...... عمران نے سلمیٰ کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا اور عمران کی بات
سن کر سلمیٰ کے ستے ہوئے چہرے پر یکلخت امید کی روشنی سی پھیل
گئی۔ یقیناً عمران کی بات اس کی سمجھ میں آ گئی تھی۔ عمران اس
دوران فیاض کے بیڈ روم میں داخل ہوا۔ وہاں سامان بکھرا ہوا
اور عقبی کھڑکی بھی کھلی ہوئی تھی۔ ایک سرہانے پر خون کے
بھی موجود تھے۔ عمران گہری نظروں سے ارد گرد کا جائزہ لینے
معروف تھا کہ اچانک اس کی نظریں کھڑکی کے قریب بیڈ کی سائیڈ
پڑے ہوئے ایک چھوٹے سے کارڈ پر پڑیں۔ اس نے جھک کر اس
کارڈ کو اٹھایا لیکن یہ سفید رنگ کا کارڈ تھا۔ اس پر ایک فون نمبر درج
تھا۔ کارڈ کی ایک سائیڈ بتا رہی تھی کہ اسے کسی بڑے کارڈ

ہدی سے پھاڑ کر علیحدہ کیا گیا ہے۔ عمران نے کارڈ کو جیب میں ڈالا
اور پھر اس کمرے سے باہر آ گیا۔

"فون کہاں ہے"...... عمران نے سلمیٰ سے پوچھا۔

"ادھر لابی میں ہے"...... سلمیٰ نے کہا اور پھر سائیڈ پر موجود ایک
چھوٹی سی راہداری کی طرف بڑھ گئی۔ وہاں میز پر فون موجود تھا۔
عمران نے رسیور اٹھایا اور وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو اس
نے کارڈ پر لکھے ہوئے دیکھے تھے۔ دوسری طرف کافی دیر تک گھنٹی بجتی
رہی لیکن کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر
ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... کچھ دیر تک گھنٹی بجنے کے بعد رسیور اٹھایا گیا
اور پھر ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈپٹی ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس آصف خان بول رہا ہوں"۔
عمران نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے نائٹ شفٹ کے آپریٹر
نے اس بار قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اٹ از موسٹ ایمرجنسی۔ اس لئے پوری طرح ہوشیار ہو جاؤ اور
ایک نمبر نوٹ کرو۔ مجھے اس نمبر کے بارے میں چیک کر کے بتاؤ کہ
یہ نمبر کس کے نام پر ہے اور کہاں نصب ہے لیکن پوری طرح احتیاط
سے چیک کرو"...... عمران نے اسی طرح تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہی نمبر بتا دیا جو کارڈ پر درج تھا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں سر"...... اس بار آپریٹر نے انتہائی مستعد لہجے میں کہا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں سر"...... تھوڑی دیر بعد آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا۔

"سر یہ نمبر شاداب کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھائیس اے بلاک میں ڈاکٹر عزیز احمد کے نام پر ہے"...... آپریٹر نے جواب دیا۔

"کیا اچھی طرح چیک کر لیا ہے تم نے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ اٹ از سیکرٹ"...... عمران نے اسی طرح تیز لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتا ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ ابھی کسی کو اطلاع نہ دیں مجھے یقین ہے کہ میں صبح ہونے سے پہلے فیاض کو برآمد کرا لوں گا۔ آپ بے فکر رہیں اور بچوں کو بھی تسلی دیں"...... عمران نے پاس کھڑی ہوئی سلمیٰ سے کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ عمران بھائی۔ آپ کے آنے سے مجھے واقعی بے پناہ حوصلہ ملا ہے"...... سلمیٰ نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا پھاٹک سے باہر آیا۔ اس نے خود ہی

پھاٹک بند کر دیا تھا اور چند لمحوں بعد اس کی کار شاداب کالونی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی جو شہر کی شمالی سمت میں ایک نوآباد کالونی تھی۔ تقریباً نصف گھنٹے کی تیز ڈرائیونگ کے بعد وہ شاداب کالونی میں داخل ہوا۔ سڑکیں سنسان پڑی ہوئی تھیں۔ عمران کوٹھیوں پر موجود نمبروں کو چیک کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر کوٹھی نمبر اٹھائیس سے کچھ پہلے اس نے سائیڈ میں جا کر کار روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ گلی سے ہوتا ہوا کوٹھی کے عقب میں پہنچ گیا۔ کوٹھی کی ساری بتیاں بند تھیں اس لئے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوٹھی خالی ہے لیکن اس کے باوجود عمران محتاط رہنا چاہتا تھا۔ عقبی چار دیواری کچھ زیادہ اونچی نہ تھی اور گلی بالکل ہی سنسان پڑی تھی۔ اس طرف دوسری کوٹھیوں کی بھی عقبی سائیڈ تھی اس لئے اس طرف سے اسے دیکھ لئے جانے کا بھی خدشہ نہ تھا۔ عمران نے اچھل کر دیوار کے کنارے پر ہاتھ رکھے اور دوسرے لمحے اس کا جسم ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھا۔ ایک لمحے کے لئے اس کے پیر دیوار کے کنارے پر پڑے لیکن دوسرے لمحے ایک ہلکے سے دھماکے سے وہ اندر کود چکا تھا۔ یہ عقبی باغ تھا لیکن یہاں جھاڑ جھنکار ہی نظر آ رہی تھی۔ شاید اس کی دیکھ بھال طویل عرصے سے نہ کی جا رہی تھی۔ عمران چند لمحے وہیں باڑ کے پیچھے دبکا رہا۔ پھر وہ اٹھا اور محتاط انداز میں چلتا ہوا سائیڈ گلی سے ہو کر سامنے کے رخ پر آ گیا لیکن ہر طرف اندھیرا اور خاموشی تھی اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس

لیا کیونکہ اب اسے یقین آگیا تھا کہ کوٹھی خالی ہے اور پھر وہ کمرے میں داخل ہوا اور تھوڑی دیر بعد وہ عملی طور پر بھی چیک کر چکا تھا کہ کوٹھی خالی تھی اور وہاں موجود گرد و غبار سے ظاہر ہوتا تھا کہ کوٹھی طویل عرصے سے خالی ہے البتہ کوٹھی مکمل طور پر فرنشڈ تھی اس لئے عمران نے باقاعدہ ہر کمرے میں لائٹ آن کر کے چیک کیا تھا۔ ایک کمرے میں فون موجود تھا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس پر موجود کارڈ پر لکھا ہوا نمبر چیک کیا تو واقعی وہی نمبر تھا جو اس کارڈ پر لکھا ہوا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ انکوائری آپریٹر نے غلط نہیں بتایا تھا۔ وہ منہ بناتا ہوا اس کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور وہ تیزی سے مڑا اور ایک بار پھر تیزی سے اندر کمرے میں داخل ہو کر فون کی طرف بڑھا۔ اس نے تپائی پر موجود فون پیس اٹھایا اور جب اسے پلٹا تو اس کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ فون پیس کے نیچے ایک چھوٹی لیکن پتلی سی ڈبیا چپٹی ہوئی تھی اور اس پر وہی نمبر درج تھا جو فون کا تھا۔ عمران کچھ دیر اس ڈبیا کو دیکھتا رہا پھر اس نے فون کو ویسے ہی تپائی پر رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے وہی فون نمبر پریس کر دیئے جو اس فون کے تھے۔ جیسے ہی نمبر پریس ہوئے چند لمحوں بعد کمرے کی ایک سائیڈ دیوار سرر کی آواز سے درمیان سے پھٹتی چلی گئی۔ دوسری طرف سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے گیا تو وہ ایک خاصے وسیع و عریض تہہ خانے میں پہنچ گیا۔ وہاں

الی بڑی پیٹیوں کے ڈھیر موجود تھے۔ پیٹیاں بند تھیں اور انہیں دیواروں کے ساتھ لگا کر چھت تک چن دیا گیا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے ایک پیٹی کو سائیڈ سے کھولا تو اندر کاغذ میں بند ہات تھے۔ عمران نے ایک پیکٹ نکالا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ ہات پر ڈولفن مچھلی کی تصویریں بنی ہوئی تھیں اور جگہ جگہ سرخ رنگ میں ڈولفن لکھا ہوا تھا۔ عمران نے پیکٹ پھاڑا تو دوسرے لمحے وہ اچانک اچھل پڑا۔ پیکٹ میں پاکیشیائی کرنسی بند تھی۔ یہ بڑی مالیت کے نوٹ تھے۔ اس نے ایک نوٹ باہر کھینچا اور اسے تہہ خانے میں جلنے والے تیز روشنی کے بلب کے نیچے رکھ کر دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ یہ جعلی کرنسی تھی لیکن اسے انتہائی مہارت سے چھاپا گیا تھا۔ عمران نے ایک ایک کر کے کئی پیکٹ نکال کر دیکھے۔ یہ تمام جعلی کرنسی تھی۔ جس قدر پیٹیاں یہاں موجود تھیں انہیں دیکھ کر عمران سمجھ گیا تھا کہ اگر یہ تمام جعلی کرنسی ملک میں پھیلا دی جائے تو ملک کی معیشت کا بھٹہ بیٹھ جائے گا اور پاکیشیا معاشی طور پر تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا۔ وہ تیزی سے مڑا اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر آگیا۔ اس نے رسیور اٹھا کر ایک بار پھر نمبر پریس کئے تو دیوار برابر ہو گئی۔ عمران یہ تمام سسٹم اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔ اسے احساس تھا کہ سوپر ٹائن کو بھی اسی جعلی کرنسی کے سلسلے میں اغوا کیا گیا ہے۔ اس نے شاید کہیں سے اس کا سراغ لگا لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ عقبی

طرف سے کود کر کوٹھی سے باہر آیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اپنی کار طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

سوپر فیاض کے ذہن میں جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے تاریک ذہن میں نہ صرف روشنی سی پھیل گئی بلکہ اس کے ساتھ ہی اسے اپنے پورے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئیں اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس کے ساتھ ہی سوپر فیاض کو محسوس ہوا کہ اس کے منہ میں اس کے اپنے خون کا ذائقہ بھی موجود ہے۔ اب سر میں بھی شدید درد اسے محسوس ہونے لگ گیا تھا۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم حرکت ہی نہ کر سکا اور اس کے ساتھ ہی اسے اپنے سامنے کھڑا ایک غیر ملکی نوجوان نظر آیا۔ سوپر فیاض نے دیکھا کہ وہ ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ نوجوان نے شاید اس کے گال پر تھپڑ مارے تھے کیونکہ اس کے دونوں گالوں میں تیز جلن سی ہو رہی تھی۔

"تمہیں ہوش آگیا سپرنٹنڈنٹ" ...... اس غیر ملکی نوجوان بڑے زہریلے سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پیچھے ہٹ وہاں موجود کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے جیب سے ایک مشین پسٹل نکال کر اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اس نوجوان کے جسم پر گہرے براؤن رنگ کا سوٹ تھا اور اس کے چہرے پر درشتگی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم۔ تم کون ہو اور میں کہاں ہوں۔ یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے" ...... فیاض نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اپنی رہائش گاہ کے بیڈ روم میں سو رہے تھے کہ میرے آدمی تمہیں اغوا کر کے لے آئے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہاری بیوی اور بچے بھی ہماری تحویل میں ہیں" ...... اس نوجوان نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر تم کون ہو۔ تم نے مجھے کیوں اغوا کیا ہے"۔ سوپر فیاض نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم چاہتے تو تمہاری کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑایا جا سکتا تھا اس طرح تم سمیت تمہارے بچے بھی راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو جاتے لیکن ہم تمہیں اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی زندگیاں بچانے کا ایک موقع دینا چاہتے ہیں" ...... نوجوان نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات" ...... فیاض نے کہا۔

"تم نے کل کسی کی مخبری پر رائل ہوٹل کے کمرہ نمبر بارہ دوسری منزل پر چھاپہ مارا اور وہاں سے ایک غیر ملکی جانسن کو گرفتار کر لیا اور اس کے قبضے سے جعلی کرنسی کے پچاس پیکٹ بھی برآمد کئے۔ وہ پیکٹ تم نے کہاں رکھے ہیں" ...... نوجوان نے پہلے کی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"وہ تو ظاہر ہے سرکاری مال خانے میں ہی رکھنے ہیں ہم نے اور کہاں رکھنے ہیں" ...... فیاض نے کہا۔

"نہیں۔ ہمارے آدمی مال خانہ چیک کر چکے ہیں۔ وہاں یہ پیکٹ جمع نہیں کرائے گئے" ...... نوجوان نے کہا۔

"میں نے تو وہیں جمع کرائے تھے۔ اب مجھے کیا معلوم کہ وہاں کیوں نہیں ہیں" ...... سوپر فیاض نے کہا۔

"مطلب یہ ہے کہ تمہیں اپنی بیوی اور اپنے بچوں سے کوئی محبت نہیں ہے۔ ٹھیک ہے نہ بتاؤ تمہاری مرضی۔ میں انہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیتا ہوں اور پھر ان کی لاشیں تمہارے سامنے پڑی ہوں گی" ...... نوجوان نے انتہائی سفاک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مجھے پہلے بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیوں تم یہ سب کچھ کر رہے ہو" ...... فیاض نے کہا۔

"سنو سپرنٹنڈنٹ فیاض۔ اب تک اگر تم زندہ ہو تو صرف اس لئے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم دولت کے پجاری ہو اس لئے اگر

تمہیں دولت دے دی جائے تو تم اپنی زبان بند رکھ سکتے ہو۔
چاہتے تھے کہ تمہیں خاموشی سے اغوا کر کے یہاں لے آئیں اور پھر
سے سودے بازی کریں لیکن تم اچانک جاگ پڑے اس لئے ہمیں
مجبوراً تمہارے سر پر چوٹ لگانی پڑی۔ ہم نہیں چاہتے کہ جعلی کرنسی کا
یہ سلسلہ اوپن ہو۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تم نے جانسن کو لے جا کر
ہیڈ کوارٹر میں رکھا ضرور ہے لیکن تم نے اس کے خلاف جعلی کرنسی
کا مقدمہ درج نہیں کیا بلکہ تم نے جو رپورٹ لکھی ہے اس کے
مطابق تمہیں اطلاع ملی ہے کہ جانسن کا تعلق کسی ایسے گینگ سے
ہے جو منشیات کا دھندہ کرتا ہے اور تم جعلی کرنسی کا سلسلہ سرے
سے ہی گول کر گئے ہو۔ جانسن کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے اس لئے
اب تمہارے سامنے دو صورتیں میں رکھتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ تم
دولت لے کر اپنی زبان بند کر لو اور دوسری صورت میں تمہاری
بیوی اور بچوں سمیت تمہیں گولی مار دی جائے اور تمہاری لاشیں
کسی سڑک پر پھنکوا دی جائیں البتہ اس سے پہلے ہم وہ پچاس پیکٹ
ہر صورت میں تم سے حاصل کر لیں گے اس لئے اب فیصلہ کرنا
تمہارا کام ہے کہ تم کون سی صورت پسند کرتے ہو"...... نوجوان
نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارا تعلق جعلی کرنسی بنانے والوں سے ہے"...... فیاض
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسے ہی سمجھ لو"...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"پھر تو تم ملک دشمن ہو اور میں ملک دشمنوں سے کوئی بات
نہیں کر سکتا۔ تم بے شک مجھے اور میرے سارے خاندان کو
گولیوں سے اڑا دو لیکن میں تم سے معمولی سا تعاون بھی نہیں کروں
گا"...... فیاض کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا اور نوجوان کے چہرے پر حیرت
کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ
فیاض ایسا جواب بھی دے سکتا ہے۔

"اگر تمہیں بھاری دولت دے دی جائے تو کیا پھر بھی تعاون
نہیں کرو گے"...... نوجوان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں لعنت بھیجتا ہوں اس دولت پر"...... فیاض نے اور زیادہ
سخت لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ۔ میں تمہارے اس جذبے سے بے حد متاثر ہوا ہوں
لیکن اگر میں تمہیں یہ یقین دلا دوں کہ یہ کرنسی تمہارے ملک میں
استعمال نہیں ہو گی تو پھر تمہارا کیا جواب ہو گا"...... نوجوان نے
کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... فیاض نے کہا۔

"تم نے جو پیکٹ برآمد کئے ہیں وہ پیکٹ غیر ملکی کرنسی کے تھے۔
اگر ہم نے تمہارے ملک کے خلاف کام کرنا ہوتا تو ہم جعلی کرنسی
تمہارے ملک کی بناتے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس ملک کی کرنسی
تم نے پکڑی ہے اس ملک میں جعلی کرنسی بنانا بہت مشکل ہو گیا

ہے۔ وہاں کی پولیس انتہائی جدید ترین آلات سے کام لیتی ہے اس
لئے جعلی کرنسی بنانے والی مشینری اور کاغذ سب پکڑے جاتے ہیں
جبکہ یہاں ایسی بات نہیں ہے اس لئے ہم یہاں صرف غیر ملکی کرنسی
چھاپتے ہیں۔ اسے یہاں استعمال نہیں کرتے بلکہ اسے یہاں سے
سمگل کر کے غیر ممالک میں استعمال کیا جاتا ہے اور اس کا ثبوت یہ
ہے کہ اس ملک میں غیر ملکی کرنسی عام استعمال میں نہیں آتی صرف
بینکوں اور مالیاتی ادارے اس کا لین دین کرتے ہیں اور ان کے پاس
ایسے چیکنگ آلات موجود ہوتے کہ انہیں ڈاج نہیں دیا جا سکتا جبکہ
جعلی کرنسی ہمیشہ عام کاروباری لوگوں کو دی جاتی ہے"۔ نوجوان
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بات تو تمہاری دل کو لگتی ہے لیکن اگر تم غیر ملکی کرنسی چھاپ
سکتے ہو تو پھر پاکیشیائی کرنسی بھی تو چھاپ سکتے ہو"...... فیاض نے
کہا۔

"نہیں۔ پاکیشیائی کرنسی کی اب وہ ویلیو نہیں رہی کہ اسے تیار
کر کے اس سے کوئی بڑا فائدہ اٹھایا جا سکے جبکہ غیر ملکی کرنسی سے بے
پناہ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اس لئے اب ہمارا کام صرف غیر ملکی کرنسی
بنانا ہے اور ہم کافی عرصے سے یہاں کام کر رہے ہیں اور اسی لئے ہم
یہاں محفوظ بھی تھے کہ ہم صرف غیر ملکی کرنسی چھاپتے ہیں۔ یہ تو اس
جانسن کی حماقت تھی کہ اس نے غیر ملکی کرنسی یہاں استعمال کر
ڈالی اور ہوٹل والوں نے اسے چیک کر لیا لیکن ہوٹل کی عزت

جانے کے لئے انہوں نے براہ راست ہاتھ نہ ڈالا اور تمہیں فون کر دیا
اور تم نے ان سے بھی بھاری دولت لے کر اسے منشیات کا کیس بنا
دیا"...... نوجوان نے کہا اور فیاض نے اس بار اثبات میں سر ہلا دیا
کیونکہ واقعی ایسا ہی ہوا تھا۔

"تو تم اب کیا چاہتے ہو"...... فیاض نے کہا۔

"ایک تو وہ پچاس پیکٹ ہمارے حوالے کر دو اور دوسرا اپنی
زبان بند رکھو۔ اس کے عوض ہم تمہیں تمہارا منہ مانگا انعام دے
سکتے ہیں۔ دوسری صورت میں نے تمہیں پہلے ہی بتائی ہے"۔
نوجوان نے کہا۔

"مجھے اس انداز میں دی گئی دولت نہیں چاہئے۔ میں تمہیں وہ
پیکٹ اس شرط پر دے سکتا ہوں کہ تم آئندہ یہاں یہ کاروبار بھی بند
کر دو گے اور پاکیشیائی کرنسی بھی شائع نہیں کرو گے"...... فیاض
نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں منظور ہے"...... نوجوان نے مسکراتے
ہوئے کہا تو فیاض نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آرتھر بول رہا ہوں باس پاکیشیا سے"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو ادھیڑ عمر بے اختیار چونک پڑا۔

"پاکیشیا سے۔ کیا ہوا ہے وہاں۔ کیوں کال کی ہے"...... ادھیڑ عمر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہاں کسی کی مخبری پر انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ نے تنظیم کے ایک کیریئر جانسن کو گرفتار کر لیا اور ایک مسلم ملک کی کرنسی کے پچاس پیکٹ بھی اس کے کمرے سے برآمد کر لئے جس کی اطلاع ملتے ہی ہم سب حرکت میں آ گئے ۔ جانسن کو انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر میں گولی مار دی گئی لیکن وہ پیکٹ نہ مل سکے تو اس

سپرنٹنڈنٹ کو اس کی رہائش گاہ سے اغوا کر لیا گیا۔ پھر اسے دولت دے کر اس بات پر رضامند کر لیا کہ وہ تمام پیکٹ واپس کر دے۔ اس نے تمام پیکٹ واپس کر دیئے ہیں اس طرح سرکاری طور پر تو معاملات اوپن نہیں ہوئے لیکن مجھے ایک انتہائی اہم اور پریشان کن اطلاع ابھی ابھی ملی ہے اور وہ یہ کہ ہمارے خفیہ سٹور پر فوج نے چھاپہ مارا ہے اور وہاں سے پاکیشیائی جعلی کرنسی برآمد کر لی گئی ہے ۔ آرتھر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ادھیڑ عمر کے چہرے پر انتہائی سختی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ سب کیوں اور کیسے ہو گیا ہے۔ سٹور کی نشاندہی کیسے ہوئی ہے۔ کیا وہ جانسن اس بارے میں جانتا تھا"۔ ادھیڑ عمر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نو باس۔ جانسن تو کیریئر تھا۔ اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ ہم یہاں پاکیشیائی کرنسی بھی سٹور کر رہے ہیں اس لئے باس ہمارا سارا گروپ اس چھاپے پر حیران ہے۔ بہرحال اب لامحالہ ملٹری انٹیلی جنس اور انٹیلی جنس اس پر کام کریں گی اور ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اس پر کام شروع کر دے اس طرح اب یہاں تنظیم کو شدید ترین خطرات لاحق ہو گئے ہیں"...... آرتھر نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ ان حالات میں وہاں مزید سٹور فوری طور پر نہیں کیا جا سکتا۔ ٹھیک ہے تم وہاں سے پورا سیٹ اپ پیک کر دو۔ جب حالات نارمل ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ کام شروع کر دیا

جائے گا"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
کریڈل پر رکھا اور پھر میز کی دراز سے اس نے ایک لانگ
خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ
کرنے میں مصروف ہو گیا۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس
بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ چیف کالنگ۔ اوور"...... چیف نے بار بار کال دیتے
ہوئے کہا۔

"یس راشیل اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ہی ٹرانسمیٹر
سے ایک مردانہ آواز سنائی دی، لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"راشیل۔ راتھر نے مجھے ابھی رپورٹ دی ہے کہ پاکیشیا میں
سٹور اوپن ہو گیا ہے اس لئے اب وہاں فوری طور پر مزید کام نہیں ہو
سکتا۔ تم اوپر اطلاع کر دو کہ مزید پاکیشیائی کرنسی نہ بھیجی جائے۔
جب حالات نارمل ہو جائیں گے تو میں خود تمہیں اطلاع دے دوں
گا۔ اس کے بعد تم نے سپلائی شروع کرنی ہے۔ اوور"...... چیف نے
کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوور اینڈ آل"...... چیف نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
ٹرانسمیٹر آف کر کے باس نے اسے واپس میز کی دراز میں رکھا اور پھر
ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔

"لائن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

ال۔

"گوستان بول رہا ہوں۔ جیری سے بات کراؤ"...... چیف نے
کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو جیری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔

"گوستان بول رہا ہوں جیری۔ پاکیشیائی فوج سے تمہارا سیٹ
اپ تو ہو گا"...... گوستان نے کہا۔

"ہاں کیوں"...... جیری نے چونک کر پوچھا۔

"وہاں فوج نے ہمارے ایک سٹور پر چھاپہ مارا ہے اور کسی کو
معلوم نہیں ہو رہا کہ ایسا کیسے ہوا ہے۔ کس طرح انہیں اس سٹور
کے بارے میں معلوم ہوا ہے اور چونکہ پاکیشیا ملٹری میں تمہارے
آدمی موجود ہیں اس لئے تم وہاں سے معلومات حاصل کر سکتے ہو"۔
گوستان نے کہا۔

"جعلی کرنسی کا سٹور"...... جیری نے کہا۔

"ہاں"...... گوستان نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں معلوم کرتا ہوں لیکن معاوضہ ڈبل ہو گا"۔ جیری
نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن مجھے معلومات حتمی ملنی چاہئیں"...... گوستان

نے کہا۔

"حتمی ہوں گی۔ تم جیری کو تو جانتے ہو"...... جیری نے کہا۔

"کب تک مل جائیں گی معلومات"...... گوستان نے پوچھا۔

"زیادہ دیر نہیں لگے گی کیونکہ ملٹری انٹیلی جنس کے ایک عہدیدار سے میرے آدمی کا رابطہ ہے۔ ایک گھنٹے بعد میں تمہارے آفس کال کر کے بتا دوں گا"...... جیری نے کہا۔

"اوکے۔ میں انتظار کروں گا"...... گوستان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو گوستان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... گوستان نے تیز لہجے میں کہا۔

"جیری کی کال ہے چیف"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اسے ڈائریکٹ کر دو"...... گوستان نے کہا۔

"ہیلو میں جیری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جیری کی آواز سنائی دی۔

"گوستان بول رہا ہوں جیری۔ کیا رپورٹ ہے"...... گوستان نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"رپورٹ مل چکی ہے۔ تمہارے سٹور کو ملٹری انٹیلی جنس والوں نے ٹریس نہیں کیا بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں نے ٹریس کیا ہے لیکن انہوں نے وہاں ریڈ ملٹری انٹیلی جنس کے ذریعے کرا

جیری نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ لیکن کیا جعلی کرنسی کے خلاف سیکرٹ سروس کام کرتی ہے۔ میرے خیال میں تو کسی ملک میں بھی ایسا نہیں ہے"...... گوستان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات میرے ذہن میں بھی آئی تھی۔ چنانچہ میں نے اس سلسلے میں مزید معلومات حاصل کی ہیں اور پھر اصل کہانی سامنے آئی ہے"...... جیری نے کہا۔

"کیا کہانی"...... گوستان نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ کو رات کو اس کی کوٹھی سے اغوا کر لیا گیا۔ اس کی اطلاع سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کے بیٹے علی عمران کو ہو گئی جو اس سپرنٹنڈنٹ کا دوست بھی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمائندہ خصوصی بھی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام بھی کرتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس پر کام شروع کر دیا اور پھر سیکرٹ سروس کے چیف نے ملٹری انٹیلی جنس کو تمہارے سٹور کا پتہ بتا کر وہاں چھاپہ مارنے کے لئے کہا۔ جس پر وہاں چھاپہ مارا گیا جبکہ وہ سپرنٹنڈنٹ دوسرے روز خودبخود اپنی کوٹھی پہنچ گیا۔ اس کے بیان کے مطابق اسے اغوا کرنے والے اسے بے ہوش کر کے راستے میں ایک پارک میں پھینک کر چلے گئے تھے۔ اب تک یہ بات سامنے آئی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس

سپرٹنٹنڈنٹ کو یقیناً تمہارے آدمیوں نے اغوا کیا ہو گا اور جب
علی عمران نے کام کیا تو اسے اس سٹور کے بارے میں کوئی کلیو
گیا ہو گا۔ چونکہ سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرٹنٹنڈنٹ اغوا ہو چکا تھا
لئے اس نے ملٹری انٹیلی جنس کے ذریعے ریڈ کرایا ہو گا"...... جیری
نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ٹھیک ہے اب میں خود
اس سارے معاملے سے نمٹ لوں گا۔ تمہارا معاوضہ تمہیں
جائے گا"...... گوستان نے کہا۔

"وہ تو پہنچ جائے گا لیکن میں تمہیں اپنے طور پر ایک مشورہ
چاہتا ہوں"...... جیری نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مشورہ۔ کیسا مشورہ"...... گوستان نے انتہائی حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میری طبیعت ایسی ہے کہ میں جب تک
بات کی تہہ تک نہ پہنچ جاؤں مجھے چین نہیں آتا اس لئے جب اس
عمران کے بارے میں مجھے رپورٹ ملی تو میں نے اس علی عمران
بارے میں معلومات حاصل کیں اور مجھے بتایا گیا ہے کہ علی عمران
دنیا کا سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے اور اب چونکہ تمہارا
سٹور سامنے آ گیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اب یہ علی عمران بھوت
بن کر تمہاری تنظیم کے پیچھے لگ جائے اس لئے میرا مشورہ ہے
تم پاکیشیا سے اپنا تمام سیٹ اپ فوری طور پر سمیٹ لو۔ تمام

ب کر دو اور تمام آدمیوں کو واپس بلا لو۔ اس طرح تمہاری تنظیم
جائے گی"...... جیری نے کہا۔

"تمہارے اس مشورے کا شکریہ۔ میں پہلے ہی ایسے احکامات
ے چکا ہوں"...... گوستان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ یہ تم نے واقعی سمجھداری سے کام لیا ہے"۔
جیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو گوستان نے
ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ وہ اب پاکیشیا سیکرٹ
اس کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار
پھر بج اٹھی اور گوستان نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر سے سپیشل کال ہے آپ کے لئے"...... دوسری
طرف سے کہا گیا تو گوستان بے اختیار اچھل پڑا۔

"ٹھیک ہے"...... گوستان نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے
اٹھا اور اس نے عقبی دیوار میں موجود الماری کھول کر اس میں موجود
سرخ رنگ کا ایک فون پیس نکالا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ فون
پیس کے کونے میں سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب جل رہا تھا جس کا
مطلب تھا کہ ہیڈ کوارٹر سے اس کا لنک ہے"...... گوستان نے بٹن
دبا دیا۔

"یس۔ گوستان بول رہا ہوں"...... گوستان نے انتہائی مؤدبانہ
میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر۔ سپر چیف سے بات کریں"...... ایک مشینی آواز سنائی دی اور گوستان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آ[ئے]۔ کیونکہ سپر چیف عام حالات میں کسی سے بات نہ کرتا تھا۔ اس مطلب تھا کہ کوئی خاص صورت حال درپیش ہے۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری لیکن کرخت آواز دی۔

"گوستان بول رہا ہوں سپر چیف"...... گوستان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کو اطلاعات ملی ہیں کہ پاکیشیا میں ڈولفن کے خلا کام ہو رہا ہے"...... سپر چیف کا لہجہ اور زیادہ کرخت ہو گیا تھا۔

"ہاں۔ وہاں ہمارا ایک کیریئر جانسن جعلی کرنسی سمیت پکڑا ہے لیکن وہاں ان حالات پر قابو پا لیا گیا ہے البتہ پاکیشیائی کر کے سٹور پر ملٹری انٹیلی جنس نے چھاپہ مارا ہے"...... گوستان جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جبکہ تمہیں خصوصی طور پر منع کیا گیا تھا کہ جب ہیڈ کوارٹر حکم نہ دے تم نے پاکیشیا میں کوئی کام نہیں کرنا" چیف نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں تو وہاں صرف مال سٹور کر رہا تھا اور تو کچھ نہیں کر تھا"...... گوستان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے بغیر اجازت یہ کام کر کے پورے پلان کو داؤ پر لگا دیا۔

لان"...... سپر چیف نے کرخت لہجے میں کہا تو گوستان بے یار چونک پڑا۔

"پورے پلان کو۔ وہ کیسے سپر چیف۔ پلان کیسے داؤ پر لگ سکتا ...... گوستان نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے سپر چیف کی بات یقین نہ آ رہا ہو۔

"اس پلان کے لئے ہمیں خصوصی ہدایات دی گئی تھیں کہ اس ے میں پاکیشیا کے حکام کو علم نہ ہو سکے اس لئے وہاں مال سٹور نے کا خصوصی طور پر حکم دیا گیا تھا۔ تم نے حکم کی خلاف ورزی ے پلان اوپن کرا دیا اس لئے تمہاری سزا موت ہی ہو سکتی ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو ر گوستان نے لاشعوری طور پر بٹن آف کیا تو دوسرے لمحے اس ے حلق سے چیخ نکلی اور فون پیس اس کے ہاتھ سے گر گیا۔ اس کی ھیں بے نور ہو چکی تھیں اور پورا جسم سیاہ پڑ گیا تھا۔ شاید اس ن پیس سے ایسی ریز نکلی تھیں جنہوں نے اسے ایک لمحے میں جلا کر ھ دیا تھا۔

عمران نے کار ایک پرانے سے محلے کی سائیڈ میں ایک کھلی جگ
روکی اور پھر کار سے نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور تیز تیز قدم اٹھ
ہوا ایک چھوٹی سی بیکری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی صبح کا وقت
اس لئے وہاں باقی دکانیں تو بند تھیں البتہ بیکری کھلی ہوئی تھی
وہاں اکا دکا گاہک بھی نظر آ رہے تھے۔ عمران اس کوٹھی سے جہ
پاکیشیائی جعلی کرنسی سٹور تھی، نکل کر سرسلطان کی کوٹھی پر پہنچا
اور پھر اس نے سرسلطان کو کہہ کر ملٹری انٹیلی جنس سے اس کوٹھی
ریڈ کرا دیا۔ اس ریڈ میں وہ خود بھی شامل تھا۔ ملٹری انٹیلی جنہ
والے تو جعلی کرنسی کی پیٹیاں تہہ خانے سے نکالتے رہے جبکہ عمرا
نے اس پوری کوٹھی کی اچھی طرح تلاشی لی۔ اس کا خیال تھا کہ شا
اس کوٹھی کو صرف سٹور کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ پھر جع
کرنسی کا ایک بند پیکٹ اس نے کرنل شہباز کو بتا کر اپنے پاس رَ

یا۔ کرنل شہباز چونکہ اسے اچھی طرح جانتا تھا اس لئے اس نے کوئی
اعتراض نہ کیا۔ عمران نے سرسلطان کی کوٹھی سے ہی بلیک زیرو کو
فون کر کے اسے سپرنٹنڈنٹ فیاض کی تلاش کے لئے سیکرٹ سروس
کے ارکان کی ڈیوٹی لگانے کا کہہ دیا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ جلد
ہی سوپر فیاض کا سراغ لگالیں گے۔ سرسلطان سے ہی اسے معلوم ہوا
تھا کہ اس کے ڈیڈی ایک بین الاقوامی میٹنگ میں شرکت کے لئے
گذشتہ ایک ہفتے سے ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں اس لئے وہ
مطمئن تھا کہ اب ڈیڈی کی عدم موجودگی میں چونکہ سپرنٹنڈنٹ
فیاض کو انچارج بنا دیا جاتا تھا اس لئے زیادہ پریشانی پیدا نہ ہو گی
البتہ اس نے سوپر فیاض کی بیوی سلمیٰ کو فون کر کے تسلی دے دی
تھی کہ سوپر فیاض کا سراغ لگا لیا گیا ہے اس لئے وہ بے فکر رہے۔ وہ
جلد ہی صحیح سلامت گھر آ جائے گا البتہ اس نے اسے خاص طور پر منع
کر دیا تھا کہ وہ سوپر فیاض کے اغوا کے بارے میں کسی سے بات نہ
کرے کیونکہ اس طرح سوپر فیاض کی جان بھی خطرے میں پڑ سکتی
تھی اس لئے اسے یقین تھا کہ سلمیٰ اب کسی کو اس بارے میں اطلاع
نہ دے گی۔ جب ملٹری انٹیلی جنس کوٹھی کو سیل کر کے اور جعلی
کرنسی کی پیٹیاں لے کر واپس چلی گئی تو عمران کار دوڑاتا ہوا اس
پرانے محلے میں آ گیا تھا۔ جعلی کرنسی کے ایک کیس کے سلسلے میں
ایک بار اسے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ساتھ سرکاری طور پر پاکیشیا کی
کرنسی شائع کرنے والے ادارے کے ایک ماہر سے ملنے کا اتفاق ہوا

تھا۔ یہ آدمی وہاں طویل عرصے سے فورمین تھا اور اس وق
ریٹائرمنٹ کے قریب تھا۔ سب اسے بابا فورمین کہتے تھے اور عمرا
اس فورمین طالب حسین کی کرنسی کی چھپائی کی مہارت سے بے
متاثر ہوا تھا۔ چونکہ وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ساتھ اس سے
فورمین کے مکان پر آیا تھا کیونکہ فورمین ان دنوں بیمار تھا اس
عمران اس کرنسی کیس کے سلسلے میں فورمین کی مہارت سے فا
اٹھانے کے لئے یہاں پہنچا تھا لیکن چونکہ کافی طویل عرصے بعد وہ
تھا اس لئے اس نے مناسب سمجھا کے پہلے اس بیکری والے ۔
فورمین کے بارے میں معلومات حاصل کر لے ۔

"جی جناب"...... بیکری پر موجود آدمی نے عمران کو دیکھتے
اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کے فورمین طالب حسین صاحب
یہاں مکان ہے۔ کیا وہ مل جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں لیکن وہ تو کافی عرصہ سے ریٹائر ہو چکے ہیں"۔ نوجوا
نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ میں ذاتی طور پر ان سے ملنا چاہتا ہوں"
عمران نے جواب دیا تو اس آدمی نے اسے مکان کا پتہ بتانا شروع
دیا۔

"مجھے معلوم ہے۔ میں پہلے بھی ایک بار یہاں آ چکا ہوں۔
صرف ان کی یہاں موجودگی کنفرم کرنا چاہتا تھا"...... عمران

لاتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ ٹیڑھی میڑھی گلیوں سے
نے کے بعد وہ ایک درمیانے انداز کے مکان کے سامنے پہنچ کر
ل گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ دروازے کی کنڈی بجاتا، دروازہ کھلا
اور ایک نوجوان سائیکل چلاتا ہوا باہر آگیا۔

"فورمین خالب حسین صاحب سے ملنا ہے"...... عمران نے اس
وان سے کہا۔

"آپ کا نام"...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں عمران کو
یکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی اچھا۔ میں بیٹھک کھولتا ہوں"...... نوجوان نے سائیکل کو
ایک سائیڈ پر سٹینڈ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ واپس مڑ کر مکان کے
اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے سائیڈ پر موجود ایک دروازہ کھول
دیا۔

"آئیے جناب"...... نوجوان نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اندر
داخل ہو گیا۔ کمرے میں ایک پرانا سا صوفہ اور چار کرسیاں موجود
تھیں۔ ایک پرانی سی میز بھی تھی۔ دیواروں پر کیلنڈر لٹکے ہوئے تھے
جن پر قرآنی آیات درج تھیں۔

"تشریف رکھیں بابا آ رہے ہیں"...... نوجوان نے کہا۔

"آپ ان کے بیٹے ہیں"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ میرا نام نادر ہے۔ میں بھی پرنٹنگ پریس میں کام کرتا

ہوں"...... نوجوان نے جواب دیا اور تیزی سے اندرونی درواز
میں غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اندرونی دروازہ کھلا اور فور
طالب حسین اندر داخل ہوا۔ اس کا جسم اب کافی سے زیادہ لاغر
چکا تھا۔ سفید داڑھی تھی۔ سر کے بال بھی برف کی طرح سفید تھے
یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ خاصا بیمار ہو۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہ
گیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میرا نام علی عمران ہے"۔
عمران نے آگے بڑھ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔
"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ میرا نام فورمین طالب حسین
ہے۔ مجھے یاد پڑ رہا ہے کہ آپ سے پہلے بھی ملاقات ہوئی تھی"۔
فورمین طالب حسین نے مسکراتے ہوئے کہا اور بڑے گرمجوشانہ
انداز میں مصافحہ کیا۔

"جی ہاں۔ آپ کی یادداشت ماشاء اللہ کافی اچھی ہے۔ خاصا طویل
عرصہ پہلے سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ساتھ میں
یہاں آیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فورمین طالب
حسین بے اختیار ہنس پڑا۔

"میری یادداشت اتنی اچھی نہیں ہے عمران صاحب۔ البتہ مجھے
اس لئے یاد آ گیا کہ پہلے بھی آپ جب تشریف لائے تھے تو آپ نے
اسی طرح مکمل سلام کیا تھا اور اب اتنے طویل عرصے کے بعد آپ نے
پھر مکمل سلام کیا ہے حالانکہ آج کل اس طرح مکمل سلام کرنے کا

رواج ہی ختم ہو گیا ہے"...... فورمین طالب حسین نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ اسی لمحے اندرونی دروازہ کھلا اور نوجوان نادر ہاتھ میں
ایک مشروب کی بوتل اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے بوتل عمران
کے سامنے میز پر رکھ دی۔
"ارے یہ کیا تکلف ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ایسی کوئی بات نہیں۔ آپ مہمان ہیں اور مہمان کی خدمت
فرض ہوتی ہے"...... فورمین طالب حسین نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"شکریہ۔ ویسے میں آپ کے پاس ایک انتہائی ضروری کام کے
لئے آیا ہوں۔ میرا تعلق انٹیلی جنس سے ہے اور انٹیلی جنس کو
اطلاعات ملی ہیں کہ پاکیشیا میں جعلی کرنسی چھاپی جا رہی ہے مگر
مجرموں کا کوئی سراغ نہیں مل رہا تھا لیکن پھر اچانک ایک مخبر کی مدد
سے ان کے ایک سٹور کا پتہ چلا۔ اس سٹور کے تہہ خانے سے بھاری
مقدار میں جعلی کرنسی دستیاب ہو گئی لیکن یہ جعلی کرنسی ایسے انداز
میں چھاپی گئی ہے کہ شاید عام آدمی اسے پہچان ہی نہ سکے اور پھر اسے
باقاعدہ پیکٹوں کی صورت میں پیک کر کے رکھا گیا تھا۔ آپ اس
سلسلے میں خداداد مہارت کے مالک ہیں اس لئے میں آپ کی خدمت
میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ اس کرنسی کو دیکھیں اور بتائیں کہ یہ
کس قسم کی مشینری پر چھاپی گئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کوئی ایسی
چیز پہچان جائیں جس سے مجرموں کا سراغ لگ سکے"...... عمران نے

کہا تو فورمین طالب حسین کے چہرے پر گہری سنجیدگی پھیلتی چلی گئی۔

"کہاں ہے وہ کرنسی"...... فورمین طالب حسین نے کہا تو عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک پیکٹ نکالا اور میز پر رکھ دیا۔ فورمین طالب حسین پیکٹ کو دیکھتے ہی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ڈولفن کی کرنسی۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا اب وہ پاکیشیائی کرنسی بھی چھاپنے لگ گئی ہے"...... فورمین طالب حسین نے پیکٹ اٹھاتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ڈولفن تو اس پیکٹ کے کاغذ کا مونوگرام ہے شاید"۔ عمران نے جو مشروب پینے میں مصروف تھا، چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ یہ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جو انتہائی جدید ترین مشینری پر کرنسی چھاپتی ہے۔ اس کے بارے میں گذشتہ کئی سالوں سے باتیں سننے میں آرہی تھیں لیکن یہ تنظیم غیر ملکی کرنسی چھاپتی تھی۔ ایکریمیا اور یورپ نے اس کی چھاپی ہوئی کرنسی کو چیک کرنے کے لئے خصوصی مشینیں ایجاد کی ہیں لیکن یہ تو کسی کے ذہن میں بھی نہ تھا کہ یہ تنظیم پاکیشیا جیسے غریب ملک کی کرنسی بھی چھاپے گی"...... فورمین طالب حسین نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ فورمین طالب حسین نے پیکٹ کھولا اور اندر موجود ایک نوٹ نکال کر اس نے اس کے

دونوں اطراف میں ہاتھ پھیرا اور پھر اسے غور سے دیکھنے لگ گیا۔

"ہاں۔ یہ واقعی ڈولفن کی چھاپی ہوئی کرنسی ہے"...... فورمین طالب حسین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ صرف اس پیکٹ کی وجہ سے کہہ رہے ہیں یا کوئی اور نشانی بھی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میری ساری عمر چونکہ اسی کام میں گزری ہے اور میں ڈولفن کی چھپی ہوئی غیر ملکی کرنسی کو پہلے بھی دیکھ چکا ہوں اس لئے مجھے اس کی مخصوص نشانیوں کا علم ہے جبکہ ایکریمیا اور یورپ اسے مشینوں سے چیک کرتے ہیں"...... فورمین طالب حسین نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اب تک میں یہی سمجھا تھا کہ پیکٹ کے کاغذ پر کاغذ بنانے والی کمپنی کا مونوگرام ہے لیکن آپ نے یہ انکشاف کر کے مجھے چونکا دیا ہے کہ یہ باقاعدہ بین الاقوامی سطح کی تنظیم ہے اور اگر ایسا ہے تو پھر انہوں نے باقاعدہ اپنے نام کے ساتھ اس کی پیکنگ کیوں کر رکھی ہے اس طرح تو ان کی تنظیم سامنے آجاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس بارے میں مجھے کیا معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ اپنے مونوگرام کے ساتھ وہ یہ کرنسی جسے دیتے ہوں وہ اس کا زیادہ معاوضہ دیتے ہوں کہ یہ کرنسی آسانی سے چیک نہیں ہو سکتی یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں اس بات کی فکر ہی نہ ہو کہ اس سے ان کو

کوئی فرق پڑتا ہو"...... فورمین طالب حسین نے کہا۔

"آپ اس ڈولفن کے بارے میں مزید کیا جانتے ہیں۔ پلیز تفصیل سے بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"میں ضرور بتاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اگر اس کو نہ روکا گیا تو پاکیشیا معاشی طور پر تباہ ہو جائے گا۔ یہاں ہر دکاندار اور ہر آدمی اپنے پاس مہنگی مشین نہیں رکھ سکتا اس لئے یہاں یہ کرنسی عام کرنسی کی طرح استعمال ہو گی جس کے نتیجے میں حکومت بے بس ہو جائے گی۔ معاشی طور پر اس کے کیا ہولناک نتائج نکل سکتے ہیں وہ تو ماہرین جانتے ہوں گے لیکن اتنی بات کا مجھے بھی علم ہے کہ اگر جعلی کرنسی پھیل جائے تو ملک میں افراط زر بڑھ جاتا ہے اور غریب لوگ مزید غریب ہو جاتے ہیں"...... فورمین طالب حسین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کی بات درست ہے اسے واقعی روکنا ضروری ہے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب اگر وعدہ کریں کہ میرا نام سامنے نہیں آئے گا تو میں بتاتا ہوں کیونکہ یہ بین الاقوامی تنظیم ہے اور میں انتہائی غریب اور بے بس آدمی ہوں۔ یہ لوگ تو میرے پورے خاندان کو مسل کر رکھ دیں گے"...... فورمین طالب حسین نے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں جناب۔ میرا وعدہ کہ آپ کا نام سامنے نہیں آئے گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جناب مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ ڈولفن نے کرنسی چھاپنے کے لئے انتہائی جدید ترین مشینری باچان کے ایک شہر ہاکاڈو کے قریب کسی خفیہ جزیرے میں لگائی ہوئی ہے جسے وہ کیڈو کہتے ہیں۔ وہاں وہ ہر ملک کی کرنسی چھاپتے ہیں"...... فورمین طالب حسین نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا ایک ساتھی فورمین جس کا نام راحت عزیز تھا پاکیشیا سے ملازمت چھوڑ کر ایکریمیا چلا گیا تھا اور وہاں اس نے باقاعدہ شہریت حاصل کر لی تھی۔ وہ رنگوں کا ماہر تھا۔ آج سے تقریباً چھ سات سال پہلے وہ پاکیشیا آیا تھا تو مجھ سے بھی ملنے آ گیا تھا اور اس نے مجھے یہ سب کچھ بتایا تھا جو میں نے آپ کو بتایا ہے کیونکہ راحت عزیز اس ڈولفن میں کام کرتا تھا"...... فورمین طالب حسین نے کہا۔

"لیکن وہاں کام کرنے والوں کو تو انتہائی نگرانی میں رکھا جاتا ہو گا پھر اسے کس طرح یہاں آنے کی اجازت مل گئی"...... عمران نے کہا۔

"اس وقت ڈولفن بقول راحت عزیز کے صرف ایکریمیا کی اور یورپ کی کرنسی چھاپتی تھی اور ایشیائی ملکوں کی طرف ان کی توجہ نہ تھی اس لئے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس کے یہاں آنے کو اہمیت نہ دی ہو۔ بہرحال اس نے مجھے بتایا تھا اور ڈولفن کا چھپا ہوا ایک

بڑی مالیت کا کرنسی نوٹ بھی دکھایا تھا اور پھر اس کے اور میر
درمیان اس بارے میں خاصی بحث بھی ہوئی تھی لیکن ظاہر ہے
اس سے زیادہ دلچسپی نہ تھی اس لئے میں نے بھی زیادہ دلچسپی نہ لی
وہ واپس چلا گیا اور پھر آج تک اس کے بارے میں دوبارہ
اطلاع نہیں ملی۔ آج آپ نے یہ پیکٹ دکھایا تو اس پر موجود ڈول
کی مخصوص تصویر اور نام پڑھ کر مجھے راحت عزیز کی بتائی ہوئی سار
باتیں یاد آگئیں اور پھر چونکہ اس کی چھپائی کے سلسلے میں راحت ع
سے میری تفصیلی تکنیکی بحث ہوئی تھی اس لئے اس کی مخصوص
نشانیوں کا بھی علم تھا اس لئے میں نے اسے چیک کر کے آپ کو
دیا ہے کہ یہ نوٹ واقعی ڈولفن کا ہی چھپا ہوا ہے"۔ فورمین طال
حسین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس راحت عزیز نے وہاں اس تنظیم کے بارے میں کو
تفصیل بھی بتائی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے پوچھا تو نہیں تھا لیکن اس نے خود ہی باتوں باتوں میر
صرف اتنا بتایا تھا کہ وہ ہر ہفتے تعطیل کا روز ہاکاڈو میں مناتے ہیر
جہاں کوئی کلب ہے جس کا نام لائف بوٹ کلب ہے۔ وہاں ان ک
لئے تنظیم کی طرف سے ہر قسم کی تفریح کے انتظامات ہوتے ہیں او
وہ کیڈو سے لانچوں کے ذریعے ہاکاڈو پہنچتے ہیں۔ بس اتنی بات مجھے یا
ہے"...... فورمین طالب حسین نے کہا۔

"اس راحت عزیز کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے کہا تو فورمیر

طالب حسین نے حلیہ بتا دیا۔

"اوکے۔ آپ کی بہت مہربانی۔ آپ نے انتہائی قیمتی معلومات
یا کی ہیں۔ آپ بے فکر رہیں آپ کا نام کسی صورت بھی سامنے نہ
ئے گا لیکن آپ یہ خیال رکھیں کہ آپ نے اس ڈولفن کے بارے
یں کسی سے کچھ نہیں کہنا"...... عمران نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں جناب"...... فورمین طالب حسین نے کہا تو
ان نے ڈولفن والا پیکٹ اٹھا کر جیب میں ڈالا اور پھر اٹھ کر اس
نے فورمین طالب حسین سے مصافحہ کیا اور بیٹھک سے باہر آگیا اور
وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کار میں بیٹھتے ہی
اچانک اسے سوپر فیاض کا خیال آگیا کیونکہ فورمین طالب حسین نے
جو کچھ بتایا تھا اس کے مطابق تو سوپر فیاض کی زندگی شدید خطرے
میں تھی کیونکہ ایسی بین الاقوامی تنظیمیں کسی پر رحم نہیں کھایا
کرتیں۔ اس نے جلدی سے ڈیش بورڈ کھول کر اندر موجود ٹرانسمیٹر
نکالا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال
دیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ مؤدبانہ تھا کیونکہ یہ کال عام ٹرانسمیٹر سے
کی جا رہی تھی اس لئے جنرل فریکونسی پر اسے آسانی سے سنا جا سکتا
تھا۔

"ایکسٹو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد مخصوص آواز سنائی دی۔

"سوپر فیاض کے بارے میں کوئی رپورٹ ملی ہے جناب۔

اوور"۔ عمران نے لہجے کو اور زیادہ مؤدبانہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوپر فیاض واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ چکا ہے اور پھر وہاں سے تیار ہو کر انٹیلی جنس بیورو آفس اپنے دفتر میں موجود ہے۔ اوور" دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اس نے اغوا کے سلسلے میں کیا بتایا ہے۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ ہر بات سے انکاری ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ اسے رات کو سوتے وقت سر پر ضرب لگا کر بے ہوش کیا گیا اور پھر جب اس کی آنکھیں کھلیں تو وہ ایک پارک میں لیٹا ہوا تھا۔ وہاں سے اٹھ کر وہ ایک ٹیکسی کے ذریعے اپنی رہائش گاہ پر پہنچا اور پھر وہاں سے آفس۔ اوور"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اغوا کرنے والوں کا مقصد کیا تھا۔ اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ممبرز میں سے ایک کی رپورٹ ملی ہے کہ اسے لاکرز کارپوریشن کی عمارت سے نکلتے ہوئے دیکھا گیا ہے اور پھر وہاں سے وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر سیدھا اپنی رہائش گاہ پہنچا ہے۔ اوور"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کے ساتھ کوئی اور آدمی بھی تھا۔ اوور"...... عمران نے قدرے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اب کچھ کچھ تصویر واضح ہونی شروع

ہو گئی تھی۔

"وہاں کافی لوگ آجا رہے تھے اس لئے کسی کو خصوصی طور پر مارک نہیں کیا جا سکا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے جناب۔ میں خود ہی اس سے سب کچھ معلوم کر لوں گا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے واپس ڈیش بورڈ میں رکھا اور پھر کار آگے بڑھا دی۔ اب وہ دانش منزل جا رہا تھا کیونکہ سوپر فیاض کے بارے میں فکر ختم ہو گئی تھی اس لئے اب وہ پہلے اس ڈولفن کے بارے میں عالمی ایجنسیوں سے معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔ گو جعلی کرنسی کے کیس سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہ آتے تھے لیکن فورمین طالب حسین نے ڈولفن کو عالمی سطح کی تنظیم بتا کر اسے تشویش میں مبتلا کر دیا تھا اس لئے اب وہ اس سلسلے میں مکمل معلومات حاصل کر لینا چاہتا تھا کیونکہ مقامی سطح پر کام کرنے والے ظاہر ہے اتنی بڑی تعداد میں جعلی کرنسی تیار نہ کر سکتے تھے کہ جس سے پورے ملک کی معیشت کو خطرہ لاحق ہو جائے اور ملک تباہ ہو جائے جبکہ بین الاقوامی سطح پر کام کرنے والی تنظیم ایسا کر سکتی تھی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے پیچھے مقصد ہی ملک کی معیشت تباہ کرنا ہو۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر یہ مشن سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں آجاتا تھا اور اسی بات کو چیک کرنے کے لئے عمران دانش منزل جا رہا تھا۔

بڑے سے ہال نما کمرے کے درمیان ایک بیضوی میز کے گر
ایک خوبصورت نوجوان لڑکی اور تین مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ لڑکی
جسم پر پھول دار اور شوخ رنگوں کا اسکرٹ تھا جبکہ مردوں کے جسم
سوٹ تھے اور تینوں مرد بڑے سنجیدہ انداز میں بیٹھے ہوئے تھے
لڑکی اس انداز میں بیٹھی ہوئی اپنے ناخنوں پر نیل پالش کی
چڑھانے میں مصروف تھی جیسے وہ کسی میٹنگ ہال کی بجائے
بیڈ روم کی ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی ہو۔ اس کے چہرے
کھلنڈرے پن کے تاثرات نمایاں تھے۔ چند لمحوں بعد ہلکی سی سیٹی
آواز سنائی دی تو لڑکی چونک کر سیدھی ہوئی۔ اس نے نیل پالش
شیشی بند کر کے اسے اپنے پرس میں ڈال لیا جبکہ مردوں کے چہرے
اور جسم اور زیادہ تن گئے تھے لیکن لڑکی اسی طرح مطمئن انداز میں
بیٹھی تھی۔ سیٹی کی آواز ختم ہوتے ہی ہال کے انتہائی کونے میں

موجود ایک دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس
کے جسم پر براؤن رنگ کا سوٹ تھا اندر داخل ہوا۔ اس آدمی کے
چہرے پر سختی اور سفاکی کا تاثر نمایاں تھا۔ اس کے اندر داخل ہوتے
ہی لڑکی سمیت تینوں مرد ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔
"بیٹھو"...... آنے والے نے کہا اور پھر وہ سائیڈ پر موجود خالی
کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی وہ لڑکی اور تینوں مرد بھی بیٹھ
گئے۔

"تم میں سے کوئی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتا
ہے"...... آنے والے نے باری باری سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔
"یس سر چیف۔ میں اس کے بارے میں اچھی طرح جانتی ہوں۔
میں گریٹ لینڈ کی سیکرٹ سروس میں آٹھ سال تک کام کر چکی ہوں
اور اس کے لیڈر عمران سے بھی ملاقات کر چکی ہوں"...... لڑکی نے
کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے ہماری تنظیم ڈولفن کو
اب خطرہ لاحق ہو چکا ہے اس لئے میں نے یہ خصوصی میٹنگ کال
کی ہے"...... آنے والے نے جسے سر چیف کہا گیا تھا، سرد لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کس قسم کا خطرہ سر چیف۔ ڈولفن کو ان سے کیا خطرہ ہو سکتا
ہے۔ سیکرٹ سروس تو جعلی کرنسی کے کیس پر کام نہیں کیا کرتی"۔
ایک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ڈولفن ان دنوں اسرائیل کے ایک منصوبے پر عمل کر رہی ہے اور اسرائیل نے اس منصوبے کے ڈولفن کو پوری دنیا میں پھیلے ہوئے یہودیوں سے اس قدر دو دلوائی ہے کہ ہم ساری عمر بھی جعلی کرنسی بیچ بیچ کر اتنی دولت جمع کر سکتے تھے لیکن اب جبکہ یہ منصوبہ تکمیل کے قریب پہنچنے والا اسے ایسا شدید خطرہ لاحق ہو چکا ہے کہ اگر اس خطرے کو دور نہ گیا تو نہ صرف پورا منصوبہ بلکہ ڈولفن بھی ختم ہو جائے گی"....... چیف نے کہا۔

"وہ کس طرح سر چیف۔ آپ پلیز تفصیل بتائیں"...... لڑکی نے کہا۔ باقی تینوں مرد خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"جب اسرائیلی حکام نے ڈولفن سے رابطہ کیا اور ہمارے منصوبے کی تفصیلات رکھیں تو انہوں نے صرف ایک شرط لگائی کہ جب تک منصوبہ تکمیل کے قریب نہ پہنچ جائے اس وقت تک پاکیشیا سیکرٹ سروس یا پاکیشیائی حکام کو اس منصوبے کے بار میں کچھ معلوم نہیں ہونا چاہئے۔ بہرحال میں نے ان کی شرط تسلیم لی اور پھر اس منصوبے پر کام شروع ہو گیا۔ اس منصوبے پر شروع ہوئے اب چھ ماہ ہونے والے ہیں اور اب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس تو کیا کسی کو بھی اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوا لیکن پھ اچانک ایک ایسی بات سامنے آ گئی جس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا۔ ایشیا سیکشن کے انچارج گوسٹان نے اپنی حماقت سے اور ہیڈ کوارٹر سے

منع کئے جانے کے باوجود جعلی پاکیشیائی کرنسی ڈولفن کی پیکنگ میں پاکیشیا میں سٹور کرنی شروع کر دی اور پھر وہاں ان کا ایک کیریئر انٹیلی جنس کی نظروں میں آ گیا۔ اس کے پاس جعلی کرنسی کے چند پیلٹ بھی تھے جو پکڑے گئے لیکن یہ جعلی کرنسی پاکیشیائی نہ تھی اس لئے اس سے ہمیں کوئی فرق نہ پڑ سکتا تھا۔ چنانچہ پاکیشیا میں موجود ڈولفن کے آدمیوں نے وہ جعلی کرنسی بھی واپس حاصل کر لی اور اس کیریئر کو بھی ہلاک کر دیا اور بھاری دولت دے کر انٹیلی جنس آفیسر کا منہ بھی بند کر دیا گیا لیکن اس دوران وہ دھماکہ ہو گیا جو اصل خطرے کا باعث بنا ہے۔ انٹیلی جنس کے جس سپرنٹنڈنٹ نے یہ کرنسی پکڑی تھی اسے رات کو اس کی کوٹھی سے اغوا کیا گیا تاکہ اس سے سودے بازی کی جا سکے اور ایکریمین کرنسی اس سے واپس لی جا سکے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا ایک آدمی جس کا نام علی عمران ہے وہ اس سپرنٹنڈنٹ کا دوست تھا۔ اس اسے یہ اطلاع پہنچ گئی۔ اس کے بعد صبح کو سپرنٹنڈنٹ کو تو کور کر کے واپس بھجوا دیا گیا لیکن اس خفیہ سٹور پر جہاں پاکیشیائی جعلی کرنسی ڈولفن کی پیکنگ میں رکھی گئی تھی ملٹری انٹیلی جنس نے چھاپہ مارا اور پورا سٹور انہوں نے ضبط کر لیا۔ یہ علی عمران ان کے ساتھ تھا۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آ سکی کہ اسے کیسے اچانک اس سٹور کا علم ہوا بلکہ اس نے ہی ملٹری انٹیلی جنس کو کہلوا کر سٹور پر چھاپہ مروایا تھا۔ اس طرح ڈولفن اوپن ہو گئی۔ مجھے اس کی اطلاع ملی

کیونکہ میں نے خاص طور پر اسرائیلی حکام کی شرط کی وجہ سے
چند آدمی رکھے ہوئے تھے تاکہ مجھے ساتھ ساتھ یہ معلوم ہوتا رہے
اسرائیلی حکام کی شرط پوری ہو رہی ہے یا نہیں کیونکہ اسرائیلی
کی طرف سے اس کی مخصوص ہدایت تھی لیکن اس گوستان
حماقت سے واقعی ایسا ہو گیا جس کی اطلاع میرے آدمیوں نے
دی سچنانچہ مجھے فوری طور پر ایشیائی ڈیسک کا پورا سیٹ اپ ختم کر
پڑا اور گوستان کو بھی میں نے اس غلطی کی سزا میں ہلاک
دیا"...... سپرچیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"لیکن سپرچیف اگر ایشیائی سیٹ اپ ختم کر دیا گیا ہے تو پھر
منصوبہ کامیاب نہ ہو سکے گا"...... اس لڑکی نے کہا۔
"گوستان کی اس حماقت کی وجہ سے مجھے منصوبہ میں تبدیلیا
کرنی پڑی ہیں۔ پہلے منصوبہ یہ تھا کہ سوائے پاکیشیا کے باقی تمام
اسلامی ممالک میں ان کی مقامی جعلی کرنسی خفیہ طور پر سٹور ک
جائے جبکہ پاکیشیا کی کرنسی ڈولفن کے اپنے گودام میں سٹور ک
جائے اور جب مطلوبہ تعداد میں کرنسی سٹور ہو جائے تو پھر وہاں کے
بڑے بینکوں اور مالیاتی اداروں کے اعلیٰ حکام کو انتہائی بھاری دولت
دے کر یہ جعلی کرنسی اصل کرنسی کی جگہ رکھوا دی جائے اس طرح
ڈولفن کی تیار کردہ جعلی کرنسی پورے اسلامی ممالک میں پھیل
جائے گی اور اس کے ساتھ ہی جب وہاں یہ بات عام کر دی جائے گی
تو نتیجہ یہ ہو گا کہ تمام اسلامی ممالک کی معیشت تباہ ہو جائے گی اور

رائیل کا منصوبہ مکمل ہو جائے گا۔ پھر ان اسلامی ممالک میں اتنا
م نہ رہے گا کہ وہ اسرائیل کے خلاف کوئی اقدام کر سکیں۔
نہیں اپنی بقاء کے لالے پڑ جائیں گے لیکن اب میں نے یہ تبدیلی کی
ہ جب تک مطلوبہ مقدار میں کرنسی تیار نہ ہو جائے اس وقت
اسے ڈولفن کے گوداموں میں ہی رکھا جائے کیونکہ یہاں یہ
رہے گی اور پھر جب تیار ہو جائے تو پھر اسے یکلخت وہاں پہنچا کر
لا دیا جائے۔ اس دوران البتہ جو تھوڑی تعداد چند اسلامی ممالک
ور ہو چکی ہے وہ وہیں رہے گی"...... سپرچیف نے کہا۔
لیکن سپرچیف جب یہ انتظامات کر لئے گئے ہیں اور ایشیائی
بھی آف کر دیا گیا ہے تو پھر اب کیا خطرہ باقی رہ سکتا
اس بار ایک مرد نے کہا۔
طرہ یہ ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس ڈولفن کے خلاف
میں آ گئی تو اس کی اطلاع اسرائیل کو ہو جائے گی اور ہو سکتا
پورا پلان ہی ختم کر دیا جائے"...... سپرچیف نے کہا۔
پ کی بات درست ہے سپرچیف۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس
انتہائی خطرناک ریکارڈ رکھتی ہے۔ گوستان کی اس حماقت سے
پلان شدید خطرے میں آ گیا ہے لیکن اس خطرے کا بہرحال
ا جا سکتا ہے"...... اس لڑکی نے کہا۔
لیکن سپرچیف ضروری تو نہیں ہے کہ وہ لوگ ڈولفن کے
ام کریں۔ ان کی زیادہ سے زیادہ دلچسپی پاکیشیا تک محدود

رہے گی اور پاکیشیا میں جو سٹور تھا وہ ان کے قبضے میں آگیا ہے۔ وہاں کچھ نہیں ہو گا اس لئے انہیں کچھ مل بھی نہ سکے گا"....... دوسرے مرد نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ میرے خدشات بے بنیاد لیکن بہرحال ہمیں اس معاملے میں سوچنا تو چاہئے"....... سپر نے کہا۔

"سپر چیف۔ ہمارا ہیڈ کوارٹر تو بہرحال ایکریمیا میں ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اگر کوئی دلچسپی ہو گی تو ڈولفن کے پ سیکشن اور کرنسی کے سٹورز کے بارے میں ہی ہو گی اس ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنے کی بجائے پریس سیکشن اور سٹورز پر ریڈ گے اور اس کے لئے انہیں لامحالہ کیڈو پہنچنا ہو گا کیونکہ کیڈو گئے وہ اصل سپاٹ واگ تک نہیں پہنچ سکتے اور اگر وہ کیڈو گئے تو باچان کی ریڈ آرمی کا قبضہ ہے۔ اس طرح ان کا مقابلہ خود بخود آرمی سے شروع ہو جائے گا اور ریڈ آرمی بہرحال اس قدر طاقتو ہے کہ وہ اس گروپ کا خاتمہ کر دے"....... اس لڑکی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جو کچھ تم سوچ رہی ہو وہ درست نہیں ہے۔ ہمارے ساتھ آرمی کا کرنل شوجن، میجر شانگ اور ایک مخصوص گروپ پوری ریڈ آرمی یا حکومت باچان نہیں ہے اس لئے اگر اس کی حکومت باچان تک پہنچ گئی تو معاملات گڑبڑ ہو سکتے ہیں اس لئے

چاہتا ہوں کہ وہ سرے سے کیڈو ہی نہ پہنچ سکیں"....... سپر چیف نے کہا۔

"پھر اس کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ انہیں یہ یقین دلا دیا جائے کہ پریس سیکشن پہلے کیڈو میں تھا اب نہیں ہے اور ویسے بھی کیڈو پر اب پریس سیکشن نہیں ہے اور یہ کام میں کر سکتی ہوں"....... لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہمیں ایسا کرنا ہی ہو گا۔ انہیں کیڈو تک نہیں پہنچنا چاہئے اور اس کا واقعی یہی طریقہ ہے کہ انہیں کسی طرح یقین دلا دیا جائے کہ کیڈو پر پریس سیکشن نہیں ہے"....... سپر چیف نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ باچان کا ایجنٹ چانگ اس عمران کا دوست ہے اور چانگ کو بھی اصل صورت حال کا علم نہیں ہے اس لئے میں چانگ کے ساتھ مل کر انہیں یقین دلا سکتی ہوں اور ایک بار انہیں یقین آگیا تو پھر وہ واپس نہیں آئیں گے"....... لڑکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے کیسانو۔ وہ بہرحال ہاکاڈو اور کیڈو کا ٹارگٹ لے کر آئیں گے کیونکہ پہلے واقعی پریس سیکشن کیڈو میں تھا اس لئے اب تمہارا کام ہے کہ تم انہیں یہ یقین دلا دو کہ کیڈو پر اب پریس سیکشن نہیں ہے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ انہیں کسی طرح بھی اصل حالات کا علم نہ ہو سکے"....... سپر چیف نے کہا۔

"اوکے۔ پھر میں یہ مشن تمہاری ذمہ داری میں دیتا ہوں"۔ سپر نے کہا۔

" کیسانو آپ کے اعتماد پر پوری اترے گی سپر چیف "۔ لڑکی
کہا تو سپر چیف نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا اور پھر وہ اٹھ کھڑا
اس کے اٹھتے ہی لڑکی کیسانو سمیت باقی بھی اٹھ کھڑے ہوئے
پھر وہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ

اس نے کار سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کی پارکنگ میں روکی اور
پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سوپر فیاض کے آفس کی طرف بڑھتا
... انش منزل سے سیدھا یہاں آ رہا تھا۔ چونکہ ڈولفن کے
... تمام عالمی مخبر ایجنسیاں بے خبر تھیں جبکہ فورمین طالب
... بتایا تھا کہ یہ بین الاقوامی تنظیم ہے اس لئے اب وہ
... سے بات کرنا چاہتا تھا کیونکہ سوپر فیاض کے اغوا کے بعد
... سامنے آئی تھی اور پھر جس انداز میں سوپر فیاض کو چھوڑا
... سیکرٹ سروس کے ممبروں نے سوپر فیاض کو لاکرز
... نکلتے ہوئے دیکھا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ سوپر
... سے باقاعدہ سودے بازی کر لی تھی اور عمران کو
... اس پر غصہ آ رہا تھا کہ سوپر فیاض کی دولت حاصل
... اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ وہ اب ملک دشمن

مجرموں سے بھی سودے بازی کرنے پر اتر آیا تھا۔ سوپر فیاض
آفس کے باہر چپڑاسی عام حالات میں سٹول پر بیٹھا رہتا تھا
عمران کو معلوم تھا کہ جب سر عبدالرحمن کسی غیر ملکی دور
ہوں تو ان کی عدم موجودگی میں انٹیلی جنس بیورو کا عملی انچارج
فیاض ہی ہوتا ہے اس لئے اس کا رعب، دبدبہ اور جاہ
ضرورت سے زیادہ بڑھ جاتا تھا اس لئے جب ایسی صورت
چپڑاسی غریب کو سٹول پر بیٹھنے کی اجازت نہیں ملتی اور آج
صورت حال تھی کیونکہ وہ سٹول غائب تھا اور چپڑاسی درواز
سامنے اکڑا ہوا کھڑا تھا۔

"کیا ہوا۔ کیا سوپر فیاض نے الاؤنس بڑھا دیا ہے"......
نے قریب جاکر مسکراتے ہوئے کہا۔

"الاؤنس چھوٹے صاحب۔ کیسا الاؤنس"...... چپڑاسی نے
کرنے کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بھئی تم اس طرح اکڑ کر کھڑے ہوئے جیسے پوری دنیا
چکے ہو اور ملازم ایسا مظاہرہ اس وقت کرتے ہیں جب حکو
الاؤنس بڑھا دیتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
بے چارگی سے ہنس پڑا۔

"سپرنٹنڈنٹ صاحب کا حکم ہے اس لئے مجبوری ہے
نے جواب دیا اور عمران مسکرا دیا۔

"کیسا مزاج ہے شہنشاہ صاحب کا"...... عمران نے کہا

ختیار ہنس پڑا۔

شہنشاہ اعظم کہیں چھوٹے صاحب شہنشاہ اعظم"...... چپڑاسی
اہستہ سے کہا تو عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے
ہنس پڑا اور پھر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے پردہ ہٹایا اور اندر
ہو گیا۔

فریاد ہے۔ فریاد ہے۔ شہنشاہ اعظم کے حضور فریاد ہے"۔
اس نے اندر داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں کہا تو فون سنتے ہوئے
فیاض نے ایک جھٹکے سے فون کریڈل پر رکھا اور پھر اس نے
قوت سے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی سے ہاتھ مارا۔

جناب عالی ذی وقار والی عزو شرف۔ جناب شہنشاہ اعظم کا
بلند ہو"...... عمران نے میز کے سامنے سر جھکاتے ہوئے ایک
ہاتھ سینے پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کو اس انداز میں ہلا ہلا کر بولنا
دیا جیسے ناک پر بیٹھی ہوئی مکھی کو اڑا رہا ہو۔

صاحب"...... فیاض کے گھنٹی بجاتے ہی چپڑاسی نے کسی
فوری طور پر دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

نے تمہیں حکم دیا تھا کہ میری اجازت کے بغیر کسی کو اندر
نے دینا"...... سوپر فیاض نے حلق کے بل چیختے ہوئے
لہجے میں کہا۔

مگر جناب۔ یہ تو چھوٹے صاحب ہیں"...... چپڑاسی
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چھوٹے ہوں یا بڑے۔ میں نے جب حکم دیا تھا تو اس کی کیوں نہیں کی گئی"...... سوپر فیاض نے اور زیادہ غصیلے لہجے کہا۔

"ارے ارے اس غریب چپڑاسی پر کیوں غصہ نکال رہے ہو۔ تم شہنشاہ اعظم بننے کے لئے تیار نہیں ہو تو نہ بنو۔ وہ کیا کہتے آدمی کو اپنی اوقات میں ہی رہنا چاہیے اس لئے تم بس جمعداروں سپروائزر رہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اطمینان کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آئی سے سٹینڈ اپ۔ تمہیں جرأت کیسے ہوئی بغیر میری کے کرسی پر بیٹھنے کی۔ کھڑے ہو جاؤ"...... سوپر فیاض نے اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"سنا نہیں تم نے۔ جاؤ اور دو بوتلیں لے آؤ۔ ایک خود پیو دوسری مجھے پلاؤ۔ جاؤ"...... عمران نے چپڑاسی کی طرف دیکھتے ہو ایسے لہجے میں کہا جیسے سوپر فیاض نے اسے حکم دیا ہو۔

"یس سر"...... چپڑاسی نے کہا اور تیزی سے واپس مڑا۔

"سنو۔ رک جاؤ"...... سوپر فیاض نے میز پر مکہ مارے ہو چپڑاسی سے کہا۔

"ارے ہوش میں رہو۔ سر سلطان ابھی یہاں آنے ہیں"...... عمران نے آہستہ سے لیکن سرد لہجے میں کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کون سر سلطان۔ وہ یہاں کیوں۔ کیا مطلب"۔ سوپر فیاض کی حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"جاؤ اب تین بوتلیں لے آؤ۔ اب اسے بوتل کی ضرورت پڑنے والی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے چپڑاسی سے کہا تو چپڑاسی تیزی سے باہر چلا گیا۔

"میں اس وقت سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کا انچارج ہوں۔ سمجھے۔ اس لئے اب اگر مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کی تو ایک لمحے میں ہتھکڑیاں ڈلوا دوں گا تمہارے ہاتھوں میں۔ اب مجھے کسی سے اجازت لینے کی بھی ضرورت نہیں ہے"...... سوپر فیاض نے غراتے ہوئے کہا۔

"پہلے اپنی وصیت تیار کرا لو کیونکہ تم نے جس طرح بین الاقوامی مجرم تنظیم کے ساتھ سودے بازی کی ہے اس کے بعد تمہاری باقی زندگی اب جیل کی کوٹھڑی میں ہی گزرے گی اور سر سلطان اسی سلسلے میں یہاں آنے والے ہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو سوپر فیاض بے اختیار اچھل پڑا۔

"میں نے سودے بازی کی ہے۔ میں نے۔ کس نے کہا ہے۔ میں اور کروں گا سودے بازی۔ تم نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے"۔ سوپر فیاض نے چیختے ہوئے کہا۔

"آہستہ بولو۔ چیخو مت۔ چیف آف سیکرٹ سروس کو رپورٹ مل چکی ہے کہ تم لاکرز کارپوریشن سے نکل کر ٹیکسی میں بیٹھے اور پھر

اپنی رہائش گاہ پر واپس آ گئے تھے اور لاکرز کارپوریشن میں لامحالہ
نے اپنے کسی لاکر میں وہ رقم رکھی ہو گی جو تم نے ڈولفن والوں
جعلی کرنسی کے سلسلے میں حاصل کی ہو گی اور چیف نے سر
کو حکم دے دیا ہے کہ وہ لاکرز کارپوریشن والوں سے اس لاکر
بارے میں معلوم کریں جو تم نے فرضی ناموں سے بک کرا
ہوئے ہیں اور وہ لاکر تو ظاہر ہے فوری سامنے آ جائے گا جسے آج
نے آپریٹ کیا ہے اس طرح وہ بھاری رقم بھی سامنے آ جائے
سر سلطان کو چونکہ معلوم ہے کہ تم میرے دوست ہو اس
سر سلطان نے پہلے مجھے فون کر کے ساری بات بتائی۔ میں نے
کہا کہ سوپر فیاض چاہے کچھ بھی ہو بہر حال ملک دشمن نہیں ہو
اس لئے میں پہلے اس سے پوچھ لوں پھر آپ کارروائی کریں۔ ویسے
خود میرے ساتھ آنے پر تیار ہو گئے تھے کیونکہ چیف کے انتہائی
احکامات تھے لیکن میں نے انہیں کہا کہ وہ دفتر میں میرے فون
انتظار کریں۔ اگر سوپر فیاض مجھ سے غلط بیانی کرے گا یا مجھے
نہیں بتائے گا تو پھر میں آپ کو فون کر دوں گا پھر آپ جانیں
فیاض جانے۔ تم نے یہاں میرے ساتھ جو رویہ اختیار کیا ہے
کے بعد اب یہی صورت ہے کہ میں سر سلطان کو فون کر کے کہہ دوں
کہ سوپر فیاض جانے، وہ جانیں اور چیف آف سیکرٹ سروس
عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر میز پر پڑ
ہوئے فون کا رسیور اٹھالیا۔

"ارے ارے۔ رک جاؤ۔ پہلے میری بات سنو۔ پلیز رک جاؤ"۔
سوپر فیاض نے بوکھلائے ہوئے انداز میں رسیور پر ہاتھ رکھتے ہوئے
کہا۔ اس کے چہرے پر نظر آنے والا سارا جاہ و جلال اب غائب ہو چکا
تھا۔ اب اس کی جگہ ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ سپرنٹنڈنٹ
فیاض کی بجائے کسی انتہائی غریب یتیم خانے کا مینجر ہو۔
"نہیں۔ اب کچھ کہنے کی ضرورت باقی نہیں رہی"...... عمران کا
لہجہ پہلے سے زیادہ سرد ہو گیا۔ اسی لمحے چپڑاسی اندر داخل ہوا۔ اس
کے ہاتھ میں مشروب کی دو بوتلیں تھیں اور عمران نے اسے آتے
دیکھ کر رسیور رکھ دیا۔ چپڑاسی ماحول بدلا ہوا دیکھ کر بے اختیار
[illegible] ادیا۔
"میں نے تمہیں تین بوتلیں کہی تھیں"...... عمران نے چپڑاسی
سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا۔
"وہ۔ وہ میں کنٹین میں جا کر پی لوں گا جناب"...... چپڑاسی نے
کہا اور پھر دونوں بوتلیں میز پر رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے
باہر نکل گیا۔
"سنو علی عمران۔ کیا تم نے مجھے اس قدر گھٹیا اور کمینہ سمجھ لیا
کہ میں ملک دشمنوں سے سودے بازی کروں گا"...... سوپر
فیاض نے جو اس دوران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا بے اختیار
پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر غصہ
جھلکنے لگ گیا تھا۔

"اب تم جو بھی کہو۔ بہرحال یہ بات تو طے ہے کہ تم نے
کے آدمیوں سے سودے بازی کی ہے"...... عمران نے منہ
ہوئے کہا۔
"ڈولفن۔ وہ کون ہے۔ میں تو کسی ڈولفن کو نہیں جانتا۔ کو
ہے یہ ڈولفن"...... سوپر فیاض نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سوپر فیاض کے چہرے
تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔
"جعلی کرنسی چھاپنے والی بین الاقوامی تنظیم جس کے آدمی تمہیں
تمہاری کوٹھی سے اغوا کر کے لے گئے تھے"...... عمران نے سرد لہجے
میں کہا۔
"بین الاقوامی تنظیم۔ کیا مطلب۔ وہ تو مقامی لوگ تھے"۔
فیاض نے کہا تو عمران ایک بار پھر بے اختیار چونک پڑا۔
"کیا مطلب۔ کیا تمہیں اغوا کرنے والے غیر ملکی نہیں تھے
عمران نے کہا۔
"نہیں۔ وہ تو مقامی لوگ تھے"...... سوپر فیاض نے کہا۔
"تم نے ان سے کیا سودے بازی کی ہے۔ کتنی رقم لی ہے
کرنسی کے بارے میں زبان بند رکھنے کے عوض"...... عمران
سرد لہجے میں کہا۔
"میں نے کوئی رقم نہیں لی۔ انہوں نے مجھے آفر کی تھی لیکن میں
نے کہا میں ایسی دولت پر لعنت بھیجتا ہوں۔ جس پر انہوں نے

لائل کر لیا کہ وہ پاکیشیا کو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہے۔ غیر ملکی
رنسی چھاپ رہے ہیں اور غیر ملکی کرنسی یہاں استعمال نہیں ہوتی۔
ونکہ میری جان اس وقت خطرے میں تھی اور پھر وہ واقعی غیر ملکی
رنسی تھی اس لئے میں نے انہیں کہا کہ میں انہیں کرنسی واپس کر
یتا ہوں لیکن اگر انہوں نے اسے پاکیشیا میں استعمال کیا یا پاکیشیا
ی جعلی کرنسی انہوں نے چھاپی تو میں انہیں پاتال سے بھی کھینچ
لاؤں گا جس پر وہ راضی ہو گئے اور پھر میں انہیں لے کر لاکرز
کارپوریشن گیا۔ میں نے وہ جعلی کرنسی وہاں ایک لاکر میں رکھی
ہوئی تھی۔ وہاں سے میں نے وہ کرنسی نکال کر انہیں دے دی اور وہ
چلے گئے جبکہ میں واپس گھر آگیا"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔
"تو تم نے ان سے کوئی رقم نہیں لی"...... عمران نے سرد لہجے
میں کہا۔
"نہیں۔ اب میں اتنا گھٹیا اور کمینہ نہیں ہوں کہ میں مجرموں
سے اس انداز میں رشوت لوں۔ میں نے اپنی جان بچائی ہے لیکن اگر
انہوں نے وعدہ خلافی کی تو پھر میں انہیں پاتال سے بھی نکال لاؤں گا
اور ان کا عبرتناک حشر کروں گا"...... سوپر فیاض نے کہا۔
"لیکن تم نے انہیں جعلی کرنسی واپس کر دی حالانکہ جعلی کرنسی
چھاپنا بہت بڑا جرم ہے"...... عمران نے کہا۔
"ہاں جرم ہے لیکن وہ جعلی کرنسی پاکیشیائی نہیں تھی اور نہ ہی
پاکیشیا میں چھاپی گئی تھی۔ میں نے جعلی کرنسی کے بے شمار کیس

ڈیل کئے ہیں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا میں جو جعلی کر
چھاپی جاتی ہے وہ کیسی ہوتی ہے"...... سوپر فیاض نے کہا تو عم
چونک پڑا۔

"لیکن ان لوگوں کے سٹور سے جو کرنسی برآمد ہوئی ہے وہ
پاکیشیائی تھی"...... عمران نے کہا۔

"ان کے سٹور سے۔ کیا مطلب"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"تو تمہیں ابھی تک اطلاع نہیں ملی کہ ملٹری انٹیلی جنس
ایک کوٹھی کے تہہ خانے سے انتہائی بھاری مقدار میں جعلی کر
برآمد کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس کی تفصیل مجھے موصول ہو چکی ہے لیکن اس کا میر۔
اغوا کرنے والوں سے کیا تعلق"...... سوپر فیاض نے حیرت بھر۔
لہجے میں کہا۔

"تم نے جو کرنسی برآمد کی تھی وہ کون سے ملک کی تھی اور
تھی"...... عمران نے کہا۔

"پچاس پیکٹ تھے۔ ساڈان اور آران کی کرنسی تھی"......
فیاض نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"ساڈان کی کرنسی۔ کیا مطلب۔ ساڈان کی کرنسی کی ویلیو
انتہائی ڈاؤن ہو چکی ہے۔ اس ملک کی معیشت تو انتہائی کمزور ہو گئی
ہے۔ وہاں کرنسی چھاپ کر کسی کو کیا ملے گا"...... عمران نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا معلوم۔ یہ تو چھاپنے والوں کو معلوم ہو گا"...... سوپر
فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے کرنسی پرائیویٹ لاکر میں کیوں رکھی تھی۔ یہاں
سرکاری مال خانے میں کیوں نہیں رکھی"...... عمران نے کہا۔

"یہاں سے مخبری ہو جاتی ہے اس لئے میں نے سوچا کہ تفتیش
مکمل ہونے کے بعد اسے اوپن کروں گا لیکن رات کو مجھے اغوا کر لیا
گیا اور وہ آدمی جسے میں نے گرفتار کیا تھا اسے بھی رات کو پراسرار
طور پر ہلاک کر دیا گیا"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"تم نے یہ احمقانہ بیان کیوں دیا کہ اغوا کرنے والے تمہیں
اغوا کر کے پارک میں چھوڑ کر چلے گئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"تو اور کیا کرتا۔ اب میں یہ تفصیل تو نہ بتا سکتا تھا کہ میں نے
اپنی جان بچانے کے لئے جعلی کرنسی انہیں واپس کر دی ہے"۔ سوپر
فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے وہ پچاس پیکٹ چیک کئے تھے۔ کیا ان سب میں غیر
ملکی کرنسی تھی"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں۔ ان میں سے دس پیکٹوں میں ساڈان اور چالیس پیکٹوں
میں انتہائی آران کی جعلی کرنسی تھی۔ یہ ٹھیک ہے کہ پیکٹ پر
کسی مچھلی کی تصویر بھی بنی ہوئی تھی اور سرخ رنگ کے الفاظ میں
لکھا ہوا تھا لیکن یہ تو پیکنگ کا کاغذ بنانے والی کمپنی کا نام ہو
سوپر فیاض نے کہا۔

"بہرحال اس لاکر کی چیکنگ ہو رہی ہے۔ اب بھی وقت ہے مجھے سچ سچ بتا دو کہ تم نے ان سے کتنی رقم لی ہے ورنہ بعد میں شکایت نہ کرنا"...... عمران نے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں اور یہ حقیقت بھی ہے۔ بے شک چیکنگ کر لو۔ اس لاکر میں اب کچھ بھی نہیں ہے"...... سوپر فیاض نے کہا۔

"ان لوگوں کو پہچانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"مجھے باندھ کر رکھا گیا تھا۔ ایک آدمی سامنے آیا تھا اور وہ مقامی تھا۔ عام سا چہرہ تھا جیسا کہ ہوتا ہے"...... سوپر فیاض نے جواب دیا۔

"اوکے۔ سچ جھوٹ کا جلد ہی پتہ لگ جائے گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں عمران"...... سوپر فیاض نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم نے بہرحال مجرموں کو جعلی کرنسی واپس کر کے جرم کیا ہے۔ اس کی سزا تو تمہیں بھگتنا ہی پڑے گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کون سی کرنسی۔ میں نے تو کوئی کرنسی نہ برآمد کی ہے اور نہ واپس کی ہے"...... سوپر فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہوٹل میں چھاپہ مارا اور پکڑا جانے والا آدمی یہاں ہلاک ہو گیا۔ تمہیں تمہاری کوٹھی سے اغوا کیا گیا۔ اس کے باوجود تم

رہے ہو"...... عمران نے کاٹ کھانے والے لہجے میں

تو منشیات کا کیس تھا۔ بے شک ڈائریاں اور رپورٹیں چیک
...... سوپر فیاض نے بڑے گھاگ انداز میں مسکراتے ہوئے

اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے خدا حافظ"...... عمران نے کہا
یزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی
یک بار پھر دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اسے
م تھا کہ سوپر فیاض بے حد گھاگ آدمی ہے اس لئے اس نے
سے ہی اسے جعلی کرنسی کا کیس ظاہر نہیں کیا تھا۔ بہرحال
یہ اطمینان ضرور ہو گیا تھا کہ سوپر فیاض نے ان سے دولت
لی البتہ سوپر فیاض کی یہ بات کہ پکڑی جانے والی کرنسی دو
ای ممالک کی تھی اور خاص طور پر ساڈان کی کرنسی۔ اس نے
ری طرح چونکا دیا تھا اور اس بات نے اس کے ذہن میں حقیقتاً
اس مچا دی تھی۔

کمرہ انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا اور کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھی ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی کہ اچانک سیٹ پر پڑے ہوئے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو کیسانو نے اٹھا لیا۔

"یس"...... کیسانو نے شوخ سے لہجے میں کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ یہ کیسانو کے گروپ کا انچارج تھا اور نمبر ٹو۔

"ہاں۔ کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات"...... کیسانو ریموٹ کنٹرول کے ذریعے ٹی وی کی آواز کم کرتے ہوئے کہا۔ کے لہجے میں پہلے جیسی شگفتگی تھی۔

"مادام۔ پاکیشیا سے ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ علی عمران

بلہ ساتھیوں کے ساتھ جن میں ایک سوئس نژاد عورت بھی ہے ماڈ کے لئے روانہ ہوا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کیسانو ے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ سی پھیل گی۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں اصل منصوبے کا تو علم ہو گیا ہے لن میرے اندازے کے مطابق انہیں معلومات پرانی ملی ہیں۔ گڈ وز۔ اب میں انہیں یہاں سے اس طرح مطمئن کر کے بھیجوں گی ا وہ دوبارہ ادھر کا رخ ہی نہ کریں گے"...... کیسانو نے انتہائی لفتہ لہجے میں کہا۔

یس مادام"...... دوسری طرف سے رابرٹ نے کہا۔

کس وقت یہ لوگ یہاں پہنچیں گے"...... کیسانو نے پوچھا۔

دو گھنٹے بعد ان کی فلائٹ یہاں پہنچ جائے گی مادام"۔ رابرٹ کہا۔

کیا وہ اپنی اصل شکلوں میں ہیں"...... کیسانو نے پوچھا۔

اطلاع کے مطابق علی عمران اپنی اصل شکل میں ہے۔ باقی افراد ن دینے والے کے لئے اجنبی ہیں اس لئے ان کے بارے میں کچھ کہا جا سکتا"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

تمہیں موت کا حلیہ تو معلوم ہی ہو گا"...... کیسانو نے

ں مادام۔ میں نے اطلاع دینے والے سے تفصیل معلوم کر لی رابرٹ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اب میری ہدایات سن لو۔ سب سے پہلے تم لائف
کلب میں اپنے خاص آدمی تعینات کر دو تاکہ انہیں کسی طرح کی
معلومات نہ مل سکیں کیونکہ عمران کو اگر کیڈو کے بارے میں
ملی ہے تو لامحالہ اسے لائف بوٹ کلب کے بارے میں بھی اطلاع
گئی ہو گی۔ دوسرا کام یہ کرو کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں
تو ان کی نگرانی کراؤ اور مجھے اس بارے میں اطلاع دیتے
کیسانو نے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ لیکن مادام کیا اس عمران اور اس کے ساتھیوں
صرف نگرانی کرنی ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"ہاں صرف نگرانی۔ میں پہلے چیک کرنا چاہتی ہوں کہ وہ
معلومات لے کر یہاں آ رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ میں خود ان
دوستی کر لوں اس لئے جب تک میں خصوصی احکامات نہ دوں
تک ان کے خلاف کوئی جارحانہ حرکت نہیں ہونی چاہئے"۔
نے کہا۔

"لیکن مادام اس طرح تو عمران کو معلوم ہو جائے گا کہ
سیٹ اپ کیڈو میں نہیں رہا اور ظاہر ہے کہ وہ اصل ٹارگٹ
تلاش کرے گا"...... رابرٹ نے کہا۔

"تم بے فکر رہو رابرٹ۔ میں جانتی ہوں کہ انہیں کس
اٹھانا ہے اور یہ کام میں کر لوں گی"...... کیسانو نے جواب
ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ جیسے آپ کا حکم"...... دوسری طرف سے
ارٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران جس ہوٹل میں ٹھہرے مجھے اطلاع ضرور دینا"۔ کیسانو
نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام نے رسیور
دیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ موجود تھی۔

جیٹ طیارے کی آرام دہ سیٹوں پر عمران اپنے ساتھیوں
کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ان کی
ہاکاڈو تھی۔ عمران کی ساتھ والی سیٹ پر حسب دستور جولیا بیٹھی
تھی جبکہ عقبی قطار میں کیپٹن شکیل اور صفدر موجود تھے اور
سامنے والی رو کی پہلی نشست پر بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے سیٹ
ساتھ سر ٹکایا ہوا تھا اور آنکھیں بند تھیں اور اس کے خراٹوں کا
مسلسل بج رہا تھا۔ گو اس سائرن کی آواز بالکل ہلکی تھی
دوسرے مسافر ڈسٹرب نہ ہوں لیکن اس کے باوجود وہ بڑے
کے ساتھ خراٹے لینے میں مصروف تھا۔ جہاز کو پاکیشیا سے پروا
ایک گھنٹہ ہو چکا تھا اور ہاکاڈو پہنچنے میں ابھی چار گھنٹے دیر تھی۔
ایک رسالہ اٹھائے اسے پڑھنے میں مصروف تھی۔
"مس جولیا۔ کیا چیف نے آپ کو بتایا ہے کہ ہم کس مشن

ہے ہیں"...... اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے آگے کی
طرف جھکتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔
"نہیں۔ اس نے تو صرف اتنا کہا ہے کہ ہم تیار ہو کر ایئر پورٹ
پہنچ جائیں۔ عمران ہمیں لیڈ کرے گا اور بس۔ چنانچہ میں نے تمہیں
پیغام دیا اور ہم سب ایئر پورٹ پہنچ گئے"...... جولیا نے رسالہ ہٹاتے
ہوئے جواب دیا۔
"کم از کم ہمیں معلوم تو ہونا چاہئے کہ مشن کیا ہے۔ کس کے
خلاف ہے اور ہاکاڈو جا کر ہم نے کیا کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔
"ہاں۔ معلوم تو ہونا چاہئے لیکن اگر چیف نے نہیں بتایا تو اس
میں بھی کوئی مصلحت ہو گی"...... جولیا نے جواب دیا۔
"عمران صاحب کو تو معلوم ہو گا وہ بتا سکتے ہیں"...... صفدر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"نہیں۔ اس سے پوچھنا بے کار ہے۔ اب اتنی طویل رفاقت کے
نتیجہ میں تو مجھے ہو ہی چکا ہے کہ اس سے کچھ پوچھنا اپنے بلڈ پریشر
بڑھانا ہوتا ہے اس لئے جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔ جولیا نے منہ
بناتے ہوئے جواب دیا اور پھر رسالہ اونچا کر کے اسے دوبارہ پڑھنے
مصروف ہو گئی۔
"کیپٹن شکیل کا خیال ہے کہ یہ جعلی کرنسی کا سلسلہ ہے"۔
نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔
"جعلی کرنسی کا سلسلہ کیا مطلب۔ جعلی کرنسی کا کیس تو سیکرٹ

سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتا"...... جولیا نے حیران ہو کر

"کیپٹن شکیل کے مطابق عمران صاحب اور ملٹری انٹیلی
نے مل کر پاکیشیا کی ایک کوٹھی کے تہہ خانے سے کسی
تنظیم ڈولفن کی تیار کردہ پاکیشیائی جعلی کرنسی کی انتہائی
مقدار برآمد کی اور اس کے بعد یہ مشن سامنے آگیا اس لئے
شکیل کا خیال ہے کہ یہ وہی سلسلہ ہے"...... صفدر نے
اونچی آواز میں کہا۔ ظاہر ہے لامحالہ یہ ساری باتیں عمران سن
کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران سو نہیں رہا سونے کی اداکاری
ہے۔

"کیپٹن شکیل کو کیسے اس کا علم ہوا"...... جولیا نے کہا۔

"کیپٹن شکیل کے دوست ابھی تک ملٹری انٹیلی جنس میں
اور انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ عمران صاحب ہمارے دوست
اس لئے انہوں نے بات کر دی تھی"...... صفدر نے کہا۔

"اس بات سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ ہم جعلی کرنسی کے
میں نہیں جا رہے کیونکہ اگر جعلی کرنسی کا سلسلہ ہمارے دائرہ
میں ہوتا تو لامحالہ ملٹری انٹیلی جنس کی بجائے سیکرٹ سروس ایسا
کرتی"...... جولیا نے جواب دیا۔

"سیکرٹ سروس تو تب کام کرتی جب تمہارے چیف تک
پہنچتی"...... عمران نے خراٹوں میں بریک لگا کر کہا اور پھر خراٹے
شروع کر دیئے اور جولیا بے اختیار اچھل پڑی۔

لیا۔ کیا مطلب۔ چیف کو کیسے علم نہیں ہوا"...... جولیا نے
ھرے لہجے میں کہا۔

تمہارا چیف نجومی نہیں ہے۔ یہ تو میری مہربانی ہوتی ہے کہ
اسے اطلاعات دے دیتا ہوں۔ اس بار میں نے نہیں دی اس
اسے علم نہیں ہو سکا"...... عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر
نے لینے شروع کر دیئے۔

بکواس مت کرو۔ چیف کے اپنے ذرائع بھی ہیں"...... جولیا
نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

اس طرح ہمارے ملک کے ایک مشہور شہر کے بازاروں کے
استے گھنٹہ گھر کو جاتے ہیں اسی طرح چیف کی اطلاعات کے
استے من کہ مسمی فدوی علی عمران تک ہی پہنچتے ہیں"۔ عمران
نہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے
دوسری طرف کر لیا اور جولیا کا ہاتھ سیٹ سے جا ٹکرایا تو ارد
ے مسافر چونک کر انہیں دیکھنے لگے اور جولیا نے شرمندہ سی ہو
ا ہاتھ ایک جھٹکے سے واپس کھینچ لیا۔

یا اللہ تو مجھے ہر شر سے محفوظ رکھ"...... عمران نے باقاعدہ اونچی
یں دعا مانگتے ہوئے کہا۔

وں تو اب ہم تمہارے نزدیک شر بن چکے ہیں"۔ جولیا نے
تے ہوئے کہا۔

شرارے کا مخفف ہے اور شرارہ چنگاری کو کہتے ہیں اور

چنگاری آگ کی نشانی ہوتی ہے اور آگ حدت کو ظاہر کرتی
حدت زندگی کا دوسرا نام ہے"...... عمران نے باقاعدہ فلسفیانہ
میں تشریح کرتے ہوئے کہا۔
"عمران صاحب پھر تو آپ کو شرارہ کہنا چاہئے تھا۔ شر تو برا
کہتے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"جو کچھ تم کرنا چاہ رہے ہو اسے شرارہ نہیں بلکہ شرارت
ہیں۔ کیوں مس جولیانا فنرواٹر اگر میں تمہیں شرارہ یا شرارت
تو تمہیں کیا محسوس ہوگا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
"بکواس مت کرو۔ یہ بتاؤ کہ کیا واقعی ہم جس مشن پر
ہیں وہ جعلی کرنسی کا سلسلہ ہے"...... جولیا نے کہا۔
"تم خود ہی تو صفدر کو بتا رہی تھی کہ جعلی کرنسی کا
سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتا اور تم بہرحال
سروس کی ڈپٹی چیف ہو۔ اس لحاظ سے تمہارا کہا ہوا تو مستند
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"لیکن کیپٹن شکیل نے جو کچھ کہا ہے اس کی تصدیق تم نے
دی ہے۔ کیا تم نے ملٹری انٹیلی جنس سے ریڈ کرایا تھا"......
نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے چیف سے کہا کہ بہت بڑی مقدار میں
کرنسی میں نے ٹریس کی ہے اس لئے اتنی ہی مقدار میں نہ سہی
کی چوتھائی سہی مجھے انعام میں اصل کرنسی ملنی چاہئے لیکن تمہا

نے صاف جواب دے دیا کہ جعلی کرنسی سیکرٹ سروس کے
میں نہیں آتی۔ میں انٹیلی جنس کو اطلاع دوں۔ اب انٹیلی
نے مجھے کیا دینا تھا اس لئے مجبوراً مجھے ملٹری انٹیلی جنس کے
ہباز کو چکر دینا پڑا اور پھر ملٹری انٹیلی جنس نے وہ جعلی کرنسی
اور حکومت کے اعلیٰ حکام اور کرنل شہباز کے کارنامے کے تو
رچے ہوئے۔ واہ۔ واہ کے ڈونگرے برسائے گئے۔ میرا خیال
رنل شہباز اسی خوشی میں کچھ نہ کچھ مجھے بھی دے دے گا لیکن
ہارے چیف سے بھی بڑا کنجوس نکلا۔ الٹا اس نے سر سلطان کو
ر بھجوا دیا کہ عمران کی اطلاع پر یہ چھاپہ مارا گیا تھا جبکہ یہ کام
نٹیلی جنس کے دائرہ کار میں نہیں آتا اس لئے عمران اس
ے اخراجات ادا کرے اور سر سلطان کو تم جانتے ہو وہ ڈیڈی
ں زیادہ اصول پسند واقع ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے مجھے حکم
یا کہ یہ حکومت کا بل ہے اس لئے اسے ہر صورت میں ادا ہونا
ب بھلا چیل کے گھونسلے میں گوشت کہاں۔ لیکن کہیں کہیں
جاری کو مجبوراً گھونسلے میں گوشت مہیا کرنا پڑ جاتا ہے اور لے
ے تمہارا چیف ہی باقی رہ جاتا ہے جو ایسے موقعوں پر کام آ سکتا
نانچہ میں نے اس کے سامنے ایک بین الاقوامی تنظیم ڈوفن کا
ش کیا جو پاکیشیا سمیت تمام اسلامی ممالک کی جعلی کرنسی
ی بھاری تعداد میں چھاپ کر سب کی معیشت تباہ کرنے کے
ے۔ میں نے تمہارے چیف کو بتایا کہ چونکہ یہ بین الاقوامی

سازش ہے اور پورے ملک کی سلامتی اور بقا خطرے میں
اس لئے یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بنتا ہے اس
مشکل سے میں نے اسے اس بات پر تیار کیا کہ وہ مشن کی
دے دے اور پھر تم جانتے ہو کہ مشن کی منظوری کے ساتھ
کے اخراجات کے لئے بھاری رقم بھی مل جاتی ہے۔ چنانچہ "
سے میں نے ملٹری انٹیلی جنس کا بل ادا کیا۔ ہاکاڈو کے لئے
تمہاری ٹکٹیں بک کرائیں اور اب ہم سفر کر رہے ہیں"......
نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ہاکاڈو کی ٹکٹیں کیوں بک کرائیں۔ کیا اس تنظیم کا تعلق
سے ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اس بین الاقوامی تنظیم کو کتے نے تو نہیں کاٹا کہ وہ سار
کو چھوڑ کر ہاکاڈو میں کام کرے البتہ میں نے سنا ہے کہ ہاکاڈ
خوبصورت جگہ ہے۔ وہاں گھومیں پھریں گے اور جب باقی بچ
والی تھوڑی سی رقم بھی ختم ہو جائے گی تو ٹھنڈے ٹھنڈے
چلے جائیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ ہوا عمران صاحب کہ ایک بین الاقوامی
جس کا نام ڈولفن ہے اور جو جعلی کرنسی چھاپتی ہے اور وہ
سمیت تمام اسلامی ممالک کی جعلی کرنسی چھاپ کر پورے
ممالک کی معیشت تباہ کرنا چاہتی ہے اور ہم اس کے خلاف
کرنے ہاکاڈو جا رہے ہیں۔ بس میں یہی معلوم کرنا چاہتا تھا۔

دوبارہ خراٹے لینا شروع کر دیں"...... صفدر نے
ہوئے کہا اور پیچھے ہٹ کر اس نے اپنی سیٹ سے سر ٹکا

کاڈو سے اس تنظیم کا کیا تعلق ہے"...... جولیا نے کہا۔
تمہارے اور میرے درمیان ہے کہ قریب ہو کر بھی دور
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
اپ میں سے عمران صاحب کون ہیں"...... اچانک ایک
سٹس نے قریب آکر کہا۔
فی الحال تو میں ہوں علی عمران"...... عمران نے مسکراتے
ے کہا۔
اپ کی فون کال ہے"...... ایئرہوسٹس نے مسکراتے ہوئے
کے بڑھ گئی اور عمران اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا فون کیبن
طرف بڑھ گیا۔
ہاں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا
عمران نے فون پیس اٹھا کر اس کا بٹن آن کرتے ہوئے

ہیلو بول رہا ہوں باس۔ ہاکاڈو سے"...... دوسری طرف سے
آواز سنائی دی۔
ہاں۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔
باس۔ لائف بوٹ کلب میں ڈولفن کے بارے میں کوئی نہیں

جانتا البتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ لائف بوٹ کلب کو ایک
نے خرید لیا ہے اور اس نے پوری انتظامیہ تبدیل کر دی
ڈیٹرز وہی ہیں لیکن یہ ڈیٹرز بھی ڈولفن کے بارے میں کچھ
البتہ انہوں نے بتایا ہے کہ یہاں ایک خصوصی حصہ علیحدہ
تھا جہاں لوگ آ کر قیام کرتے تھے۔ اب اس حصے کی علیحد
ختم کر دی گئی ہے اور یہ کام رابرٹ نے کیا ہے۔ رابرٹ جو
کلب کا مالک ہے اور اب وہ اس لائف بوٹ کلب کا
ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"تو پھر اس رابرٹ کے بارے میں تفصیلی معلومات
کرو"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اب میں ایسا ہی کروں گا"...... ٹائیگر نے
دیا۔

"کیڈو کے بارے میں کیا معلومات ملی ہیں"...... عمرا
پوچھا۔

"باس۔ کیڈو کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ یہ چھوٹا
اور غیر آباد جزیرہ تھا۔ وہاں البتہ منشیات کی سمگلنگ کرنے
نے خفیہ سٹور بنائے ہوئے تھے۔ پھر اس جزیرے پر باچان نے
کر لیا اور اس پر انہوں نے خلائی سیاروں کے سلسلے کے ٹاور
نصب کئے ہیں اور اب وہاں باچان کی ریڈ آرمی ان ٹاورز کی حفا
کرتی ہے اور وہاں کسی کو بھی جانے کی اجازت نہیں ہے حتیٰ کہ

ے اوپر سے کسی طیارے یا ہیلی کاپٹر کو بھی پرواز کرنے کی اجازت
نہیں دی جاتی اور نہ ہی اس جزیرے سے بیس میٹر کے فاصلے سے
کوئی اسٹیمر، لانچ یا بحری جہاز گزر سکتا ہے"...... ٹائیگر نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"یہ معلومات کہاں سے ملی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک ٹریولنگ ایجنسی کے گائیڈ سے باس"...... ٹائیگر نے
جواب دیا۔

"حالانکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ پریس سیکشن اس کیڈو پر ہے"۔
عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے باس کہ باچان یا اس کی ریڈ آرمی اس میں ملوث
ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ باچان جیسا ملک ایسا نہیں کر سکتا۔ ٹھیک ہے تم مزید
معلومات حاصل کرو۔ باقی کام ہم آ کر کر لیں گے"...... عمران نے
کہا اور فون پیس آف کر کے اس نے میز پر رکھا اور مڑ کر کیبن سے
باہر آ گیا۔

"کس کا فون تھا"...... جولیا نے عمران کے سیٹ پر بیٹھتے ہی
پوچھا۔

"جنگل کے بادشاہ کا"...... عمران نے جواب دیا اور پھر سیٹ
سے ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔

"جنگل کا بادشاہ۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ٹائیگر کا فون ہو گا مس جولیا۔ مجھے معلوم ہے کہ عمران
نے ٹائیگر کو دو روز پہلے پاکاؤو بھیجا ہوا ہے اور ایئرپورٹ سے
صاحب نے ٹائیگر کو کال کر کے اس پروگرام کے بارے میں بھی
دیا تھا اس لئے ٹائیگر نے یہاں کال کی ہو گی"...... عقب سے
نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا بات ہے۔ تم کچھ بیزار بیزار سے لگ رہے ہو۔ تمہار
اندر وہ چمک دمک ہی نہیں ہے جو مشن کے دوران نظر آتی ہے
تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے"...... جولیا نے اچانک انتہائی پریشا
سے لہجے میں کہا۔

"تنویر کی طرف دیکھو اور یہ بتاؤ کہ وہ کیا کر رہا ہے"...... عمرا
نے آنکھیں بند کئے کئے کہا تو جولیا نے تیزی سے گردن گھمائی
مقابل رو میں تنویر خاموش بیٹھا ہوا تھا البتہ اس کی نظریں جولیا
عمران کی طرف ہی تھیں۔

"وہ ادھر ہی دیکھ رہا ہے لیکن اس کا کیا مطلب ہوا"......
نے حیران ہو کر کہا۔

"جب رقیب روسیاہ۔ مم۔ میرا مطلب ہے رقیب روسفید اپنی
وتند نظروں سے گھور رہا ہو تو پھر مجھ جیسے مرنجان مرنج اور مظلوم
چمک دمک کیا رہ جائے گی۔ خوف سے میرا رواں رواں کانپ رہا
اور اس کپکپی کو چھپانے کے لئے میں نے آنکھیں بند کر ر
ہیں"...... عمران نے اسی طرح بند آنکھوں سمیت جواب دیا تو جو

ختیار ہنس پڑی۔

تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ پھر تمہارا خوف دور ہو جانا
۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا اور اٹھ کر وہ تنویر کے ساتھ خالی
جا کر بیٹھ گئی اور تنویر نے پہلے تو چونک کر جولیا کی طرف
یے اسے حیرت ہو رہی ہو کہ جولیا اس طرح اٹھ کر کیوں اس
آ بیٹھی ہے لیکن دوسرے لمحے اس کی آنکھوں میں چمک ابھر
ہرہ بھی بے اختیار کھل اٹھا۔

تم اکیلے بیٹھے بور ہو رہے تھے اس لئے میں نے سوچا کہ تم سے
باری جائیں"...... جولیا نے بڑے میٹھے لہجے میں کہا تو تنویر کا
سینہ کئی انچ مزید پھول گیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کا
ناچنے لگا۔

آپ کی مہربانی۔ یہ عمران تو بدنصیب ہے مس جولیا جو کسی کی
نہیں کرتا"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

نصیب نہیں ہے۔ پتھر دل اور کٹھور طبیعت کا مالک ہے۔
نانسنس۔ جسے دوسروں کے جذبات کا احساس تک نہیں
جولیا نے جواب دیا۔

اس نے آپ سے کوئی بدتمیزی کی ہے"...... تنویر نے کہا۔

یہ بدتمیزی ہی ہے کہ اس سے کچھ پوچھا جائے تو بتاتا ہی
اب دیکھو موجودہ مشن کے بارے میں کچھ بتاتا ہی نہیں
جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ اس سے پوچھتی ہی کیوں ہیں۔ براہ راست چیف سے لیا کریں"...... تنویر نے کہا۔

"یہی تو مصیبت ہے کہ چیف ساری بات اس عمران پر ڈال ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اصل میں چیف کو معلوم ہی نہیں ہے کہ ان معاملات اس عمران کا رویہ کیا ہوتا ہے۔ آپ جو رپورٹ دیتی ہیں اس خصوصی طور پر لکھ دیا کریں کہ یہ ممبرز کو کچھ نہیں بتاتا"...... نے موقع غنیمت دیکھتے ہوئے کہا۔

"کئی بار لکھا ہے لیکن نجانے اس نے چیف کو کیا گھول کر رکھا ہے کہ وہ اس کے خلاف کوئی بات ہی نہیں سنتا۔ اب دیکھ نہ مشن کے بارے میں کچھ بتاتا ہے اور نہ اس کال کے بارے میر اس نے ابھی سنی ہے حالانکہ پرواز کے دوران آنے والی کال کا مطا ہے کہ لازماً کوئی اہم بات ہو گئی ہو گی"...... جولیا نے جواب دیا

"آپ جا کر چیف کو فون کریں اور اس سے بات کریں اس کٹھ پتلیوں کی طرح اس کے پیچھے کام کرنے سے تو بہتر ہے کہ سرے سے کوئی کام ہی نہ کرے"...... تنویر نے لوہا گرم دیکھ چوٹ لگاتے ہوئے کہا۔

"نہیں اس طرح الٹا جھاڑ پڑ جائے گی۔ میرا خیال ہے کہ اس ہم علیحدہ گروپ کے طور پر کام کریں۔ کیا خیال ہے"...... جولیا مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل۔ ضرور کرنا چاہئے"...... تنویر کو خدا ایسا موقع دے اس لئے وہ کیسے پیچھے ہٹ سکتا تھا۔

"پھر تم تیار رہنا۔ ہم ایئرپورٹ سے علیحدہ ٹیکسیاں لے کر ہوٹل چلے جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"آپ نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے بات کر لی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ان سے بھی ہو جائے گی۔ تم سے پہلے بات کرنا ضروری تھا"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ اپنی اہمیت پر مزید کھل اٹھا۔

"اس قدر نوازی کا شکریہ"...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں مشن کے بارے میں معلوم نہیں ہے"...... جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم وہاں گھومیں پھریں گے۔ عمران لامحالہ چیف کو کال کر کے ہماری شکایت کرے گا تو آپ چیف کو بتا دیں کہ عمران نے چونکہ کچھ نہیں بتایا اس لئے ہم کیا کریں۔ لامحالہ چیف آپ کو بریف کرے گا اور پھر ہم مشن پر کام شروع کر دیں گے"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا"...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر دوبارہ عمران کے ساتھ والی سیٹ پر آ کر بیٹھ گئی لیکن عمران کی آنکھیں

بدستور بند تھیں۔
"سازش مکمل ہو گئی یا نہیں"...... عمران نے آہستہ سے کہا
جولیا بے اختیار چونک پڑی۔
"سازش۔ کیا مطلب۔ کیسی سازش"...... جولیا نے چونک
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"وہی علیحدہ رہنے اور چیف سے بریفنگ لے کر علیحدہ کام کر
کی"...... عمران نے کہا۔
"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے۔ کیا مطلب۔ اتنی دور سے تم
سب باتیں کیسے سن لیں جبکہ ہم آہستگی سے باتیں کر رہے تھے
جولیا نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"جب معاملہ رقیب روسیاہ۔ اوہ سوری۔ رقیب روسفید کا ہو
پھر کانوں کی کھڑکیاں کھل جاتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا
جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ نجانے عمران کے اس فقرے میں کیا
تھی کہ جولیا کا چہرہ یکلخت گلنار سا ہو گیا تھا۔
"تو تم خصوصی طور پر ہماری باتیں سن رہے تھے۔ کیوں"۔ جو
نے اسی طرح مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"مجھے کیا ضرورت ہے بہن بھائی کے درمیان ہونے والی
خصوصی طور پر سنوں۔ یہ تو تنویر کی آواز ایسی ہے کہ چاہے وہ آہستہ
ہی بول رہا ہو لیکن دوسروں کے کانوں میں برمے کی طرح سور
کرتی ہوئی گھس جاتی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا

جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے کا رنگ یکلخت
بدل گیا تھا۔
"تم۔ تم کمینگی کی حد تک پتھر دل ہو۔ نانسنس"...... جولیا نے
پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"کمینگی کی کوئی حد نہیں ہوتی مس جولیانا فٹز واٹر"...... عمران
نے اس بار آنکھیں کھول کر سیدھا ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔
"میں تم سے کوئی بات نہیں کرتی۔ صفدر تم ادھر آ جاؤ"۔ جولیا
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔
"ارے ارے۔ کیا ہوا"...... صفدر نے جو ایک رسالہ پڑھنے میں
مصروف تھا، چونک کر اٹھتے ہوئے کہا۔
"آئندہ تم اس کے ساتھ بیٹھا کرو گے"...... جولیا نے اسی طرح
پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور جلدی سے جا کر صفدر کی سیٹ پر
بیٹھ گئی جبکہ صفدر مسکراتا ہوا آ کر جولیا کی جگہ بیٹھ گیا۔ عمران
حیرت بھرے انداز میں اس طرح آنکھیں پٹپٹا رہا تھا جیسے اس کا کسی
بات سے کوئی تعلق نہ ہو اور وہ اس صورت حال پر حیران ہو رہا ہو۔
"عمران صاحب۔ جہاز ہاکاڈو پہنچنے والا ہے اور ہم ابھی تک مشن
سے بے خبر ہیں جبکہ آپ نے ٹائیگر کی کال بھی موصول کر لی ہے۔
اور جولیا بھی شاید اسی لئے غصہ کھا گئی ہیں کہ آپ کچھ بتا ہی نہیں
رہے"...... صفدر نے سیٹ پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔
"میں نے بتانا شروع ہی کیا تھا کہ وہ اٹھ کر تنویر سے گھریلو

باتیں کرنے چلی گئی اور اب تم بتاؤ کہ میں کیا بتاؤں اور
بتاؤں۔ کوئی سنتا ہی نہیں"...... عمران نے بڑے مایوسانہ سے
میں کہا۔
"آپ مجھے بتائیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اچھا تو پھر کانوں کی کھڑکیاں کھول لو۔ ہوش و حواس کو
اور بیدار کر لو"...... عمران نے کہا۔
"کر لیا ہے"...... صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"جولیا اور تنویر کے درمیان ایک معاہدہ ہو گیا ہے"......
نے کہا تو صفدر بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید
کے تاثرات نمایاں تھے۔
"معاہدہ۔ کیا مطلب۔ کیسا معاہدہ"...... صفدر نے حیران
پوچھا۔
"معاہدہ تو معاہدہ ہی ہوتا ہے۔ سلیس الفاظ میں اسے
پیمان کہا جاتا ہے اور اخباروں میں اکثر لکھا جاتا ہے کہ انہوں
ایک ساتھ مرنے اور ایک ساتھ جینے کا عہد و پیمان کر رکھا تھا
فلمی ڈائیلاگ میں تو عہد و پیمان کی ایک خاص تاریخ ہے۔
پیمان کی بنیاد پر ایک فلم تو کیا ایک لاکھ فلمیں بنائی گئی ہیں اور
پوچھ رہے ہو کہ معاہدہ کیا ہوتا ہے"...... عمران نے منہ بنا
ہوئے کہا۔
"آپ کا مطلب ہے کہ جولیا اور تنویر نے شادی کا معاہدہ

...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"لاحول ولاقوۃ۔ ایک تو مردوں اور خاص طور پر کنوارے مردوں
سوائے شادی کے اور کسی معاہدے کا ذکر ہی پسند نہیں آتا۔ بھائی
لڑائی کیسے معاہدہ ہو گیا۔ شادی تو نکاح سے ہوتی ہے۔ تم خود بتاؤ۔
کیا بغیر نکاح کے بھی شادی ہو سکتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے
ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔
"نکاح بھی تو معاہدے کو کہتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔
"کسی نکاح کی محفل میں اٹھ کر کہو کہ دولہا دولہن کے درمیان
نکاح کی بجائے معاہدہ کیا جائے پھر دیکھنا کہ تمہارا کیا حشر ہوتا
...... عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔
"تو پھر کیا معاہدہ ہوا ہے ان دونوں کے درمیان۔ آپ بتا
ئیں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اسے یہ معلوم تھا کہ
عمران سے بحث کرنا اپنے آپ کو امتحان میں ڈالنے کے مترادف ہوتا

"ان دونوں کے درمیان معاہدہ ہوا ہے کہ جب جہاز ہاکاڈو میں
جائے تو تم سب مجھ سے علیحدہ رہ کر کام کرو گے اور مجھے اکیلا
دو گے اور اب جولیا کیپٹن شکیل کو تیار کر رہی ہے"۔ عمران
جواب دیا۔
"یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"یقین نہیں آ رہا تو بے شک جولیا سے پوچھ لو اور اگر جولیا سے

پوچھنے کی ہمت نہیں ہے تو تنویر سے پوچھ لو"...... عمران نے
اس کے ساتھ ہی اس نے سیٹ سے سر ٹکا کر اس انداز میں
بند کر لیں جیسے اب ہاکاڈو پہنچنے تک اس نے آنکھیں نہ کھ
فیصلہ کر لیا ہو۔

"عمران صاحب۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ یہ سب باتیں
رہے ہیں"...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران نے چونک کر
کھول دیں۔

"کیا مطلب۔ کیا اب تم بھی اس معاہدے میں شامل
ہو"...... عمران نے اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے
اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"مس جولیا آپ سے مشن کے بارے میں پوچھنا چاہتی ہیر
آپ کچھ بتانا نہیں چاہتے اس لئے آپ نے الٹی سیدھی باتیں
انہیں ناراض کر دیا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا

"ایک تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز کی ذہانت سے
حد تنگ ہوں۔ جسے دیکھو وہی بادن گزا ہے۔ میں لاکھ گھما
بات کروں یہ لوگ نتیجے پر پہنچ ہی جاتے ہیں"...... عمران نے
طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ چاہے لاکھ طنز کریں لیکن اصل بات یہی ہے اس
یہی ہے کہ آپ مختصر طور پر بتا دیں۔ ویسے ایک بات ہے۔ کم
ہمیں اتنا حق تو حاصل ہے کہ ہمیں مشن کے بارے میر

ملم ہو"...... صفدر نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

حق۔ اوہ۔ اسی حق کے لئے نجانے کتنے لوگوں نے اپنی جانیں
دی ہیں۔ کتنے شوہر اس حق میرا مطلب ہے حق مہر کی وجہ سے
وتے ہیں اور بیوی کی جھڑکیاں سننے پر مجبور ہیں"...... عمران کی
رواں ہو گئی تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

ٹھیک ہے آپ نہ بتائیں۔ پھر واقعی معاہدہ ہو جائے گا جس کا
نے اشارہ کیا ہے"...... صفدر نے بھی دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

خدا تمہاری زبان مبارک کرے۔ میں نے لاکھ چیف سے کہا
مشن میں جولیا کو ساتھ نہ بھیجے لیکن اس نے میری ایک نہ
چلو اب تو مسئلہ حل ہو گیا"...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے
کہا۔

یوں۔ اس مشن میں جولیا کی شرکت آپ کو کیوں گوارہ نہ
صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

بتاؤ ڈولفن کیا ہوتی ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے

ڈولفن مچھلی کی ایک قسم کا نام ہے جو انسانوں سے بے حد
ہوتی ہے"...... صفدر نے اس طرح جواب دیا جیسے انٹرویو
وار سوالوں کا جواب دیتے ہیں۔

ث ہوتی ہے یا مذکر"...... عمران نے ایک بار پھر بڑے
لہجہ میں کہا۔

"مونث بھی ہوتی ہے اور مذکر بھی۔ لیکن آپ یہ سب
پوچھ رہے ہیں"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔
"نام کے لحاظ سے تو مونث ہی ہے ناں"...... عمران
"ہاں۔ ظاہر ہے۔ مچھلی بھی نام کے لحاظ سے مونث ہی
ہے"...... صفدر نے کہا۔
"اللہ تمہارا بھلا کرے۔ اب تم خود بتاؤ کہ جب مونث
کا بھی انسانوں سے مانوسی کے ساتھ رابطہ ہو رہا ہو تو مس
کام۔ اس نے تو ظاہر ہے اس مانوسیت کو نامانوسیت میں
کے رکھ دینا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس
"اوہ۔ تو آپ ڈولفن نامی کسی تنظیم کے خلاف مشن لے
رہے ہیں لیکن یہ ڈولفن کیا کرتی ہے یا اس نے کیا کیا ہے
وجہ سے اس کے خلاف مشن مکمل کیا جا رہا ہے"...... صفدر نے
"یہ جرم کم ہے کہ وہ انسانوں سے مانوس ہوتی ہے"......
نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا لیکن ا
پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک طیارے میں ہاکاڈو ایئرپو
لینڈ کرنے کے بارے میں اعلان ہونا شروع ہو گیا اور طیارہ
یکلخت ہلچل سی مچ گئی۔ تھوڑی دیر بعد عمران اپنے ساتھیوں
ایئرپورٹ سے باہر آ گیا اور چند لمحوں بعد وہ ٹیکسیوں کے ذریعے
انٹرنیشنل پہنچ گئے جہاں ان کے کمرے پہلے سے بک تھے لیکن
اس دوران مسلسل خاموش رہا تھا۔

اب تمہیں بتانا پڑے گا کہ مشن کیا ہے"...... کمرے میں پہنچتے
لیا نے انتہائی فیصلہ کن لہجے میں کہا۔
یں نے صفدر کو سب کچھ تفصیل سے بتا دیا ہے"...... عمران
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا سمیت سب چونک کر صفدر کو
یکھنے لگے۔ گو ان کے کمرے علیحدہ علیحدہ بک تھے لیکن سب عمران
رے میں ہی آ گئے تھے۔
مجھے صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ ڈولفن نامی تنظیم کے خلاف مشن
مل کرنا ہے اور بس"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
اوہ۔ پھر میرا خیال درست ثابت ہوا ہے۔ یہ مشن جعلی کرنسی
خلاف ہے کیونکہ ڈولفن بین الاقوامی سطح پر جعلی کرنسی بنانے
یں ماہر ہے لیکن ڈولفن کا دائرہ کار تو یورپ اور ایکریمیا تک ہی
ہے اور ویسے بھی پاکیشیائی کرنسی کی پوری دنیا کی کرنسی کے
مقابلے میں اتنی اہمیت نہیں ہے کہ اتنی بڑی سطح پر جعلی کرنسی
بنائی جائے اور اگر ایسا ہے بھی سہی تو بہرحال یہ سیکرٹ سروس کے
میں نہیں آتی"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل سے بات
ہوئے کہا۔
لیکن چیف نے اگر یہ مشن ترتیب دیا ہے تو اس کا صاف
ہے کہ ڈولفن نے کوئی ایسی حرکت کی ہے کہ اس سے
کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو گیا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔
ہاں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ ڈولفن کسی سازش کے تحت پاکیشیا

میں اتنی بڑی تعداد میں جعلی کرنسی تیار کر کے پھیلانا چاہتی
ہے پاکیشیا کی معیشت مکمل طور پر دیوالیہ ہو جائے لیکن جہاں
میری معلومات کا تعلق ہے اس کا تمام سیٹ اپ اور اس کا
ایکریمیا میں ہے جبکہ ہم جاپانی جزیرے ہاکاڈو میں آئے ہیں"
شکیل نے کہا۔

"یہاں ہو سکتا ہے اس کا ایشیائی ہیڈ کوارٹر ہو"......
صفدر نے کہا۔

"یا پھر یہاں انہوں نے پاکیشیائی جعلی کرنسی چھاپنے
پریس لگائے ہوئے ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"اوہ۔ گڈ شو تنویر۔ تمہاری بات درست ہے۔ واقعی ایسا
گا"...... جولیا نے کھل کر تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا اور
چہرہ بے اختیار کھل اٹھا جبکہ عمران بیمار اونٹ کی طرح
لٹکائے خاموش بیٹھا ہوا تھا اور جب جولیا نے تنویر کی حمایت
اس کی لٹکی ہوئی گردن مزید لٹک گئی۔

"عمران صاحب۔ کیا تنویر کی بات درست ہے"...... صفدر
مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سی بات"...... عمران نے چونک کر اس انداز میں
جیسے اس نے سرے سے کوئی بات سنی ہی نہ ہو۔

"جعلی کرنسی یہاں چھپنے والی"...... صفدر نے کہا۔

"کاش تنویر کی بات درست ثابت ہو تو میں اس کا منہ

نوکر یعنی شکر سے بھر دوں گا"...... عمران نے کہا۔

پھر بتاؤ اصل مسئلہ کیا ہے ورنہ میں چیف کو فون کرتی
جولیا نے دھمکی دینے کے انداز میں کہا۔

ئلہ تو معمولی سا ہے لیکن میرے جیسے مفلس اور قلاش کے
بنا ہوا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

یا مطلب"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

ئلہ ہے آغا سلیمان پاشا کی سابقہ تنخواہوں کا۔ اوور ٹائم اور
ا۔ اب تک تو میں اسے ٹالتا آیا ہوں لیکن اب اس نے دھمکی
۔ لہ وہ اب کورٹ میں جا رہا ہے اور اگر وہ کورٹ میں چلا گیا
ہے مجھے بھی پیشیاں بھگتنا پڑیں گی اور پیشیاں بھگتاتے
ہیں خود ہی بھگت جاؤں گا اس لئے میں نے سوچا کہ اب
ورت یہی ہے کہ کہیں سے جعلی کرنسی حاصل کی جائے اور
یمان پاشا کا ادھار چکا دیا جائے۔ پھر اطلاع ملی کہ ایک بین
ی تنظیم ڈولفن جعلی کرنسی اس انداز میں چھاپتی ہے کہ سوائے
ی مشینوں کے عام آدمی اسے چیک ہی نہیں کر سکتا۔ اس کے
ی انٹیلی جنس نے چھاپہ مار کر ایک کوٹھی کے تہہ خانے سے
ی بھاری مقدار میں ڈولفن کی چھاپی ہوئی جعلی کرنسی برآمد کر
ے کرنل شہباز کی بڑی منتیں کیں کہ ان میں سے دس بارہ
ے دے تاکہ میں ادھار اتار سکوں لیکن اس نے میری
ی اور تمہارے چیف کو رپورٹ بھجوا دی کہ ڈولفن جیسی

بین الاقوامی تنظیم کا پاکیشیائی جعلی کرنسی چھاپنا پاکیشیا کی
کے لئے خطرے کی گھنٹی ثابت ہو سکتا ہے لیکن تمہارے
صاحب کو اس پر یقین ہی نہ آیا کہ ڈولفن جیسی تنظیم پاکیشیائی
کرنسی کیوں چھاپے گی۔ چنانچہ اس نے مجھے کال کیا اور
تحقیقات کا حکم دے دیا۔ میں نے شرط رکھی کہ اس شرط پر تحقق
کر سکتا ہوں کہ مجھے اس جعلی کرنسی میں سے حصہ دیا جائے
چیف کو تم جانتے ہو وہ میری بات سن کر سیخ پا ہو جاتا ہے۔
وہی ہوا۔ اس نے جعلی کرنسی دینے سے صاف انکار کر دیا۔ اب
بھی کسی چیف سے کم نہیں ہوں اس لئے میں نے بھی تحقیق
کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ چیف صاحب کے ہوش ٹھکانے
کیونکہ سیکرٹ سروس کے ممبران کے بارے میں وہ اچھی طرح جا
ہیں اس لئے اسے مجبوراً میرے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے البتہ
نے وعدہ کیا کہ اگر میں تحقیقات کروں تو وہ مجھے جعلی کرنسی
بجائے اصل کرنسی اسی تعداد میں دے دے گا کہ میں آغا سلیمان
کا ادھار اتار سکوں۔ چنانچہ میں نے تحقیقات کی اور اس تحقیقات
نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ یہ ڈولفن نہ صرف پاکیشیا کی بلکہ
اسلامی ممالک کی جعلی کرنسی بھاری مقدار میں چھاپ رہی ہے
اس سلسلے میں اس نے تمام مشینری ہاکاڈو کے قریب ایک جزیرہ
کیڈو میں نصب کی ہوئی ہے جبکہ ہاکاڈو میں ایک کلب ہے جسے
بوٹ کلب کہا جاتا ہے وہاں کیڈو میں کام کرنے والے آکر ٹھہر

اور یہ سازش دراصل یہودیوں کی ہے۔ وہ اس طرح پورے
اسلامی ممالک کی معیشت تباہ کرنے کے درپے ہیں تاکہ اسلامی
ممالک آپس میں مل کر طاقت نہ بن سکیں۔ اس طرح یہ مشن
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں آگیا۔ میں نے یہ تحقیقات
ے سامنے رکھیں اور وعدے کے مطابق اصل کرنسی طلب کی
یف نے کہا کہ جب تک یہ مشن مکمل نہیں ہو جاتا وہ مجھے کچھ
نہیں دے سکتا۔ اس کے لئے اس نے وہ اصول و قواعد بتانے شروع
جو قانون اور ضابطوں کی کتابوں میں لکھے ہوتے ہیں۔ چنانچہ
مجھے یہ مشن مکمل کرنے کے لئے روانہ ہونا پڑا۔ میں نے ٹائیگر
کو ... دیا تاکہ وہ ہمارے یہاں پہنچنے سے پہلے لائف بوٹ کلب
کے بارے میں ابتدائی معلومات حاصل کر کے مجھے بتائے۔
اس کا فون دوران پرواز آگیا تھا۔ اس نے بتایا کہ لائف بوٹ
کا تمام انتظامیہ پندرہ روز پہلے تبدیل ہو چکی ہے کیونکہ یہ کلب
... نامی آدمی نے خرید لیا ہے اور وہاں کوئی بھی ڈولفن کے
... کچھ نہیں جانتا اور کیڈو جزیرے پر باچان کا قبضہ ہے۔
... سروس کے سلسلے میں باچان حکومت نے ٹاور وغیرہ
... ہیں اور وہاں باچان کی ریڈ آرمی کسی کو جانے ہی
... ہے ساری بات۔ اب تم بتاؤ کہ کتنا معمولی سا مسئلہ
... سلیمان پاشا کا ادھار اتار دیا جائے لیکن میری مفلسی و
... سے یہ مسئلہ پہاڑ بن چکا ہے"...... عمران نے پوری

تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔ گو درمیان میں اس کے
فقروں کی وجہ سے جولیا اور تنویر دونوں کے چہرے کئی بار بگڑے
لیکن شاید وہ اس لئے خاموش رہے تھے کہ اگر انہوں نے کوئی
کر دی تو عمران کا ذہن پٹڑی بدل جائے گا اور جو تفصیل وہ
جھونک میں آکر بتا رہا ہے وہ بھی معلوم نہ ہو سکے گی۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہاری تحقیقات غلط ثابت ہوئی ہیں"
جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو آغا سلیمان پاشا کا ادھار اتارنے کے لئے یہ تحقیقات
کی تھیں۔ اب جب چیف اپنے معاہدے سے مکر گیا تو پھر ظاہر
تحقیقات کا پہیہ بھی تو الٹا ہی جائے گا"...... عمران نے منہ
ہوئے کہا۔

"عمران صاحب کیڈو کے بارے میں آپ کو اطلاع کیسے
تھی"۔ کیپٹن شکیل نے اچانک پوچھا۔

"ایک آدمی نے بتایا تھا کہ اس کا دوست ڈولفن میں جعلی کرنسی
چھاپنے والے پریس میں ملازم تھا اور وہ کیڈو سے ہاکاڈو آتا تھا
لائف بوٹ کلب میں رہ کر چھٹیاں مناتا تھا"...... عمران نے جواب
دیا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ جزیرے کے اوپر باچان حکومت کا قبضہ
ہو جبکہ نیچے جعلی کرنسی کا دھندہ ہو رہا ہو یا پھر اس آدمی کو غلط
گیا ہو اور کیڈو کی بجائے کوئی اور جزیرہ ہو"...... صفدر نے کہا۔

"پہلی بات اس لحاظ سے ناممکن ہے کہ ایسا کوئی کام وہاں
مستقل طور پر رہنے والوں کی نظروں سے چھپ کر نہیں ہو سکتا البتہ
ری بات قرین قیاس ہے اس لئے میں نے ٹائیگر کو کہا تھا کہ وہ
رابرٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرے جس نے لائف
کلب اچانک خریدا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ باچان حکومت اس
سوبے میں ڈولفن کی سرپرستی کر رہی ہو۔ باچان بہرحال اسلامی
تو نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

نہیں۔ کوئی حکومت جعلی کرنسی کے سلسلے میں کوئی کام نہیں
ستی۔ یہ بات تو طے ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس
ے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج
اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

یس علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود
ل رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ آپ کی نگرانی ہو رہی ہے۔ رابرٹ
ادمی ایئرپورٹ سے آپ کے پیچھے ہوٹل تک آئے ہیں اور اس
ت بھی ہوٹل کے باہر موجود ہیں"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران کے
ے ساتھی بھی لاؤڈر پر ٹائیگر کی بات سن کر بے اختیار چونک
ے۔

کیسے معلوم ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے رابرٹ کے ایک آدمی کو بھاری رقم دے کر اس
رابرٹ کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کیں تو اس نے
کہ رابرٹ گروپ کا چیف ضرور ہے لیکن اصل چیف ایک عورت
ہے جس کا نام کیسانو ہے اور کیسانو بھی ہاکاڈو میں موجود ہے
رابرٹ نے لائف بوٹ کلب کی انتظامیہ بھی اسی لئے تبدیل کی
کہ اسے اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہاکاڈو پہنچ رہی ہے
رابرٹ کے ایک آدمی نے پاکیشیا سے اسے اطلاع دی تھی۔ رابرٹ
نے اپنے آدمی ایئرپورٹ پر بھیجے ہوئے ہیں اور انہیں آنے والوں
نگرانی کا حکم دیا ہے۔ اس پر میں خود ایئرپورٹ گیا اور پھر میں آپ کے
پیچھے ہی آیا۔ میں نے خود بھی نگرانی مارک کی ہے اور اب ایک پبلک
فون بوتھ سے آپ کو کال کر رہا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم درست جگہ پر پہنچے ہیں۔ رابرٹ
خود کہاں ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہارڈ گیم کلب کے نیچے اس نے اپنا آفس بنایا ہوا ہے لیکن وہ
کسی سے نہیں ملتا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تم وہاں پہنچ جاؤ میں خود وہاں آ رہا ہوں۔ ظاہر ہے نگرانی کرنے
والے بھی میرے پیچھے وہاں پہنچیں گے اور پھر وہ علی عمران سے
ملاقات پر ضرور آمادہ ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"تم لوگوں نے سن لیا ہے کہ میری تحقیقات غلط نہیں تھیں اسی

ین اصل شکل میں یہاں آیا تھا تاکہ آگے کا کوئی کلیو مل جائے۔
ین ٹائیگر کے ساتھ اس رابرٹ سے مذاکرات کروں گا جبکہ تم
لوں نے اب کیڈو کے بارے میں درست معلومات حاصل کرنی
ہیں۔ اگر تم چاہو تو یہاں پاچانی کونسل خانہ کام کر رہا ہے اس کے
ں آدمی کو استعمال کر سکتے ہو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو
ب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کیسانو نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کیسانو بول رہی ہوں"...... کیسانو نے کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں مادام۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہاکاؤ پہنچ چکا ہے۔ انٹرنیشنل ہوٹل میں ان کے کمرے پہلے سے بک تھے اور ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ عمران اکیلا ہارڈ گیم کلب روانہ ہونے کے لئے ٹیکسی میں سوار ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے ہمارے بارے میں معلوم ہو چکا ہے۔ اب آپ کا کیا حکم ہے"...... رابرٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"چھپنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر اس نے نگرانی چیک کر لی ہے تو نگرانی سے بھی انکار مت کرنا بلکہ کہہ دینا کہ یہ کام میں نے تمہارے ذمے لگایا تھا اور اگر عمران مجھ سے ملنے کی بات کرے تو

ملاب اسے میرا پتہ بتا دینا۔ میں خود ہی اس سے بات کر لوں گی"۔ کیسانو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن مادام۔ اس طرح ہم کھل کر سامنے آ جائیں گے"۔ رابرٹ نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ وہ ہمارا کیا کر لے گا"...... کیسانو نے کہا۔

"وہ ہم سے کیڈو کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتا ہے مادام"...... رابرٹ نے کہا۔

"کرے گا تو ہم اسے بتا دیں گے کہ کیڈو پر باچانی فوج کا قبضہ ہے۔ بے شک وہ وہاں جا کر دیکھ لے اور پھر جب وہ وہاں جائے گا تو لامحالہ اس کا ٹکراؤ باچان کی ریڈ آرمی سے ہو گا اور ہمارا دردِ سر ختم ہو جائے گا"...... کیسانو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ چیف ہیں جیسے آپ کا حکم"...... رابرٹ نے لہجے میں کہا جیسے اسے کیسانو کی بات پسند نہ آئی ہو۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جتنا میں اس عمران کو جانتی ہوں تم نہیں جانتے۔ تم ایسا کرو کہ اسے ساتھ لے کر میرے پاس آ جاؤ یا تم کہو تو میں تمہارے پاس آ جاؤں میں خود ہی اس سے بات کر لوں گی"...... کیسانو نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ آ جائیں سپیشل وے سے۔ میں اسے کھول دیتا ہوں۔ عمران اگر مجھ سے ملنے کے لئے کہے گا تو میں اسے اس وقت انتظار میں رکھوں گا جب تک آپ پہنچ نہیں جاتیں"...... رابرٹ

نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں آ رہی ہوں"...... کیسانو نے کہا اور رکھ کر وہ اٹھی اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے تبدیل کیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے ہارڈ گیم کلب طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ رابرٹ سپیشل آفس میں پہنچ چکی تھی۔

" آئیے مادام۔ میں آپ کا ہی منتظر تھا"...... رابرٹ نے اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

" وہ پہنچ گیا ہے"...... کیسانو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا

" جی ہاں۔ ابھی پانچ منٹ پہلے مجھے بتایا گیا ہے کہ پاکیشیائی علی عمران اپنے ایک ساتھی کے ساتھ مجھ سے ملنا چاہتا میں نے اپنے آدمی کو کہہ دیا ہے کہ میں انتہائی ضروری کام مصروف ہوں اس لئے اسے کہہ دو کہ نصف گھنٹے تک کرے"۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

" اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا اطلاع ہے"...... نے پوچھا۔

" وہ ایک سوئس نژاد عورت اور تین پاکیشیائی مرد ہیں اور چاروں ہوٹل سے نکل کر پیدل ہی بازاروں میں گھوم پھر رہے ان کا انداز ایسا ہے کہ جیسے وہ سیر کر رہے ہوں"...... رابرٹ جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے میں پہلے چانگ سے بات کر لوں پھر عمران کو یہاں لینا"...... کیسانو نے کہا اور میز پر پڑے ہوئے فون کی طرف ہاتھ ھا دیا۔

" چانگ تو ریڈ آرمی کا ایجنٹ ہے۔ اسے آپ اس سلسلے میں کیا بنانا چاہتی ہیں"...... رابرٹ نے حیران ہو کر کہا۔

" عمران کی عادت میں جانتی ہوں۔ جتنا ہم اسے یقین دلائیں گے کہ ڈولفن کا یہاں کوئی سلسلہ نہیں ہے اتنا ہی وہ کنفرم ہو جائے گا ور وہ لازماً کیڈو جائے گا اور چانگ کو میں پیشگی اطلاع دینا چاہتی ہوں۔ وہ اس عمران کا دوست ہے اس لئے اسے بھی لامحالہ اس مران سے خطرہ لاحق ہو گا کہ عمران اور اس کے ساتھی کیڈو میں جا [illegible]مشن کو نقصان نہ پہنچا دیں۔ اس لئے اس کی بھی یہی کوشش ہو گی کہ عمران کو یقین دلا دے کہ کیڈو پر ڈولفن کا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے"...... کیسانو نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

" اس بار آپ عجیب سا لائحہ عمل اختیار کر رہی ہیں مادام"۔ رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ میں اس سے براہ راست ٹکرانے کی بجائے اسے بالواسطہ الجھانا چاہتی ہوں"...... کیسانو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" چانگ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ باچانی تھا۔

"کیسانو بول رہی ہوں۔ چانگ سے بات کراؤ"......
نے سرد لہجے میں کہا۔
"یس مادام۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے مؤ
لہجے میں کہا گیا۔
"ہیلو چانگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ
سنائی دی۔
"کیسانو بول رہی ہوں"...... کیسانو نے کہا۔
"اوہ کیسانو تم۔ خیریت کیسے کال کی ہے"...... دوسری
سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔
"تمہارے لئے ایک اہم اطلاع ہے"...... کیسانو نے مسکرا
ہوئے کہا۔
"کیسی اطلاع"...... چانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران
جانتے ہو ناں"...... کیسانو نے کہا۔
"ہاں۔ کیوں کیا ہوا اسے"...... چانگ نے اور زیادہ
بھرے لہجے میں پوچھا۔
"وہ اپنے ساتھیوں سمیت ہاکاڈو میں موجود ہے"...... کیسا
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہاکاڈو میں۔ کیوں۔ یہاں اس کا کیا کام ہے"...... چانگ
کہا۔

اس کا خیال ہے کہ یہاں ڈولفن کا ہیڈ کوارٹر ہے اور کیڈو میں
کا پریس سیکشن ہے"...... کیسانو نے جواب دیا۔
کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھا کھل کر بات کرو۔ تم
چاہتی ہو"...... چانگ نے اس بار قدرے الجھے ہوئے لہجے

لفن نے ایک گروپ کے ٹاسک پر پاکیشیائی جعلی کرنسی
اور اسے پاکیشیا میں سٹور کر دیا اور اس سے پہلے کہ ڈولفن یہ
اس گروپ کے حوالے کرتی اس سٹور کے بارے میں علی
کو اطلاع مل گئی جس کے نتیجے میں اس نے ملٹری انٹیلی جنس
کر سٹور پر ریڈ کیا اور وہاں سے جعلی کرنسی قبضہ میں کر لی
نکہ یہ کرنسی ڈولفن کے مخصوص لیبلز میں پیک تھی تاکہ
کو معلوم ہو سکے کہ اسے واقعی ڈولفن نے ہی تیار کیا ہے اس
ان کو ڈولفن کے بارے میں معلومات حاصل ہو گئیں۔ پھر
اطلاع ملی کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہاکاڈو پہنچ گیا ہے اور
بعد وہ میرے گروپ کے نمبر ٹو رابرٹ سے ملنے کی کوشش
ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسے جو معلومات ملی ہوں
کے مطابق ڈولفن کا پریس سیکشن کیڈو میں ہے اور ہیڈ کوارٹر
...... کیسانو نے کہا۔
ان اسے یہ اطلاع کہاں سے ملی ہو گی اور رابرٹ کے بارے
کیسے جانتا ہے"...... چانگ نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔
"جہاں تک میں نے اندازہ لگایا ہے جب ڈولفن کا پریس
کیڈو میں تھا تب کیڈو میں کام کرنے والے افراد کو لائف بوٹ
میں ٹھہرایا جاتا تھا۔ پھر یہ سیکشن بند کر دیا گیا اور وہاں باچا
نے قبضہ کر لیا تو ظاہر ہے لائف بوٹ کلب میں بھی پریس
کے آدمیوں کا آنا جانا ختم ہو گیا۔ رابرٹ نے اب لائف بوٹ
خرید لیا ہے اور وہاں کی انتظامیہ میں تبدیلی کی ہے۔ عمران
نے بھی خبر دی ہو گی اس نے لامحالہ لائف بوٹ کلب کے
میں بھی بتایا ہو گا اور چونکہ لائف بوٹ کلب کا مالک اب ر
اس لئے اس نے سوچا ہو گا کہ رابرٹ سے مل کر وہ اپنے
انداز میں کیڈو کے بارے میں معلومات حاصل کرے اور پھ
ریڈ کرے لیکن تم جانتے ہو کہ اب کیڈو میں ڈولفن کا کوئی
اپ نہیں ہے اور ہم بھی یہاں صرف ڈولفن کی کرنسی کو
ممالک میں سمگل کرانے کے لئے موجود ہیں۔ گو میں اس عمران
مل کر اسے یقین دلاؤں گی کہ کیڈو یا ہاکاڈ میں ڈولفن کا کوئی
اپ نہیں ہے لیکن عمران ہماری بات پر یقین نہیں کرے گا
کیڈو پر ریڈ کر دے گا اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے
ہوشیار رہو۔ اگر ضروری سمجھو تو تم خود عمران سے مل کر اس
بات کر سکتے ہو۔ نہ سمجھو تو تمہاری مرضی"...... کیسانو نے کہا
"یہ تو ہمارے لئے بہت بڑی خبر ہے۔ عمران کو شاید ہی

اس پر یقین آئے اور کسی غیر متعلقہ آدمی کو ہم کیڈو نہیں لے جا
بہرحال یہ لوگ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں اور کن ناموں
...... چانگ نے کہا۔
وہ ہوٹل انٹرنیشنل میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ عمران اپنے اصل
ے اور اپنی اصل شکل میں ہے۔ اس کے ساتھیوں کے بارے
ہمارے پاس کوئی تفصیل ہے ہی نہیں اس لئے مجھے نہیں معلوم
لیا وہ اصل ناموں اور اصل شکلوں میں ہیں یا نہیں"...... کیسانو
کہا۔
تم نے اچھا کیا کیسانو کہ مجھے اطلاع کر دی۔ میں کیڈو میں بھی
رٹ کرا دوں گا اور یہاں عمران سے بھی بات کروں گا اگر وہ باز
پھر ہمیں پوری طاقت سے اس کے خلاف کام کرنا ہو گا"۔
نے کہا۔
تمہارا اپنا کام ہے۔ میرا کام صرف تمہیں اطلاع دینا تھا۔ گڈ
کیسانو نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
اپ واقعی دور اندیش ہیں مادام۔ اب مجھے سمجھ آئی ہے کہ آپ
تی ہیں لیکن جب اسے یقین آگیا مادام کہ آپ درست کہہ رہی
پھر ایسا نہ ہو کہ وہ اصل ٹارگٹ کی تلاش شروع کر
...... رابرٹ نے کہا۔
یں تو وہ نفسیاتی کھیل ہے جو میں اس کے ساتھ کھیل رہی
۔ جتنا ہم اسے یقین دلائیں گے وہ اتنا ہی کنفرم ہوتا جائے گا اور

پھر چانگ، اس کا گروپ اور باچان کی ریڈ آرمی خود ہی اسے لے گی"...... کیسانو نے جواب دیا اور رابرٹ نے اثبات میں دیا۔

" اوکے۔ اب بلا لو اسے تاکہ اس سے مذاکرات ہو کیسانو نے کہا اور رابرٹ نے انٹرکام کا رسیور اٹھانے کے لئے بڑھا دیا۔

ٹائیگر کے ہمراہ ایک کمرے میں موجود تھا۔یہاں پہنچ کر نے رابرٹ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تو انہیں بتایا گیا باس ایک ضروری میٹنگ میں مصروف ہیں اور اگر وہ کچھ لیں تو ان سے ملاقات ہو سکتی ہے جس پر عمران رضامند اس کے نتیجے میں وہ اس وقت اس کمرے میں موجود تھے۔

آپ رابرٹ سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں"...... ٹائیگر نے مخاطب ہو کر کہا۔

اس نے لائف بوٹ کلب کتنے میں خریدا ہے"۔ عمران لہجے میں جواب دیا تو ٹائیگر کے چہرے پر ہلکی سی تاثرات ابھر آئے۔

مطلب تھا کہ کیا وہ ڈولفن کے بارے میں ایسے پوچھنے سے ٹائیگر نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"انسان جس چیز کو جتنا چھپانا چاہے اتنا ہی وہ بوکھلاہٹ ہو کر اصل بات سامنے لے آتا ہے۔ اس لئے اگر رابرٹ واقعی کا آدمی ہے تو پھر وہ چاہے جو مرضی آئے کہے اس بارے میں اصلیت سامنے آجائے گی"...... عمران نے جواب دیا اور ٹا اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم نے بتایا تھا کہ رابرٹ جس گروپ کو ڈیل کر رہا ہے سربراہ کوئی عورت کیسانو ہے۔ کیا کیسانو کے بارے معلومات حاصل کی ہیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نے پوچھا۔

"صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ کیسانو ایکریمی نژاد ہے اور خوبصورت اور نوجوان لڑکی ہے اور بس"...... ٹائیگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر تو لڑکی کے بارے میں تمہیں مزید جاننا چاہئے تھا نے بس کہہ کر بات ختم کر دی"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ میرا مطلب تھا کہ اس کی سرگرمیوں کے بارے معلومات نہیں مل سکیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"خوبصورت لڑکیوں کی سرگرمیاں بھی خوبصورت ہوں عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر اس بار بے ہنس پڑا اور پھر اس طرح کی ہلکی پھلکی باتوں میں انہوں نے گھنٹے سے بھی زیادہ وقت گزار دیا تو کمرے کا دروازہ کھلا اور

ان اندر داخل ہوا۔

"آئیے جناب باس اب فارغ ہو گئے ہیں"...... نوجوان نے بانہ لہجے میں کہا۔

"کس سے فارغ ہو گئے ہیں۔ عقل سے یا"...... عمران نے اٹھتے ئے مسکرا کر کہا۔

"کام سے جناب"...... نوجوان نے بھی مسکرا کر جواب دیا اور وہ انہیں ساتھ لے کر ایک راہداری میں آیا جہاں ایک لفٹ وجود تھی۔

"آپ اس لفٹ کے ذریعے نیچے پہنچ جائیں۔ وہاں باس کے کمرے دروازہ ہے"...... نوجوان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا پھر چند لمحوں بعد ہی وہ لفٹ کے ذریعے کافی گہرائی میں پہنچ گئے۔ کا دروازہ کھلنے پر وہ ایک راہداری میں موجود تھے جس کے میرا ایک دروازہ تھا۔ دروازے کے باہر دو مسلح آدمی بڑے چوکنا یں کھڑے تھے۔

"ائیے جناب۔ باس اور چیف باس دونوں آپ کے منتظر ہیں"۔ سلح آدمی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"چیف باس کون ہے"...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے

"چیف باس مادام کیسانو ہیں جناب"...... اس مسلح آدمی نے دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی

سی مسکراہٹ تیرنے لگ گئی تھی۔ دروازہ کھول کر وہ اندر داخ
تو اس کے پیچھے ٹائیگر بھی اندر داخل ہوا۔ کمرے میں ایک لمبے
بھاری جسم کا ایکریمی نژاد مرد اور ایک انتہائی شوخ رنگ کا
پہنے نوجوان اور خوبصورت ایکریمین لڑکی موجود تھی۔ عمرا
نظریں جیسے ہی اس لڑکی پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ
لڑکی کا چہرہ اس کی یادداشت میں کہیں موجود تھا لیکن وہ واضح
اسے پہچان نہ سکا تھا۔

"میرا نام رابرٹ ہے جناب۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ
انتظار کی زحمت گوارا کرنی پڑی اور یہ مادام کیسانو ہیں اس کلب
مالکہ جبکہ میں اس کلب کا مینجر ہوں"...... رابرٹ نے میز کے
سے نکل کر آگے بڑھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی مصافحہ کے
ہاتھ بڑھا دیا جبکہ کیسانو ویسے ہی سائیڈ پر موجود کرسی پر بیٹھی رہی

"مجھے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں
یہ میرا ساتھی ہے۔ اس کا نام عبدالعلی ہے لیکن عام طور پر اسے ٹا
کہا جاتا ہے کیونکہ پاکیشیا کی زیر زمین دنیا میں یہ واقعی ٹائیگر
حیثیت رکھتا ہے"...... عمران نے اپنا اور ٹائیگر کا تعارف کر
ہوئے کہا تو رابرٹ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم وہی علی عمران ہو جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام
ہے"...... کیسانو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور تمہیں دیکھ کر مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تمہیں پہلے

ہیں دیکھا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ رابرٹ
ے مصافحہ کر کے وہ سامنے پڑے ہوئے صوفوں پر بیٹھ گئے تھے۔

"ایک بار نہیں بلکہ کئی بار میری تم سے ملاقات ہوئی ہے۔ میں
یریمیا کی ہاٹ ایجنسی میں کام کرتی رہی ہوں"...... کیسانو نے کہا
مران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ اب یاد آ گیا ہے۔ ویسے مجھے افسوس ہے کہ ایسا
بصورت چہرہ میری یادداشت میں کیوں اپنی پوری جلوہ سامانیوں
ے ساتھ نہیں رہا حالانکہ میری یادداشت خوبصورت چہروں کے
ے میں بڑی زرخیز ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب
کیسانو بے اختیار ہنس پڑی۔

اپ کیا پینا پسند کریں گے"...... رابرٹ نے کہا۔

جوس"...... عمران نے جواب دیا تو رابرٹ نے اثبات میں سر
لایا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر کسی کو دو جوس اور دو
فلاس شراب لانے کا آرڈر دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

اب آپ فرمائیں کہ آپ مجھ سے کیوں ملاقات کرنا چاہتے تھے"۔
ن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

لہ آپ سے مس کیسانو کا پتہ پوچھ سکوں لیکن اب یہ میری
تی ہے کہ مس کیسانو سے بھی ساتھ ہی ملاقات ہو گئی"۔
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہیں کیسے معلوم ہوا کہ میرا تعلق رابرٹ سے ہے"۔ کیسانو

نے چونک کر پوچھا۔

" تم جب ایکریمیا کی ہاٹ ایجنسی میں کام کر چکی ہو تو پھر سوالات نہ ہی پوچھو تو بہتر ہے۔ بہرحال مسٹر رابرٹ آپ کے ہماری نگرانی کر رہے ہیں۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ اس کی کیا ہے"...... عمران نے اچانک ہی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اس کا حکم میں نے اسے دیا تھا"...... کیسانو نے مسکرا ہوئے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" میرا خیال ہے کہ اب مجھے دوبارہ آئینہ دیکھنا پڑے گا کیونکہ آئینے میں تو میں اتنا خوبصورت بہرحال نظر نہیں آتا کہ تم جیسی حسین خاتون میری نگرانی کرائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیسانو بے اختیار ہنس پڑی۔

" تمہارے بارے میں مجھے اطلاعات ملی تھیں کہ تم ہماری کے خلاف وہاں پاکیشیا میں کام کر رہے ہو۔ اس کے بعد جب اطلاع ملی کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت ہاکاڈو آ رہے ہو تو میں سمجھ کہ تمہیں کوئی غلط اطلاع ملی ہے اس لئے تم ادھر آ رہے ہو اس لئے میں نے رابرٹ کو کہہ دیا کہ وہ تمہاری نگرانی کرائے پھر مجھے رابرٹ نے رپورٹ دی کہ تم اس سے براہ راست ملنے یہاں آ رہے ہو تو خود یہاں آ گئی تاکہ تم سے تفصیلی بات چیت ہو سکے"...... کیسا نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کس تنظیم کی بات کر رہی ہو"...... عمران نے چونک

پوچھا۔

" ڈولفن کے بارے میں جو جعلی کرنسی کا دھندہ کرتی ہے"۔ کیسانو نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اسے شاید یہ توقع نہ تھی کہ کیسانو اس طرح کھل کر بات کرے گی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں جوس کے دو گلاس اور دو شراب کے گلاس موجود تھے۔ نوجوان نے ٹرے درمیانی میز پر رکھی اور پھر جوس اور شراب کے گلاس اس نے میز پر رکھے اور خالی ٹرے اٹھا کر وہ واپس چلا گیا۔

" تمہاری ڈولفن میں کیا حیثیت ہے"...... عمران نے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

" میرا خیال ہے کہ اب کھل کر باتیں ہو جائیں تو بہتر ہے۔ دیکھو عمران میں تمہارے بارے میں کافی جانتی ہوں۔ مجھے سپر چیف کی کال آئی تھی کہ پاکیشیا میں ڈولفن نے کسی گروپ کے کہنے پر پاکیشیا کی جعلی کرنسی چھاپ کر پہنچائی لیکن اس سے پہلے کہ وہ کرنسی اس گروپ کے حوالے کی جاتی وہاں پاکیشیائی ملٹری انٹیلی جنس نے چھاپہ مارا اور کرنسی ضبط کر لی۔ چونکہ یہ کرنسی یہاں سے میں نے پاکیشیا ارسال کی تھی اس لئے سپر چیف نے مجھ سے پوچھ گچھ کی کہ کہیں کسی آدمی کی غلطی کی وجہ سے تو یہ بات لیک آؤٹ نہیں

ہوئی۔ میں بھی اس اطلاع پر حیران رہ گئی اور میں نے جب پاکیشیا میں مختلف ذرائع سے معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ اس ریڈ کے پیچھے تمہاری شخصیت تھی کیونکہ وہاں ڈولفن کے ایک کیریئر کو تمہارے دوست اور انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ نے گرفتار کر لیا تھا اور اس سے پاکیشیا سے ہٹ کر دوسرے ممالک کی جعلی کرنسی کے پچاس پیکٹ برآمد کر لئے تھے جس پر وہاں موجود ڈولفن کے آدمیوں نے تمہارے دوست فیاض کو اس کی رہائش گاہ سے اغوا کر لیا اور اس سے بات چیت کی۔ فیاض نے اس شرط پر وہ جعلی کرنسی واپس کر دی کہ ڈولفن پاکیشیا کی جعلی کرنسی کے سلسلے میں یہاں کوئی کام نہیں کرے گی لیکن اس دوران تم نے ملٹری انٹیلی جنس کے ذریعے اس سٹور پر چھاپہ ڈلوا دیا جس میں اس گروپ کے لئے پاکیشیائی جعلی کرنسی سٹور کی گئی تھی۔ اس اطلاع کے بعد میں نے سپر چیف کی کال آنے پر انہیں سارے واقعات کے بارے میں تفصیل بتا دی اور تمہارے بارے میں بھی بتا دیا اور ساتھ ہی انہیں بتایا کہ آپ کو پاکیشیا کی جعلی کرنسی تیار نہیں کرنی چاہئے تھی کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا میں انتہائی خطرناک سروس سمجھی جاتی ہے جس پر سپر چیف نے وعدہ کر لیا کہ وہ آئندہ پاکیشیا کی جعلی کرنسی کا کوئی کام نہیں لیں گے۔ اس کے بعد مجھے بہرحال خیال کہ تم آسانی سے پیچھے نہیں ہٹو گے اس لئے میں نے پاکیشیا میں اپنے ... آدمیوں کو کہہ دیا کہ وہ تمہاری نگرانی کریں او

سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔ اس کے بعد مجھے اطلاع ملی کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت ہاکاڈو آ رہے ہو تو میں نے رابرٹ کو کہا کہ وہ تمہاری نگرانی کرائے اور اب جب رابرٹ نے مجھے اطلاع دی کہ تم یہاں پہنچتے ہی اس سے ملنے کے لئے روانہ ہو گئے ہو تو میں خود یہاں آ گئی تاکہ تم سے کھل کر باتیں کی جا سکیں"...... کیسانو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ڈولفن کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایکریمیا میں ہے۔ لیکن وہاں کسی کو بھی معلوم نہیں ہے"۔ کیسانو نے جواب دیا۔

"اور اس کا پریس سیکشن"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"پہلے یہاں ایک جزیرہ کیڈو پر تھا لیکن پھر جب اس جزیرے پر ہاپانی حکومت نے قبضہ کر لیا تو ہیڈ کوارٹر نے یہاں سے پریس سیکشن ہٹا لیا اور اب کہاں ہے مجھے معلوم نہیں ہے۔ ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہو گا"...... کیسانو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس کس ملک کی کرنسی ڈولفن تیار کرتی ہے"...... عمران نے

"عام طور پر ڈولفن ایکریمیا اور یورپی کرنسی تیار کرتی ہے لیکن خاص آرڈر پر وہ ہر ملک کی کرنسی تیار کر لیتی ہے کیونکہ ڈولفن کی تیار کردہ کرنسی جعلی ہونے کے باوجود اصلی سے زیادہ اصلی ہوتی

ہے"...... کیسانو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ اب کیڈو میں ڈولفن کا پریس سیکشن ہے"...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ اب تو وہاں باچان حکومت کا قبضہ ہے۔ وہاں پریس سیکشن کیسے ہو سکتا ہے۔ ہاں سات آٹھ سال پہلے یہاں تھا"۔ کیسانو نے کہا۔

" اگر ایسی بات ہے تو تمہاری یہاں موجودگی کا کیا جواز ہے" عمران نے کہا۔

" یہاں سے پورے ایشیا کو کرنسی سمگل کی جاتی ہے اور میں کام کی نگرانی کرتی ہوں"...... کیسانو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا تم اپنے سپر چیف سے میری بات کرا سکتی ہو"...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ ایسا ناممکن ہے اس لئے کہ ہیڈ کوارٹر اس کی اجازت نہیں دے سکتا اور دوسری بات یہ کہ سپر چیف خود بھی اپنے آدمیوں کے علاوہ کسی سے بات نہیں کرتا"...... کیسانو نے جواب دیا۔

" یہ بات چیت فون پر ہوتی ہے یا ٹرانسمیٹر پر"...... عمران نے پوچھا۔

" دونوں ذریعوں سے"...... کیسانو نے جواب دیتے ہوئے کہا

" چلو تم فون نمبر اور فریکونسی بتا دو۔ میں خود بات کر لوں گا

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سوری عمران تم میری مجبوری سمجھتے ہو اس لئے اس بات پر اصرار نہ کرو۔ ویسے اگر تم خود اپنے طور پر اسے ٹریس کر لو تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا"...... کیسانو نے جواب دیا۔

" اوکے۔ تمہارا بے حد شکریہ۔ تم نے کافی قیمتی معلومات بہم پہنچائی ہیں البتہ اپنے سپر چیف سے کہہ دینا کہ ڈولفن نے یہودیوں کے ساتھ مل کر اسلامی بلاک کے خلاف جو سازش کی ہے اس کا خمیازہ بہرحال ڈولفن کو بھگتنا پڑے گا۔ پریس سیکشن یا ہیڈ کوارٹر چاہے باکاڈو میں ہو یا کیڈو میں یا کہیں اور ہو بہرحال اسے تباہ ہونا پڑے گا"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیسانو اور رابرٹ نے کوئی جواب نہ دیا۔ ٹائیگر بھی ظاہر ہے عمران کے پیچھے ہی تھا۔

" باس جس انداز میں اس کیسانو نے باتیں کی ہیں مجھے تو یہ سب مصنوعی معلوم ہو رہی ہیں"...... ٹائیگر نے کلب سے باہر آتے ہی کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں چکر دینے کی کوشش کر رہی ہو لیکن بہرحال کیڈو کے بارے میں اب ہمیں حتمی معلومات حاصل کرنا پڑیں گی"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک خالی ٹیکسی روکی اور اسے ہوٹل انٹرنیشنل چلنے کا کہہ دیا۔ عمران

کی پیشانی پر سوچ کی گہری لکیریں واضح تھیں۔
"تم کہاں ٹھہرے ہوئے ہو"...... اچانک عمران نے ٹائیگر
مخاطب ہو کر پوچھا جیسے اچانک اسے اس بات کا خیال آیا ہو۔
"انٹرنیشنل ہوٹل کے قریب ایک ہوٹل ہے ہالیڈے وہاں
ٹائیگر نے جواب دیا۔
"اوکے۔ تم نے بھی اب اپنی تمام توجہ کیڈو پر مبذول کر
ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی
بعد ٹیکسی انٹرنیشنل ہوٹل پہنچ گئی اور عمران نیچے اتر گیا جبکہ
ٹیکسی لے کر اپنے ہوٹل کی طرف چلا گیا۔ عمران جب کمرے کی
لینے کے لئے کاؤنٹر پر پہنچا تو کاؤنٹر گرل نے اسے چابی دیتے ہوئے
ہی ایک کارڈ بھی دے دیا۔
"چانگ کلب کے مسٹر چانگ آپ سے ملاقات کے متمنی ہیں
اس وقت ویٹنگ روم میں موجود ہیں"...... کاؤنٹر گرل نے
عمران بے اختیار چونک پڑا۔
"ٹھیک ہے آپ انہیں میرے کمرے میں بھجوا دیں"......
نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور پھر وہ لفٹ کی طرف بڑھ
اور پھر عمران ابھی اپنے کمرے میں جا کر بیٹھا ہی تھا کہ دروازے
دستک کی آواز سنائی دی اور اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا اور دوسر
لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سامنے ایک چھوٹے سے قد
لمبے ہوئے جسم کا جاپانی موجود تھا جس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں

بلک تھی۔
"چانگ پاکیشیا کے عظیم سیکرٹ ایجنٹ کی خدمت میں سلام
عرض کرتا ہے"...... چانگ نے سر سے ہیٹ اتار کر تقریباً رکوع کے
بل جھکتے ہوئے کہا۔
"صرف سلام۔ وہ پچیس ڈالر نہیں جو آج تک تم نے دبا رکھے
ہیں"...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا تو چانگ اچھل پڑا۔
اور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
"مسٹر عمران آج میں آپ کو پچیس ڈالر کی ادائیگی کر ہی دیتا
ہوں"۔ چانگ نے کمرے میں داخل ہو کر ہنستے ہوئے کہا۔
"پچیس نہیں بیس ڈالر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ بند کر دیا۔
"بیس ڈالر۔ وہ کیوں۔ کیا آپ پانچ ڈالر از راہ عنایت معاف کر
دیں گے"...... چانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"نہیں۔ اس طرح تم بہرحال میرے مقروض رہو گے اور مجھے کم
از کم اتنی ڈھارس تو رہے گی کہ اگر علی عمران پوری دنیا کا مقروض
ہے تو اس کا بھی ایک مقروض اس دنیا میں موجود ہے"...... عمران
نے جواب دیا اور کمرہ چانگ کے حلق سے نکلنے والے زوردار قہقہے سے
گونج اٹھا۔
"اب بیس ڈالر دینے سے پہلے یہ بتاؤ کہ کتنے ڈالر کا جام پیش
کروں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"صرف ایک سو ڈالر کا وائٹ گولڈ"...... چانگ نے ایک با
ہنستے ہوئے کہا تو عمران نے رسیور اٹھا کر ہوٹل سروس کو اناناس
جوس کے دو گلاس بھیجنے کے لئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ عمران
تھا کہ چانگ اناناس کے جوس کو وائٹ گولڈ کہتا تھا۔ وہ اور چانگ
خاصے گہرے دوست رہے تھے کیونکہ چانگ باچانی سروس میں
عرصہ کام کرتا رہا تھا اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کی تعیناتی پاکیشیا
میں تھی جہاں ظاہر ہے اس کا کام ہوٹل گردی، پینے پلانے اور گپیں
مارنے تک ہی محدود تھا اور چونکہ وہ انتہائی کھلے ذہن کا مالک تھا اس
لئے عمران سے بھی اس کی گاڑھی چھنتی رہی تھی۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ تمہیں آخر اپنا قرض ادا کرنے کی تحریک
نے دی ہے"..... عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا
چانگ بے اختیار چونک پڑا۔ ایک لمحے کے لئے اس کے چہرے
حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار کھلکھلا
ہنس پڑا۔

"آپ کیسانو سے مل کر آ رہے ہیں اس کے باوجود پوچھ
ہیں۔ کیڈو پر باچانی فوج کا قبضہ ہے اور باچان کی ریڈ آرمی اس
حفاظت پر مامور ہے جبکہ ہاکاڈو میں رہ کر کیڈو کی حفاظت میری
داری ہے اور مجھے کیسانو نے فون کر کے آپ کی آمد کی اطلاع
دی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ آپ یہ سمجھ کر آ رہے ہیں کہ
میں ڈوشن کا پریس سیکشن ہے اور کیسانو نے مجھے بتایا کہ وہ آپ

مل کر آپ کو اصل صورت حال سے آگاہ کر دے گی لیکن مجھے معلوم
ہے کہ آپ جب تک کنفرم نہ ہو جائیں آپ پیچھے ہٹنے والے نہیں ہیں
اس لئے میں نے آپ سے فوری ملاقات کا پروگرام بنایا اور اسی لئے
میں یہاں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں"..... چانگ نے پوری
تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"کیسانو تو شاید ابھی تک غیر شادی شدہ ہے"..... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو چانگ بے اختیار اچھل پڑا۔

"غیر شادی شدہ۔ ہاں۔ مگر۔ کیا مطلب"..... چانگ نے
ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے ظاہر ہے عمران کے اس فقرے کا
کوئی سر پیر ہی سمجھ نہ آیا تھا۔

"اس کے باوجود تم اس طرح کام کر رہے ہو جیسے کیسانو کے
تابعدار شوہر ہو"..... عمران نے کہا تو اس بار چانگ اپنی عادت
کے مطابق بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اسے اب سمجھ آئی تھی کہ
اس کے فقرے کا کیا مطلب ہے۔

"کاش ایسا ممکن ہو جاتا کہ مجھے کیسانو جیسی خوبصورت لڑکی کا
شوہر ہونے کا اعزاز مل سکتا لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ حسرت پوری
نہیں ہو سکتی"..... چانگ نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرا دوں یہ حسرت پوری"..... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"ایک شرط کے ساتھ کہ مجھے رنڈوا نہ ہونا پڑے"..... چانگ

نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو عمران اس کے خوبصو
جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک
مخصوص آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ آنے والا ویٹر ہو گا۔

"یس کم ان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا
ویٹر ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں اناناس
جوس کے دو بڑے گلاس موجود تھے۔ اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز
سلام کر کے ایک ایک گلاس چانگ اور عمران کے سامنے رکھا
واپس چلا گیا۔

"لو پیو۔ اب ایک سو پچیس ڈالر ہو گئے"...... عمران نے کہا
چانگ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ کیسانو نے یقیناً آپ کو کیڈو کے بارے میں
دیا ہو گا۔ اگر آپ نے اس کی باتوں پر یقین نہ کیا ہو تو
درخواست ہے کہ آپ میری بات پر ضرور یقین کر لیں۔ یہ حقیقہ
ہے کہ تقریباً دس سال پہلے کیڈو ایک ویران جزیرہ تھا اور وہا
ڈولفن نے خفیہ طور پر اپنا پریس سیکشن قائم کر رکھا تھا۔ میں
دنوں باچان میں تھا۔ پھر باچانی حکومت نے خلائی سیاروں پر کنٹ
کرنے کے لئے اس جزیرے پر مشینری نصب کرنے کا فیصلہ کیا۔
یہ کہ ڈولفن کو وہاں سے نکلنا پڑا اور اب گذشتہ سات آٹھ
سے وہاں باچانی حکومت کی ایسی اہم، نازک اور خفیہ مشینری
ہے جس کے ذریعے وہ خلا میں موجود ہر ملک کے جاسوس

یاروں اور ایسے سیاروں جو معلومات حاصل کرتے ہیں کو چیک
رتے رہتے ہیں۔ اس جزیرے کو ممنوعہ علاقہ قرار دے دیا گیا اور
اہاں ریڈ آرمی کا ہولڈ ہے۔ اس جزیرے پر سے کسی قسم کی فضائی
پرواز بھی ممنوع ہے اور جزیرے کے گرد بیس بحری میلوں تک ایسے
حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے کوئی اسٹیمر، جہاز، لانچ
تی کہ آبدوز اس جزیرے تک نہیں پہنچ سکتی اور گذشتہ سات آٹھ
سالوں سے میری ہی ڈیوٹی لگائی گئی ہے کہ میں ہاکاڈو میں رہ کر
ایکریمین اور دوسری سپر پاورز کے ایجنٹوں کو ٹریس کروں اور انہیں
ہلاک کروں جو اس جزیرے پر نصب مشینری کو تباہ کرنے کی
پلاننگ کرتے رہتے ہیں اس لئے میں نے یہاں چانگ کلب کے نام
سے کلب قائم کر رکھا ہے اور اپنا ایک پورا گروپ بھی تیار کر رکھا
ہے۔ کیسانو سے میرے ذاتی تعلقات ان دنوں سے ہیں جب کیسانو
انڈینیا کی سیکرٹ ایجنسی میں کام کرتی تھی اس لئے کیسانو کو بھی
میری اصلیت کے بارے میں علم ہے۔ مجبوری یہ ہے کہ میں آپ کو
وہاں نہیں لے جا سکتا ورنہ میں یقیناً آپ کو وہاں لے جاتا اور کنفرم
کرا دیتا"۔ چانگ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسانو کی یہاں موجودگی کا کیا جواز ہے"...... عمران نے بھی
سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ڈولفن جعلی کرنسی کا دھندہ بین الاقوامی سطح پر کرتی ہے اس
ملک اس کی جعلی کرنسی سمگل ہو کر دوسرے ممالک میں جاتی ہے اور

"کیسانو یہاں اس کی نگرانی کرتی ہے"...... چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ ڈولفن کا پریس سیکشن کہاں ہے" عمران نے پوچھا۔

"نہیں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ کیسانو کو بھی اس کا علم نہیں ہے کیونکہ ایک بار میں نے بھی اس سے یہی بات پوچھی تھی اور اس نے جس انداز میں لاعلمی کا اظہار کیا تھا اس سے یقین آگیا تھا کہ اسے بھی اس کا علم نہیں ہے البتہ یہ بات جانتے ہیں کہ ڈولفن کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا میں ہے"...... چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈولفن کے سپر چیف کے بارے میں کیا جانتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"صرف اتنا کہ اسے سپر چیف کہا جاتا ہے اور بس"...... چانگ نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر یا فریکوئنسی"...... عمران نے کہا۔

"کیسانو جانتی ہو گی۔ میں نے کبھی پوچھی ہی نہیں یہ [illegible] اس سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ ویسے عمران صاحب کیا [illegible] آپ جعلی کرنسی کے سلسلے میں کیوں کام کر [illegible] دائرہ کار میں تو جعلی کرنسی نہیں آتی [illegible] یورپ کی جعلی کرنسی

رتی ہے"...... چانگ نے کہا۔

"ہاں مجھے بھی یہی اطلاعات ملی تھیں لیکن اب جو اطلاع ملی ہے اس کے تحت ڈولفن کو یہودیوں نے پاکیشیا اور پورے اسلامی بلاک معاشی طور پر تباہ کرنے کی سازش میں آلہ کار بنایا ہے۔ ڈولفن انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے اس لئے اس کی چھپی ہوئی جعلی کرنسی سوائے خاص مشینری کے چیک نہیں ہو سکتی اس یہودیوں نے اور شاید حکومت اسرائیل نے ڈولفن کا اس سازش لئے انتخاب کیا ہے کہ پورے اسلامی ممالک کی جعلی کرنسی انتہائی بھاری تعداد میں تیار کر کے اسے اسلامی ممالک میں اس انداز میں پھیلایا جائے کہ اصل اور جعلی کرنسی میں تمیز ہی باقی نہ رہے اور پھر جب وہاں یہ خبر دے دی جائے گی کہ اسلامی ممالک میں جعلی کرنسی بہت بھاری تعداد میں پھیلا دی گئی ہے تو لامحالہ اصل کرنسی لوگوں کا اعتماد ختم ہو جائے گا جس کے نتیجے میں نہ صرف پاکیشیا بلکہ پورے اسلامی بلاک کی معیشت مکمل طور پر بیٹھ جائے طرح پاکیشیا سمیت تمام اسلامی ممالک مکمل طور پر تباہ ہو گے اور میں نے اس سازش کا خاتمہ کرنا ہے۔ مجھے اطلاعات ملی ہیں کہ ہاکاڈو میں لائف بوٹ کلب ڈولفن کے آدمیوں کا اڈا ہے اور پریس سیکشن ہے لیکن اب یہاں ہر آدمی مجھے یہی یقین دلانے رہا ہے کہ ایسا نہیں ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں

"آپ کا طنز اپنی جگہ عمران صاحب لیکن حقیقت یہی ہے"
چانگ نے اس بار برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ شاید عمران کا
فقرہ اسے ناگوار گزرا تھا۔

"ہو گی لیکن اسے کنفرم کس طرح کیا جائے"...... عمران
بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے آپ کو بتایا ہے کہ وہ ممنوعہ علاقہ ہے اس
آپ کو وہاں نہیں لے جایا جا سکتا۔ اس کے علاوہ آپ بتائیں کہ
کس طرح کنفرم ہو سکتے ہیں"...... چانگ نے جواب دیتے
کہا۔

"کیڈو میں جو تنصیبات ہیں اس کی حفاظت بقول تمہارے
آرمی کر رہی ہے"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہ

"ہاں"...... چانگ نے جواب دیا۔

"ریڈ آرمی کا سربراہ میرا خیال ہے کرنل شوجن ہے"...... عمرا
نے کہا تو چانگ بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ لیکن"...... چانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کرنل شوجن کے فون نمبروں کا علم ہے"...... عمرا
نے پوچھا۔

"نہیں۔ میرا اس سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ میں تو سیکر
سروس کی طرف سے یہاں تعینات ہوں"...... چانگ نے کہا۔

"اوکے پھر مجھے خود کام کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا

یور اٹھا کر اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے
یٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
اس کے ساتھ ہی اس لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔

کیا آپ کرنل شوجن سے بات کریں گے۔ اس سے تو رابطہ ہو
نہیں سکتا"...... چانگ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

مجھے معلوم ہے لیکن اگر تم سے اور کیبیانو سے رابطہ ہو سکتا ہے
سے بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب

انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے چند گھنٹیاں بجنے کے بعد
اٹھایا گیا اور ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

کاڈو سے باچان کا رابطہ نمبر اور دارالحکومت کا رابطہ نمبر دے
...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں رابطہ نمبر بتا
لے تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

تائی چو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
نے والی باچانی تھی۔

مادام تائی چو سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ
وں"...... عمران نے کہا۔

اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا

"ہیلو تائی چو بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مترنم اور دلکش نسوانی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے مسکرا ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ پرنس تم۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ اوہ۔ کتنے عرصے بعد کال کی ہے تم نے۔ کہاں غائب ہو جاتے ہو"...... بار دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا البتہ بولنے کے لہجے میں انتہائی بے تکلفی تھی۔

"میں نے سوچا کہ طویل عرصہ گزر گیا ہے شاید اب پرنس آ ڈھمپ کے پرنس چارمنگ بننے کا سکوپ پیدا ہو گیا ہو"...... عم نے کہا تو دوسری طرف سے تائی چو بے اختیار مترنم انداز میں کر ہنس پڑی جبکہ چانگ کے چہرے پر اب ہلکی سی مسکراہٹ ابھر تھی۔ وہ چونکہ عمران کی صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف تھا اس اس کے لئے عمران کے ایسے تعلقات کوئی نئی بات نہ تھی۔

"مجبوری ہے پرنس کیونکہ اب پرنس آف چارمنگ میرا شوہر چکا ہے اور اس کا فی الحال مجھے بیوہ کرنے کا بھی کوئی ارادہ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر تم ساتھ دو تو یہ نیک کام بھی کیا جا سکتا ہے"...... نے جواب دیا۔

"شٹ اپ۔ وہ میرا پرنس چارمنگ ہے اور بس"......

نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا چلو اس سے دو باتیں تو کرا دو تاکہ میں اس کی بلغم زدہ آواز ن کر ہی اندازہ لگا لوں کہ کب تک امید بہار رکھی جا سکتی ہے"۔ ران نے مسکراتے ہوئے کہا تو تائی چو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس ی۔

"تم باز نہیں آؤ گے شیطان آدمی۔ وہ اس وقت ہیڈ کوارٹر میں ہو یا بات کرنی ہے تم نے اس سے"...... تائی چو نے ہنستے ہوئے

"اس کی خیریت پوچھنی ہے۔ بال بچوں کا حال پوچھنا ہے"۔ ن نے جواب دیا۔

"ایک نمبر نوٹ کرو اور پھر دس منٹ بعد اس سے بات کر لینا اسے کہہ دیتی ہوں ورنہ تو تمہاری کال ہی وہاں رسیو نہ کی جائے ...... دوسری طرف سے تائی چو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیسے نہیں رسیو کی جائے گی۔ تائی چو کی آواز سن کر کسی میں ت ہے کہ کال رسیو نہ کرے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں واقعی تم واقعی شیطان ہو لیکن خبردار اگر تم نے ں انداز میں بات کی۔ نجانے تم اسے کیا کہہ دو اس لئے میں پہلے یف کروں گی"...... تائی چو نے ہنستے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ں نے ایک نمبر بتا کر رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ

دیا۔

"یہ تائی چو کرنل شوجن کی بیوی ہے".......چانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن خفیہ بیوی۔ اصل بیوی تو اس کی خاندانی بیوی اور خاندانی بیوی کی وجہ سے کرنل شوجن ریڈ آرمی کا سربراہ ہے۔ وہ کہیں جوتیاں چٹخاتا پھرتا".......عمران نے مسکراتے ہوئے دیا تو چانگ بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی کارکردگی دیکھ کر واقعی مجھے بعض اوقات یوں لگتا ہے آپ اس دنیا کی مخلوق نہیں ہیں".......چانگ نے مسکراتے ہو کہا۔

"میں واقعی اس دنیا کی مخلوق نہیں ہوں".......عمران انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو چانگ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب".......چانگ نے اس طرح غور سے عمران دیکھنا شروع کر دیا جیسے وہ پہلی بار عمران کو دیکھ رہا ہو۔

"میرا مطلب ہے کہ میری روح تو کسی اور دنیا سے یہاں آئی گی".......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو چانگ ایک بار پھر پڑا۔ پھر دس منٹ بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر شروع کر دیئے۔ چونکہ ڈائریکٹ کرنے والا بٹن پہلے سے ہی اس لئے اسے دوبارہ پریس کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"یس".......رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی مردانہ

دی۔

رنل شوجن سے بات کراؤ۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ....عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اسے معلوم یہ نمبر ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر کا ہے اور وہاں یہ کال باقاعدہ وتی ہو گی۔

یس۔ ہولڈ کیجئے".......دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے مسکرا دیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ تائی چو کی وجہ سے کرنل ن نے آپریٹر کو خصوصی ہدایت دے دی ہو گی ورنہ تو کرنل ن کے نام سے ہی انکار کر دیا جاتا۔

یلو کرنل شوجن بول رہا ہوں".......چند لمحوں بعد ایک بھاری از سنائی دی۔

مادام تائی چو کیا اسی نمبر پر آپ سے بات کرتی ہیں".......عمران نائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اوہ۔ ایک منٹ".......دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران اور چانگ دونوں بے اختیار ا دیئے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ کرنل شوجن اب لائن کو محفوظ نے میں مصروف ہو گا۔

ہیلو۔ اب کھل کر بات کرو پرنس".......کرنل شوجن کی الی سنجیدہ آواز سنائی دی۔

اچھا تو پھر سن لو کہ مادام شوفائی کا فون نمبر مجھے معلوم ہے اور

میں اسے مادام تائی چو کا فون نمبر بھی دے سکتا ہوں“......
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ یہ کیا کہہ
نانسنس“...... کرنل شوجن نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہ
کہا۔

”سوچ لو کرنل شوجن۔ پھر شکایت نہ کرنا مجھے معلوم ہے
میری بجائے تم نانسنس بن سکتے ہو“...... عمران نے
ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تم مکمل شیطان ہو پرنس۔ مکمل شیـ
تم سے کچھ بعید نہیں ہے۔ بہرحال بتاؤ کیوں فون کیا ہے۔
مجھے بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ بس سمجھ لو کہ تمہارا مسئلہ حل ہو
کرنل شوجن نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ارے ارے۔ اس قدر پریشان ہونے کی بھی ضرورت
ہے۔ اب پرنس اتنا بھی گیا گزرا نہیں ہے کہ مادام تائی چو
بیوہ کرا دے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ تھینک یو پرنس۔ تم نے تو میری جان ہی نکال دی
اب بولو کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے“...... اس بار
شوجن نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ چانگ کے چہرہ
البتہ ایک بار پھر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”باکاڈو کے قریب ایک جزیرہ ہے کیڈو۔ مجھے اطلاع ملی

علی کرنسی چھاپنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم ڈولفن کا پریس
ں ہے جبکہ تم نے وہاں ریڈ آرمی کو اس لئے رکھا ہوا ہے کہ
ں تحفظ دے سکو“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہیں یہ بات کرنے کی جرأت کیسے ہوئی
ں۔ تم کرنل شوجن کو کیا سمجھتے ہو“...... کرنل شوجن نے
انتہائی غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

”مادام شوفائی کا شوہر نامدار اور مادام تائی چو کا پرنس چارمنگ“۔
ں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تم بکواس کرنے سے باز نہیں آؤ گے۔ بہرحال تمہاری یہ اطلاع
سال پرانی ہے۔ پہلے واقعی ایسا تھا لیکن پھر انہیں وہاں سے
یا اور اب وہاں حکومت باچان کا ایک خفیہ پراجیکٹ کام کر
اور ریڈ آرمی اس کی حفاظت کر رہی ہے“...... کرنل شوجن
ں بار نرم لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل
یا کیونکہ بہرحال اب یہ بات کنفرم ہو چکی تھی کہ چانگ اور
جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ درست ہے کیونکہ عمران ذاتی طور پر
شوجن کو جانتا تھا۔ وہ غلط بات کرنے کا عادی ہی نہ تھا۔

”کیا حکومت باچان اور خاص طور پر ریڈ آرمی نے اس مجرم
کو باقاعدہ الوداعی ڈنر دیا تھا“...... عمران نے کہا تو دوسری
سے کرنل شوجن ہنس پڑا۔

”انہیں گرفتار کر لیا گیا تھا لیکن پھر وہ سب پراسرار انداز میں فرار

ہو گئے تھے اس لئے کیس کلوز کر دیا گیا تھا"...... کرنل شوجن
جواب دیا۔

"ریڈ آرمی سے فرار ہو کر وہ کہاں جا سکتے ہیں۔ یہ تو ممکن
نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو تم ان کے خلاف کام کر رہے ہو لیکن تمہارا کیا تعلق
جعلی کرنسی سے"...... کرنل شوجن نے کہا۔ وہ واقعی ذہین آدمی
اس لئے عمران کا ارادہ سمجھ گیا تھا۔

"جو تمہارا مادام تائی چو سے ہے"...... عمران نے مسکر
ہوئے کہا تو اس بار کرنل شوجن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو اس کا واقعی مجھے علم نہیں ہے کی
اس بارے میں کبھی توجہ نہیں دی"...... کرنل شوجن نے
دیا۔

"اوکے۔ مجھے تم پر اعتماد ہے اس لئے یقین کر لیتا ہوں
یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ویسے میں خواب میں بھی نہ سوچ سکتا تھا کہ کرنل شوجن
آدمی بھی آپ سے اس قدر خوفزدہ ہو سکتا ہے۔ وہ تو ناک پر
نہیں بیٹھنے دیتا"...... چانگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ واقعی ایسا ہی ہے لیکن اسے معلوم ہے کہ اگر
بھنبھناہٹ بھی مادام شوفائی تک پہنچ گئی تو پھر مکھیاں صرف
ناک پر ہی نہیں پورے جسم پر منڈلانے لگ جائیں گی"......

نے جواب دیا اور چانگ بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہرحال اب آپ کو یقین آ گیا کہ میں درست کہہ رہا ہوں"۔
چانگ نے کہا۔

"ہاں۔ اب بہرحال یہ بات کنفرم ہو گئی ہے"...... عمران نے
جواب دیا تو چانگ مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے اب مجھے اجازت"...... چانگ نے کہا تو عمران بھی اٹھا
پھر عمران اسے دروازے تک چھوڑ کر واپس مڑا اور کرسی پر بیٹھ
اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ
کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال
دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز
سنائی دی۔

"کیڈو جزیرے کے بارے میں معلومات ملی ہیں یا نہیں۔
اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ میں نے کوشش کی ہے لیکن کوئی ایسا آدمی نہیں
ملا جو کیڈو گیا ہو۔ اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ میں نے کنفرم کر
لیا ہے کہ کیڈو میں اب ڈولفن کا پریس سیکشن نہیں ہے بلکہ وہاں
شاید جاپان حکومت کا خفیہ ٹرانسمشن نظام نصب ہے اس لئے اب

وہاں جانے کا مسئلہ ختم ہو گیا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"اس کا تو مطلب یہ ہوا باس کہ ہمارا یہاں آنا ہی فضول ہوا ہے۔ اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے لیکن کیسانو کی یہاں میرے حلق سے نہیں اتر رہی۔ اس جیسی ایجنٹ کی یہاں موجود مطلب ہے کہ کیڈو نہ سہی کسی اور جزیرے پر یہ سیٹ اپ ہو ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیسانو سے ہی کیوں نہ پوچھ گچھ کر لی جائے با اوور"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ تم ایسا کرو کہ اس کیسانو کو تلاش کرو کہ وہ یہاں رہتی ہے اور پھر مجھے اطلاع دو تاکہ اس سے حتمی بات چیت سکے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسے اپنے ساتھیوں کی کا انتظار تھا اس لئے اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا اور آنکھیں کر لیں۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کیسانو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی کے جانے کے بعد رابرٹ کے آفس سے واپس اپنی رہائش گاہ پر آ گئی تھی البتہ اس نے رابرٹ سے کہہ دیا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی بدستور جاری رکھے اس لئے اس کا خیال تھا کہ کال رابرٹ کی طرف سے ہی ہو گی۔

"یس۔ کیسانو بول رہی ہوں"...... کیسانو نے شگفتہ لہجے میں کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں مادام۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ بانک عمران سے اس کے ہوٹل میں ملاقات میں مصروف ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"...... رابرٹ نے کہا۔

"یہ اچھا ہوا ہے۔ اس طرح عمران کو یقین آ جائے گا کہ کیڈو میں فن کا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے"...... کیسانو نے مسکراتے

ہوئے کہا۔
"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"جب چانگ ملاقات کر کے واپس چلا جائے تو مجھے اطلاع
کیسانو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور
تقریباً ڈیڑھ یا دو گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس دوران وہ ٹی وی دیکھنے
مصروف رہی تھی۔ ٹی وی پر دنیا بھر کے چینلز دیکھنا اس کی مخصو
ہابی تھی اس لئے جب اسے کوئی کام نہ ہوتا تھا تو وہ مسلسل
کئی گھنٹے ٹی وی دیکھنے میں مصروف رہتی تھی۔
"یس۔ کیسانو بول رہی ہوں"...... کیسانو نے کہا۔
"رابرٹ بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے رابرٹ
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... کیسانو نے پوچھا۔
"چانگ واپس اپنے کلب پہنچ چکا ہے۔ وہ کافی طویل وقت عم
کے ساتھ اس کے کمرے میں رہا ہے"...... دوسری طرف سے
"عمران کے ساتھی کہاں ہیں اور وہ کیا کر رہے ہیں"......
نے ایک خیال کے آتے ہی چونک کر پوچھا۔
"وہ تو بس ادھر ادھر گھومتے پھر رہے ہیں۔ اس وقت وہ
پارک میں موجود ہیں"...... رابرٹ نے کہا۔
"ٹھیک ہے عمران ان کا لیڈر ہے اس لئے جب تک کوئی

ان اف ایکشن سامنے نہ آئے انہوں نے سیر ہی کرنی ہے۔ او کے
ہر حال نگرانی جاری رکھو"...... کیسانو نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا
کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے
شروع کر دیئے۔
"چانگ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔
"کیسانو بول رہی ہوں۔ چانگ سے بات کراؤ"...... کیسانو
نے کہا۔
"یس مادام۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ
لہجے میں کہا گیا۔
"ہیلو چانگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد چانگ کی آواز
سنائی دی۔
"بڑی طویل ملاقات ہوئی ہے تمہاری عمران کے ساتھ"۔ کیسانو
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ ہاں۔ وہ کنفرمیشن کے چکر میں پڑ گیا تھا اور پھر اس نے واقعی
انتہائی حیرت انگیز انداز میں کنفرمیشن بھی کر لی۔ اس لئے دیر ہو
گئی"...... چانگ نے کہا تو کیسانو بے اختیار چونک پڑی۔
"کیسی کنفرمیشن"...... کیسانو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں نے اسے جب بتایا کہ کیڈو جزیرے پر پاچانی حکومت کا
قبضہ ہے تو اسے یقین نہ آیا۔ پھر اس نے ریڈ آرمی کے چیف کرنل

شوجن کو باچان دارالحکومت کال کیا اور جب کرنل شوجن نے
کنفرم کیا تب اسے اس بات پر یقین آیا ہے"...... چانگ نے
"کیا مطلب۔ کیا کرنل شوجن اس کا واقف ہے"......
نے چونک کر قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ یہ عمران واقعی انتہائی حیرت انگیز آدمی ہے۔ بہرحال
وہ کنفرم ہو گیا ہے"...... چانگ نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ اب تو وہ لامحالہ واپس جائے گا"...... کیسانو
اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔
"وہ واپس جانے والوں میں سے نہیں ہے۔ وہ اب
ایکریمیا جائے گا اور پھر وہاں کارروائی کرے گا"...... چانگ نے
"کرتا رہے۔ ڈولفن خود ہی اس سے نمٹ لے گی۔ کم از
دردسر تو ختم ہوا"...... کیسانو نے کہا۔
"ہاں۔ اسے واقعی تمہاری یہاں موجودگی نے سب سے
مشکوک کر رکھا ہے لیکن میں نے اسے بتایا ہے کہ تم کرنسی
کرنے کے سلسلے میں یہاں طویل عرصے سے مقیم ہو۔ تب
یقین آیا"...... چانگ نے کہا۔
"اوکے شکریہ"...... کیسانو نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھی
تیزی سے دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس
الماری کھولی اور اس میں سے سرخ رنگ کا ایک فون پیس نکال
اس نے الماری بند کی اور پھر واپس آکر کرسی پر بیٹھ گئی۔ میز پر

ریموٹ کنٹرول اٹھا کر اس نے ٹی وی آف کیا اور ریموٹ کنٹرول
بارہ میز پر رکھ کر اس نے سرخ رنگ کا فون پیس اٹھایا اور اسے
کے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"یس ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مشینی سی آواز
الی دی۔
"کیسانو بول رہی ہوں۔ سپر چیف سے بات کراؤ"...... کیسانو
کہا۔
"ہولڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"مادام کیسانو"...... کیسانو نے کہا۔
"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو"...... چند لمحوں بعد سپر چیف کی بھاری سی آواز سنائی دی۔
"کیسانو بول رہی ہوں سپر چیف ہاکاڈو سے"...... کیسانو نے
ت بھرے لہجے میں کہا۔
"کیا ہوا مشن کا"...... دوسری طرف سے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
گیا تو کیسانو نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہاکاڈو پہنچنے
لے کر اب تک کے تمام حالات پوری تفصیل سے بتا دیئے۔
"اس کا مطلب ہے کہ اب وہ ہاکاڈو سے واپس جانے پر مجبور ہو
گے۔ ویری گڈ۔ تم نے واقعی انتہائی شاندار کارنامہ سرانجام
"...... سپر چیف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یس سپر چیف۔ میں جو چاہتی تھی وہ میں نے حاصل کر لیا ہے

اب اس عمران کو یقین آ گیا ہے کہ کیڈو میں ڈولفن کا کوئی
اپ نہیں ہے اس لئے پریس سیکشن اب ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو
ہے"...... کیسانو نے کہا۔

" تم نے چانگ کو آگے بڑھا کر عقلمندی کا ثبوت دیا ہے ورنہ
لوگ شاید اتنی آسانی سے واپس نہ جاتے"...... سرچیف نے کہا

" وہ چانگ سے زیادہ کرنل شوجن سے کنفرم ہوا ہے۔
ہمارا مقصد پورا ہو گیا ہے ورنہ اگر وہ وہاں پہنچ جاتا تو لامحالہ
اصل بات کا علم ہو جاتا"...... کیسانو نے کہا۔

"بہرحال جو بھی ہوا ہے اچھا ہوا ہے"...... سرچیف نے کہا۔

" وہ اب ایکریمیا پہنچے گا سرچیف۔ وہ وہاں ہیڈ کوارٹر کو
کرے گا"...... کیسانو نے کہا۔

" اس کی فکر مت کرو۔ یہاں ہم اس کا انتہائی بھرپور انداز
استقبال کریں گے"...... سرچیف نے جواب دیا۔

" یس سرچیف"...... کیسانو نے کہا اور پھر دوسری طرف
رابطہ ختم ہو جانے پر کیسانو نے فون آف کر دیا اور ایک طویل
سانس لے کر وہ اٹھی اور اس نے سرخ رنگ کا فون پیس واپس
الماری میں رکھ دیا۔

" ہونہہ۔ بڑا سیکرٹ ایجنٹ بنا پھرتا ہے۔ نانسنس۔ اب ساری
دنیا میں دھکے کھاتا پھرے گا۔ اس کے تصور میں بھی نہ ہو گا کہ
پاکیشیا اور اسلامی ممالک کے خلاف ڈولفن کا مشن واقعی کیڈو کے

یہ ہی مکمل ہو رہا ہے"...... الماری بند کر کے کیسانو نے
ظامی کے انداز میں کہا اور پھر واپس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس
ریموٹ کنٹرول اٹھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کیسانو
ریموٹ کنٹرول پھر واپس رکھا اور رسیور اٹھا لیا۔

یس"...... کیسانو نے کہا۔

رابرٹ بول رہا ہوں مادام۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ عمران
ساتھی کیڈو جانے کے لئے لانچ حاصل کر رہے ہیں۔ انہوں نے
لیت سے خصوصی ساخت کا اسلحہ بھی خریدا ہے"...... دوسری
طرف سے کہا گیا۔

کیا مطلب۔ جب عمران کنفرم ہو گیا ہے کہ کیڈو کلیئر ہے تو پھر
اس کے ساتھی وہاں کیوں جا رہے ہیں اور تمہیں کیسے یہ اطلاع ملی
ہے کہ وہ کیڈو جانے کے لئے لانچ حاصل کر رہے ہیں"...... کیسانو
نے حیران ہو کر پوچھا۔

مجھے جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق وہ پارک سے اٹھ کر پہلے
یہ کی خصوصی مارکیٹ گئے۔ وہاں سے انہوں نے اسلحہ خریدا اور
وہ وہاں سے ریڈ پوائنٹ گئے اور وہاں انہوں نے کیڈو کا باقاعدہ
نام لے کر لانچ حاصل کرنے کی بات چیت کی"...... رابرٹ نے
کہا۔

ٹھیک ہے۔ وہ شاید خود چیکنگ کرنا چاہتے ہوں گے۔ کر لیں"۔
کیسانو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

جدید ساخت کی لانچ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی سمندر میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ لانچ پر جولیا اور اس کے موجود تھے جبکہ کیپٹن شکیل لانچ کو چلا رہا تھا اور باقی ساتھی عرشے موجود مخصوص ساخت کی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جولیا چہرے پر تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ الجھی ہوئی لگ رہی ہیں مس جولیا" ...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ جس انداز میں ہم کیڈو جا رہے ہیں مجھے اس پر تشویش ہے" ...... جولیا نے جواب دیا۔

"لیکن آپ نے خود ہی اس بات کی تائید کی تھی کہ وہاں جا ایک راؤنڈ لگا کر دیکھ لیا جائے کہ وہاں کیا ہے تو اس میں حرج نہیں ہے" ...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اس وقت میرے ذہن میں یہ خیال تھا لیکن اب میں

رہی ہوں کہ یہ سب کچھ حماقت ہی نہ بن جائے جبکہ عمران کو ی اطلاع نہیں ہے۔ وہ ہوٹل میں ہمارا انتظار کر رہا ہو گا"۔ جولیا نے کہا۔

"بیٹھا رہے انتظار کرتا۔ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں نہیں ہیں کہ کوئی ہمیں کھا جائے گا" ...... تنویر نے کہا۔

"لیکن تنویر وہ ڈولفن کا اڈا ہے وہ اور ڈولفن بہرحال بین الاقوامی یم ہے" ...... جولیا نے کہا۔

"ہونہہ۔ میں نے بہت دیکھی ہیں ایسی بین الاقوامی تنظیمیں"۔ یر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ عمران کی وجہ سے پریشان ہیں تو عمران سے بات کی جا تی ہے" ...... اچانک صفدر نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"وہ کیسے" ...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں نے اسلحہ کے علاوہ ایک کارڈلیس فون بھی خرید لیا ہے۔ اس پر بات ہو سکتی ہے بشرطیکہ عمران واپس ہوٹل پہنچ چکا ہو"۔ صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ دکھاؤ مجھے" ...... جولیا نے بے چین ہو کر کہا تو صفدر نے جیب سے ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا کارڈلیس فون پیس نکالا اور اسے جولیا کی طرف بڑھا دیا۔ جولیا نے اسے آن کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انٹرنیشنل ہوٹل" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی

آواز سنائی دی۔

"روم نمبر آٹھ دوسری منزل۔ علی عمران سے بات کرائیں" نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... کچھ دیر بعد عمران کی آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے ایسے لہجے میں کہا صدیوں بعد اس کی عمران سے بات ہو رہی ہو۔

"واہ۔ یہ تو میرے لئے خوشخبری ہے کہ تم ابھی تک بول ہو"...... عمران کی اس شگفتہ سی آواز سنائی دی۔

"کیوں۔ کیا مطلب"...... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا

"کئی گھنٹوں سے رقیب روسیاہ۔ اوہ سوری۔ میرا مطلب رقیب روسفید کے ساتھ رہ کر بھی اگر تم بول لیتی ہو تو تمہاری ہے ورنہ رقیب روسفید تو کسی کو بولنے ہی نہیں دیتا خود ہی رہتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہم سب اس وقت لانچ پر سوار ہیں اور کیڈو جا رہے ہیں نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ لانچ پر سوار ہو اور کیڈو جا رہی لانچ پر وائرلیس فون نصب ہے"...... عمران نے چونکتے ہوئے بھرے لہجے میں کہا۔

"سفدر نے اسلحہ کے ساتھ ساتھ کارڈلیس فون پیس بھی

اس سے بات ہو رہی ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے دیا۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی تمام پریشانی عمران سے رتے ہی غائب ہو گئی تھی۔

"اچھا کیا۔ وہ واقعی بے حد سمجھ دار آدمی ہے۔ چلو اب مجھے معلوم ہو جائے گا کہ میں نے تم سب کی فاتحہ خوانی کب کرنی ہے اور چہلم اور برسی کب اور کہاں کرانی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ ہم تو صرف کیڈو کا جائزہ لینے جا رہے ہیں۔ تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ کیڈو کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اور یہ معلومات باوجود کوشش کے نہ مل سکیں تو ہم نے یہی سوچا کہ وہاں کا خود ہی جائزہ لے لیں"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے کنفرمیشن کر لی ہے کہ وہاں اب ڈولفن کا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے بلکہ وہاں باچان حکومت کا خفیہ ٹرانسمشن نظام نصب ہے جس کی حفاظت ریڈ آرمی کر رہی ہے۔ میں نے ریڈ آرمی کے چیف کرنل شوجن سے بھی بات کر لی ہے اس لئے اب کیڈو جانے کا وہاں اس کے ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا کہ وہاں تمہارا ٹکراؤ ریڈ آرمی سے ہو جائے۔ پھر واقعی مجھے اس پردیس میں ہی تمہاری فاتحہ خوانی کرانا پڑ جائے گی"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اگر تم کنفرم ہو چکے ہو تو پھر تو واقعی وہاں جانا حماقت ہی

ہے۔ ٹھیک ہے ہم واپس آرہے ہیں"...... جولیا نے ایک
سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون آف کر
"کیپٹن شکیل لانچ موڑو ہم نے واپس جانا ہے"......
کیپٹن شکیل سے کہا۔ چونکہ اس فون میں لاؤڈر کا بٹن بھی آن
لئے عمران کی آواز لانچ میں موجود سب افراد واضح طور پر سن
تھے۔

"یس مس جولیا"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اس نے لا
رفتار آہستہ کر دی تا کہ اسے موڑ سکے کہ اچانک دور جیسے سمند
سے نیلے رنگ کا شعلہ سا لپکا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے
انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے ذہنوں پر اندھیرے چھپٹے
جولیا نے اپنا سر جھٹکا اور اس کے ساتھ ہی اسے محسوس ہوا
کے ذہن پر پھیلنے والے اندھیرے سمٹنے لگے ہوں لیکن جیسے ہی
ذہن پوری طرح روشن ہوا وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے
سے ادھر ادھر دیکھا۔ اس کا ذہن واقعی ماؤف سا ہونے لگ
کیونکہ وہ اس وقت لانچ کی بجائے ایک کمرے کی دیوار کے
لوہے کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی کھڑی تھی۔ اس کے باقی
بھی اس کی طرح زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان کے
میں بھی حرکت کے تاثرات موجود تھے۔ ظاہر ہے وہ اب ہوش
رہے تھے۔

"اوہ۔ تو ہم بے ہوش ہو گئے تھے اور ہمیں بے ہوشی کے

لایا گیا ہے"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ حالانکہ اسے یہی
ہوا تھا کہ اس کے ذہن پر صرف چند سیکنڈ کے لئے اندھیرے
چھائے ہوں لیکن اب اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو یہاں دیکھ کر
سمجھ گئی تھی کہ ایسا نہیں ہوا تھا اور پھر چند لمحوں بعد ایک ایک کر
کے سارے ساتھی ہوش میں آگئے اور پھر ان سب کی بھی وہی
کیفیت ہوئی جو جولیا کی ہوئی تھی۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور
ایک باچانی فوجی اندر داخل ہوا۔

"تم لوگوں کو ہوش آگیا"...... اس باچانی فوجی نے اندر آکر
آتے ہوئے کہا۔

"ہم کہاں ہیں اور اس حالت میں کیوں ہیں"...... جولیا نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم لانچ میں سوار ہو کر کیڈو جزیرے کی طرف بڑھ رہے تھے۔
انہیں مارک کیا گیا۔ پھر ہماری خصوصی مشینری نے چیک کر لیا کہ
تمہارے پاس انتہائی خطرناک ترین اسلحہ ہے اس لئے تمہیں بلیو ریز
[illegible] سے بے ہوش کیا گیا اور یہاں لے آئے۔ اب میجر شانگ آ
رہے ہیں تا کہ تم سے پوچھ گچھ کر سکیں"...... اس باچانی فوجی نے
کہا۔

"ہم کیڈو پر ہیں اور تمہارا تعلق شاید ریڈ آرمی سے ہے"۔ جولیا
نے کہا۔

"ہاں"...... باچانی فوجی نے جواب دیا۔

"لیکن ہمیں تو اطلاع ملی تھی کہ کیڈو پر جعلی کرنسی چھاپنے
بین الاقوامی مجرم تنظیم ڈولفن کا قبضہ ہے"...... جولیا نے
باچانی فوجی بے اختیار چونک پڑا۔
"سوری۔ اب یہ بہانے کام نہیں دیں گے"...... باچانی
منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔
"اس کا مطلب ہے کہ عمران نے درست اطلاعات حاصل
ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"ہمیں یہاں سے آزاد ہونے کی ترکیب سوچنی ہوگی مس
ریڈ آرمی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ حد درجہ سفاک
ہوئے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"ہاں۔ لیکن ہم رہا ہونے کے باوجود یہاں سے باہر کیسے جا
گے کیونکہ ریڈ آرمی کے خلاف ہم کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے جس
اسے نقصان ہو کیونکہ پاکیشیا اور باچان کے درمیان انتہائی دو
تعلقات ہیں اور ریڈ آرمی حکومت کی سرکاری ایجنسی ہے"۔ جولیا
کہا۔
"تو آپ کا مطلب ہے کہ ہم ان پر اپنی شناخت ظاہر کر
صفدر نے چونک کر کہا۔
"ہاں۔ میرے خیال میں اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں
جولیا نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی
کا دروازہ کھلا اور ایک ناٹے قد اور بھاری جسم کا باچانی اندر

ہوا۔ اس کے جسم پر میجر کی یونیفارم تھی جبکہ اس کے پیچھے مشین
گنوں سے مسلح دو باچانی فوجی تھے۔
"میرا نام میجر شانگ ہے اور میں یہاں کیڈو کا چیف سیکورٹی
آفیسر ہوں۔ تم کون لوگ ہو اور کیوں کیڈو آ رہے تھے"...... اس
ناٹے قد والے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"کیا تمہارا تعلق ریڈ آرمی سے ہے"...... جولیا نے انتہائی مطمئن
لہجے میں پوچھا۔
"ہاں۔ کیوں"...... میجر شانگ نے چونک کر جولیا کو غور سے
دیکھتے ہوئے کہا۔
"ریڈ آرمی کا انچارج کرنل شو جن ہے ناں"...... جولیا نے عمران
کی بتائی ہوئی بات دوہراتے ہوئے کہا حالانکہ وہ ذاتی طور پر تو کرنل
شو جن کے بارے میں کچھ نہ جانتی تھی۔
"اوہ۔ تو تم غیر ملکی جاسوس ہو اور تمہیں سب کچھ پہلے سے معلوم
ہے"...... میجر شانگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
"سنو میجر شانگ۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور
ہمارا لیڈر علی عمران عرف پرنس آف ڈھمپ ہے۔ ہمیں اطلاع ملی تھی
کہ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ڈولفن نے جو جعلی کرنسی چھاپتی
ہے۔ اس کیڈو جزیرے پر خفیہ طور پر اپنا پریس سیکشن بنایا ہوا ہے
اور یہاں نہ صرف پاکیشیا بلکہ پورے اسلامی ممالک کی جعلی کرنسی
چھاپی جا رہی ہے تاکہ بھاری تعداد میں اس جعلی کرنسی کو تمام

اسلامی ممالک اور پاکیشیا میں اچانک پھیلا کر پورے اسلامی
کو معاشی طور پر تباہ کر دیا جائے۔ چنانچہ ہم اس اطلاع پر ہاکاڈو
ہیں اور ہمارے لیڈر نے وہاں سے معلومات حاصل کرنے
کوشش کی جبکہ ہم لانچ میں بیٹھ کر کیڈو کا جائزہ لینے آ رہے تھے۔
راستے میں کارڈلیس فون پر ہم نے اپنے لیڈر سے رابطہ کیا تو اس
بتایا کہ اس نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اب کیڈو پر ڈولفن
پریس سیلشن نہیں ہے بلکہ جاپانی حکومت کا کوئی خفیہ منصوبہ
کر رہا ہے جس کی حفاظت ریڈ آرمی کر رہی ہے اس لئے ہم واپس
جائیں اور اس نے مجھے بتایا کہ اس نے ریڈ آرمی کے چیف
شو جن سے اس بات کو کنفرم کر لیا ہے کیونکہ کرنل شو جن ہمارے
لیڈر کا دوست ہے۔ اس اطلاع پر ہم واپس جانے ہی والے تھے
اچانک دور سے سمندر میں نیلے رنگ کا شعلہ سا چمکا اور ہم بے ہوش
ہو گئے اور اب ہمیں یہاں ہوش آیا ہے"...... جولیا نے تفصیل
بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم میک اپ میں ہو"...... میجر شانگ نے کہا۔

"نہیں۔ ہم سب کے چہرے اصل ہیں۔ تم نے شاید یہ
اس لئے پوچھا ہے کہ میں سوئس نژاد ہوں۔ میں طویل عرصے
پاکیشیا میں رہ رہی ہوں اور وہاں کی شہری ہوں۔ میرا نام جو
ہے"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ میجر شانگ کے سوا
کی وجہ سمجھ گئی تھی۔

"کیا تم اپنی بات کی تصدیق کرا سکتی ہو"...... میجر شانگ نے
کہا۔

"ہاں۔ ہمارا لیڈر جس کا نام علی عمران ہے ہاکاڈو کے انٹرنیشنل
ہوٹل کے کمرہ نمبر آٹھ دوسری منزل میں موجود ہے۔ تم اس سے بات
کر سکتے ہو اور اگر چاہو گے تو وہ تمہاری بات کرنل شو جن سے بھی
کرا دے گا"...... جولیا نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

"اوکے۔ میں کنفرم کر لوں پھر بات ہو گی"...... میجر شانگ نے
کہا اور تیزی سے واپس مڑا۔

"تم دونوں یہیں رکو گے اور اگر یہ لوگ کوئی غلط حرکت کریں
تو فائر کھول دینا"...... میجر شانگ نے مڑ کر اپنے دونوں مشین گن
بردار ساتھیوں سے کہا۔

"یس سر"...... ان دونوں نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا
اور میجر شانگ دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔ جولیا اور اس کے
ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ
انہیں یقین تھا کہ اب انہیں صحیح سلامت یہاں سے واپس بھجوا دیا
جائے گا۔

ہوٹل انٹرنیشنل میں عمران کے کمرے میں اس وقت عمران
اس کے سارے ساتھی موجود تھے۔ جولیا اپنے ساتھیوں سمیت
تھوڑی دیر پہلے واپس پہنچی تھی۔ کرنل شانگ نے واپس آکر جولیا
بات کی تصدیق کر دی تھی اور اس کے بعد اس نے کسی گیس کی
سے انہیں دوبارہ بے ہوش کر دیا اور جب انہیں ہوش آیا تو وہ
لانچ سمیت ہاکاڈو کے ساحل پر موجود تھے اور پھر وہاں سے وہ
میں بیٹھ کر ابھی تھوڑی دیر پہلے ہوٹل انٹرنیشنل پہنچے تھے۔
چونکہ اپنے کمرے میں موجود تھا اس لئے وہ سب اپنے اپنے کمروں
جانے کی بجائے اس کے کمرے میں ہی اکٹھے ہو گئے تھے اور جولیا
واپسی پر عمران کو پوری تفصیل سے آگاہ کر دیا تھا۔
"ویسے اب مجھے بھی آہستہ آہستہ یقین آتا جا رہا ہے کہ میں
ہوں"...... عمران نے ساری روئیداد سننے کے بعد کہا۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔
تم نے واقعی عقلمندی سے کام لیا کہ ایک لانچ حاصل کی، اسلحہ
ا اور سیدھے کیڈو چل پڑے اور میری حالت دیکھو کہ میں یہاں
قوں کی طرح ادھر ادھر سے پوچھتا پھر رہا ہوں کہ کیڈو میں کیا ہو
...... عمران نے کہا۔
"تم ہم پر طنز کر رہے ہو شاید"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں

طنز نہیں کر رہا۔ حقیقت کا اعتراف کر رہا ہوں بلکہ اب میں یہ
رہا ہوں کہ مجھے ایسی حماقت آمیز قسم کی جاسوسی چھوڑ دینی
...... عمران نے جواب دیا۔
عمران صاحب۔ ہمیں اعتراف ہے کہ ہم سے حماقت ہوئی ہے۔
پہلے وہاں کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کر لینی چاہئیں
۔ وہ لوگ اگر اس قدر آسانی سے ہمیں بے ہوش کر سکتے ہیں تو
میں ہلاک بھی کر سکتے تھے اور اگر آپ سے مس جولیا کی فون پر
بیت نہ ہوتی تو ہمیں وہاں خاصی مشکل درپیش آتی لیکن اس کا
طلب نہیں کہ آپ اس انداز میں ہم پر طنز کریں۔ ہم نے یہاں
میں بے حد کوشش کی کہ کیڈو کے بارے میں اصل حالات کا
جانے لیکن یہاں کوئی تفصیلات جانتا ہی نہ تھا اس لئے ہم
نے مل کر فیصلہ کیا کہ ہمیں خود وہاں کا جائزہ لینا چاہئے"۔
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر جولیا کی عمران سے فون پر بات نہ ہو چکی ہوتی تو
کو ریڈ آرمی کا قبرستان بنا کر چھوڑتا"...... تنویر نے غصیلے
کہا۔

"اور پھر وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مزار بنا کر اس
ہوتیں — عرس منائے جاتے۔ کیوں"...... عمران نے
ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم سے غلطی ہو گئی ہے لیکن
مطلب یہ نہیں ہے کہ تم ہمیں اس انداز میں ڈیل کرو"....
نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں انتہائی منظم
ڈاج دیا جا رہا ہے"...... اس سے پہلے کہ عمران جولیا کی بات
جواب دیتا کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران
سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"اگر تم نے یہ بات مجھے جولیا کے غصے سے بچانے کے لئے
تو تمہاری یہ کوشش فضول ہے کیونکہ بزرگوں سے سنا ہے
ور ساتھی کے غصے پر صبر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ آخرت میں
دیتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے تم نے بزرگوں کے قول میں خود ہی ترمیم کر
ورنہ اگر تم بیوی کا لفظ استعمال کرتے تو میں تمہاری گرد
دیتا"...... تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے

پڑا۔

تنویر۔ سوچ سمجھ کر بات کیا کرو مجھے ایسی فضول باتیں پسند
ہیں"...... جولیا نے اچانک تنویر پر چڑھائی کرتے ہوئے کہا۔
میں نے صرف محاورتاً بات کی ہے مس جولیا"...... تنویر نے
ناتے ہوئے کہا۔

ارے ارے۔ تم بھی صبر کرنا سیکھ لو اس کے واقعی بڑے
ے ہوتے ہیں"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بیچ بچاؤ کرا

عمران صاحب میں نے انتہائی سنجیدگی سے یہ بات کی ہے"۔
ن شکیل نے ایک بار پھر کہا تو اس بار عمران کے چہرے پر
ی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

کیا تم اپنی بات کی وضاحت کرو گے"...... عمران نے انتہائی
یدہ لہجے میں کہا اور سب ساتھی بھی انتہائی سنجیدگی سے کیپٹن
کیل کی طرف دیکھنے لگے۔

عمران صاحب۔ کیڈو کے میجر شانگ کا رویہ مشکوک تھا اور پھر
فن کی ایجنٹ کیمانو نے جس انداز میں آپ کو یہ تسلی دینے کی
شش کی ہے کہ کیڈو میں کچھ نہیں ہو رہا اس سے میری چھٹی حس
رہی ہے کہ معاملہ وہ نہیں ہے جو بظاہر ہمارے سامنے پیش کیا جا
ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مطلب ہے کہ مسئلہ صرف تمہاری چھٹی حس کا ہے۔ میری چھٹی

حس بھی پہلے تمہاری طرح سائرن بجاتی رہی تھی لیکن میں ذاتی طور کرنل شوجن کو جانتا ہوں۔ وہ ایسے کاموں میں کسی صورت ملوث نہیں ہو سکتا اور اس قدر سخت گیر آدمی ہے کہ اس سے یہ کا چھپا نہیں رہ سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیپٹن شکیل۔ ہم بھی تمہارے ساتھ تھے۔ تمہیں میجر شانگ رویہ کیسے مشکوک محسوس ہوا ہے"...... جولیا نے کیپٹن شکیل مخاطب ہو کر کہا۔

" مس جولیا۔ میجر شانگ کے چہرے کی ساخت بتا رہی تھی کہ دولت کا پجاری ہے اور انتہائی عیار اور شاطر آدمی ہے۔ ایسے دولت کی خاطر وہ کچھ کر گزرتے ہیں جن کا دوسرے تصور بھی نہیں سکتے۔ اس کے علاوہ جب آپ نے اس کے سامنے اچانک ڈولفن بات کی تو اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے ایسے تاثرات ابھرے تھے جیسے کسی کی اچانک چوری پکڑی جائے تو اس کے چہرے پر ہی تاثرات ابھرتے ہیں اور تیسری بات یہ کہ میجر شانگ کے سے پہلے جو باچانی فوجی آیا تھا اس سے جب آپ نے ڈولفن کے میں بات کی تھی تو وہ بھی اسی طرح چونکا تھا جیسے اسے اس میں کافی کچھ معلوم ہو۔ چوتھی اور آخری بات یہ کہ میجر شانگ واپس آکر ہمیں خود ہی یقین دلانے کی کوشش کی کہ یہاں ڈولفن کوئی سلسلہ نہیں ہے حالانکہ اسے ایسا کہنے کی کوئی ضرورت تھی"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن میرا خیال ہے کہ چونکہ تمہارے ذہن میں یہ سب کچھ پہلے موجود تھا اس لئے تم نے ان ساری باتوں کو نوٹ کیا ہے"۔ ...یا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ کیپٹن شکیل کی باتوں میں وزن موجود ہے۔ ...میں اس کی چیکنگ کرنی چاہئے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے ...میں کہا۔

" کس طرح چیکنگ کرو گے"...... جولیا نے چونک کر حیرت ...ے لہجے میں پوچھا لیکن عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے ...ور اٹھایا، فون پیس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کیا اور پھر ...ر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی ...یس کر دیا۔

" ...چانگ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی ...ی۔

" ...علی عمران بول رہا ہوں۔ چانگ سے بات کراؤ"...... عمران ... انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" وہ اپنی رہائش گاہ پر جا چکے ہیں جناب"...... دوسری طرف سے ...ا گیا۔

" ...رہائش گاہ کا نمبر دے دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف ... ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور ...ون آنے پر اس نے وہی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی
لہجے سے محسوس ہو رہا تھا کہ بولنے والا کوئی ملازم ہے۔

"مسٹر چانگ سے کہو کہ علی عمران اس سے بات کرنا
ہے" ۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ چانگ بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد دوسری
سے چانگ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"چانگ ۔ میرے ساتھی غلطی سے کیڈو کا جائزہ لینے وہاں
چلے گئے تھے لیکن وہاں ریڈ آرمی کے میجر شانگ نے انہیں بے
کر کے زنجیروں میں جکڑ دیا البتہ جب میرے ساتھیوں نے
بتایا کہ ان کا تعلق مجھ سے ہے تو اس نے مجھ سے بات کی اور
انہیں رہا کر دیا۔ میں نے اسے کہا تھا کہ وہ بے شک کرنل شو
سے بھی کنفرم کر لے لیکن اس نے میری بات پر یقین کر لیا جس
میں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں لیکن اس کا فون نمبر میرے
موجود نہیں ہے ۔ کیا تمہارے پاس ہے" ...... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ میرا اس سے براہ راست کوئی تعلق
ہے البتہ کبھی کبھار جب وہ ہاکاڈو آتا ہے تو پھر مجھ سے ملنے آ جاتا ہے
ویسے وہ انتہائی سمجھ دار آدمی ہے اور مجھے خوشی ہے کہ اس نے آپ
ساتھیوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچائی" ...... چانگ نے جواب دیا۔

"وہ کب سے کیڈو پر چیف سیکورٹی آفیسر ہے" ...... عمران

پوچھا۔

"جب سے وہاں باچانی حکومت کا سیٹ اپ قائم ہوا ہے۔ وہ
کرنل شوجن کا خاص اعتماد کا آدمی ہے اس لئے کرنل شوجن نے ہی
اس کی وہاں تعیناتی کی تھی اور وہ وہاں واقعی بہترین انداز میں کام کر
رہا ہے" ...... چانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا میجر شانگ نے اپنی فیملی کو بھی وہاں رکھا ہوا ہے" ۔ عمران
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔ اس کی فیملی ایکریمیا میں رہتی ہے کیونکہ اس کی وائف
ایکریمین ہے اور اس نے باقاعدہ حکومت باچان سے اجازت لے کر
شادی کی ہوئی ہے اور اب بھی وہ چھٹیاں گزارنے ایکریمیا جاتا
ہے" ...... چانگ نے کہا۔

"بہرحال اب تمہاری اس سے ملاقات ہو تو تم نے میری طرف
سے خصوصی طور پر اس کا شکریہ ادا کرنا ہے" ...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں کہہ دوں گا۔ کیا آپ کا یہاں کچھ عرصہ ٹھہرنے کا
ارادہ ہے" ...... چانگ نے کہا۔

"اب ہمارا مشن تو یہاں رہا نہیں اس لئے میرا اور میرے
ساتھیوں کا خیال ہے کہ اگر یہاں دو چار روز ٹھہرا جائے تو کوئی حرج
نہیں ہے" ...... عمران نے کہا۔

"ضرور عمران صاحب۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو میں ہر

وقت حاضر ہوں"...... چانگ نے کہا۔

"بہت شکریہ۔ گڈ بائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کیپٹن شکیل کے خدشات درست ہیں
میجر شانگ کا اتنے طویل عرصے تک یہاں رہنا اور پھر باچان
بجائے ایکریمیا آنا جانا یہ واقعی مشکوک مسئلہ ہے"...... عمران
رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"ابھی ایک شخص اور ہے۔ اس سے کنفرمیشن ہو سکتی ہے
عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وہ کون ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"رابرٹ کلب کا رابرٹ اور کیسانو کا نمبر ٹو"...... عمران نے
کہا۔

"لیکن میرا خیال ہے کہ کیسانو کو رابرٹ سے زیادہ معلومات
ہوں گی"...... صفدر نے کہا۔

"ضرور ہوں گی لیکن میں اسے ابھی چونکانا نہیں چاہتا ورنہ ڈولفن
کی پوری تنظیم ہمارے مقابلے پر اتر سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب رابرٹ سے جب پوچھ گچھ ہو گی تب بھی تو
اس کا علم کیسانو کو ہو جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ میں اور ٹائیگر میک اپ میں اس سے پوچھ گچھ کریں

گے اور اس کے بعد اسے لامحالہ فنش کرنا پڑے گا۔ چونکہ چانگ اور
سانو دونوں مطمئن ہو چکے ہیں اس لئے انہیں یہ شک نہ ہو گا کہ
نے رابرٹ کے ساتھ کچھ کیا ہے"...... عمران نے کہا اور سب
ھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کیسانو ڈریسنگ روم میں تھی کہ باہر موجود فون کی گھنٹی بجنے کی
آواز سنائی دی۔ اس نے ڈریسنگ روم کا دروازہ کھولا اور باہر آ گئی
اس وقت کلب جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔ کرسی پر بیٹھ کر
نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کیسانو نے کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں مادام۔ آپ کو اطلاع دینی تھی کہ
کے ساتھیوں کو بے ہوشی کے عالم میں لانچ سمیت ریڈ آرمی
ہاکاڈو پہنچایا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔ میجر شانگ کا فون آیا تھا اس نے
بے ہوش کر کے کیڈو منگوا لیا تھا لیکن وہاں انہوں نے بتایا
یہاں کا جائزہ لینے آ رہے تھے کہ انہیں بے ہوش کر دیا گیا۔
نے کرنل شوجن کا بھی حوالہ دیا اور عمران کا بھی جس پر میجر
نے مجھ سے رابطہ کیا۔ اس کا خیال تھا کہ انہیں ہلاک کر دیا

ان کو بھی لیکن میں نے اسے بتایا کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ
ہم نے بڑی مشکل سے انہیں کنفرم کیا ہے کہ ڈولفن کا کوئی
ٹ اپ کیڈو میں نہیں ہے اس لئے وہ انہیں چھوڑ دے اس طرح
زید کنفرم ہو جائیں گے جس پر میجر شانگ نے رسمی طور پر عمران
بات کی اور پھر انہیں بے ہوش کر کے واپس پہنچا دیا گیا اور
کال کر کے بتا دیا"...... کیسانو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ میں تو ریڈ آرمی کی وجہ سے پریشان ہو گیا تھا اس
لیے میں نے کال کی ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ اب وہ ہر لحاظ سے کنفرم ہو گئے ہیں اس لئے
وہ لامحالہ واپس چلے جائیں گے"...... کیسانو نے جواب دیا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور ایک بار پھر ڈریسنگ روم
طرف بڑھ گئی لیکن ابھی وہ ڈریسنگ روم میں داخل ہوئی ہی تھی
فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"اب یہ کس کا فون آ گیا ہے"...... کیسانو نے قدرے ناگوار
لہجے میں کہا اور مڑ کر واپس کمرے میں آئی اور پھر کرسی پر بیٹھ کر
نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کیسانو نے اپنی عادت کے مطابق صرف یس کہنے پر
اکتفا کیا تھا۔

"مادام میں چانگ ہاؤس سے بول رہا ہوں شوفائے"...... دوسری
طرف سے ایک مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... کیسہ
چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی عمران نے چانگ کی رہائش گاہ پر فون کیا تھا کہ
ساتھی کیڈو جا پہنچے تھے جہاں میجر شانگ نے انہیں زندہ
عمران اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے چانگ سے میجر شانگ
نمبر معلوم کر رہا تھا لیکن چانگ نے اسے بتایا کہ اس کا ر
سے نہیں ہے البتہ میجر شانگ کلب آتا رہتا ہے جس پر عمران
کہ وہ جب آئے تو اس کا شکریہ ادا کر دیا جائے"...... شوفام
کہا۔

"تو اس میں ایسی کیا بات ہے جس کی وجہ سے تم نے اس ا
کال کی ہے"...... کیسانو نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"مادام اس نے چانگ سے پوچھا ہے کہ میجر شانگ کب
کیڈو پر کام کر رہا ہے اور اس کی فیملی کہاں رہتی ہے۔ جس
نے اسے بتایا کہ جب سے کیڈو پر باچانی سیٹ اپ قائم ہو
شانگ وہاں کام کر رہا ہے اور اس کی وائف ایکریمین ہے اور
میں رہتی ہے۔ اس بات پر میں چونک پڑا تھا کیونکہ اس عمران
بات کرنے کا انداز خاصا مشکوک تھا"...... شوفامے نے کہا۔

"وہ سیکرٹ ایجنٹ ہے اور انتہائی ذہین آدمی ہے۔ ہو سکتا
ہے میجر شانگ پر اسے کوئی شک پڑا ہو لیکن بے فکر رہو وہ ا
تہہ تک نہیں پہنچ سکتا"...... کیسانو نے جواب دیا۔

اوکے مادام شکریہ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کیسانو
رسیور رکھ دیا۔

"عمران اور اس کے ساتھی جو مرضی آئے کر لیں یہ ڈولفن کے
خلاف کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے"...... کیسانو نے رسیور رکھ کر
بڑاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر وہ ایک بار پھر ڈریسنگ روم کی
طرف بڑھ گئی۔

عمران اور ٹائیگر دونوں میک اپ کی وجہ سے اس وقت
دکھائی دے رہے تھے۔ وہ دونوں رابرٹ کلب میں داخل ہوئے
پھر عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
"یس سر"...... کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے ایک پہلوان نما آدمی
عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔
"رابرٹ سے کہو کہ ایکریمیا سے وارنر آیا ہے"...... عمران
انتہائی خشک لہجے میں کہا۔
"وارنر۔ کیا مطلب"...... پہلوان نے چونک کر کہا۔
"تم شاید کبھی ایکریمیا نہیں گئے ورنہ وارنر کا نام سن کر اب
تمہارا آدھا خون خشک ہو چکا ہوتا"...... عمران نے پہلے سے
خشک لہجے میں کہا۔
"ہو گا لیکن باس رابرٹ کسی سے نہیں ملتے"...... پہلوان

منہ بناتے ہوئے کہا۔
"سوچ لو۔ یہ رابرٹ کلب دوسرے لمحے راکھ کے ڈھیر میں تبدیل
ہو سکتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تم۔ تم یہاں رابرٹ کلب میں کھڑے ہو کر دھمکی دے رہے
ہو۔ تمہاری یہ جرأت"...... پہلوان نما آدمی اس بار واقعی ہتھے سے
اکھڑ گیا تھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی غیظ و غضب کے تاثرات
ابھر آئے تھے۔
"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ رابرٹ تک میرا نام پہنچا دو ورنہ شاید
پھر اسے بھی سمجھانے کا موقع نہ ملے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے
میں کہا۔
"جاؤ۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔ تم جیسے اچکے بہت آتے ہیں یہاں۔
جاؤ اور جا کر خوشی مناؤ کہ تم زندہ یہاں سے جانے میں کامیاب ہو
گئے ہو"...... پہلوان نما آدمی نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔
"اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں بتانا ہی پڑے گا کہ وارنر
کون ہے"...... عمران نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے کاؤنٹر
کے پیچھے کھڑے ہوئے اس پہلوان نما آدمی کے گال پر اس قدر زوردار
تھپڑ پڑا کہ ہال تھپڑ اور پہلوان کے منہ سے نکلنے والی آواز سے گونج اٹھا
اور وہ پہلوان نما آدمی خاصا لحیم شحیم جسم کا مالک ہونے کے باوجود
اچھل کر سائیڈ پر موجود شراب کی بوتلوں کے کریٹ سے ایک

دھماکے سے ٹکرایا اور پھر بوتلیں ٹوٹنے کی آوازیں ابھرنے لگیں
میں یکلخت خاموشی سی طاری ہو گئی۔ وہ پہلوان نما آدمی ایک
سے سیدھا ہوا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر تیزی سے
طرف بڑھا اور دوسرے لمحے وہ لحیم شحیم آدمی کسی کھلونے کی
کاؤنٹر سے گھسٹتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے فرش پر آ گرا۔

"اب بتاؤ کہ وارنر کون ہے"...... عمران نے چیختے ہوئے
اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت بجلی کی سی تیزی سے جھکا اور دا
لمحے وہ پہلوان نما آدمی اس کے دونوں ہاتھوں پر ایک لمحے کے
اٹھتا ہوا نظر آیا لیکن پلک جھپکنے میں وہ ایک خوفناک دھماکے
ایک بار پھر فرش پر جا گرا اور اس کے حلق سے اس قدر کربناک
نکلی جیسے اس کی روح کو کسی نے جبراً کانٹوں پر گھسیٹنا شروع کر
ہو اور پھر اس سے پہلے کہ دھماکے کی آواز ختم ہوتی ہال مشین
کی تیز فائرنگ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ یہ فائرنگ ٹائیگر
طرف سے کی گئی تھی اور ہال کی ایک سائیڈ پر موجود چار مشین
بردار آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے تھے۔ ظاہر ہے انہوں نے کاؤنٹر
کی یہ درگت بنتی دیکھ کر مشین گنوں کا رخ عمران کی طرف کر
کی کوشش کی ہو گی۔ فائرنگ کے ساتھ ہی ہال میں یکلخت بھگدڑ
مچ گئی اور وہاں پر موجود لوگ اس طرح اٹھ کر بھاگنے لگے جیسے
کتے ان کا پیچھا کر رہے ہوں جبکہ عمران اور ٹائیگر اسی طرح
بھرے انداز میں کاؤنٹر کے قریب کھڑے ہوئے تھے اور کاؤنٹر

بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ اس کا سانس تو چل رہا تھا لیکن
ہوش میں نہ تھا جبکہ مشین گن بردار ساکت ہو چکے تھے۔
لمحے سائیڈ راہداری سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں
لگیں۔ قدموں کی آوازوں سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ
والوں کی تعداد دو ہے اور ان کے قدموں سے نکلنے والی دھمک
بھی صاف معلوم ہو رہا تھا کہ آنے والے خاصے لحیم شحیم اور
بھاری جسم کے آدمی ہیں۔

عقب کا خیال رکھنا"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا اور پھر تیزی
وہ اس راہداری کی طرف آ گیا۔ دوسرے لمحے بھاگ کر آنے والے
سامنے آ گئے۔ عمران کاؤنٹر پر کہنی ٹیکے بڑے اطمینان بھرے انداز میں
انہیں دیکھ رہا تھا۔ آنے والے راہداری سے نکل کر یکلخت اس
طرح رک گئے جیسے چابی بھرے کھلونے چابی ختم ہوتے ہی رک
جاتے ہیں۔ عمران ان دونوں کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ
دونوں ایکریمی تھے لیکن ان کے ورزشی اور ٹھوس جسم بتا رہے تھے
یہ دونوں لڑائی بھڑائی کے فن میں خاصے طاق ہوں گے۔ ان کے
چہروں پر سختی اور درشتی کے تاثرات نمایاں تھے۔ دونوں نے ہاف
آستین کی رنگدار شرٹیں اور جینز کی تنگ پتلونیں پہنی ہوئی تھیں۔ وہ
اس طرح حیرت بھری نظروں سے ہال کو دیکھ رہے تھے جیسے انہیں
اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"یہ سب کیا ہے۔ کیا مطلب۔ ہے۔ یہ جی۔ اسے کیا ہوا ہے"

یہ محافظ ۔ یہ سب کیا ہے"...... ان میں سے ایک نے اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے وہ کچھ بولنا نہ چاہتا ہو لیکن حیرت کی شدت سے الفاظ خود بخود پھسل پھسل کر اس کی زبان سے باہر نکلتے چلے آرہے ہوں۔

"اگر اس کاؤنٹر مین کا نام جمی ہے تو یہ ابھی زندہ ہے حالانکہ اس نے وارنر کی توہین کی تھی اور وارنر کی توہین کرنے والے دوسرا سانس نہیں لے سکتے لیکن رابرٹ کی وجہ سے میں نے اسے زندہ چھوڑ دیا ہے جبکہ وہ لوگ جنہیں تم محافظ کہہ رہے ہو یہ البتہ ہلاک ہو چکے ہیں کیونکہ انہوں نے وارنر کی طرف مشین گنوں کا رخ کرنے کی حماقت کی تھی"...... عمران نے بڑے سرد اور ٹھنڈے لہجے میں کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہروں پر موجود حیرت کی جھلکیاں مزید بڑھ گئی تھیں۔

"وا۔ وارنر۔ کون وارنر"...... اسی آدمی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام وارنر ہے۔ تم دونوں ایکریمی ہو اس لئے تم یقیناً وارنر کے بارے میں جانتے ہو گے اور اگر نہیں جانتے تو پھر یہ تمہاری بدقسمتی ہے اور میں یہاں صرف رابرٹ سے ملنے آیا تھا لیکن اس جمی نے میری توہین کر دی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ وارنر کی توہین۔ اوہ۔ اوہ۔ آئی سی۔ اوہ پھر تو جو کچھ ہوا ہے وہ بے حد کم ہے۔ آئی ایم سوری۔ میرا نام مائکی ہے اور یہ میرا ساتھی ہے رانکی۔ ہم دونوں وارنر کے بارے میں

جانتے ہیں۔ آیئے میرے ساتھ ۔ آیئے پلیز"...... اس آدمی نے جس نے اپنا نام مائکی بتایا تھا بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر وہ اپنے ساتھی کی طرف مڑ گیا۔

"رانکی تم یہاں لاشیں سنبھالو میں وارنر اور اس کے ساتھی کو باس کے پاس لے جا رہا ہوں"...... مائکی نے کہا اور رانکی نے بغیر زبان ہلائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آیئے جناب"...... مائکی نے ایک بار پھر مڑ کر عمران اور ٹائیگر سے کہا اور تیزی سے اسی راہداری کی طرف مڑ گیا۔ راہداری سے وہ دونوں ایک لفٹ کے ذریعے گہرائی میں گئے اور پھر مختلف راہداریوں سے گزرتے ہوئے وہ ایک بند دروازے پر پہنچ گئے جس کے باہر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ دروازے کی سائیڈ میں ایک فون پیس ہک کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ مائکی نے فون پیس اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"مائکی بول رہا ہوں باس۔ ایکریمیا کے جناب وارنر اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ آپ سے ملاقات کے لئے آئے ہیں۔ وارنر سنڈیکیٹ کے چیف جناب وارنر صاحب"...... مائکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ دوسری طرف سے آنے والی آواز سنتا رہا۔

"یس باس۔ میں انہیں ذاتی طور پر جانتا ہوں"...... مائکی نے کہا اور پھر دوسری طرف سے آنے والی آواز سننے لگا۔ چونکہ اس نے رسیور کان سے چپکایا ہوا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران

اور ٹائیگر تک نہ پہنچ رہی تھی۔
"یس باس"...... مانکی نے کہا اور رسیور واپس ہک سے لٹکا د
چند لمحوں بعد سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی درو
میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا۔
"تشریف لے جائیے جناب"...... مانکی نے مؤدبانہ انداز
ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔
"شکریہ۔ ہم تمہیں یاد رکھیں گے۔ ایکریمیا آؤ تو مجھ سے
ملنا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو مانکی بے اختیار رکو
کے بل جھک گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات
آئے تھے اور عمران مسکراتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ ٹائیگر اس
پیچھے تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا لیکن سامنے ایک اور دروازہ نظر
تھا۔ دروازے کے قریب گول کاؤنٹر پر ایک خوبصورت لڑکی
ہوئی تھی۔ عمران اور ٹائیگر جیسے ہی اندر داخل ہوئے وہ لڑکی
کھڑی ہوئی۔
"تشریف لے جائیے جناب باس اندر موجود ہیں"...... اس
نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر
کوئی بٹن دبایا تو دروازہ میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا۔
"تھینک یو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ہوا
داخل ہو گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے آخر میں
اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران جب اس دروازے میں ا

ہوا تو وہ اسی آفس میں پہنچ گیا جہاں وہ پہلے رابرٹ اور کیسانو کے
ساتھ ملاقات کر چکا تھا۔ گو اس وقت وہ دوسرے راستے سے اس
ے میں لائے گئے تھے لیکن بہرحال کمرہ یہی تھا اور رابرٹ میز کے
پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی تیز نظریں عمران اور اس کے پیچھے آنے
ٹائیگر پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ
نظروں ہی نظروں میں عمران اور ٹائیگر دونوں کی اصلیت کو جانچ لینے
صلاحیت رکھتا ہو۔
میرا نام وارنر ہے اور یہ میرا ساتھی ہے راک مین"...... عمران
نے میز کی طرف بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔
میرا نام رابرٹ ہے۔ میں نے آپ کے بارے میں تو بہت کچھ
ہوا ہے لیکن مجھے یہ اندازہ نہ تھا کہ آپ نوجوان ہوں گے"۔
ٹ نے اٹھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی
نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔
آپ کی بھی میں نے یہاں بہت تعریفیں سنی ہیں"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مصافحہ کر کے وہ میز کی دوسری طرف
ی ہوئی صوفہ نما کرسی پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر نے بھی رابرٹ سے
مصافحہ کیا اور پھر وہ بھی عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔
فرمائیے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... رابرٹ نے واپس
بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔
میں نے کیڈو جزیرے پر تعینات میجر شانگ سے بات کرنی ہے

اور مجھے معلوم ہے کہ آپ کا اس سے رابطہ رہتا ہے کیونکہ آپ ڈولفن کے عملی طور پر انچارج ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہ کہا تو رابرٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"میجر شانگ۔ کیڈو جزیرہ۔ لیکن میرا اس سے کیا تعلق۔ وہ تو باچانی فوج کے قبضے میں ہے"...... رابرٹ نے قدرے بوکھلا ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس کے انداز سے ہی عمران سمجھ گیا رابرٹ جو کچھ کہہ رہا ہے غلط ہے۔

"مسٹر رابرٹ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ میں وارنر ہوں ایکریمیا میں وارنر سنڈیکیٹ کا نام پوری دنیا کے لئے دہشت کا نشا ہے۔ آپ کی جعلی کرنسی بنانے والی تنظیم ڈولفن کے بڑوں بارے میں، میں اچھی طرح جانتا ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے بظاہر اس کیڈو جزیرے پر واقعی باچانی فوج کا قبضہ ہے لیکن وہار شانگ ڈولفن کا خاص آدمی ہے اور مجھے بہرحال میجر شانگ ڈولفن کے بارے میں کچھ نہیں کہنا۔ میرا پرابلم ریڈ آرمی کے چیف کرنل شوجن کے سلسلے میں ہے اور میجر شانگ کرنل شوجن کا خاص آدمی ہے اور میجر شانگ میرے بارے میں اچھی طرح جانتا ہے اس لئے آپ صرف میری اس سے بات کرا دیں بس"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جناب آپ کو جس نے بھی بتایا ہے غلط بتایا ہے۔ میرا اس کوئی تعلق نہیں ہے"...... رابرٹ نے اس بار کافی سنبھلے ہوئے

یاھو مسٹر رابرٹ۔ مجھے معلوم ہے کہ یہاں آپ کی چیف مادام ہے لیکن عملی طور پر سارا کام آپ کرتے ہیں اس لئے میں آپ پاس آیا ہوں۔ آپ پلیز کسی قسم کا کوئی وہم نہ کریں میرا کام لفن سے ہٹ کر ہے"...... عمران نے زور دیتے ہوئے کہا۔

ائی ایم سوری جناب۔ آپ کا کام نہیں ہو سکتا اور آپ اب جا یں"...... رابرٹ نے اس بار انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

اوکے پھر مجھے مادام کیسانو سے ملنا پڑے گا۔ بہرحال آپ کا بے شکریہ"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا تو رابرٹ نے جس نے آخری بات کرتے ے اپنے دونوں ہاتھ میز کے کنارے پر رکھ لئے تھے بے اختیار طویل سانس لیا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کے چہرے پر ان کے تاثرات تھے۔

میں درست کہہ رہا ہوں جناب۔ میرا واقعی اس سے کوئی تعلق ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اپنا ہاتھ رح بڑھایا جیسے مصافحہ کرنا چاہتا ہو اور رابرٹ کا ہاتھ بھی آگے نے بڑھا لیکن دوسرے لمحے عمران کے ہاتھ نے بجلی کی سی تیزی حرکت کی اور رابرٹ گھٹے گھٹے انداز میں چیختا ہوا میز سے گھسٹتا سامنے قالین پر ایک دھماکے سے جا گرا جبکہ ٹائیگر بجلی کی سی

تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
" باہر لڑکی کو ہاف آف کر دو"...... عمران نے کہا اور
ساتھ ہی اس نے اٹھتے ہوئے رابرٹ کی گردن پر پیر رکھا اور
موڑ دیا۔ رابرٹ کا اٹھتا ہوا جسم ایک دھماکے سے نیچے گرا اور
کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ بری
گیا تھا اور پھر اس کی ٹانگیں تیزی سے پھڑکنے لگیں تو عمران نے
کی سی تیزی سے پیر ہٹا لیا اور اس کے ساتھ ہی رابرٹ کا بگڑا ہوا
تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا لیکن اس کا سانس ابھی تک
تھا۔ عمران نے ایک نظر اسے غور سے دیکھا اور پھر اس میز کی
بڑھ گیا جس کے پیچھے رابرٹ بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے میز کی درا
کھول کھول کر دیکھنا شروع کر دیا اور پھر آخری دراز میں موجود
کی ایک مخصوص برانڈ کی بوتل دیکھ کر اس نے جلدی سے
اٹھائی اور اس کا ڈھکن کھول کر وہ واپس قالین پر پڑے ہوئے
کی طرف بڑھ گیا۔ رابرٹ کا چہرہ تو نارمل ہو گیا تھا لیکن اس کا سا
پہلے سے زیادہ اکھڑا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ عمران نے جھک کر بو
اس کے منہ سے لگا دی تو رابرٹ نے اس طرح شراب پینا شروع
دی جیسے پیاسے اونٹ پانی پیتے ہیں اور چند لمحوں بعد چھوٹی سی بو
ختم ہو گئی تو عمران نے بوتل ہٹا کر ایک طرف پھینک دی۔
رابرٹ کا سانس نارمل ہو گیا تھا اور اس کے زرد پڑے ہوئے چہرہ
...نی سی جھلکیاں نمودار ہونے لگ گئی تھیں۔

ے اٹھا کر صوفے پر بٹھا دو اور اس کا کوٹ اس کے عقب میں
دو"...... عمران نے دروازے میں سے اندر داخل ہوتے
ٹائیگر سے کہا۔
کیا ہوا ہے اسے باس۔ آپ کو اسے شراب پلانی پڑی ہے"۔
ئیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
یہ ہارٹ کی ایک مخصوص بیماری کا مریض ہے۔ اگر اسے یہ
راب نہ پلاتا تو یہ مرجاتا"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات
ہیں سر ہلا دیا اور پھر اس رابرٹ کو اٹھا کر صوفے کی کرسی پر ڈال کر
اس نے اس کا کوٹ اس کے عقب میں جا کر کافی نیچے کر دیا۔ رابرٹ
ل آنکھیں کھل گئی تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ اس دوران ذہنی طور پر
ماف ہو گیا تھا کیونکہ آنکھیں کھلتے ہی وہ اس طرح چونک کر اچھلا
اسے معلوم ہی نہ ہو کہ اس دوران اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔
تم قبر کے اندر پہنچ گئے تھے رابرٹ۔ اگر تمہاری میز کی دراز میں
ے فیدر کی بوتل نہ مل جاتی تو اب تک تم لاش میں تبدیل ہو
ہے ہوتے"...... عمران نے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔۔ تم نے مجھے کھینچ کر نیچے پھینکا تھا پھر
نے میرا گلا دبا دیا اور مجھے معلوم نہیں کہ کیا ہوا ہے"۔ رابرٹ
کندھے اچکا کر کوٹ ایڈجسٹ کرنے کی ناکام کوشش کرتے
ے کہا۔
اگر تم ہارٹ کی مخصوص بیماری کے مریض نہ ہوتے تو اب

تک تم وہ سب کچھ بتا چکے ہوتے جو تم مجھ سے چھپانے کی کو
رہے ہو لیکن میں نے تمہیں زندگی بچانے کا یہ آخری چانس
اس لئے اب یہ بتا دو کہ ڈولفن کا پریس سیکشن کیڈو کے
میں ہے اور میجر شانگ اسے کس طرح ریڈ آرمی کے
فوجیوں سے اوجھل رکھتا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں
رابرٹ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن کوٹ نیچے ہونے
سے وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور دوبارہ دھم سے صوفے
گیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے
اس کی آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔

"کیا۔ کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ کون ہو تم"...... رابر
بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"اب بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ میرا نام علی عمرا
اور میری تم سے اور کیسانو سے یہاں ملاقات ہو چکی ہے اور
بات کا بھی اعتراف ہے کہ تم نے اور کیسانو نے واقعی مجھے
دیا تھا کہ کیڈو پر ڈولفن کا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے اور پھر
وجہ سے اور سب سے آخر میں کرنل شوجن اور میجر شانگ کی
تمی طور پر میں اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ
ہے لیکن میرے ایک ساتھی نے اس یقین میں اپنے دلائل
دراڑیں ڈال دیں اور پھر تم نے اب تک جو کچھ کہا ہے اور جو
ظاہر کیا ہے اس سے میرا شک یقین میں بدل گیا ہے اور ا

ں نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ڈولفن کا پریس سیکشن واقعی کیڈو میں ہے
ور میجر شانگ نے بڑی کامیابی سے اس پر پردہ ڈالا ہوا ہے حتیٰ کہ
رنل شوجن کو بھی اس کا علم نہیں ہو سکا"...... عمران نے انتہائی
لہجے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو رابرٹ کا چہرہ حیرت
ی شدت سے اس بار بالکل ویسے ہی بگڑ گیا جیسے گردن پر پیر کا دباؤ
سے بگڑا تھا۔

تم۔ تم عمران ہو۔ پاکیشیائی ایجنٹ۔ اوہ۔ اوہ۔ مگر"۔ رابرٹ
ہکلاتے ہوئے کہا۔

ہاں میں وہی ہوں اس لئے اب تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں
تم کیڈو کے بارے میں سچ سچ بتا دو ورنہ پھر تمہارے بعد کیسانو کا
نمبر آ جائے گا۔ بہرحال اب مجھے معلوم تو کرنا ہی ہے"...... عمران
نے سرد لہجے میں کہا۔

تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے عمران۔ ڈولفن کا اب کسی طرح کا
اوئی تعلق کیڈو سے نہیں ہے"...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے

اوکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ
ی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ
رابرٹ کچھ کہتا عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور رابرٹ کے
حلق سے کربناک چیخ نکل گئی۔ اس کا ایک نتھنا کٹ چکا تھا اور پھر
ابھی اس کی چیخ کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران کا بازو دوسری

بار گھوما اور اس بار دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا۔ عمران نے اطمینان
خنجر کو سائیڈ پر رکھ دیا۔ رابرٹ مسلسل چیخ رہا تھا۔
"اس تشدد کا اثر تمہارے ہارٹ پر نہیں بلکہ تمہارے ذہن
اس لئے اب تم خود ہی سب کچھ بتا دو گے"...... عمران نے سرد
میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ رابرٹ کچھ کہتا عمران نے مڑی
انگلی کا ہک رابرٹ کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دیا اور
ایک بار پھر رابرٹ کی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔
"بتاؤ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے
ہی اس نے دوسری ضرب لگا دی اور اس کے ساتھ ہی رابرٹ کا
بری طرح کانپنے لگ گیا۔ اس کا نہ صرف چہرہ بلکہ پورا جسم پسینے
بھیگ گیا تھا۔ آنکھیں پھٹ گئی تھیں اور چہرہ تکلیف کی شدت
مسخ ہو گیا تھا لیکن اس کا سانس نارمل ہی تھا۔
"اب تمہارا لاشعور خود بخود سب کچھ بتا دے گا لیکن اس کے
تم ہمیشہ کے لئے ذہنی طور پر ماؤف ہو جاؤ گے"...... عمران
انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے تیسری
لگانے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔
"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ انتہائی ہولناک عذاب ہے۔ رک
میں بتا دیتا ہوں لیکن وعدہ کرو کہ تم مجھے نہ صرف زندہ چھوڑ دو
بلکہ مادام کیسانو کو بھی کچھ نہ بتاؤ گے"...... رابرٹ نے
کربناک لہجے میں کہا۔

"سب کچھ بتا دو۔ سب کچھ اور سنو کوئی وعدہ نہیں ہے۔ اب
وعدے وعید کی حد ختم ہو چکی ہے یہ اور بات ہے کہ مجھے تمہاری
جان لینے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو"...... عمران نے انتہائی سرد
لہجے میں کہا۔
"سنو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ ڈولفن کا پریس سیکشن واقعی کیڈو
میں نہیں ہے بلکہ ایک ایسے جزیرے میں ہے جو کیڈو سے شمال
مشرق کی طرف تین میل کے فاصلے پر ہے۔ اس جزیرے کا نقشے میں
کوئی نام نہیں ہے کیونکہ یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ اسے عام طور پر ٹاپو
کہا جاتا ہے۔ اب ڈولفن نے اس کا کوڈ نام واگ رکھا ہوا ہے۔ واگ
جزیرے کی بیرونی سطح پر کچھ نہیں ہے لیکن نیچے خفیہ تہہ خانے ہیں
جہاں جزیرہ ڈولفن کا پریس سیکشن ہے اور وہاں جعلی کرنسی شائع
ہوتی ہے"...... رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"کیا ریڈ آرمی بھی ڈولفن کے ساتھ شامل ہے"...... عمران نے
بناتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ میجر شانگ اور کرنل شوجن دونوں ڈولفن کے بڑوں میں
شامل ہیں اور باقاعدہ حصہ لیتے ہیں۔ ریڈ آرمی کے ایک پورے
گروپ کو انہوں نے اس کام پر لگایا ہوا ہے اور انہیں ریڈ آرمی کی
طرف سے دی گئی تنخواہوں کے علاوہ بڑی بڑی رقمیں دی جاتی ہیں
اس طرح یہ سب کچھ سرکاری سرپرستی میں ہوتا ہے اور انتہائی محفوظ
طریقے سے ہوتا ہے"...... رابرٹ نے جواب دیا۔

"لیکن وہاں پریس مشینری نصب کی گئی ہو گی اور سیاہی، کاغذ اور
دوسرا چھپائی کا سامان آتا جاتا رہتا ہو گا۔ یہ سب کچھ کس طرح چھپا رہ
سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ سب کچھ ریڈ آرمی کی مخصوص آبدوزوں کے ذریعے ہوتا ہے
اور ان سب کا انچارج میجر شانگ ہے۔ اس نے کرنل شوجن کے
ساتھ مل کر وہاں ایسے سخت حفاظتی انتظامات کئے ہوئے ہیں کہ وہاں
پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا۔ تمہارے ساتھی وہاں گئے تو میجر شانگ
نے انہیں پکڑ لیا۔ وہ انہیں ہلاک کرنا چاہتا تھا لیکن تمہارے
ساتھیوں نے کرنل شوجن کا حوالہ دیا تو اس نے کنفرمیشن کی۔ مادام
کیسانو نے اسے بتایا کہ اس نے ہیڈ کوارٹر کی ہدایت کے مطابق
تمہیں یقین دلا دیا ہے کہ کیڈو میں کچھ نہیں ہو رہا اس لئے وہ بھی
انہیں چھوڑ دے جس پر اس نے تمہارے ساتھیوں کو نہ صرف چھوڑ
دیا بلکہ یہاں ہاکاڈو پہنچا دیا اور ہم مکمل طور پر مطمئن ہو گئے تھے
ہم نے تمہیں ڈاج دے دیا ہے لیکن پھر نجانے تم کیوں مشکوک
گئے ہو"...... رابرٹ نے کہا۔

"تم واگ جزیرے پر گئے ہو کبھی"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ البتہ مادام کیسانو وہاں جاتی رہتی ہے"...... رابرٹ
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا رابطہ میجر شانگ سے کس طرح ہوتا ہے"......
نے پوچھا۔

"میرا اس سے براہ راست کوئی رابطہ نہیں ہے۔ مادام کیسانو کا
اس سے رابطہ ہے کسی سپیشل ٹرانسمیٹر کے ذریعے"...... رابرٹ نے
جواب دیا۔

"کیسانو کہاں رہتی ہے"...... عمران نے پوچھا تو رابرٹ نے پتہ
بتا دیا۔

"او کے۔ تم نے چونکہ مکمل تعاون کیا ہے اس لئے اب یہ تمہارا
حق ہے کہ تمہیں آسان موت مارا جائے"...... عمران نے کہا اور پھر
اس سے پہلے کہ رابرٹ کوئی بات کرتا عمران نے پاس پڑا ہوا خنجر
اٹھایا اور پلک جھپکنے میں خنجر رابرٹ کے سینے میں اتار دیا۔ رابرٹ
کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کا جسم پہلو کے بل پہلے صوفے پر گرا اور
پھر پلٹ کر وہ نیچے قالین پر آ گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو
گیا تو عمران نے اس کے جسم کو سیدھا کیا۔ اس کے دل میں پیوست
خنجر نکالا اور اسے رابرٹ کے لباس سے صاف کر کے اس نے اسے
واپس اپنے کوٹ کی مخصوص جیب میں ڈالا اور تیزی سے چلتا ہوا
دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں ٹائیگر موجود تھا۔

مادام کیسانو کلب میں اپنی پسندیدہ میز پر بیٹھی شراب پینے
مصروف تھی کہ اچانک ایک باوردی ویٹر تیزی سے اس کے
آیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کارڈلیس فون پیس بڑے مؤدبانہ
میں مادام کیسانو کے سامنے رکھا اور بغیر کچھ کہے واپس چلا گیا۔
کیسانو فون کو دیکھ کر چونک پڑی کیونکہ اس کے کونے میں
بجھتا ہوا چھوٹا سا بلب کال آنے کا کاشن دے رہا تھا اور ظاہر ہے
کال مادام کیسانو کے لئے تھی اس لئے ویٹر فون اسے دے گیا تھا
مادام کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات پھیلتے چلے گئے کیونکہ وہ
میں کسی قسم کی مداخلت پسند نہ کیا کرتی تھی لیکن ظاہر ہے
تو اسے سننی ہی تھی۔ اس نے فون پیس اٹھایا۔ اس کو آن کیا او
اسے کان سے لگا لیا۔

"یس"...... مادام نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

جوکی بول رہا ہوں مادام رابرٹ کلب سے"...... دوسری طرف
ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی تو مادام کیسانو بے اختیار چونک
یونکہ جوکی کو وہ جانتی تھی کہ وہ رابرٹ کا نمبر ٹو ہے لیکن آج
پہلے اس نے کبھی اسے کال نہ کی تھی۔

کیا ہوا۔ تم کیوں کال کر رہے ہو۔ رابرٹ کہاں ہے"۔ مادام
کیسانو نے سخت لہجے میں کہا۔

باس رابرٹ کو ہلاک کر دیا گیا ہے مادام"...... دوسری طرف
سے جوکی نے کہا تو کیسانو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں
والی خوفناک دھماکہ ہوا ہو۔

کیا کہہ رہے ہو۔ نانسنس۔ کیا تم نشے میں ہو"...... کیسانو
اس بار قدرے اونچے لہجے میں کہا کہ ساتھ والی میزوں پر بیٹھے
ے افراد چونک کر کیسانو کی طرف دیکھنے لگے۔

میں درست کہہ رہا ہوں مادام اور اسی لئے آپ کو کلب میں کال
نے کی جرأت کی ہے"...... جوکی نے جواب دیا۔

کس نے ایسا کیا ہے اور کیوں کیا ہے"...... کیسانو نے انتہائی
یت بھرے لہجے میں کہا۔

دو ایکریمی کلب میں آئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ایکریمیا کے
سنڈیکیٹ سے تعلق رکھتے ہیں اور پھر ایک اپنا نام وارنر بتا رہا
وہ باس رابرٹ سے ملنا چاہتے تھے لیکن کاؤنٹر پر موجود جمی نے
کر دیا تو انہوں نے انتہائی حیرت انگیز طور پر جمی کو بے ہوش کر

دیا اور کلب میں موجود محافظوں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر
پر سپیشل گارڈز مائکی اور رانکی وہاں پہنچے اور پھر وہ انہیں ساتھ
رابرٹ کے آفس گئے پھر پتہ چلا کہ وہ دونوں ایکریمی کافی
رابرٹ کے آفس میں لگا کر واپس چلے گئے ہیں اس کے بعد
باس رابرٹ کی سیکرٹری بے ہوش پڑی ہوئی ہے جبکہ باس
کی لاش ان کے آفس میں قالین پر پڑی ہوئی ملی۔ ان کا کوٹ
عقب میں نیچے کیا گیا تھا۔ ان کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے تھے
کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔ ان کے دل میں خنجر
انہیں ہلاک کیا گیا ہے"...... جوکی نے تفصیل بتاتے ہوئے
کیسانو بے اختیار چونک پڑی۔

"ان دونوں ایکریمیوں کا قدوقامت کیسا تھا"...... کیسا
پوچھا۔

"اس کی تفصیل تو معلوم کرنی پڑے گی"...... جوکی نے جو
دیا۔

"ٹھیک ہے میں سپیشل پوائنٹ پر جا رہی ہوں تم وہاں فون
کے مجھے تفصیل بتاؤ گے"...... کیسانو نے کہا اور فون آف کر
اس نے میز پر رکھا اور اٹھ کر تیزی سے چلتی ہوئی بیرونی دروازے
طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ایک
کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں اس نے اپنے لئے
خفیہ اڈا بنایا ہوا تھا۔ اسے وہ سپیشل پوائنٹ کہا کرتی تھی۔ وہ

رہائش گاہ پر جانے کی بجائے سپیشل پوائنٹ پر اس لئے آئی تھی کہ
جوکی کی بتائی ہوئی تفصیل سنتے ہی اس کے ذہن میں فوراً ہی عمران
اور پاکیشیا سیکرٹ سروس گھوم گئی تھی۔ نتھنے کاٹنے والا عمل اس نے
عمران کے بارے میں ایک فائل میں پڑھا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس
نے جوکی سے ان ایکریمیوں کے حلیوں کی بجائے قدوقامت کے
بارے میں پوچھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹی سی کوٹھی کے
گیٹ پر پہنچ گئی۔ اس نے کار روکی اور مخصوص انداز میں تین بار
ہارن بجایا تو چند لمحوں بعد کوٹھی کا پھاٹک کھل گیا اور کیسانو کار اندر
لے گئی۔ برآمدے میں چار مسلح افراد موجود تھے۔ کیسانو کے کار سے
اترتے ہی ان چاروں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا لیکن
کیسانو صرف سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک
تہہ خانے میں بنے ہوئے اپنے خاص آفس میں موجود تھی۔ اس نے
رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ جیگر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیسانو بول رہی ہوں جیگر"...... کیسانو نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ حکم کیجئے"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی
مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"تمہیں رابرٹ کے بارے میں اطلاع ملی ہے"...... کیسانو نے
کہا۔

"یس مادام۔ ابھی چند لمحے پہلے اطلاع ملی ہے لیکن یہ ایکریمی کور ہو سکتے ہیں اور انہوں نے کیوں ایسا کیا ہے"...... جیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا اندازہ ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارروائی ہے۔ انہیں یقیناً کہیں سے یہ کلیو ملا ہو گا کہ رابرٹ اصلیت جانتا ہے اس لئے وہ اس پر چڑھ دوڑے اور پھر لامحالہ انہوں نے رابرٹ سے اصلیت معلوم کر لی ہو گی اور اگر واقعی ایسا ہوا ہے تو پھر سمجھو کہ اب تک کا ہمارا سارا پلان یکسر ناکام ہو گیا ہے اور اب ہمیں کھل کر ان لوگوں کے مقابلے پر آنا ہو گا"...... کیسانو نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ کا اندازہ درست ہو سکتا ہے پھر میرے لئے کیا حکم ہے مادام"...... جیگر نے کہا۔

"ابھی واقعی یہ میرا اندازہ ہے لیکن میں اسے جلد ہی کنفرم کر لوں گی اور اگر یہ اندازہ درست ثابت ہوا تو پھر ہمیں پوری قوت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل کھل کر آنا پڑے گا"۔ کیسانو نے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم۔ ویسے اگر آپ اجازت دیں تو ہم فوری ان کے خلاف ایکشن شروع کر دیں"...... جیگر نے کہا۔

"نہیں۔ تم یہ معلوم کرو کہ عمران اور اس کے ساتھی کیا کر رہے ہیں اور ان کی مصروفیات کیا ہیں اور ان کے آئندہ کے لئے قیام کے بارے میں بھی معلوم کرو۔ میں اس وقت تک سپیشل پوائنٹ

ہوں گی جب تک یہ معاملہ کسی کروٹ بیٹھ نہیں جاتا کیونکہ اگر نعی عمران نے رابرٹ سے اصل حقائق معلوم کر لئے ہیں تو پھر وہ حالہ میجر شانگ کو کسی بھی انداز میں کور کرنے کی کوشش ے گا اور میجر شانگ سے رابطہ میرے علاوہ اور کسی کا نہیں ہے ں لئے میں اپنی رہائش گاہ پر جانے کی بجائے یہاں آ گئی ہوں۔ تم ی رہائش گاہ کی بھی نگرانی کراؤ اس طرح صحیح حالات سامنے آ ائیں گے"...... کیسانو نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام کیسانو نے ا کہہ کر رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کیسانو نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کیسانو نے کہا۔

"جوکی بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے جوکی کی ؤبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ ان ایکریمیوں کے قدوقامت معلوم ہوئے ہیں"۔ کیسانو نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر جوکی نے ایک ایک کر کے دونوں کے قدوقامت کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے۔ اب میں چیک کرا لوں گی اور سنو اب رابرٹ ب کے انچارج تم ہو گے اور رابرٹ کی جگہ تم میرے نمبر ٹو ہو ے"۔ کیسانو نے کہا۔

"آپ کی نوازش ہے مادام" ...... دوسری طرف سے
میں کہا گیا اور کیسانو نے رسیور رکھ دیا۔ جو کی نے جو
تھی ان میں سے ایک آدمی کا قدوقامت عمران سے ملتا
بہرحال کنفرمیشن ضروری تھی۔ اچانک اسے ایک خیال آیا
نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک خصوصی
ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اسے میز پر رکھ کر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ
شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ کیسانو کالنگ۔ اوور" ...... کیسانو نے
دیتے ہوئے کہا۔

"یس میجر شانگ اٹنڈنگ یو۔ اوور" ...... چند لمحوں
شانگ کی آواز سنائی دی۔

"میجر شانگ یہاں میرے اسسٹنٹ رابرٹ کو ہلاک کر
ہے اور اسے ہلاک کرنے سے پہلے اس پر انتہائی خوفناک تشدد
ہے اور جن لوگوں نے ایسا کیا ہے ان کے قدوقامت کی جو
سامنے آئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کام پاکیشیائی
ایجنٹوں کا ہے۔ رابرٹ کو بہرحال واگ کے بارے میں
تفصیل معلوم تھی اس لئے اگر یہ کام واقعی پاکیشیائی ایجنٹوں
تو پھر یقیناً انہوں نے واگ کے بارے میں رابرٹ سے تفصیل
کر لی ہو گی اور اب ان کا ٹارگٹ واگ ہی ہو گا اس لئے تم
سے ہوشیار رہنا۔ اوور" ...... کیسانو نے تفصیل سے بات

ہوئے کہا۔

"لیکن انہیں شک کیسے پڑا۔ آپ کے بقول وہ تو پوری طرح
مطمئن ہو چکے تھے۔ اوور" ...... میجر شانگ نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی تھا لیکن یہ لوگ انتہائی خطرناک حد تک
تیز اور ذہین ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں کوئی کلیو مل گیا ہو۔ بہرحال
ابھی تک یہ سب اندازے ہی ہیں لیکن تم نے بہرحال ہوشیار رہنا
ہے۔ اوور" ...... کیسانو نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ یہ چند پاکیشیائی ایجنٹ تو کیا اگر
پاکیشیا کی پوری فوج بھی آئے گی تو موت ان کا مقدر ہو گی۔
اوور" ...... میجر شانگ نے کہا۔

"اوکے اوور اینڈ آل" ...... کیسانو نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا
اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ...... کیسانو نے کہا۔ ماخت کا

"جنگیر بول رہا ہوں مادام" ...... دوسری طرف سے جز پھر واپس
سنائی دی۔ کر دی

"کیا رپورٹ ہے" ...... کیسانو نے پوچھا۔

"مادام آپ کی رہائش گاہ پر ریڈ کیا گیا ہے۔ وہاں آپ کے دو
ملازموں کو ہلاک کر دیا گیا اور آپ کی رہائش گاہ کی مکمل تلاشی لی گئی
ہے اور یہ کام دو ایکریمیوں کا تھا" ...... جنگیر نے کہا تو کیسانو بے

اختیار اچھل پڑی۔

" کیسے معلوم ہوا کہ یہ کام ایکریمیوں کا ہے"...... کیسانو نے
لہجے میں پوچھا۔

" رہائش گاہ کے خفیہ کیمرے آن تھے مادام"...... دوسری
سے کہا گیا تو کیسانو ایک بار پھر بے اختیار اچھل پڑی۔

" اوہ۔ تم ان کی فلم فوراً سپیشل پوائنٹ پر بھجوا دو"...... کیسا
نے کہا۔

" میں نے پہلے ہی بھجوا دی ہے"...... جیگر نے کہا۔

" عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے
کیسانو نے پوچھا۔

" وہ سب ہوٹل میں اپنے اپنے کمروں میں موجود ہیں اور انہوں
نے پاکیشیا واپسی کے لئے سیٹیں ریزرو کرا لی ہیں۔ دو گھنٹے بعد ان
ائٹ جانے والی ہے"...... جیگر نے کہا تو کیسانو کے چہرے
ہے کے تاثرات ابھر آئے۔

سامنے ۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا اندازہ غلط ہے۔ یہ کام ان
... ہے۔ بہرحال کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے
انہوں نے ہمیں ڈاج دینے کے لئے ایسا کیا ہو۔ تم ایئرپورٹ
اور جب ان کی فلائٹ روانہ ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا"......
نے کہا۔

" مادام یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ پاکیشیا جا کر پھر کسی نئے

ں واپس ہاکاڈو آ جائیں یا راستے میں کہیں ڈراپ ہو کر پھر واپس آ
یں"...... جیگر نے کہا۔

ہاں۔ یہ سب کچھ ہو سکتا ہے۔ ان سے کچھ بعید نہیں ہے۔
حال ہمیں ہر طرح سے محتاط رہنا ہو گا"...... کیسانو نے کہا۔

یس مادام"...... جیگر نے کہا اور کیسانو نے رسیور رکھ دیا اور
تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو کیسانو نے ہاتھ بڑھا کر
یور اٹھا لیا۔

یس"...... کیسانو نے اپنی عادت کے مطابق کہا۔

راجر بول رہا ہوں مادام۔ جیگر کا آدمی ایک فلم دے گیا
ہے"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

ہاں۔ یہ فلم اور پروجیکٹر میرے آفس میں پہنچا دو"...... مادام
کیسانو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک
جوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا
پروجیکٹر تھا۔ اس نے پروجیکٹر مادام کے سامنے میز پر رکھا اور پھر واپس
چلا گیا۔ مادام سمجھ گئی تھی کہ راجر نے فلم اس میں ایڈجسٹ کر دی
ہو گی۔ اس نے اس کا ایک بٹن آن کر دیا۔ دوسرے لمحے پروجیکٹر کی
سکرین روشن ہو گئی اور سکرین پر ایک کمرے کا منظر تھا اور مادام
جانتی تھی کہ یہ اس کی رہائش گاہ کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانے کا منظر
ہے جہاں وہ اپنے ضروری کاغذات رکھتی تھی۔ چند لمحوں بعد تہہ خانے
کا دروازہ کھلا اور یکے بعد دیگرے دو ایکریمی اندر داخل ہوئے اور پہلے

داخل ہونے والے ایکریمی کو دیکھ کر مادام کیسانو بے اختیار چونک
پڑی کیونکہ اس کا قدوقامت ہر لحاظ سے عمران سے ملتا تھا۔ وہ چند
اسے غور سے دیکھتی رہی پھر اس نے پروجیکٹر آف کر دیا۔

" یہ واقعی عمران ہے اور یقیناً یہ رابرٹ کلب سے نکل کر
میری رہائش گاہ پر پہنچا ہو گا۔ اگر میں یہاں سپیشل پوائنٹ پر نہ
تو جس طرح انہوں نے رابرٹ پر تشدد کیا ہے اسی طرح مجھ پر
کرتے "...... مادام کیسانو نے خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے
کہا۔ وہ کچھ دیر بیٹھی سوچتی رہی کیونکہ جیگر کی رپورٹ کے مطابق
لوگ واپس جا رہے ہیں۔ یہ رپورٹ اسے ذہنی طور پر الجھا رہی
لیکن پھر کچھ دیر بعد اس نے اس انداز میں کندھے جھٹکے جیسے وہ کسی
نتیجے پر پہنچ گئی ہو۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ جیگر سے کہہ کر پو
جہاز ہی فضا میں کریش کرا دے گی۔ اسے معلوم تھی کہ جیگر اس
انتظام کر لے گا اس طرح وہ اس مصیبت سے ہمیشہ کے لئے جان
چھڑوا لے گی۔ یہ فیصلہ کرتے ہی اس کے چہرے پر اطمینان
تاثرات ابھر آئے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور
پریس کرنے شروع کر دیئے تاکہ جیگر کو اس فیصلے کے بارے میں
ہدایات دے سکے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہاکاڈو کے ایئرپورٹ پر موجود تھا۔
یشیا جانے والی فلائٹ پر ان کی سیٹیں ریزرو تھیں لیکن فلائٹ
ابھی تقریباً ایک گھنٹے کی تاخیر تھی اس لئے وہ سب پبلک لاؤنج
قریب بنے ہوئے ایک ریستوران میں موجود تھے البتہ ٹائیگر ان
ساتھ نہ تھا۔

تم نے چیف کو واپسی کے بارے میں رپورٹ دے دی ہے "۔
مانک جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" چیف۔ کس چیف کی بات کر رہی ہو "...... عمران نے چونک
اس طرح پوچھا جیسے چیف کا لفظ ہی وہ زندگی میں پہلی بار سن رہا

" کیا مطلب۔ کیا تم اب یہ بات بھی پوچھو گے "...... جولیا نے
ے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تو دو تین چیفس کو جانتا ہوں۔ ایک تو مین مارکیٹ
کلاتھ ہاؤس ہے، چیف کلاتھ ہاؤس۔ ایک ٹیلر ہے۔ چیف ٹیلر
ایک الیکٹرونکس کی بڑی دکان کا نام بھی چیف الیکٹرونکس ہے
کس چیف کی بات کر رہی ہو"...... عمران نے بڑے معصوم
لہجے میں کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیئے جبکہ
ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔
"وہ چیف جس کے سامنے تم بھیگی بلی بن جایا کرتے ہو"
نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔
"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں بلی بن ہی نہیں سکتا کیونکہ بلی
ہوتی ہے۔ رہی بات بھیگی بلی کی تو کھشنی بلی کو کیا ضرورت
بارش میں بغیر رین کوٹ پہنے جائے گی اور جس بلی نے رین
پہن رکھا ہو وہ کیسے بھیگ سکتی ہے۔ کیوں تنویر"...... عمران
بڑے مزے لے لے کر وضاحت کرتے ہوئے کہا اور اس بار
بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ ہاکاڈو میں اکثر بارشیں ہوتی رہتی تھیں
لئے یہاں رین کوٹس کا استعمال عام تھا اور یہی وجہ تھی کہ
انتہائی اچھے اور منفرد انداز کے رین کوٹ بھی مل جاتے تھے اور
نے بھی ایئرپورٹ سے ایک رین کوٹ پسند کر کے نہ صرف خرید
بلکہ اس نے اسے پہن بھی رکھا تھا اور ظاہر ہے عمران کی بات
وجہ سے سب کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ عمران کسے بلی کہہ رہا ہے۔
"خدا تم سے سمجھے۔ تم سے تو بات کرنا ہی عذاب ہے۔ کہاں

ت کہاں لے جاتے ہو۔ بہرحال میرا خیال ہے کہ ہمیں واپس
نے سے پہلے چیف کو رپورٹ دینی چاہئے۔ کیوں تنویر"...... جولیا
شاید جان بوجھ کر اپنی بات کی تصدیق تنویر سے کرائی تھی۔ شاید
طرح وہ عمران سے بدلہ لے رہی تھی۔
مس جولیا اگر آپ اپنے آپ کو ڈپٹی چیف سمجھتی ہیں تو پھر
نہ دیں بلکہ خود بطور ڈپٹی چیف کام کریں۔ یہ عمران دانستہ
جا رہا ہے تاکہ راستے میں اتر کر ہم پھر نئے میک اپ میں یہاں آ
کر سکیں"...... تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے
ے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔
کیا مطلب۔ یہ بات تمہیں کیسے معلوم ہوئی کہ عمران کی
اسکیم یہ ہے کہ ہم راستے میں اتر کر نئے میک اپ میں واپس آئیں
جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
اپ کا کیا خیال ہے کہ میں اگر خاموش رہتا ہوں تو مجھے کچھ بھی
نہیں ہوتا۔ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں یہ حتمی ہے"...... تنویر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
نویر درست کہہ رہا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے انداز
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ صفدر کے چہرے پر بھی حیرت
تھے اور کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں بھی حیرت کی
نمایاں ہو گئی تھیں۔
تو پاکیشیا جا کر ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ تنویر صاحب کا علم

نجوم کتنے مراحل طے کر چکا ہے اور کیا اسے صحیح نتیجہ نکالنا بھی آ گیا
یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"مجھے علم نجوم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میرا کمرہ ٹائیگر
تھا اور درمیانی روشندان کھلا ہوا تھا اور ٹائیگر صاحب کی آواز
کانوں تک آسانی سے پہنچ رہی تھی۔ ٹائیگر صاحب گرام ایئرپورٹ
کال کر کے وہاں سے ہاکاڈو جانے والی فلائٹس اور ان میں
ریزرو کرانے کی باتیں کر رہے تھے اور مجھے معلوم ہے کہ ہاکا
پاکیشیا جانے والی فلائٹ کا پہلا سٹاپ گرام ہے اور گرام
ہے ہم اتنی جلدی تو یہاں واپس نہیں آ سکتے اگر اتنی جلدی میں
آنا ہوتا تو پھر یہاں سے جانے کا کوئی فائدہ ہی نہیں تھا"......
نے اپنی عادت کے مطابق صاف صاف بات کرتے ہوئے
عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لا۔
"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران ٹائیگر کو سب کچھ بتا
لیکن ہمیں کچھ نہیں بتاتا۔ کیوں۔ کیا ہم اب ٹائیگر سے
گزرے ہیں"...... جولیا نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا
"اب یہ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف کی توہین
میں اسے کہوں کہ وہ گرام سے واپسی کی سیٹیں بک کراتی
باقی حضرات بھی ظاہر ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ذی وقا
ہیں اور ذی وقار ان معنوں میں کہ انہیں باقاعدہ لقب بھی
ہیں۔ کوئی سپر ایجنٹ ہے، کوئی ڈیشنگ ایجنٹ اور کوئی

اور میں بے چارہ صرف سفری ایجنٹ اور ٹائیگر تو میرا بھی شاگرد
ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس
پڑی۔
"اس کا مطلب ہے کہ تنویر کی بات درست ہے۔ گڈ شو۔ اب
بتاؤ کہ یہ چکر کیوں چلایا ہے تم نے۔ کیا کیڈو میں واقعی ہمارا
ٹارگٹ موجود ہے"...... جولیا نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران
اس کی بات کا کوئی جواب دیتا ایک ویٹر تیزی سے ان کے قریب آیا۔
اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس تھا۔
"آپ کا نام علی عمران ہے۔ یہ لیجئے آپ کی کال ہے"...... ویٹر
نے کہا اور کارڈلیس فون پیس عمران کے سامنے رکھ دیا اور واپس مڑ
گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر
آئے تھے کیونکہ یہ بات عمران سمیت سب کے لئے حیران کن تھی کہ
ویٹر عمران کو کس طرح پہچانتا تھا کہ وہ سیدھا ان کی ٹیبل پر ہی آیا
اور اس نے فون پیس بھی براہ راست عمران کے ہاتھ میں ہی دیا تھا۔
عمران نے فون پیس اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔
"یس علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)"...... عمران
نے اپنی پوری ڈگریاں دوہراتے ہوئے کہا۔
"ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ آپ کا طیارہ گرام سے فلائی کرنے
کے بعد فضا میں ہی اڑائے جانے کی تیاری کی جا رہی ہے"۔ دوسری
طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ باقی ساتھی خاموشی

سے بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ فون پیس میں لاؤڈر کا بٹن نہ تھا اس لئے
ان تک دوسری طرف سے آنے والی آواز نہ پہنچ رہی تھی۔
"کیا کہہ رہے ہو"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
کہا کیونکہ یہ اس کے لئے واقعی نئی بات تھی۔
"میں درست کہہ رہا ہوں باس۔ یہاں ایئرپورٹ پر آپ کی نگرانی
ہو رہی تھی۔ نگرانی کرنے والے چار آدمی تھے۔ میں نے ان میں سے
ایک کو گھیر لیا اور پھر قریبی سٹور میں لے جا کر میں نے ان سے پوچھ
گچھ کی تو پتہ چلا کہ یہ کوئی جیگر گروپ ہے جو مادام کیسانو کے انڈر
کام کرتا ہے۔ ان کا چیف جیگر ہے۔ مڈنائٹ کلب کا مالک۔ اس
آدمی نے بتایا کہ اس نے جیگر کو رپورٹ کرنی ہے کہ فلائٹ کس
وقت روانہ ہوئی ہے۔ میں وقت کی اس خاص چیکنگ پر چونک پڑا
اور پھر اس سے پوچھ گچھ پر اس نے بتایا کہ جیگر گروپ کا ایک خاص
آدمی اس طیارے میں سفر کر رہا ہے۔ اس کے پاس مخصوص ساخت
کا بم ہے۔ وہ آدمی گرام میں ڈراپ ہو جائے گا اور پھر جب طیارہ گرام
سے پرواز کرے گا تو فضا میں ہی تباہ ہو جائے گا۔ میں نے اس سے
اس آدمی کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنے کی کوشش کی لیکن
وہ اس بارے میں کچھ نہ جانتا تھا اس لئے میں نے آپ کو کال کی ہے
تاکہ آپ ہوشیار رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ گرام پہنچنے سے پہلے ہی کچھ ہو
جائے"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"تم نے ویٹر کو میرا حلیہ بتایا تھا"...... عمران نے کہا۔

جی ہاں تاکہ آپ سے بات ہو سکے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔
ٹھیک ہے۔ تم اب واپس جا سکتے ہو اور ہماری واپسی سے پہلے
نے اس مادام کیسانو کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل
ہیں اس لئے اس جیگر کو بھی ذریعہ بنا سکتے ہو"...... عمران نے

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے فون
کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔
"کیا ہوا ہے"...... جولیا نے پوچھا اور عمران نے اسے ٹائیگر کی
بٹ مختصر طور پر بتا دی اور ساتھ ہی اس سے ملنے والی معلومات
بتا دیں تاکہ صحیح منظر سامنے آ سکے۔
اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ ہم انہیں
ینے کے لئے واپس جا رہے ہیں لیکن اگر ایسا ہے بھی ہی تو وہ
ایئرپورٹ پر ہی ہم پر حملہ کر سکتے تھے۔ مسافروں سے بھرے
ئے طیارے کو فضا میں اڑانے کی کارروائی تو انتہائی گھٹیا کارروائی
...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
یہاں صرف مادام کیسانو ہی نہیں ہے بلکہ چانگ بھی موجود
ر چانگ کے آدمی بھی لازماً ایئرپورٹ پر موجود ہوں گے اس لئے
ہم پر حملے سے چانگ چونک سکتا ہے اور چانگ کی ذہانت کے
میں مادام کیسانو بھی جانتی ہے کہ وہ فوراً ہی معاملے کی تہہ
پہنچ جائے گا اور پھر معاملات پاجانی حکومت کے اعلیٰ حکام تک

بھی پہنچ سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں
دیئے۔

"اگر یہ بات ہے عمران صاحب تو اب ہمارا گرام جانے کا
فائدہ۔ اگر ہم یہاں سے ہی واپس چلے جائیں تو یقیناً اس جیگر کو ا
کی اطلاع مل جائے گی اور وہ اپنا پلان بدل دے گا اس طرح لاتعداد
بے گناہ مسافر مرنے سے بچ جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم راستے میں اس آدمی پر ہاتھ ڈال دیں گے
اور پھر اسے گرام پولیس کے حوالے کر کے ہم وہاں سے فوراً واپس
آنے کی بجائے کچھ روز بعد واپس آجائیں گے لیکن تمہاری بات بھی
ٹھیک ہے بے گناہ لوگوں کی زندگیوں کا رسک نہیں لینا چاہئے۔
چلو اٹھو ہم سیٹیں کینسل کرا دیتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا فلائٹ کاؤنٹر کی طرف بڑھتا
گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی مادام کیسانو نے رسیور اٹھا لیا۔ وہ ابھی
سپیشل پوائنٹ میں اپنے آفس میں موجود تھی اور اسے جیگر کی
انتظار تھا۔

یس"...... مادام کیسانو نے کہا۔

جیگر بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے جیگر کی آواز
دی۔

یس۔ کیا ہوا ہے۔ کیا عمران اور اس کے ساتھیوں کی فلائٹ
ہو گئی ہے یا نہیں اور تم نے کیا انتظام کیا ہے اسے فضا میں
کرنے کا"...... مادام کیسانو نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

میں نے تمام انتظامات کر لئے تھے مادام۔ میرا ایک آدمی ایک
ساخت کا بم لے کر ساتھ جا رہا تھا۔ پھر وہ گرام میں ڈراپ ہو
ور جب طیارہ گرام سے پرواز کرتا تو ریموٹ کنٹرول بم ڈی

چارج کر دیا جاتا اور اس طرح طیارہ یقینی طور پر فضا میں ہی کرش
جاتا"...... جیگر نے کہا۔
" گڈ پلاننگ "...... مادام کیسانو نے کہا۔
" لیکن مادام عمران اور اس کے ساتھیوں نے اچانک ہی
روانگی منسوخ کر دی ہے اور سیٹیں بھی کینسل کرا دیں جس پر
میرے آدمی کو بھی واپس آنا پڑا اور مجھے یہ اطلاع بھی مل چکی ہے
نگرانی کرنے والے آدمیوں میں سے ایک آدمی کو ہلاک کر دیا
ہے۔ اس کی لاش ایک ملحقہ سٹور سے ملی ہے۔ اس پر انتہائی خوف
تشدد کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کام کرنے والا عمران کا
ساتھی تھا اور اس نے میرے آدمی سے شاید یہ پلاننگ معلوم
ہے اس لئے انہوں نے سیٹیں کینسل کرا دیں"...... جیگر نے جوا
دیا تو مادام کیسانو بے اختیار اچھل پڑی۔
" اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا
کہ ہم ان کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ میں تو چاہتی تھی کہ وہ فضا
ہی ختم ہو جائیں اس طرح کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ
ساتھ کیا ہوا ہے اور ہم محفوظ رہ جائیں گے"...... مادام کیسانو
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
" لیکن مادام وہ بہرحال ہاکاڈو میں ہی ہیں اور اب تو معاملات
کر سامنے آ گئے ہیں اس لئے کیوں نہ انہیں یہاں گھیر کر ختم
جائے"...... جیگر نے کہا۔

میں یہ سب کچھ اس چانگ کی وجہ سے کر رہی ہوں۔ چانگ
فن کا آدمی نہیں ہے اور وہ عمران کی طرح انتہائی تیز ایجنٹ ہے۔
اسے اصلیت کا علم ہو گیا تو پھر باچان کے اعلیٰ حکام تک یہ بات
سکتی ہے اور اس کے بعد میجر شانگ بھی گرفتار ہو سکتا ہے۔
فن کا پریس سیکشن بھی حکومت باچان کے قبضے میں آ سکتا ہے اور
ایسا ہوا تو سب کچھ تباہ ہو جائے گا"...... مادام کیسانو نے کہا۔
" اوہ واقعی۔ پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... جیگر نے کہا۔
" میں نے میجر شانگ کو ہوشیار کر دیا ہے اس لئے اب میجر
انگ انہیں وہاں آسانی سے سنبھال لے گا لیکن مجھے اب سپر چیف
بات کرنا ہو گی پھر جیسے وہ حکم دیں گے ویسے ہی ہو گا"۔ مادام
نو نے کہا۔
یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
عمران اور اس کے ساتھی کیا واپس اپنے ہوٹل پہنچے ہیں یا کہیں
رگئے ہیں"...... مادام کیسانو نے پوچھا۔
" وہ اسی ہوٹل میں واپس گئے ہیں مادام اور انہوں نے دوبارہ
رے بک کرا لئے ہیں"...... جیگر نے کہا۔
" اب وہ وہاں سے میک اپ کر کے نکلنے کی کوشش کریں گے
ونکہ اب انہیں نگرانی کا علم ہو چکا ہے اور یہ بھی سن لو کہ تمہارے
می نے یقیناً انہیں تمہارا نام بھی بتا دیا ہو گا اس لئے ہو سکتا ہے کہ
تم تک پہنچ جائیں اس لئے تم بھی کسی دوسرے پوائنٹ پر شفٹ

ہو جاؤ تاکہ سپر چیف کے احکامات آنے تک تم ان سے چھپ اور ان کے بارے میں نگرانی کی رپورٹ بھی دے سکو"...... کیسانو نے کہا۔

"یس مادام۔ میں پوائنٹ تھری پر شفٹ ہو جاتا ہوں"...... نے کہا اور مادام کیسانو نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک لانگ رینج خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ کیسانو کالنگ۔ اوور"...... کیسانو نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"سپر چیف سے بات کراؤ۔ اوور"...... کیسانو نے کہا۔

"کوڈ۔ اوور"...... مشینی آواز نے کہا۔

"مادام کیسانو۔ اوور"...... کیسانو نے اس بار مادام کا لفظ ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سپر چیف فرام ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سپر چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"کیسانو بول رہی ہوں سپر چیف۔ اوور"...... کیسانو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص بات ہے۔ اوور"...... دوسری

سے پوچھا گیا اور کیسانو نے پوری تفصیل سے رابرٹ کی سے لے کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی ایئرپورٹ سے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

س کا مطلب ہے کہ ہماری ساری پلاننگ ختم ہو گئی ہے کہ کو یقین دلایا جائے کہ ڈولفن کا پریس سیکشن کیڈو میں نہیں ابرٹ تو واگ کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا۔ ویری بیڈ۔ سپر چیف نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

یں سر۔ ویسے انہیں مکمل یقین آ گیا تھا لیکن پھر نجانے کیسے شک پڑا اور وہ رابرٹ تک پہنچ گئے۔ میں نے میجر شانگ کو کے اسے بتا دیا ہے اور انتہائی ہوشیار رہنے کے لئے کہا ہے اس عمران اور اس کے ساتھی بہرحال وہاں تک کسی صورت بھی نہ سکیں گے اور اگر پہنچ بھی جائیں تو میجر شانگ انہیں ہلاک کر سکتا اوور"...... مادام کیسانو نے کہا۔

اس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ عفریت ہے اور میجر بہرحال سیکرٹ ایجنٹ نہیں ہے اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کسی اعلیٰ باچانی حاکم کے میک اپ میں وہاں پہنچ جائے اور پھر کچھ تباہ ہو جائے گا۔ اوور"...... سپر چیف نے کہا تو مادام نو بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ سپر چیف نے جو پوائنٹ بتایا تھا کیسانو کے ذہن میں بھی نہ آیا تھا لیکن اب اسے نجانے کیوں ہو رہا تھا کہ عمران واقعی ایسا ہی کرے گا اور اگر ایسا ہوا تو

واقعی تمام انتظامات دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔
"اوہ۔ واقعی سپر چیف۔ آپ نے واقعی اہم ترین بات کی ہے
سپر چیف بغیر کرنل شوجن کے کوئی کیڈو کا دورہ نہیں کر سکتا
کرنل شوجن کو تو بہرحال معلوم ہو جائے گا کہ جانے والا کون
اوور"...... مادام کیسانو نے کہا۔
"میں نے تو ایک امکانی بات کی ہے۔ بہرحال یہ لوگ کچھ بھی
سکتے ہیں اور اگر ہمارا پریس سیکشن تباہ ہو گیا تو سمجھو ڈولفن تباہ ہو
گئی اس لئے ہم نے اب ہر صورت میں اپنا پریس سیکشن بچانا ہے ا
ان عفریتوں کا بھی خاتمہ کرنا ہے۔ اوور"...... سپر چیف نے کہا۔
"تو پھر میں کھل کر ان کے مقابل آجاتی ہوں سپر چیف۔ اوور
مادام کیسانو نے کہا۔
"نہیں۔ تمہارے متعلق وہ جان چکے ہیں اس لئے تم ایسا کر
خود کیڈو پہنچ جاؤ تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی طرح
وہاں پہنچ جانے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو تم ان کا وہاں مقابلہ
سکو۔ میں میجر شانگ کو احکامات دے دیتا ہوں کہ وہ تمہاری ماتحتی
میں وہاں کام کرے گا۔ تم سیکرٹ ایجنٹ ہو اس لئے تم عمران اور
اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کر سکتی ہو۔ جہاں تک ہاکاڈو کا تعلق ہے
تو یہاں ایک دوسرا گروپ موجود ہے جو انتہائی تربیت یافتہ بھی ہے
اور انتہائی تیز رفتار بھی اور اس کا کوئی تعلق ڈولفن سے بھی نہیں
ہے۔ میں اسے ہائر کر لوں گا اور مجھے یقین ہے کہ وہ یہاں عمران اور

ساتھیوں کا مقابلہ کر لے گا۔ اوور"...... سپر چیف نے کہا۔
کا مطلب جارڈن گروپ سے تو نہیں ہے باس۔ اوور"۔
سانو نے چونک کر پوچھا۔
کیوں۔ کیا وہ ٹھیک نہیں رہے گا۔ اوور"...... سپر چیف
کر پوچھا۔
بالکل ٹھیک رہے گا۔ میں جیگر کو کہہ دیتی ہوں کہ وہ جارڈن
اور اس کے ساتھیوں کی نشاندہی کرا دے گا۔ جارڈن میں
یسی صلاحیتیں ہیں کہ وہ ان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اوور"۔
نے کہا۔

ہے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام
نے ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے
اٹھا کر اسے میز کی دراز میں رکھا اور پھر دراز بند کر کے اس
بار پھر فون کا رسیور اٹھایا تاکہ جیگر کے پوائنٹ تھری پر
کر کے اس نئے سیٹ اپ کے بارے میں تفصیل بتا سکے۔

ٹائیگر مڈنائٹ کلب کے سامنے ٹیکسی سے اترا۔ اس نے
کو کرائے کے ساتھ ساتھ ٹپ بھی دی اور پھر وہ تیز تیز قدم
کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران کو رپورٹ دینے
ایئرپورٹ سے ٹیکسی پر سیدھا یہاں آ رہا تھا کیونکہ عمران
مادام کیسانو کے بارے میں جیگر کے ذریعے معلومات حاصل
کا کہہ دیا تھا گو اسے معلوم تھا کہ عمران گرام سے کل
لیکن وہ وقت ضائع کرنے کا عادی نہ تھا اس لئے وہ ا
سیدھا مڈنائٹ کلب پہنچا تھا۔ اس وقت وہ تھا تو ایکریمی
میں لیکن یہ وہ میک اپ نہ تھا جس میک اپ میں وہ
ساتھ رابرٹ کے آفس گیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ان
رابرٹ کے آدمی یقیناً چیکنگ کرتے پھر رہے ہوں گے اور وہ
زمین دنیا میں کام کرتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس نا

میں کس طرح آگے بڑھنے کا راستہ بنایا جاتا ہے۔ مین ہال میں
ہو کر وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر دو خوبصورت
یاً نیم عریاں لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک ویٹرز کو
دینے میں مصروف تھی جبکہ دوسری کاؤنٹر پر اپنے سامنے رجسٹر
ں میں اندراجات کرنے میں مصروف تھی جبکہ کاؤنٹر کے ساتھ
نوجوان سینے پر ہاتھ باندھے اس طرح کھڑا تھا جیسے وہ ان
لڑکیوں کی حفاظت پر مامور ہو۔ ٹائیگر نے کاؤنٹر پر پہنچ کر اپنا
زور سے کاؤنٹر پر مارا تو رجسٹر میں اندراجات کرنے والی لڑکی
نک کر اسے دیکھا جبکہ سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا نوجوان بھی
پڑا اور اس نے ہاتھ کھول لئے۔ اب اس کی نظریں ٹائیگر پر جمی
تھیں۔
یس سر"...... لڑکی نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا لیکن
کلب کی تربیت یافتہ کاؤنٹر گرل ہونے کی وجہ سے اس کے
ودبانہ ہی تھے۔
میں نے ایکریمیا میں اس کلب کی بڑی تعریفیں سنی ہیں۔ کیا
ایس ٹی بھی مل جائے گا"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے

اوہ۔ یس سر۔ ضرور مل جائے گا لیکن اس کے لئے سپیشل
کرنا پڑے گی اور سپیشل روم بک کرانا ہو گا"...... لڑکی نے
تے ہوئے جواب دیا۔ ٹی ایس ٹی انتہائی قیمتی نشہ تھا جو انتہائی

نایاب تھا اور جس کی قیمت اس قدر زیادہ تھی کہ صرف بڑے بڑے
لارڈز ہی اسے استعمال کر سکتے تھے اور چونکہ یہ بے حد قیمتی ہوتا تھا
اس لئے عام کلبوں میں اس کا حصول مشکل ہوتا تھا۔ کاؤنٹر کے
قریب کھڑے نوجوان کے چہرے پر بھی اب قدرے اطمینان کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سب کچھ ہو جائے گا ہنی۔ فل ڈوز چاہیے لیکن ساتھ ہی تم جیسی
خوبصورت ساتھی بھی۔ بولو کیا خیال ہے"...... ٹائیگر نے اوباشانہ
لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں لڑکی کے عریاں جسم پر اس طرح پھسل
رہی تھیں جیسے وہ نظروں ہی نظروں میں اس کا جائزہ لے رہا ہو۔

"فل ڈوز۔ اوہ۔ فل ڈوز دس ہزار ڈالر میں ملے گی۔ ایک ہزار
ڈالر سپیشل روم کا کرایہ ہو گا"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔

"ہو جائے گا لیکن تم نے مزید نہیں بتایا"...... ٹائیگر نے
مخصوص انداز میں کہا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس خوبصورت آفر کا شکریہ۔ لیکن میں ڈیوٹی پر ہوں میری ڈیوٹی
ختم ہونے میں ایک گھنٹہ ابھی باقی ہے۔ ویسے آپ کو آپ کے
مطلب کا ساتھی بھی مل جائے گا۔ یہاں سب کچھ مل سکتا ہے"۔ لڑکی
نے بڑے بے باک سے لہجے میں کہا۔

"میں اپنی پسندیدہ چیز کے لئے ایک گھنٹہ انتظار بھی کر سکتا
ہوں۔ بولو کتنی رقم دوں۔ بولو"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے

ایسی صورت میں پانچ ہزار ڈالر آپ کو مزید خرچ کرنے ہوں
اس کے علاوہ جو انعام آپ دیں گے وہ مجھے قبول ہو گا"۔ لڑکی
مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

کیا یہ پانچ ہزار ڈالر کلب کو دینے ہوں گے"...... ٹائیگر نے
بھرے لہجے میں کہا۔

"کلب کو تو ایک ہزار ڈالر دیئے جائیں گے۔ چار ہزار ڈالر میرے
گے۔ میرا نام روشی ہے"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ چار ہزار ڈالر تو تم نے بہت کم مانگے ہیں روشی ڈیئر۔ میں
تمہیں سونے میں تول سکتا ہوں۔ شرط یہ ہے کہ تم بھی ٹی ایس ٹی
فل ڈوز کے بعد مجھے خوش کرو"...... ٹائیگر نے اسی طرح انتہائی
باشانہ لہجے میں کہا۔

اس کی آپ فکر نہ کریں سر۔ یہ میرا کام ہے۔ آپ جیسے معز
اگر کلب سے خوش ہو کر جائیں گے تو کلب کی بھی نیک نامی
"...... لڑکی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

اوکے۔ تو پھر حساب یہ ہوا کہ دس ہزار ڈالر ٹی ایس ٹی کی فل
کے۔ ایک ہزار ڈالر سپیشل روم کے۔ پانچ ہزار ڈالر تمہارے
کلب کے ملا کر کل کتنے ہوئے۔ سوری دراصل میں کبھی حساب
کے چکر میں نہیں پڑتا"...... ٹائیگر نے کہا۔

سولہ ہزار ڈالر ہوئے اور جو آپ کہہ رہے تھے میرے انعام کے

بارے میں وہ علیحدہ"...... روشی نے کہا۔

"بیس ہزار ڈالر تو ابھی دے دیتا ہوں اور یقین کرو جب میں واپس جاؤں گا تو شاید اس جیسا نہیں تو اس سے چھوٹا کلب خریدنے کی پوزیشن میں آ جاؤں۔لیکن شرط وہی خوش کرنے کی ہے"۔ ٹائیگر نے کہا تو روشی کا چہرہ فرط مسرت سے بے اختیار کپکپانے لگا جبکہ وہ لڑکا اب حیرت سے ٹائیگر کو دیکھ رہا تھا۔ ٹائیگر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے بڑی مالیت کے ڈالروں کی ایک موٹی سی گڈی نکالی اور پھر اس نے بڑی لاپرواہی سے ان میں سے بیس ہزار ڈالر علیحدہ کئے اور انہیں لڑکی کے سامنے پھینک دیا۔اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بڑا نوٹ اور علیحدہ کیا اور ساتھ کھڑے ہوئے لڑکے کے ہاتھ میں دے دیا۔

"یہ تمہارا انعام ہے مسٹر"...... ٹائیگر نے کہا تو لڑکے کا چہرہ بھی بے اختیار کھل اٹھا۔

"اور یہ دوسرا نوٹ تمہاری ساتھی لڑکی کا"...... ٹائیگر نے ایک اور نوٹ علیحدہ کر کے روشی کے ساتھ کام کرنے والی لڑکی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جو اب خاموش کھڑی حیرت سے ٹائیگر کو دیکھ رہی تھی۔

"شش۔ شکریہ۔ شکریہ۔ روشی واقعی خوش قسمت ہے۔ کاش اتنی خوش قسمت میں بھی ہوتی"...... دوسری لڑکی نے انتہائی حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ابھی دس بارہ دن یہاں ہوں اس لئے ہو سکتا ہے کہ کل پرسوں تمہارا نمبر بھی آجائے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار کھل اٹھی۔

"بے حد شکریہ جناب"...... اس لڑکی نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ڈالرز میرے لئے کبھی مسئلہ نہیں رہے۔ایکریمیا میں یہ مجھ پر بارش کی طرح برستے رہتے ہیں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور لڑکے سمیت ان دونوں لڑکیوں نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے انہیں اس کی بات پر پورا پورا یقین ہو ورنہ اس معاشرے میں کون اس بے دردی سے دولت لٹاتا ہے۔

"روشی تم چاہو تو چھٹی کر لو میں تمہارا کام سنبھال لوں گی"۔ دوسری لڑکی نے روشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں مس روشی آپ معزز گاہک کی خدمت کریں۔یہاں کا کام ہو جائے گا"...... اس لڑکے نے بھی روشی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"جاگر تم ان معزز"...... روشی نے اس لڑکے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام جانسن ہے"...... ٹائیگر نے روشی کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"مسٹر جانسن کو سپیشل روم نمبر الیون میں پہنچا آؤ۔ میں ٹی ایس

ٹی کی فراہمی کا آرڈر بھی دے دیتی ہوں اور پھر لباس تبدیل کر کے وہاں پہنچ جاؤں گی"...... روشی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ آئیے جناب"...... لڑکے نے کہا اور سائیڈ راہداری کی طرف مڑ گیا۔ ٹائیگر اس کے پیچھے چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔

" اس کلب کا مالک کون ہے"...... ٹائیگر نے ویسے ہی سرسری طور پر پوچھا۔

" باس جیگر جناب"...... لڑکے جاگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ۔ اچھا کلب ہے۔ مجھے پسند آیا ہے۔ میں فارغ ہو کر مسٹر جیگر سے مل کر انہیں مبارک باد دوں گا"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور لڑکے جاگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ایک لفٹ کے ذریعے اسے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں لے آیا۔

" یہ جناب سپیشل رومز ہیں۔ آپ کو پسند آئیں گے"...... جاگر نے ایک بند دروازے کے سامنے رکتے ہوئے کہا جس پر گیارہ نمبر کی پلیٹ موجود تھی۔

" شکریہ"...... ٹائیگر نے کہا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ کمرہ خواب گاہ کے انداز میں سجا ہوا تھا اور واقعی اسے انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک طرف باقاعدہ ریک تھا جس میں انتہائی قیمتی شراب کی بوتلیں موجود تھیں۔ ٹائیگر اطمینان سے صوفے پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور نیم

یاں لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی بوتل جو سیلڈ تھی۔

"سر ٹی ایس ٹی کی فل ڈوز"...... لڑکی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے ٹائیگر پر ریشہ خطمی ہو رہی ہو۔

" تھینک یو ہنی"...... ٹائیگر نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا نکال کر اس نے لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔

" اوہ تھینک یو سر"...... لڑکی نے بڑے دلبرانہ انداز میں کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔ ٹائیگر نے بوتل اٹھا کر یکھی اور پھر مسکراتے ہوئے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔ اس نے روشی کا چکر اس لئے چلایا تھا کہ اسے یقین تھا کہ روشی اس جیگر کے بارے میں سب کچھ جانتی ہو گی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ایسے کلبوں کاؤنٹر تک وہی لڑکی پہنچتی ہے جسے کلب میں کام کرتے ہوئے عرصہ گزر جاتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور روشی مسکراتی اندر داخل ہوئی۔ اس نے مڑ کر دروازہ اندر سے بند کر کے اس سائیڈ پر موجود سوئچ پینل کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

" اب یہ سپیشل روم ساؤنڈ پروف ہو چکا ہے مائی ڈیئر"...... روشی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ شکریہ۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ ٹی ایس ٹی کی فل ڈوز سے اندوز ہونے کے لئے ساؤنڈ پروف کمرہ ضرورت بن جاتا ہے"۔ ئیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے ڈیئر اس لئے تو میں نے خصوصی طور پر یہ لا،
تمہارے لئے بک کیا ہے"...... روشی نے اٹھلاتے ہوئے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم پر موجود لباس اتارنے کے لئے ہاتھ
بڑھائے۔

" ایک منٹ"...... ٹائیگر نے ہاتھ اٹھا کر اسے رکنے کا اشارہ
کرتے ہوئے کہا۔

" کیوں"...... روشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میرا انجوائے کرنے کا اپنا سٹائل ہے ڈیئر روشی اور تمہیں میرے
اسٹائل پر رہنا ہو گا۔ تم پہلے شراب کی کوئی اچھی سی بوتل اٹھا کر ،،
پیگ بناؤ۔ ان میں سے ایک میں ٹی ایس ٹی ڈالو اور اسے پی لو۔ ٹی
ایس ٹی کی آدھی بوتل تمہیں پینا ہو گی۔ اس کے بعد باقی آدھی بوتل
میں پیوں گا اور اس کے بعد مزید ہدایات میں تمہیں دوں گا"۔ ٹائیگر
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں۔ ٹی ایس ٹی کی آدھی بوتل۔ نہیں یہ تو انتہائی قیمتی ہے"۔
لڑکی نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے
یقین نہیں آرہا کہ ٹائیگر اسے ٹی ایس ٹی کی آدھی بوتل پینے کا کہہ رہا
ہے۔

" میں نے بتایا ہے کہ میرا انجوائے کرنے کا اپنا اسٹائل ہے اور ہو
سکتا ہے کہ میں تمہیں فل ڈوز پلا دوں۔ یہ سب میری خوشی کا مسئلہ
ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لا ڈیئر۔ شاید آج میری زندگی کا سب سے خوش قسمت دن
انتہائی خوش قسمت دن"...... روشی نے مسرت سے کپکپاتے
کہا اور پھر تیزی سے شراب کی بوتلوں سے بھرے ہوئے ریک
بڑھتی چلی گئی اور ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اسے
تھا کہ ٹی ایس ٹی جب روشی کے حلق سے نیچے اترے گی تو
کی وہ حالت ہو جائے گی جو وہ چاہتا تھا۔ وہ چاہتا تو روشی سے
معلومات حاصل کر سکتا تھا لیکن اس طرح یقیناً جیگر اور
تک رپورٹ پہنچ جاتی جبکہ ٹی ایس ٹی کے زیر اثر روشی جو کچھ
گی ہوش میں آنے کے بعد اسے خود بھی معلوم نہیں ہو گا کہ
کیا بتایا اور کیا کیا ہے۔ روشی نے شراب کی بوتل اٹھائی اور
کے نچلے خانے سے پیگ اٹھا کر وہ صوفے پر ٹائیگر کے ساتھ جڑ
بیٹھنے کے لئے آگے بڑھی۔

اوہ نہیں۔ ابھی تم سامنے والے صوفے پر بیٹھو ڈیئر۔ جب میں
تب آنا"...... ٹائیگر نے اس کا مدعا سمجھتے ہوئے کہا تو روشی
چہرے پر حیرت کے ایسے تاثرات نمودار ہوئے جیسے اسے اپنے
پر یقین نہ آرہا ہو۔

ارے اتنا حیرت زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے بتایا
میں زندگی کو اپنے انداز میں انجوائے کرنے کا عادی ہوں"۔
نے اس کے چہرے پر ابھر آنے والے انتہائی حیرت کے تاثرات
ہوئے مسکرا کر کہا اور روشی نے بے اختیار ایک طویل سانس

لیا۔

"تم میری زندگی میں آنے والے تمام مردوں سے قطعی ہو"...... روشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ٹائیگر بے ہنس پڑا۔

"ابھی تمہیں مردوں سے واسطہ ہی نہیں پڑا روشی۔ ابھی تک تمہارا واسطہ انسانوں کے روپ میں درندوں سے پڑتا رہا ہے"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو روشی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ آج سے پہلے واقعی ایسا ہی ہوتا تھا میں جیسے ہی کمرے میں داخل ہوتی مرد کسی بھوکے درندوں کی مجھ پر ٹوٹ پڑتے تھے۔ بہرحال یہ میری زندگی کا انوکھا تجربہ ہے"۔ روشی نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ روشی نے سامنے صوفے پر بیٹھ کر بوتل کھولی اور پھر دونوں پیگ اس نے آدھے آدھے بھرے۔ ٹی ایس ٹی ابھی صرف اپنے پیگ میں ڈالنا اور میں اس وقت پینا شروع کروں گا جب تم ٹی ایس ٹی کی آدھی بوتل پی لو گی"۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا میں واقعی ٹی ایس ٹی پی سکتی ہوں"...... روشی نے ایک پھر ہچکچاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"ہاں میں خود کہہ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو روشی اس طرح ٹی ایس ٹی کی بوتل پر جھپٹی جیسے کسی کو صدیوں کے انتظار کے بعد اپنی پسندیدہ چیز اچانک میسر آ گئی ہو۔ اس نے ٹی

بوتل اٹھا کر پہلے اسے بے اختیار انداز میں چوما اور پھر اس ڈھکن کھول کر اس نے دس قطرے اپنے پیگ میں ڈالے بند کر کے اس نے پیگ اٹھایا اور پھر اس طرح شراب اپنے انڈیلی جیسے اسے خطرہ ہو کہ کہیں عین موقع پر ٹائیگر ارادہ ے اور وہ اسے روک دے۔ ٹی ایس ٹی ملی شراب جیسے ہی حلق سے نیچے اتری اس کا چہرہ یکلخت قندھاری انار کی طرح ھر آنے لگا اور آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

اوہ۔ اوہ ڈیئر تم نے آج مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی بخشی ہے"...... روشی نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں

ابھی تم نے چار پیگ اور لینے ہیں پھر ٹی ایس ٹی کی آدھی بوتل ونی ہے اور اس کے بعد میں پیوں گا"...... ٹائیگر نے مسکراتے کہا۔

م۔ مم۔ مگر۔ مگر میں تو پاگل ہو جاؤں گی"...... روشی نے کہا۔

نہیں۔ پھر دیکھنا کہ انجوائے منٹ کیا ہوتی ہے"...... ٹائیگر سکراتے ہوئے کہا اور روشی نے ایک بار پھر پیگ بنایا، ٹی ٹی اس میں ڈالی اور اسے اپنے حلق میں انڈیل لیا۔ پھر تو جیسے چل پڑتی ہے اس طرح اس نے یکے بعد دیگرے چار اور پیگ اور حلق کے نیچے اتار لیے۔ اب اس کا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔ کے اعصاب اس طرح پھڑپھڑانے لگ گئے تھے جیسے لرزے کا

تیز بخار چڑھ آیا ہو۔ پھر وہ صوفے پر ہی ڈھیر ہو گئی لیکن
آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ چہرہ اس قدر سرخ ہو گیا تھا کہ جیسے
گوشت جوش کی شدت سے پھٹ جائے گا لیکن اس کے منہ سے
نہ نکل رہی تھی۔ صرف اس کا جسم آہستہ آہستہ کانپ رہا تھا۔
"جیگر کہاں ملے گا روشی ڈیئر"...... ٹائیگر نے بڑے پیار بھ
لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔
"جیگر۔ جیگر باس۔ وہ پوائنٹ تھری پر چلا گیا ہے"...... ر
نے ایسے لہجے میں کہا جیسے الفاظ اس کے منہ سے خود بخود پھسل
نکل رہے ہوں۔
"کہاں ہے یہ پوائنٹ تھری"...... ٹائیگر نے پوچھا۔
"رین بو کلب کو پوائنٹ تھری کہا جاتا ہے۔ میں باس جیگر
خاص عورت رہی ہوں۔ مجھے سب کچھ معلوم ہے۔ اب جب
دل مجھ سے اچاٹ ہو گیا ہے تو اس نے مجھے کاؤنٹر پر بھیج دیا ہے
پہلے میں ہر وقت جیگر کے ساتھ رہتی تھی"...... روشی نے خود کلامی
کے انداز میں کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"وہاں کیوں گیا ہے وہ"...... ٹائیگر نے پوچھا۔
"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ مجھے اب
نہیں بتائے گا لیکن مجھے معلوم ہے کہ وہ پوائنٹ تھری پر گیا
وہاں اس کی خاص عورت ڈیسی ہے۔ اس نے مجھے فون کر کے کہا تھا
کہ اس وحشی کو وہاں کیوں بھیج دیا ہے۔ وہ وحشی ہے، درندہ ہے

لیکن وہ باس ہے۔ اس طرح مجھے معلوم ہوا کہ وہ پوائنٹ
اور وہ پوائنٹ تھری پر اس وقت جاتا ہے جب اسے کسی
کوئی خطرہ ہو"...... روشی مسلسل بولے چلی جا رہی تھی
کا جسم اور چہرہ اور آنکھیں اسی انداز میں ساکت تھیں لیکن
کی زبان سے مسلسل نکل رہے تھے۔
مانو کو جانتی ہو روشی"...... ٹائیگر نے پوچھا۔
یہ باس کی بھی باس ہے۔ بہت خطرناک عورت ہے۔
جاسوسہ ہے۔ انتہائی ظالم ہے"...... روشی نے جواب دیتے

کہاں ہوتی ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔
نہیں معلوم۔ اس کا کسی کو پتہ نہیں ہے۔ صرف جیگر کو
گا"...... روشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
رین بو کلب میں جیگر کو ملنا ہو تو اس کا کیا طریقہ ہے۔ کوئی
طریقہ عام نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم جانتی ہو گی یہ خاص
...... ٹائیگر نے کہا۔
ں۔ روشی جانتی ہے۔ جیگر رین بو کلب میں بہت کم لوگوں
ہے اور بہت کم لوگوں کو اس کی وہاں موجودگی کا علم ہوتا
جن سے جیگر نے ملنا ہوتا ہے انہیں جیگر ایک خاص کوڈ بتا
اور وہ کوڈ ہے مون لائٹ۔ جو آدمی رین بو کلب کی عقبی گلی
ہو دروازے پر جا کر تین بار دستک دیتا ہے اور پھر مون

لائٹ کہتا ہے اسے جیگر تک پہنچا دیا جاتا ہے ورنہ نہیں
نے کہا۔

"کیا یہ کوڈ مخصوص ہے یا بدلتا رہتا ہے"...... ٹائیگر نے

"مخصوص ہے"...... روشی نے جواب دیا۔

"جیگر کا حلیہ کیا ہے اور قدوقامت کیا ہے"...... ٹائیگر
تو روشی نے تیزی سے تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔

"اوکے چونکہ تم نے تعاون کیا ہے اس لئے اب باقی نی ا
بھی تمہاری ہوئی"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور
ساتھ ہی اس نے جیب سے دو بڑے نوٹ نکال کر میز پر رکھے
اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
دروازے کو بند کر دیا۔ دروازے کے باہر ڈونٹ ڈسٹرب
کی لائٹ جل رہی تھی۔ ٹائیگر نے ایک نظر اس بورڈ کو دیکھا
مسکراتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

"کیا یہاں سے ہال میں جائے بغیر بھی باہر جانے کا کوئی
ہے۔ مجھے ایک ضروری کام یاد آگیا ہے اور میں فوری باہر جا
ہوں تاکہ میں واپس آسکوں"...... ٹائیگر نے ایک مسلح محافظ
مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اوہ یس سر۔ آئیے میرے ساتھ۔ آپ کا کون سا کمرہ ہے"
محافظ نے چونک کر پوچھا۔

"سپیشل روم نمبر گیارہ"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

سر۔ یس سر۔ آئیے سر"...... مسلح محافظ کا لہجہ کمرے کا
تہائی مودبانہ ہو گیا اور پھر وہ اسے اپنے ساتھ لے کر
سے گزر کر کلب کی عقبی طرف بنے ہوئے دروازے پر

...... ٹائیگر نے کہا اور دروازہ کھول کر باہر نکل
قدم اٹھاتا وہ سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد
خالی ٹیکسی مل گئی۔

کلب"...... ٹائیگر نے ٹیکسی کا دروازہ کھول کر اندر
کہا اور ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی
اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیکسی رین بو کلب کے کمپاؤنڈ میں
تھی۔

ٹیکسی واپس موڑو"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے

وں سر۔ آپ نے رین بو کلب ہی کہا تھا ناں"۔ ڈرائیور
گاڑی موڑتے ہوئے کہا۔

میں نے عقبی طرف سے جانا ہے سامنے کے رخ سے
دور سے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سر۔ ٹھیک ہے سر"...... ڈرائیور نے اس انداز میں سر
ہماری بات سمجھ گیا ہو۔ ظاہر ہے وہ ٹیکسی ڈرائیور تھا اور
ہی ایک ایسی مخلوق ہوتی ہے جسے بہت کچھ علم ہوتا

ہے۔ ڈرائیور نے ٹیکسی موڑی اور پھر رین بو کلب سے باہر نکل
بائیں طرف کو موڑ کاٹ کر آگے جانے کے بعد اس نے ٹیکسی
روڈ پر موڑی اور پھر ایک تنگ سی گلی کی سائیڈ پر لے جا کر
ٹیکسی روک دی۔

"سر۔ گلی تنگ ہے اس لئے آپ کو یہیں ڈراپ ہونا
گا"...... ٹیکسی ڈرائیور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے
میں سر ہلا دیا اور جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس نے
ڈرائیور کی طرف پھینک دیا۔

"باقی تمہاری ٹپ"...... ٹائیگر نے کہا اور دروازہ کھول
اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا گلی میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کی
مالیت کے نوٹوں کی گڈیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ اس
آتے ہی سب سے پہلے گیم کلبوں میں جا کر مشینی گیموں
رقوم جیت کر اپنی جیبوں میں بھری تھی۔ یہی وجہ تھی
نوٹوں کو اس بے دریغ انداز میں استعمال کر رہا تھا جیسے
نوٹوں کی بجائے ردی کاغذ کے ٹکڑے ہوں۔ ٹائیگر تیز تیز
آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ گلی آگے جا کر بند ہو جاتی تھی
میں ایک لوہے کا دروازہ تھا جو بند تھا۔ ٹائیگر اس
سامنے جا کر رک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر تین بار دروا
دی تو دروازے کے اوپر والے حصے میں ایک چھوٹی سی
ایک آدمی کا چہرہ نظر آنے لگ گیا۔

"مون لائٹ"...... ٹائیگر نے اونچی آواز میں کہا۔
"اوہ۔ یس سر۔ ایک منٹ سر"...... اس آدمی کا جواب سنائی دیا
لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔
"یئے سر"...... اس آدمی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور ٹائیگر
کھل ہوا تو اس آدمی نے دروازہ بند کیا اور پھر چٹخنی چڑھا دی۔
"یئے سر۔ میں آپ کو باس تک پہنچا دوں"...... اس آدمی نے
طرح انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر
پھر دو تین راہداریوں سے گزرنے کے بعد جہاں مسلح محافظ
تھے وہ ایک بند دروازے پر پہنچ گئے۔ راستے میں موجود مسلح
خاموش کھڑے رہے تھے۔ ظاہر ہے ٹائیگر اکیلا نہ تھا۔ ٹائیگر
ساتھ آنے والے نے دروازے کی سائیڈ پر موجود ہک پر لٹکا ہوا
پیس ہک سے اتارا اور اس کے دو نمبر پریس کر دیئے۔
"یس"...... فون پیس سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔
"مون لائٹ باس"...... اس محافظ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"مون لائٹ۔ اچھا ٹھیک ہے"...... اندر سے قدرے حیرت
لہجے میں کہا گیا اور اس محافظ نے فون آف کر کے اسے دوبارہ
سے لٹکا دیا۔
"ابھی دروازہ کھل جائے گا جناب"...... اس آدمی نے ٹائیگر سے
ب ہو کر کہا اور ٹائیگر کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا
اپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ میکانکی انداز میں خود بخود کھلتا

چلا گیا تو ٹائیگر بڑے اطمینان بھرے انداز میں اندر داخل ہو
ایک کافی بڑا کمرہ تھا جسے انتہائی شاندار انداز میں اس طرح سجا
تھا کہ کمرے کا آدھا حصہ آفس کے طور پر اور آدھا حصہ ڈرائنگ
کے انداز میں تھا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی آفس
کے پیچھے اونچی نشست پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی سرخ رنگ کی بڑی
مونچھیں تھیں اور چہرہ سخت اور سفاکی کے تاثرات لئے ہوئے تھا
اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں جیسی چمک تھی
"جانسن۔ میرا نام جانسن ہے"...... ٹائیگر نے اندر داخل ہو
میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو وہ آدمی جو جیگر تھا اٹھ کر کھڑا ہو
چونکہ ٹائیگر نے روشی سے جیگر کے حلیے اور قدوقامت کی تفصیل
معلوم کر لی تھی اس لئے اسے دیکھتے ہی وہ پہچان گیا تھا کہ وہ واقعی
جیگر تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔
"مگر آپ کو مخصوص کوڈ کس نے بتایا ہے۔ میں تو آپ کو پہلی
بار دیکھ رہا ہوں"...... جیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یہ پہلی بار ہی آخری بار ثابت ہو گا مسٹر جیگر کیونکہ میرے پاس
اتنا وقت کبھی نہیں ہوتا کہ میں اس طرح کوڈ دوہراتا پھروں
ٹائیگر نے قریب جا کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے قدرے
سخت اور سرد لہجے میں کہا۔
"کیا۔ کیا مطلب"...... جیگر نے چونک کر کہا لیکن لاشعوری
طور پر اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا تھا لیکن دوسرے لمحے اس

ہلکی سی حیرت بھری چیخ نکلی اور وہ ایک جھٹکے سے میز پر
آگے کی طرف بڑھ آیا۔ ٹائیگر اس کے ہاتھ کو مخصوص
جھٹکا دے کر کھینچتے ہوئے خود بھی دو قدم پیچھے ہٹ گیا تھا
نے اس وقت جیگر کا ہاتھ چھوڑ دیا جب جیگر کا جسم میز کے
اور دوسرے لمحے اس کا دوسرا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت
ور کھڑی ہتھیلی کا وار جیگر کی ریڑھ کی ہڈی پر زور دار انداز
اور کڑک کی آواز کے ساتھ ہی جیگر کے حلق سے ایک بار پھر
اور اس کا اوپر کو اٹھا ہوا جسم ایک بار پھر دھماکے سے میز پر
اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے اسے گردن سے پکڑا اور گھسیٹ
جھٹکے سے میز کی دوسری طرف پڑے ہوئے صوفے پر اچھال
جیگر کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی لیکن اس کا جسم صوفے
کر مڑا اور پھر گھسٹتا ہوا نیچے قالین پر جا گرا لیکن جیگر بے حس
ہو چکا تھا البتہ اس کے منہ سے چیخیں ضرور نکل رہی تھیں
ٹائیگر کو ان چیخوں کی کوئی پرواہ نہ تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ
ساؤنڈ پروف ہے اس لئے وہ یہ ساری کارروائی انتہائی اطمینان
رہا تھا۔ اس نے جیگر کو اس لئے اس انداز میں بے کار کیا تھا
کو دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ خاصا لڑاکا ہو گا اور ٹائیگر
چاہتا تھا کہ پہلے اس سے لڑنے میں وقت ضائع کرے اور پھر
سے پوچھ گچھ کرے اس لئے اس نے اس کی ریڑھ کی ہڈی کا ایک
مہرہ توڑ کر اسے جسمانی طور پر ناکارہ کر دیا تھا۔ ٹائیگر نے

جھک کر اسے اٹھایا اور صوفے کی کرسی پر بٹھا دیا۔ جیگر کا چہرہ
میں ڈوبا ہوا تھا۔ آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں اور آنکھوں میں
حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"اب تم سے اطمینان سے باتیں ہوں گی مسٹر جیگر"......
نے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تم۔ تم کون ہو"...... جیگر نے رک رک کر کہا۔ اس
بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے اسے بولنے میں خاصی دشواری ہو رہی

"ابھی تفصیل سے تعارف ہو جائے گا اور تمہیں بولنے
دشواری ہو رہی ہے وہ بھی جلد ہی ختم ہو جائے گی البتہ تمہارا
کی طرح پلا ہوا جسم اس وقت تک حرکت نہ کر سکے گا جب تک
نہ چاہوں گا اور اگر میں نے تمہیں درست نہ کیا تو پھر یہ
تمہاری باقی عمر اسی حالت میں گزرے گی۔ دنیا کا کوئی ڈاکٹر تم
ٹھیک نہیں کر سکتا اور میرا تعلق بھی تمہاری ہی دنیا سے ہے
لئے مجھے معلوم ہے کہ بے دست و پا قسم کے باس کے ساتھ اس
ماتحت کیا سلوک کرتے ہیں۔ یا تو تمہیں گولی مار دی جائے گی یا
تمہیں اٹھا کر سڑک کے فٹ پاتھ پر پھینک دیا جائے گا اور تمہارا
حالت یہ ہو گی کہ تم پر مکھیاں بھنبھنائیں گی مگر تم انہیں ہٹا بھی
سکو گے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے
کی آئندہ حالت کو محسوس کر کے ہی وہ ابھی سے لطف اندوز
ہو۔

"نہیں۔ نہیں مجھے ٹھیک کر دو۔ تم جو کوئی بھی ہو اور جو بھی
چاہتے ہو میرا وعدہ کہ میں تمہاری خواہش پوری کروں گا"...... جیگر
نے اس بار انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے چند سوالات کے درست جواب چاہئیں۔ بالکل درست اور
تم نے درست جواب دے دیئے تو چند لمحوں میں ٹھیک کر دیئے
گے ورنہ تمہیں خود اب تک احساس ہو چکا ہو گا کہ تمہارا آئندہ
مستقبل کیا ہو سکتا ہے"...... ٹائیگر نے اسی طرح مسکراتے ہوئے
کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پوچھو۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ میں درست جواب
دوں گا۔ پلیز فار گاڈ سیک مجھے ٹھیک کر دو"...... جیگر اب ساری
اکڑ بھول چکا تھا۔

"تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے طیارے کو فضا میں کریش کرنے
کی پلاننگ کی تھی۔ بولو میں درست کہہ رہا ہوں"...... ٹائیگر نے
سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ تم۔ کیا تم بھی پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔
مم۔ مم۔ مگر تم تو ان کے ساتھ نہیں تھے"...... جیگر کے منہ سے
رک رک کر الفاظ نکل رہے تھے۔ اس کی آنکھیں مزید پھٹ گئی
تھیں۔

"جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو ورنہ میں خاموشی سے اٹھ کر چلا
جاؤں گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر وہ پلان ناکام ہو گیا ہے۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ
واپس آگئے ہیں"...... جیگر نے اس بار جلدی سے بولتے ہوئے کہا تو
ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ بات اسے معلوم نہ تھی۔
"جھوٹ مت بولو جیگر ورنہ ساری عمر پچھتاتے رہو گے"۔ ٹائیگر
نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ اس حالت میں جھوٹ بول بھی کیسے سکتا
ہوں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں اگر تم واقعی عمران کے ساتھی ہو تو تمہیں
خود بھی معلوم ہو گا کہ میں سچ کہہ رہا ہوں"...... جیگر نے کہا۔
"پھر تم نے اب ان کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے"۔ ٹائیگر
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"میں نے کیا فیصلہ کرنا ہے۔ فیصلہ تو سر چیف کرتا ہے اور سر
چیف نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم لوگ پیچھے ہٹ جائیں اور ہم پیچھے ہٹ
گئے ہیں"...... جیگر نے کہا۔
"تم پھر جھوٹ بول رہے ہو۔ تمہارا اپنے کلب سے نکل کر یہاں
پوائنٹ تھری پر آنا ہی بتا رہا ہے کہ تم پیچھے نہیں ہٹے"...... ٹائیگر نے
تیز لہجے میں کہا۔
"چونکہ میری نگرانی کرنے والے آدمی کو ان لوگوں نے
ایئرپورٹ پر گھیر لیا تھا اور اس کی لاش اس انداز میں ملی تھی کہ اس
پر انتہائی تشدد کیا گیا تھا اس لئے میں سمجھ گیا تھا کہ انہوں نے میرے
بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی اور وہ مجھ پر چڑھ دوڑیں

اس لئے میں یہاں آگیا ہوں لیکن مجھے حیرت ہے کہ تم اچانک
انداز میں آگئے ہو کہ جیسے تم میرے پرانے واقف ہو۔ یہ کوڈ تو
میرے خاص آدمیوں تک ہی محدود ہے"...... جیگر نے کہا۔ وہ
پہلے کی نسبت کافی سہولت سے بول رہا تھا اور اس کے چہرے پر
تکلیف کے زیادہ اثرات نہ تھے۔ شاید اب وہ اپنے آپ کو کافی حد
سنبھال لینے میں کامیاب ہو چکا تھا۔
کیسانو کہاں ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔
تم۔ تم۔ کیا تم واقعی عمران کے ساتھی ہو"...... جیگر نے
ہوئے لہجے میں کہا۔
ہاں۔ میرا نام ٹائیگر ہے اور میں عمران صاحب کا شاگرد ہوں
تمہارے آدمی کو میں نے ہی ایئرپورٹ پر گھیرا تھا"...... ٹائیگر
اس بار کھلے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔
لیکن تمہیں یہ خاص کوڈ کیسے معلوم ہوا اور تمہیں یہ کیسے
وم ہو گیا کہ میں یہاں پوائنٹ تھری پر ہوں۔ میں نے تو کسی کو
بتایا"...... جیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
میں نے بتایا ہے کہ میں عمران صاحب کا شاگرد ہوں اس لئے
باتیں جان لینا میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہوتا اور میں نے
ہیں یہ سب کچھ اس لئے بتا دیا ہے کہ اب تم سے کھل کر بات ہو
تم ڈولفن کے اہم آدمی ہو اس لئے تمہیں اب ڈولفن کی آئندہ
ننگ کے بارے میں سب کچھ علم ہو گا اس لئے جو کچھ پلاننگ ہے

وہ بتا دو۔ میرا وعدہ کہ میں تمہیں ٹھیک کر کے خاموشی سے یہاں
سے چلا جاؤں گا اور تمہارے بارے میں کسی کو نہیں بتاؤں گا کہ
میں نے تم سے معلومات حاصل کیں ہیں ورنہ دوسری صورت میں
تم اتنی بات سمجھ ہی سکتے ہو کہ اگر میں یہاں تک پہنچ سکتا ہوں اور
تمہیں اس انداز میں بے بس کر سکتا ہوں تو میں تمہارے حلق
وہ سب کچھ اگلوا بھی سکتا ہوں جو میں جاننا چاہتا ہوں لیکن مجھے معلوم
ہے کہ تم ایک معمولی سے مہرے ہو اس لئے اپنے آپ کو بچا سکتے
تو بچا لو"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں۔ میں واقعی ایک چھوٹا سا مہرہ ہوں۔ میں نے سمجھ لیا ہے
کہ میں تم لوگوں کے پاسنگ بھی نہیں ہوں اس لئے میں تمہیں
سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ سنو عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے
میں نیا پلان یہ بنا ہے کہ یہاں ہاکاڈو میں عمران اور اس کے
ساتھیوں سے ایک گروپ جارڈن ٹکرائے گا۔ وہ انتہائی تیز رفتار
گروپ ہے اور انتہائی تربیت یافتہ ہے جبکہ کیسانو کو سپر چیف نے
کیڈو بھجوا دیا ہے تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی یہاں سے بچ کر
وہاں جائیں تو کیسانو ان کا خاتمہ کر سکے۔ اب کیڈو میں میجر شانگ
اس کا ماتحت ہے اور میں نے جارڈن گروپ کے آدمیوں کو عمران اور
اس کے ساتھیوں کے بارے میں ساری تفصیلات بتا دی ہیں۔ یقیناً
اب تک وہ ان سے ٹکرا بھی چکے ہوں گے"...... جیگر نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ جارڈن گروپ کون ہے اس کے بارے میں کیا تفصیل
ٹائیگر نے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"یہ ہاکاڈو کے پیشہ ور قاتلوں کا خوفناک گروپ ہے۔ انتہائی
یافتہ لوگ ہیں اور انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں۔ ان
جارڈن ہے۔ جارڈن کلب کا مالک۔ ایکریمی ہے اور پہلے یہ
ی سرکاری ایجنسی سے متعلق رہا ہے۔ اس کے گروپ میں
آدمی ہیں اور یہ سب یکے بعد دیگرے انتہائی تیز رفتاری سے کام
ہیں"...... جیگر نے کہا۔

"کیا تم جارڈن کو فون کر کے معلوم کر سکتے ہو کہ اس نے اب
کیا کیا ہے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ یہاں کے کسی آدمی سے کوئی بات نہیں کرتا۔
کیا کی سپر ٹاپ تنظیموں کے چیف ہی اس سے بات کر سکتے ہیں
اس کا ایک آدمی راسٹر ہے اس سے بات ہو سکتی ہے وہ بھی
ان کلب میں ہی رہتا ہے لیکن میں اس سے کیسے بات کر سکتا
میں تو حرکت بھی نہیں کر سکتا"...... جیگر نے کہا۔

"تم نمبر بتاؤ میں کال ملا کر رسیور تمہارے کان سے لگا دیتا
"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم چاہو"...... جیگر نے کہا اور اس کے ساتھ
اس نے فون نمبر بتا دیا تو ٹائیگر نے میز کے کنارے پر پڑے
فون کو اٹھایا اور اسے صوفے کی کرسی کے بازو پر رکھ کر اس

نے وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو جیگر نے بتائے تھے اور
آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔
" جارڈن کلب "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
دی۔ ٹائیگر نے فون پیس جیگر کے کان سے لگا دیا۔
" جیگر بول رہا ہوں۔ راسٹر سے بات کراؤ "...... جیگر نے تلخ
لہجے میں کہا۔
" ہولڈ آن کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" ہیلو۔ راسٹر بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک بھاری
مردانہ آواز سنائی دی۔
" جیگر بول رہا ہوں راسٹر فرام پوائنٹ نمبر تھری "...... جیگر
کہا۔
" اوہ اچھا۔ خیریت۔ کیسے فون کیا ہے "...... دوسری طرف
حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔
" ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا۔ میں ان کی وجہ سے یہاں
موجود ہوں۔ اگر یہ ختم ہو گئے ہیں تو میں واپس اپنے کلب
جاؤں "...... جیگر نے کہا۔
" ختم ہی سمجھو۔ باس جارڈن خود گروپ کے چھ آدمیوں کے
ہوٹل گیا ہے اور تم جانتے ہو کہ جب باس جارڈن خود ساتھ جائے
پھر کیا کیا قیامتیں گزر جاتی ہیں وہاں پر "...... دوسری طرف
راسٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

اوکے۔ چلو کچھ اطمینان تو ہوا "...... جیگر نے کہا اور ٹائیگر نے
اف کر کے اسے دوبارہ میز پر رکھ دیا۔
مجھے افسوس ہے ٹائیگر کہ تمہارے استاد اور اس کے ساتھیوں
کا اب محال ہے "...... جیگر نے کہا۔
یہ تو وقت بتائے گا کہ کون بچتا ہے اور کون نہیں۔ تم مجھے یہ
کہ تم کبھی واگ گئے ہو "...... ٹائیگر نے انتہائی اطمینان بھرے
میں کہا۔
نہیں۔ وہاں صرف مادام کیسانو ہی جا سکتی ہے یا پھر سپر چیف
لتا ہے اور کوئی نہیں جا سکتا "...... جیگر نے جواب دیا اور اس کا
تا رہا تھا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔
اوکے۔ چونکہ تم نے مکمل تعاون کیا ہے اس لئے میں تمہیں
کر دیتا ہوں لیکن یہ سن لو کہ اگر تم نے میرے خلاف کوئی
وائی کی تو پھر دوسرا سانس نہ لے سکو گے اور تمہاری لاش گٹڑ کے
کی خوراک بن جائے گی "...... ٹائیگر نے اٹھ کر اس صوفے
رف بڑھتے ہوئے کہا جس پر جیگر بے حس و حرکت ڈھلکے ہوئے
میں بیٹھا ہوا تھا۔
نہیں۔ میں اپنے محسن کے خلاف کبھی کچھ نہیں کروں گا "۔ جیگر
بڑے جذباتی لہجے میں کہا تو ٹائیگر مسکرا دیا۔ اس نے جیگر کو
ہاتھوں سے پکڑ کر اٹھایا اور فرش پر اوندھے منہ لٹا دیا۔ پھر وہ
کے دونوں کاندھوں پر پیر رکھ کر کھڑا ہوا اور پھر جھک کر اس

نے جیگر کی دونوں پنڈلیاں پکڑیں اور پھر انہیں اس کے سر کی طرف
ایک مخصوص انداز میں اٹھاتا چلا گیا۔ عمران سے وہ اس سار
سلسلے کی باقاعدہ ٹریننگ لے چکا تھا اور پھر اکثر وہ اسے استعمال
کرنے کے بعد لوگوں کو ٹھیک بھی کر دیا کرتا تھا اس لئے ا
معلوم تھا کہ وہ ابھی جیگر کو ٹھیک کر دے گا اور وہی ہوا۔ ٹانگیں
جیسے ہی ایک مخصوص زاویے پر پہنچیں کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی
نیچے پڑے ہوئے جیگر کے حلق سے کربناک چیخ نکل گئی۔ ٹائیگر نے
اس کی ٹانگیں چھوڑ دیں اور اچھل کر پیچھے کھڑا ہو گیا۔

" اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ تم ٹھیک ہو چکے ہو"...... ٹائیگر
نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیگر نے اس انداز میں اپنے جسم کو
حرکت دینا شروع کی جیسے اسے ایک فیصد بھی یقین نہ ہو کہ
حرکت کر سکے گا لیکن دوسرے لمحے وہ یکلخت اس طرح اچھل کر
ہو گیا جیسے اسے سرے سے کوئی تکلیف ہی نہ ہوئی ہو۔

" حیرت انگیز۔ ناقابل یقین۔ اوہ۔ اوہ"...... جیگر نے بے اختیار
اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوکے اب میں جا رہا ہوں اپنا وعدہ یاد رکھنا"...... ٹائیگر نے کہا
اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" ایک منٹ پلیز۔ کیا نام بتایا تھا تم نے۔ ہاں ٹائیگر۔ ایک
منٹ پلیز"...... جیگر نے کہا تو ٹائیگر مڑ گیا۔

" کیا ہوا۔ کیا کوئی کسر رہ گئی ہے"...... ٹائیگر نے مسکراتے

نہیں۔ بیٹھو۔ اب تک جو کچھ میں نے بتایا ہے جبر کے تحت
لیکن اب جو کچھ میں تمہیں بتاؤں گا وہ تمہیں اپنا محسن سمجھ کر
...... جیگر نے کہا تو ٹائیگر مسکراتا ہوا بیٹھ گیا۔

مجھے یقین آگیا ہے کہ جارڈن بھی تمہارے استاد اور اس
میوں کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ تم لوگ میرے تصور سے بھی
نچ لوگ ہو اور مجھے یقین ہے کہ ڈولفن کا خاتمہ بھی تمہارے
ہو گا اس لئے میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ واگ کے
میں مجھے ایک ایسے راز کا علم ہے جو یقیناً میجر شانگ اور مادام
کو بھی نہیں معلوم ہو گا اور یہ راز تمہارے استاد اور اس کے
کے بے حد کام آ سکتا ہے"...... جیگر نے کرسی پر بیٹھتے
انتہائی عقیدت مندانہ لہجے میں کہا۔

ان سا راز"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

یڈو کے گرد چھ میل کے ایریئے میں حفاظتی انتظامات ہیں اور
اس دائرے کے اندر پڑتا ہے اور یہ ایسے انتظامات ہیں جن
باچان نے کثیر سرمایہ خرچ کیا ہے تاکہ ایکریمین اور
ایجنٹ کیڈو تک نہ پہنچ سکیں اس لئے یہ انتظامات ناقابل
لیکن ان انتظامات سے ہٹ کر واگ تک پہنچنے کا ایک ایسا
جس کا علم صرف مجھے ہے اس لئے کہ واگ پہلے غیر آباد ٹاپو
نے وہاں خفیہ اڈا بنایا ہوا تھا۔ میں منشیات کی سمگلنگ

کے ایک بین الاقوامی نیٹ ورک سے بھی منسلک تھا اور یہ اڈا
نے خود اپنے لئے تیار کیا تھا۔ اس کے بعد میں نے منشیات
سمگلنگ ترک کر دی اور ڈولفن سے منسلک ہو گیا۔ تب یہ
کرنسی کے سٹورز کے طور پر استعمال ہونے لگا پھر جب
حکومت باچان نے قبضہ کر لیا تو ڈولفن نے کیڈو سے اپنا تمام
اپ اٹھا کر واگ شفٹ کر دیا اور اس اڈے میں اب پریس
لگی ہوئی ہے۔ پہلے وہاں صرف ایکریمین اور یورپی کرنسی چھاپی
تھی لیکن پھر سپر چیف نے حکومت اسرائیل کے ساتھ مل کر
ممالک کے خلاف ایک پلان بنایا جس کے بارے میں مجھے
کی ضرورت نہیں۔ تمہیں یقیناً اس کے بارے میں علم
گذشتہ کافی عرصہ سے وہاں مسلسل اسلامی ممالک کی کرنسی
اور سٹور کی جا رہی ہے اور پھر مطلوبہ تعداد پوری ہوتے ہی
سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر پوری ہو جائے گی، پھر اسے
ممالک میں پھیلا دیا جائے گا اس لئے اگر تم لوگ ایک ہفتے
اندر اسے تباہ کر سکتے ہو تو ٹھیک۔ ورنہ پھر یہ کام تمہارے
سے بھی نکل جائے گا"...... جیگر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔
"تم وہ راز بتا رہے تھے"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا
"ہاں۔ وہ واگ تک حفاظتی انتظامات کے باوجود پہنچنے کا
راستہ ہے اور وہ راستہ واگ سے جنوب کی طرف تقریباً چار میل
فاصلے پر واقع ایک ویران ٹاپو سے جاتا ہے۔ تم یہ سن کر حیران

جسے ٹاکورا کہا جاتا ہے، سے واگ تک زیر آب پہاڑی
اور ان پہاڑی چٹانوں کے درمیان وہ راستہ ایک قدرتی
مورت میں بنا ہوا ہے لیکن اس سرنگ میں پانی بھرا ہوا
اس میں تیر کر ہی آگے بڑھا جا سکتا ہے لیکن اس سرنگ پر
مات اس لئے نہیں کئے گئے کہ اسے ناقابل عبور سمجھا جاتا
علاوہ اور کسی کو اس سرنگ کے بارے میں علم تک
اس سرنگ سے آدمی آسانی سے اس جگہ تک پہنچ سکتا ہے
واگ تک کسی قسم کا کوئی حفاظتی انتظام نہیں ہے"۔

درست کہہ رہے ہو"...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے
اسے واقعی یقین نہ آ رہا تھا کہ ایسا بھی ممکن ہے۔ یہ تو
لوم تھا کہ زیر آب پہاڑی چٹانوں کے سلسلے ہوتے ہیں جو
کے لئے انتہائی خطرناک سمجھے جاتے ہیں لیکن ان پہاڑی
کسی سرنگ کے بارے میں اس نے پہلی بار سنا تھا۔
مد درست کہہ رہا ہوں۔ یہ سرنگ اس جگہ تک جاتی ہے
لتی انتظامات کے اندر ہے اس لئے اس سرنگ کی مدد سے
تک پہنچا جا سکتا ہے البتہ کیڈو تک نہیں پہنچا جا سکتا
کے گرد باچانی حکومت نے حفاظتی انتظامات کا ایک اور
کھا ہے"...... جیگر نے کہا۔
راز بتانے کا بے حد شکریہ۔ گڈ بائی"...... ٹائیگر نے

اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازہ کھول کر باہر
اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھا اس ہوٹل کی طرف
جا رہا تھا جہاں عمران اور اس کے ساتھی گرام جانے سے پہلے
پذیر تھے اس لئے اس کا خیال تھا کہ عمران اور اس کے ساتھ
ہوٹل میں ہی واپس آکر ٹھہرے ہوں گے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل البانو کے ایک کمرے میں
تھا۔ وہ سب ایکریمی میک اپ میں تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں
ایئرپورٹ سے پہلے واپس اسی ہوٹل میں پہنچا تھا جہاں سے وہ
رٹ گئے تھے۔ چونکہ وہ کمرے پہلے ہی چھوڑ چکے تھے اس لئے
نے نئے کمرے بک کرالئے تھے البتہ عمران واپسی پر راستے میں
مارکیٹ سے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے نئے لباس اور
اپ کا سامان لے آیا تھا۔ عمران نے ہوٹل پہنچتے ہی اپنے
ھیوں کو آئندہ کا لائحہ عمل مختصر طور پر بتا دیا تھا اس لئے ان سب
اپنے اپنے کمرے میں پہنچ کر نہ صرف لباس تبدیل کر لیا بلکہ میک
کر کے ایکریمین بن گئے اور پھر انہوں نے ایک ایک کر کے
چھوڑے اور سیدھے ہوٹل البانو پہنچ گئے جہاں انہوں نے فرضی
سے کمرے بک کرالئے۔ سب سے آخر میں عمران پہنچا تھا۔

اس وقت اس کے سارے ساتھی کمرے بک کرانے کے بعد کمروں
چکر لگا کر واپس ہال میں آکر بیٹھ گئے تھے تاکہ ایک دوسرے سے مل
بھی سکیں اور انہیں اپنے کمروں کے بارے میں بھی بتا سکیں۔ عمران
بھی کمرہ بک کرانے کے بعد اپنے کمرے کا چکر لگا کر وہاں پہنچ گیا تھا اور
پھر اس نے وہاں اپنے ساتھیوں کو اپنے کمرے کے بارے میں بتایا
اور وہ سب ایک ایک کر کے اس کے کمرے میں پہنچ گئے۔

"کیا تمہیں خطرہ تھا کہ کیسانو یا وہ جیگر ہم پر حملہ کرے گا"۔
جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اب لازماً ایسا ہو گا اس لئے مجھے یہ ساری گیم کھیلنی پڑی
ہے کیونکہ اگر ہم اس چکر میں پھنس جاتے تو پھر ہمارا اصل ہدف رہ
جاتا۔ ہم نے جلد از جلد واگ پر ریڈ کرنا ہے"...... عمران نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تم نے اس سلسلے میں کیا پلان بنایا ہے"...... جولیا نے
کہا۔

"ٹائیگر کام کر رہا ہو گا اور مجھے امید ہے کہ وہ کیسانو کے بارے
میں حتمی معلومات معلوم کر لے گا کیونکہ وہ زیر زمین دنیا میں کام کرتا
رہتا ہے اس لئے اسے ان لوگوں سے نمٹنے کے طریقے زیادہ بہتر طور
پر آتے ہیں۔ اس کے بعد ہم کیسانو سے واگ اور کیڈو کے بارے
میں اصل حالات معلوم کر کے کوئی لائحہ عمل طے کریں گے"۔
عمران نے جواب دیا۔

عمران صاحب۔ کیا آپ وہاں کھل کر کام نہیں کرنا چاہتے"۔
نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

ہاں۔ وہاں بظاہر باچان حکومت کا ہولڈ ہے اور اگر ہم نے
سیکرٹ سروس کے طور پر وہاں کام کیا تو پاکیشیا اور باچان
میان تعلقات خراب ہو سکتے ہیں کیونکہ کرنل شوجن اس
چکر میں ملوث ہے اور اس کے ملوث ہونے کا مطلب ہے کہ
کومت کے اعلیٰ حکام بھی بہرحال اس سارے کھیل میں کسی
انداز میں وابستہ ہیں لیکن سرکاری طور پر کسی نے اس بات
نہیں کرنا اور حکومت باچان اور حکومت پاکیشیا کے
ہان انتہائی گہرے تعلقات بھی ہیں اور بے شمار ایسے معاہدے
ہیں جن کی منسوخی کا پاکیشیا متحمل نہیں ہو سکتا"...... عمران نے
بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

لمال ہے۔ تم اس انداز میں بھی ساتھ ہی سوچتے ہو۔ حیرت
...... اچانک تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے
سکرا دیا۔

لیڈر کو ہر انداز میں سوچنا پڑتا ہے تنویر۔ حکومت پاکیشیا کی اگر
ائندگی کرتے ہیں تو ہمیں حکومت اور پاکیشیا کے عوام کے
ت کا بھی ساتھ ہی خیال رکھنا پڑتا ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم اپنا
تو مکمل کر لیں لیکن حکومت اور پاکیشیا کے عوام کے مفادات
صان پہنچا بیٹھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آج مجھے اندازہ ہوا ہے کہ چیف کیوں ہر بار تمہیں لیڈ
ہے۔ آج سے پہلے میں سمجھتا تھا کہ تمہاری کارکردگی، ذہانت اور
خوش قسمتی کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے لیکن آج مجھے معلوم ہوا
تم سیکرٹ ایجنٹ کے ساتھ ساتھ سیاستدان بھی ہو"...... تنو
اپنی عادت کے مطابق کھل کر بات کرتے ہوئے کہا تو سب
اختیار ہنس پڑے۔

"پہلے تو اس بات کا شکریہ کہ تم نے مجھے سیکرٹ ایجنٹ تسلیم
لیا اور دوسرا اس بات کا شکریہ کہ تم نے مجھے سیاستدان مان لیا حالانکہ
یہ دونوں ایک دوسرے کے متضاد ہیں"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"تمہاری پوری شخصیت ہی تضادات سے بھری ہوئی ہے۔ بظاہر
تو بھیڑ بکری نظر آتے ہو لیکن وحشی سانڈوں سے بھی زیادہ خوفنا
ہو۔ فضول باتیں کرتے ہو تو لگتا ہے کہ تم جیسا احمق اور مسخرا
دنیا میں کوئی دوسرا پیدا ہی نہیں ہوا۔ سنجیدگی اختیار کرتے ہو تو
ہے کہ تم وہ کنواں ہو جس کی اتھاہ کا کسی کو علم ہی نہیں
سکتا"...... تنویر نے کہا تو ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس
پڑے۔

"اصل ہمت تو تمہاری ہے کہ تم پھر بھی میرے رقیب بنے
ہوئے ہو"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو کمرہ بے
اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور اس بار تو تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا

عمران صاحب۔ کیا ٹائیگر کو آپ نے بتا دیا تھا کہ آپ نے
منسوخ کر دی ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار
پڑا۔

"اوہ۔ واقعی مجھے تو اس بات کا خیال تک نہیں رہا۔ وہ تو یہی سمجھ
گا کہ ہم گرام جا کر وہاں سے واپس لوٹیں گے"...... عمران نے
طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

کیا اس سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ نہیں ہو سکتا"...... جولیا نے کہا۔

نہیں۔ یہاں کیسانو گروپ خاصا طاقتور ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ
نسمیٹر کال کیچ کر لیں اس طرح ہمارا یہ ٹھکانہ بھی سامنے آ سکتا
...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے
ئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس
کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
دی۔

"ماسٹر کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے ایکریمی لہجے میں کہا تو
سری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر فون
پر وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو انکوائری آپریٹر نے بتائے

ماسٹر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز

سنائی دی۔

"رافٹ سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے پرنس بول رہا ہوں"۔
عمران نے اس بار پاکیشیائی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رافٹ بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آ
سنائی دی۔

"رافٹ۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے"
عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پرنس آف ڈھمپ آپ۔ فرمائیں"۔۔۔ دوسری طرف سے
چونک کر کہا گیا۔

"ٹائیگر جہاں بھی ہو اسے اطلاع دے دو کہ وہ ہوٹل ابانو میں
مائیکل سنف کو کال کرے۔ وہ اسے ضروری ہدایات دے گا"۔
عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران
نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اب ٹائیگر خود ہی یہاں کال کرے گا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ ماسٹر کلب کا رافٹ کون ہے"۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر
پوچھا۔

"ٹائیگر کا دوست۔ اس سے پاکیشیا میں بات ہوئی تھی لیکن
بھی کیسانو گروپ کے مقابلے پر آنے کے قابل نہیں ہے۔ ٹائیگر ا

ے رابطہ رہتا ہے اور اسے معلوم ہے کہ اگر میں نے کوئی پیغام
ہو گا تو اس کے ذریعے ہی دوں گا"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں خود بھی اس بارے میں کچھ کرنا چاہئے"۔
لمحوں کی خاموشی کے بعد جولیا نے کہا۔

ہمارے لئے اب کوئی راستہ کھلا ہوا نہیں رہا۔ نہ ہی چانگ
معلوم کیا جا سکتا ہے اور نہ کرنل شوجن سے۔ لے دے کر وہ
انو بچ جاتی ہے اور وہ بھی غائب ہو چکی ہے اور میرا خیال ہے کہ
کے آدمی جنگر کو اس بارے میں معلومات نہ ہوں گی البتہ
یمیا جا کر معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں لیکن وہاں جانے اور
واپس آنے میں خاصا وقت ضائع ہو گا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

کیا ٹائیگر واقعی کیسانو کے بارے میں معلومات حاصل کر لے
۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے بتایا ہے کہ اس کا تعلق چونکہ زیرزمین دنیا سے
ہے اور زیرزمین دنیا چاہے کسی بھی ملک کی ہو تقریباً ایک جیسی
وتی ہے اس لئے جس تیزی سے ٹائیگر معلومات حاصل کر سکتا
اتنی تیزی سے ہم نہیں کر سکتے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سب نے
بار پھر اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک وہ بیٹھے
ں میں اس واگ اور کیڈو کے بارے میں ہی باتیں کرتے رہے پھر
نک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ

بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مائیکل سٹف بول رہا ہوں"...... عمران نے ایکریمی لہجہ میں کہا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کہاں سے بول رہے ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"پبلک بوتھ سے باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہاں۔ بتاؤ معاملات کس نہج تک پہنچے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں آ جاؤں۔ تفصیل سے بات کرنی ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"بہتر ہے۔ اپنی بجائے جانسن کو بھیج دو"...... عمران نے جواب دیا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ وہ ایکریمی میک اپ میں آئے"۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آخر اس قدر احتیاط کی کیا ضرورت ہے"...... جولیا نے قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اماں بی کہتی ہیں کہ پردیس میں بے حد محتاط رہنا چاہئے حتیٰ کہ

میں پیسے ہوں اسے اوپر سے باقاعدہ سی لیا جائے تاکہ جیب آسانی سے پیسے نہ نکال سکیں"...... عمران نے مسکراتے کہا۔

جیب کترے تو نیچے سے جیب کاٹتے ہیں عمران صاحب"۔ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تو کیا ہوا۔ اوپر سے تو جیب بچ جائے گی"...... عمران نے کہا بے اختیار ہنس پڑے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر سنائی دی تو عمران کے اشارے پر صفدر نے اٹھ کر دروازے نی ہٹا دی اور دروازہ کھولا تو ٹائیگر ایکریمی میک اپ میں اندر ہوا۔ چونکہ انہیں ٹائیگر کی آمد کے بارے میں علم تھا اس لئے میک اپ کے اسے دیکھتے ہی وہ سب پہچان گئے تھے۔ ٹائیگر ندر آتے ہی صفدر نے دروازہ دوبارہ بند کر دیا جبکہ ٹائیگر نے کو سلام کیا اور پھر عمران کے اشارے پر سامنے کرسی پر مؤدبانہ میں بیٹھ گیا۔

تم نے رافٹ سے رابطہ کیا تھا یا رافٹ نے تم سے رابطہ کیا ..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

میں نے رافٹ سے رابطہ کیا تھا۔ اس نے آپ کا پیغام دیا تو آ گیا۔ ویسے اس وقت پورے ہاکاڈو میں آپ کو انتہائی سے تلاش کیا جا رہا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

کون کر رہا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" جارڈن گروپ۔ اسے ڈولفن کے ہیڈ کوارٹر نے آپ کو ہلاک کرنے کے لئے ہائر کیا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

" کیسانو کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" کیسانو کیڈو پہنچ چکی ہے باس۔ ڈولفن ہیڈ کوارٹر نے اسے بھجوا دیا ہے تاکہ اگر آپ کسی طرح وہاں پہنچ جائیں تو وہ وہاں آپ کے خلاف کام کر سکے۔ میجر شانگ کو اس کی ماتحتی میں دے دیا ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

" گڈ شو۔ اچھی معلومات حاصل کر لی ہیں تم نے۔ کیا تفصیل ہے"۔ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو ٹائیگر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا اور پھر اس نے روشی کے ساتھ چکر چلا کر جیگر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے اور پھر جیگر کے پاس جا کر اس سے ہونے والی تمام بات چیت پوری تفصیل سے بتا دی۔

" گڈ۔ اس بار واقعی تم نے کام کیا ہے"...... عمران نے ایک بار پھر تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" ایک انتہائی اہم ترین بات جیگر نے بتائی ہے باس"۔ ٹائیگر نے عمران کی تعریف پر بے اختیار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس جیگر نے یہی کہا ہو گا کہ تم باقاعدہ سسپنس پیدا کر کے بتانا۔ کیوں"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سخت ہو گیا۔

ری باس۔ میں نے اس لئے پہلے یہ بات نہ کی تھی تاکہ پوری سے بتا سکوں"...... ٹائیگر نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں

اب بتا دو یا اس کو سننے سے پہلے مجھے کان پکڑنے پڑیں .... عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

اس۔ اس نے بتایا ہے کہ واگ سے دس کلو میٹر دور ایک ٹاپو سے زیر آب ایک خفیہ راستہ واگ پر نکلتا ہے۔ زیر آب سلسلہ ہے جس میں باقاعدہ ایک قدرتی سرنگ ہے۔ اس کی مدد سے سمندر کے اندر قائم کئے گئے حفاظتی انتظامات کے سانی سے واگ پہنچا جا سکتا ہے"...... ٹائیگر نے جلدی جلدی روع کر دیا۔

یہ واقعی اہم خبر ہے۔ تفصیل سے بتاؤ"...... عمران نے ایک مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر کا ستا ہوا چہرہ ایک بار پھر کھل ر پھر اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

گڈ۔ یہ ہوئی اصل کام کی بات۔ اب تم نے جا کر اس ٹاپو تک کے تمام انتظامات کرنے ہیں اور وہاں سے سرنگ کے اندر سفر کے بھی اور اسلحہ بھی۔ تم سمجھ سکتے ہو کہ کون سا اسلحہ اس میں کام آ سکتا ہے۔ تمام انتظامات مکمل کر کے تم نے مجھے کال ہے"...... عمران نے کہا۔

یس باس"...... ٹائیگر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"رقم کی ضرورت تو نہیں ہو گی تمہیں"...... عمران نے کہا۔
"نہیں باس۔ اس کا بندوبست میں نے پہلے ہی کر رکھا ہے"۔
ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران کے سرہلانے پر اس نے سلام کیا او
دروازے کی طرف مڑ گیا۔ صفدر ایک بار پھر اٹھا اور ٹائیگر کے پیچھے
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر کے باہر جانے کے بعد اس نے
دروازہ بند کر کے چٹخنی چڑھا دی اور واپس آ گیا۔
"یہ تم ٹائیگر کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہو۔ کیا وہ تمہارا غلام
ہے"...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔
"وہ میرا شاگرد ہے اور بزرگوں سے سنا ہے کہ شاگرد کو اس کی
جگہ پر رکھنا چاہئے ورنہ وہ استاد سے بھی آگے نکل جاتا ہے اس نے
مجبوری ہے ورنہ ہو سکتا ہے کہ کل کو تمہارا چیف میری بجائے اسے
تمہارا لیڈر بنا دے اور میں اس چھوٹے سے چیک سے بھی محروم ہو
جاؤں جس کی بنیاد پر میں آغا سلیمان پاشا کو بہلائے رکھتا ہوں"۔
عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
"وہ بے چارہ تمہاری اتنی عزت کرتا ہے کہ تمہارے سخت لہجے پر
ہی سہم جاتا ہے اور تمہاری ذرا سی تعریف پر کھل اٹھتا ہے"۔ جولیا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"وہ ٹائیگر ہے اور ٹائیگر کو کنٹرول کرنے کے لئے ضروری ہے کہ
ہاتھ میں کوڑا موجود رہے"...... عمران نے کہا اور اس بار سب
ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

لران صاحب ٹائیگر نے جیگر کو زندہ چھوڑ کر غلطی نہیں کی۔
نو کو بھی کال کر سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو راستہ
بتایا ہے اسے بھی بطور ٹریپ استعمال کیا جائے"۔ اچانک
بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک
ان کے چہروں پر تشویش کے آثار ابھر آئے تھے۔
ہیں۔ اس نے جیگر کو زندہ چھوڑ کر عقلمندی کا ثبوت دیا ہے
جیگر کی موت کی اطلاع بہرحال کیسانو تک فوراً پہنچ جاتی اور
معلوم ہو جاتا کہ ہم نے جیگر سے معلومات حاصل کر لی ہیں اور
سے معلوم ہو گا کہ جیگر کو اس بارے میں کیا کیا معلوم ہے اور
تک جیگر کے کیسانو کو کال کر کے ہمارے متعلق اطلاع دینے
ہے تو مجھے یقین ہے کہ ایسا نہیں ہو گا کیونکہ اس طرح جیگر
یہ بھی بتانا پڑے گا کہ اس کا ہم سے کیسے رابطہ ہوا اور اسے
علوم ہوا کہ ہمارا یہ پروگرام ہے جبکہ ڈولفن کے ہیڈ کوارٹر نے
کے لئے دوسرے گروپ کو ہائر کر لیا ہے تو لامحالہ اس نے
ہے گروپ کے تمام آدمیوں کو پیچھے ہٹے رہنے کا بھی کہہ دیا ہو
.. عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور سب نے
میں سرہلا دیئے۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کمرے میں موجود کیسانو نے چونک
دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے میجر شانگ اندر داخل
تھا۔ کیسانو اس وقت کیڈو میں ہی موجود تھی اور اس نے یہاں
ہی نہ صرف تمام حفاظتی انتظامات کا تفصیل سے جائزہ لیا تھا بلکہ
نے میجر شانگ کو بھی خصوصی ہدایات دے دی تھیں تاکہ
انتظامات کو زیادہ موثر بنایا جاسکے۔

"کیا ہوا میجر شانگ"...... کیسانو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی ہدایات کے مطابق تمام معاملات سیٹ کر دیئے گئے
مادام"...... میجر شانگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور خود میز کی دو
طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا واگ پر چیکنگ سنٹر قائم ہو گیا ہے یا نہیں"...... کیسا
نے پوچھا۔

بارے میں ہدایات دے دی گئی ہیں مادام۔ چند گھنٹوں
ایسا ہو جائے گا لیکن مادام جب واگ ہمارے حفاظتی
کے اندر موجود ہے تو پھر اس پر خصوصی چیکنگ سنٹر قائم
کیا فائدہ ہو گا"...... میجر شانگ نے کہا۔

مران اور اس کے ساتھی انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں میجر
یہ لوگ ایسے ایسے طریقے اپناتے ہیں کہ انسان سوچ بھی
اس لئے میں نے یہاں آتے ہی سب سے پہلے کرنل شوجن
کی تھی اور اسے بتا دیا تھا کہ جب تک عمران اور اس کے
کا خاتمہ نہیں ہو جاتا یا اسلامی بلاک کے خلاف ہمارا مشن
ہیں ہو جاتا اس وقت تک باچانی حکام کو بھی یہاں نہ آنے دیا
یونکہ ہو سکتا ہے کہ عمران کسی اعلیٰ آفیسر کے روپ میں یہاں
ئے اور ہم خود اس کا استقبال کرتے نظر آئیں"...... کیسانو
مکراتے ہوئے کہا۔

نے واقعی حیرت انگیز بات سوچی ہے مادام۔ کم از کم یہ
میرے ذہن میں تو کبھی نہ آ سکتا تھا"...... میجر شانگ نے
ہوئے کہا۔

نے صرف مثال دی ہے۔ سیکرٹ ایجنٹ فوجیوں کے
کام نہیں کرتے۔ ان کے کام کرنے کا انداز یکسر مختلف
س لئے واگ میں چیکنگ سنٹر بے حد ضروری ہے تاکہ ارد
ٹاپوؤں پر نقل و حرکت کو مارک کیا جاسکے"...... کیسانو نے

کہا اور میجر شانگ نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"آپ نے بتایا تھا کہ ہاکاڈو میں کسی جارڈن گروپ کو اس ہلاکت کا ٹاسک دیا گیا ہے۔ کیا وہ کامیاب نہ ہو سکیں گے"۔۔ لمحوں کی خاموشی کے بعد میجر شانگ نے کہا۔

"سر چیف کو جارڈن اور اس کے گروپ پر اعتماد ہے اور وہ گروپ انتہائی تیز اور فعال گروپ بھی ہے لیکن میرا خیال ہے وہ ایک صورت میں کامیاب ہو سکتے ہیں کہ عمران اور اس ساتھیوں کو اس بات کا علم نہ ہو سکے کہ یہ گروپ ان کے خلاف کر رہا ہے"...... کیسانو نے کہا۔

"انہیں کیسے معلوم ہو گا مادام"...... میجر شانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہت سی باتوں کا انہیں اس انداز میں علم ہو جاتا ہے کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ سیکرٹ ایجنٹ مسلسل ادھر ادھر سے معلومات حاصل کرتے رہتے ہیں اور وہ جہاں بھی جاتے ہیں وہاں پہلے سے ایسے انتظامات کر لیتے ہیں۔ البتہ اب تمہارے بات کرنے پر مجھے خیال آ رہا ہے کہ مجھے جارڈن سے اس بارے میں معلومات حاصل کر لینی چاہئیں تاکہ موجودہ صورت حال کا صحیح علم ہو سکے"...... کیسانو نے کہا اور پھر اس نے ساتھ پڑے ہوئے ایک مخصوص ساخت کے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو کیسانو کالنگ جارڈن۔ اوور"...... فریکونسی ایڈجسٹ ، اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس جارڈن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا ہوا جارڈن۔ اوور"...... کیسانو نے

"وہ اپنے ہوٹل سے پراسرار طور پر غائب ہو گئے ہیں۔ ان کی جاری ہے اور جلد ہی ان کے بارے میں معلومات مل جائیں گی پھر ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اوور"...... جارڈن نے جواب دیا۔

"کیسے غائب ہو گئے ہیں۔ کیا انہیں تمہارے بارے میں اطلاع مل گئی تھی۔ اوور"...... کیسانو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اطلاع کیسے مل سکتی ہے لیکن اس کے باوجود وہ اچانک غائب ہو گئے ہیں جبکہ میرے آدمی وہاں نگرانی بھی کر رہے تھے اور ان کی کے مطابق وہ کمروں میں موجود تھے۔ میں اپنے گروپ کے خود اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے گیا تھا۔ ہم نے اچانک ان کمروں پر دھاوا بولا لیکن سارے کمرے خالی پڑے ہوئے تھے اور کسی نے بھی انہیں جاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اوور"۔ جارڈن جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ میک اپ کر کے نکل گئے ہوں۔ تمہارے اب کس طرح انہیں ٹریس کر رہے ہیں۔ اوور"...... کیسانو

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" میرے آدمی تمام ہوٹلوں میں چیکنگ کر چکے ہیں لیکن وہ
وہاں نہیں ملے۔ اب وہ پرائیویٹ رہائش گاہیں چیک کر رہے ہیں
میرا ذاتی خیال بھی یہی تھا کہ وہ میک اپ کر کے وہاں سے نکلے
گے اور میرے آدمی انہیں چیک نہیں کر سکے لیکن میں نے
آدمیوں کو ہدایات دے دی ہیں کہ وہ ان کے گروپ کو مدنظر
چیکنگ کریں اور وہ انہیں بہرحال تلاش کر لیں گے کیونکہ پاکا
ہمارے گروپ سے کوئی جگہ چھپی نہیں رہ سکتی۔ اوور"۔ جارڈن
جواب دیتے ہوئے کہا۔
" تمہارا مطلب ہے کہ تم نے اپنے آدمیوں کو ہدایات
ہیں کہ وہ ایک عورت اور چار مردوں کے گروپ کو ٹریس
اوور"...... کیسانو نے چونک کر کہا۔
" ہاں۔ کیوں۔ اوور"...... جارڈن نے چونکتے ہوئے لہجے
پوچھا۔
" لیکن اگر وہ علیحدہ علیحدہ ہو کر کسی ہوٹل میں گئے ہوں تو
اوور"...... کیسانو نے کہا۔
" بہرحال ان کی تلاش تو جاری رہے گی اور ظاہر ہے وہ آپس
رابطہ بھی کریں گے۔ اوور"...... جارڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا
" تم ایک کام کرو جارڈن۔ وہ لامحالہ فوری طور پر کیڈو کے
روانہ ہوں گے اس لئے تم ایسی جگہوں کو چیک کراؤ جہاں

انتہائی طاقتور لانچ مل سکتی ہو اور دوسری بات یہ کہ فوری طور
اسلحہ فروخت کرنے والوں کو چیک کراؤ کیونکہ لامحالہ وہ
نے سے پہلے خصوصی ساخت کا اسلحہ بھی ضرور خریدیں گے۔
غوطہ خوری کے جدید لباس فروخت کرنے والوں کو بھی
اؤ۔ یقیناً کہیں نہ کہیں سے ان کے بارے میں اطلاعات مل
۔ اوور"...... کیسانو نے کہا۔
رہ ہاں۔ یہ واقعی اچھا پوائنٹ ہے۔ ٹھیک ہے مادام کیسانو
ری احکامات دے دیتا ہوں۔ اوور"...... جارڈن نے کہا۔
یں تمہیں اپنی خصوصی فریکونسی بتا دیتی ہوں اگر ان کے
میں اطلاع مل جائے یا ان کا خاتمہ ہو جائے تو تم نے فوری
مجھے اس فریکونسی پر اطلاع دینی ہے۔ اوور"...... کیسانو نے
کے ساتھ ہی اس نے کیڈو کی مخصوص فریکونسی بتا دی۔
رکے ٹھیک ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے جارڈن نے کہا
انو نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
اپ کے سوچنے کا انداز واقعی عام انداز سے ہٹ کر ہے مادام
..... میجر شانگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا ہے کہ سیکرٹ ایجنٹ کی تربیت
انداز میں کی جاتی ہے اس لئے اس کے سوچنے کا انداز بھی عام
سے مختلف ہوتا ہے"...... کیسانو نے مسکراتے ہوئے
دیا اور میجر شانگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں جیگر سے بھی رپورٹ لے لوں ہو سکتا ہے کہ اس
کا سراغ لگالیا ہو۔ وہ میرا تربیت یافتہ ہے"...... مادام کیسانو
اور پھر سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیز
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جیگر کی آواز سنائی دی لیکن
کا لہجہ بے حد محتاط تھا۔
"کیسانو بول رہی ہوں"...... کیسانو نے کہا۔
"اوہ۔ یس مادام۔ میں پریشان ہو گیا تھا کہ سپیشل نمبر پر
کس کی کال آ گئی ہے"...... اس بار جیگر نے کھل کر بات
ہوئے کہا۔
"جارڈن گروپ کے بارے میں کوئی رپورٹ ہے تمہارے
پاس"...... کیسانو نے میجر شانگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو
شانگ بے اختیار مسکرا دیا۔
"یس مادام۔ جارڈن گروپ ابھی تک کامیاب نہیں ہو
عمران اور اس کے ساتھی واپس ہوٹل میں آئے۔ انہوں نے اپنے
کمرے بک کرائے۔ میرے آدمی ان کی نگرانی کر رہے تھے ہم
نے جارڈن کے آدمیوں کو ان کے بارے میں بتایا اور اپنے آدمی
کو ہٹا لیا۔ جارڈن خود اپنے آدمیوں کے ساتھ ان کا خاتمہ کرنے
پہنچا تو کمرے خالی پڑے ملے۔ وہ لوگ غائب ہو چکے تھے۔ اب جار
کے آدمی انہیں ہاکاڈو میں تلاش کرتے پھر رہے ہیں"...... جیگر

دیتے ہوئے کہا۔
اس کا مطلب ہے کہ انہیں کہیں سے یہ اطلاع مل گئی تھی کہ
کے خلاف کام ہو رہا ہے"...... کیسانو نے کہا۔
"میرا خیال ہے مادام کہ انہوں نے جارڈن کے آدمیوں کی نگرانی
کر لی ہو گی کیونکہ یہ لوگ بہرحال اس انداز میں نگرانی نہیں
تھے کہ سیکرٹ ایجنٹوں کی نظروں سے اپنے آپ کو بچا سکیں اور
محالہ انہوں نے کسی ایک سے معلومات حاصل کی ہوں
...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کیسانو نے اس انداز
سر ہلایا جیسے وہ جیگر کی بات سے متفق ہو۔
کیا تم نے اس سلسلے میں کوشش کی ہے"...... کیسانو نے

۔ مادام۔ چونکہ مجھے اس کا حکم نہ تھا اب اگر آپ حکم دیں تو میں
ٹریس کرنے کا کام شروع کرا دوں"...... جیگر نے جواب دیتے
کہا۔
میرا خیال ہے کہ تم جارڈن کے آدمیوں سے زیادہ آسانی سے یہ
لر سکتے ہو"...... کیسانو نے کہا۔
"یس مادام"...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تو پھر تم بھی انہیں ٹریس کراؤ اور اگر ان کے بارے میں کوئی
مات ملیں تو انہیں جارڈن کی بجائے تم مجھے براہ راست اطلاع
...... کیسانو نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی مادام"...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن خیال رکھنا جارڈن کے آدمیوں کو اس بارے میں معلوم نہ ہو ورنہ سپر چیف تک بات پہنچ جائے گی اور سپر چیف ا... معاملات میں بے حد سخت رویہ رکھتے ہیں کہ ان کے احکامات کی حرف بحرف تعمیل نہ ہو اور تم جانتے ہو کہ انہوں نے ہمیں ہاکاڈو میں ان احکامات کے خلاف کام کرنے سے منع کر دیا ہے"...... کیسانو نے کہا۔

"یس مادام۔ اسی لئے تو میں بھی خاموش رہا ہوں"...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تم نے مجھے اطلاع دینی ہے۔ میں خود سپر چیف بات کروں گی"...... کیسانو نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب گا۔

"کن پوائنٹ پر ٹریس کرو گے انہیں"...... کیسانو نے پوچھا۔

"مادام وہ لامحالہ کیڈو پر ریڈ کرنے کی کوشش کریں گے اور اس کے لئے لازماً وہ کوئی لانچ حاصل کریں گے۔ اسلحہ اور دوسرا متعلقہ سامان بھی انہیں خریدنا پڑے گا اس لئے میرا خیال ہے کہ ان پوائنٹس پر اگر چیکنگ کی جائے تو جلد ہی ان کے بارے میں اطلاعات مل سکتی ہیں"...... جیگر نے کہا۔

"گڈ شو جیگر۔ مجھے یہی توقع تھی کہ تم پر میری محنت ضائع نہیں گی"...... کیسانو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

تھینک یو مادام۔ یہ واقعی آپ کی ٹریننگ ہے ورنہ میں اس کہاں تھا"...... دوسری طرف سے جیگر نے کہا۔

اوکے میری مخصوص فریکونسی نوٹ کرو اور جیسے ہی ان کے میں کوئی حتمی اطلاع ملے مجھے اس فریکونسی پر کال کر لینا"۔ یسانو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کیڈو کی خصوصی یکونسی بتا دی۔ یہ وہی فریکونسی تھی جو اس نے پہلے جارڈن کو بتائی اور پھر فون آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"مادام اگر عمران اور اس کے ساتھی کسی طرح کیڈو یا واگ پہنچ ی جائیں تب بھی وہاں ان کا زندہ رہنا ناممکن ہے اس کے باوجود اس طرح پریشان ہیں کہ جیسے اگر وہ کیڈو یا واگ پہنچ گئے تو میں شکست ہو جائے گی"...... چند لمحے خاموش بیٹھنے کے بعد میجر انگ نے کہا تو مادام کیسانو بے اختیار چونک پڑی۔

"کیڈو میں تو واقعی ایسے انتظامات ہیں کہ کوئی آدمی بغیر ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈنگ کے کیڈو میں دوسرا سانس بھی نہیں لے سکتا لیکن واگ میں تو ایسے انتظامات نہیں ہیں۔ پھر تم نے کس بنیاد پر واگ کے لئے یہ دعویٰ کر دیا ہے"...... مادام کیسانو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ گذشتہ سال جب اسلامی بلاک
خلاف کام شروع کیا گیا تھا تو واگ کے حفاظتی انتظامات ڈونفن
سرچیف کے حکم کے مطابق کیڈو سے بھی زیادہ جدید بنا دیئے
تھے اور اس وقت وہاں کیڈو سے زیادہ پاورفل اور جدید ماسٹر کمپیوٹر
کام کر رہا ہے"...... میجر شانگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ لیکن تم نے پہلے تو اس بات کا اشارہ تک نہیں کیا تھا
کیسانو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں سمجھا کہ آپ کو علم ہو گا"...... میجر شانگ نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔
"اوہ۔ پھر تو وہاں چیکنگ سنٹر بنانا حماقت کے سوا اور کچھ نہیں
ہے"...... مادام کیسانو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"میں نے اس سنٹر کو بھی ماسٹر کمپیوٹر کے تحت کرنے کے
احکامات دے دیئے ہیں"...... میجر شانگ نے کہا۔
"اوکے لیکن اگر مجھے واگ جانا پڑا تب"...... مادام کیسانو نے
اچانک ایک خیال کے تحت چونک کر پوچھا۔
"آپ کے بارے میں ماسٹر کمپیوٹر میں فیڈنگ کی جا چکی ہے"۔
میجر شانگ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"ویری گڈ میجر شانگ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ میں اپنی رپورٹ
میں سرچیف کو تمہارے بارے میں خصوصی انعامات کی سفارش
کروں گی"...... مادام کیسانو نے کہا۔

حد شکریہ۔ ویسے ایک بات میرے ذہن میں آئی ہے۔ اگر
ازت دیں تو میں کہوں"...... میجر شانگ نے کہا۔
ہاں کھل کر بات کرو۔ کیا بات ہے"...... مادام کیسانو نے

میرا خیال ہے کہ یہ دشمن اگر زندہ بچ گئے تو لامحالہ یہ لوگ
پر ریڈ کریں گے کیونکہ ان کا ٹارگٹ واگ ہی ہے کیڈو نہیں
ہمیں عارضی طور پر اپنا ہیڈ کوارٹر واگ میں ہی منتقل کر دینا
اور آپ اور میں ہم دونوں وہیں رہیں"...... میجر شانگ نے

گڈ۔ تم نے اچھی بات سوچی ہے۔ پہلے چونکہ مجھے وہاں کے ماسٹر
کا علم نہ تھا اس لئے میرا خیال تھا کہ ہم کیڈو سے انہیں کور
گے لیکن اگر واگ میں بھی انتظامات ہیں تو پھر ہمارا یہاں رہنا
ہے۔ اوکے چلو وہاں چلتے ہیں"...... مادام کیسانو نے کہا۔
نے چونکہ اپنے آدمیوں کو رپورٹ دینے کے لئے یہاں کی
فریکونسی دی ہے اس لئے اس مخصوص فریکوئنسی کو واگ
لرنے کے مجھے خصوصی انتظامات کرنے ہوں گے اور دوسری
کہ واگ میں ماسٹر کمپیوٹر اور حفاظتی اقدامات کا انچارج ماسٹر
ہے اس لئے اسے یہ اطلاع دینی ہو گی تاکہ وہ فوری اقدامات کر
میجر شانگ نے کہا۔
کتنی دیر لگ جائے گی"...... مادام کیسانو نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ لگ جائے گا"...... میجر شانگ نے کہا۔

"اوکے۔جاؤ اور کرو یہ سب انتظامات"...... مادام کیسانو نے تو میجر شانگ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف چلا گیا۔

او کین کلب کے مینجر راجر سے ملنے کے بعد اطمینان بھرے چلتا ہوا کلب کی اندرونی راہداری سے گزر کر ہال میں پہنچا تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن ے تک پہنچتے ہوئے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سائیڈ میز پر ایک آدمی اس کے دروازے تک پہنچتے ہی تیزی سے اٹھا تھا۔ اٹھنے کا انداز مشکوک تھا۔ بیرونی گیٹ کے دروازے شیشے ہوئے تھے اور دروازے کے دونوں پٹ سائیڈوں پر کھلے تھے اس لئے اس نے دائیں پٹ کے شیشے میں اپنے عقب میں ی کو انتہائی مشکوک انداز میں اٹھتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ یہ س انداز میں اٹھا تھا کہ جیسے وہ ٹائیگر کے باہر نکل جانے سے دروازے تک پہنچ جانا چاہتا ہو اس لئے ٹائیگر اس کے انداز پر تھا۔ بہرحال وہ اسی طرح اطمینان سے چلتا ہوا دروازہ کراس کر

کے کلب سے باہر آیا اور پھر اسی طرح اطمینان سے چلتا ہوا سڑک
کر دائیں ہاتھ پر مڑ کر پیدل ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ
پہنچا تو اس نے اس آدمی کو کلب کے دروازے سے نکل کر
انداز میں سر پر ہاتھ پھیر کر اشارہ کرتے ہوئے دیکھا اور اس
اشارے کو دیکھ کر ٹائیگر کو یقین ہو گیا تھا کہ اس کی باقاعدہ
کی جا رہی ہے اور نگرانی کرنے والا ایک نہیں بلکہ کئی ہیں۔
اس وقت ایکریمی میک اپ میں تھا اس لئے وہ سڑک پر چلتا ہو
رہا تھا کہ اس کی نگرانی کون کر رہا ہو گا اور ایسا کیوں ہو رہا ہے
پھر اس نے فیصلہ کر لیا کہ مزید آگے بڑھنے کی بجائے اسے ان
سے کسی ایک پر ہاتھ ڈال دینا چاہئے تاکہ صحیح صورت حال سامنے
سکے۔ وہ آدمی اب سڑک پر پہنچ کر اس کے پیچھے چلتا ہوا آگے بڑھتا
رہا تھا۔ آگے دائیں ہاتھ پر جاتی ہوئی ایک گلی تھی۔ ٹائیگر اس گلی
مڑ گیا اور دوسرے لمحے وہ گلی کی صورت حال دیکھ کر چونک پڑا
یہ گلی آگے جا کر بند ہو جاتی تھی اور دونوں طرف عمارتوں
دروازے تھے اور کوڑے کے چار پانچ بڑے بڑے ڈرم بھی
تھے۔ ٹائیگر پنجوں کے بل دوڑتا ہوا تیزی سے پہلے ڈرم کے پیچھے
رک گیا البتہ یہاں سے گلی کا وہ حصہ پوری طرح نظر آ رہا تھا
سے وہ گلی میں داخل ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے اس آدمی کو
سے گلی میں داخل ہوتے دیکھا لیکن وہ چند قدم آگے بڑھنے کے
یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر سڑک پر

دوسرے لمحے ایک اور آدمی اس کے قریب آ گیا۔ اس
سے کچھ کہا اور پھر وہ دونوں بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھنے
نظریں ان ڈرموں پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ ٹائیگر سمجھ گیا
لک پڑ گیا ہے کہ وہ ان ڈرموں کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔
ے لیکن انتہائی محتاط انداز میں دوسرے ڈرم اور پھر
اور آخر میں چوتھے ڈرم کے پیچھے ہو گیا جبکہ وہ دونوں
پہلے ڈرم کے قریب پہنچ چکے تھے۔ پھر ان میں سے ایک وہیں
دوسرے نے جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور نکالا اور پھر
تیزی سے اچھل کر وہ پہلے ڈرم کے پیچھے پہنچا لیکن ٹائیگر اس
ڈرم کی سائیڈ میں ہو گیا۔ ڈرم کی چوڑائی کی وجہ سے وہ
نے والے کو نظر آ سکتا تھا اور نہ اس آدمی کو جو پہلے ڈرم
تھا۔ وہ آدمی بڑے محتاط انداز میں چلتا ہوا چوتھے ڈرم کی
آ رہا تھا۔

روپر"...... اسی لمحے دوسرے آدمی نے بھی پہلے آدمی کے
ئے کہا اور ٹائیگر کو اس کے اس طرح پیچھے آ جانے کی وجہ
گیا۔ وہ پنجوں کے بل بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا پہلے
پہنچ کر ایک بار پھر پہلے ڈرم کی سائیڈ میں ہو گیا جبکہ وہ
دوران چوتھے ڈرم کو کراس کر کے دوسری طرف پہنچ گئے

نکل گیا۔ گلی تو بند ہے اور دروازے بھی بند ہیں"۔ ایک

حیرت بھری آواز سنائی دی تو ٹائیگر بے اختیار مسکرا دیا۔
" میرا خیال ہے کہ وہ یہ بند دیوار پھلانگ کر دوسری طرف
گیا ہے"...... ایک اور آواز سنائی دی۔
" آؤ"...... دوسرے نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے
پھر اِدھر اُدھر دیکھے بغیر تیز تیز قدم اٹھاتے گلی کے کنارے کی
بڑھتے چلے گئے۔ جب وہ سڑک پر پہنچ کر بائیں طرف کو مڑ
ٹائیگر ڈرم کی اوٹ سے نکلا اور انتہائی تیزی سے دوڑتا ہوا سڑک
اور ان کے پیچھے بائیں طرف کو مڑ گیا۔ وہ دونوں کچھ فاصلے پر نارم
رفتاری سے چل رہے تھے۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ ان کا مقصد اگلی
روڈ سے مڑ کر اس طرف پہنچنا ہے جہاں ان کے خیال کے مطا
دیوار پھلانگ کر پہنچا ہو گا اور پھر وہ دونوں سائیڈ روڈ پر مڑ کر
اس طرف کو بڑھنے لگے۔ ٹائیگر بھی ان کے پیچھے تھا۔ چونکہ
یقین تھا کہ ٹائیگر دیوار پھلانگ کر نکل گیا ہے اس لئے انہوں
ایک بار بھی مڑ کر پیچھے نہ دیکھا تھا۔ سائیڈ روڈ کے اختتام پر وہ
پر مڑے اور ٹائیگر نے اپنے قدم تیز کر لئے۔ وہ اب موقع اور
جگہ کی تلاش میں تھا تاکہ ان میں سے کسی ایک کو پکڑ کر
معلومات حاصل کر سکے۔ سائیڈ روڈ کے آخر پر پہنچ کر وہ اس
مڑا جدھر وہ دونوں گئے تھے اور اس کے ساتھ ہی اس کے
مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ اس طرف ایک چھوٹا سا پارک
میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں آ جا رہی تھیں اور ٹائیگر اس

سمجھ گیا تھا کہ یہ اس کے لئے انتہائی مناسب جگہ ہے۔
ایسے بے شمار چھوٹے چھوٹے پارک بنے ہوئے تھے جن میں
یاں، سنسان اور ویران کونے جان بوجھ کر رکھے جاتے
جوانوں کی دلچسپیوں میں عمومی طور پر مداخلت نہ ہو سکے۔
تیز قدم اٹھاتا ان کے بعد پارک میں داخل ہوا اور پھر اس
آدمی کو جو بعد میں گلی میں داخل ہوا تھا دائیں ہاتھ جاتے
یکھا جبکہ پہلا آدمی بائیں ہاتھ کی طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔
نے علیحدہ علیحدہ ہو کر پورے پارک کو چیک کرنے کا
بنایا تھا اور ظاہر ہے ٹائیگر کو اس موقع کا ہی انتظار تھا۔ وہ
رے آدمی کے پیچھے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی وہ
ویران سے کنج میں داخل ہوا ٹائیگر بھی بجلی کی سی تیزی سے
کے بل دوڑتا ہوا اس کے پیچھے کنج میں داخل ہوا۔ اسی لمحے
مڑا ہی تھا کہ ٹائیگر کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔
یک ہاتھ اس کے منہ پر پڑا اور دوسرا ہاتھ اس کی گردن کے
گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ آدمی اس اچانک افتاد پر کوئی
ظاہر کرتا ٹائیگر کے دونوں بازو مخصوص انداز میں حرکت میں
کٹک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی اس آدمی کا جسم یکلخت ڈھیلا
ٹائیگر نے اسے گھسیٹ کر جھاڑیوں کے درمیان اس طرح
کہ خاص طور پر چیک کئے بغیر وہ نظر نہ آ سکتا تھا اور پھر وہ خود
ی اس سائیڈ کے داخلے کی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا جہاں سے

اس کے خیال کے مطابق وہ پہلا آدمی پورے پارک کا راؤنڈ
اندر داخل ہوتا۔ اس کنج میں پانی خاصی مقدار میں موجود تھا ا
اس طرف کوئی نوجوان جوڑا نہ آیا تھا۔ ٹائیگر نے اس دوسرے
کی گردن توڑ کر اس لئے ہلاک کر دیا تھا کہ وہ پہلے آدمی سے معلو
حاصل کرنا چاہتا تھا کیونکہ یہ پہلا آدمی ہی کلب میں موجود تھا او
اسے گیٹ کی طرف بڑھتا دیکھ کر اٹھا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ق
کی تیز آواز سنائی دی تو ٹائیگر سر گھما کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے
پہلا آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ ٹائیگر کا بازو بجلی ک
تیزی سے گھوما اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ ٹائیگ
لات حرکت میں آئی اور اس کی کنپٹی پر پڑی۔ زوردار ضرب کھا
آدمی ایک بار پھر ہلکی سی چیخ مار کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ ٹا
کی سامنے والی دیوار کو پہلے ہی چیک کر چکا تھا۔ یہ ایسی دیوار
جس کی دوسری طرف گلی تھی۔ وہی گلی جس میں ڈرم تھے۔ ٹائیگر
جھک کر اس آدمی کو دونوں ہاتھوں پر اٹھایا اور مڑ کر وہ اس دیوار
طرف بڑھا اور پھر اس کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حر
میں آئے اور دوسرے لمحے اس بے ہوش آدمی کا جسم دیوار کے
سے گزر کر دوسری طرف ایک ہلکے سے دھماکے سے گرا۔ ٹائیگر
اسے اس انداز میں گرایا تھا کہ اسے زیادہ چوٹیں نہ آئیں ور
ہلاک بھی ہو سکتا تھا اور ہوش میں بھی آ سکتا تھا اور یہ دو
صورتیں ہی ٹائیگر کے لئے نقصان دہ ہو سکتی تھیں۔ یہاں وہ

اس لئے پوچھ گچھ نہ کر سکتا تھا کہ کسی بھی لمحے کوئی جوڑا یا کوئی
دار اندر داخل ہو سکتا تھا اس لئے اس نے مناسب یہی سمجھا تھا
وہ اس سے اس ویران گلی میں ہی اطمینان سے پوچھ گچھ کرے۔
دوسری طرف اچھال کر ٹائیگر ہٹا اور پھر کچھ فاصلے پر پہنچ کر وہ رکا
پھر تیزی سے دوڑتا ہوا دوبارہ دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دیوار
قریب پہنچتے ہی اس کا جسم کسی پرندے کی طرح ہوا میں اٹھا اور
لمحے کے لئے اس کے دونوں ہاتھ دیوار کے اوپر کنارے پر لگے
لمحے اس کا جسم قلابازی کھا کر دوسری طرف گیا اور دوسرے
ٹائیگر وہاں اس طرح کھڑا تھا جیسے دیوار پھلانگ کر آنے کی
وہ گلی کے سرے سے دوڑ کر اندر آیا ہو۔ دیوار کے ساتھ ہی
آدمی کا جسم زمین پر پڑا ہوا تھا۔ وہ بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔
نے جھک کر اسے اٹھایا اور پھر ڈرموں کی اوٹ میں لے جا کر
نے اسے زمین پر ڈالا اور پھر جھک کر اس نے اس کا ناک اور منہ
ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم
حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور
پنا ایک پیر اس نے اس کی گردن پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد جب
کراہتے ہوئے ہوش میں آیا اور اس کا جسم لاشعوری طور پر
کے لئے سمٹنے لگا ٹائیگر نے پیر کو مخصوص انداز میں دبا کر موڑ
وہ چونکہ عمران کا شاگرد تھا اس لئے عمران کے تمام حربوں کی
نے باقاعدہ پریکٹس کر رکھی تھی اور اسے جب بھی موقع ملتا تھا وہ

ان کے بارے میں عمران سے ڈسکس کر کے مزید معلومات حاصل
لیتا تھا اور یہ حربہ بھی اس نے باقاعدہ عمران سے سیکھا تھا۔ اس ۔
پیر موڑتے ہی اس آدمی کا سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو ۱۱
اس کا چہرہ یکلخت مسخ ہوتا چلا گیا۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ
آوازیں نکلنے لگیں۔ ٹائیگر نے پیر کو واپس موڑ لیا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"...... ٹائیگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"روبن۔ روبن۔ میرا نام روبن ہے"...... اس آدمی نے
رک کر دبی ہوئی آواز میں کہا۔

"کس سے تمہارا تعلق ہے۔ جیگر سے یا جارڈن سے"......
نے پوچھا۔

"جارڈن سے۔ جارڈن سے"...... روبن نے ایک بار پھر ہوا
دیا۔ اس کا چہرہ اب بھی خاصا مسخ پڑا ہوا تھا لیکن بہرحال وہ بول
تھا۔

"تم نے میری نگرانی کہاں سے شروع کی اور کیوں"......
نے پوچھا۔

"تم نے اسلحہ مارکیٹ کی ایک دکان سے زیرو ٹی ایکس خرید
کی بات کی تھی تو مجھے اطلاع مل گئی۔ چیف نے مجھے کہا تھا کہ ا
اسلحہ خریدنے والے کی نگرانی کی جائے اور اس کے ساتھیوں
ٹریس کر کے اس کو اطلاع دی جائے۔ اس لئے میں نے تمہا
نگرانی شروع کر دی۔ میرے ساتھ روپر تھا پھر تم اد کین کلب

یں اندر گیا اور روپر باہر رہا۔ اس کے بعد"...... روبن نے
مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

رڈن اس وقت کہاں ہے"...... ٹائیگر نے اس کی بات کاٹتے
پوچھا۔

سپیشل پوائنٹ پر ہے۔ روز ویلی کلب میں۔ جب تک مشن
ہیں ہو گا وہ وہیں رہے گا"...... روبن نے جواب دیا۔

انام سے"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

سی نام سے۔ یہ بھی اس کا کلب ہے"...... اس آدمی نے جواب
دئے کہا اور ٹائیگر نے یکلخت پیر کو ایک جھٹکے سے موڑا تو اس
جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس
یں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ ٹائیگر نے جھک کر اس کی تلاشی
کی جیبوں سے اسے ایک مشین پسٹل اور اضافی میگزین مل
نے اضافی میگزین اور مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور پھر
اندرونی جیب سے اس نے ماسک میک اپ کا چپٹا اور لمبا
نکالا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک ماسک منتخب کیا
ہرے اور سر پر پہلے سے موجود ماسک اتار کر وہیں پھینکا اور
کروہ ماسک چہرے اور سر پر چڑھا کر اس نے دونوں ہاتھوں
مخصوص انداز میں تھپتھپانا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ
تیز رفتاری سے چل رہے تھے۔ چند لمحوں بعد جب اس نے ہاتھ
کر جیب سے دوبارہ وہی میک اپ باکس نکال کر اس کی

چمکدار سطح پر اپنا چہرہ دیکھا تو بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے
اپ باکس دوبارہ جیب میں ڈالا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا گلی کے
کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ اب ایکریمن کی بجائے یورپی ملک
دکھائی دے رہا تھا لیکن چہرے کے خدوخال اور بالوں کی
اسے زیر زمین دنیا کا کوئی بڑا بدمعاش ظاہر کر رہے تھے۔ اسے
خطرہ تھا کہ روبن نے کہیں اس وقت جب وہ راجر سے ملنے گیا
اس کے بارے میں جارڈن کو اطلاع نہ کر دی ہو یا کسی اور نے
اسلحہ مارکیٹ میں چیک کر لیا ہو اس لئے اس نے اپنا حلیہ تبدیل
لیا تھا۔ عمران کے حکم پر وہ اسلحہ مارکیٹ گیا تھا تاکہ وہاں
مخصوص اسلحہ خرید سکے لیکن وہاں جا کر اسے احساس ہوا کہ جب
یہاں کا کوئی بڑا آدمی درمیان میں نہ پڑے بھاری قیمت پر بھی
لوگ مخصوص اسلحہ فروخت نہیں کرتے۔ چنانچہ وہیں کے ایک
سے اسے راجر کے بارے میں معلوم ہوا۔ راجر یہودی نژاد تھا
یہاں ہاکاڈو میں اسلحہ مارکیٹ میں اس کا نام چلتا تھا اور اگر اسے
کی مرضی کی رقم ادا کر دی جائے تو وہ ہاکاڈو کو تباہ کرنے کے لئے
اسلحہ فروخت کر سکتا تھا۔ چنانچہ ٹائیگر وہاں سے سیدھا راجر کے
پہنچ گیا اور پھر اس سے ہونے والے مذاکرات کے بعد وہ پوری
مطمئن ہو گیا تھا کہ راجر اصولوں کے بارے میں انتہائی سخت ہے
ٹائیگر نے اس کی مطلوبہ رقم ادا کر دی تھی اور راجر نے اس سے وعدہ
کر لیا تھا کہ وہ اس کا مطلوبہ اسلحہ اور ایک بڑی اور انتہائی طاقتور لا

کے جدید ترین لباسوں کے ساتھ ہاکاڈو سے تقریباً چار پانچ
کے فاصلے پر ایک ٹاپو پر پہنچا دے گا۔ ٹائیگر نے اس ٹاپو کا
س لئے کیا تھا کہ کہیں ساحل پر انہیں چیک نہ کر لیا جائے
فریح کے لئے لانچ لے کر زیادہ اطمینان سے اس ٹاپو تک پہنچ
چونکہ یہاں لوگ سمندر میں تفریح کی غرض سے لانچیں بک
ہتے تھے اس لئے اس انداز میں ٹاپو تک ان کے پہنچنے پر کسی
نہیں پڑ سکتا تھا لیکن راجر سے ملنے کے فوری بعد ہی نگرانی کا
منے آ گیا اور اب روبن سے ہونے والی بات چیت کے بعد
نتیجے پر پہنچا تھا کہ جب تک اس جارڈن کا خاتمہ نہ کر دیا
تک وہ اطمینان سے مزید کارروائی نہیں کر سکتے اس لئے
یصلہ کر لیا تھا کہ وہ سب سے پہلے اس جارڈن کا خاتمہ کرے
عمران اور اس کے ساتھیوں کو آئندہ پروگرام کے بارے
دے گا۔ اس لئے اس نے میک اپ تبدیل کیا تھا اور اب
پسٹل جیب میں ڈالے اس کلب کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا
بارے میں روبن نے اسے بتایا تھا کہ جارڈن وہاں موجود

"میرا خیال ہے عمران صاحب ہمیں صرف ٹائیگر پر بھروسہ کر
بیٹھ نہیں جانا چاہئے" ...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"میری طرف سے تمہیں اجازت ہے۔ تم چاہو تو بیٹھنے کی
کھڑے ہو سکتے ہیں۔ باقی رہی ٹائیگر پر بھروسہ کرنے والی بات
جارڈن کے آدمی اس وقت پورے ہاکاڈو میں کھوجی کتوں کی طر
ہماری بو سونگھتے پھر رہے ہوں گے۔ یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے اور ا
لوگ یہاں کے رہنے والے ہیں جبکہ ٹائیگر کے بارے میں ا
معلوم نہیں ہے" ...... عمران نے مسکرا کر تفصیل سے جواب
ہوئے کہا۔

"لیکن کیا ہم اس جارڈن اور اس کے آدمیوں کا مقابلہ نہیں
سکتے ۔ اس طرح بزدلوں کی طرح چھپ کر بیٹھ جانا مجھے ہرگز
نہیں ہے" ...... تنویر نے بھڑکے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بتا

وہ نجانے کب سے بھرا بیٹھا تھا۔
تم بزدلوں کی بجائے بہادروں کی طرح چھپ کر بیٹھو۔ میں نے
کب روکا ہے" ...... عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے

عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں میک اپ کر کے خود
جارڈن پر ریڈ کر دینا چاہئے ۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہیں ٹائیگر
لک پڑ جائے اور وہ ٹائیگر کو ہی گھیر کر ہم پر آن پڑیں" ...... صفدر
کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم لوگ واقعی بے کار نہیں بیٹھ سکتے اور
ڑگوں کا قول ہے کہ بیکار مباش کچھ کیا کر۔ اب باقی محاورہ تم خود
ا کر سکتے ہو" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
باقی محاورہ یہی ہے ناں کہ پاجامہ ادھیڑ کر سیا کر۔ لیکن عمران
حب میرا خیال ہے کہ تنویر کی بات درست ہے۔ ہم پاکیشیا
لرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ کیا ہم پیشہ ور قاتلوں کے ایک
وپ سے بھی نہیں ٹکرا سکتے" ...... صفدر نے مسکراتے ہوئے

"یہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہونے کا تمغہ تو تمہیں چین
ہیں لینے دیتا۔ میں چاہتا ہوں کہ ہماری پوری توجہ اصل مشن پر
ہے اس لئے میں اس ٹکراؤ سے بچنا چاہتا ہوں تاکہ کہیں ایسا نہ ہو
لہ ہم یہاں لڑتے رہ جائیں اور وہاں ڈولفن سارے اسلامی بلاک کی

مطلوبہ مقدار میں جعلی کرنسی چھاپ کر وہاں پہنچا دے"۔
نے کہا۔

"اتنا بڑا مشن اتنی جلدی کیسے مکمل ہو سکتا ہے عمران صا
صفدر نے کہا۔

"نجانے یہ لوگ کب سے کام کر رہے ہیں اس لئے یہ بھی
ہے کہ وہ مشن کے اختتام کے قریب ہوں"...... عمران نے
دیا۔

"تنویر درست کہہ رہا ہے۔ تم یہاں بیٹھے اپنے شاگرد کی رپو
کا انتظار کرتے رہو ہم لوگ جا رہے ہیں"...... اچانک جولیا
غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ
ہوئی اور اس کے اٹھتے ہی تنویر بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کر
گیا۔اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"مس جولیا۔آپ جذباتی نہ ہوں۔عمران صاحب جو کچھ
ہیں انتہائی سوچ سمجھ کر کرتے ہیں۔اگر وہ باہر نہیں جانا چاہ
اس میں یقیناً مصلحت ہو گی۔ایسا نہ ہو کہ آپ کے جذباتی اندا
وجہ سے سارا کھیل ہی بگڑ جائے"...... اس بار کیپٹن شکیل نے
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم دونوں کا تو صرف کام ہی یہ رہ گیا ہے کہ عمران کی ہاں
ہاں ملاتے رہو۔ٹھیک ہے تم بیٹھے رہو اس کے ساتھ میں ا
جا کر اس جارڈن کا خاتمہ کر دیتے ہیں"...... تنویر نے جھلائے ہو

کہا۔

"اٹھو عمران۔تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہو گا"...... جولیا نے
بجائے عمران سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

تم ہمارے کی بجائے لفظ میرے استعمال کرتیں تو میں سر
ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو جاتا لیکن جب رقیب روسیاہ اوہ۔
میرا مطلب ہے رقیب روسفید بھی ساتھ ہو تو پھر واقعی مسئلہ
کا نہیں بلکہ ہمارے کا بن جاتا ہے اس لئے ویری سوری"۔
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ور بیٹھو"...... جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد تنویر
ہو کر کہا اور خود بھی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔تنویر نے
منہ بنا لیا جیسے جولیا نے یہ بات کر کے اس کے حلق میں
ایک گولی نہیں بلکہ اس کے کئی پیکٹ اتار دیئے ہوں لیکن
یا تھا۔

۔ہم واقعی اس انداز میں یہاں نہیں بیٹھ سکتے اس لئے اگر
ائی نہیں کرنا چاہتے تو پھر ہم شہر میں گھومتے پھرتے ہیں۔
واپس آ جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

ہی ہم۔مسئلہ تو پھر وہیں آ گیا"...... عمران نے منہ بناتے
ب دیا۔

اگر ایسا ہے تو ایسے ہی سہی۔تم میرے ساتھ چلو۔باقی
دونوں سے علیحدہ رہیں گے"...... جولیا نے بری طرح

جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"لیکن مسئلہ تو وہی ہے کہ ہم دونوں کیا کر سکتے ہیں جب تک
گواہ اور ایک نکاح خواں نہ ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہو
جواب دیا اور اس بار صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔
"تم بکواس کرنے سے باز نہیں آؤ گے۔ ٹھیک ہے میں تنویر
ساتھ جا رہی ہوں۔ تمہارا جو جی چاہے کرتے رہنا۔
"چلو تنویر"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور
کر دروازے کی طرف اس طرح بڑھنے لگی جیسے اس نے قسم کھالی
کہ اب نہ ہی وہ مڑ کر دیکھے گی اور نہ ہی کوئی بات سنے گی۔ تنویر
تیزی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔
"ہمارے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتانا"...... عمران نے
مطمئن لہجے میں کہا۔
"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... جولیا نے دروا
میں سے ہی تیزی سے مڑتے ہوئے کہا۔
"چلو یہ ایسے ہی باتیں کرتا رہتا ہے"...... تنویر نے کہا۔
"مس جولیانا فٹز واٹر۔ ہمارا مشن جارڈن اور اس کے گروپ
لڑنا نہیں ہے اگر ہمارا یہی مشن ہوتا تو چیف تم جیسے پاکیشیا سیکر
سروس کے ممبران کو یہاں بھیجنے کا تکلف ہی نہ کرتا اس کے لئے
یہاں کے کسی گروپ کو ہائر کر لیتا اور یہ بتا دوں کہ جارڈن
ایکریمیا کی ایک سیکرٹ ایجنسی میں کام کرتا رہا ہے اس لئے اس

عام جرائم پیشہ لوگ نہیں ہوں گے اور اگر تم دونوں ان کے
گئے تو پھر ہمارا مشن ختم ہو جائے گا اور پھر ہمیں تمہیں چھڑوانے
پورا کرنا پڑے گا تاکہ چیف یہ نہ کہہ سکے کہ سیکرٹ سروس کی
یف اور ڈیشنگ ایجنٹ صاحب عام جرائم پیشہ لوگوں کے
میں آگئے ہیں"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں

لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ ہم یہاں بے کار بیٹھے رہیں"۔ جولیا
الپس آکر بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔
میں نے بزرگوں کا قول پہلے ہی بتا دیا تھا اور بزرگوں کے ساتھ
ان کے قول کا احترام بھی لازمی ہوتا ہے"...... عمران نے
اتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں"...... جولیا نے پیر
ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گئی۔
میں بھی جا رہا ہوں"...... تنویر نے کہا اور دروازے کی طرف
گیا۔
خس کم جہاں پاک"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا لیکن
نے مڑ کر کچھ کہنے کی بجائے اپنی رفتار بڑھا دی۔
عمران صاحب مس جولیا اور تنویر کی جھلاہٹ اپنی جگہ ہے۔
تجربہ اس سے پہلے ہمیں واقعی کبھی نہیں ہوا کہ پاکیشیا سیکرٹ
کے ممبران تو بیٹھے رہیں اور ٹائیگر ان کے لئے کام کرتا

رہے"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا ہے کہ بے شک تم بیٹھنے کی
کھڑے ہو جاؤ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن مسٹر صفدر
اصل مسئلہ مشن کا ہے اور اس بار جو مشن سامنے آیا ہے یہ عام
سے ہٹ کر ہے۔ تم نے دیکھا کہ کیسانو اور اس کے ساتھیوں نے
یہاں اس قسم کا ماحول بنا دیا ہے کہ ہم مطمئن ہو کر واپس جا رہے
تھے اور ہم نے یہی سمجھا تھا کہ یہاں آ کر ہم نے وقت ضائع کیا ہے۔
ہمیں ہاکاڈو کی بجائے ایکریمیا جانا چاہئے لیکن قدرت نے ہماری مدد کی
ورنہ یقین کرو شاید یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تاریخ کا پہلا ناکام
مشن ہوتا اور میں نہیں چاہتا کہ اب اس بات کو اپنی حماقت سے
دوہراؤں۔ تمہاری ساری بے کاری واگ جا کر خود بخود دور ہو جائے
گی بلکہ وہ کیا کہتے ہیں کہ اگلی پچھلی ساری کسر نکل جائے گی۔ اس لئے
میں چاہتا ہوں کہ ہم خاموشی سے یہاں سے نکل جائیں"...... عمران
نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کی بات کا کوئی
جواب دیتا اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران
بے اختیار چونک پڑا۔

"میرا خیال ہے ٹائیگر کی کال ہو گی"...... صفدر نے کہا تو عمران
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل سنف بول رہا ہوں"...... عمران نے مخصوص
ایکریمی لہجے میں کہا۔

میں ہوٹل مینجر رالف بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف
ایک اجنبی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا اور عمران چونک

کیوں کال کی ہے"...... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔
اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے کمرے میں آ جاؤں۔ چند
باتیں کرنی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
کس سلسلے میں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔
ایک انتہائی اہم سلسلہ ہے جناب۔ میں زیادہ وقت نہیں لوں
...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
اوکے آ جاؤ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی
انی پر سوچ کی لکیریں نمودار ہو گئی تھیں۔
میرا خیال ہے کہ ہم اپنے کمروں میں چلے جائیں"...... صفدر
کہا۔
نہیں۔ بیٹھو اس مینجر کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ کسی سلسلے میں
ہے۔ اگر اس نے کوئی گڑبڑ کرنی ہوتی تو اسے فون کر کے
لینے کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے کہا اور صفدر اور
شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر
کی آواز سنائی دی۔
یس کم ان"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور
ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ وہ واقعی اپنے رکھ رکھاؤ اور لباس

سے کسی بڑے ہوٹل کا مینجر ہی لگ رہا تھا اور عمران اس
استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی صفدر اور کیپٹن
شکیل بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

" میرا نام مائیکل سٹف ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جانسن او
وکی"...... عمران نے اٹھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے
کہا۔

" میرا نام رالف ہے جناب۔ میں نے آپ کو تکلیف دی ہے اس
لئے انتہائی معذرت خواہ ہوں"...... آنے والے نے انتہائی مؤدبانہ
انداز میں کہا اور پھر اس نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے مصافحہ کیا
اور اس کے بعد وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ رالف نے جیب سے
ایک کاغذ نکالا ایک نظر اسے دیکھا اور پھر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" مسٹر ٹائیگر کی طرف سے راجر کلب کے جناب راجر کو ایک بڑا
آرڈر دیا گیا تھا اور اس کی ادائیگی بھی کر دی گئی تھی لیکن مسٹر ٹائیگر
نے راجر کو آپ کا نام اور ہوٹل کا نام بتا کر کہا تھا کہ مال کی مخصوص
سپاٹ پر سپلائی سے پہلے آپ سے لسٹ چیک کرا لی جائے اگر آپ
اس میں اضافہ کرنا چاہیں یا کوئی ترمیم کرنا چاہیں تو پھر آرڈر دے
دیں جناب۔ راجر اس ہوٹل کے بھی مالک ہیں اور وہ انتہائی اصول
پسند آدمی ہیں اس لئے انہوں نے معاہدے کے مطابق یہ لسٹ مجھے
بھجوائی ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں کسی کے علم میں لائے بغیر آپ
سے اس لسٹ کی توثیق کراؤں۔ چنانچہ میں خود یہ لسٹ لے کر حاضر

ہوں"...... رالف نے کہا تو عمران نے سر ہلایا اور لسٹ لے کر
ایک نظر دیکھا۔

ذرا قلم دیجئے"...... عمران نے کہا تو رالف نے جیب سے قلم
کر عمران کی طرف بڑھا دیا اور عمران نے لسٹ کے آخر میں دو
ز کا اضافہ کر کے لسٹ واپس کر دی۔

یہ دو آئیٹمز مزید سپلائی کر دیجئے۔ ان کی جو رقم ہے وہ بتا دیں
میں ادائیگی کر دوں"...... عمران نے کہا۔

اس کی ضرورت نہیں ہے۔ مسٹر ٹائیگر نے پہلے ہی اضافی رقم
کر دی تھی"...... رالف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اوکے شکریہ"...... عمران نے کہا تو رالف اٹھا اور سلام کر کے
اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ لسٹ اس نے دوبارہ اپنی جیب میں
تھی۔

لیکن ٹائیگر کو پہلے ہمیں فون کرنا چاہئے تھا عمران صاحب"۔
در نے رالف کے جانے کے بعد کہا۔

میرا خیال ہے کہ وہ کسی اور چکر میں ہو گا۔ بہرحال اب اتنی
تو سامنے آ ہی گئی ہے کہ وہ کام کر رہا ہے اور اب ہمیں بھی کام
نا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
اس نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پریس کر
اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

"یہاں سے باچان کا رابطہ نمبر اور پھر دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں نمبر بتا دیئے گئے اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... اس بار رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لیکن لہجہ باچانی تھا۔

"اوساکا کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے ایک بار پھر شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"اوساکا کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بار پھر باچانی لہجے میں نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ یوشو سے بات کرائیں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ یوشو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لہجہ باچانی ہی تھا۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

اوہ پرنس آپ۔ کیا باچان سے بول رہے ہیں"...... دوسری سے چونک کر پوچھا گیا۔

نہیں۔ پاکیشیا سے بول رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

اوہ اچھا۔ یس پرنس حکم فرمائیں۔ ویسے آپ نے بہت طویل بعد یوشو کو یاد کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

یوشو جیسے اہم آدمی کی یاد اہم موقعوں پر ہی آتی ہے"۔ عمران کہا تو دوسری طرف سے یوشو بے اختیار ہنس پڑا۔

اس تعریف کے لئے مشکور ہوں پرنس۔ حکم دیجئے"۔ دوسری سے کہا گیا۔

باچان کی ریڈ آرمی میں تمہارا کوئی ایسا آدمی ہے جو کرنل کے خوف سے آزاد ہو کر معلومات مہیا کر سکے"...... عمران کہا۔

اوہ۔ کیا مسئلہ ہے پرنس۔ آپ کھل کر بات کریں"...... یوشو نکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

ہاکاڈو کے قریب ایک جزیرہ ہے کیڈو۔ وہاں باچان حکومت کا خفیہ خلائی سیاروں سے لنک کرنے کا ٹرانسمشن نظام قائم کیا گیا ر اس کی حفاظت ریڈ آرمی کے ذمے ہے اور وہاں ریڈ آرمی کا انگ کنٹرولر ہے۔ وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ن اس سے کچھ فاصلے پر ایک اور چھوٹا سا جزیرہ واگ ہے اس پر جعلی کرنسی چھاپنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم ڈولفن کا

خفیہ پریس سیکشن ہے اور ریڈ آرمی کا میجر شانگ اور کرنل
دونوں خفیہ طور پر ڈولفن کے ساتھی ہیں۔ اس واگ کی حفاظت
کیڈو سے ہی کی جاتی ہے۔ یہ ڈولفن اسرائیلی سازش کے تحت با
اور تمام اسلامی ممالک کی جعلی کرنسی واگ میں چھاپ رہی
اس کا منصوبہ یہ ہے کہ اچانک یہ جعلی کرنسی واگ سے
سمیت تمام اسلامی ممالک میں پھیلا دی جائے اور پھر وہاں
بات اوپن کر دی جائے کہ جعلی کرنسی مارکیٹ میں موجو
ڈولفن انتہائی جدید ترین مشینری کی مدد سے جعلی کرنسی چھا
اس لئے اس کی چھپی ہوئی کرنسی اور سرکاری کرنسی میں فرق
آدمی نہیں کر سکتا صرف مخصوص مشینری اس کی چیکنگ کر
ہے۔ ڈولفن پہلے ایکریمیا اور یورپی ممالک کی جعلی کرنسی چھا
دھندہ کرتی تھی جس کے لئے ایکریمی اور یورپین ممالک نے خص
چیکنگ مشینیں تیار کی ہوئی ہیں لیکن پاکیشیا اور دنیا کے
اسلامی ممالک ابھی اس قدر ترقی یافتہ نہیں ہوئے کہ فوری
انتہائی کثیر تعداد میں ایسی چیکنگ مشینیں تیار کر کے اس ساز
ناکام بنا دیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اصل سرکاری کرنسی
عوام کا اعتماد اٹھ جائے گا جس کا لازمی یہ نتیجہ نکلے گا کہ پاکی
تمام اسلامی ممالک کی معیشت تباہ ہو کر رہ جائے گی اس طر
سلامتی شدید خطرے کی زد میں آ جائے گی۔ میں نے اس سا
خاتمہ کرنا ہے۔ اب صرف مسئلہ یہ ہے کہ مجھے یہ معلوم نہیں

ر واگ میں ریڈ آرمی نے کس ٹائپ کے حفاظتی انتظامات کر
یں جبکہ کرنل شوجن جیسا آدمی بھی اس میں ملوث ہو تو پھر تم
سکتے ہو کہ معلومات حاصل کرنے کا کون سا ذریعہ باقی رہ
اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے کہ تم شاید یہ کام کر
..... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
ویری بیڈ پرنس۔ کرنل شوجن کے بارے میں عام سی یہ خبر
ہی آئی تھی کہ کرنل شوجن ایکریمیا میں خفیہ طور پر انتہائی قیمتی
ویں خرید کر رہا ہے لیکن کرنل شوجن جیسے آدمی پر کسی کو بھی
نہ آرہا تھا کہ ایسا آدمی بھی غلط کام میں ملوث ہو سکتا ہے۔ اب
نے بتایا ہے کہ وہ ڈولفن اور اسرائیل کے ساتھ گٹھ جوڑ کر چکا
ہر حال یہ بتائیں کہ آپ کا مشن واگ پر ہو گا یا کیڈو پر"۔ یوشو
اب دیتے ہوئے کہا۔
کیڈو سے ہمیں کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ باچان پاکیشیا کا دوست
ہے اور یہ سازش باچانی حکومت یا عوام نہیں کر رہے چند لوگ
ہے ہیں۔ ہمارا مشن تو ڈولفن کے خلاف ہے اور ڈولفن ریڈ آرمی
تری تلے واگ میں سازش کو پایہ تکمیل تک پہنچا رہی ہے اس
مارا مشن واگ تک ہی محدود رہے گا"...... عمران نے جواب

ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ آپ کا مشن حکومت باچان کے
نہیں ہے اس لئے میں آپ کی پوری پوری مدد کروں گا یا تو

آپ اپنا نمبر بتا دیں یا پھر مجھے دو گھنٹے بعد دوبارہ کال کر لیں
دوران میں کسی حد تک آپ کی مطلوبہ معلومات حاصل کر لوں
لیکن پرنس معاوضہ ڈبل ہو گا"...... یوشو نے کہا۔
"حتمی اور تفصیلی معلومات مہیا کر دو تو معاوضہ ڈبل نہیں
ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"ویری گڈ پرنس۔ آپ واقعی پرنس ہیں۔ آپ بے فکر رہیں
کو معلوم ہے کہ یوشو جو کام نہیں کر سکتا اس کی سرے سے
نہیں بھرتا"...... یوشو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"او کے۔ دو گھنٹے بعد دوبارہ کال کروں گا۔ گڈ بائی"
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا تو جولیا اور اس
پیچھے تنویر اندر داخل ہوئے۔
"ارے کیا ہوا۔ بہن بھائیوں کو ہاکاڈو میں کوئی اچھی تفریح نہ
مل سکی کیا۔ ویسے یہ جزیرہ بہن بھائیوں کے لئے واقعی بنجر ہے"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"بکواس مت کرو۔ میں نے تمہاری کرسی کے نیچے ڈکٹا فون لگا
تھا اس لئے میں یہاں سے چلی گئی تھی۔ مجھے معلوم تھا کہ تم ا
خاص مقصد کے لئے خاموش ہو اور ہم چاہے لاکھ سر پٹکیں تم نے
مقصد نہیں بتانا تھا جبکہ اب ڈکٹا فون کے ذریعے مجھے سب کچھ معلوم
ہو گیا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ارے تم نے واقعی سیکرٹ سروس والا کام شروع کر دیا۔

بزرگ کیا کہتے ہیں کہ خیرات اپنے گھر سے ہی شروع کرنا
نے بھی سیکرٹ ایجنٹ کا کام اپنے گھر سے ہی شروع کر دیا
...... عمران نے چونک کر کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ اس
بڑھا کر میز کے نیچے سے ڈکٹا فون اتار لیا۔
ل ہے۔ مجھے تو احساس تک نہیں ہوا"...... صفدر نے
نے ہوئے کہا۔
بھی احساس ہو جائے گا جب جارڈن کے آدمی یہاں پہنچیں
...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
ہوا۔
۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔
جولیا نا فٹر واٹر۔ اس ڈکٹا فون کی رینج کافی زیادہ ہے اور اس
کی وجہ سے مینجر رالف کی گفتگو اور میری یوشو کو کی جانے
بھی اس ہوٹل کے باہر سے بھی کچھ ہو سکتی ہے اور میں نے
یا تھا کہ جارڈن ایکریمیا کی سیکرٹ ایجنسی میں کام کرتا رہا
،، عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔
۔ مگر مگر"...... جولیا عمران کی بات سن کر بے اختیار گھبرا

ا فوری یہ کمرہ چھوڑنا ہے بلکہ یہ ہوٹل چھوڑنا ہو گا۔ اپنا
ٹھو جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اس الماری
بڑھ گیا جہاں اس کا بیگ موجود تھا جبکہ باقی ساتھی اپنے

اپنے کمروں میں جانے کے لئے دروازے کی طرف بڑھے ہی
اچانک چھت سے سرخ رنگ کی روشنی کا دھارا کمرے میں
اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اس طرح فرش پر گرتے چلے
زہریلی دوا کے سپرے سے حشرات الارض گرتے ہیں اور
تمام احساسات بھی تاریکی میں مدغم ہوتے چلے گئے۔

ختم شد

عمران سیریز میں سسپنس اور ایکشن سے بھرپور ایک دلچسپ ناول

ریڈ آرمی
حصہ دوم

مصنف مظہر کلیم ایم اے

—— جولیا کی غلطی کا خمیازہ پوری ٹیم کو بھگتنا پڑا —— یا ——
—— ٹائیگر —— جارڈن اور اس کے تیز رفتار ساتھیوں سے ٹکرا گیا —— یا
—— عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس واگ پہنچ بھی سکی یا —— نہیں
—— ڈولفن کا پریس سیکشن تباہ ہو گیا —— یا ——

مسلسل اور تیز رفتار ایکشن

لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بدلتے ہوئے دلچسپ واقعات

اور

سطر سطر پر پھیلا ہوا سسپنس

انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک یادگار ناول

لیڈی ایگلز

مصنف: مظہر کلیم ایم۔اے

- لیڈی ایگلز۔ ایک ایسی مجرم تنظیم کی سربراہ جو ایک بہت بڑ طاقت کی ایجنٹ بھی تھی۔
- یو۔ ایف۔ ایک ایسی تنظیم جس میں دنیا کے پانچ بڑے ملکوں ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ شامل تھے۔
- ٹائیگر۔ ایک ایسا مجرم جو اکیلا ہی سب سے ٹکرانے کی طاقت رکھتا تھا۔
- برف کی تہہ میں ہزاروں فٹ گہرائی میں ایک ایسی لیبارٹری جس میں دنیا کا سب سے خوفناک ہتھیار تیار ہو رہا تھا۔
- لیڈی ایگلز۔ یو۔ ایف۔ ٹائیگر۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان اس ہتھیار کو حاصل کرنے کے لئے زبردست جنگ۔

انتہائی منفرد پلاٹ۔ اعصاب شکن سسپنس۔ رونگٹے کھڑے کر دینے والا ایکشن
خوبصورت چار رنگا دل نشین سرورق۔ معیاری کاغذ۔ فوٹو آفسٹ پرنٹنگ

ناشران: یوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک لافانی شاہکار

موت کا جال

مصنف: مظہر کلیم ایم۔اے

ف کی تہہ میں موجود عظیم الشان لیبارٹری جہاں تک پہنچنا کسی
ے کے بس میں نہ تھا۔
ن اور سیکرٹ سروس کے ممبران خود ہی موت کے جال میں
س گئے۔ موت جو ان کے لئے مقدر ہو چکی تھی۔
ی ایگلز۔ جس کے مقابلے میں جان بچانے کے لئے عمران کو زندگی
ہلی بار رحم کی بھیک مانگنی پڑی۔
ن اپنے ساتھیوں سمیت لیبارٹری میں پہنچ گیا لیکن اُسے تباہ
نے کی بجائے اُسے جان بچانے کے لئے خود ہی باہر بھاگنا پڑا۔
عمران اپنے ساتھیوں سمیت موت کے اس جال سے باہر نکل آنے
کامیاب ہوا یا نہیں؟
ان کی زندگی کا پہلا مشن جسے پورا کرنے کی بجائے عمران کو
بچانے کی فکر پڑ گئی۔
کہانی جس کی ہر سطر انوکھی ہر فقرہ دلچسپ اور ہر صفحہ ایکشن سے بھرپور ہے۔

یوسف برادرز پبلشرز بکسیلرز پاک گیٹ ملتان

عمران اور اس کے ساتھیوں کا ایک یادگار اور لافانی شاہکار

ناقابلِ تسخیر مجرم

گولڈن جوبلی نمبر ——— مصنف : مظہر کلیم ایم اے

- ناقابل تسخیر مجرم جنہوں نے قتل و غارت کا طوفان برپا کر دیا۔
- ایسے مجرم جن کے مقابلے میں دنیا کی طاقتور ترین سیکرٹ سروسز بے بس ہو
- ایٹمی بجلی گھر اور اٹیمک ریسرچ لیبارٹری تباہ کر دی گئی۔
- پل اور ڈیم اڑا دیئے گئے مگر مجرم آزادی سے دندناتے پھرتے
- سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر پر مجرموں کا خوفناک حملہ۔ ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا
- ہر طرف تباہی ہی تباہی پھیل گئی۔ موت کا بھیانک رقص پورے عروج پر پہنچ
- عمران اور اس کے ساتھی کیا کر رہے تھے؟ ناقابل تسخیر مجرم کون تھے؟
- عمران اور سیکرٹ سروس کے لئے انتہائی بھیانک تجربہ۔
- انتہائی منفرد انداز میں لکھا گیا ایک یادگار ایڈونچر۔
- شائع ہو چکا ہے ——— آج ہی اپنی کاپی قریبی بک سٹال پر بُک کروا لیجیے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

اور سیکرٹ سروس کا ایک یادگار اور لافانی شاہکار

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

سخیر مجرم جن کے گرد موت کا رقص ہر لمحے جاری رہتا تھا۔
م پر تباہی ——— لمحہ بہ لمحہ تباہ کن ——— خوفناک مقابلے۔
طاقتور ترین سیکرٹ سروسز اور موت کے جیالوں کے درمیان
ل جھڑپیں۔
ب موت کا رقص اپنے پورے عروج پر پہنچ گیا تو عمران اور
کے ساتھیوں کا کیا حشر ہوا؟
تسخیر مجرموں کا انجام کیا ہوا ——— کیا وہ تسخیر کر لئے گئے یا ——— ؟
پناہ ایکشن۔ اعصاب شکن سسپنس اور لرزا دینے والے قہقہوں
بھرپور ناول۔
شائع ہو گیا ہے ——— آج ہی طلب فرمائیں۔

سف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں فورسٹارز سلسلے کا نیا اور منفرد ناول

مکروہ جُرم

مصنف:- مظہر کلیم ایم۔اے

- جعلی اور نقلی ادویات —— جس سے ہزاروں لاکھوں بے گ
تڑپ تڑپ کر دم توڑ دیتے ہیں۔
- جعلی اور نقلی ادویات —— جو ایسا مکروہ جُرم ہے جسے کوئ
معاشرہ کسی صورت بھی قبول نہیں کرسکتا۔
- مکروہ جُرم —— جس کے خلاف فورسٹارز اپنی پوری توا
میدان میں نکل آئے۔
- جعلی اور نقلی ادویات —— جس کا جال پورے ملک میں پھیلا
تھا اور کھلے عام جعلی اور نقلی ادویات فروخت کی جارہی تھیں۔
- مکروہ جُرم —— جس کا پھیلاؤ دیکھ کر عمران اور فورسٹارز بھی حیر
رہ گئے —— کیا یہ سب کچھ حکومتی سرپرستی میں ہو رہا تھا ——
- ایسے مجرم —— جو بظاہر انتہائی معزز تھے لیکن دراصل وہ مکروہ ا
انتہائی قابلِ نفرت مجرم تھے۔

لمحہ —— جب سب سے بڑے مجرم کے خلاف قدرت کا
مکافاتِ عمل حرکت میں آگیا —— پھر کیا ہوا —— انتہائی
انگیز اور عبرت ناک نتیجہ —— ؟
لمحہ —— جب فورسٹارز نے سوپر فیاض کو بھی اس مکروہ
کے مجرموں کے ساتھ اغوا کرا لیا اور پھر موت کے بے رحم
سوپر فیاض کی طرف بڑھنے لگے —— کیا سوپر فیاض بھی
رم میں شریک تھا —— ؟ کیا وہ بھی ہلاک ہوگیا —— یا —— ؟
برائی کے اس قابلِ نفرت جال کو فورسٹارز نے کس طرح
—— توڑ بھی سکے یا نہیں —— ؟
ئی خونریز اور اعصاب شکن جدوجہد پر مشتمل ایک ایسی کہانی
ہر لمحہ موت اور قیامت کے لمحے میں تبدیل ہوگیا۔

- تیز اور مسلسل ایکشن
- لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات
- اعصاب شکن سسپنس۔

ف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز
ریڈ آرمی
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ ریڈ آرمی کا دوسرا حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ اس حصے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی جدوجہد اپنے نقطہ عروج کی طرف بڑھ رہی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا ۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں ۔

شاہ پور صدر سے اسد نوید ملک لکھتے ہیں ۔ "ہم چند دوست عرصہ دراز سے آپ کے ناولوں کے قاری ہیں لیکن ہمارے ذہنوں میں اکثر سوال اٹھتا ہے کہ کیا واقعی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا وجود بھی ہے یا نہیں ۔ حالانکہ آپ کے ناولوں میں ان کو جس انداز میں پیش کیا جاتا ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ واقعی زندہ سلامت موجود ہیں ۔ کیا آپ کوئی ایسا طریقہ بتا سکتے ہیں جس سے ہم ان کے بارے میں کنفرم ہو سکیں " ۔

محترم اسد نوید ملک صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ آپ اور آپ کے دوستوں کے ذہنوں میں جو سوال اٹھتے ہیں اس کی وجہ دراصل عمران اور اس کے ساتھیوں کا سیکرٹ ایجنٹ ہونا ہے ۔ ظاہر ہے سیکرٹ ایجنٹ ہونے کی وجہ سے وہ دوسروں کے

سامنے اپنی شناخت ظاہر نہیں کر سکتے لیکن اگر آپ ان کے بارے میں واقعی کنفرم ہونا چاہتے ہیں تو اس کا تو بہت ہی آسان طریقہ ہے کہ آپ ان سے مل لیا کریں جو سیکرٹ ایجنٹ نہیں ہیں۔ میرا مطلب ہے سلیمان، جوزف، جوانا، ٹائیگر اور سوپر فیاض وغیرہ وغیرہ۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

میرپور خاص سندھ سے محمد عارف رحیم لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بڑے شوق سے پڑھتا ہوں لیکن آپ سے شکایت ہے کہ آپ میرے پسندیدہ کردار کیپٹن شکیل کو بہت اگنور کرتے ہیں حالانکہ وہ ذہانت اور کارکردگی کے لحاظ سے کسی طرح بھی عمران سے کم نہیں ہے۔ امید ہے آپ آئندہ ایسا نہیں کریں گے"۔

محترم محمد عارف رحیم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ کیپٹن شکیل واقعی عمران سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ عمران بھی کیپٹن شکیل کی ذہانت، سوچ کی گہرائی اور صلاحیتوں کا برملا اعتراف کرتا ہے لیکن آپ نے اسے اگنور کرنے والی شکایت شاید رسماً ہی کر دی ہے ورنہ وہ تو تقریباً ہر ناول میں موجود رہتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

گاؤں ٹہی (TEHI) تحصیل تلہ گنگ ضلع چکوال سے پرنس عبدالطیف ساقی لکھتے ہیں۔ "آپ کو کئی خط لکھے لیکن آپ نے ایک خط کا بھی جواب نہیں دیا تو مجھے بے حد افسوس ہوا۔ آپ کم از کم ایک خط کا جواب تو دے دیا کریں۔ آپ کا ناول "سنیک کلرز" واقعی لازوال ناول ہے۔ امید ہے آپ اس پر مزید ناول بھی لکھیں گے"۔

محترم پرنس عبدالطیف ساقی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ خطوط کا جواب نہ ملنے کی بناء پر آپ کو افسوس ہوا۔ میں کئی بار پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ میرے قارئین جو خطوط بھی مجھے لکھتے ہیں ان سب کا میں ایک ایک لفظ پڑھتا ہوں لیکن چند باتوں میں بہرحال اتنی وسعت نہیں ہو سکتی کہ تمام خطوط کا جواب دیا جا سکے۔ ان چند خطوط کا جواب دیا جاتا ہے جن میں دوسرے قارئین کے لئے بھی دلچسپی کی کوئی بات موجود ہو۔ سنیک کلرز کے سلسلے کے مزید ناول بھی انشاء اللہ جلد ہی لکھوں گا امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

بنوں سے اصغر خان لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ کرنل فریدی اور کیپٹن حمید کے کافرستان سے چلے جانے کے بعد آپ نے ہمارے پسندیدہ کردار قاسم دی گریٹ کو مکمل طور پر نظرانداز کر دیا ہے۔ آپ برائے کرم اسے کسی بھی طرح کرنل فریدی کے نئے سیٹ اپ میں شامل کر لیں تاکہ اس سے ملاقات تو ہوتی رہے"۔

محترم اصغر خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ قاسم کو کرنل فریدی کے نئے سیٹ اپ میں شامل کرانا چاہتے ہیں لیکن آپ تو جانتے ہیں کہ قاسم جتنا کرنل فریدی سے ڈرتا ہے اتنا شاید اپنی بیگم اور اپنے والد سے بھی نہیں ڈرتا۔ اس کی دوستی تو کیپٹن حمید سے ہے اس لئے وہ مستقل طور پر وہاں کیسے سیٹل ہو

سکتا ہے البتہ میں کوشش کروں گا کہ قاسم سے آپ کی ملاقات اکثر
بیشتر ہوتی رہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

راولپنڈی سے کاشف احسان لکھتے ہیں۔ "مجھے آپ کے ناول واقعی بے حد پسند ہیں۔ میرا آپ سے ایک سوال ہے کہ عمران، کرنل فریدی اور میجر پرمود ان تینوں میں سے کون زیادہ ذہین ہے۔ امید ہے آپ بالکل غیر جانبدار ہو کر جواب دیں گے"۔

محترم کاشف احسان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ آپ نے واقعی بے حد دلچسپ سوال کیا ہے۔ اگر آپ اس فیصلہ مجھ سے چاہتے ہیں تو میرا ووٹ ان تینوں کی بجائے ایکس کے حق میں ہوگا۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

جارڈن اپنے مخصوص کمرے میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سمارٹ جسم اور لمبے قد کا آدمی تھا البتہ اس کی پیشانی فراخ اور سر کے بال چھوٹے چھوٹے تھے۔ چہرے پر زخموں کے کئی مندمل شدہ نشانات بھی واضح تھے۔ اس کی کنپٹیوں کے بال سفید ہو رہے تھے۔ اس کی آنکھوں میں البتہ چمک تھی۔ وہ [illegible] تھا۔ اس کے جسم پر گہرے براؤن رنگ کا سوٹ تھا۔ وہ ہاتھ میں شراب کا گلاس پکڑے آہستہ آہستہ اس کی چسکیاں لے رہا تھا کہ [illegible] سامنے پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی تیز گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر گلاس میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جارڈن بول رہا ہوں"...... جارڈن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایبرے بول رہا ہوں باس۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو [illegible] کر لیا گیا ہے۔ وہ سب اس وقت ہوٹل البانو میں رہائش پذیر

ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیسے ٹریس ہوئے ہیں یہ لوگ۔ جارڈن نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"باس میں مارشل کے ساتھ ہوٹل البانو کے قریب سے کار میں گزر رہا تھا کہ اچانک کار میں موجود زیرو تھری نے ایک فون کال کیچ کرنا شروع کر دی جس میں پرنس آف ڈھمپ کا نام آیا اور پاکیشیا اور اسلامی بلاک کی بات ہوئی۔ اس پر میں نے وہ کال ریکارڈ کرنا شروع کر دی اور ساتھ ہی کال کے منبع کو چیک کیا تو معلوم ہوا کہ یہ کال ہوٹل البانو کے کمرہ نمبر اٹھارہ دوسری منزل سے کی جا رہی ہے جس پر مارشل نے تفصیلات معلوم کیں تو معلوم ہوا کہ یہ کمرہ مائیکل سٹف کے نام پر بک ہوا ہے اور اس کے ساتھ ہی چار کمرے اور بک ہوئے ہیں جن میں سے ایک عورت مارگریٹ کے نام پر کمرہ بک ہوا ہے۔ یہ سب کمرے اکٹھے ہی ہیں۔ اس سے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ چنانچہ میں نے ہوٹل البانو کے رالف سے رابطہ قائم کیا۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ یہ ہوٹل تو راجر کا ہے لیکن رالف ہمارا آدمی ہے۔ اس رالف نے ایک اور بات بتائی کہ راجر کی طرف سے خصوصی اسلحے کی ایک لسٹ اسے پہنچائی گئی تھی کہ اسے مائیکل سٹف سے کنفرم کرایا جائے۔ یہ اسلحہ کسی ٹائیگر نے بک کرایا تھا۔ رالف کے مطابق وہ مائیکل کے کمرے میں پہنچا تو وہاں اس کے دو ساتھی بھی موجود تھے۔ اس نے اس مائیکل سٹف کا جو قدوقامت بتایا وہ بالکل عمران کے قدوقامت کے مطابق تھا۔ آپ کو

معلوم ہے کہ ہوٹل البانو میں انتہائی جدید ترین انتظامات موجود ہیں تاکہ کسی بھی موقع پر راجر کی مرضی کے مطابق کام ہو سکے۔ چنانچہ رالف نے اس کمرے کو سکرین پر ابھارا تو میں نے وہاں ایک عورت اور چار مردوں کو دیکھا۔ وہ عورت میز کے نیچے سے ایک طاقتور ڈکٹافون اتار رہی تھی۔ اس ڈکٹافون کو دیکھتے ہی میں سمجھ گیا کہ اس کمرے سے ہونے والی فون کال کیسے کار کے کال کیچر سے کیچ ہو گئی تھی۔ وہ سب چونکہ اپنے کمرے چھوڑنے کی باتوں میں مصروف تھے اس لئے رالف نے ریڈ ریز فائر کر دیں اور وہ سب اس کمرے میں ہی بے ہوش ہو گئے۔ اب میں رالف کے اس سپیشل مشین روم سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں کہ اب مزید کیا حکم ہے۔ کیا انہیں ہلاک کر دیا جائے یا کوئی حکم آپ دیں گے"...... دوسری طرف سے ایبرے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ یقیناً میک اپ میں ہوں گے"...... جارڈن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو۔ راجر کا ان کے ساتھ لنک ہے اس لئے اس نے لسٹ ان ... پاس بھجوائی تھی اور تم جانتے ہو کہ اگر راجر کو یہ اطلاع مل گئی ... اس کے آدمیوں کو اس انداز میں اس کے ہوٹل کے کمرے میں ... کیا گیا ہے تو وہ ہمارے خلاف بھی کام کر سکتا ہے اور راجر اگر ... خلاف کام کرنے پر تل گیا تو ہمارے لئے انتہائی مشکلات

پیدا ہو سکتی ہیں اس لئے تم ان سب کو خفیہ راستوں سے نکال کر یہاں کلب کے زیرو ہال میں پہنچا دو پھر میں خود ان کا اپنے ہاتھوں سے خاتمہ کروں گا"...... جارڈن نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ جیسے آپ کا حکم"...... دوسری طرف سے ایمبرے نے کہا۔

"خیال رکھنا کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ان لوگوں کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ اس رالف کو بھی بتا دینا کہ وہ بھی اپنی زبان بند رکھے۔ اسے ڈبل معاوضہ دیا جائے گا"...... جارڈن نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جارڈن نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس نے دوبارہ شراب کا گلاس اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جارڈن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایمبرے بول رہا ہوں باس زیرو روم سے۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کسی کو معلوم تو نہیں ہوا"...... جارڈن نے پوچھا۔

"نو باس۔ ہم نے ہر لحاظ سے خیال رکھا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... جارڈن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ

اٹھا اور میز کے پیچھے سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہوا تو ہال نما کمرے کے فرش پر ایک ایکریمی عورت کے ساتھ چار ایکریمی مرد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی ایک بھاری جسم اور درمیانے قد کا آدمی بھی وہاں موجود تھا اور یہ ایمبرے تھا۔

"باس یہ دیکھیں۔ اس آدمی کا قد و قامت بالکل عمران جیسا ہے اور اسی کا نام مائیکل سٹف ہے اور اس نے پرنس آف ڈھمپ کے نام سے باچان میں کسی یوشو کو کال کی تھی جو کچھ ہوئی ہے"۔ ایمبرے نے ایک بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کال کی ٹیپ لے آئے ہو"...... جارڈن نے اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ایمبرے نے کہا اور کوٹ کی جیب سے ایک مائیکرو کیسٹ نکال کر اس نے جارڈن کی طرف بڑھا دی۔

"تم ایسا کرو کہ انہیں دیوار کے ساتھ زنجیروں میں جکڑ دو اور پھر ان کے میک اپ صاف کراؤ۔ میں اس دوران یہ کیسٹ سن لوں"...... جارڈن نے کہا اور ایمبرے کے اثبات میں سر ہلانے پر جارڈن کیسٹ اٹھائے اس ہال سے باہر آیا اور پھر اس راہداری کے ایک اور کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ یہ باقاعدہ مشین

روم تھا۔ اس نے ایک مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میں کیسٹ ڈالا اور پھ
کرسی پر بیٹھ کر اس نے ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا۔ دوسرے لمحے
ایک آواز کمرے میں گونج اٹھی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... بولنے والا کا لہجہ سن
جارڈن نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے یہ آواز سن کر اسے انتہائی
اطمینان ہوا ہو اور پھر وہ ٹیپ سنتا رہا۔ جب ٹیپ ختم ہو گئی تو
نے ریکارڈر بند کیا، اس سے کیسٹ نکالی اور اسے جیب میں ڈال
وہ اس کمرے سے باہر آیا اور ایک بار پھر ہال کی طرف بڑھ گیا
عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیوار کے ساتھ نصب زنجیروں
جکڑ دیا گیا تھا اور ایک آدمی ہاتھ میں جدید ترین میک اپ
اٹھائے ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"میں نے ٹیپ سن لی ہے۔ یہ واقعی عمران اور اس کے
ہیں۔ ویری گڈ ایمبرے۔ تم نے کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تمہیں
اس کا سپیشل معاوضہ ملے گا"...... جارڈن نے ایک طرف
ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

"شکریہ باس"...... ایمبرے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
دوران دوسرا آدمی میک اپ واشر سے باری باری ان سب
چہرے صاف کرتا رہا اور تھوڑی دیر بعد جب اس نے کام ختم کیا
سوائے اس عمران کے باقی سب کے ایشیائی چہرے سامنے آ چکے
جبکہ یہ لڑکی ایشیائی کی بجائے یورپی تھی۔

"ہاں۔ یہ عمران ہے۔ میں نے اسے ایک بار دیکھا تھا لیکن یہ
لڑکی کون ہے۔ یہ تو ان کی ساتھی نہیں ہو سکتی"...... جارڈن نے
کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ اس عمران کی گرل فرینڈ ہو"...... ایمبرے
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں ہوش میں لے آؤ ایمبرے"...... جارڈن نے کہا۔

"یس باس"...... ایمبرے نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس ہال
ل ایک دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری
ھولی اور اس میں سے ایک بڑی سی بوتل اٹھائی جس کی گردن کافی
بی تھی۔ اس نے الماری بند کی اور پھر بوتل اٹھائے وہ عمران اور
اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ٹائیگر نے ٹیکسی روز ویلی کلب کے باہر ہی چھوڑ دی اور پھر کر
اور ٹپ دینے کے بعد وہ پیدل چلتا ہوا کپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوا
کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ
آسانی سے وہ جارڈن تک پہنچ سکتا ہے۔ اسے زیر زمین دنیا کے لوگو
کی نفسیات کا چونکہ اچھی طرح علم تھا اس لئے وہ مطمئن تھا کہ کسی
کسی انداز میں وہ بہرحال اس تک پہنچنے کا راستہ نکال ہی لے گا
لئے وہ اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا ہال میں داخل ہوا۔
خاصا بڑا تھا اور اس کی سجاوٹ انتہائی شاندار انداز میں کی گئی
ہال آدھے سے زیادہ بھرا ہوا تھا اور اس میں زیر زمین دنیا کے افراد
ساتھ ساتھ مختلف ملکوں کے سیاحوں کی بھی ایک کثیر تعداد
تھی۔ ٹائیگر ایک خالی میز کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ میز کے ساتھ
ہوئی کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ ایک غنڈہ نما ویٹر تیزی سے اس کی

بڑھا۔

"آرڈر سر"...... ویٹر نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈی نکالی اور اس میں سے دو بڑے نوٹ بڑی لاپرواہی سے علیحدہ کر کے اس نے ویٹر کی طرف بڑھا دیئے۔

"ایک پیگ وہسکی لاؤ۔ باقی تمہاری ٹپ"...... ٹائیگر نے بڑے شاہانہ انداز میں کہا تو ویٹر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری تھینک فل ٹو یو سر"...... ویٹر نے جلدی سے دونوں بڑے نوٹ جھپٹتے ہوئے کہا اور پھر اس طرح تیزی سے مڑ گیا جیسے اسے ڈر ہو کہ کہیں ٹائیگر وہ نوٹ اس سے واپس نہ لے لے۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر واپس آیا تو اس نے ٹرے میں وہسکی کا پیگ رکھا ہوا تھا۔ اس نے بڑے احترام بھرے انداز میں پیگ ٹائیگر کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"اور کوئی خدمت سر"...... ویٹر کا لہجہ انتہائی مودبانہ تھا۔

"یہ سالم گڈی تمہاری ملکیت بن سکتی ہے مسٹر"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

"میرا نام وکٹر ہے جناب۔ نصف گھنٹے بعد میری ڈیوٹی آف ہو جائے گی۔ کلب کے عقب میں ایک رہائشی علاقہ ہے گارمنٹ روڈ۔ کوارٹر نمبر بائیس میرا ہے آپ آ جائیں"...... ویٹر نے جھک کر انداز میں بات کی جیسے وہ ٹائیگر کو مینو کے بارے میں کچھ بتا رہا

ہو۔

"ٹھیک ہے میں آجاؤں گا"...... ٹائیگر نے جیب سے ایک اور نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور ویٹر خاموشی سے واپس مڑ گیا۔ ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھا۔ وہ چونکہ ہال کے کونے میں بیٹھا ہوا تھا اور پاس ہی ایک بڑا سا گملا بھی موجود تھا جس میں ان ڈور پلانٹ تھے اس نے پیگ اٹھایا اور اس گملے میں الٹا کر پیگ کو واپس میز پر رکھا اور پھر اس انداز میں منہ صاف کرنے لگا جیسے اس نے ابھی پیگ پیا ہو۔ کچھ دیر وہاں بیٹھے رہنے کے بعد وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ گو اسے معلوم نہ تھا کہ وکٹر اسے اس کے مطلب کی کوئی بات بتا بھی سکے گا یا نہیں لیکن چونکہ اس کی عمر اسی زیر زمین دنیا میں ہی گزرتی رہی تھی اس لئے ویٹر کے چہرے کو دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ ویٹر نہ صرف لالچی طبیعت کا آدمی ہے بلکہ وہ یقیناً یہاں کا رازدار بھی ہے۔ بہرحال اسے یہ یقین ضرور تھا کہ وہ اس ویٹر سے اگر کچھ حاصل نہ کر سکا تو کم از کم بنیادی باتوں کا علم اسے ضرور ہو گا۔ اب اس نے بہرحال نصف گھنٹہ گزارنا تھا اس لئے وہ کلب سے باہر نکل کر پیدل ہی فٹ پاتھ پر چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر اس نے نصف گھنٹہ اسی طرح گھومتے پھرتے اور دکانوں کے شوکیسز میں سجی ہوئی مختلف چیزوں کو دیکھنے میں گزار دیا۔ پھر نصف گھنٹے بعد وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کلب کے سامنے سے گزر کر عقبی طرف کو مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واقعی ایک

موص ٹائپ کے رہائشی علاقے میں پہنچ گیا۔ یہ واقعی نچلے طبقے کی ادی تھی اس لئے یہاں چھوٹے بڑے کوارٹر نما مکان بنے ہوئے ٹائیگر مکانوں کے نمبر دیکھتا ہوا آگے بڑھتا رہا اور پھر اس نے ارٹر نمبر بائیس چیک کر لیا۔ کوارٹر کے باہر وکٹر کا نام اور کلب ے نام کی پلیٹ موجود تھی۔ ٹائیگر نے کال بیل بجائی تو دروازہ کھلا ر ایک نوجوان باہر آگیا۔

"مجھے وکٹر سے ملنا ہے۔ اس نے یہاں کا وقت دیا ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"تشریف لائیے"...... اس نوجوان نے کہا اور دروازے سے طرف ہٹ گیا۔ ٹائیگر اندر داخل ہوا تو وہ نوجوان اسے ایک میں لے آیا جو ڈرائینگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن فرنیچر خاصا پرانا تھا۔ نوجوان اسے کمرے میں چھوڑ کر واپس چلا لمحوں بعد دروازہ کھلا اور وکٹر مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔ جسم پر عام لباس تھا۔

"آپ کی مہربانی جناب کہ آپ یہاں تشریف لائے ہیں"۔ وکٹر نے متشکرانہ لہجے میں کہا۔

"میں یہاں اس لئے آیا ہوں وکٹر کہ مجھے یقین ہے کہ تم اپنی میں دلچسپی رکھتے ہو اور اگر تم نے میرے ساتھ مکمل صرف تمہاری حالت بدل جائے گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ ویٹری کرنے کی بجائے اپنا کوئی چھوٹا سا کاروبار کر

سکو"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو وکٹر کا چہرہ بے
کھل اٹھا۔

"جناب مجھے اس کلب میں ملازمت کرتے ہوئے پچیس
گئے ہیں۔ آپ پہلے آدمی ہیں جس نے مجھے اس انداز میں
ہے۔ آپ بے فکر رہیں جو کچھ میں جانتا ہوں وہ سب کچھ آپ
دوں گا کیونکہ اب میں یہاں رہنے کی بجائے واپس ایکریمیا جانا
ہوں"...... وکٹر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ یہ کلب جارڈن کا ہے اور اس وقت
یہاں موجود ہے۔ میں جارڈن سے اس انداز میں ملنا چاہتا
آخری لمحے تک جارڈن کے کسی آدمی کو تو ایک طرف خود جارڈن
بھی معلوم نہ ہو۔ کیا تم ایسا کر سکتے ہو"...... ٹائیگر نے کہا تو
بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر چند لمحوں تک تذبذب
آثار ابھرتے رہے۔

"یہ میرا وعدہ ہے کہ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا اور یہ
گڈی تمہاری ہو گی"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور
ساتھ ہی بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈی نکال کر اس نے اپنے
میز پر رکھ دی۔

"کیا آپ کا تعلق پاکیشیائی گروپ سے ہے"......
اچانک کہا تو ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ بات تم نے کس لئے پوچھی ہے"...... ٹائیگر نے

ے لہجے میں کہا۔

"کیونکہ جب میں چھٹی کر کے آرہا تھا تو میں نے چیف باس کے
ت راست ایمبرے کو ایک عورت اور چار مردوں کو خصوصی
یشن ویگن سے اتار کر زیرو روم کی طرف لے جاتے دیکھا۔ ایمبرے
یرا واقف ہے کیونکہ میری بیٹی جینی اکثر ملاقات کے لئے اس کے
پاس جاتی رہتی ہے اور جینی کی وجہ سے وہ مجھ سے اپنی طبیعت کے
خلاف مسکرا کر بول لیتا ہے ورنہ وہ انتہائی ظالم اور سفاک آدمی
ہے۔ میں نے اس سے پوچھا تو اس نے صرف اتنا بتایا کہ یہ پاکیشیائی
مجرموں کا گروپ ہے اور چیف باس کے حکم پر انہیں وہ زیرو روم میں
لے جا رہا ہے۔ اب آپ نے جس پراسرار انداز میں چیف باس سے
ملاقات کی بات کی ہے تو مجھے خیال آیا کہ کہیں آپ کا تعلق اس
گروپ سے نہ ہو اور اس گروپ کو چھڑوانے کے لئے کام کر رہے
...... وکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن میری ملاقات تو تم سے نصف گھنٹہ پہلے ہوئی تھی جبکہ تم
ہے ہو کہ ایمبرے انہیں اس وقت لایا تھا جب تم چھٹی کر کے آ
تھے"...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں واقعی۔ سوری جناب اگر ایسا ہوتا تو پھر میں آپ کی
کوئی مدد نہ کر سکتا تھا کیونکہ پھر لامحالہ ایمبرے کو معلوم ہو جاتا اور
تھے یا میرا پورا خاندان گولیوں سے اڑا دیا جاتا"...... وکٹر نے
طمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا فیصلہ کیا ہے تم نے"...... ٹائیگر نے نوٹو
گڈی پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔
"لیکن جناب اس وقت تو چیف باس بھی سپیشل ایریئے
ہوں گے۔ زیرو روم والے ایریئے میں۔ وہاں آپ کیسے جا سکتے ہیں
وکٹر نے کہا۔
"جہاں بھی وہ ہو میں نے اس سے فوری ملنا ہے ابھی اور
وقت۔ اگر تم یہ کر سکتے ہو تو دو ٹوک جواب دو ورنہ"......
نے کہا۔
"اوکے۔ میں آپ کو وہاں پہنچا تو دوں گا لیکن اس کے بعد اگر
کے ساتھ کچھ ہوا تو اس میں میری کوئی ذمہ داری نہ ہو گی"......
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ لیکن پہلے تم مجھے بتاؤ گے کہ وہاں تم مجھے
طرح لے جاؤ گے کہ کسی کو علم نہ ہو سکے تاکہ میں مطمئن
سکوں"۔ ٹائیگر نے کہا۔
"سپیشل ایریئے میں جانے کا ایک ایسا راستہ ہے جس کا
سوائے چند لوگوں کے اور کسی کو نہیں ہے اور چند لوگوں میں، میں
بھی شامل ہوں۔ میں اس سپیشل راستے سے آپ کو اس گیلری میں
پہنچا دوں گا جہاں سے آپ نیچے سپیشل ایریئے میں داخل ہو سکیں گے
لیکن میں آپ کو گیلری تک پہنچا کر واپس آ جاؤں گا"...... وکٹر نے
کہا۔

ٹھیک ہے آؤ اٹھو چلو"...... ٹائیگر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا اور
ی اس نے نوٹوں کی گڈی اٹھالی۔
یہ تو اب مجھے دے دیں"...... وکٹر نے اٹھتے ہوئے کہا۔
نہیں اس وقت جب تم مجھے گیلری میں پہنچاؤ گے"...... ٹائیگر
کہا تو وکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
آئیے"...... وکٹر نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر
گڈی جیب میں ڈالی اور پھر وہ وکٹر کے پیچھے چلتا ہوا اس کوارٹر
باہر آ گیا۔ رہائشی علاقے سے باہر نکل کر وکٹر اسے دائیں طرف
گیا اور پھر وہ اس کلب کی دائیں ہاتھ میں واقع ایک تنگ سی گلی
پہنچ گئے جہاں ٹوٹے ہوئے ڈرم موجود تھے۔ وہاں دیوار میں ایک
زہ تھا جو اندر سے بند تھا۔ وکٹر نے دروازے کو دھکیلا تو اس کے
یان کافی بڑی سی جھری بن گئی تو اس نے اپنی دو انگلیاں اندر
اور چند لمحوں بعد ہلکی سی آواز کے ساتھ چٹخنی گری اور دروازہ
یا۔ وکٹر اندر داخل ہوا تو ٹائیگر بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو
لر نے دروازہ بند کر کے چٹخنی لگا دی اور پھر ایک طرف بنی
ی لیکن تنگ سی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیاں چڑھ
ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے جہاں خالی کریٹ پڑے
ے۔ اس کمرے میں ایک کھڑکی تھی جو دوسری طرف سے بند
لر نے یہاں بھی وہی دروازے والی ترکیب آزمائی اور کھڑکی
یا۔ پھر ٹائیگر اس وکٹر کے پیچھے اس کھڑکی کو پھلانگ کر ایک

تنگ سی گیلری میں پہنچ گیا۔یہاں بھی کاٹھ کباڑ بھرا ہوا تھا۔
" اس گیلری سے سیڑھیاں نیچے سپیشل ایریئے میں جاتی ہیں
میں ایک بار پھر آپ سے یہی کہوں گا کہ آپ خیال رکھیں"۔۔۔۔۔
نے آہستہ سے کہا۔
" نیچے کتنے آدمی ہوں گے"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا۔
" بیس مسلح محافظ ہوں گے"۔۔۔۔۔ وکٹر نے جواب دیا۔
" اوکے۔ ٹھیک ہے اب تم جا سکتے ہو"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے
ہاتھ جیب میں ڈالا اور نوٹوں کی گڈی نکال کر وکٹر کے ہاتھ میں
دی۔وکٹر نے جلدی سے گڈی کو اپنی جیب میں ڈالا اور تیزی
کر آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ ٹائیگر کے دونوں ہاتھ حرکت میں
اس کا ایک ہاتھ وکٹر کے منہ پر اور دوسرا اس کی گردن کے گر
گیا۔اس سے پہلے کہ وکٹر سنبھل سکتا ٹائیگر نے دونوں ہاتھ
مخصوص انداز میں حرکت دی اور وکٹر کا جسم ایک جھٹکا کھا کر
پڑتا چلا گیا۔ٹائیگر نے اسے وہیں ایک طرف لٹا دیا اور پھر
سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔پھر اس نے اطمینان بھرے انداز میں
کیونکہ اسے محسوس ہو گیا تھا کہ وکٹر دو گھنٹوں سے پہلے کسی
ہوش میں نہ آسکے گا اور یہی ٹائیگر چاہتا تھا۔اس نے اس کی
سے گڈی نہ نکالی تھی کیونکہ اس کا مقصد نوٹ واپس لینا نہ تھا
ہی وہ اس چھوٹے سے ملازم کو ہلاک کرنا چاہتا تھا۔وہ صرف
تھا کہ جب تک وہ کام مکمل نہ کر لے وکٹر یہاں سے باہر

کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں وہ باہر جا کر اس کے بارے میں کسی کو
اطلاع نہ کر دے۔پھر اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور تیزی
سے آگے بڑھ گیا۔گیلری آگے جا کر ذرا سی گھوم گئی تھی۔وہ جیسے ہی
اس موڑ سے آگے بڑھا وہ یکلخت ٹھٹھک کر سائیڈ کی دیوار سے لگ گیا
کیونکہ سامنے والی دیوار میں ایک بڑا سا روشندان تھا جو آدھے سے
زیادہ کھلا ہوا تھا اور اس میں سے روشنی نکل رہی تھی اور اندر کسی کی
باتوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ٹائیگر فرش پر بیٹھا اور پھر بڑی
احتیاط سے آگے کی طرف بڑھتا ہوا اس روشندان کے نچلے حصے میں
فرش پر تقریباً لیٹ سا گیا حالانکہ فرش پر گرد کی دبیز تہہ موجود تھی
لیکن ٹائیگر کی کارروائی بتا رہی تھی کہ اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں
ہے۔جب سے وکٹر نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے پکڑے
جانے کے بارے میں بتایا تھا ٹائیگر کے ذہن میں اسی وقت سے
دھماکے سے ہونے لگ گئے تھے۔پھر اس نے روشندان سے سر لگا کر
[illegible] لیا اور نیچے جھانکا تو اس کے جسم کو بے اختیار ایک زوردار جھٹکا
لگا کیونکہ نیچے ایک بڑے سے ہال نما کمرے کی ایک دیوار سے عمران
اور اس کے ساتھی جولیا سمیت زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور
ایک آدمی میک اپ واشر سے ان کے میک اپ صاف کر رہا تھا۔
عمران، جولیا، صفدر اور تنویر کے میک اپ صاف ہو چکے تھے اور اب
سب سے آخر میں موجود کیپٹن شکیل کا میک اپ صاف کیا جا رہا تھا۔
اور سامنے ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بڑے اطمینان بھرے

انداز میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ دوسرا آدمی اس کے ساتھ کھڑا ہو
کیپٹن شکیل کا میک اپ صاف کر کے وہ آدمی میک اپ
اٹھائے خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ہاں۔ یہ عمران ہے۔ میں نے اسے ایک بار دیکھا تھا لیکن
لڑکی کون ہے۔ یہ تو ان کی ساتھی نہیں ہو سکتی"...... کرسی پر
ہوئے آدمی نے کہا تو اس کے انداز سے ہی ٹائیگر سمجھ گیا کہ
جارڈن ہو گا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ اس عمران کی گرل فرینڈ ہو"......
کھڑے ہوئے آدمی نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"انہیں ہوش میں لے آؤ ایمبرے"...... جارڈن نے کہا۔

"یس باس"...... ساتھ کھڑے ہوئے آدمی نے کہا اور ٹائیگر
گیا کہ یہی ایمبرے ہے جو عمران اور اس کے ساتھیوں کو
ہے۔ ایک لمحے کے لئے ٹائیگر کے دل میں آیا کہ وہ اس جارڈن
ایمبرے دونوں کا یہیں سے فائر کر کے خاتمہ کر دے لیکن پھر ا
ارادہ بدل دیا کیونکہ ایک تو عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش
اور دوسرا ان کے ہاتھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور
بات یہ کہ دکٹر نے اسے بتایا تھا کہ نیچے بیس کے قریب مسلح
موجود ہیں اس لئے ٹائیگر نے ارادہ بدل دیا تھا۔ اس نے
کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا تاکہ درست صورت حال میں کام دکھا

یسے اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ دکٹر کی وجہ سے بروقت اور درست
گہ پر پہنچ گیا تھا اور دوسرا اطمینان اسے یہ دیکھ کر ہوا تھا کہ عمران
ور اس کے ساتھیوں کے صرف ہاتھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے
جبکہ باقی جسم آزاد تھا اور ٹائیگر سمجھتا تھا کہ عمران اور اس کے
ساتھیوں کے لئے ان زنجیروں سے آزادی مشکل نہ ہو گی۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک اس کا ذہن ماؤف
ہو رہا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ اٹھا۔ فوراً ہی اس کے
ذہن میں وہ منظر کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گیا جب وہ اپنے
ساتھیوں سمیت ہوٹل کے کمرے سے نکلنا چاہتا تھا کہ اچانک چھت
سے سرخ رنگ کی روشنی کا دھارا سا کمرے میں پڑا اور اس کے
ہی اس کا جسم پہلے مفلوج ہوا اور پھر ذہن بھی تاریکی میں ڈوب گیا
اور اب اسے ہوش آیا تو اس نے نظریں گھمائیں اور اپنے ساتھیوں
ان کی اصل شکلوں میں دیکھ کر وہ ایک بار پھر چونک پڑا۔ یہ ایک
بڑا سا کمرہ تھا جس کی دیوار کے ساتھ ان سب کے ہاتھ ان کے سر
کے اوپر زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے جبکہ پیر آزاد تھے۔ ایک
ایک لمبی گردن والی شیشی سب سے آخر میں موجود کیپٹن شکیل
ناک سے لگائے ہوئے تھا جبکہ باقی ساتھی اس انداز میں کسمسا

تھے کہ جیسے وہ ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے ہوں۔ سامنے
ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر ایکریمی بیٹھا ہوا تھا۔ اسے دیکھتے ہی
عمران کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا کیونکہ یہ چہرہ اس کے لاشعور
میں موجود تھا۔

"تمہیں ہوش آگیا عمران۔ مجھے معلوم ہے کہ تم بھی مجھے پہچان
لو گے۔ اس کے باوجود میں اپنا تعارف کرا دیتا ہوں۔ میرا نام جارڈن
ہے اور مجھے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی ہلاکت کا ٹاسک دیا گیا
ہے اور تم نے دیکھا کہ تم حالانکہ انتہائی چالاکی سے چھپ گئے تھے
لیکن میرے آدمی ایمبرے نے تمہیں آخر کار ٹریس کر لیا اور اس وقت
تم یہاں اس حالت میں موجود ہو"...... سامنے بیٹھے ہوئے آدمی نے
کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"بہت خوب۔ تمہارے آدمی کو واقعی داد دینی چاہئے لیکن اس
نے کیسے ٹریس کیا ہے ہمیں۔ کم از کم یہ تو بتا دو"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایمبرے تم خود بتاؤ کہ تم نے کیسے انہیں ٹریس کیا اور کیسے
انہیں یہاں لے آئے۔ یہ بہت بڑے سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے
انہیں حق حاصل ہے کہ یہ معلوم کر سکیں"...... جارڈن نے بڑے
طنزیہ لہجے میں کہا تو اس آدمی جس نے لمبی گردن والی بوتل سے
انہیں ہوش دلایا تھا تیزی سے بتانا شروع کر دیا کہ کس طرح وہ
ولی الیانو کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ اس کی کار میں نصب طاقتور

کال کیچر نے ہوٹل سے ہونے والی ایک فون کال کیچ کر لی۔ اس کال میں پرنس آف ڈھمپ اور خصوصی اسلحے کا ذکر آیا تو وہ چونک پڑا۔ پھر انہوں نے چیکنگ کی اور کمرے تلاش کر لئے۔ ان کمروں میں ہوٹل کے مالک نے اپنے طور پر جدید سسٹم نصب کر رکھا ہے۔ چنانچہ بھاری دولت دے کر انہوں نے اس سسٹم کے ذریعے انہیں بے ہوش کیا اور پھر خفیہ راستے سے نکال کر انہیں یہاں پہنچا دیا گیا۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ فون کال کو کار میں نصب کال کیچر پکڑ لے۔ ہاں اگر ٹرانسمیٹر کال ہوتی تو دوسری بات تھی"...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

" تمہارے کمرے میں طاقتور ڈکٹا فون موجود تھا جس کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا"...... ایمبرے نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" تو پھر اس میں تمہارا تو کوئی کمال نہ ہوا۔ یہ کام تو ہم نے خود کر رکھا تھا تاکہ تم ہمیں پکڑ سکو اور ہم جارڈن کی زیارت کر سکیں"۔ عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

" جو کچھ بھی ہے بہرحال اب تم یہاں بے بسی کی حالت میں موجود ہو۔ میں نے تمہیں اس لئے ہوش دلایا ہے کہ تمہیں بتا سکوں کہ تمہیں ہلاک کرنے والے کون ہیں اس لئے اب تم سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ایمبرے الماری سے مشین گن نکال کر مجھے دو"۔ جارڈن نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" کیا تم واقعی سنجیدہ ہو جارڈن"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ کیوں میں نے ٹاسک تو کلیئر کرنا ہے"...... جارڈن نے چونک کر کہا۔

" کتنی رقم لی ہے تم نے ڈولفن سے"...... عمران نے پوچھا۔

" اگر تمہارا خیال ہے کہ تم سے رقم لے کر تمہیں چھوڑ دوں گا تو یہ خیال ترک کر دو۔ میں اپنے اصول سے نہیں ہٹ سکتا"۔ جارڈن نے کہا۔ اسی لمحے ایمبرے نے الماری سے مشین گن نکال کر جارڈن کے ہاتھ میں دے دی۔

" میں رقم کی بات نہیں کر رہا صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا تم صرف چند روپوں کے لئے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جان رسک میں ڈالنے کی حماقت کر سکتے ہو حالانکہ تم سیکرٹ ایجنٹ رہے ہو اور تمہیں معلوم ہے کہ سیکرٹ ایجنٹوں کو ہر قسم کی سچوئیشن تبدیل کرنے کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ اس دوران ہاتھوں میں موجود کڑوں کے سسٹم کو دیکھ چکا تھا۔ یہ کڑے عام سے بٹنوں والے تھے اور اس نے انگلیاں ان بٹنوں پر رکھی ہوئی تھیں۔ اس کا باقی جسم چونکہ زنجیروں سے آزاد تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ صرف چند سیکنڈ میں وہ ان کڑوں سے آزادی حاصل کر کے سچوئیشن بدل سکتا ہے۔

" تم جتنے بھی بڑے ایجنٹ ہو لیکن ان موٹی زنجیروں سے آزادی

حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ بات طے ہے"...... جارڈن نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن اس طرح سیدھی کر لی جیسے وہ اب فوری فائر کرنا چاہتا ہو۔

"اوکے۔ صرف ایک لمحے کے لئے رک جاؤ اور وہ بات سن لو جو میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔ اس میں آخرکار تمہارا ہی فائدہ ہو گا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کون سی بات"...... جارڈن نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر مشین گن والا ہاتھ نیچے کر لیا۔ عمران بس اتنا ہی وقفہ ملنا چاہئے تھا۔ اس نے تیزی سے بٹن دبائے لیکن دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا کہ بٹن دبنے باوجود کام نہیں کر رہے تھے اور اس کے ساتھ ہی جارڈن کے بھرپور اور طنزیہ قہقہے سے ہال کمرہ گونج اٹھا۔

"مجھے معلوم تھا کہ تمہارے ذہن میں کیا بات ہے۔ تم کڑوں کو عام کڑے سمجھ رہے تھے اس لئے تمہارا خیال تھا کہ تم کے بٹنوں کو پریس کر کے اپنے آپ کو آزاد کرا لو گے لیکن معلوم ہونا چاہئے کہ میں بھی سیکرٹ ایجنٹ رہا ہوں اس لئے بھی ان حربوں کا بخوبی علم ہے اس لئے میں نے یہ کڑے ایک تکنیک سے تیار کرائے ہوئے ہیں۔ یہ جب تک میں نہ چاہوں صورت نہیں کھل سکتے اور پھر میں یہ دیکھ رہا تھا کہ تمہاری ان بٹنوں پر موجود ہیں لیکن اب تمہیں احساس ہو گیا ہو گا

تمہارے مقابل جارڈن ہے جارڈن"...... جارڈن نے قہقہہ لگا کر بڑے طنزیہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو۔ اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ تم ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ۔ ہم جانیں اور ڈولفن جانے ورنہ اس کے بعد جو ہو گا اس کی ذمہ داری تم پر ہو گی"...... عمران نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں یہ ٹاسک لے چکا ہوں اور میں نے اس ٹاسک کے لئے اپنی مرضی کی رقم بھی وصول کر لی ہے اس لئے تمہاری موت بہرحال یقینی ہے"...... جارڈن نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن ایک بار پھر سیدھی کر لی۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے چلاؤ مشین گن"...... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسے نفسیاتی ڈاج تم مجھے نہیں دے سکتے۔ سمجھے"...... جارڈن نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی انگلی ٹریگر کے پہنچ گئی لیکن اس سے پہلے کہ اس کی انگلی ٹریگر پر حرکت کرتی، اچانک عمران کا جسم ہوا میں اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے دونوں وں کی ضرب جارڈن کے ہاتھ میں موجود مشین گن پر پڑی اور مشین گن جارڈن کے ہاتھوں سے نکل کر ایک طرف جا گری جبکہ جارڈن لاشعوری طور پر کئی قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

"اٹھاؤ مشین گن اور انہیں بھون ڈالو"...... جارڈن نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور ایمبرے جو ساکت و جامد کھڑا تھا۔ یکلخت کسی

چابی بھرے کھلونے کی طرح مشین گن کی طرف لپکا ہی تھا کہ یکلخت صفدر کی ٹانگیں حرکت میں آئیں اور جھک کر مشین گن اٹھاتا ہوا ایمبرے چیختا ہوا اچھل کر پیچھے جا گرا تھا۔

"تم۔ تم"...... جارڈن نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا لیکن دوسرے لمحے مشین پسٹل کے دھماکے ہوئے اور جارڈن چیختا ہوا اچھل کر فرش پر گرا۔ اس کے ساتھ ہی ایمبرے کے حلق سے بھی چیخ نکلی اور وہ بھی فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔ یہ فائر اوپر روشندان سے ہوئے تھے۔ اسی لمحے عمران اچھل کر آگے بڑھ گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ زنجیروں سے آزاد ہو چکے تھے۔ اس نے دوڑ کر مشین گن اٹھائی اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ٹائیگر خیال رکھنا"...... عمران نے ایک لمحے کے لئے رک کر روشندان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے دروازہ کھول کر تیزی سے باہر آ گیا۔ اس نے فائرنگ کے وقت روشندان میں ٹائیگر کی جھلک دیکھ لی تھی۔ باہر آتے ہی وہ ایک تنگ سی گیلری میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر گیلری کے اختتام پر اسے ایک آدمی کی آواز سنائی دی۔

"چیف باس نے فائر کھول دیا ہے"...... ایک آدمی کہہ رہا تھا۔ اسی لمحے عمران بجلی کی سی تیزی سے باہر نکلا اور اس طرف کو آ گیا جدھر سے آواز آئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی مشین گن بول پڑی

اور اس برآمدے نما جگہ میں موجود تین افراد جن کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک اسے دروازے سے ایک آدمی نکلتا دکھائی دیا۔ عمران نے اس پر فائر کھولا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چھلانگ لگائی اور نیچے گر کر تڑپتے ہوئے آدمی کو کراس کر کے وہ دروازے میں پہنچ گیا لیکن کمرہ خالی تھا۔ اسی لمحے اسے دوسری طرف ایک خلا سے مشین پسٹل چلنے اور انسانی چیخوں کی اوازیں سنائی دیں اور عمران تیزی سے اس طرف کو دوڑنے لگا۔ ایک موڑ مڑ کر وہ بے اختیار رک گیا کیونکہ مشین پسٹل مسلسل چلنے اور انسانی چیخوں کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔ اگر عمران اچانک دروازے کے سامنے آ جاتا تو وہ بھی فائرنگ کی زد میں آ سکتا تھا۔

"ٹائیگر میں عمران ہوں"...... فائرنگ بند ہوتے ہی عمران نے چیخ کر کہا کیونکہ وہ فائرنگ کی آوازوں سے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ فائرنگ اوپر کسی روشندان سے کی جا رہی ہے۔

"باس میں نیچے آ رہا ہوں"...... ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور عمران آگے بڑھا تو اس نے دیکھا کہ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جس میں چار آدمی الٹے پڑے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ ہی ان کی مشین گنیں بھی ان کے ساتھ ہی پڑی ہوئی تھیں۔ عمران رک گیا چند لمحوں بعد دور سے آتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر ٹائیگر نمودار ہو

گیا۔اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔

"میں نے تمہیں وہاں کا خیال رکھنے کا کہا تھا"...... عمران نے
لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ کے ساتھیوں نے ہاتھ چھڑا لئے تھے اور صفدر
صاحب نے مشین پسٹل اٹھا لیا اس لئے میں نے سوچا کہ باقی افر
خاتمہ کر دوں کیونکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ یہاں بیس مسلح افراد ہیں
ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیس نہیں۔ ابھی تک تو اس جارڈن اور ایمبرے کے علاوہ
آدمی سامنے آئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں چیک کر لیتا ہوں باس"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واپس اس طرف کو بڑھ گیا جدھر اس کے
ساتھی موجود تھے۔

"میں عمران ہوں"...... عمران نے راہداری کے کونے میں
کر اونچی آواز میں کہا اور پھر راہداری میں مڑ گیا۔ دوسرے لمحے اس
صفدر کو سامنے آتے ہوئے دیکھا۔اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا

"باقی ساتھیوں کو بلاؤ۔ اب ہم نے یہاں سے نکلنا ہے"......
عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی باہر
گئے۔

"یہ ٹائیگر یہاں کیسے پہنچ گیا"...... جولیا نے باہر آتے ہی عمران
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"استاد اور شاگرد کا رشتہ روحانی ہوتا ہے اور روحانی رشتے میں
ی کشش ہوتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
ی لمحے دروازے سے ٹائیگر دوڑتا ہوا آیا۔

"باس۔ مجھے غلط بتایا گیا تھا۔یہاں اور کوئی آدمی نہیں ہے"۔
ٹائیگر نے قریب آ کر کہا۔

"اوکے۔ بہرحال اب ہم نے یہاں سے نکلنا ہے لیکن ہم واپس
اس ہوٹل میں نہیں جا سکتے۔ تم نے کیا انتظامات کئے ہیں"۔ عمران
نے کہا۔

"میرے ساتھ آئیے۔یہاں ایک خفیہ راستہ ہے جہاں سے میں
یا تھا۔ وہاں سے ہم اطمینان سے باہر نکل جائیں گے ورنہ ہو سکتا ہے
باہر اس جارڈن کے آدمی موجود ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور
ن کے سر ہلانے پر وہ اس طرف کو مڑ گیا جدھر سے وہ نمودار ہوا تھا
عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلتے ہوئے
تے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس گلی سے نکل کر واپس
پہنچ گئے۔ عمران نے مشین گن وہیں پھینک دی تھی جبکہ
ٹائیگر دونوں نے مشین پسٹل اپنی جیبوں میں ڈال لئے تھے
تے میں ٹائیگر نے راجر سے ملنے سے لے کر جارڈن کے آدمیوں
الی اور پھر جارڈن کے کلب میں آنے اور وکٹر سے ملنے سے لے
ک پہنچنے کی ساری تفصیل بتا دی۔

کٹر تھا جسے تم نے راہداری میں ڈالا ہوا تھا لیکن وہ تو زندہ

تھا"...... عمران نے کہا۔

" باس۔ وہ چھوٹا ملازم تھا اس لئے میں نے اسے ہلاک نہیں
تھا"...... ٹائیگر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اپنی غلطی کا جواز بتا
ہو۔

" ویری گڈ۔ تم واقعی تیزی سے استاد کی جگہ لیتے جا رہے ہو۔
بھی یہی چاہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے قتل و غارت سے
چاہئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر کا چہرہ بے
کھل اٹھا۔

" اب ہم نے کہاں جانا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا

" ٹائیگر تم نے واگ جانے کے کیا انتظامات کئے ہیں۔ میں
یہاں مزید نہیں رکنا چاہتا"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹا
نے اسے بتایا کہ اس نے راجر کے ساتھ مل کر کیا انتظامات
ہیں۔

" گڈ شو۔ پھر تم ساحل پر پہنچو میں یوشو کو کال کر کے اس
تفصیلات معلوم کر کے وہاں پہنچ جاؤں گا"...... عمران نے کہا
سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کیسانو میجر شانگ کے ہمراہ واگ میں موجود تھی۔ یہاں کے
انتظامات دیکھ کر اسے یقین ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی
چاہے کچھ بھی کر لیں وہ کسی صورت میں واگ پر نہیں پہنچ سکتے۔ وہ
اس وقت واگ میں ایک کمرے میں موجود تھی جس میں ایک دیوار
کے ساتھ ایک بہت بڑی مشین نصب تھی جس میں چار بڑی بڑی
سکرینیں موجود تھیں اور چاروں سکرینیں روشن تھیں اور ان چاروں
سکرینوں پر واگ کے چاروں طرف کے مناظر نظر آ رہے تھے۔ کیسانو
کے ساتھ ایک بڑی مستطیل میز کے پیچھے ایک درمیانے قد اور
بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ ماسٹر ڈیوڈ تھا۔ یہاں کی تمام
مشینری اور تمام انتظامات کا انچارج۔

" ماسٹر ڈیوڈ۔ تم نے بتایا ہے کہ واگ کے قریب کسی ٹاپو سے
ب کوئی پہاڑی سلسلہ ہے۔ وہ کس طرف ہے"...... کیسانو نے

اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" سکرین نمبر دو پر جو علاقہ نظر آ رہا ہے یہ پہاڑی سلسلہ اسی ہے مادام"...... ماسٹر ڈیوڈ نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اس طرف کیا کوئی خصوصی انتظامات بھی ہیں یا نہیں" کیسانو نے پوچھا۔

" خصوصی انتظامات۔ وہ کس لئے مادام"...... ماسٹر ڈیوڈ چونک کر پوچھا۔

" اس لئے کہ تمہارا یہ سائنسی حفاظتی سرکل پہاڑی سلسلوں پر اثر انداز نہیں ہو سکتا اگر وہ لوگ غوطہ خوری کے لباس میں پہاڑی سلسلے کی اوٹ لے کر یہاں پہنچ گئے تب"...... کیسانو کہا۔

" مادام۔ حفاظتی سرکل پہاڑی سلسلے پر بھی اتنا ہی اثر انداز ہے جتنا پانی پر۔ آپ بے فکر رہیں"...... ماسٹر ڈیوڈ نے مسکرا۔ ہوئے جواب دیا۔

" دیکھو ماسٹر ڈیوڈ۔ تم شاید سمجھ رہے ہو کہ میں احمق ہوں لئے اس قسم کی باتیں کر رہی ہوں لیکن تمہیں شاید معلوم نہ ہو مجھے معلوم ہے کہ زیر آب پہاڑی چٹانوں کے اندر لازماً چھوٹی سرنگیں ہوتی ہیں جن میں پانی بھرا ہوتا ہے لیکن یہ سائنسی ریز پہاڑی چٹانوں کو کراس کر کے ان سرنگوں کے اندر نہیں جا سکتیں اس لئے ان سرنگوں کے ذریعے آسانی سے یہاں پہنچا جا سکتا ہے"

کیسانو نے سرد لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ سوری مادام"...... میرا مطلب یہ نہ تھا کہ میں آپ کی بات کو غلط سمجھا ہوں۔ آپ کی بات درست ہے اور اس پہاڑی سلسلے میں واقعی طویل سرنگیں موجود ہیں لیکن میں نے خصوصی طور پر ایسے انتظامات کئے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے ان سرنگوں میں داخل ہونے والا آدمی فوراً نہ صرف یہاں ٹریس ہو جائے گا بلکہ یہاں سے صرف ایک بٹن دبا کر اسے آسانی سے یقینی طور پر ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ اچھا۔ پھر ٹھیک ہے۔ گڈ شو"...... کیسانو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر یکلخت کال آنی شروع ہو گئی تو وہ دونوں چونک پڑے۔

" آپ کی کال ہے مادام۔ خصوصی فریکونسی پر"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا تو کیسانو نے اثبات میں سر ہلایا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو جیگر کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے جیگر کی آواز سنائی دینے لگی۔

" یس۔ کیسانو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کیسانو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مادام۔ جارڈن اور اس کے دست راست ایمبرے کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے جیگر کی آواز سنائی دی تو

کیسانو بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وہ کیسے اور کس نے ایسا کیا ہے۔ اوور"...... کیسانو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ مجھے ابھی تھوڑی دیر پہلے ان کی موت کی اطلاع ملی تو میں بھی حیران رہ گیا۔ بہرحال چونکہ میں نے آپ کو اس سلسلے میں رپورٹ دینی تھی اس لئے میں نے اس گروپ میں موجود خاص آدمیوں سے رابطہ کیا۔ جو تفصیلات سامنے آئی ہیں ان کے مطابق ایمبرے نے ایک فون کال کیچ کر لینے کی بنا پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہوٹل البانو میں ٹریس کر لیا اور پھر جارڈن کو اطلاع ملی جو کہ سپیشل پوائنٹ پر موجود تھا۔ جارڈن نے انہیں بے ہوش کر کے خفیہ راستوں سے نکال کر سپیشل پوائنٹ کے نیچے بنے ہوئے اپنے خفیہ ٹھکانے پر پہنچانے کا حکم دے دیا۔ اسے وہ زیرو روم کہتے ہیں۔ یہاں آٹھ دس افراد ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ ایمبرے انہیں ہوٹل البانو میں بے ہوش کر کے خفیہ طور پر نکال لانے اور پھر زیرو روم میں پہنچانے میں کامیاب ہو گیا جس کی اطلاع ملنے پر جارڈن بھی وہاں پہنچ گیا۔ اس کے بعد جارڈن گروپ کے ایک اہم آدمی نے جب جارڈن سے رابطہ کیا تو رابطہ نہ ہوا جس پر وہ آدمی خود زیرو روم پہنچا وہاں آٹھوں مسلح افراد سمیت جارڈن اور ایمبرے کی لاشیں گولیوں سے چھلنی حالت میں پڑی ملیں جبکہ عمران اور اس کے ساتھی غائب

تھے اور زیرو روم کے بیرونی محافظ ویسے ہی موجود تھے۔ انہیں نہ ہی اس واردات کا علم ہو سکا تھا اور نہ ہی اندر سے کوئی آدمی باہر آیا تھا جس پر وہ راستہ تلاش کیا گیا جس کے ذریعے وہ لوگ نکلے ہوں گے تو ایک خفیہ راستہ ٹریس ہو گیا۔ اس راستے میں جارڈن کے کلب کا ایک ویٹر وکٹر بے ہوش پڑا ہوا ملا۔ اس کی جیب سے انتہائی بھاری مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی بھی ملی ہے۔ اس وکٹر نے بتایا ہے کہ کلب میں ایک آدمی اس کے پاس پہنچا اور اسے بھاری دولت دے کر معلومات حاصل کرنا چاہیں تو اس نے اسے اپنے گھر کا پتہ بتا دیا۔ جب وکٹر چھٹی کر کے اپنے گھر جا رہا تھا تو وہ ایمبرے سے ملنے زیرو روم کی طرف چلا گیا کیونکہ اس وکٹر کی بیٹی ایمبرے کی دوست تھی۔ ایمبرے نے اسے بتایا کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو پکڑ لیا ہے اور یہاں پہنچا دیا ہے اور جارڈن بھی یہاں آنے والا ہے جس کے بعد وکٹر اپنے گھر پہنچا تو وہ آدمی بھی وہاں پہنچ گیا اور پھر وکٹر نے بھاری دولت لے کر اسے خفیہ راستے سے وہاں پہنچایا تو اس آدمی نے اس پر اچانک حملہ کر دیا اور وہ بے ہوش ہو گیا اور یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ یہ آنے والا عمران کا ہی ساتھی تھا۔ اس نے ہی زیرو روم کے بڑے ہال کے روشندان سے جارڈن اور ایمبرے دونوں پر مشین پسٹل کی گولیاں برسا کر انہیں ہلاک کر دیا۔ پھر انہوں نے وہاں موجود سب افراد کا خاتمہ کر دیا اور اس خفیہ راستے سے نکل گئے ہیں۔" جنگیر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ سپر چیف کا یہ آئیڈیا در
نہیں نکلا کہ جارڈن گروپ ان کا خاتمہ کر دے گا۔ اوور"......
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ ابھی مجھے اور اطلاعات ملی ہیں کہ عمران کے ساتھی نے جو وکٹر کے ذریعے زیرو روم میں داخل ہوا تھا، راجر کے راجر کی مدد سے انتہائی طاقتور اسلحہ، غوطہ خوری کے جدید اور تیز رفتار لانچ اور ایسی مشینری جو حفاظتی انتظامات کو زیرو ہے ہاکاڈو سے دور کسی ٹاپو میں پہنچانے کی بات کی ہے۔ میں کوشش کی کہ راجر کے کسی آدمی سے یہ معلوم کروں کہ وہ کو ٹاپو ہے لیکن مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کیونکہ راجر کے آدمی راجر انتہائی وفادار ہیں اور راجر اس قدر طاقتور ہے کہ اس پر نہ ہی تو ڈالا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کے خلاف کھل کر کوئی کارروائی کی سکتی ہے۔ اوور"...... جیگر نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ وہ لوگ یہاں آئیں گے تو ان کی موت یقینی جائے گی۔ وہاں بہرحال تم ان کی سرگرمیوں کا خیال رکھنا اور ساتھ ساتھ اطلاع دیتے رہنا۔ اوور اینڈ آل"...... کیسانو نے کہا ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"جیگر نے بڑی اہم اطلاع دی ہے کہ عمران اور اس کے کسی ٹاپو پر پہنچ رہے ہیں۔ کیا تم واگ اور کیڈو کے ارد گرد مو تمام ٹاپوؤں کو یہاں سے چیک کر سکتے ہو"...... کیسانو نے

ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"...... ماسٹر ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر چیکنگ کرو"...... کیسانو نے کہا تو ماسٹر ڈیوڈ نے سامنے پڑی ہوئی مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی بڑی مشین پر موجود چاروں سکرینوں پر منظر تیزی سے تبدیل ہونے شروع ہو گئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور میجر شانگ اندر داخل ہوا۔

"سب اوکے ہے مادام"...... میجر شانگ نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن ابھی جیگر نے اہم اطلاع دی ہے"...... کیسانو نے کہا تو میجر شانگ جو کرسی پر بیٹھ چکا تھا بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسی اطلاع"...... میجر شانگ نے پوچھا تو کیسانو نے جیگر کی دی ہوئی اطلاع تفصیل سے بتا دی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ جارڈن تو بہت طاقتور آدمی تھا۔ اس کا بھی انہوں نے خاتمہ کر دیا ہے"...... میجر شانگ کے لہجے میں ہلکا سا خوف کا تاثر ابھر آیا تھا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک بار اس کا ٹکراؤ مجھ سے ہو جائے پھر دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے"...... کیسانو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ مادام۔ یہ دیکھو۔ کاٹوش ٹاپو پر لوگ موجود ہیں"۔ اچانک ماسٹر ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو کیسانو اور میجر شانگ دونوں

چونک کر سکرینوں کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ایک سکرین پر ایک جزیرے کا منظر نظر آ رہا تھا جہاں چند انسانی سائے کھڑے نظر آ رہے تھے۔

"کیا تم ان کا کلوز اپ نہیں لے سکتے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اور لوگ ہوں"...... کیسانو نے کہا۔

"ہاں۔ ابھی کلوز اپ بھی سامنے آ جائے گا"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔ وہ مسلسل مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد سکرین پر موجود منظر تیزی سے سمٹنا شروع ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ وہی لوگ ہیں۔ یہ غوطہ خوری کا لباس پہن رہے ہیں۔ ہاں۔ یہ عمران ہے میں اسے پہچانتی ہوں۔ نیچے لانچ بھی ہے"...... کیسانو نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ ان میں سے اس عورت اور اس کے ساتھیوں میں بھی پہچانتا ہوں۔ میں نے انہیں کیڈو میں قید کر لیا تھا۔ ان کے قد و قامت وہی ہیں"...... میجر شانگ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر ڈیوڈ۔ کیا تم ان کا اس ٹاپو پر خاتمہ کر سکتے ہو"۔ کیسانو نے کہا۔

"یس مادام لیکن اس کے لئے مجھے سپیشل حفاظتی سرکل پڑے گا پھر ہی سٹار میزائل وہاں فائر کیا جا سکتا ہے"...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ میں یہ رسک نہیں لے سکتی۔ ٹھیک ہے تم ان کو چیکنگ میں رکھو جب یہ سرکل میں داخل ہوں گے تو خود ہی ختم ہو جائیں گے"...... کیسانو نے کہا اور ماسٹر ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی غوطہ خوری کے لباس پہن کر لانچ میں سوار ہوئے اور پھر لانچ تیزی سے سمندر میں دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔

"مادام ان کا رخ واگ کی طرف نہیں ہے بلکہ واگ سے شمال مشرق کی طرف ٹاکورا ٹاپو کی طرف ہے اور مادام ٹاکورا ٹاپو سے واگ کے درمیان وہی زیر آب پہاڑی سلسلہ ہے جس کے بارے میں بات ہوئی تھی"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو میرا خیال درست ثابت ہو رہا ہے۔ یہ لوگ پہاڑی سلسلے میں موجود سرنگ کو استعمال کرنا چاہتے ہیں لیکن تم نے بتایا تھا کہ وہاں تم نے انتظامات کر رکھے ہیں"...... کیسانو نے کہا۔

"یس مادام"...... ماسٹر ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"ماسٹر ڈیوڈ۔ تم ان انتظامات کا لنک ماسٹر کمپیوٹر سے کر دو وہ خود ہی ان سے نمٹ لے گا"...... میجر شانگ نے کہا۔

"یس میجر"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا ایک روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یہ لوگ یقینی موت کی طرف بڑھ رہے ہیں"...... کیسانو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یس مادام"...... ان احمقوں نے سمجھا تھا کہ یہ ایسے ہی منہ اٹھائے واگ پہنچ جائیں گے۔ نانسنس"...... میجر شانگ نے کہا۔
چند لمحوں بعد ماسٹر ڈیوڈ واپس آیا اور دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔
"میں نے لنک کر دیا ہے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا اور کیسانو اور میجر شانگ دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ سکرین پر لانچ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کھلے سمندر میں آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ لانچ پر ایک عورت اور پانچ مرد سوار تھے جن میں سے ایک لانچ کو چلا رہا تھا جبکہ باقی اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔ کافی دیر بعد لانچ ایک ٹاپو پر پہنچ کر رک گئی۔
"یہ ٹاکورا ٹاپو ہے مادام۔ وہی ٹاپو جس کی پہلے میں نے بات کی تھی"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا اور کیسانو نے اثبات میں سر ہلا دیا عمران اور اس کے ساتھی پہلے خود ٹاپو پر اترے اور پھر ان سب نے مل کر لانچ کو بھی کھینچ کر ٹاپو پر چڑھایا اور اسے گھسیٹتے ہوئے درختوں کی اوٹ میں لے گئے۔ اس کے بعد انہوں نے لانچ میں موجود سامان اٹھا کر اپنی اپنی پشت پر لادنا شروع کر دیا اور مخصوص ساخت کی گنیں ہاتھوں میں لے کر وہ سب ایک ایک کر کے سمندر میں کود گئے۔ اب ٹاپو خالی ہو چکا تھا۔ ماسٹر ڈیوڈ نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر اچانک جھماکا سا ہوا۔ سکرین پر زیر آب منظر ابھر آیا جس میں چھ غوطہ خور ایک کے پیچھے تیزی سے تہہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ چند لمحوں

لیٰ اب پہاڑی سلسلہ نظر آنا شروع ہو گیا اور پھر سب سے آگے جانے والا غوطہ خور ایک سرنگ نما راستے کے دہانے میں داخل ہو گیا تو اس کے پیچھے اس کے دوسرے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے اور اس طرح ایک بار پھر وہ سکرین پر نظر آنے والے منظر سے غائب ہو گئے لیکن ماسٹر ڈیوڈ کے ہاتھ ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گئے اور پھر چند لمحوں بعد سکرین پر کسی سرنگ کا اندرونی منظر ابھر آیا۔ سرنگ میں مکمل طور پر پانی بھرا ہوا تھا اور غوطہ خور تیزی سے اس سرنگ میں تیرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔
"تمہارے انتظامات کہاں ہیں ماسٹر ڈیوڈ"...... کیسانو نے بے چینی سے لہجے میں کہا۔
"آخری حصے میں مادام"...... ماسٹر ڈیوڈ نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور مادام کیسانو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی مسلسل سرنگ میں تیرتے ہوئے خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔
"یہ تو ایک ہی سرنگ ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ زیر آب پہاڑی میں اتنی طویل سرنگ ہو"...... چند لمحوں بعد مادام کیسانو نے

"قدرتی سرنگ ہے مادام"...... ماسٹر ڈیوڈ نے جواب دیا اور مادام نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"یہ آخری حصے میں داخل ہونے والے ہیں مادام"...... کچھ

دیر بعد ماسٹر ڈیوڈ نے کہا تو کیسانو کے چہرے پر چمک آ گئی۔ اس
نظریں مسلسل سکرین پر جمی ہوئی تھیں اور پھر سرنگ نے جیسے
ایک موڑ کاٹا اور عمران اور اس کے ساتھی بھی موڑ کاٹ کر
بڑھے کہ اچانک سرنگ میں سرخ رنگ کی تیز روشنی پھیلتی چلی گئی
" وہ مارا۔ اب یہ لوگ ختم ہو گئے "...... ماسٹر ڈیوڈ نے
اختیارانہ انداز میں چیختے ہوئے کہا لیکن چند لمحوں بعد روشنی غائب
گئی تو ماسٹر ڈیوڈ کے ساتھ ساتھ کیسانو اور میجر شانگ تینوں
آنکھیں تیزی سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ عمران اور اس کے
اسی طرح تیزی سے تیرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔
" اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کے پاس ریڈ ریز کو
کرنے والی مشین موجود ہے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے خود کلامی کے
انداز میں کہا۔
" کیا مطلب۔ تمہارا مطلب ہے کہ یہاں کے سائنسی
ناکام ہو گئے ہیں"...... کیسانو نے پہلی بار انتہائی گھبرائے
لہجے میں کہا۔
" اوہ نہیں مادام۔ اس سرنگ میں ہمارا اپنا سسٹم تھا جو ناکا
گیا ہے لیکن جیسے ہی یہ لوگ سرنگ سے باہر آئیں گے ماسٹر
ان پر جھپٹ پڑے گا"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا اور کیسانو نے
میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد یہ سب ایک ایک کر کے
سے باہر نکل کر کھلے سمندر میں پہنچ گئے۔ پھر وہ سب تیزی سے

طرف اٹھنے لگے لیکن جیسے ہی وہ سمندر کی سطح پر پہنچے اچانک سمندر کی
لہروں میں زرد رنگ کی روشنی کی لہریں دوڑتی ہوئی نظر آئیں اور پلک
جھپکنے میں وہ ان کے جسموں سے ٹکرائیں اور اس کے ساتھ ہی وہ اس
طرح پانی میں تیرنے لگے جیسے لاشیں تیرتی ہیں۔
" وہ مارا۔ یہ ختم ہو گئے ہیں مادام"...... ماسٹر ڈیوڈ نے انتہائی
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
" کیا یہ بات یقینی ہے کہ ختم ہو گئے ہیں"...... کیسانو نے ایسے
لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔
" یس مادام۔ سو فیصد"...... ماسٹر ڈیوڈ نے جواب دیا۔
" اوکے پھر ان کی لاشیں واگ پر لے آؤ۔ میں خود اپنی آنکھوں سے
اس عمران کی لاش دیکھنا چاہتی ہوں"...... کیسانو نے کہا۔
" لیکن ایسی صورت میں تو تمام حفاظتی انتظامات آف کرنے
گے مادام"...... ماسٹر ڈیوڈ نے حیران ہو کر کہا۔
" پھر کیا ہوا۔ کر دو آف۔ اگر تمہیں یقین ہے کہ یہ لوگ ہلاک
ہیں تو پھر تم جھجک کیوں رہے ہو"...... کیسانو نے کہا۔
" میرا خیال ہے کہ ماسٹر کمپیوٹر کے ذریعے ان کی موت کی تصدیق
جائے تو زیادہ بہتر ہے"...... میجر شانگ نے کہا۔
" کیا مطلب۔ کیا تصدیق ہو سکتی ہے"...... کیسانو نے کہا۔
" یس مادام"...... ماسٹر ڈیوڈ نے جواب دیا۔
" اوہ۔ پھر ضرور کرو چیکنگ"...... کیسانو نے کہا تو ماسٹر ڈیوڈ

تیزی سے اٹھ کر دوبارہ اسی سائیڈ روم کی طرف بڑھ گیا جہاں
کمپیوٹر موجود تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں
سمندری لہروں کے ساتھ ادھر ادھر تیرتی پھر رہی تھیں۔

"حیرت ہے اتنی آسانی سے یہ لوگ مارے گئے ہیں۔ اس ؛
مجھے یقین نہیں آ رہا"...... چند لمحوں بعد کیسانو نے کہا۔

"ابھی فائنل چیکنگ ہو جاتی ہے مادام"...... میجر شانگ نے
اور کیسانو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد ماسٹر ڈیوڈ وا
کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں نے خصوصی آرڈر ماسٹر کمپیوٹر کو دے دیئے ہیں۔
رزلٹ سامنے آ جائے گا"...... ماسٹر ڈیوڈ نے دوبارہ کرسی پر
ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد کیسانو نے دیکھا کہ سمندر کی
میں شعلہ سا تیرتا ہوا دکھائی دینے لگا۔ یہ شعلہ باری باری عمران
اس کے ساتھیوں سے ٹکرایا اور پھر یکلخت غائب ہو گیا۔ اس
ساتھ ہی سکرین پر ڈیتھ کا لفظ بار بار جلنے بجھنے لگا۔

"مادام۔ ماسٹر کمپیوٹر نے بھی ان کی موت کی تصدیق
ہے"۔ ماسٹر ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب بے شک تمام حفاظتی انتظامات آف کر دو او
یہاں لے آ کر ان کے غوطہ خوری کے لباس اتار دو اور پھر مجھے
دو"...... کیسانو نے کہا۔

"یس مادام"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا اور ایک بار پھر اٹھ

تیزی سے اس سائیڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ ان کی لاشوں کا کیا کرنا چاہتی ہیں مادام"...... میجر شانگ
نے پوچھا۔

"تمہیں معلوم نہیں ہے میجر شانگ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس
عمران اور اس کے ساتھیوں کی کیا اہمیت ہے۔ میں ان کی لاشیں خود
دنیا کے سامنے لانا چاہتی ہوں تاکہ پوری دنیا پر کیسانو کی کارکردگی
کی دھاک بیٹھ جائے"...... کیسانو نے کہا اور میجر شانگ نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے سر گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس نے جلدی سے اپنی قمیص کے بٹن کھولے اور پھر اندر سینے کے ساتھ چپکا ہوا ایک چھوٹا سا باکس اس نے مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اتارا اور جیب میں ڈال کر اس نے تیزی سے بٹن بند کر لئے۔ اس کے جسم پر عام لباس تھا۔ غوطہ خوری کا لباس اتار لیا گیا تھا۔ وہ ایک بڑے سے کمرے کے درمیان فرش پر موجود تھا اور اس کے سارے ساتھی بھی وہاں موجود تھے لیکن وہ سب ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے سب سے پہلے ساتھ ہی پڑی ہوئی جولیا کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جولیا کے جسم نے یکلخت یکے بعد دیگرے دو جھٹکے کھائے تو عمران نے ہاتھ ہٹالئے۔ پھر چند لمحوں بعد ہی جولیا

نے آنکھیں کھول دیں لیکن اس کا چہرہ واقعی کسی لاش کی طرح زرد اور سخت نظر آرہا تھا۔ پھر وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"جلدی کرو جولیا۔ میں آنکھیں بند کئے لیتا ہوں اور باقی ساتھی بے ہوش ہیں۔ میں اس لئے تمہیں پہلے ہوش میں لایا ہوں کہ تم آسکس کو اپنے جسم سے ہٹالو۔ جلدی کرو تاکہ پھر باقی ساتھیوں کو بھی ہوش میں لایا جائے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی اور پھر وہ تیزی سے ایک کونے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا تاکہ جولیا اپنے جسم کے ساتھ چمٹا ہوا وہ آلہ اتار سکے جیسا آلہ عمران نے اپنے سینے سے اتار کر اپنی جیب میں ڈالا تھا۔

"میں نے آسکس اتار لیا ہے"...... چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران نے آنکھیں کھول کر جولیا کی طرف دیکھا۔ اب جولیا کا زرد اور لاش کی طرح سخت چہرہ زندہ انسانوں جیسا نظر آرہا تھا اور عمران سرہلاتا ہوا صفدر کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں یہ کون سی جگہ ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"ابھی خاموش رہو"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے باری باری سب ساتھیوں کو ہوش دلایا اور جب انہوں نے بھی اپنے [illegible]وں پر لگے ہوئے آلے آسکس کو اتار لیا تو وہ سب ہی جو ہوش میں

آ جانے کے باوجود لاشوں جیسے نظر آ رہے تھے زندہ انسان نظر آنے لگ گئے۔

"آپ کو کیسے ہوش آگیا عمران صاحب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے اپنے آلے میں خصوصی طور پر ڈپورٹس رکھی ہوئی تھی جو مجھے ہوش میں لے آئی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ کا پلان کامیاب رہا ہے اور ہم اس وقت واگ جزیرے پر ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یوشو نے جو انتظامات اس واگ جزیرے کے بتائے تھے اس کے مطابق اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہ تھی کہ ہم لاشوں کی صورت میں یہاں پہنچیں اور تم نے دیکھ لیا ہے کہ ہم بہرحال پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر وہ ہم پر فائر کھول دیتے تو پھر"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر ہم حقیقتاً مر جاتے اور کیا ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ویسے عمران صاحب آپ نے واقعی بے پناہ رسک لیا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"دوسری کوئی صورت ہی نہ تھی۔ ہم واقعی باہر ہی بھٹکتے جاتے"۔ عمران نے کہا۔

"ہمارا اسلحہ کہاں ہے"...... جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

"ظاہر ہے لاشوں نے اسلحے کا کیا کرنا تھا اس لئے ہمارے لباس اور اسلحہ سب کچھ ان لوگوں کے قبضے میں ہو گا۔ ویسے بھی مردہ بدست زندہ ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ یہاں ہم بیٹھ کر باتیں کرنے تو نہیں آئے"...... جولیا نے کہا۔

"تم دیکھ رہی ہو کہ اس کمرے کا کوئی دروازہ نہیں ہے۔ نہ کوئی روشندان ہے اور نہ کوئی کھڑکی۔ شاید یہ واگ کا لاش گھر ہے اور لاشوں کو بھلا کھڑکیوں، روشندانوں اور دروازوں کی کیا ضرورت ہوتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں یہ واقعی عجیب سا کمرہ ہے۔ تو پھر"...... جولیا نے کہا۔

"تو پھر یہ کہ ہمیں گورکنوں کا انتظام تو کرنا ہی پڑے گا"۔ عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اس بار اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب انہوں نے ہمیں بطور لاشیں یہاں کیوں رکھا ہوا ہے"۔ اس بار صفدر نے کہا۔

"شاید ان کا خیال ہو کہ ہمیں محفوظ کر کے کسی میوزیم میں پہنچا دیں"...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا لیکن پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمرے کی دیوار میں سرر کی آواز سنائی دی۔

"لیٹ جاؤ اور سانس روک لو۔ جلدی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی فرش پر اس طرح لیٹ گیا جیسے واقعی

لاش ہو۔ اس کے ساتھیوں نے بھی یہی کارروائی کی۔ لیکن سرر
آواز یکلخت ختم ہو گئی۔ عمران کی نظریں اس جگہ پر جمی ہوئی تھیں
جہاں سے سرر کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران کا خیال تھا
یہیں سے کوئی راستہ ہو گا لیکن راستہ نہ کھلا اور آواز آنا بند ہو گئی
ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ اب کیا کرے کہ اچانک دیوار کی
جگہ جہاں سے سرر کی آواز سنائی دے رہی تھی چٹک کی آواز کے ساتھ
ہی کسی سکرین کی طرح روشن ہو گئی اور عمران سمجھ گیا کہ انہیں
کسی مشین پر چیک کیا جا رہا ہے۔

" ارے۔ یہ کیا۔ یہ تو زندہ ہیں۔ کیا مطلب۔ یہ لاشیں کیسے
زندہ ہو گئیں "...... اچانک کمرے میں ایک چیختی ہوئی آواز گونجی۔

" ہاں مادام۔ آپ نے ان کے چہرے دیکھے ہیں۔ یہ تو زندہ
انسانوں کے چہرے ہیں جبکہ پہلے یہ لاشیں تھیں۔ کیا مطلب
ایک دوسری آواز سنائی دی۔ لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

" اس کا مطلب ہے کہ ہم سے فراڈ ہوا ہے۔ ویری بیڈ۔ دیکھا
شانگ اگر میں چیک کئے بغیر اندر چلی جاتی تو اب تک ان کے
ہیں آ چکی ہوتی "...... وہی نسوانی آواز دوبارہ سنائی دی۔ عمران
گیا کہ یہ عورت مادام کیسانو ہے جبکہ دوسرا میجر شانگ ہے۔

" اوہ۔ پھر اب کیا کرنا ہے۔ یہ لوگ تو واقعی حد درجہ شاطر
اور اب تو یہ ہاؤس کے اندر پہنچ گئے ہیں "...... میجر شانگ کی گھبرا
ہوئی آواز سنائی دی۔

" فکر مت کرو۔ میری چھٹی حس نے مجھے بچا لیا ہے اس لئے میں
نے انہیں لاشیں ہونے کے باوجود سپیشل روم میں رکھوا دیا تھا۔
اب یہ اس سپیشل روم سے زندہ باہر نہ آ سکیں گے۔ بلاؤ ماسٹر ڈیوڈ
لو۔ جلدی "...... مادام کیسانو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوبارہ
چٹک کی آواز سنائی دی اور وہ روشنی غائب ہو گئی تو عمران ایک
جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کر بیٹھ
گئے۔

" آؤ۔ اب ہمیں ہر صورت میں یہاں سے نکلنا ہے "...... عمران
نے اٹھ کر دیوار کے اس حصے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جہاں روشنی
ہوئی تھی۔

" لیکن کیسے "...... جولیا نے کہا۔ اسی لمحے عمران نے جیب سے
وہی آلہ نکالا جو اس کے سینے پر لگا ہوا تھا اور جب وہ آسکس کہہ رہا تھا۔
اس نے اس آلے کو بازو گھما کر پوری قوت سے دیوار پر دے مارا۔
ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی دیوار کا وہ حصہ
دوں کی صورت میں اڑ کر غائب ہو گیا اور دوسری طرف اب ایک
چھوٹا سا کمرہ نظر آ رہا تھا۔ عمران تیزی سے اس کمرے میں داخل ہوا
اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی دوڑتے ہوئے اس کمرے میں پہنچ
اس کمرے کے ایک کونے میں دروازہ نظر آ رہا تھا۔ عمران نے
ہینڈل نیچے کیا تو دروازہ کھل گیا۔ باہر ایک تنگ سی راہداری
عمران نے سر باہر نکال کر دیکھا اور پھر تیزی سے راہداری میں آ

گیا۔ راہداری ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف سے آگے کر مڑ گئی تھی۔

"آؤ"...... عمران نے اس طرف کو مڑتے ہوئے کہا جس راہداری آگے جا کر مڑ رہی تھی اور پھر ابھی عمران اپنے ساتھیو سمیت اس موڑ تک پہنچا ہی تھا کہ اچانک سرر کی آواز کے ساتھ فرش سے ایک دیوار چھت سے مل گئی اور اس طرف بھی راستہ ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی پوری راہداری کا فرش یکلخت ان کے قدمو تلے سے غائب ہو گیا اور وہ سب اس طرح اچانک فرش غائب جانے سے سنبھل ہی نہ سکے اور چیختے ہوئے نیچے گرے اور دھماکوں سے وہ جیسے گہرے پانی میں ڈوبتے چلے گئے۔ بلندی گرنے کی وجہ سے وہ کچھ دیر تک تو پانی کی گہرائی میں اترتے چلے لیکن پھر پانی نے ان کے جسموں کو واپس اچھال دیا اور وہ سطح گئے۔ اب وہ سنبھل گئے تھے۔ یہ انتہائی تاریک جگہ تھی۔ اچا پانی میں خوفناک جوار بھاٹا سا شروع ہو گیا۔ یہ جوار بھاٹا اس خوفناک تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کوشش کے باوجود آپ کو کنٹرول نہ رکھ سکے اور حقیر تنکوں کی طرح دائیں طرف ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر چند لمحوں بعد ان کے جسم کسی دیوار سے ٹکرا کر رک گئے۔ اب ان کے جسم ایک دائرے صورت میں گھوم رہے تھے۔ چند لمحوں بعد پانی کی سطح تیزی سے ہونا شروع ہو گئی اور تھوڑی دیر بعد وہ پانی کے ساتھ ہی لڑھکتے ہو

زمین پر جا گرے۔ پھر پانی غائب ہونا شروع ہو گیا لیکن اب ان جسم رک گئے تھے۔ عمران بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جوڑ جوڑ شدید درد کر رہا ہے اوپر تاروں بھرا آسمان دکھائی دے رہا تھا۔ آہستہ آہستہ اس کے ساتھی بھی کراہتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے۔

"ہم کہاں آ گئے ہیں"...... اچانک تنویر کی حیرت بھری آواز دی۔

میرا خیال ہے کہ ہم واگ جزیرے کے کھلے حصے میں موجود ۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ گہرا ہر طرف چھایا ہوا تھا لیکن اب اس کی آنکھیں کچھ نہ کچھ دیکھنے ہو گئی تھیں۔ کچھ فاصلے پر درختوں کا ایک جھنڈ سا نظر آ رہا

جھنڈ کی طرف۔ وہاں ہم بہرحال اس کھلی جگہ سے زیادہ گے"...... عمران نے کہا اور پھر اس جھنڈ کی طرف بڑھتے کے ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے لیکن وہ سب اس طرح چل وہ اپنے آپ کو بڑی مشکل سے گھسیٹتے ہوئے چل رہے کا اپنا انداز بھی ایسا ہی تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جسم میں توانائی کی شدید کمی ہو گئی ہو۔ شاید یہ اس پانی کے دباؤ اور جھٹکوں نے ان پر یہ اثر کر دیا تھا۔ دیر بعد وہ اس جھنڈ میں داخل ہو گئے۔

"ٹائیگر"...... عمران نے زمین پر لیٹتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے آہستہ سے جواب دیا۔

" تم جھنڈ کے آخری حصے میں ٹھہرو۔ ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگ
یہاں آئیں اس لئے ہمیں محتاط رہنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر وہ اسی انداز میں گھسٹتا
واپس چلا گیا۔

" یہ ہمیں کیا ہو گیا ہے۔ ایسی حالت پہلے تو کبھی نہیں
جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پانی میں ایسٹاسی ملا ہوا تھا اس لئے ہمارے جسموں سے تو
نچڑ گئی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ایسٹاسی۔ اوہ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ مجھے تو اس کی بو
آئی حالانکہ اس کی بو خاصی تیز ہوتی ہے"۔ عمران نے چونک کر

" عمران صاحب ایسٹاسی کی بو صرف دن کے وقت آتی
سورج کی روشنی میں بو نکلتی ہے ورنہ نہیں اور مجھے اس کا خیال
لئے آیا ہے کہ بحریہ میں ایسٹاسی کو اس وقت پانی میں خاص
ملایا جاتا تھا جب کسی کو جسمانی طور پر ختم کرنا ہوتا تھا۔ میں خود
بار اس تجربے سے گزر چکا ہوں اور ہمیشہ میری یہی حالت ہوئی
اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہاں بھی ایسی ہی کارروائی ہوئی
کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

" ہو سکتا ہے کیونکہ ایسٹاسی ہمیشہ سمندری پانی میں ہی

لاتی ہے اور اس کا توڑ تازہ پانی یا پھر تیز کڑواہٹ سے ہو سکتا ہے
ان یہاں تو ان دونوں میں سے کوئی چیز بھی نظر نہیں آ رہی"۔
اوان نے کہا۔

"لیکن یہ سب کچھ کیوں اور کیسے ہوا۔ وہ ہمیں آسانی سے ہلاک
و کر سکتے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ خودکار نظام کے تحت ہوا ہے۔ اس
پریوشو نے بتایا تھا کہ کیڈو کی طرح ماسٹر کمپیوٹر موجود ہے
ساری کارروائی ماسٹر کمپیوٹر کی ہے"...... عمران نے کہا تو سب
اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لیکن اب ہم یہاں کب تک اس حالت میں لیٹے رہیں گے"۔
ا نے کہا۔

"یہانو اور میجر شانگ کو اب تک معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم باہر
ہیں اس لئے وہ یقیناً کوئی نہ کوئی مسلح محافظ ہماری ہلاکت
باہر بھیجیں گے۔ اس کے بعد ہی کوئی کارروائی ہو سکتی
عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن پھر
گئی اور کوئی آدمی نمودار نہ ہوا تو عمران کے چہرے پر
ے تاثرات ابھر آئے لیکن ظاہر ہے وہ اس حالت میں کچھ بھی
تھا۔ اسلحہ بھی ان کے پاس نہ تھا اور ماحول کی بھی انہیں
نہ تھی۔

مادام کیسانو کا چہرہ حیرت اور غصے کے ملے جلے تاثرات
سا گیا تھا۔ وہ اس وقت ایک ایسے کمرے میں موجود تھی
دیواروں کے ساتھ کئی مشینیں نصب تھیں جبکہ اس کے
ماسٹر ڈیوڈ اور میجر شانگ بھی اس کمرے میں موجود تھے۔ ان
نظریں ایک بڑی سی روشن سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر
منظر بدلتے جا رہے تھے۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ لوگ سپیشل روم سے کیسے نکل گئے
گئے ہیں"...... کیسانو نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا

"میں کیا کہہ سکتا ہوں مادام۔ بہرحال آپ بے فکر
کمپیوٹر سے وہ لوگ بچ نہیں سکتے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا او
لمحوں بعد سکرین پر جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین
عمارت کے اندرونی منظر کی بجائے جزیرے کے باہر کھلی

ابھر آیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ماسٹر کمپیوٹر اب آؤٹ ڈور چیکنگ کر
رہا ہے۔ اندر وہ لوگ موجود نہیں ہیں"...... ماسٹر ڈیوڈ نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ باہر کیسے نکل سکتے ہیں ماسٹر ڈیوڈ۔ سوائے اس سپیشل روم
کے باقی تو ہر طرف ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول ہے"...... میجر شانگ نے
کہا۔

"ٹھیک ہے میں ماسٹر کمپیوٹر سے خصوصی طور پر اس پوائنٹ کو
معلوم کرتا ہوں۔ اس کی میموری میں یقیناً یہ سب کچھ موجود ہو گا۔
ویسے یہ لوگ باہر تو کسی صورت بھی ماسٹر کمپیوٹر کی مرضی کے بغیر
نہیں جا سکتے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
سامنے موجود ایک مشین کو تیزی سے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔
مشین آپریٹ ہوتے ہی سکرین تاریک ہو گئی تھی۔ پھر جب ماسٹر
ڈیوڈ نے ہاتھ ہٹائے تو سکرین ایک بار پھر ایک جھماکے سے روشن
ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس پر ایک منظر ابھر آیا اور ماسٹر ڈیوڈ کے
ساتھ ساتھ کیسانو اور میجر شانگ بھی چونک پڑے کیونکہ منظر میں
عمران اور اس کے ساتھی ایک راہداری میں دوڑتے ہوئے نظر آ رہے
تھے۔ یکلخت راہداری کے موڑ پر زمین سے ایک دیوار نکل کر چھت
سے جا لگی اور اسی لمحے راہداری کا فرش غائب ہو گیا اور اس کے
ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی نیچے گر کر غائب ہو گئے۔ اس کے

ساتھ ہی فرش برابر ہو گیا اور پھر ایک جھماکے سے منظر بدلا تو
سکرین پر عمران اور اس کے ساتھی پانی میں تیر رہے تھے اور پانی میں
انتہائی جوار بھاٹا تھا اور یہ سب لوگ حقیر تنکوں کی طرح بہتے ہوئے
ایک طرف کو جا رہے تھے۔ پھر یکلخت وہ رک گئے اور اس کے ساتھ
ہی پانی کی سطح تیزی سے بلند ہوتی چلی گئی۔ کیسانو اور میجر شانگ
حیرت بھری نظروں سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ پھر اچانک عمران
اور اس کے ساتھی پانی کے ساتھ بہتے ہوئے ایک کھلی جگہ پر پہنچ گئے
اور اس کے ساتھ ہی پانی واپس کنوئیں نما جگہ میں گر کر غائب
گیا۔ اب عمران اور اس کے ساتھی جزیرے کی بیرونی سطح پر پڑے
ہوئے تھے پھر کیسانو نے انہیں باری باری اٹھتے ہوئے دیکھا لیکن
اس انداز میں لڑکھڑا رہے تھے جیسے ان کے جسموں میں توانائی سر
سے موجود ہی نہ ہو۔

" اس کا مطلب ہے کہ ماسٹر کمپیوٹر نے انہیں آؤٹ وے
پھینک دیا ہے لیکن کیوں۔ اس نے انہیں ہلاک کیوں نہیں
میجر شانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس۔ ماسٹر کمپیوٹر میں سرے سے کسی کو ہلاک کرنے
فیڈنگ ہی نہیں کی گئی کیونکہ کسی کے تصور میں بھی نہ تھا کہ
آدمی اس انداز میں واگ پہنچ سکتا تھا۔ زیادہ سے زیادہ لپنے کسی
سے غداری یا بغاوت کا خطرہ ہو سکتا تھا اس لئے ماسٹر کمپیوٹر میں
انتظام کیا گیا تھا کہ اسے فوری طور پر آؤٹ وے پر پہنچا دیا جائے

اس سے جس طرح چاہے نمٹ لیا جائے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے
اب دیا۔

" یہ کام بے حد غلط ہوا ہے۔ اب انہیں کس طرح ہلاک کیا
جائے گا"...... کیسانو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" مادام۔ یہ لوگ وہاں خود بخود ہلاک ہو جائیں گے کیونکہ اب یہ
وے میں کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتے اور وہاں نہ پانی
ہے اور نہ ہی کھانے کی کوئی چیز۔ ان کے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ
بھی نہیں ہے اور نہ ہی غوطہ خوری کے لباس وغیرہ۔ اب یہ خود ہی
وہاں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں ماسٹر ڈیوڈ۔ انہیں اس
طرح نہیں چھوڑا جا سکتا۔ ہمیں خود ان کا خاتمہ کرنا ہو گا"۔ کیسانو
نے کہا۔

" مادام اس پانی میں ایسٹاسی ملا ہوا ہے اس لئے اب ان کے
سے توانائی غائب ہو چکی ہے اس لئے اب یہ حقیر کینچوؤں کی
چکے ہیں لیکن اگر ہم نے خود انہیں ہلاک کرنا چاہا تو پھر تمام
آف کر کے ہمیں آؤٹ وے کا سپیشل راستہ کھولنا پڑے گا۔
خیال ہے کہ ہم انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں یہ خود ہی
جائیں گے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔

" تمہاری بات ٹھیک ہے میں آؤٹ وے کھولنے کا رسک نہیں

لے سکتی لیکن اب یہ کہاں جا رہے ہیں"...... کیسانو نے سکرین ان سب کو لڑکھڑا کر چلتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"کہاں جا سکتے ہیں مادام۔ ہر طرف سمندر ہے۔ زیادہ سے زیادہ درختوں کے نیچے جا کر بیٹھ جائیں گے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا کیسانو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ان کی نگرانی مسلسل ہونی چاہئے"...... کیسانو نے کہا۔

"مادام آؤٹ وے کی مسلسل نگرانی نہیں ہو سکتی ورنہ مشین جل جائے گی کیونکہ اس طرح بے پناہ توانائی خرچ ہوتی ہے البتہ چند گھنٹوں بعد انہیں تھوڑی دیر کے لئے چیک کیا جا سکتا ہے"۔ ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب رات کا وقت ہے اب صبح کو انہیں چیک کریں گے۔ ویسے تم ماسٹر کمپیوٹر کو ہدایات دے دو کہ وہ ہر لحاظ اندرونی چیکنگ جاری رکھے"...... مادام کیسانو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ اب یہ کسی صورت بھی اندر داخل نہیں ہو سکتے۔ یہ باہر ہی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر خود بخود ہلاک ہو جائیں گے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور پھر میجر شانگ اٹھ کھڑا ہوا۔

"مادام۔ یہ لوگ ہمارے لئے اب کسی صورت بھی خطرہ نہیں بن سکتے"...... میجر شانگ نے کہا۔

"مجھے صرف اس لئے فکر ہے کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔

نے دیکھا نہیں کہ ہم انہیں مردہ سمجھ کر خود ہی اندر لے آئے تھے اور زندہ نکلے۔ ارے ہاں ماسٹر ڈیوڈ یہ کیسے ممکن ہوا ہے جبکہ ماسٹر کمپیوٹر نے بھی ان کی موت کی تصدیق کر کے ہمیں بتایا تھا کہ یہ لاشیں ہیں"...... مادام کیسانو نے میجر شانگ کو جواب دیتے ہوئے اچانک ماسٹر ڈیوڈ سے کہا۔

"مادام جہاں تک میرا خیال ہے انہوں نے کوئی خصوصی آلہ استعمال کیا ہو گا اور کیا کہا جا سکتا ہے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔

"ایسا نہ ہو کہ اب یہ اور کوئی خصوصی آلہ استعمال کر لیں اور ایک بار پھر مار کھا جائیں"...... مادام کیسانو نے بڑے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اب ایسا نہیں ہو گا مادام"...... ماسٹر ڈیوڈ نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا تو مادام کیسانو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ میجر شانگ کے ساتھ چلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران اور اس کے ساتھی درختوں کے جھنڈ میں اس طرح
وئے تھے جیسے حقیر کینچوے پڑے ہوئے تھے۔ انہیں واقعی
سی حرکت کرنا بھی دشوار لگ رہی تھی۔

"ہمیں ہر صورت میں تازہ پانی حاصل کرنا پڑے گا ورنہ
حالت میں تو ہم آسانی سے ہلاک ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا

"پانی تو اب صبح کو ہی تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت رات
کہاں سے تازہ پانی تلاش کیا جائے"...... صفدر نے جواب
ہوئے کہا۔

"اور اگر رات کو ہی یہ لوگ گنیں لے کر ہمارے سروں پر
گئے تب"...... جولیا نے کہا۔

"پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اب اور کیا کیا جا سکتا ہے"۔
نے جواب دیا۔

"آخر ہمیں اس انداز میں باہر کیوں پہنچا دیا گیا ہے"...... جولیا
نے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ یہ سب ماسٹر کمپیوٹر کا کام ہے۔ بہرحال
ہمارے پاس وہ زندہ آدمی کو مردہ ظاہر کرنے والا آلہ تو ہو گا"۔
عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہ تو پانی میں بھیگ کر بے کار ہو چکا ہو گا"۔ صفدر
نے کہا۔

"کہاں ہے مجھے دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اپنی جیب
وہ آلہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"کیا اس میں بم ہے جو تم نے اسے دیوار پر مار کر وہاں سے
پیدا کیا تھا"...... جولیا نے کہا۔

"صرف میرے والے آلے میں تھا۔ اس کی ساخت ان سے علیحدہ
تھی تاکہ ایمرجنسی میں کام آسکے"...... عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے آلے کو الٹایا اور پھر ناخنوں کو جھٹکے دے کر اس
نے بلیڈ باہر نکالے اور پھر بلیڈ کی مدد سے اس نے اس آلے کے عقبی
ے ایک پیچ کو کھولنا شروع کر دیا۔ گو اس وقت تاریکی تھی لیکن
اب ان کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہو چکی تھیں۔ عمران نے چند
لمحوں کی کوشش کے بعد پیچ کھول لیا اور اس آلے کا پچھلا کور علیحدہ ہو
اندر عجیب سی اور انتہائی پیچیدہ مشینری نظر آ رہی تھی۔ عمران چند
لمحے اس مشینری کو دیکھتا رہا پھر اس نے کور کو دوبارہ اپنی

جگہ پر رکھ کر پیچ گھمانا شروع کر دیا۔
"کیا ہوا۔ تم کیا کرنا چاہتے تھے"...... جولیا نے حیرت بھرے
میں کہا۔
"اس کے اندر ایک خصوصی گیس کی ٹیوب موجود ہوتی
میں اسے چیک کرنا چاہتا تھا لیکن ٹیوب خالی ہو چکی ہے۔ اگر یہ
نہ ہوتی تو شاید ایسٹاسی کا توڑ ہو جاتا کیونکہ یہ گیس انتہائی کڑ
ہوتی ہے لیکن اب مجبوری ہے صبح کو پانی تلاش کرنا ہو گا"۔
نے کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا تو سب
ٹائیگر کو اس انداز میں چلتا دیکھ کر چونک پڑے۔
"ارے تم ٹھیک ہو گئے ہو۔ کیا ہوا"...... عمران نے حیران
کر پوچھا۔
"باس۔ یہ دیکھو یہ پھل۔ اس کا رس انتہائی کڑوا ہے۔ مجھے
پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ جھنڈ کے بیرونی حصے میں دو تین در
پر یہ پھل لگے ہوئے تھے اور یہ زمین پر پڑا ہوا تھا۔ میں نے اسے
کر دانتوں سے کاٹا۔ رس تو بے حد کڑوا تھا لیکن اس سے نہ
میری پیاس فوراً بجھ گئی بلکہ میرے اندر جو کمزوری تھی وہ بھی دور
گئی اس لئے میں یہ پھل اکٹھے کر کے لے آیا ہوں"...... ٹائیگر نے
اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
چھ عجیب سی ساخت کے پھل ان کے سامنے رکھ دیئے۔
"یعنی پانی اور کڑواہٹ دونوں اکٹھی مل گئیں"۔ عمران

ایک پھل اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا اور دانتوں سے پھل کاٹ لیا۔
دوسرے لمحے اس کا چہرہ بگڑ سا گیا۔
"کیا بہت کڑوا ہے"...... جولیا نے کہا۔
"ہاں۔ یہ تو کونین سے بھی کڑوا ہے۔ بالکل تنویر کی طرح"۔
عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر باقی ساتھیوں نے
پھل کھائے تو ان کے چہرے بے پناہ کڑواہٹ کی وجہ سے بگڑ گئے
تھے لیکن بہرحال ان کی کمزوری اس طرح دور ہو گئی تھی جیسے انہیں
کسی نے طاقت کے انجکشن لگا دیئے ہوں۔
"ویری گڈ ٹائیگر۔ تم نے تو یہ پھل کھلا کر ایک لحاظ سے ہمیں
دوبارہ زندہ کر دیا ہے"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے
کہا۔
"یہ قدرت نے مدد کی ہے باس"...... ٹائیگر نے مسکراتے
ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ باقی ساتھی بھی اب
اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔
"اب کیا کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔
"فی الحال تو یہاں کا جائزہ لینا ہو گا پھر کوئی پلان سوچنا پڑے
گا"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ جھنڈ کے باہر کی طرف بڑھ گیا اور
ساتھی بھی سر ہلاتے ہوئے عمران کے پیچھے چلتے ہوئے درختوں
کے جھنڈ سے باہر آ گئے۔ ہر طرف سپاٹ میدان نظر آ رہا تھا۔
"پہلے وہ کنواں تلاش کریں جس سے ہمیں باہر دھکیلا گیا تھا۔

عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن جب اندازے سے وہاں پہنچے تو وہاں کسی کنوئیں کا کوئی نام و نشان موجود نہ تھا البتہ وہاں ایسے آثار موجود تھے جس سے پتہ چلتا تھا یہاں کافی مقدار میں پانی بہتا رہا ہے اور پھر انہوں نے پورا جزیرہ لیا لیکن جزیرے کی سطح مکمل طور پر سپاٹ تھی۔ اس پر درخت بھی تھے۔ درختوں کا جھنڈ صرف اس حصے میں تھا جہاں وہ پہلے موجود تھے۔ باقی خالی میدان تھا۔ جزیرہ زیادہ بڑا نہ تھا البتہ ٹاپو سے قدرے بڑا تھا۔ وہ پورا جزیرہ گھومنے کے بعد واپس اسی درختوں کے جھنڈ کے پاس آکر بیٹھ گئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے ہمیں اس انداز میں ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کس انداز میں"...... جولیا نے چونک کر پوچھا

"اس جزیرے پر نہ ہی کہیں پانی کا کوئی چشمہ ہے اور نہ کڑوے پھلوں کے چند درختوں کے علاوہ اور کوئی پھلدار درخت ہیں۔ ہمارے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ بھی نہیں ہے اور نہ غوطہ خوری کے لباس ہیں اور نہ کوئی لانچ اس لئے اب یہی صورت ہو سکتی ہے کہ ہم یہاں بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں اور کیا ہو سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر پریشانی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں وہ کنواں کھولنا پڑے گا پھر ہی بات

بنے گی"...... صفدر نے کہا۔

"وہ ماسٹر کمپیوٹر کے تحت کھلتا اور بند ہوتا ہو گا اس لئے باہر سے ہم اسے کیسے کھول سکیں گے اور ہمارے پاس کوئی بم وغیرہ بھی نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو واقعی انتہائی سنجیدہ صورت حال ہے"...... جولیا نے کہا۔

"صرف سنجیدہ نہیں بلکہ سنجیدہ ترین ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب ہمیں فی الحال صبح تک آرام کرنا چاہئے۔ صبح کو ظاہر ہے کوئی نہ کوئی حل سامنے آ ہی جائے گا البتہ ہم میں سے ایک کو پہرہ دینا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو پھر ٹائیگر پہرہ دینے کے لئے تیار ہو گیا اور وہ سب وہیں گھاس پر ہی لیٹ گئے۔ عمران بھی لیٹا ہوا تھا۔ گو اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں لیکن موجودہ صورت حال نے اسے بھی واقعی چکرا کر رکھ دیا تھا۔ کوئی حل نظر نہیں آ رہا تھا جبکہ اسے معلوم تھا کہ اگر کوئی قابل عمل حل سامنے نہ آیا تو پھر واقعی ان کی جانوں پر بن جائے گی اس لئے وہ مسلسل سوچ رہا تھا کہ موجودہ صورت حال میں کیا حل نکالا جا سکتا ہے لیکن مسلسل غور و فکر کے باوجود کوئی حل سامنے نہ آیا تو پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن پر نیند کا غلبہ ہوتا چلا گیا۔

"باس باس"...... اچانک اس کے کانوں میں ٹائیگر کی ہلکی سی

آواز پڑی تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"باس میرے ساتھ آئیں میں آپ کو ایک چیز دکھانا ہوں"۔ ساتھ کھڑے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

"ارے کہیں اس بار کوئی میٹھا پھل تو دریافت نہیں کر نے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"باس۔ آپ لوگوں کے سونے کے دوران میں نے جزیرے ایک اور چکر لگایا ہے اور میں نے ایک ایسی چیز دیکھی ہے جو میں کو فوری طور پر دکھانا چاہتا ہوں اس لئے میں نے آپ کو ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"کہیں جل پری تو نہیں دیکھ لی۔ اس عمر میں جل پریاں نظر آنے لگ جاتی ہیں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار پڑا۔ وہ دونوں اب اس جھنڈ سے کافی فاصلے پر آ گئے تھے۔ ٹائیگر آگے تھا اور اس کا رخ دائیں طرف تھا۔ پھر وہ دونوں جزیرے ساحل پر پہنچ گئے۔

"کیا ہے۔ یہاں تو کچھ بھی نظر نہیں آ رہا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں ساحل کٹا پھٹا سا ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر ا سے نیچے اترتا چلا گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے تھا اور پھر عمران کھاڑی میں موجود ایک بڑی سی مشین کو دیکھ کر بے اختیار پڑا۔ یہ مستطیل شکل کی مشین تھی جو کھاڑی کے اندر موجود تھی

کہیں کوئی بے کار مشین تو نہیں ہے جو انہوں نے یہاں دی ہو"...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

نہیں باس۔ یہ باقاعدہ کام کر رہی ہے۔ میرے ذہن میں بھی ہی خیال آیا تھا"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر اور پھر وہ دونوں اس مشین کے قریب پہنچ گئے۔ مشین میں سے ہلکی زوں زوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن وہ چاروں سے اس طرح بند تھی جیسے کوئی ڈبہ ہو۔ عمران نے اس کی اوپر سطح پر ہاتھ رکھا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ اٹھا لیا۔

تو ایئر سکنگ مشین ہے اور اس پر انتہائی باریک سوراخ عمران نے کہا۔

تو اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

کیسے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

اسے بند کر دیا جائے تو ظاہر ہے اندر تازہ ہوا نہیں پہنچے گی لازماً اپنا سیٹ اپ اوپن کرنا پڑے گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

یہ بند کیسے ہو گی۔ لاکھوں کی تعداد میں سوراخ ہوں گے اطراف میں۔ انہیں کیسے بند کیا جائے گا"...... عمران

اپنے لباس اتار کر اس کے تینوں اطراف لپیٹ دیں تو بند ہو جائے گی"...... ٹائیگر نے چند لمحے خاموش رہنے

"ہاں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ صرف یہ اکیلی مشین اس پور
ہیڈ کوارٹر کی مشینری کو ہوا سپلائی نہ کر رہی ہو گی۔ ایسی ہی کئی
مشینیں بھی ہوں گی"...... عمران نے کہا۔
"یس باس۔ لیکن بہرحال اس کے بند ہونے سے ان کا کو
مشینی سیٹ اپ تو بہرحال بے کار ہو ہی جائے گا"...... ٹائیگر
کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اس کا یہ حل نہیں ہے جو
سوچ رہے ہو۔ یہ انتہائی طاقتور مشین ہے اس لئے لباس جلد
کھنچاؤ کی وجہ سے پھٹ جائیں گے البتہ اس کھاڑی کو پتھروں سے
کیا جا سکتا ہے اس طرح ہوا کی پوری مقدار بہرحال اندر نہ
گی"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"باس میرا خیال ہے کہ ہمیں اس جیسی اور مشینیں بھی
کرنی چاہئیں اور پھر ان سب کو بند کر دیا جائے تو وہ لوگ باہر نکلنے
مجبور ہو سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"ہاں آؤ۔ اب صبح قریب ہے۔ صبح ہوتے ہی اس پر کام کر
گے۔ بہرحال ایک قابل عمل حل تو سامنے آیا ورنہ تو میرا ذہن
سوچ کر پاگل ہونے لگا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہ
وہ دونوں ایک بار پھر جزیرے کی سطح پر آئے اور پھر واپس
درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھنے لگے جہاں ان کے ساتھی موجود تھے
"تم نے اسے تلاش کیسے کیا"...... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا

"بس ویسے ہی گھومتے پھرتے ادھر آیا تو نیچے اتر گیا اور پھر یہ مشین
لڑا گئی"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا
یا۔ اس کے ساتھی اطمینان سے سوئے ہوئے تھے۔
"اب تم سو جاؤ میں پہرہ دوں گا"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔
"نہیں باس۔ آپ اطمینان سے سو جائیں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے کرو۔ صبح مجھے تمہاری صلاحیتوں کی
پڑے گی اور میں نہیں چاہتا کہ نیند کی کمی کی وجہ سے تم
ے ساتھیوں کے سامنے مجھے شرمندہ کراؤ"...... عمران نے اس
ر لہجے میں کہا تو ٹائیگر خاموشی سے آگے بڑھا اور پھر ایک طرف
پر لیٹ کر اس نے آنکھیں بند کر لیں جبکہ عمران جھنڈ سے باہر
اک اونچے پتھر پر بیٹھ گیا۔ اس کا ذہن مسلسل اس پوائنٹ پر غور
ہا تھا کہ ان لوگوں نے انہیں باہر نکال کر بھی ان پر اب تک
اس قسم کا کوئی حملہ کیوں نہیں کیا۔ اسے معلوم تھا کہ کیسانو یہاں
ہے اور کیسانو بہرحال سیکرٹ ایجنٹ ہے اس لئے وہ عام آدمی
لرح یہ سوچ کر نہیں بیٹھ سکتی کہ عمران اور اس کے ساتھی خود
موت پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے لیکن
ابھی تک کسی قسم کی کوئی حرکت سامنے نہ آئی تھی اس لئے
ان کو حیرت ہو رہی تھی۔ بہرحال ایئر سکنگ مشین کے سامنے آ
ے ذہنی طور پر اسے خاصا اطمینان ہو گیا تھا کیونکہ اب وہ ان
ان کو باہر نکلنے پر مجبور کر سکتا تھا اور پھر ایسی ہی باتیں سوچتے

سوچتے صبح ہو گئی اور اس کے ساتھی بھی جاگ پڑے۔ عمران
ساحل پر جا کر سمندر کے پانی سے وضو کیا اور پھر وہیں گھاس پر
نے صبح کی نماز ادا کی۔ اس کے سارے ساتھیوں اور ٹائیگر نے
نماز ادا کی اور ایک بار پھر وہ سب جھنڈ میں آ کر بیٹھ گئے تو عمران
انہیں رات ٹائیگر کی تلاش کے بارے میں بتایا تو وہ سب بے
چونک پڑے۔ ان سب کے چہروں پر مسرت کے تاثرات
تھے۔

"ویری گڈ ٹائیگر۔ چلو امید کی کوئی کرن تو چمکی"...... صفد
مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ اس جیسی اور مشینیں بھی ہوں گی اور
انہیں تلاش کرنا ہے تاکہ ان کی کھاڑیوں کو پتھروں سے بند
ہم ان کی مطلوبہ ہوا کی مقدار کو روک سکیں۔ اس طرح یقیناً
باہر نکلنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں
دیئے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے اس جیسی دوسری مشینوں کی
شروع کر دی اور پھر مختلف سمتوں میں انہوں نے چار اور
بھی تلاش کر لیں۔

"آؤ اب ان کھاڑیوں کو بند کرنا شروع کر دیں"......
کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ادھر ادھر سے پتھر اٹھا
کھاڑیوں کے دہانوں پر چننے شروع کر دیئے۔ وہ دو گروپوں کی
میں کام کر رہے تھے اور پھر جب تک سورج میں تیزی آئی وہ

کے دوبارہ اس جھنڈ میں آ کر بیٹھ گئے۔
یکن ہمارے پاس اسلحہ تو نہیں ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ
یں علیحدہ علیحدہ جگہوں پر چھپ جانا چاہئے ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے
وہ اس جھنڈ میں کوئی میزائل فائر کر کے ہم سب کا خاتمہ کر
صفدر نے کہا اور عمران نے بھی اس کی تائید کر دی اور
عمران اور ٹائیگر، جولیا اور تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل علیحدہ
وہ گروپوں کی صورت میں تین اطراف میں ان مشینوں والی
سے کچھ فاصلے پر پتھروں کی اوٹ میں چھپ کر بیٹھ گئے۔
کامل یقین تھا کہ جلد ہی ہوا کی کمی کی وجہ سے کوئی نہ کوئی
حال ضرور ظاہر ہو گا اس لئے وہ شدت سے اس ردعمل کے
تھے۔

کیسانو اپنی خواب گاہ میں بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔ اس کی عادت
کہ وہ صبح کافی دیر سے اٹھا کرتی تھی اور پھر اٹھنے کے باوجود گھنٹہ
گھنٹہ بیڈ پر ہی لیٹی رہتی تھی۔ آج بھی گو اس کی نیند کھل گ
لیکن وہ اپنی عادت کے مطابق بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی کہ پاس
ہوئے فون کی تیز گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑی کیونکہ صبح
آنے کا مطلب تھا کہ کوئی خلاف معمول واقعہ ہوا ہے۔ اس نے
بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس" ...... کیسانو نے عادت کے مطابق کہا۔

"ماسٹر ڈیوڈ بول رہا ہوں مادام۔ ان پاکیشائی ایجنٹوں نے
حیرت انگیز کام کیا ہے۔ انہوں نے جزیرے کے باہر کھاڑیو
نصب ایر سکنگ مشینری کو باہر سے اس طرح بند کر دیا ہے
ہوا کی مطلوبہ مقدار نہیں مل رہی جس کی وجہ سے یہاں

ات پیدا ہو گئے ہیں اور مجھے فوری طور پر سیکنڈ فیز میں موجود تمام
مشینیں بند کرانا پڑی ہیں اور اب تو ماسٹر کمپیوٹر اور دوسری
مشینری کو بھی خطرہ لاحق ہو گیا ہے اس لئے اب ہمیں ہر صورت
میں باہر جا کر ان کا خاتمہ کرنا پڑے گا ورنہ ہوا کی سپلائی میں مسلسل
کی وجہ سے یہاں سب کچھ تباہ ہو سکتا ہے"...... دوسری طرف
سے ماسٹر ڈیوڈ کی قدرے ہراساں سی آواز سنائی دی تو کیسانو بے
اختیار اچھل کر بیٹھ گئی۔ اس کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا یہ مشینیں اوپر جزیرے پر نصب تھیں"...... کیسانو نے
کہا۔

"یس مادام۔ گو ہم نے انہیں اپنے طور پر کھاڑیوں میں چھپا کر
رکھا تھا لیکن انہوں نے نہ صرف انہیں ڈھونڈ نکالا ہے بلکہ ان
کھاڑیوں کے دہانے پتھروں سے بند کر دیئے ہیں۔ اس سے پہلے
اس بارے میں تصور تک نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے"۔ ماسٹر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ میں آرہی ہوں"...... کیسانو نے تیز لہجے میں کہا اور
اچھل کر وہ بیڈ سے اتری اور دوڑتی ہوئی ملحقہ باتھ روم کی طرف
گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ باتھ روم سے باہر آئی تو اس نے صرف
تبدیل کیا تھا اور پھر وہ کمرے سے نکل کر تیز تیز اٹھاتی مین
روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد مشین روم میں

داخل ہونے کے بعد اس نے دیکھا کہ وہاں موجود لوگوں کے
پر گہری پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے اور سوائے ایک کے
تمام مشینیں بند تھیں۔ مشین روم میں میجر شانگ بھی موجود
اس کے چہرے، پر بھی گہری پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔
" مادام اب صورت حال بے حد خراب ہو گئی ہے۔ مجھے
تمام مشینیں بند کرنا پڑ گئی ہیں اور ماسٹر کمپیوٹر کو بھی آف کر
ہے ورنہ یہ سب کچھ تباہ ہو جاتا کیونکہ ہوا کی سپلائی اب مزید کم
جا رہی ہے اور اگر یہی صورت حال رہی تو مشینری تو ایک
یہاں انسانوں کے لئے بھی ہوا نہیں ہو گی"...... ماسٹر ڈیو
انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔
" میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک
ایجنٹ ہیں اس لئے یہ کوئی نہ کوئی راستہ نکال لیں گے اور وہی
بہرحال تم نے چیک کیا ہے کہ یہ لوگ کس پوزیشن میں ہیں
کیسانو نے ایسے اطمینان بھرے لہجے میں کہا جیسے ماسٹر ڈیو
پریشانی کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا ہو۔
" یس مادام۔ وہ لوگ حیرت انگیز طور پر ٹھیک ہو چکے ہیں
گروپوں کی صورت میں مختلف جگہوں پر اس انداز میں چھپے
ہیں جیسے ہمارے انتظار میں ہوں"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔
" تو اب تم نے کیا سوچا ہے۔ کیا سپیشل وے کھول کر مسلح
باہر بھیجو گے یا کوئی اور تجویز ہے تمہارے ذہن میں"......

نے پوچھا۔
"یہی ہو سکتا ہے مادام اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ ویسے ان کے پاس
سلحہ نہیں ہے اس لئے ہمارے آدمی بہرحال انہیں مار گرائیں
گے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔
" نہیں۔ یہ لوگ سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور انتہائی تربیت یافتہ ہیں
اس لئے یہ خالی ہاتھ بھی تمہارے آدمیوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں اور پھر
ان کے پاس وہ اسلحہ بھی پہنچ جائے گا جو تمہارے آدمی لے کر جائیں
گے"...... کیسانو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" تو پھر کیا کیا جائے مادام"...... ماسٹر ڈیوڈ نے مزید پریشان
ہوئے کہا۔
کیا تمہارے پاس کوئی ایسا انتظام ہے کہ تم یہیں بیٹھے بیٹھے
ہر جزیرے پر کوئی ایسی زود اثر گیس پھیلا سکو جو انہیں بے ہوش
دے۔ یہ خیال رکھنا کہ باہر کھلی جگہ ہے اور کھلی جگہ پر عام گیس
نہیں کیا کرتی۔ وہ ہوا میں شامل ہو کر اڑ جاتی ہے"...... کیسانو
نے کہا۔
اوہ ہاں۔ ایسی گیس موجود ہے۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ ہمیں تو اس کا
خیال ہی نہ آیا تھا۔ راسٹرم نامی گیس انتہائی زود اثر بھی ہے اور باہر
کھلی فضا میں فائر کرنے کے لئے خصوصی طور پر تیار کی گئی ہے۔ میں
نے اس کا سسٹم اس لئے رکھا تھا کہ شروع میں یہاں جزیرے پر بے
شمار پرندے آتے تھے اور ان پرندوں کی وجہ سے بار بار ہماری ایئر

سکنگ مشینیں خراب ہو جاتی تھیں اس لئے ان پرندوں کو آنے سے روکنے کے لئے یہ استعمال کی جاتی تھی۔ جزیرے کے تازہ پانی کے تمام چشمے بند کر دیئے گئے۔ درخت کاٹ دیئے گئے کے باوجود جب پرندے بھاری تعداد میں یہاں سے گزرتے تھے تو انہیں بے ہوش کرنے کے لئے خصوصی گیس فائر کرنے کا یہاں بنایا گیا اور اس گیس کی مدد سے پرندوں کو بے ہوش کر ان کا خاتمہ کر دیا جاتا تھا۔ اس طرح آہستہ آہستہ پرندے ختم ہو گئے لیکن بہرحال یہ سسٹم ابھی موجود ہے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ جلدی کرو یہ گیس باہر فائر کر دو تاکہ خطرناک ایجنٹ بے ہوش ہو سکیں اور پھر ان کا یقینی طور پر خاتمہ کیا سکے"...... کیسانو نے کہا تو ماسٹر ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلایا اور کر دیوار کے ساتھ نصب ایک مشین کی طرف بڑھ گیا جس پر رنگ کے کپڑے کا غلاف چڑھا ہوا تھا۔ اس نے غلاف ہٹایا اور مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین کے اوپر ایک سلنڈر ہوا تھا جس میں سرخ رنگ کا مائع بھرا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز نکلنے لگی اور اس کے ساتھ ہی سلنڈر موجود سرخ رنگ کا مائع غائب ہونا شروع ہو گیا اور دیکھتے ہی سلنڈر خالی ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی سیٹی کی آواز سنائی دینی گئی۔ ماسٹر ڈیوڈ نے مشین آف کر کے سرخ رنگ کا غلاف

چڑھایا اور پھر واپس آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب مجھے دکھاؤ کہ یہ لوگ بے ہوش ہوئے ہیں یا نہیں"۔ کیسانو نے کہا تو ماسٹر ڈیوڈ نے آگے بڑھ کر سامنے موجود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور سامنے والی بڑی مشین کی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور پھر سکرین خود بخود چار برابر حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ پھر ایک جھماکہ ہوا اور اس بار چار میں سے تین حصوں پر عمران اور اس کے ساتھی دو دو کی صورت میں نظر آنے لگے سب کے سب زمین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

"دیکھ لیں مادام۔ یہ سب بے ہوش ہو چکے ہیں"...... ماسٹر ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ کس طرح کنفرم ہو گا کہ یہ واقعی بے ہوش ہو چکے ہیں"...... کیسانو نے کہا۔

"کیا مطلب مادام۔ آپ سکرین پر دیکھ رہی ہیں کہ یہ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... ماسٹر ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور اگر انہوں نے گیس فائر ہوتے ہی سانس روک لئے ہوں" ...... کیسانو نے کہا۔

"نہیں مادام۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ گیس انتہائی زود اثر اور انتہائی طاقتور بھی ہے۔ یہ لوگ بے شک سانس روک لیں لیکن یہ بے ہوش لازماً ہو جائیں گے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔

"اس گیس کے اثرات کتنی دیر تک رہتے ہیں"...... کیسانو نے

پوچھا۔

"کم از کم تین گھنٹے تک"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔

"اوکے۔اب پھر تم سپیشل دے کھولو اور پانچ چھ مسلح افراد باہر بھیجو تاکہ وہ ان کا خاتمہ کر دیں"...... کیسانو نے اس اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"میجر شانگ ۔یہ کام آپ کے آدمی کر سکتے ہیں"...... ماسٹر نے میجر شانگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرے آدمی۔ میرے آدمی تو کیڈو میں ہیں۔یہاں تو ہیں"...... میجر شانگ نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور میرے پاس تو ایسے آدمی نہیں ہیں مادام۔ یہ چونکہ طور پر ماسٹر کمپیوٹر کنٹرول علاقہ ہے اس لئے یہاں مسلح افراد سر سے رکھنے کی ضرورت ہی نہیں رہی"...... ماسٹر ڈیوڈ نے جواب ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں مشین گنیں تو ہوں گی یا وہ بھی نہیں ہیں"۔ کیم نے کہا۔

"ہمارے پاس تو نہیں ہیں البتہ ان لوگوں کا اسلحہ یہاں میں موجود ہے۔اس میں یقیناً یہ چیزیں ہوں گی"...... ماسٹر ڈیو جواب دیا۔

"مادام۔ میں ان کی گردنیں ہاتھوں سے بھی توڑ سکتا ہوں" شانگ نے کہا۔

"نہیں۔ میں کوئی رسک نہیں لے سکتی۔ ماسٹر ڈیوڈ تم سپیشل دے کھولو اور ان کا اسلحہ وہاں آؤٹ گیٹ پر پہنچا دو میں اور میجر شانگ دونوں جا کر ان کا خاتمہ کریں گے"...... کیسانو نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی میجر شانگ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"یس مادام"...... ماسٹر ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آؤ میجر شانگ ۔اب ان کا خاتمہ کر ہی دیں"...... کیسانو نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ میجر شانگ بھی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا جبکہ ماسٹر ڈیوڈ نے اپنے سامنے موجود مشین اپریٹ کرنا شروع کر دی۔

عمران جولیا کے ہمراہ ایک بڑے سے پتھر کی اوٹ میں موجود
جبکہ باقی ساتھی دو دو کی ٹولیوں کی صورت میں جزیرے کی
سمتوں میں چھپے ہوئے تھے۔

"کیا یہ لوگ لازماً باہر آئیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ جلد یا بدیر بہرحال انہیں ایئر سکنگ مشینوں کے سام
ہماری بنائی ہوئی رکاوٹیں دور کرنا پڑیں گی ورنہ ان کا سارا اسیٹ
ختم ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ باہر آنے سے پہلے یہاں کو
بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دیں"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے بھی یہ خطرہ ہے لیکن چونکہ یہ کھلی جگہ ہے اس لئے اگر
ہوا بھی تو یہاں گیس زیادہ موثر اور دیرپا ثابت نہ ہو گی"...... عمرا
نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر ٹائیگر یہ ایئر سکنگ مشین ٹریس نہ کر لیتا تو اس بار واقعی
ہم برے پھنسے تھے"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جولیا نے کہا۔

"جب مقصد نیک ہو تو اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرتا ہے ورنہ اس بار
واقعی میری کھوپڑی بھی بری طرح چکرا گئی تھی"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ تمہاری کھوپڑی قائم بھی رہتی ہے"۔ جولیا
نے اس بار ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تمہاری کھوپڑی قائم رہتی تو اس دوران کم از کم کوئی اچھا
فیصلہ ہی کر لیتے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اب
وہ جولیا کی بات سمجھ چکا تھا۔

"جس روز یہ اچھا فیصلہ ہو گا اس روز کے بعد تو سرے سے
کھوپڑی ہی باقی نہیں رہے گی۔ تم خاصی مضبوط جوتی پہننے کی عادی
عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہ کام تو اس فیصلے سے پہلے بھی ہو سکتا ہے"...... جولیا نے
اتے ہوئے کہا۔ وہ شاید اس وقت اچھے موڈ میں تھی۔

"یا اللہ تو رحم کرنے والا ہے اور ہر مصیبت سے بچانے والا
عمران نے باقاعدہ دعا کے انداز میں کہا۔

"اچھا تو تم مجھے مصیبت سمجھتے ہو۔ کیوں"...... جولیا نے
ر غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو مستقبل میں آنے والی مصیبت سے بچنے کے لئے مانگ رہا ہوں۔ تم تو حال میں موجود ہو"...... عمران نے کہا تو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم کب تک گریز کرو گے عمران۔ بہرحال ایک روز تمہیں اچھا فیصلہ کرنا ہی پڑے گا"...... جولیا نے اس بار بڑے جذباتی میں کہا۔

"مجھے لگتا ہے کہ اس جزیرے کی آب و ہوا خواتین کے لئے خوشگوار ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خواتین۔ کیا مطلب۔ یہاں میں اکیلی ہوں پھر تم نے کیوں کہا ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"کیسانو بھی یہاں موجود ہے"...... عمران نے آہستہ سے جولیا ایک بار پھر چونک پڑی۔ اس کے چہرے کا رنگ بدلنے لگ تھا۔

"اچھا تو تم اس کے خواب دیکھ رہے ہو"...... جولیا نے کھانے والے لہجے میں کہا۔

"خواب تو وہ دیکھتا ہے جس کے پاس حقیقت میں کچھ نہ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا کا رنگ یکلخت گلنار گیا۔

"تو پھر تم نے کیسانو کا نام کیوں لیا ہے۔ بولو"...... مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"یعنی ابھی فیصلہ نہیں ہوا اور ابھی سے نام لینا بھی بند ہو گیا۔ فیصلے کے بعد کیا ہو گا"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم صرف مجھے تنگ کرنے کے لئے ایسی باتیں کرتے ہو ورنہ جس روز مجھے یقین آگیا کہ تم حقیقتاً ایسا سوچ رہے ہو تو اس کے بعد تم پھر سوچنے کے قابل نہیں رہو گے"۔ جولیا نے کہا۔

"اسی لئے تو دعا مانگ رہا تھا"...... عمران نے بڑے معصوم لہجے میں کہا اور جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی لیکن اسی لمحے اچانک جزیرے کے درمیان سے سرر کی آواز سنائی دی اور وہ دونوں چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ دوسرے لمحے جزیرے کے تقریباً درمیان سے ایک چھوٹے سے دائرے میں زمین غائب ہو گئی اور اس کی جگہ سرخ رنگ کی تیز گیس سی نکل کر ادھر ادھر پھیلنے لگ گئی۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی زود اثر اور طاقتور بے ہوش کر دینے والی گیس ہے۔ سانس روک لو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود بھی سانس روک لیا۔ گیس اس جگہ سے مسلسل نکل رہی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے پورے جزیرے پر پھیلتی چلی جا رہی تھی۔ عمران سانس روکے ہوئے تھا جبکہ جولیا کا چہرہ اب گہرا سرخ ہو چکا تھا۔ اچانک سرخ رنگ کی گیس ان دونوں سے ٹکرائی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن کی سکرین پر کسی

نے سرخ رنگ کا عدسہ لگا دیا ہو۔ یہ احساس بھی صرف ایک لمحے
لئے ہوا تھا پھر اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس
گہری تاریکی میں روشنی نمودار ہوتی ہے اس طرح اس کے
روشنی پھیلنے لگی اور پھر جیسے ہی اس کا ذہن پوری طرح بیدار
اسے احساس ہوا کہ اس کا سر اور جسم پانی میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس
بے اختیار سر مارا تو دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے اس کے جسم کو
نے کھینچ کر پانی سے نکالا اور زمین پر ڈال دیا۔
" باس۔ آپ کو ہوش آگیا"...... عمران کے کانوں میں
آواز پڑی تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر کے جسم سے بھی
ٹپک رہا تھا اور یہی حالت عمران کی تھی۔
" یہ کیا ہوا ہے"...... عمران نے حیرت سے ادھر ادھر
ہوئے کہا۔
" باس۔ یہاں راسٹرم گیس فائر کی گئی تھی۔ میں نے اسے
کر لیا تھا۔ میں پانی کے بالکل قریب تھا اس لئے میں نے فوری
ہاتھ بڑھا کر چلو میں پانی بھرا اور منہ میں بھر لیا اس طرح میں
ہوش ہونے سے بچ گیا۔ مجھے معلوم ہے کہ راسٹرم گیس کے
بہت کم وقت رہتے ہیں اس لئے میں منہ میں پانی بھرے بیٹھا
جب میرے خیال کے مطابق گیس کے اثرات ختم ہو گئے تو
اٹھنا چاہا لیکن منہ میں پانی ہونے کے باوجود گیس کے اثرات
جسم پر پڑ گئے تھے اور میرا جسم تیزی سے حرکت نہ کر رہا تھا

مجھے رینگ کر پانی میں اترنا پڑا اور پانی میں کچھ دیر رہنے کی وجہ
گیس کے اثرات ختم ہوئے تو میں باہر آیا اور پھر میں نے سوچا
سب سے پہلے آپ کو چیک کیا جائے اس لئے میں یہاں پہنچا تو آپ
مس جولیا دونوں بے ہوش ہو چکے تھے۔ میں نے آپ کو اٹھا کر
میں ڈالا اس طرح آپ پر بھی گیس کے اثرات ختم ہو گئے"۔
ہلر نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔
لیکن یہ راسٹرم گیس نہ تھی۔ راسٹرم گیس اس طرح سرخ
ہوتی۔ اس میں سنہری جھلکیاں ہوتی ہیں"...... عمران نے اٹھ
ے ہوتے ہوئے کہا۔
آپ کی بات درست ہے باس لیکن سنہری جھلکیاں انتہائی
گیس میں ہوتی ہیں لیکن جب اس کی طاقت کم کر دی جائے تو
اس میں سنہری جھلکیاں نظر آنا بند ہو جاتی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ
نے یہاں کسی اور مقصد کے لئے یہ گیس فائر کرنے کی
بندی کی تھی لیکن اب اسے ہم پر استعمال کیا گیا ہے"۔
نے جواب دیا۔
اوہ۔ تو یہ بات تھی۔ بہرحال تم نے واقعی کام دکھایا ہے۔ گڈ
اب باقی ساتھیوں کو بھی ہوش میں لے آنا ہے کیونکہ لامحالہ
ہمارے خاتمے کے لئے وہ لوگ باہر آئیں گے اور وہ یقیناً مسلح
گے"...... عمران نے تحسین بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر کے
پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ مس جولیا کو ہوش میں لائیں۔ میں باقی ساتھیوں
میں لاتا ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز
دوڑ پڑا اور پھر وہ دوڑتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔ عمران
ہوا کٹی پھٹی چٹانوں کو پھلانگتا ہوا دوڑا آیا تو جولیا اسی طرح
پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر جولیا کو اٹھا کر کاندھے
اور تیزی سے مڑ کر واپس انہی کٹی پھٹی چٹانوں کو پھلانگتا ہ
تک پہنچا اور پھر اس نے جولیا کے دونوں بازو پکڑ کر اسے پا
ڈال دیا۔ چند لمحوں کے لئے جولیا کا پورا جسم پانی میں ڈوبا رہا پھ
نے اسے کھینچ کر زمین پر ڈال دیا۔ چند لمحوں بعد جولیا کے ج
حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران تیزی
اور ایک بار پھر جزیرے پر چڑھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے صفدر
بھی جزیرے پر چڑھ آئے۔ ان کے جسم پانی میں بھیگے ہو۔
عمران نے ہاتھ ہلایا تو وہ اس کی طرف بڑھنے لگے۔ ابھی وہ قر
پہنچے تھے کہ ٹائیگر اور کیپٹن شکیل بھی جزیرے پر چڑھے اور
عمران کو اپنے عقب میں جولیا کی آواز سنائی دی۔ وہ اسے ہی
تھی۔

"اوپر آ جاؤ جولیا"...... عمران نے مڑ کر کہا اور پھر تھوڑی
جب سارے ساتھی اس کے پاس پہنچے تو جولیا بھی اس کے
گئی۔

"یہ سب کیسے ہو گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

اس بار ٹائیگر کی کارکردگی استاد سے دو قدم آگے بڑھ گئی
...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر
ماری بات بتا دی تو سب نے باری باری ٹائیگر کا شکریہ ادا کیا۔
میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں اس طرح نکل کر یہاں
کھڑے رہنا چاہئے۔ جن لوگوں نے ہمیں بے ہوش کیا ہے وہ
ب اوپر آئیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
جب ہمارے چھپنے کی جگہ ان کی مشین سے اوجھل نہیں رہ سکی
اور کون سی جگہ ہو سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے
کہا۔
میرا خیال ہے کہ ہمیں پانی میں رہنا چاہئے"...... صفدر نے

نی کنارے کے ساتھ نہیں ہے اس لئے جب تک وہ لوگ
روں پر نہ پہنچ جائیں گے ہمیں نظر نہیں آئیں گے البتہ ہم
وں پر چڑھ جائیں تو پھر شاید ان کی نظروں سے اوجھل ہو
عمران نے کہا تو سب نے اس کی بات کی تائید کی اور
ب دوڑتے ہوئے درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھتے چلے
یہاں وہ پہلے جا کر لیٹے تھے۔ درختوں کے جھنڈ میں پہنچ کر وہ سب
اعلا ے درختوں پر چڑھ کر بیٹھ گئے تاکہ جزیرے سے کسی کے
نے پر وہ اسے دیکھ سکیں۔ ابھی انہیں وہاں بیٹھے چند ہی لمحے
ے اچانک گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ

آوازیں جزیرے کے شمال مشرقی سمت سے آ رہی تھیں۔ عمران
اس کے ساتھیوں کی نظریں اسی طرف کو جمی ہوئی تھیں۔ چند
بعد انہیں جزیرے کی زمین کا ایک حصہ کسی صندوق کے ڈھکن
طرح اٹھتا ہوا دکھائی دیا اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے اور
اس کھلے حصے میں سے ایک نوجوان ایکریمی لڑکی اور اس کے
ایک باچانی باہر آتا دکھائی دیا۔

"یہ میجر شانگ ہے"...... ساتھ والے درخت سے صفدر کی
سنائی دی۔

"یہ عورت لازماً کیسانو ہو گی۔ ایکریمین ایجنٹ"......
نے بھی جواب دیتے ہوئے کہا لیکن جیسے ہی یہ دونوں باہر آئے
ان کے ہاتھوں میں مخصوص چوڑے پسٹل دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ
پسٹلز ان کے سامان میں شامل تھے اور ان چوڑے پسٹلز کو
عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"باس ان کے پاس زیرو میگنم ہیں"...... اچانک ایک
سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے"...... عمران نے جواب
درختوں کا یہ جھنڈ چونکہ ان دونوں سے کافی فاصلے پر تھا
انہیں یقین تھا کہ ان کی آوازیں ان تک نہ پہنچ سکیں گی۔ لڑکی
کھڑی رہی جبکہ باچانی جو میجر شانگ تھا تیزی سے چلتا ہوا اس
کو بڑھنے لگا جدھر عمران اور جولیا کھاڑی میں چھپے ہوئے تھے۔

ساتھ ہی عمران کے ذہن میں بے اختیار ایک جھماکا ہوا۔ وہ سمجھ گیا
زیرو میگنم سے وہ رکاوٹیں دور کرنا چاہتے ہیں جو ایئر سکنگ مشین
سامنے عمران اور اس کے ساتھیوں نے بنا دی تھیں لیکن اس کے
ساتھ ساتھ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ زیرو میگنم میں موجود کیپسول
انتہائی طاقتور میزائلوں کی طرح انسان تو ایک طرف پورے ایریئے
تباہ کر سکتے ہیں اور چونکہ وہ سب خالی ہاتھ تھے اور درختوں اور
اس کھلنے والے حصے کے درمیان فاصلہ بھی کافی تھا اور درمیان میں
کوئی رکاوٹ نہ تھی اس لئے وہ نیچے کود کر ان تک نہ پہنچ سکتے تھے
... لڑکی ایک لمحے میں زیرو میگنم کی مدد سے ان کا خاتمہ کر سکتی
تھی۔ زیرو میگنم میزائل چونکہ فائر ہوتے ہی پھیل کر آگے بڑھتے تھے
اس لئے کوئی دوسرا طریقہ بھی استعمال نہ کیا جا سکتا تھا اور پھر عمران
معلوم تھا کہ جب وہ لوگ انہیں ایئر سکنگ مشینوں کے پاس
بےہوش پڑے نظر نہ آئیں گے تو یقیناً وہ سمجھ جائیں گے کہ وہ ہوش
آ چکے ہیں اور پھر ہو سکتا ہے کہ وہ درختوں کے اس جھنڈ پر زیرو
فائر کرنا شروع کر دیں اس طرح بھی عمران سمیت اس کے
ساتھی مارے جا سکتے تھے۔ یہ سارے خیالات ایک لمحے کے
اس کے ذہن میں نمودار ہوئے لیکن ظاہر ہے اس کے پاس ان
... بچنے کا بظاہر کوئی ذریعہ نہ تھا کہ اچانک قریب ہی ایک
دھماکہ ہوا اور عمران نے چونک کر دیکھا تو ٹائیگر درخت سے نیچے
... تھا اور یہ دھماکہ اس کے درخت سے کودنے کا تھا۔ پھر اس

سے پہلے کہ عمران بولتا ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا درختو
کے جھنڈ سے نکل کر کیسانو کی طرف بڑھنے لگا اور عمران نے
اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ ٹائیگر نے ایسی حماقت کی تھی
عمران شاید تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ کیسانو نے جیسے ہی ٹائیگر
کر اپنی طرف آتے دیکھا اس نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑ
ہوئے زیرو میگنم کا رخ اس کی طرف کیا ہی تھا کہ ٹائیگر کا بازو
اور اس کے ساتھ ہی رائفل سے نکلنے والی گولی کی طرح ایک پتھر
ہوا کیسانو کے اس ہاتھ پر جا لگا جس میں اس نے زیرو میگنم پکڑا
تھا۔ اس کے ساتھ ہی کیسانو کے حلق سے چیخ نکلی اور زیرو میگنم
کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گرا۔ ٹائیگر تیز رفتاری سے د
ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک عمران نے ایک سائیڈ سے
شانگ کو نمودار ہوتے ہوئے دیکھا جبکہ کیسانو نے ہاتھ سے نکل
ایک طرف گرنے والی زیرو میگنم اٹھانے کے لئے چھلانگ لگا دی
"خبردار میجر شانگ۔ اگر تم نے حرکت کی"...... عمران
یکلخت پوری قوت سے چیختے ہوئے کہا اور میجر شانگ جو دوڑتے ہو
ٹائیگر کی طرف زیرو میگنم کا رخ کر رہا تھا عمران کی آواز سن کر
سے گھوما۔ اس طرح ٹائیگر فوری طور پر اس یقینی موت سے
جو میجر شانگ کی طرف سے فائر کرنے کی صورت میں اس تک
سکتی تھی۔ اسی لمحے ٹائیگر نے اچانک چھلانگ لگائی اور وہ کسی
ہوئے پرندے کی طرح کیسانو سے جا ٹکرایا جو زیرو میگنم

ڑی ہو رہی تھی۔ کیسانو کے حلق سے ایک بار پھر چیخ نکلی اور وہ
چھل کر نیچے گری جبکہ ٹائیگر اس سے ٹکرا کر ہوا میں قلابازی کھا گیا
یکن کیسانو بھی نیچے گرتے ہی کسی گیند کی طرح اچھلی اور پھر اس
سے پہلے کہ ٹائیگر اس پر دوبارہ چھلانگ لگاتا وہ اچھل کر دو قدم پیچھے
ہٹ کر کھڑی ہو گئی تھی جبکہ زیرو میگنم اچانک ٹائیگر کے ٹکرانے کی
وجہ سے ایک بار پھر اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر ایک طرف جا گرا
تھا۔ میجر شانگ عمران کی آواز سنتے ہی اس کی طرف گھوما اور اس کے
ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر جس طرف سے نمودار ہوا
تھا اس طرف نیچے جا کر نظروں سے غائب ہو گیا اور عمران نے
اچانک نیچے چھلانگ لگا دی۔ اس کے چھلانگ لگاتے ہی اس کے
ساتھیوں نے بھی یکے بعد دیگرے چھلانگیں لگا دیں لیکن اسی
زیرو میگنم چلنے کا مخصوص دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران
نے بھی چھلانگ لگائی لیکن جیسے ہی اس کے قدم دوبارہ زمین پر پڑے
وہ تیزی سے مڑا تو وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ ٹائیگر زمین
پر بری طرح تڑپ رہا تھا جبکہ کیسانو دوڑ کر دوبارہ زیرو میگنم
اٹھانے کے لئے لپک رہی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ میجر شانگ نے
فائر کرنے کی بجائے زیرو میگنم کا فائر ٹائیگر پر کیا ہے اور ٹائیگر
ہو چکا ہے۔ اسی لمحے اس نے اپنے ساتھیوں کو دوڑ کر درختوں
جھنڈ کی اندرونی سائیڈ پر جاتے ہوئے دیکھا تو وہ ایک لمحے کے
حصے میں سمجھ گیا کہ وہ عقب سے جا کر میجر شانگ کو کور

کرنا چاہتے ہیں لیکن عمران کے مطابق یہ ان کی حماقت تھی کیو
جب تک وہ لمبا چکر کاٹ کر میجر شانگ کے پیچھے پہنچتے میجر شانگ
کیسانو تک پہنچ سکتا تھا اور اب تو کیسانو بھی زیرو میگنم اٹھانے
والی تھی اس لئے عمران کو اور تو کچھ سمجھ نہ آیا وہ تیزی سے اس طرف
کو دوڑ پڑا جدھر میجر شانگ نیچے اترا تھا لیکن دوڑتے ہوئے اس
اچانک ٹائیگر کو اچھل کر ایک بار پھر کیسانو سے ٹکراتے ہوئے
دیکھا اور دوسرے لمحے ٹائیگر اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا اور کیسانو اس
سامنے اس کے بازوؤں میں جکڑی ہوئی کھڑی تھی۔ عمران
دوران اس جگہ پہنچ گیا جہاں میجر شانگ نیچے اترا تھا کہ اچانک
نے میجر شانگ کو اپنے سے چند قدم آگے کھڑے ہوئے دیکھا۔ اس
رخ کیسانو کی طرف تھا اور اس کے ہاتھ میں زیرو میگنم تھا۔ عمران
کی آہٹ سن کر وہ تیزی سے مڑا ہی تھا کہ عمران نے اس پر چھلانگ
دی اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکراتے ہوئے اچھل کر
سمندر میں جا گرے۔ میجر شانگ کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی جبکہ
عمران پانی میں گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے کنارے کی طرف
بڑھا۔ میجر شانگ اس سے کچھ فاصلے پر جا گرا تھا جبکہ عمران کنارے
کے قریب تھا اس لئے عمران بجلی کی سی تیزی سے تیرتا ہوا کنارے
کے قریب پہنچا اور دوسرے لمحے وہ ایک چٹان پر چڑھ کر پانی سے
آ گیا۔ اسے زیرو میگنم کی تلاش تھی۔ اسی لمحے اسے صفدر دوڑتا
اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ پھر صفدر دوڑتے دوڑتے مڑا اور دوسر

لمحے وہ جھک کر سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں زیرو میگنم موجود تھا۔
"میجر شانگ کو سنبھالو صفدر"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا
اور تیزی سے چٹانیں پھلانگتا ہوا وہ جب جزیرے کے اوپر چڑھا تو اس
نے ٹائیگر کو اٹھ کر کھڑے ہوتے دیکھا جبکہ کیسانو زمین پر بے حس
و حرکت پڑی ہوئی تھی۔
"تم ٹھیک ہو ٹائیگر"...... عمران نے دوڑ کر ٹائیگر کی طرف
بڑھتے ہوئے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔
"یس باس"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا لیکن اسی
لمحے تیز گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی زمین کا وہ
حصہ جو کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھا ہوا تھا ایک جھٹکے سے
دوبارہ برابر ہو گیا۔
"تم زیرو میگنم سے ہٹ نہیں ہوئے تھے"...... عمران نے اس
کے قریب پہنچ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں نے اپنی طرف فائر آتا دیکھ لیا تھا اس لئے میں تیزی سے نیچے
گرا تھا اور بری طرح تڑپنے لگا تھا جیسے ہٹ ہو گیا ہوں اور اس
نیچے گرنے کی وجہ سے زیرو میگنم فائر کی رینج میرے جسم کے اوپر
سے گزر گئی اور میں بچ گیا۔ پھر میں نے کیسانو پر چھلانگ لگا دی تاکہ
کیسانو کو پکڑ کر دوسرے فائر سے بچ سکوں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"گڈ شو۔ اس بار تو تم نے اپنی صلاحیتوں سے مجھے بھی قائل کر
دیا۔ ویری گڈ"...... عمران نے انتہائی تحسین بھرے انداز میں

اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر کا چہرہ اس کھل اٹھا جیسے اسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو۔

"شکریہ باس"...... ٹائیگر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے کہا۔ اسی لمحے صفدر میجر شانگ کو کاندھے پر اٹھائے جزیرے پر اور پھر اس کے پیچھے باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے اوپر آئے اور وہ سب عمران اور ٹائیگر کی طرف بڑھتے چلے آئے۔

"حیرت انگیز۔ ٹائیگر کی کارکردگی حیرت انگیز رہی ہے عمر صاحب"...... صفدر نے قریب آکر بے ہوش میجر شانگ کو زمین ڈالتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن یہ راستہ تو بند ہو گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اب دو زیرو میگنم ہمارے پاس ہیں اس لئے راستہ کھولنا مشکل مسئلہ نہیں ہے۔ ویسے بھی ایئر سکنگ مشینوں کی بندش وجہ سے انہیں ہر صورت میں اسے کھولنا پڑے گا"...... عمران جواب دیتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ایک بار پھر تیز گڑگڑاہٹ آواز سنائی دی۔ یہ آواز درختوں کے اس جھنڈ کے قریب سے دے رہی تھی جہاں عمران اور اس کے ساتھی چھپے رہے تھے لمحوں بعد ہی گڑگڑاہٹ ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی درختوں جھنڈ سے ذرا پہلے زمین سے نارنجی رنگ کا ایک بڑا سا شعلہ باہر جیسے آتش فشاں پھٹنے سے لاوا باہر نکلتا ہے اور جیسے ہی شعلہ بلند

عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن کو کسی نے انتہائی تیز رفتاری سے چلتے ہوئے سیلنگ فین کے ساتھ باندھ دیا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ چند لمحوں بعد ہی اس کا ذہن اس کا ساتھ چھوڑ چکا تھا۔

ماسٹر ڈیوڈ کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ سکرین پر جزیرے
کا وہ حصہ نظر آرہا تھا جہاں سے جزیرے کی بیرونی سطح پر سپیشل و
کا راستہ کھولا گیا تھا۔ پھر کیسانو اور میجر شانگ یکے بعد دیگرے اس
راستے سے نکل کر باہر جزیرے کی سطح پر پہنچے تو وہ سکرین پر نظر آنے
لگ گئے۔ کیسانو نے میجر شانگ سے کچھ کہا تو میجر شانگ سر ہلاتا
آگے بڑھ گیا جبکہ کیسانو وہیں دہانے کے قریب ہی کھڑی رہ گئی
میجر شانگ آگے بڑھنے کے بعد ایک سائیڈ پر جزیرے سے نیچے اتر کر
سکرین سے غائب ہو گیا۔ اسی لمحے اس نے کیسانو کو چونکتے دیکھا اور
پھر اس کا ہاتھ سیدھا ہوا ہی تھا کہ اس نے کوئی اڑتی ہوئی چیز کیسانو
کے ہاتھ سے ٹکراتے ہوئے دیکھی اور اس کے ساتھ ہی کیسانو کے
ہاتھ سے زیرو میگنم نیچے گرا۔ ماسٹر ڈیوڈ نے بجلی کی سی تیزی سے
سامنے موجود مشین کے کئی بٹن پریس کئے تو سکرین پر ایک جھماکے

منظر پھیل گیا اور پھر جو کچھ ماسٹر ڈیوڈ کو نظر آیا اس نے اسے
یرت سے بت بنا دیا۔ ایک آدمی درختوں کے جھنڈ کی طرف سے
اڑتا ہوا کیسانو کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا۔ پھر اس نے میجر شانگ کو
ٹ سے نمودار ہوتے دیکھا لیکن اسی لمحے میجر شانگ نے تیزی سے
درختوں کے جھنڈ کی طرف دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی واقعات
تیز رفتار اور انتہائی سنسنی خیز ایکشن فلم کی طرح ماسٹر ڈیوڈ کو
ین پر نظر آنے لگے اور ماسٹر ڈیوڈ کی آنکھیں حیرت سے پھٹ کر
اتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اس کے کانوں سے جا لگیں۔ وہ بت بنا
اے مناظر دیکھتا رہا۔ پھر جب اس نے کیسانو کو بے ہوش ہوتے
یکھا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا کہ میجر شانگ بھی بے
وشی کے عالم میں ایک آدمی کے کاندھوں پر لدا ہوا ہے تو جیسے اسے
ہوش آگیا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے ایک بار پھر مشین کو
ی کرنا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی سپیشل وے کا راستہ
لیا۔ ماسٹر ڈیوڈ کو اچانک خیال آگیا کہ زیرو میگنم اب عمران
کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ چکے ہیں اس لئے وہ یہ راستہ
بھی کھول سکتے ہیں۔ اس نے ایک بڑا رسک اٹھانے کا فیصلہ
اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور دوڑتا ہوا سائیڈ روم کی طرف بڑھتا
یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں دیوار کے ساتھ ایک
شکل کی قد آدم مشین موجود تھی۔ اس نے مشین کو بجلی
یزی سے آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر مشین کے درمیان

موجود سرخ رنگ کا ایک بڑا سا ہینڈل اس نے پوری قوت
کر چھوڑ دیا۔ اس کے ساتھ ہی مشین میں سے تیز سیٹی کی آواز
لمحے کے لیے سنائی دی پھر سیٹی کی آواز کے ساتھ ساتھ مشین
ہو گئی تو ماسٹر ڈیوڈ واپس دوڑتا ہوا بڑے کمرے میں پہنچا اور اپنی
پر بیٹھ گیا اور پھر جب اس نے سکرین پر کیسانو اور میجر شانگ
ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی بے حس و
پڑے ہوئے دیکھا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس
وہ اس طرح بیٹھا لمبے لمبے سانس لیتا رہا جیسے کہیں دور سے دوڑ
آیا ہو۔ اسی لمحے پاس پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی
ڈیوڈ نے چونک کر اس انٹرکام کی طرف دیکھا اور پھر لاشعوری
میں ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ماسٹر ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔

"سائمن بول رہا ہوں ماسٹر ڈیوڈ پریس سیکشن کنٹرولر
مشینری یکلخت بند ہو گئی ہے۔ کیا ہوا ہے۔ سارا کام
ہے"...... دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی
ڈیوڈ اس طرح اچھلا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے ایٹم بم مار
اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب"...... ماسٹر ڈیوڈ نے ایسے لہجے میں
الفاظ خود بخود اس کے منہ سے نکل رہے ہوں۔

"ساری کمپیوٹرائزڈ مشینری رک گئی ہے۔ سارے سیکشن

بند ہو گیا ہے"...... سائمن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ایسا تو ہونا تھا کیونکہ میرے پاس دو ہی صورتیں تھیں کہ یا تو
میں سب کچھ تباہ کرا دیتا یا پھر اس مشینری کو بند کر دیتا اور میں نے
بڑے نقصان کے بدلے چھوٹے نقصان کو غنیمت سمجھا ہے
سائمن"...... ماسٹر ڈیوڈ نے اس بار اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو"...... دوسری طرف سے سائمن
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ میرے پاس مین
مشین روم میں آ جاؤ۔ ابھی معاملات انتہائی بھیانک خطرے میں
ہیں۔ یہاں آؤ تاکہ ہم مل کر جزیرے کو اس بھیانک خطرے سے
نکال سکیں"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھ کر اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ سائمن کی
اس کال آنے سے پہلے ماسٹر ڈیوڈ کے ذہن میں یہ خیال نہ آیا تھا
کہ جب اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو فوری طور پر بے
ہوش کرنے کے لئے میگان گیس فائر کر دی تو اس گیس کی وجہ سے
والی پریس سیکشن کی مشینری بند ہو جائے گی لیکن سائمن کی
سے اطلاع نے اسے بتا دیا تھا کہ ایسا ہوا ہے لیکن ظاہر ہے وہ
کیا کر سکتا تھا۔ گیس تو فائر ہو چکی تھی۔ اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا
گیا ہے جب تک میگان گیس دوبارہ نہ منگوائی جائے گی اس
وقت تک اب پریس سیکشن کام نہیں کر سکے گا اور ظاہر ہے یہ لمبا

پراسیس تھا لیکن وہ اس کے لئے مجبور تھا۔ عمران اور اس کے
لازماً زیرو میگنم فائر کر کے راستہ کھول لیتے اور وہ وہاں اکیلا
لیتا۔ نتیجہ یہ کہ پورا جزیرہ تباہ ہو جاتا۔ وہ اب بیٹھا سوچ رہا
اب اس کا آئندہ اقدام کیا ہونا چاہیئے کہ مشین روم کا بند دروا
ایک دھماکے سے کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا
پریس سیکشن کی مکمل طور پر آٹومیٹک کمپیوٹرائزڈ مشینری کا ا
انجینئر سائمن تھا۔ سائمن کے چہرے پر بے پناہ دہشت نمایاں
" کیا ہوا ماسٹر ڈیوڈ۔ تم کس خطرے کی بات کر رہے
سائمن نے اندر داخل ہوتے ہی وحشت بھرے انداز میں چیختے
کہا۔

" ادھر بیٹھو۔ ادھر آؤ۔ بیٹھ کر سنو بات"...... ماسٹر ڈیوڈ نے
سائمن اس کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ پھر اس کی
جیسے ہی سکرین پر پڑیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرہ
شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
" کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کون لوگ ہیں۔ یہ کہاں سے آگئے
سائمن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ماسٹر ڈیوڈ نے
پاکیشیائی ایجنٹوں عمران اور اس کے ساتھیوں کی واگ میں
لے کر مادام کیسانو اور میجر شانگ کے سپیشل راستے سے زبر
لے کر باہر جا کر انہیں ہلاک کرنے کی کوشش سے لے
میگان گیس فائر کر کے بے ہوش کر دینے کی پوری تفصیل بتا ا

ہی یہ بھی بتا دیا کہ اگر وہ آخری چارہ کار کے تحت میگان گیس
کرتا تو یہ پاکیشیائی ایجنٹ جزیرے میں داخل ہو کر پورا جزیرہ
دیتے۔

اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہاں یہ سب کچھ ہوتا رہا اور مجھے کچھ بتایا
ہیں۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ پریس سیکشن
نے آئے ہیں اور نہ صرف آئے ہیں بلکہ حالات یہاں تک پہنچ
ہیں"...... سائمن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
ہاں۔ ڈولفن کے پریس سیکشن کو بچانے کے لئے تو یہ ساری
جدوجہد ہو رہی ہے۔ ہم سب اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں"۔ ماسٹر
نے کہا۔

تو اب کیا ہے۔ اب تو یہ لوگ بے ہوش پڑے ہیں۔ انہیں
دو"...... سائمن نے کہا۔
میں نے تمہیں اسی لئے بلایا ہے۔ میں یہاں سے سپیشل وے
تم باہر جا کر انہیں ہلاک کر دو اور مادام کیسانو اور میجر
اٹھا کر اندر لے آؤ اس طرح یہ خوفناک ایجنٹ ختم ہو
۔ اس کے بعد ہم ایکریمیا سے میگان گیس منگوا کر دوبارہ
مشین چالو کر لیں گے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔
ٹھیک ہے۔ کھولو سپیشل وے لیکن میرے پاس تو کوئی ہتھیار
...... سائمن نے کہا۔
وں زیرو میگنم باہر موجود ہیں اور پھر یہ لوگ بے ہوش

ہیں۔ ان کی مدد سے تم آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتے ہو اور تم آسانی سے استعمال بھی کر لو گے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے لیکن یہ انتہائی خوفناک ہتھیار کیسے"...... سائمن نے کہا۔

"یہ ان کا ہی اسلحہ ہے۔ یہی ساتھ لائے تھے اور ہاں میگان کے اثرات کئی گھنٹوں تک رہتے ہیں اس لئے تم نے سب زیرو میگنم کی مدد سے اس ایئر سکنگ مشینری کے سامنے رکاوٹیں ہٹانی ہیں اس کے بعد ان کا خاتمہ کرنا ہے اور میجر کمیسانو دونوں کو اندر لے آنا ہے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں کر لوں گا۔ تم سپیشل وے کھولو" نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور ماسٹر ڈیوڈ نے اثبات ہلا دیا۔

نوفناک دھماکے کی آواز نے عمران کے تاریک ذہن میں
ارتعاش پیدا کیا اور اس کے تاریک ذہن پر روشنی کے جھماکے سے
ہونے لگ گئے لیکن ابھی روشنی اتنی نہ پھیلی تھی کہ اس کے ذہن کو
طرح بیدار کر دیتی لیکن ایک بار پھر اس کے ذہن میں ایک
نوفناک دھماکے سے مزید ارتعاش پیدا ہوا اور اس بار اس کے ذہن
روشنی انتہائی تیزی سے نمودار ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس کی
ہیں کھل گئیں اور عمران لاشعوری طور پر اٹھ کر بیٹھ گیا اور چند
تو اس کا ذہن ماؤف رہا لیکن پھر اس کے ذہن میں بے ہوش
سے پہلے کا منظر کسی فلم کے سین کی طرح نمودار ہوا اور اس
ی وہ تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ اچانک جزیرے کی
طرف سے ایک اور خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران یہ دھماکہ
بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ

دھماکہ زیرو میگنم کا کسی بڑی چٹان یا پتھر پر فائر کرنے کے نتیجے
ہوا ہے۔ اس نے تیزی سے ادھر ادھر گھوم کر دیکھا اور پھر
آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے سارے ساتھی
ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ ان کے
ہی میجر شانگ اور کیسانو بھی بے ہوش پڑے تھے۔

"یہ کون دھماکے کر رہا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے
میں سوچا کیونکہ وہ راستہ جس سے کیسانو اور میجر شانگ آئے
ویسے ہی بند تھا البتہ دونوں زیرو میگنم گنیں غائب تھیں۔ وہ
کہ اس کے ذہن میں مشقوں کی وجہ سے بیداری کی تحریک
تھی جسے ان خوفناک دھماکوں نے قوت بخشی اور اس طرح وہ
ساتھیوں سے پہلے ہوش میں آگیا لیکن یہ دھماکے کون کر ر
یہ دھماکے کرنے والا آیا کہاں سے ہے۔ یہ بات اسے سمجھ نہ
تھی۔ کچھ دیر بعد ایک بار پھر خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران تیزی
اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر سے دھماکوں کی آواز سنائی دی تھی
عمران تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا کہ اچانک اس نے دور جزیرے
کنارے سے ایک آدمی کا سر ابھرتے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی
میگنم گن کا سرا بھی اوپر کو اٹھا تو عمران بجلی کی سی تیزی سے
گرا اور اس انداز میں بے حس و حرکت ہو گیا جیسے وہ بے ہو
لیکن اس نے آنکھیں کھلی رکھی تھیں۔ چند لمحوں بعد وہ آدمی
پر چڑھا اور پھر تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر عمران کے

تھے۔ اس کے ہاتھ میں ایک زیرو میگنم گن تھی لیکن وہ شخص
چہرے مہرے، لباس اور انداز سے فیلڈ کا آدمی نہ لگتا تھا۔ وہ تیز
قدم اٹھاتا تیزی سے آگے بڑھا چلا آرہا تھا کہ اچانک اس کی نظریں
ران پر پڑیں اور وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ عمران نے
ھیں مزید بند کر لیں لیکن ان میں بہرحال اتنی جھری موجود تھی کہ
اس کی حرکات کو آسانی سے چیک کر رہا تھا۔ چند لمحے رکنے کے بعد
آدمی ایک بار پھر آگے بڑھنے لگا لیکن اب اس نے زیرو میگنم گن کو
ں انداز میں پکڑا ہوا تھا جیسے وہ عمران پر فائر کرنے والا ہو لیکن اس
ے چلنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بہرحال فوری طور پر فائر نہیں کرنا
اس لئے عمران اپنی جگہ پر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ وہ
اں چاہتا تھا کہ درمیانی فاصلہ کم ہو جائے ورنہ وہ زیرو میگنم کا
بھی بن سکتا تھا۔ آنے والے نے چند قدم مزید تو بڑے محتاط
میں اٹھائے لیکن جب عمران اسی طرح بے حس و حرکت پڑا رہا
نے والا مطمئن ہو کر اب اطمینان سے چلنے لگا اور اب اس نے
یگنم گن بھی ہٹا لی تھی۔ فاصلہ کم ہوتا چلا گیا۔ پھر جیسے ہی آنے
ب پہنچا عمران کے جسم نے کسی سانپ کی طرح حرکت کی اور
لمحے آنے والا چیختا ہوا اچھل کر دور جا گرا جبکہ اس کے ہاتھ
جود زیرو میگنم گن اب عمران کے ہاتھ میں تھی۔ عمران نے
اس پر اس انداز میں حملہ کیا تھا کہ ایک ہاتھ سے اس نے
گنم گن جھپٹی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ کی مدد سے اس کے سینے پر

اس انداز میں تھپڑ لگایا تھا کہ وہ آدمی چیختا ہوا نیچے گرا اور کئی فٹ
رول ہوتا چلا گیا۔ پھر جیسے ہی اس کا جسم رول ہوتے ہوئے
عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کی کنپٹی پر ضرب لگائی اور
ہوا وہ آدمی ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔
نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے
اٹھایا تو اسے اطمینان ہو گیا کہ یہ آدمی جلد ہوش میں نہیں آئے
وہ واپس مڑا اور تیزی سے اس طرف کو دوڑنے لگا جدھر سے
نمودار ہوا تھا۔ وہ دراصل یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ آدمی کہاں سے
ہے اور یہ خوفناک دھماکے کیوں کئے جا رہے تھے اور پھر تھوڑی
بعد اسے ان دھماکوں کی وجہ سمجھ میں آ گئی۔ دھماکے ایئر
مشین کے سامنے بنائی جانے والی پتھروں کی دیوار ہٹانے کے
کئے گئے تھے۔ ایک زرد میگنم گن وہیں پڑی ہوئی تھی لیکن
میگزین ختم ہو چکا تھا۔ عمران نے بے اختیار طویل سانس لیا۔
آدمی کا لباس چونکہ گیلا نہ تھا اس لئے یہ بات تو طے تھی کہ یہ
بہرحال سمندر سے نہیں نکلا اور نہ ہی وہاں کوئی لانچ موجود
عمران واپس پلٹا اور پھر اس نے جھک کر سب سے پہلے اس آدمی
تلاشی لی۔ اس کا خیال تھا کہ شاید اس کی جیب میں اس کے کام آ
والی کوئی چیز برآمد ہو جائے لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں۔ عمران
اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کیا۔ چند لمحوں بعد
اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران

ہٹائے اور سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس آدمی نے
راہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ کراہتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا۔
"ت۔ت۔ تم۔ تم ہوش میں آ گئے۔ میگان گیس کے فائر کے
باوجود۔ یہ کیسے ہو گیا"...... اس آدمی نے سامنے کھڑے عمران کو
دیکھ کر انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین
حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
"مم۔ مم۔ میرا نام سائمن ہے۔ سائمن۔ تم پاکیشیائی ایجنٹ
ہو۔ تم کیسے ہوش میں آ گئے"...... سائمن نے اسی طرح بوکھلائے
ہوئے لہجے میں کہا۔
"تم کدھر سے آئے ہو"...... عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد
تھا۔
"سپیشل وے سے"...... اس بار اس آدمی نے قدرے سنبھلے
ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ شاید اب اپنی بوکھلاہٹ پر قابو پا چکا تھا۔
"لیکن سپیشل وے تو بند ہے"...... عمران نے کہا۔
"ماسٹر ڈیوڈ نے اس لئے بند کر دیا تھا کہ ایئر سکنگ مشینری کے
سامنے موجود رکاوٹیں ختم کرنے کے دوران تم کہیں ہوش میں نہ آ
جاؤ"...... سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کیا تمہارا اس سے رابطہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ وہ مجھے سکرین پر دیکھ رہا ہو گا"...... سائمن نے جواب دیا۔

"تمہیں اس نے یہاں کیوں بھیجا ہے۔ تم تو فیلڈ کے آدمی نہیں ہو"...... عمران نے کہا۔

"میں پریس سیکشن کا انجینئر ہوں۔ میرے اور ماسٹر ڈیوڈ کے علاوہ اور کوئی آدمی یہاں موجود نہیں ہے۔ تم لوگوں کو فوری طور پر بے ہوش کرنے کی غرض سے ماسٹر ڈیوڈ کو میگان گیس فائر کرنا پڑی اس کی وجہ سے پریس سیکشن کی تمام مشینیں بند ہو گئیں اس لئے میں نے اس سے رابطہ کیا تو اس نے مجھے مین مشین روم میں بلوا لیا اور پھر اس نے مجھے کہا کہ وہ سپیشل وے کھولتا ہے میں جا کر زیرو میگنم گنوں کی مدد سے پہلے ایئر سکنگ مشینوں کے سامنے موجود رکاوٹیں ختم کروں پھر تم پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کروں اور اس کے بعد میجر شانگ اور مادام کیسانو کو اٹھا کر اندر لے آؤں۔ چنانچہ میں یہاں آیا۔ تم سب بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ میں نے دونوں زیرو میگنم گنیں اٹھائیں اور ایئر سکنگ مشینوں کے سامنے موجود رکاوٹیں ختم کیں۔ ایک گن کا میگزین ختم ہو گیا تو میں دوسری گن اٹھا کر اب باقی کا کام مکمل کر کے واپس آیا تو میں نے تمہیں یہاں پڑے ہوئے دیکھا تو میں چونک پڑا کیونکہ مجھے یاد تھا کہ تم وہاں دوسرے لوگوں کے ساتھ اکٹھے پڑے ہوئے تھے۔ پھر تم وہاں سے ہٹ کر یہاں کیسے پہنچ گئے لیکن تم بہرحال بے ہوش تھے اس لئے

میں سمجھا کہ مجھے کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔ اس کے بعد تم نے اچانک مجھ پر حملہ کر دیا"...... سائمن نے اس بار پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پریس سیکشن میں کس کس ملک کی کرنسی شائع کی جا رہی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... سائمن نے چونک کر پوچھا۔

"جو پوچھ رہا ہوں وہ شرافت سے بتاتے جاؤ۔ تم انجینئر ہو اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہیں مزید کوئی تکلیف پہنچے ورنہ میں ایک لمحے میں تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ سکتا ہوں"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ سائمن کا جسم بے اختیار کانپ اٹھا اور پھر اس نے اس طرح تیزی سے تفصیل بتانا شروع کر دی جیسے ٹیپ ریکارڈر آن ہو گیا ہو۔ عمران اس سے مختلف سوالات کر رہا تھا اور سائمن جواب دیتا رہا۔

"اوکے تم نے چونکہ تعاون کیا ہے اس لئے میں تمہیں زندہ چھوڑ رہا ہوں لیکن اب تم کیسے جزیرے کے اندر جاؤ گے"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ ماسٹر ڈیوڈ سپیشل وے کھولے گا تو میں جاؤں گا ورنہ میں کیسے جا سکتا ہوں"...... سائمن نے پہلی بار پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اور اگر اس نے راستہ نہ کھولا تب"...... عمران نے مسکرا۔
ہوئے کہا۔

"پھر۔ پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں تو کچھ نہیں کر سکتا"۔
نے جواب دیا۔

"دیکھو سائمن ایسے اڈوں کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ
میں ایک خفیہ راستہ نہیں ہوتا بلکہ کئی ہوتے ہیں اس لئے لامحا
کوئی اور راستہ بھی ہو گا اور تمہیں یقیناً اس کا علم ہو گا"......
نے کہا۔

"نہیں۔ میرا تعلق تو صرف پریس سیکشن کی مشینری سے ہے
مجھے باقی کسی چیز کا علم نہیں ہے"...... سائمن نے جواب دیا
عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"اوکے۔ پھر تم بے کار آدمی ہو اس لئے تمہیں زندہ رکھنا فضو
ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زیرو میگم
کا رخ سائمن کی طرف کر دیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ یقین کرو مجھے نہیں معلوم"۔
نے بری طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو راستہ بتاؤ ورنہ میں صرف
تک گنوں گا"...... عمران نے لہجے کو سرد بناتے ہوئے کہا۔

"تم یقین کرو مجھے نہیں معلوم۔ قطعی نہیں معلوم۔ ماسٹر ڈیو
معلوم ہو گا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے نہیں معلوم"...... سائمن

انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ چلو میرے ساتھیوں کی طرف چلو"...... عمران نے کہا
سائمن تیزی سے مڑا اور اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر عمران کے
ساتھی مادام کیسانو اور میجر شانگ بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔
عمران اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ اپنے ساتھیوں کے
پاس پہنچا عمران کا بازو تیزی سے گھوما اور عقب سے کنپٹی پر پڑنے والی
مڑی ہوئی انگلی کے ہک کی ضرب سے سائمن چیختا ہوا اچھل کر نیچے
گرا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کی لات تیزی سے حرکت میں آئی اور
سائمن ایک اور چیخ مار کر ساکت ہو گیا۔ عمران نے زیرو میگم ایک
طرف رکھی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے جولیا کا ناک اور منہ دونوں
ہاتھوں سے بند کر دیا۔ کچھ دیر بعد جولیا کے جسم میں حرکت کے
آثار نمودار ہونے شروع ہوئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پھر وہ
ساتھ پڑے ہوئے صفدر کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس نے صفدر کے
ساتھ بھی یہی کارروائی کی اور پھر اس نے جیسے ہی ہاتھ ہٹائے اسی لمحے
جولیا کراہتی ہوئی ہوش میں آ گئی۔

"عمران تم۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہو رہا ہے"...... جولیا نے اٹھ کر
بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ عمران نے جھک کر تنویر کا ناک اور منہ دونوں
ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"پہلے کیپٹن شکیل کو ہوش میں لے آؤ پھر مطلب بتاتا ہوں"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا ایک جھٹکے سے اٹھی اور

کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گئی۔ اسی لئے صفدر ہوش میں آگیا اور اس نے بھی وہی سوال کیا جو اس سے پہلے جولیا نے کیا تھا۔

"تم پہلے ٹائیگر کو ہوش میں لے آؤ پھر بات ہو گی"۔۔۔۔۔۔ نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ایک طرف پڑے ہوئے ٹائیگر طرف بڑھ گیا جبکہ عمران اب اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ تھوڑی دیر ایک ایک کر کے سب ہوش میں آگئے تو عمران نے انہیں مختصر پر دھماکوں کی وجہ سے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر سائمن ہونے والی گفتگو کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

"لیکن دھماکوں کی وجہ سے اگر تم ہوش میں آسکتے ہو تو ہم ہوش میں نہیں آئے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ایک بات تو یہ ہے کہ میری ذہنی مشقیں میرا ساتھ دیتی دوسری بات یہ کہ ہو سکتا ہے کہ میں اس انداز میں بے ہوش گرا ہوں گا کہ میرا ایک کان زمین سے لگا ہوا ہو گا اس لئے دھم کی وجہ سے پیدا ہونے والا ارتعاش میرے ذہن میں زیادہ طاقتو میں اثر پذیر ہوا ہو اور تیسری اور پکی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رحمت ہمارے ساتھ ہے ورنہ اگر مجھے ہوش نہ آتا تو پھر سائمن شانگ اور مادام کیسانو کو اٹھا کر ایک طرف ڈالتا اور پھر میگنم سے ہمارے چیتھڑے اڑا دیتا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے جواب دیا اور سب نے بے اختیار طویل سانس لیتے ہوئے اثبات سر ہلا دیئے۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی اللہ تعالیٰ کو ہماری زندگی منظور تھی۔ بہرحال اب کیا کرنا ہے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اب مسئلہ یہ ہے کہ وہ ماسٹر ڈیوڈ سکرین پر سب کچھ دیکھ رہا ہو اس لئے ظاہر ہے کہ وہ اب سپیشل دے تو نہیں کھولے گا اور ایک ریڈ میگنم گن میں صرف چار میزائل ہوتے ہیں۔ ان سے اس سپیشل کو کھولا نہیں جا سکتا اس لئے میرا خیال ہے کہ میجر شانگ اور مادام کیسانو کو ہوش میں لایا جائے۔ مادام کیسانو تو شاید نہ جانتی ہو لیکن میجر شانگ یقیناً کسی دوسرے راستے کے بارے میں جانتا ہو۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"جب یہ کیسانو نہیں جانتی ہو گی تو اسے ہوش میں لانے کا کیا فائدہ"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیسانو بہرحال خاتون ہے اور یہ اچھا نہیں لگتا کہ وہ اس انداز میں ہم مردوں کے سامنے بے ہوش پڑی رہے۔ آخر اخلاقیات بھی کوئی چیز ہوتی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ تو اب اسے دیکھ کر تمہیں اخلاقیات یاد آنے لگ گئی ہے۔ دکھاؤ مجھے گن میں ابھی اس کا خاتمہ کر دیتی ہوں تاکہ تمہاری اخلاقیات کی حس مزید نہ جاگ اٹھے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بزرگوں نے سچ کہا ہے کہ عورت ہی عورت کی دشمن ہوتی ہے۔ ہم بیچارے مرد تو خواہ مخواہ بدنام ہیں۔ بہرحال میجر شانگ کی

زبان کھلوانے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے۔ جب اس کے
کیسانو کو ہلاک کیا جائے گا تو میجر شانگ یقیناً زبان کھول
ورنہ یہ شخص ریڈ آرمی کا میجر ہے اور ایسے لوگ انتہائی تربیت
ہوتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تو یہ بات تم پہلے نہیں بتا سکتے تھے"...... جولیا نے بھی
مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ خود ہی مڑ کر کیسانو کی طرف بڑھ
"اور یہ بھی بزرگوں نے ہی کہا ہے کہ عورت ہی عورت کی
سے زیادہ ہمدرد ہوتی ہے۔ اب دیکھو تم خود ہی اسے ہوش
رہی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار صفدر
اختیار ہنس پڑا۔
"تم اس میجر شانگ کو میرے حوالے کر دو پھر دیکھو یہ
طرح طوطے کی طرح بولتا ہے"...... تنویر نے کہا۔
"مجھے خفیہ راستہ چاہئے "میاں مٹھو چوری کھاؤ گے" والا
کا مخصوص فقرہ نہیں چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
اس بار سب بے اختیار ہنس پڑے۔ صفدر، عمران کے اشارے
میجر شانگ کی طرف بڑھ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں یکے
دیگرے ہوش میں آگئے اور پھر ہوش میں آتے ہی وہ دونوں
بیٹھ گئے اور اب وہ حیرت سے اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہے
جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔
"تم دونوں نے اپنی کوشش کر کے دیکھ لی مادام کیسانو

اٹک لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ اس وقت تم دونوں کی کیا پوزیشن
...... عمران نے سرد لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یہ۔ یہ تو سائمن ہے پریس سیکشن کا سائمن۔ یہ یہاں کیسے آ
گیا۔ کیا مطلب"...... میجر شانگ نے ایک طرف بے ہوش پڑے
سائمن کی طرف دیکھتے ہوئے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں

"یہ بھی تمہاری طرح ہمیں ہلاک کرنے آیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کو
ہماری ہلاکت منظور نہ تھی اس لئے یہ بھی تمہاری طرح ہمارا کچھ نہ
سکا"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے خود ہی سائمن کی آمد اور
پھر ہوش میں آنے سے لے کر اس کے بے ہوش ہونے تک کی
ساری روئیداد سنا دی۔
"ٹھیک ہے۔ ہماری کوششیں بے کار ثابت ہوئی ہیں۔
ہمارے ذہنوں میں یہ نہ تھا کہ تم ہوش میں آچکے ہو گے ورنہ ہم اس
میں کارروائی نہ کرتے اور تمہارے اس آدمی نے جس طرح
نے میری طرف دوڑ لگائی اور جس طرح پتھر مار کر مجھے بے کار کر
زیرو میگنم گن فائر سے بچ نکلا یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ واقعی
خوش قسمتی تمہارے ساتھ ہے لیکن اب تم کیا چاہتے ہو"۔ کیسانو
اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"ہم نے بہرحال اپنا مشن مکمل کرنا ہے"...... عمران نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

" وہ اب مکمل نہیں ہو سکتا۔ تم زیادہ سے زیادہ ہمیں ہلاک
گے۔ کر دو لیکن اس سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ تم
صورت بھی اب اندر نہیں جا سکتے"...... کیسانو نے جواب
ہوئے کہا۔

" ابھی ایک زیرو میگنم گن میں مکمل میگزین موجود ہے
کی مدد سے یہ سپیشل وے کھولا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا

" نہیں۔ دو گنوں کے میگزینوں سے تو شاید ایسا کیا جا
لیکن ایک سے ممکن نہیں ہے۔ بے شک کوشش کر
کیسانو نے جواب دیا۔

" لیکن یہ سوچ لو کہ اب جو حشر ہمارا ہو گا وہی تمہارا
گا"...... عمران نے کہا۔

" ہوتا رہے لیکن اس طرح کم از کم مجھے یہ اطمینان تو ہو
تمہارا مشن مکمل نہیں ہو سکا"...... کیسانو نے جواب دیا۔

" مادام کیسانو تم بہت تربیت یافتہ ایجنٹ ہو۔ تمہیں
معلوم ہونا چاہئے کہ اگر سپیشل وے اس انداز میں نہیں کھلو
سکتا تو اس کے لئے دوسرا انداز بھی تو اختیار کیا جا سکتا ہے
نے کہا۔

" دوسرا کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے۔ ماسٹر ڈیوڈ کسی صورت بھی
سپیشل وے نہیں کھولے گا"...... مادام کیسانو نے منہ
ہوئے کہا۔

اگر زیرو میگنم گن سے تمام ایئر سکنگ مشینیں اڑا دی جائیں
عمران نے کہا تو مادام کیسانو بے اختیار اچھل پڑی۔

اوہ۔ مگر۔ اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب"...... کیسانو اس انداز
بوکھلائی تھی کہ اس کے منہ سے فقرہ ہی ادا نہ ہو سکا تھا اور
ن بے اختیار ہنس پڑا۔

بس اتنی سی بات سے ہی بوکھلا گئی ہو۔ یہ تو میں نے صرف
امکانی راستہ بتایا ہے ورنہ میجر شانگ یہاں موجود ہے اور مجھے
م ہے کہ میجر شانگ کو اس سپیشل وے کے علاوہ دوسرے
توں کا بھی علم ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مجھے کسی راستے کا علم نہیں ہے۔ میں تو یہاں رہتا ہی نہیں
میں کیڈو میں رہتا ہوں۔ یہ تو میں مادام کیسانو کی وجہ سے
ہوں۔ اگر کوئی راستہ ہو گا بھی سہی تو ماسٹر ڈیوڈ کو علم ہو
میجر شانگ نے خود ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بتا
کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

پھر تو سائمن کی طرح تم دونوں ہمارے لئے بے کار ہو اور بے
ں کو میں زندہ رکھنے کا قائل نہیں ہوں"...... عمران نے کہا
کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی زیرو میگنم گن کا
ان کی طرف کر دیا۔

ہمیں ہلاک کر کے تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا عمران"۔ کیسانو
اتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی خاصی دلیر ثابت ہو رہی تھی۔

"اور زندہ رکھنے کا بھی تو کوئی فائدہ نہیں ہے"...... عمرا
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ایک فائدہ ہے"...... کیسانو نے مسکراتے ہوئے کہا
"نہیں۔ ہم اس قماش کے لوگ نہیں ہیں کیسانو۔
میں تم ہمیں سمجھ رہی ہو"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا
گیا تھا کہ کیسانو نے مسکرا کر یہ بات کیوں کی ہے۔ ادھر
فقرہ سن کر جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا تھا۔
"کیوں ان دونوں پر فائر ضائع کرتے ہو عمران۔ ہم ویسے
کی گردنیں توڑ دیتے ہیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا
"تمہیں اگر کوئی غلط فہمی ہے تو پہلے اسے دور کر لو۔ میرا
یہ نہیں تھا جو تم سمجھے ہو۔ میرا مطلب تھا کہ ہمارے زندہ
اندر موجود ماسٹر ڈیوڈ پر بہرحال دباؤ رہے گا لیکن ہمارے ہلاک
کے بعد وہ کھل کر تمہارے خلاف کارروائی کرے گا"......
کیسانو نے تنویر کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے عمران سے
ہو کر کہا۔
"مجھے سائمن نے بتا دیا ہے کہ اس کے پاس اب ایسی کو
موجود نہیں ہے جس کی مدد سے وہ ہمیں ایک بار پھر بے
سکے اور اس کے پاس ایسا کوئی ذریعہ بھی نہیں ہے کہ وہ
سے ہلاک کر سکے ورنہ اب تک وہ یہ کارروائی کر چکا ہوتا
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیڈو سے مدد طلب کر سکتا ہے اور کیڈو کے علاوہ ہاکاڈو سے
دا سکتی ہے"...... مادام کیسانو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
اس کے لئے بہرحال اسے سارا حفاظتی سرکٹ آف کرنا پڑے گا
اتنا بڑا اقدام کرنے کا وہ رسک نہیں لے سکتا"...... عمران نے

دیا۔
کیڈو سے مدد حاصل کرنے کے لئے اسے واگ اور کیڈو کے
حفاظتی سرکٹ ختم کرنا ہو گا اور وہ یہ کام آسانی سے کر سکتا
...... اس بار میجر شانگ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
تمہارا مطلب ہے کہ وہ وہاں سے ہیلی کاپٹر پر مسلح آدمی منگوا
...... عمران نے کہا۔
اسے کوئی چیز منگوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیڈو میں ایسے
ئلات موجود ہیں کہ وہاں سے یہاں واگ کی بیرونی سطح پر تمام
الی ہو سکتی ہے"...... میجر شانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
تم ہم پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہو کہ تمہیں زندہ
تا ہمارے مفاد میں ہے تاکہ تمہاری وجہ سے ہمارے خلاف کھل
روائی نہ ہو سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
تمہاری جو مرضی آئے وہ سوچ لو۔ ہم بہرحال اس پوزیشن میں
ہیں کہ تمہیں اپنی مرضی سے چلا سکیں۔ تم ہمیں ہلاک کرنا
ہو تو کر دو"...... میجر شانگ سے پہلے کیسانو نے جواب دیتے

"تم کیا کہتے ہو میجر شانگ"...... عمران نے میجر شانگ
مخاطب ہو کر کہا۔

"اس پوزیشن میں میرا جواب بھی وہی ہو سکتا ہے جو مادام
کا ہے"...... میجر شانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر دونوں اٹھو اور نزدیک ترین ایئر سکنگ
طرف چلو۔ میں واقعی زیرو میگنم گن کا میزائل ضائع نہیں کرنا چا
اٹھو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو مادام کیسانو اور
شانگ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے جبکہ ان کے گرد موجود عمران
اس کے ساتھی تیزی سے دور ہٹ گئے تاکہ اچانک وہ ان پر حملہ
سکیں۔ ان دونوں کے ہونٹ بھینچ گئے تھے اور چہرے لٹک گئے تھ

"چلو اور یہ سن لو کہ کسی قسم کی شرارت کرنے کی ضرو
نہیں ہے۔ میرے ساتھی واقعی خالی ہاتھوں سے تمہاری گردنیں
سکتے ہیں"...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا اور ان دونوں نے
جواب دیئے بغیر قدم آگے بڑھا دیئے۔

"اس سائنس کا کیا کرنا ہے۔ اس کی گردن توڑ دوں"......
نے کہا۔

"ہم نے ان دونوں کو بے ہوش کرنا ہے۔ ان کی موجودگی
ہمارے کام آئے گی"...... عمران نے یہ فقرہ پاکیشیائی زبان
تاکہ کیسانو اور میجر شانگ سمجھ نہ سکیں اور عمران کے ساتھیو
اثبات میں سرہلا دیئے۔ پھر تنویر اور صفدر تیزی سے آگے بڑھے

میجر شانگ اور کیسانو نے چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ وہ
نوں کسی بھوکے عقاب کی طرح ان پر جھپٹ پڑے اور پھر اس سے
لے کہ کیسانو اور میجر شانگ سنبھلتے وہ دونوں ان کے بازوؤں میں
بے ہوش ہو چکے تھے۔ کیسانو کو صفدر نے جبکہ میجر شانگ کو
نویر نے بے ہوش کیا تھا۔ عمران، تنویر کو میجر شانگ پر جھپٹتے دیکھ
ر بے اختیار مسکرا دیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جولیا کی وجہ سے تنویر میجر
شانگ پر جھپٹا ہے۔ ایسے موقعوں پر وہ خاص طور پر ایسی باتوں کا
خیال رکھا کرتا تھا۔

"گڈ شو"...... عمران نے کہا۔

"اب کیا ہو گا"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔

"وہ تو یقیناً ہو گا لیکن تم کیا کرنا چاہتے ہو"...... جولیا نے
جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ایئر سکنگ مشینیں توڑ دی
جائیں اس طرح واقعی اس ماسٹر ڈیوڈ کو جزیرہ اوپن کرنا پڑے گا"۔
کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اس طرح ہمارے پاس ایک بار پھر اسلحہ ختم ہو جائے گا
میرا خیال ہے کہ اسلحہ کی موجودگی بہرحال فائدہ مند ثابت ہوتی
...... جولیا نے کہا۔

" کیپٹن شکیل نے توڑنے کی بات اس لئے ہی کی ہے
انہیں تباہ کرنے کی بات کرتا"...... عمران نے مسکراتے
کہا۔

" اوہ۔ مطلب ہے کہ پتھر مار مار کر انہیں توڑ دیا جائے۔
ایسا ہو جائے تو پھر واقعی ٹھیک ہے"...... جولیا نے کہا۔

" باس۔ یہ ایئر سکنگ مشینیں پتھروں سے نہیں ٹوٹیں گی
نے انہیں چیک کیا ہے۔ان کی بیرونی سطح کو کسی ٹھوس دھات
کور کیا گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" اوہ۔ پھر تو واقعی پتھروں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہو گا"۔
نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" پھر مجبوری ہے فائر کرنا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

" عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ان ایئر سکنگ مشی
بجائے ہمیں سپیشل دے کھولنے کے لئے فائرنگ کرنی چاہئے
میگنم انتہائی طاقتور گن ہے"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ ایسا نہیں ہو گا۔ میں نے اس
اٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔اس کے نیچے انتہائی مضبوط دھات
کی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

" تم نے ان دونوں کو بے ہوش کرنے کا کوئی نہ
بہرحال سوچا ہو گا۔وہ کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ کیڈو سے کوئی بھی ایسی کارروائی

گی جس کی وجہ سے یہ دونوں بھی ہلاک ہو جائیں اس لئے میں
نہیں زندہ رکھا ہے۔اب میرا خیال ہے کہ وہ اچانک یہاں ۔بے
کرنے والی گیس فائر کریں گے اس کے بعد کوئی کارروائی ہو
عمران نے کہا۔

تو پھر کیا فائدہ۔ پھر بھی تو ہم بے ہوش ہو جائیں گے اور یہ
تو نہیں کہ ہر بار خوش قسمتی ہمارا ہی ساتھ دے"...... جولیا
کہا۔

ہاں یہ واقعی ضروری نہیں ہے اس لئے ان دونوں کو اٹھاؤ اور
کی اس سمت گہرائی میں چلو۔ یہ کیڈو جزیرے کی مخالف
ہے۔ وہاں بہرحال پانی موجود ہے اور کیڈو سے اگر کوئی
فائر بھی ہوا تو ہم پانی میں کود کر اپنے آپ کو بے ہوش ہونے
سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

لیکن اگر پانی میں کوئی ریز وغیرہ ہوئیں تب"...... جولیا نے

پہلے تم ڈبکی لگا چکی ہو اس لئے بے فکر رہو"...... عمران نے
دیتے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

ہاں۔ مجھے اس کا خیال نہیں رہا لیکن پھر کیوں نہ ہم غوطہ خوری
والی راستہ تلاش کریں"...... جولیا نے قدرے شرمندہ سے
کہا۔

راستہ ہو گا بھی سہی تو خالی ہاتھ بہرحال وہ کھل نہ سکے گا

البتہ کوئی خطرناک ریز ہم سے ٹکرا سکتی ہیں"...... عمران نے کہا جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ ظاہر ہے اب اسے بھی حماقت کا احساس ہو گیا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کی تجویز درست ہے۔ کیڈو کی مخالف سمت میں رہنا چاہئے۔ یہ لوگ بہرحال کیمانو میجر شانگ کو بچانے کے لئے کوئی نہ کوئی کارروائی کرنے پر ہوں گے"...... صفدر نے کہا اور پھر انہوں نے سائمن، میجر اور کیمانو کو اٹھایا اور اس کی طرف بڑھنے لگے جو کیڈو کی مخا سمت تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کٹی پھٹی سطح پر پہنچ کر رک گئے عمران کے اشارے پر ان تینوں کو وہیں چٹانوں پر لٹا دیا گیا۔

"اب ہمیں دوسری طرف کا خیال رکھنا ہے"...... عمران اور دوبارہ اوپر کی طرف بڑھنے لگا۔

"عمران صاحب۔ مجھے شدید پیاس محسوس ہو رہی ہے۔ اب تو میں نے برداشت کیا ہے لیکن اب معاملہ میری برداشت سے ہونے لگ گیا ہے"...... اچانک صفدر نے کہا تو عمران بے چونک پڑا۔

"اوہ۔ واقعی یہ مسئلہ بھی ہے۔ بہرحال اس کا فوری طور پر وہی کڑوے کسیلے پھل ہیں۔ وہی کھا کر گزارہ کیا جا سکتا عمران نے کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ ان درختوں کے قریب کوئی

وجود ہے جسے بند کر دیا گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ان درختوں کے زندہ ہونے کی یہی وجہ ہو ملتی ہے کہ ان کو نیچے سے پانی مل رہا ہے"...... عمران نے چونک کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"گڈ شو۔ آؤ میرے ساتھ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے اور اسے تلاش لیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہم بھی ساتھ چلتے ہیں۔ یہ لوگ تو بہرحال بے ہوش ہی ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"اوکے۔ آؤ"...... عمران نے صفدر کی بے چینی دیکھتے ہوئے کہا پھر وہ سب جزیرے پر چڑھ کر درختوں کی طرف بڑھنے لگے اور پھر واقعی تھوڑی سی تلاش کے بعد وہ چھپے ہوئے چشمے کو تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئے۔ پھر عمران نے وہاں زیرو میگنم گن سے فائر کیا تو چشمے پانی بے اختیار ابل پڑا اور عمران سمیت سب نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ پیاس انہیں بھی محسوس ہو رہی تھی۔ کچھ دیر تک رکے ہوئے پانی کو بہنے دیا گیا پھر ان سب نے باری باری پانی پیا۔ سب سے آخر میں عمران نے پانی پیا اور پھر جیسے ہی وہ پانی پی کر اٹھا اچانک سائیں کی تیز آواز انہیں سنائی دی۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑے ہی تھے کہ اچانک ان سے کچھ فاصلے پر ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور دودھیا رنگ کی گیس ہر طرف تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔

عمران مڑ کر بجلی کی سی تیزی سے چشمے کے قریب گیا اور اس نے
سرپانی کے اندر ڈال دیا لیکن اس نے سانس بہرحال روک رکھی
جبکہ اس کے باقی ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں زمین پر اس
میں گرے تھے جیسے زہریلی دوا کے سپرے سے حشرات
گرتے ہیں۔ عمران کافی دیر تک سانس روکے اور سر چشمے کے
میں ڈالے پڑا رہا۔ پھر اس نے سر اٹھایا تو دودھیا رنگ کی
غائب ہو چکی تھی۔ عمران نے آہستہ سے سانس لیا لیکن سانس
ہی اس کا ذہن تیزی سے گھوما تو عمران نے دوبارہ سانس روک لیا
ایک بار پھر اپنا سر پانی میں ڈال دیا لیکن اس کا ذہن باوجود
روک لینے کے انتہائی تیزی سے گھوم رہا تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ
نے اپنے ذہن پر قابو پا لیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک بار پھر پانی
سر باہر نکالا اور پھر آہستہ سے سانس لیا لیکن اس بار اس کا ذہن نار
رہا تو اس نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔ اس
سارے ساتھی ویسے ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے
سے پانی کے چلو بھر کے قریب پڑے ہوئے صفدر کے منہ میں
شروع کئے۔ اس کا خیال تھا کہ شاید پانی اس گیس کے اثرات کو
کر دے لیکن اس کی یہ کوشش بارآور نہ ہو رہی تھی۔ ابھی وہ
ہی رہا تھا کہ اسے اچانک ایک طرف سے جدھر وہ کیسانو ا
شانگ اور سائمن بے ہوش پڑے ہوئے تھے ایسی آوازیں
دینے لگیں جیسے پانی کے اندر کافی ہلچل ہو رہی ہو تو اس نے

سے ایک طرف گری ہوئی زیرو میگنم گن اٹھائی اور پھر زمین پر
کرالنگ کرتا ہوا تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگا۔ وہ اٹھ کر اس لئے
نہ دوڑ رہا تھا کہ اگر اس طرف کوئی آدمی ہوا تو وہ اسے چیک کر لے
گا۔ تیزی سے کرالنگ کرتا ہوا وہ جب کنارے پر پہنچا تو اس نے رک
کر اپنا سر ذرا سا آگے بڑھایا مگر دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل کر
کھڑا ہو گیا کیونکہ سائمن میجر شانگ اور مادام کیسانو تینوں جو وہاں
پتھروں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے غائب ہو چکے تھے اور کنارے
سے کچھ فاصلے پر پانی میں ابھی تک ایسی ہلچل موجود تھی جیسے کوئی
آبدوز پانی کے اندر بیٹھی ہو لیکن بظاہر اس کے کوئی آثار نظر نہ آ رہے
تھے۔ پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے یہ ہلچل ختم ہو گئی۔ عمران سمجھ گیا
انہیں بے ہوش کرنے کے بعد کوئی آبدوز یہاں نمودار ہوئی ہے
وہ ان تینوں کو اٹھا کر لے گئے ہیں لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں
آ رہی تھی کہ اگر وہ لوگ باہر نکل کر ان تینوں کو اٹھا کر لے جا
ہیں تو وہ لوگ اوپر جزیرے پر آ کر ان پر فائر بھی کھول سکتے تھے۔
ان کے نقطہ نظر سے تو وہ سب اس گیس کی وجہ سے بے ہوش ہو
چکے تھے لیکن پھر اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ
مانیٹر ویڈیو سکرین پر یہاں کا منظر چیک کر رہا ہو اور اسے معلوم ہو کہ
وہ بے ہوش نہیں ہوا اور اس کے پاس زیرو میگنم گن بھی ہے اس
سے وہ کوئی جوابی کارروائی کر سکتا ہے اس لئے انہوں نے رسک لینے
کی بجائے اپنے آدمیوں کو اٹھانے پر ہی اکتفا کیا ہو یا یہ بھی ہو سکتا

ہے کہ وہ لوگ پہلے اپنے آدمیوں کو محفوظ کر لینا چاہتے ہوں پھر
کارروائی کریں۔ بہرحال اب اس کے ساتھیوں کا فوری طور پر ہو
میں آنا ضروری تھا ورنہ اگر یہاں مسلح افراد کافی تعداد میں آ گئے تو
کے کسی ساتھی کو ناقابل تلافی نقصان بھی پہنچ سکتا ہے لیکن اس
ساتھ ساتھ وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اب کسی نہ کسی طرح اس چو
بلی کا کھیل ختم ہونا چاہئے ورنہ اگر وہ اس طرح بار بار بے ہو
ہوتے رہے تو معاملات کسی بھی لمحے ان کے خلاف جا سکتے ہیں
جزیرے کے اندر جانے کا کوئی راستہ اسے سمجھ نہ آ رہا تھا۔ وہ
مڑا اور پھر جب وہ اپنے ساتھیوں کے قریب پہنچا تو صفدر کے جسم
حرکت کے تاثرات دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کا مطلب
کہ پانی نے اثرات زائل کر دیئے ہیں۔ گو یہ اثرات کافی دیر بعد زا
ہوئے ہیں لیکن بہرحال زائل ہوئے ہیں۔ اس نے جلدی
دونوں چلوؤں میں پانی بھر بھر کر اپنے ساتھیوں کے منہ میں
شروع کر دیا۔ اسی لمحے صفدر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں
" صفدر جلدی ہوش میں آؤ۔ ہم اس وقت نازک پوزیشن
ہیں"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر ایک
سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔
" آپ بے ہوش نہیں ہوئے تھے عمران صاحب یا پہلے کی
آپ کو پھر پہلے ہوش آ گیا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے
کہا۔

" ذہنی مشقوں کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی فوراً ہوش میں آ جائے۔
اس میں بہرحال کچھ وقت لگتا ہے۔ میں بے ہوش ہی نہیں ہوا تھا۔
جلدی کرو سب کے منہ میں پانی ڈالو کسی بھی لمحے مسلح افراد یہاں
پہنچ سکتے ہیں۔ وہ سائمن، میجر شانگ اور مادام کیسانو کو لے گئے
ہیں۔ جلدی کرو"...... عمران نے اپنی کارروائی جاری رکھنے کے
دوران بات کرتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار اچھل پڑا۔
" لے گئے ہیں۔ کیسے۔ کس طرح"...... صفدر نے چشمے کی طرف
بڑھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے اسے پانی
میں ہلچل کی آوازیں سننے سے لے کر کنارے پر جانے تک ساری
بات بتا دی۔
" لیکن وہ یہاں کیوں نہیں آئے"...... صفدر نے بھی چلوؤں میں
پانی بھر کر ساتھیوں کے منہ میں ڈالتے ہوئے پوچھا تو عمران نے
اپنے ذہن میں آئی ہوئی باتیں دوہرا دیں۔
" عمران صاحب اس انداز میں مشن مکمل نہیں ہو سکتا۔ ہمیں
ہوں نے بند گلی میں دھکیل دیا ہے۔ ہمیں اب پیش قدمی کرنا
ے گی"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" لیکن کیسے۔ تمہارے ذہن میں کوئی بات ہے تو بتاؤ۔ مجھے تو
لگتا ہے کہ جیسے میرا ذہن واقعی بند گلی میں پہنچا دیا گیا ہو"۔
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" میرا خیال ہے کہ ہمیں زیرو میگنم گن سے اس راستے کو کھولنے

کی بہرحال کوشش کرنی چاہئے ورنہ وہ اس طرح ہمیں بے
کرتے رہیں گے۔ کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے"...... صفدر
کہا۔
" اس کی بجائے میرا خیال ہے کہ اب ہمیں واقعی ایئر
مشینیں تباہ کر دینی چاہئیں کیونکہ وہ مسلسل ہم پر بے ہوشی
دینے والی گیس فائر کر رہے ہیں اور اب یہ بات بھی سامنے آگئی
کہ ان کے پاس آبدوز بھی ہے"...... عمران نے کہا۔
" عمران صاحب سائیں کی آواز میں نے بھی سنی تھی اور جس
بعد دھماکہ ہوا اور دودھیا رنگ کی گیس پھیلی تھی۔ اس آواز
مجھے محسوس ہوتا ہے کہ یہ فائر کہیں دور سے کیا گیا ہے کیونکہ
بلندی سے نیچے آتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی"...... صفدر نے
عمران بے اختیار چونک پڑا۔
" اوہ۔ واقعی مجھے بھی اب خیال آرہا ہے۔ اس کا مطلب ہے
حملہ کیڈو سے کیا گیا ہے اور اگر کیڈو سے یہاں بے ہوش کر
والی گیس فائر کی جا سکتی ہے تو خوفناک اور تباہ کن میزائل
فائر کئے جا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔
" میرا خیال ہے کہ ایسا انہوں نے کیسانو، میجر شانگ اور
کی یہاں موجودگی کی وجہ سے نہیں کیا اور اب شاید وہ
گزریں۔ ضروری نہیں کہ اب وہ یہاں آکر فائر کھولیں۔ وہ
بھی فائر کھول سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔ اسی لمحے کچھ بعد

ٹائیگر، تنویر، جولیا اور کیپٹن شکیل بھی ہوش میں آنا شروع ہو گئے
اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے وہ سب ہوش میں آگئے۔
" عمران صاحب اگر یہ آبدوز کیڈو سے آئی ہے اور گیس فائر بھی
کیڈو سے ہوئی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ کیڈو اور واگ کے درمیان
سمندر اور ہوا میں تمام حفاظتی سرکٹ ختم کر دیئے گئے ہیں اس لئے
کیوں نہ ہم پانی میں تیر کر کیڈو پہنچنے کی کوشش کریں"...... صفدر
نے کہا۔
" اوہ ہاں۔ تمہاری تجویز درست ہے۔ کیڈو یہاں سے تین میل
فاصلے پر ہے اور یہ فاصلہ بہرحال تیر کر طے کیا جا سکتا ہے اور یہ
واگ تو اس وقت ہمارے لئے بند جزیرہ بن چکا ہے اس لئے اس بند
سے نکلنے کے لئے واقعی یہ تجویز بہتر ہے۔ کم از کم کھل کر کام کرنے
موقع تو مل جائے گا"...... عمران نے صفدر کی تجویز کی حمایت
کرتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی سی تفصیل بتانے کے بعد سب ساتھی
صفدر کی تجویز پر متفق ہو گئے۔
" اوکے۔ آؤ پھر اس کام میں دیر نہیں کرنی چاہئے"...... عمران
اٹھتے ہوئے کہا۔
" زیرو میگنم گن کا کیا ہو گا۔ یہ تو پانی میں ختم ہو جائے گی"۔
کیپٹن شکیل نے کہا۔
" ہاں اسے یہیں چھوڑنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور پھر گن
وہیں چھوڑ کر وہ سب اٹھے اور تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگے جدھر

انہوں نے کیسانو، میجر شانگ اور سائمن کو چھوڑا تھا۔ وہ اس
سے پانی میں کود کر ہی جزیرے کی سائیڈ سے تیر کر کیڈو جانا
تھے تاکہ اگر کیڈو سے یا اس جزیرے کے نیچے سے انہیں چیک
رہا ہو تو کم از کم انہیں یہ خیال نہ آئے کہ وہ کیڈو جانے کے لئے
کر رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ان سب نے پانی میں چھلانگیں لگا
اور پھر تیرتے ہوئے وہ جزیرے کی سائیڈ سے گھومتے ہوئے دو
سمت پہنچ گئے ۔اب انہوں نے صرف سر باہر نکالے ہوئے تھے
ان کے جسم پانی کے اندر تھے لیکن تھوڑا سا آگے جانے کے بعد
محسوس ہو گیا کہ کھلے سمندر میں وہ اس انداز میں تیر کر آگے نہیں
سکتے اس لئے انہوں نے غوطہ لگا کر پانی کے اندر تیرنے اور پھر
لینے کے لئے سطح پر آنے کا فیصلہ کیا اور اس طرح وہ تیزی سے
بڑھتے چلے گئے ۔بس ان کے دلوں میں یہ خدشہ موجود تھا کہ
میں کوئی ریز سرکٹ موجود ہوا تو پھر ظاہر ہے ان کی لاشیں
مچھلیوں کی خوراک ہی بنیں گی لیکن چونکہ اب وہ فیصلہ کر
اس لئے بہر حال وہ مسلسل آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

ماسٹر ڈیوڈ پاگلوں کے سے انداز میں اپنے بال نوچ رہا تھا۔ اس
سکرین پر دیکھ لیا تھا کہ جب سائمن ایئر سکنگ مشینوں کے
موجود رکاوٹوں کو زیرو میگنم گن کی فائرنگ سے ہٹا رہا تھا تو
ایشیائی ایجنٹ عمران حیرت انگیز طور پر خود بخود ہوش میں آ گیا تھا
اور اس نے سائمن کے اس کے قبضے میں آ جانے کا سارا منظر بھی
اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ میگان گیس فائر کرنے کا بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا تھا
اب تو ویسے بھی اس کے پاس مزید کوئی گیس نہ تھی جسے وہ فائر
اس لئے وہ اس وقت واقعی پاگلوں کے سے انداز میں کرسی پر
اپنے بال نوچ رہا تھا۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ ان پاکیشیائی
ان کے خلاف کیا کارروائی کرے۔ یہ لوگ تو اس کے تصور سے
زیادہ عجیب اور خطرناک ثابت ہو رہے تھے۔ وہ تصور بھی نہ کر
تھا کہ میگان گیس سے بے ہوش ہونے والا کوئی آدمی اس طرح

خود بخود ہوش میں بھی آ سکتا ہے لیکن ایسا ہوتے اس نے خود
آنکھوں سے دیکھ لیا تھا۔

" اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے کہ کیڈو سے بات
جائے"...... آخر کار ماسٹر ڈیوڈ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور اس
ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر پر تیزی سے کیڈو کی فریک
ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد
نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو ماسٹر ڈیوڈ کالنگ فرام واگ۔ اوور"...... ماسٹر ڈیو
چیختے ہوئے لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ہنری اٹنڈنگ یو فرام کیڈو۔ اوور"...... چند لمحو
ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

" ہنری میں ماسٹر ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ یہاں واگ میں ا
معمولی حالات پیدا ہو چکے ہیں۔ میں اس وقت واگ میں اکیلا
ہوا ہوں۔ پریس سیکشن کی مشینری بند ہو چکی ہے۔ پریس
انچارج سائمن، مادام کیسانو اور میجر شانگ تینوں دشمن
ایجنٹوں کے قبضے میں چلے گئے ہیں۔ پاکیشیائی ایجنٹ واگ پر
ہیں۔ اوور"...... ماسٹر ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی
بھرے لہجے میں کہا گیا۔ ہنری کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے
ماسٹر ڈیوڈ کی بات پر سرے سے یقین ہی نہ آیا ہو۔

میں سچ کہہ رہا ہوں۔ انہی حالات کی وجہ سے آخری چارہ کار کے
پر میں نے تمہیں کال کیا ہے۔ اوور"...... ماسٹر ڈیوڈ نے جواب
ہوئے کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ کیا تفصیل ہے جلدی بتاؤ تاکہ اس کے
فوری انتظامات کئے جائیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا
ماسٹر ڈیوڈ نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

اوہ۔ پھر تو یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں جو ہر قسم کی گیسوں
ثر کے باوجود خود بخود ہوش میں آجاتے ہیں۔ ہمیں میجر شانگ،
کیسانو اور سائمن کو ہر صورت میں بچانا ہے۔ بتاؤ تمہارے
ہیں کیا ترکیب ہے۔ جلدی بتاؤ۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔

تم ایسا کرو کہ واگ اور کیڈو کے درمیان سارے حفاظتی
اف کر دو اور سپیشل آبدوز واگ بھیجو میں زیر آب راستہ
کر اسے اندر بلا کر اس میں سوار ہو جاؤں گا پھر میں واگ کو
طور پر سیل کر کے میجر شانگ، کیسانو اور سائمن تینوں کو
سے اٹھا کر آبدوز میں ڈالوں گا۔ اس سے پہلے تم کیڈو سے بے
ر دینے والی گیس واگ کی بیرونی سطح پر فائر کر دینا تاکہ اس
پہلے کہ یہ لوگ پھر ہوش میں آجائیں ہم اپنے آدمیوں کو وہاں
نکال لیں۔ پھر میں آبدوز سمیت کیڈو پہنچ جاؤں گا اس کے بعد
سے جو بھی صورت ہو گی ان کے خاتمے کی کریں گے۔
..... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔

"میں وہاں میزائل کیوں نہ فائر کر دوں تاکہ ان کا خاتمہ
جائے۔اوور"...... ہنری نے کہا۔
"اس طرح مادام کیسانو، میجر شانگ اور سائمن تینوں بھی
ہی ہلاک ہو جائیں گے۔اوور"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔
"اوہ ہاں۔ واقعی ٹھیک ہے میں آبدوز بھجوا رہا ہوں تم
رہو۔اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے
ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ماسٹر ڈیوڈ نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اس
ساتھ ہی اس نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ کم از
اس کے زندہ بچ نکلنے کا چانس بہرحال بن گیا تھا۔ اس نے
جب تک آبدوز آئے وہ واگ جزیرے کو مکمل طور پر سیل کر
کارروائی شروع کر دے کیونکہ بہرحال اس میں کافی وقت لگنا
تھا۔ اسے میجر شانگ، مادام کیسانو اور سائمن کی طرف سے
زیادہ فکر نہ رہی تھی کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ عمران اور
ساتھیوں کا ارادہ انہیں ہلاک کرنے کا نہ تھا اور وہ اس کی
سمجھتا تھا کہ اس طرح ان کی طرف سے وہ خود بھی کسی خوفناک
سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔چنانچہ وہ اٹھا اور مین آپریشن روم کے
روم کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے تک وہاں مصروف
اب آبدوز سے باہر نکل کر وہ ایک بٹن دبا کر جزیرے کو اس
سیلڈ کر سکتا تھا کہ جزیرے پر چاہے ہائیڈروجن بم کیوں نہ
اس کا کچھ نہ بگڑ سکتا تھا اور جیسے ہی وہ یہ کارروائی مکمل کر کے

ٹرانسمیٹر کال آنا شروع ہو گئی۔اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن

ہیلو ہیلو۔ ہنری کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی
ی آواز سنائی دی۔
یس۔ماسٹر ڈیوڈ بول رہا ہوں۔اوور"...... ماسٹر ڈیوڈ نے جواب

میں نے تمام حفاظتی سرکٹ آف کر کے آبدوز بھجوا دی ہے۔وہ
ے پاس پہنچنے والی ہو گی اس کے کیپٹن کی سپیشل فریکونسی
کر لو۔اوور"...... ہنری نے کہا۔
نوٹ کراؤ۔اوور"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا تو ہنری نے اسے
ی نوٹ کرا دی۔
ٹھیک ہے میں نے نوٹ کر لی ہے۔اوور"...... ماسٹر ڈیوڈ نے

میجر شانگ، مادام کیسانو اور سائمن کی کیا پوزیشن ہے۔
۔دوسری طرف سے پوچھا گیا۔
ابھی تک تو زندہ ہیں۔وہ انہیں زندہ رکھنے پر دراصل مجبور ہیں
اس طرح ہم ان پر کوئی میزائل فائر نہیں کر سکتے۔اوور"۔
یوڈ نے کہا۔
ٹھیک ہے۔ تم بہرحال حالات کو مجھ سے زیادہ بہتر سمجھتے ہو
نے یہاں ہائی کمان نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ تمہارے مشورے

سے تمام کارروائی کی جائے۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔
"بے حد شکریہ۔ اوور"...... ماسٹر ڈیوڈ نے جواب دیتے ہو
کہا۔
"او کے۔ آبدوز سے تم مجھ سے رابطہ کر سکتے ہو۔ اوور اینڈ آل
ہنری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ماسٹر ڈیوڈ
ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے آبدوز کے کپتان کی
سے کال ملی تو اس نے زیر آب سپیشل راستہ کھول کر آبدوز کو
کال کر لیا۔ جب آبدوز اندر پہنچ گئی تو ماسٹر ڈیوڈ نے تمام مشینری
کی اور سیلڈ کرنے والا آلہ جیب میں چیک کر کے وہ اٹھا اور تیزی
مین مشین روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر
وہ آبدوز میں پہنچ چکا تھا۔
"آبدوز کا کپتان جانسن اس کا دوست تھا۔ اس نے اس کا
خوش دلی سے استقبال کیا۔
"یہ کیا ہو رہا ہے ماسٹر ڈیوڈ۔ سارا حفاظتی سرکٹ ختم کر
ہے"...... جانسن نے کہا تو ماسٹر ڈیوڈ نے مختصر طور پر اسے تفصیل
دی۔
"اوہ۔ ویری بیڈ۔ بہرحال اب بتاؤ کیا کرنا ہے کیونکہ مجھے
گیا ہے کہ میں نے تمہارے احکامات کی تعمیل کرنی ہے"۔
نے کہا۔
"آبدوز کو باہر لے چلو تا کہ میں جزیرے کو مکمل طور پر

...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا تو جانسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر
دیر بعد جب آبدوز جزیرے سے باہر پہنچ گئی تو ماسٹر ڈیوڈ نے
سے آلہ نکال کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی
نگ کا ایک بلب جل اٹھا۔ ماسٹر ڈیوڈ نے دوسرا بٹن بھی پریس
یا تو سبز رنگ کا بلب بجھ گیا۔ اس کی جگہ سرخ رنگ کا بلب
جھماکے سے جلا اور بجھ گیا تو ماسٹر ڈیوڈ نے اطمینان بھرے
میں سر ہلاتے ہوئے آلے کو جیب میں ڈالا کیونکہ سرخ بلب
مطلب تھا کہ اب جزیرہ واگ ہر لحاظ سے مکمل طور پر سیلڈ ہو
ہے۔
ٹرانسمیٹر کہاں ہے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا تو جانسن نے سائیڈ
ا ایک لانگ رینج خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کی
بڑھا دیا۔ ماسٹر ڈیوڈ نے ٹرانسمیٹر پر ہنری کی فریکونسی ایڈجسٹ
پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔
ہیلو ہیلو۔ ماسٹر ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کال
دیتے کہا۔
یس ہنری اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ہنری کی
نائی دی۔
میں آبدوز سے تمہیں کال کر رہا ہوں ہنری۔ اب تم کیڈو سے
ی بیرونی سطح پر بے ہوش کر دینے والی انتہائی طاقتور گیس فائر
پھر مجھے کال کرو کہ میں میجر شانگ، مادام کیسانو اور سائمن

کو وہاں سے اٹھا لاؤں۔ اوور"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔
"او کے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ماسٹر ڈیوڈ نے ٹرانسمیٹر آف
اسے ایک طرف رکھ دیا۔
"اب آبدوز کو سطح کے قریب لے جاؤ لیکن جزیرے کی اس
جو کیڈو کی مخالف سمت میں ہے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے جانسن
مخاطب ہو کر کہا۔
"اس ہدایت کی کوئی خاص وجہ ہے"...... جانسن نے
کر کہا۔
"ہاں کیونکہ اگر فائرنگ رینج میں کوئی گڑبڑ ہو گئی تو
سمندر میں گرے گا اور پھر ہم ادھر گئے تو ہم بھی بے ہوش
ہیں"...... ماسٹر ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تم واقعی بے حد گہری بات سوچتے ہو۔ گڈ شو"...... جا
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آبدوز کو گھما کر آگے بڑھا دیا
آہستہ آہستہ اسے سطح کے قریب لے جانے لگا۔ ابھی آبدو
قریب پہنچی ہی تھی کہ ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور
نے کال اٹنڈ کی تو ہنری نے اسے بتایا کہ بیرونی سطح پر ریگاس
فائر کر دی گئی ہے اور ماسٹر ڈیوڈ نے او کے کہہ کر ٹرانسمیٹر آف
"اب سطح پر آبدوز لے چلو اور میرے ساتھ دو آدمیوں کو
ماسٹر ڈیوڈ نے اٹھتے ہوئے کہا تو جانسن نے اثبات میں سر ہلا دیا

لمحوں بعد آبدوز سطح پر پہنچ گئی۔ ماسٹر ڈیوڈ اٹھ کر آؤٹ وے پر پہنچ
لبتہ اس نے گیس ماسک پہن لیا تھا اور اس کے ساتھ دو آدمی
تھے جنہوں نے اپنے چہروں پر گیس ماسک چڑھا لئے تھے۔
"آؤ"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا اور پھر وہ باہر آ گیا۔ اس کے ساتھ ہی
سامنے ہی چٹانوں پر بے ہوش پڑے ہوئے میجر شانگ، مادام
اور سائمن کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔ پاکیشیائی ایجنٹ
موجود نہ تھے۔
"اوہ۔ ویری گڈ۔ چلو جلدی کرو انہیں اٹھاؤ اور آبدوز میں لے
جلدی کرو"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ
لگا کر ایک چٹان پر چڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی چٹانوں پر
ماسٹر ڈیوڈ نے مادام کیسانو کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا جبکہ
ساتھیوں نے میجر شانگ اور سائمن کو اٹھا لیا اور پھر وہ تیزی
انہیں اٹھائے واپس آبدوز پر پہنچ گئے اور پھر انہیں اندر لے گئے۔
ڈیوڈ نے مادام کیسانو کو اندر لٹایا اور آؤٹ وے بند کر کے اس
میں ماسک اتارا اور جانسن کے پاس پہنچ گیا۔
کام ہو گیا ہے جانسن۔ اب آبدوز کو گہرائی میں لے چلو"۔ ماسٹر
نے کہا۔
"بڑی جلدی"...... جانسن نے حیران ہو کر کہا اور اس کے ساتھ
اس نے آبدوز کو واپس گہرائی میں اتارنے کی کارروائی شروع کر

"ہاں یہ لوگ قریب ہی کٹی پھٹی چٹانوں پر پڑے ہوئے۔
پاکیشیائی ایجنٹ اور جزیرے پر تھے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد آبدوز گہرائی میں
گئی۔

"اب کہاں جانا ہے"...... جانسن نے پوچھا۔

"کیڈو"...... ماسٹر ڈیوڈ نے جواب دیا تو جانسن نے اثبات
ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد آبدوز تیز رفتاری سے کیڈو کی طرف بڑھی
رہی تھی۔

"جب یہ پاکیشیائی ایجنٹ بے ہوش پڑے تھے تو انہیں
بھی تو کیا جا سکتا تھا"...... جانسن نے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جب تک
آدمیوں کو آبدوز میں پہنچا کر واپس اوپر جائیں تو ان میں سے
ہوش میں آ جائے اور ان کے پاس زیرو میگنم گن موجود ہے
میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا"...... ماسٹر ڈیوڈ نے جواب
ہنری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد آبدوز کیڈو پہنچ
پھر کیڈو کا خصوصی راستہ کھول دیا گیا اور آبدوز اپنے مخصوص
سے ہوتی ہوئی اندر پہنچ گئی چند لمحوں بعد آبدوز اوپر ابھری
آؤٹ دے کھول دیا گیا تو وہاں ہنری اپنے چار ساتھیوں سمیت
تھا۔

"کیا ہوا ماسٹر ڈیوڈ۔ ہمارے آدمی تو زندہ ہیں"

بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ میں انہیں لے آیا ہوں۔ یہ بے ہوش ہیں انہیں ہوش
لانا ہو گا"...... ماسٹر ڈیوڈ نے جواب دیا تو ہنری نے اثبات میں
ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد مادام کیسانو، میجر شانگ اور سائمن کو آبدوز
سے باہر نکال لیا گیا اور ہنری کی رہنمائی میں وہ ایک بڑے ہال نما
کمرے میں پہنچ گئے۔ وہاں ان تینوں کو کرسیوں پر بٹھا کر انہیں
مخصوص انجکشن لگا دیئے گئے۔

"اب دس منٹ بعد یہ ہوش میں آ جائیں گے"...... ہنری نے کہا
ماسٹر ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ ہنری کے ساتھ ہی ان کے
سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور پھر واقعی دس منٹ بعد ایک ایک کر
کے تینوں کو ہوش آ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہم کہاں ہیں۔ اوہ ماسٹر ڈیوڈ۔ ہنری۔ یہ سب کیا
...... ان تینوں نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی حیرت
سے لہجے میں کہا۔

"آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ ان خطرناک دشمنوں کے پنجے
زندہ سلامت نکل آئے ہیں"...... ماسٹر ڈیوڈ نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا وہ ہلاک ہو گئے ہیں"...... مادام کیسانو نے بے چین
لہجے میں پوچھا۔

"نہیں۔ وہ بے ہوش ہیں اور واگ کی بیرونی سطح پر پڑے ہوئے

ہیں۔آپ لوگ کیڈو میں ہیں"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔
" کیا مطلب۔ ہم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ تفصیل بتاؤ"......
شانگ نے پوچھا تو ماسٹر ڈیوڈ نے پوری تفصیل بتا دی۔
" اوہ۔ تم نے واقعی اس بار ہماری جانیں بچائی ہیں ماسٹر ڈیو
لیکن جب وہ بے ہوش پڑے تھے تو انہیں ہلاک تو کیا جا
تھا"...... مادام کیسانو نے کہا تو ماسٹر ڈیوڈ نے وہی بات دوہرا دی
اس نے پہلے آبدوز کے کپتان جانسن کو جواب میں بتائی تھی۔
" ہاں۔ تم نے اچھا کیا۔ یہ لوگ واقعی انتہائی خطرناک ہیں
بہرحال اب وہ کسی صورت بچ کر نہیں جا سکتے۔اب ہم یقینی موت
بن کر ان پر جھپٹیں گے"...... میجر شانگ نے کہا۔
" میرا خیال ہے میجر شانگ کہ اب ہم جزیرے پر میزائل فائر
دیں تاکہ ان کا خاتمہ ہو سکے۔اس سلسلے میں ہمیں دیر نہیں کرنی
چاہئے"...... مادام کیسانو نے کہا۔
" میزائل سے جزیرے کی اندرونی مشینری کو تو نقصان نہیں
گا"...... سائمن نے پریشان ہو کر پوچھا۔
" نہیں۔ میں نے جزیرے کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا ہے۔
چاہے اوپر ایٹم بم بھی کیوں نہ مارا جائے جزیرے کے اندرونی حصے
کوئی نقصان نہیں پہنچے گا"...... ماسٹر ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے
اور سائمن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب ہنری کے ساتھ
آپریشن روم کی طرف بڑھ گئے تاکہ فوری کارروائی کر سکیں۔

کیا یہاں سے جزیرے کی بیرونی سطح کو چیک کیا جا سکتا ہے"۔
کیسانو نے ہنری سے پوچھا۔
یس مادام۔ لیکن اس کے لئے خصوصی انتظامات کرنے پڑیں
...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
کتنی دیر لگ جائے گی"...... مادام کیسانو نے کرسی پر بیٹھتے
پوچھا۔
دس پندرہ منٹ تو لگ ہی جائیں گے"...... ہنری نے جواب

ٹھیک ہے کرو انتظام۔ میں پہلے ان کی پوزیشن دیکھنا چاہتی
...... مادام کیسانو نے کہا تو ہنری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
اول تو وہ وہاں بے ہوش پڑے ہوں گے مادام اور اگر پہلے کی
پراسرار طور پر انہیں ہوش آ بھی گیا ہو تب بھی وہ وہاں سے
ں جا سکتے ہیں"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔
کچھ بھی ہو سکتا ہے ماسٹر ڈیوڈ۔ یہ لوگ ناممکن کو بھی ممکن
کی صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ ہمیں بہرحال ہر لحاظ سے ہوشیار اور
ہنا ہے"...... مادام کیسانو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
ویسے مادام اب جبکہ واگ مکمل طور پر سیلڈ ہو چکا ہے تو اب وہ
لچھ نہیں کر سکتے۔ واپس بھی نہیں جا سکتے اور ان کے پاس کوئی
یہ بھی نہیں ہے کہ کسی کو اپنی مدد کے لئے بلا سکیں"۔ میجر
نے کہا۔

" تمہاری بات ٹھیک ہے میجر شانگ لیکن تم نے دیکھا
لوگوں نے کس انداز میں ہم دونوں پر قابو پا لیا تھا حالانکہ بظاہر
کوئی سکوپ نہ تھا۔ اس آدمی کا اس بے تحاشا اور اچانک دوڑ
طرف آنا پھر اچانک مجھ پر اس انداز میں پتھر کا وار کرنا کہ بے
انداز میں دوڑنے کے باوجود چھوٹا سا پتھر صحیح نشانے پر لگا۔ پھ
آواز دے کر تمہاری توجہ ہٹا دینا۔ پھر زیرو میگنم گن کے
باوجود اس دوڑ کر آنے والے کا اس سے بچ نکلنا۔ کیا عام حالا
ایسی باتیں سوچی جا سکتی ہیں۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی تھی کہ
اپنے تحفظ کے لئے ہمیں زندہ رکھنا پڑا ورنہ وہ ہمیں دوسرا سانس
کی بھی مہلت نہ دیتے اس لئے ان لوگوں کے بارے میں عا
میں مت سوچو۔ یہ خاص لوگ ہیں"...... مادام کیسانو نے کہا
اس بار ماسٹر ڈیوڈ اور میجر شانگ دونوں نے اثبات میں سر ہلا
تھوڑی دیر بعد ہنری واپس آیا اور پھر وہ ان کے ساتھ کرسی پر بیٹھ
اس کے سامنے کنٹرولنگ مشین موجود تھی۔ اس نے اسے
کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد سامنے بڑی مشین پر موجود
بڑی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس پر تیزی
سمندر کے مختلف مناظر ابھرنے اور سمٹنے لگے لیکن چند لمحوں
ایک جھماکے سے ایک منظر ابھرا۔ پوری سکرین پر دور سے
جزیرے کے اوپر والے حصے کا منظر تھا۔
" یہ داگ جزیرے کا بیرونی حصہ ہے مادام اور اب میں اسے

اپ میں لاتا ہوں"...... ہنری نے کہا اور مادام کیسانو نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔ منظر تیزی سے سمٹتا چلا جا رہا تھا اور پھر جزیرے کا پورا
حصہ منظر پر پوری طرح واضح ہو گیا۔
" یہ تو خالی ہے"...... مادام کیسانو نے کہا۔
" شاید وہ لوگ درختوں پر چڑھے ہوئے ہوں"...... ماسٹر ڈیوڈ
نے کہا اور ہنری نے جلدی سے ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا
شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین کے اوپر شمالی طرف ایک
بڑا سا چوکھٹا نمودار ہو گیا۔ اب بڑی سکرین پر تو جزیرے کا مجموعی منظر
نظر آ رہا تھا لیکن اس چوکھٹے میں درختوں کے جھنڈ کا کلوز اپ تھا۔
" یہاں بھی کوئی نہیں ہے البتہ جو چشمہ بند کر دیا گیا تھا وہ کھول
گیا ہے"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا۔
" سارا جزیرہ چیک کرو ہنری۔ چاروں طرف نیچے والی کٹی پھٹی
سائیڈیں بھی چیک کرو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی جگہ چھپے ہوئے
...... کیسانو نے کہا تو ہنری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر
کلوز اپ میں ایک ایک کر کے پورے جزیرے کے مناظر باری باری
نظر آتے رہے حتیٰ کہ پورے جزیرے کے ایک ایک پتھر کو چیک کر
لیا لیکن عمران اور اس کے ساتھی کہیں بھی موجود نہ تھے۔
" یہ یقیناً سمندر میں اترے ہوں گے تاکہ نیچے سے داگ کو چیک
سکیں"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا تو مادام کیسانو بے اختیار اچھل

"ہنری کیا تم نے واگ اور کیڈو کے درمیان حفاظتی دوبارہ آن کر دیا تھا یا نہیں"...... مادام کیسانو نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ نہیں۔ کیوں۔ میں تو آپ کی آمد کے بعد آپ کو ہوش میں لانے اور پھر یہاں کام میں مصروف ہو گیا تھا مادام"...... ہنری نے کہا۔

"جلدی کرو۔ درمیانی سمندر کو گہرائی تک چیک کرو وہ لازماً کر یہاں پہنچ رہے ہوں گے۔ ان کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ انہوں نے یقیناً آبدوز کو چیک کر لیا ہو گا اور آبدوز کی وجہ سے ہی وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ حفاظتی سسٹم آف ہے"...... کیسانو نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ یہاں آ کر کیا کر سکتے ہیں۔ یہاں تو باقاعدہ ریڈ آرمی موجود ہے"...... میجر شانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن مادام کیسانو نے کوئی جواب نہ دیا جبکہ ہنری مسلسل مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف تھا اور پھر سکرین ایک جھماکے سے دوبارہ روشن ہو گئی۔ وہ اب چار برابر حصوں میں تقسیم ہو چکی تھی اور چاروں حصوں میں سمندر ہی سمندر نظر آ رہا تھا لیکن ہر حصے میں سمندر کی سطح سے لے کر انتہائی گہرائی تک کے علیحدہ علیحدہ مناظر تھے۔

"میں نے حفاظتی سسٹم آن کر دیا ہے تاکہ اگر یہ لوگ واقعی اس کوشش میں ہوں تو مارے جا سکیں"...... ہنری نے کہا تو مادام

کیسانو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ سکرین کے نیچے اچانک ایک خانہ روشن ہوا اور اس پر مخصوص ٹائپ کے الفاظ نظر آنے لگے۔

"کمپیوٹر بتا رہا ہے مادام کہ واگ سے کیڈو تک کا تمام سمندر خالی ہے۔ اس میں کوئی آدمی موجود نہیں ہے"...... ہنری نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"شکر ہے۔ ٹھیک ہے اب اسے آف کر دو۔ حفاظتی سسٹم آن ہونے کے بعد وہ اب یہاں نہیں پہنچ سکتے لیکن وہ گئے کہاں"۔ کیسانو نے بھی انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اور جزیرے اور ٹاپو کی تلاش میں دوسری طرف گئے ہوں"...... میجر شانگ نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر ان کی لاشیں مچھلیاں ہی کھائیں گی کیونکہ واگ سے صرف کیڈو جزیرہ ہی نزدیک ہے باقی سب سے قریب جزیرہ چالیس میل کے فاصلے پر ہے اور کھلے سمندر میں بغیر غوطہ خوری کے سامان کے اتنا فاصلہ طے ہی نہیں کیا جا سکتا"...... ماسٹر ڈیوڈ نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ہنری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ہنری بول رہا ہوں"...... ہنری نے کہا۔ وہ کیڈو کا عملی طور پر انچارج تھا جبکہ سیکشن انچارج میجر شانگ تھا۔

"کیپٹن چن شو بول رہا ہوں۔ جزیرے پر ایک عورت اور پانچ مرد اچانک نمودار ہوئے ہیں۔ ان کی حالت بے حد خستہ تھی یوں لگتا

تھا جیسے وہ کہیں دور سے تیرتے آئے ہیں اس لئے انہیں گرفتار کر
گیا ہے۔ میجر شانگ صاحب یہاں موجود نہیں ہیں اس لئے ان
تو مزید احکامات نہیں لئے جا سکتے آپ فرمائیں کہ ان کا کیا کرنا ہے
دوسری طرف سے ریڈ آرمی کے سیکنڈ چیف اور میجر شانگ
اسسٹنٹ کیپٹن چن شو کی آواز سنائی دی تو آپریشن روم میں
بھونچال سا آگیا اور مادام کیسانو یکلخت رسیور پر جھپٹ پڑی۔

" میں مادام کیسانو بول رہی ہوں کیپٹن چن شو۔ میں اور
شانگ واپس کیڈو پہنچ چکے ہیں۔ آنے والے لوگ کہاں ہیں
کیسانو نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا کیونکہ عورت اور مرد
کی تعداد اور دور سے تیر کر آنے والی بات سن کر یہ بات واضح ہو
تھی کہ آنے والے عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔

" وہ سپیشل روم میں بند ہیں مادام "...... دوسری طرف
حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" کس انداز میں رکھا گیا ہے انہیں "...... مادام کیسانو نے
کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دی گئی ہیں مادام۔
سپیشل روم میں بند کر دیا گیا ہے "...... کیپٹن چن شو نے ایسے
میں جواب دیا جیسے اسے مادام کیسانو کے اس سوال کی وجہ قسم
سمجھ نہ آئی ہو۔

" اوہ۔ اوہ۔ وہ دنیا کے انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ

یہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے میں یہاں آئی ہوں۔ فوراً انہیں
کرو اور اگر وہ موجود ہوں تو انہیں سپیشل روم میں دیواروں
ساتھ موجود آہنی کنڈوں میں جکڑ دو اور پھر مجھے فون کر کے بتاؤ
سنو اگر وہ کوئی غلط حرکت کریں تو بے شک انہیں گولیوں سے
...... مادام کیسانو نے چیختے ہوئے کہا۔

یس مادام "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام کیسانو نے
رکھ دیا۔

اپ نے انہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑانے کا حکم دینا تھا۔
ہے کہ وہ لوگ آبدوز کے پیچھے پیچھے یہاں پہنچ گئے "...... میجر
نے کہا۔

یہاں کیڈو میں ان کا مشن موجود نہیں ہے اس لئے میں نے ان
طرح جکڑنے کا حکم دیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ پہلے ان سے
باتیں ہو جائیں پھر انہیں گولی ماری جائے "...... مادام کیسانو
ا اور تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس بار
کیسانو نے خود ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

ں۔ مادام کیسانو بول رہی ہوں "...... مادام کیسانو نے کہا۔
کیپٹن چن شو بول رہا ہوں مادام۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی
۔ مادام "...... دوسری طرف سے کیپٹن چن شو کی مؤدبانہ آواز

ایا مطلب۔ کیا انہیں گولی مار دی گئی ہے "...... مادام کیسانو

نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں مادام۔ انہیں کنڈوں میں جکڑ دیا گیا ہے۔ وہ فرش
طرح پڑے ہوئے تھے۔ تقریباً نیم بے ہوشی کے عالم میں
کیپٹن چن شو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ ہم آ رہے ہیں۔ ہمارے آنے تک ان کا خیال رکھ
انتہائی خطرناک لوگ ہیں"...... مادام کیسانو نے کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام کیسا
رسیور رکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آؤ میجر شانگ"...... مادام کیسانو نے میجر شانگ سے
ہو کر کہا۔

"میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں مادام"...... ماسٹر ڈیوڈ نے

"ہاں۔ تم بھی آؤ"...... مادام کیسانو نے کہا اور پھر وہ سب
دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے

بغیر غوطہ خوری کے لباسوں کے کھلے سمندر میں مسلسل تیرنا
ماسا جان جوکھوں کا کام تھا لیکن ظاہر ہے عمران اور اس کے
ساتھیوں کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا اس لئے وہ
مسلسل غوطے لگاتے اور پھر آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے لیکن واگت
ے کچھ فاصلے پر سمندر میں طوفانی لہریں موجود تھیں جن کے اثرات
ناسی گہرائی تک تھے اس لئے ان کی حالت لمحہ بہ لمحے خستہ سے خستہ
تر ہوتی چلی جا رہی تھی۔ سمندری لہریں ان کے جسموں کو اس طرح
بخ رہی تھیں جیسے وہ حقیر کھلونے ہوں۔ سب سے بری حالت جولیا
ں تھی لیکن ظاہر ہے اسے بھی بہرحال تیرتے ہوئے آگے بڑھنا تھا
البتہ عمران اور اس کے ساتھی باری باری جولیا کو سہارا دے رہے
تھے لیکن اس کے باوجود جولیا کی حالت خستہ ہوتی جا رہی تھی اور پھر
ب انہیں دور سے جزیرہ نظر آنے لگا تو ان کے جسموں میں جیسے

توانائی کی لہریں سی دوڑنے لگیں اور انہوں نے پوری قوت سے آگے
بڑھنا شروع کر دیا۔ آخرکار مسلسل اور انتہائی جان لیوا جدوجہد کے
بعد وہ جزیرہ پر پہنچ گئے لیکن وہاں پہنچتے ہی وہ اس طرح گر گئے جیسے
اب قیامت تک ان سے حرکت نہ ہو سکے گی۔ ان کے جسموں کا جوڑ
جوڑ ہل گیا تھا اور ان پر تقریباً نیم غشی جیسی حالت طاری تھی لیکن
انہیں بہرحال اس بات کی خوشی تھی کہ وہ زندہ سلامت یہاں تک
پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن ابھی انہیں وہاں پڑے تھوڑی
دیر ہوئی تھی کہ اچانک دس بارہ باچانی مسلح افراد ان کے سروں پر
پہنچ گئے۔ ان کے جسموں پر ریڈ آرمی کی مخصوص یونیفارم تھیں۔ وہ
سب ان کے گرد دائرہ بنائے کھڑے تھے اور انہیں اس طرح حیرت
سے دیکھ رہے تھے جیسے وہ دنیا کا نواں عجوبہ دیکھ رہے ہوں۔ عمران
نے بات کرنے کے لئے منہ کھولا لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس کے
جبڑے ہی اس کا ساتھ چھوڑ گئے ہوں۔ منہ بھی پوری طرح نہ کھل
سکا تھا۔

"یہ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں"...... ان میں سے ایک
باچانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن چن شو کو بلاؤ۔ جلدی کرو"...... دوسرے نے کہا اور پھر
ان میں سے ایک آدمی واپس مڑا اور دوڑتا ہوا کہیں چلا گیا۔ تھوڑی
دیر بعد دو آدمیوں کے دوڑنے کی آواز سنائی دی اور پھر دو آدمی آکر ان
کے قریب رک گئے۔

"یہ کون لوگ ہیں اور کہاں سے اچانک آ گئے ہیں"...... ایک
ناٹے قد کے باچانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے سینے پر
کیپٹن کا بیج تھا۔

"یہ سمندر میں کہیں دور سے تیرتے ہوئے یہاں پہنچے ہیں کیپٹن
اس لئے ان کی یہ حالت ہو رہی ہے"...... ایک اور باچانی نے کہا۔

"انہیں گرفتار کرو اور سپیشل روم میں ڈال دو۔ میں چیف ہمزی
سے بات کرتا ہوں"...... کیپٹن نے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ گیا۔
باچانیوں نے انہیں اٹھایا اور پھر وہ انہیں کاندھوں پر لادے ایک
طرف کو بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بیرک نما عمارت میں
پہنچ گئے۔ یہاں ایک کمرے کے فرش پر انہیں لٹا دیا گیا اور پھر ان
سب کے ہاتھ ان کے عقب میں کر کے ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں
ڈال دی گئیں لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں نے
حرکت تک نہ کی تھی۔

"اس قدر خستہ حالت پہلے تو کبھی نہیں ہوئی تھی ہماری"۔
اچانک صفدر کی آواز سنائی دی البتہ وہ بہت آہستہ آہستہ بول رہا
تھا۔

"ارے اگر میرے کان کام کر رہے ہیں تو زبان بھی لامحالہ کام
کرے گی"...... اچانک عمران نے کہا۔

"صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے ہمارے جسموں
میں سے مکمل طور پر توانائی غائب ہو گئی ہو"...... جولیا نے آہستہ

سے کہا۔

" ارے شکر کرو کہ بولنے والی توانائی ختم نہیں ہوئی۔ ویسے یقین ہے کہ ہماری یہ حالت یہاں سمندر میں حفاظتی ریز کی وجہ ہوئی ہے ورنہ ایسی حالت پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی" ...... عمران کہا۔

" حفاظتی ریز ہوتیں تو ہم یہاں تک پہنچ ہی نہ سکتے" .... نے کہا۔

" حفاظتی ریز سائنسی ریز ہوتی ہیں ان کی مسلسل موجودگی پانی میں ان کے کیمیائی اثرات شامل ہوتے رہتے ہیں۔ اب یہ نہیں تھیں لیکن بہرحال ان کے اثرات موجود تھے" ...... عمران وضاحت کرتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی کرتے دروازہ کھلا اور وہی کیپٹن دس بارہ باجانیوں کے ساتھ داخل ہوا۔

" انہیں اٹھا کر آہنی کنڈوں میں جکڑ دو" ...... کیپٹن نے اس کے ساتھی عمران اور اس کے ساتھیوں پر پل پڑے اور پھر ا گھسیٹ کر دیوار کے قریب لے جایا گیا۔ ان کے ہاتھوں ہتھکڑیاں کھول دی گئیں اور پھر انہیں کھڑا کر کے ان کے ہاتھ ا میں نصب آہنی کنڈوں میں ڈال دیئے گئے جبکہ ان کے پیر آزاد لیکن ان کے جسموں میں چونکہ توانائی نہ تھی اس لئے وہ اپنے بالا پر ڈھلک گئے تھے۔ کیپٹن اور اس کے ساتھی انہیں اس انداز میں

واپس چلے گئے تھے۔ چونکہ ان کے جسم ڈھلکے ہوئے تھے اور سارا ان کی کلائیوں پر پڑ رہا تھا اس لئے چند لمحوں بعد کلائیوں میں درد کا ساس ہونے لگا اور پھر آہستہ آہستہ یہ درد بازوؤں سے ہوتا ہوا جسم میں پھیلتا چلا گیا لیکن عمران نے محسوس کیا کہ جیسے جیسے کی شدت بڑھ رہی ہے ان کے جسموں میں بھی توانائی آتی جا رہی ہ۔ شدید درد نے ان کے منجمد اعصاب کو تحریک دینا شروع کر دی ی اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران اپنے قدموں پر کھڑا ہو گیا اور پھر ستہ آہستہ باقی ساتھی بھی اپنے قدموں پر کھڑے ہونے میں یاب ہو گئے۔

درد دوا بن گیا ہے ہمارے لئے" ...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اب بہرحال وہ بیسی بے بسی اور بے چارگی کی کیفیت ختم ہو گئی تھی لیکن اس کے باوجود وہ پوری طرح ٹھیک نہ ہوئے تھے لیکن عمران محسوس کر تھا کہ آہستہ آہستہ وہ نارمل ہوتا جا رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد اچانک وازہ کھلا اور عمران نے چونک کر دیکھا تو دروازے میں سے مادام ہماہو اندر داخل ہو رہی تھی۔ اس کے پیچھے میجر شانگ تھا اور اس کے پیچھے ایک اور ایکریمی تھا اور ان کے بعد وہ کیپٹن اندر داخل ہوا ہیں یہاں لے آیا تھا۔ اس کے پیچھے چار مشین گنوں سے مسلح ادمی کے سپاہی تھے۔ سامنے دیوار کے ساتھ کرسیاں موجود تھیں۔ نے کرسیاں اٹھا کر آگے کر کے رکھ دیں اور پھر سوائے ان

سپاہیوں اور کیپٹن کے باقی سب افراد ان کرسیوں پر بیٹھ گئے۔
" تمہاری حالت تو خاصی بہتر ہے جبکہ کیپٹن چن شو تو بتا
کہ تم کینچوے سے بھی بدتر حالت میں ہو"...... مادام کیسانو
مسکراتے ہوئے کہا۔
" کیپٹن صاحب نے درست فرمایا ہے۔ یہ حالت تو تمہاری
سے بہتر ہوئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
کیسانو بے اختیار چونک پڑی۔
" کیا مطلب"...... مادام کیسانو نے چونک کر حیرت بھرے
میں کہا۔
" مطلب یہ کہ ویسے تو ہماری حالت وہی ہے جو کیپٹن
نے بتائی ہے لیکن جب تم جیسی خوبصورت خاتون کو دیکھا
حسن کی چکاچوند کی وجہ سے چہرے پر رونق آجاتی ہے"۔ عمران
گھما پھرا کر بات کرتے ہوئے کہا تو مادام کیسانو بے اختیار
پڑی۔
" تمہارا مطلب ہے کہ میرے حسن کے عکس کی وجہ سے
ٹھیک ہو گئے ہو حالانکہ تمہارے ساتھ جو لڑکی ہے وہ مجھ سے
صورت بھی کم نہیں ہے"...... مادام کیسانو نے کہا۔
" اس کے حقوق محفوظ ہو چکے ہیں اس لئے مجبوری ہے
نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
" حقوق محفوظ ہو چکے ہیں۔ یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو

کیسانو نے ایک بار پھر چونک کر کہا۔
" مطلب تم نہیں سمجھو گی اس لئے چھوڑو۔ بہرحال زندہ سلامت
بچ جانے پر میری طرف سے مبارک باد قبول کرو"...... عمران نے
جولیا کا چہرہ بگڑتے دیکھ کر کہا۔
" وہ تمہاری مجبوری تھی کہ مجھے زندہ رکھو ورنہ تم لازماً مجھے ہلاک
کر دیتے"...... مادام کیسانو نے کہا۔
" وقت وقت کی بات ہے اور شاید ہمارا زندہ رہنا تمہاری مجبوری
بن چکی ہے اس لئے ہم زندہ ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔
" نہیں۔ میں تمہاری موت سے پہلے تم سے چند باتیں کرنا چاہتی
تھی ورنہ میں کیپٹن چن شو کو حکم دے دیتی تو اب تک تم لاشوں
میں تبدیل ہو چکے ہوتے"...... مادام کیسانو نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔
" اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اصل حالات کا علم نہیں ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" تم اب اس انداز کی باتیں کر کے اپنی موت کو ٹال نہیں سکتے
عمران۔ میں ایسے چکروں میں نہیں آیا کرتی"...... مادام کیسانو نے
ہنستے ہوئے کہا۔
" یہ ہم پاکیشیائیوں کی فطرت ہے کہ ہم دوسروں پر جلدی اعتبار
کر لیتے ہیں اس لئے چکر میں آجاتے ہیں جیسے تم نے مجھے واقعی چکر
دے دیا تھا کہ ڈولفن کا پریس سیکشن کیڈو میں نہیں ہے۔ میں واقعی

واپس جا رہا تھا لیکن شاید ڈولفن کا مقدر خراب تھا کہ آخری لمحے میں چکر سے نکل آیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو کوشش کی تھی کہ تم زندہ بچ کر چلے جاؤ لیکن موت تمہارا مقدر بن چکی تھی اس لئے میری کوشش رائیگاں گئی"۔ مادام کیسانو نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہرحال میرا خیال ہے کہ اب مزید وقت ضائع نہ کیا جائے" اچانک میجر شانگ نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے چلو کیپٹن چن شو انہیں ہلاک کر دے گا۔ ہم جا کر سپر چیف کو اطلاع دے دیں"...... کیسانو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اب کیا تم واپس واگ جاؤ گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے آہنی کنڈوں کے بٹنوں پر سب کی انگلیاں پہلے ہی جمی ہوئی تھیں۔

"اب وہاں جا کر کیا کرنا ہے میں نے۔ میں تو تمہاری وجہ سے وہاں گئی تھی"...... کیسانو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ویسے میرا پرخلوص مشورہ یہی ہے کہ اب وہاں نہ خود جانا اور کسی اور کو بھیجنا کیونکہ اب وہاں موت کا بھیانک کھیل شروع جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ اب وہاں کیا خطرہ ہے ویسے بھی ماسٹر ڈیوڈ نے اسے مکمل طور پر سیلڈ کر دیا ہے"...... کیسانو نے کہا۔

"ماسٹر ڈیوڈ ابھی وہ کچھ نہیں جانتا جو دنیا میں ہو رہا ہے۔ ویسے

کے ماسٹر کمپیوٹر نے ہمیں مردہ قرار دے دیا تھا لیکن تم نے خود لیا کہ ہم مردہ نہیں تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے وہاں کوئی چکر کھیلا ہے۔ کیا ہے۔ اب تمہیں بتانا پڑے گا"...... مادام کیسانو نے دوبارہ کرسی بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے بیٹھتے ہی میجر شانگ اور باقی لوگ بھی اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے دوبارہ بیٹھ گئے۔

"وہاں کچھ نہیں ہو سکتا مادام۔ واگ کو میں نے مکمل طور پر سیلڈ کیا ہے۔ یہ خواہ مخواہ فضول بکواس کر رہا ہے"...... اس آدمی نے عمران کے لئے اجنبی تھا۔

ماسٹر ڈیوڈ۔ یہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ کچھ نہ کچھ کر ہی آیا ہو اب اسے بتانا پڑے گا"...... مادام کیسانو نے کہا۔

تو یہ صاحب ہیں ماسٹر ڈیوڈ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

ہاں۔ یہ ماسٹر ڈیوڈ ہے"...... مادام کیسانو نے کہا۔

ماسٹر ڈیوڈ کیا تم بتا سکو گے کہ مکمل طور پر سیلڈ کرنے سے تم مطلب لیتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ مکمل سیلڈ کا مطلب ہے کہ اب کوئی راستہ باہر سے نہیں سکتا اور جزیرے کے گرد مار کو تھم ریز کا سرکل پھیلا ہوا ہے جس ہم بھی اثر نہیں کر سکتا"...... ماسٹر ڈیوڈ نے جواب دیتے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی یہ جزیرہ مکمل طور پر سیلڈ ہے"......
کہا تو ماسٹر ڈیوڈ کا چہرہ اس طرح کھل اٹھا جیسے عمران
عقلمندی کی تعریف کر دی ہو۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے صرف یہ معلوم کرنے
ماسٹر ڈیوڈ نے وہاں کیا کیا ہے یہ ساری باتیں کی تھیں
سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکو گے"...... مادام کیسانو نے
ہوئے کہا۔

"مادام کیسانو، میجر شانگ اور ماسٹر ڈیوڈ میری بات غو
لو۔ میں اگر تمہیں ہلاک کرنا چاہتا تو وہاں آسانی سے کر دیتا
ایسا نہیں چاہتا کیونکہ میرا مسئلہ صرف ڈولفن کا پریس
کرنا ہے۔ انسانوں کو ہلاک کرنا نہیں ہے اب جبکہ تم یہا
ہو اور تمہارا جزیرہ واگ مکمل طور پر سیلڈ ہے تو بہتر ہے تم
جاؤ اور ہمیں آزاد کر کے ایک لانچ دے دو پھر اگر ہم نے
کر لیا تو ٹھیک ورنہ ہم واپس چلے جائیں گے"...... عمران
بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا موت کے خوف سے تم پاگل ہو چکے ہو"......
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں کی ہے"...... عمران نے

"اس لئے کہ تم نے ایسی بات کی ہے جو پاگل ہی کر سکتا
مادام کیسانو نے کہا۔

"کون سی بات"...... عمران نے کہا۔

"کہ ہم تمہیں آزاد کر دیں اور خود یہاں بیٹھ کر تماشہ
دیکھیں"۔ مادام کیسانو نے کہا۔

"اس طرح تم سب ہلاک ہونے سے بچ جاؤ گے"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں بے بس ہو۔ پھر بھی ایسی بات کر رہے ہو"...... مادام
کیسانو نے کہا۔

"تم تربیت یافتہ ایجنٹ ہو اس کے باوجود ایسی بات کر رہی ہو
ہم بچے ہوں۔ یہ کنڈے ہمیں کیسے روک سکتے ہیں۔ اگر یقین نہ
تو مظاہرہ کر کے دکھا دوں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کر کے دکھاؤ"...... مادام کیسانو نے کہا تو دوسرے لمحے
کھٹاک کھٹک کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی عمران کے
وازاد ہو گئے۔

"دیکھ لیا۔ اب بتاؤ"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ
دوستانہ انداز میں بات کر رہا ہو۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ کیسے ہو گیا"...... مادام کیسانو نے اٹھتے ہوئے
کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر کھڑی ہوتی عمران نے جمپ لگایا
اور دوسرے لمحے وہ ایک باچانی کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لینے
میں کامیاب ہو چکا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ کوئی حرکت کرتا ریٹ
ٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی مسلح افراد اور ان کے سامنے آجانے کی

وجہ سے ماسٹر ڈیوڈ چیختے ہوئے نیچے گرے اور چند لمحے تڑپنے
ساکت ہو گئے۔ اسی لمحے کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے
عمران کے سارے ساتھی آزاد ہو گئے اور انہوں نے پلک
ان مسلح افراد کے ہاتھوں سے نکلنے والی مشین گنیں اٹھالیں۔
کچھ اس قدر اچانک اور تیزی سے ہوا کہ مادام کیسانو اور میجر
حیرت سے بت بنے بیٹھے ہی رہ گئے جبکہ کیپٹن چن شو
آدمیوں کے ساتھ ہی فائرنگ کی زد میں آکر ہلاک ہو چکا تھا۔

"اب دیکھ لیا تم نے یا مزید مظاہرہ کیا جائے"...... عمرا
مسکراتے ہوئے کہا۔

"تت۔ تم۔ تم یہاں سے زندہ بچ کر نہ جا سکو گے۔ یہ پور
ریڈ آرمی کی تحویل میں ہے"...... مادام کیسانو نے بوکھلائے
لہجے میں کہا۔

"تمہارا اور میجر شانگ کا اپنے متعلق کیا خیال ہے"....
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ میں تمہاری آفر قبول کر لیتی ہوں تم یہاں سے
کر نکل جاؤ میں اور میجر شانگ تمہارے خلاف کوئی کارروائی
کریں گے"...... مادام کیسانو نے کہا۔

"تم کیا کہتے ہو میجر شانگ"...... عمران نے میجر
مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام کیسانو درست کہہ رہی ہے۔ تم زیادہ سے

لو ہلاک کر دو گے لیکن اس کے بعد تم یہاں سے کسی صور
زندہ بچ کر نہ جا سکو گے۔ ریڈ آرمی کے آدمی یہاں چپے چپے میں
ہوئے ہیں اگر مادام کیسانو تم سے باتیں کرنے کے چکر میں نہ
تو اب تک تم لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہوتے اور ویسے بھی
مشن کیڈو میں مکمل نہیں ہو گا۔ یہاں باچان کی سرکاری
ہات ہیں اس لئے ان تنصیبات کے خلاف اگر تم نے کوئی
والی کی تو پھر ریڈ آرمی پوری دنیا میں تمہارا پیچھا کرتی رہے گی
، ڈیوڈ کے مطابق تو اس نے واگ کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا
لیے بھی وہاں اب فوری طور پر چھپائی کا مزید کام نہیں ہو
لئے وہ طویل عرصے تک اسی طرح سیلڈ ہی رہے گا۔ اگر تم
اس کے خاف کارروائی کر سکتے ہو۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں
اگر جانیں بچا کر جا سکتے تو چلے جاؤ۔ ایک لانچ ہم تمہیں دے
...... میجر شانگ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

طرح واگ کا مشینری انچارج ماسٹر ڈیوڈ تھا یہاں کا انچارج
...... عمران نے پوچھا۔

ڈ انچارج ہنری ہے"...... میجر شانگ نے جواب دیا۔

ہنری کو یہاں بلاؤ"...... عمران نے کہا۔

مشین روم سے باہر نہیں آ سکتا۔ یہ ایک طے شدہ اصول
میجر شانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ مادام کیسانو
گیئے خاموش کھڑی ہوئی تھی۔

"پھر ہمیں آبدوز چاہئے۔ بولو۔ دیتے ہو یا میں فائر کھول دو
عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
"نہیں۔ آبدوز کسی صورت میں بھی نہیں دی جا سکتی
حکومت باچان کی ملکیت ہے"...... میجر شانگ نے جواب
ہوئے کہا۔
"تمہارا کیا جواب ہے مادام کیسانو۔ سوچ کر جواب دینا
یہ تمہاری زندگی کا آخری فیصلہ ثابت ہو"...... عمران کا
سرد ہو گیا۔
"تم آبدوز لے کر کہاں جانا چاہتے ہو"...... مادام کیسا
پوچھا۔
"ہاکاڈو اس لئے کہ فوری طور پر اس مشن کی تکمیل
صورت باقی نہیں رہی۔ مارکو تھم ریز پر واقعی ایٹم بم بھی اثر
سکتا اور ہمارے پاس جو اسلحہ تھا وہ واگ کے اندر بند ہو چکا
لئے ہم ہاکاڈو جانا چاہتے ہیں تاکہ وہاں سے واپس پاکیشیا
اور پھر ہو سکتا ہے کہ ہم دوبارہ تیاری کر کے آئیں یا نہ آئیں
سکتا ہے کہ حکومت باچان کو ہمارا چیف ڈولفن کے
سیکشن کے بارے میں اطلاع دے دے اور حکومت باچان
اسے ختم کرا دے البتہ یہ میرا وعدہ ہے کہ حکومت باچان
شانگ کا نام نہیں پہنچے گا"...... عمران نے جواب دیتے
"ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے"...... مادام کیسانو کے

شانگ بول پڑا۔
اکے۔ پھر ہنری کو یہاں سے کال کر کے کہو کہ وہ آبدوز کو پہلے
سمندر میں لے جا کر یہاں جزیرے کے ساحل کے قریب
رے اور یہ بھی سن لو کہ تم دونوں ہمارے ساتھ ہاکاڈو جاؤ
م ہاکاڈو پہنچ کر تمہیں اور تمہاری آبدوز کو واپس کر دیں گے"۔
نے کہا۔
ٹھیک ہے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے"...... اس بار
کیسانو نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہنری مشین روم میں اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے
وحشت ناچ رہی تھی۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور
مسلسل دھماکے ہو رہے تھے۔ مادام کیسانو اور میجر شانگ
اس نے مجبوراً آبدوز کو بھیجا تھا لیکن اس وقت اس کا خیال
شاید میجر شانگ اور مادام کیسانو خود آبدوز سے دوبارہ
پر جا رہے ہیں لیکن جب اسے اطلاع ملی کہ مادام کیسا
شانگ کے ساتھ پاکیشیائی ایجنٹ بھی آبدوز میں سوار
ان دونوں کی حالت یرغمالیوں کی سی ہے تو اس کے
آگ سی لگ گئی تھی۔ ایک بار تو اس نے اس آبدوز کو
اڑانے کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن پھر وہ اس لئے رک گیا تھا
باچان کی اس انتہائی قیمتی آبدوز کی تباہی کی تمام تر ذمہ
آن پڑے گی لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا اس

ے بڑھتے جا رہے تھے۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اگر ان پاکیشیائی
نے ریڈ آرمی کے آدمیوں، کیپٹن چن شو اور ماسٹر ڈیوڈ سب
کر ہی دیا تھا تو پھر وہ آبدوز کے ذریعے واگ کیوں جا رہے
اسے معلوم تھا کہ واگ کو ماسٹر ڈیوڈ نے مکمل طور پر سیلڈ کر دیا
ار چونکہ وہ بھی ماسٹر ڈیوڈ کی طرح مشینری انچارج تھا اس لئے
مکمل سیلڈ کے بارے میں بھی اچھی طرح علم تھا کہ جزیرے کے
تھم ریز کا جال پھیلا دیا گیا ہے اور اس جال کو سوائے اینٹی
تھم ریز کے اور کسی طرح بھی ختم نہیں کیا جا سکتا اور اینٹی
تھم ریز بہرحال آبدوز میں موجود نہیں تھیں اور یہی بات سوچ
ب تک خاموش تھا کہ زیادہ سے زیادہ یہ لوگ واگ سے ہاکاڈو
یں گے لیکن وہاں جا کر انہیں بہرحال آبدوز چھوڑنا پڑے گی۔
اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا کہ
یشیائی ایجنٹ آبدوز کو لے کر پاکیشیا چلے گئے تو حکومت
ے لئے بڑا مسئلہ پیدا ہو جائے گا اور ایسی صورت میں بھی تمام
داری اس پر آن پڑے گی۔ اس کی نظریں سامنے سکرین پر جمی
نہیں جس پر گہرے سمندر کے اندر آبدوز سفر کرتی ہوئی واگ
ی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ واگ
لو کراس کر کے آبدوز کا رخ کس طرف ہوتا ہے۔ اگر تو اس
ہاکاڈو کی طرف ہوا تب تو وہ خاموش رہے گا ورنہ اسے لازماً
یں ریڈ آرمی کے چیف کرنل جوشن سے رابطہ کر کے اس سے

ہدایات لینا پڑیں گی لیکن پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک
تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے ذہن میں یہ خیال آیا تھا
میں بھی باچانی ایجنٹ موجود ہیں اگر یہ آبدوز وہاں مارک ہو
انہیں علم ہو گیا کہ اسے پاکیشیائی ایجنٹ لے آئے ہیں تو
حکومت باچان کو اطلاع مل جائے گی کیونکہ یہ سارا سیٹ اپ
خفیہ رکھا گیا تھا اور ڈولفن کے سپر چیف کرنل جوشن، میجر
ماسٹر ڈیوڈ، سائمن اور اس کے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہ
ماسٹر ڈیوڈ ہلاک ہو چکا تھا اور میجر شانگ اور مادام کیسانو پا
ایجنٹوں کی تحویل میں تھے۔ سائمن کو کیڈو کے علیحدہ حصے میں
گیا تھا اس لئے اسے بھی ابھی تک اس سارے واقعات کا
اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کرنل جوشن تک یہ اطلاع
جانی چاہئے اس لئے اس نے ایک سائیڈ پر پڑا ہوا لانگ رینج
اٹھایا اور اسے میز پر رکھ کر اس پر ایک خصوصی فریکونسی
کرنے لگا۔ یہ کرنل جوشن کی ذاتی اور مخصوص فریکونسی تھی
انتہائی ایمرجنسی میں اس سے رابطہ کیا جا سکتا تھا۔ فریکونسی
کرنے کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ ہنری فرام کیڈو۔ کالنگ کرنل جوشن۔ اوو
نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔
"یس کرنل جوشن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد
سے کرنل جوشن کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد

کرخت تھا۔
"میں کیڈو کا مشینری انچارج ہنری بول رہا ہوں جناب۔ آپ
تک ایک انتہائی اہم ترین اطلاع پہنچانی مقصود ہے۔ اوور"۔ ہنری
نے انتہائی مودبانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"کیسی اطلاع اور میجر شانگ کہاں ہے۔ اس نے کال کیوں
نہیں کی۔ تم کیوں کر رہے ہو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے اسی
طرح چیختے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔
"میجر شانگ پاکیشیائی ایجنٹوں کی تحویل میں ہیں جناب۔
اوور"۔ ہنری نے جواب دیا۔
"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔ کون پاکیشیائی
ایجنٹ۔ کیا مطلب۔ اوور"...... کرنل جوشن نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا تو ہنری نے شروع سے لے کر اب تک کے
سارے حالات مختصر طور پر بتا دیئے۔
"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو انتہائی خطرناک معاملہ ہو گیا ہے۔ یہ
پاکیشیائی ایجنٹ تو دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ ہے اس طرح تو ہم
ب کا سارا سیکرٹ اوپن ہو جائے گا۔ ویری بیڈ۔ اوور"۔ کرنل
شن نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ اب اس کے لہجے میں
تگی اور سختی ختم ہو گئی تھی جبکہ ہنری یہ سوچ کر حیران ہو رہا تھا
نل جوشن جیسا آدمی بھی ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے اس قدر
وہ ہے۔

"میں نے آپ کو اس لئے اطلاع دی ہے کہ کہیں یہ پاکیشیا ایجنٹ آبدوز لے کر پاکیشیا نہ چلے جائیں۔ اس طرح تو حکومت اصل حالات کی اطلاع مل جائے گی۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔

"وہ ہاکاڈو پہنچ گئے تب بھی نتیجہ یہی نکلے گا۔ سنو کیا تم اس آبد کو تباہ کر سکتے ہو ان پاکیشیائی ایجنٹوں سمیت۔ اوور"۔ کرنل جو نے کہا۔

"یس کرنل۔ لیکن اس میں میجر شانگ بھی ہیں اور ڈولفن کی ایجنٹ مادام کیسانو بھی اور پھر آبدوز کی تباہی کی تحقیقات بھی گی۔ اوور"...... ہنری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ سب میں سنبھال لوں گا البتہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ختم ہونا چاہئے۔ میجر شانگ اور اس عورت کیسانو کی فکر مت ان کا خاتمہ ویسے بھی ضروری ہو گیا ہے۔ یہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں روکنے میں ناکام رہے ہیں۔ اوور"...... کرنل جوشن نے ایک بار چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جیسے آپ کا حکم سر۔ میں تو حکم کا غلام ہوں۔ اوور"...... نے کہا۔

"کس طرح تباہ کرو گے اس آبدوز کو۔ اوور"...... کرنل جو نے پوچھا۔

"مائٹ میزائل کے ذریعے۔ اوور"...... ہنری نے جواب دیا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ مائٹ میزائل سے یہ لازماً مکمل طور پر تباہ

جائے گی۔ سنو۔ اگر تم یہ کام کر دو تو تمہیں تمہارے تصور سے بھی زیادہ انعام ملے گا۔ میرا وعدہ۔ اور یہ وعدہ کرنل جوشن کا ہے۔ سمجھ گئے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس کرنل۔ اوور"...... ہنری نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ کرنل جوشن جو وعدہ کرتا ہے اسے بہرحال پورا کرتا ہے۔

"تو پہلے اسے تباہ کرو اور پھر مجھے کال کرو۔ فوراً یہ کام کرو بغیر کوئی وقت ضائع کئے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس کرنل۔ اوور"...... ہنری نے جواب دیا۔

"میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا۔ فوراً یہ کام کرو۔ آبدوز کو مکمل طور پر تباہ ہونا چاہئے۔ ہر صورت میں۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہنری نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے ایک طرف رکھ کر وہ تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا مشین روم کے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جہاں میزائل فائر کرنے والی خصوصی مشین موجود تھی۔ وہ اسے کمپیوٹر سے لنک کر کے آبدوز کو ٹارگٹ بنانا چاہتا تھا تاکہ کام فارغ انداز میں ہو سکے۔ تقریباً بیس منٹ کے بعد وہ واپس آیا اور پھر بیٹھ کر اس نے سکرین کو دیکھا تو اس پر آبدوز نظر آ رہی تھی اب آبدوز واگ جزیرے کے قریب گہرے سمندر میں موجود اس نے سامنے موجود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر

اس نے ایک بٹن پریس کیا تو مشین میں سے سیٹی کی تیز آواز
دی اور ہنری کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ
سیٹی کا مطلب تھا کہ ماسٹر کمپیوٹر نے مائٹ میزائل کو ٹارگٹ پر
کر دیا ہے۔اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں آبدوز
جزیرے کے قریب سمندر میں ٹھہری ہوئی تھی اور پھر اسے سکر
سرخ رنگ کا ایک بڑا سا میزائل انتہائی تیز رفتاری سے آبدا
طرف بڑھتا دکھائی دیا تو ہنری کے چہرے پر اطمینان اور مسرت
تاثرات ابھر آئے اور پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے میزائل آبدو
ٹکرا گیا۔دوسرے لمحے پوری سکرین سرخ ہو گئی۔چند لمحوں بعد
سکرین پر سے سرخی ختم ہوئی تو اس نے دیکھا کہ آبدوز مکمل
تباہ ہو چکی تھی۔اس کا ملبہ گہرائی میں بیٹھتا چلا جا رہا تھا جبکہ
انسانی کٹی پھٹی لاشیں تیرتی پھر رہی تھیں جو سطح کی طرف بلند
جا رہی تھیں اور پانی میں انتہائی تیز ہلچل مچی ہوئی تھی۔
"ویری گڈ۔اس کا مطلب ہے کہ میں کرنل جوشن کے
حقدار ہو گیا ہوں اور پاکیشیائی ایجنٹ اپنے انجام کو پہنچ گئے
نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی
مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔جب مشین آف
اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی تاریک ہو گئی تو اس نے
پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن پریس کر کے اسے آن
چونکہ کرنل جوشن کی خصوصی فریکوئنسی پہلے سے اس پر ایڈ

لئے اسے دوبارہ اسے ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔
ہیلو ہیلو۔ہنری کالنگ فرام کیڈو۔اوور"......ہنری نے بار بار
یتے ہوئے کہا۔
یس کرنل جوشن اٹنڈنگ یو۔اوور"......چند لمحوں بعد کرنل
کی آواز سنائی دی۔
مبارک ہو جناب۔کام مکمل ہو گیا ہے۔مائٹ میزائل نے
جزیرے کے قریب گہرے سمندر میں موجود آبدوز کے پرخچے اڑا
ہیں اور اس میں موجود آبدوز کا عملہ، پاکشیائی ایجنٹ، میجر
اور مادام کیسانو سب ہلاک ہو گئے ہیں۔اوور"...... ہنری
ب دیتے ہوئے کہا۔
کیا تمہیں مکمل یقین ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو چکے
"...... اس بار کرنل جوشن نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے
کہا۔
۔ میں نے ماسٹر کمپیوٹر کے ذریعے آبدوز کو ٹارگٹ بنا کر
ائل فائر کیا ہے اور میں نے سکرین پر آبدوز کو ہٹ ہوتے،
طور پر تباہ ہوتے اور لاشوں کو تیرتے ہوئے دیکھا ہے۔
ہنری نے کہا۔
گڈ۔تم نے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔تم بے فکر
واقعی تمہارے تصور سے بھی زیادہ انعام ملے گا۔اب تم
آبدوز کو زیر آب کسی پہاڑی چٹان سے اچانک ٹکرانے

اور تباہ ہونے کی رپورٹ تیار کر کے مجھے بھجوا دو۔ میں
سنبھال لوں گا اور پھر میں ذاتی طور پر تحقیقات کے لئے کیڈا
اور تمہارا انعام بھی لیتا آؤں گا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے
"یس سر۔ میں رپورٹ تیار کر کے بھجوا دیتا ہوں۔ اوور
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کتنا وقت لگے گا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

"سر۔ چونکہ رپورٹ حکومت کے ماہرین کے زیر غور آئے
لئے دو روز تو لگ ہی جائیں گے۔ میں ایسی رپورٹ تیار کرا
ماہرین بھی اصل معاملے تک نہ پہنچ سکیں گے۔ اوور"
نے کہا۔

"گڈ۔ ٹھیک ہے رپورٹ تم نے مجھے براہ راست
اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہنری نے اطمینان کا
سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت آبدوز میں موجود تھا۔ آبدوز کے
آدھے عملے کو وہیں جزیرہ کیڈو کے ساحل پر ہی اتار دیا گیا تھا۔ صرف
عملے کے ان افراد کو عمران نے ساتھ رکھا تھا جو مشینری کو آپریٹ
کرتے تھے۔ ان کی تعداد آٹھ تھی جبکہ ان کے ساتھ میجر شانگ اور
مادام کیسانو کو بھی آبدوز میں سوار کر لیا گیا تھا حالانکہ کیڈو جزیرے
پر ریڈ آرمی کے انتہائی تربیت یافتہ اور مسلح افراد کی تعداد خاصی تھی
لیکن میجر شانگ اور مادام کیسانو نے عمران اور اس کے ساتھیوں
سے مکمل تعاون کیا تھا جس کی وجہ سے ریڈ آرمی ان کے خلاف
حرکت میں نہ آ سکی تھی اور وہاں اس قسم کا ماحول بن گیا تھا جیسے
عمران اور اس کے ساتھیوں کا باقاعدہ میجر شانگ اور مادام کیسانو
کے ساتھ دوستی کا معاہدہ ہو گیا ہو اور وہ اس معاہدے کے تحت
آبدوز میں سوار ہو کر واپس جا رہے ہوں۔ آبدوز جیسے ہی گہرے

سمندر میں پہنچی عمران کے حکم پر کیپٹن نے اسے واگ جزیرے
طرف بڑھانا شروع کر دیا۔ عمران کیپٹن شکیل کے ساتھ پائلٹ
کیبن میں موجود تھا جبکہ اس کے باقی ساتھی میجر شانگ اور
کیسانو کی نگرانی کر رہے تھے۔ عمران نے میجر شانگ اور مادام کیسی
پر واضح کر دیا تھا کہ اس کا واقعی ارادہ واپس جانے کا بن گیا ہے
اگر انہوں نے کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو پھر نتائج کی
تر ذمہ داری ان پر ہی ہو گی اور میجر شانگ اور مادام کیسانو دونوں
انداز بتا رہا تھا کہ انہیں واقعی عمران کی باتوں پر مکمل یقین آ گیا
اس لئے وہ دونوں بڑے مطمئن انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آبدوز
پائلٹ کا نام کیپٹن جانسن تھا۔ اس کا تعلق ریڈ آرمی سے ہی تھا اور
آبدوز بھی حکومت باچان کی ملکیت تھی۔ آبدوز تیزی سے جزیرہ
کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جبکہ عمران کی تیز نظریں اس جدید
آبدوز کی مشینری کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

"آپ جزیرہ واگ کیوں جانا چاہتے ہیں جناب۔ وہ تو
ہے"...... اچانک کیپٹن جانسن نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں چیک کرنا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی وہ سیلڈ بھی ہے
نہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ واقعی سیلڈ ہے جناب۔ میرے سامنے ماسٹر ڈیوڈ نے
مکمل طور پر سیلڈ کیا تھا"...... کیپٹن جانسن نے اپنی بات پر زور
ہوئے کہا۔

تمہارے سامنے کس طرح سیلڈ کیا تھا اس نے"...... عمران
ہونک کر پوچھا۔

ان کے پاس مار کو تھم ریز کا سپیشل وائرلیس ڈی چارجر موجود
تاب اور میرے سامنے انہوں نے اسے آن کیا تھا"...... کیپٹن
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیا ماسٹر ڈیوڈ نے یہ کارروائی آبدوز کے اندر بیٹھ کر کی تھی"۔
پوچھا۔

جی ہاں"...... کیپٹن جانسن نے جواب دیا۔

لیکن میں تو دیکھ رہا ہوں کہ اس جدید آبدوز کے اندر اینٹی
ز سرکل موجود ہے جو ہر وقت آن رہتا ہے"...... عمران نے

ہاں۔ وہ تو رہتا ہے تاکہ آبدوز کو ہٹ نہ کیا جا سکے"۔ کیپٹن
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے عمران
کی سمجھ نہ آئی ہو۔

لیکن اینٹی میگنم ریز کے سرکل کے اندر تو وائرلیس ڈی چارجر
نہیں کر سکتا۔ پھر"...... عمران نے کہا تو کیپٹن جانسن بے
نک پڑا۔

کیسے ہو سکتا ہے جناب۔ میرے سامنے وائرلیس ڈی چارجر
تھا اور پھر اس کا سرکٹ مکمل ہونے والا بلب بھی میرے
لا تھا"...... کیپٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مارکو تھم ریز کارسیونگ مرکز جو
اوپر ہے ورنہ اینٹی میگنم ریز آبدوز کے تینوں اطراف میں مو
ہے سوائے اسلحہ حصے کے اور اینٹی میگنم ریز کی موجودگی میں ا
ڈی چارجر کام ہی نہیں کر سکتا۔ اوکے تم آبدز کو واگ کے قر
جا کر پہلے اسے سطح پر لے جاؤ گے تاکہ ہم چیکنگ کر سکیں
روانہ ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی جناب۔ مجھے میجر شانگ صاحب کا
ہے کہ آپ کے تمام احکامات کی مکمل تعمیل کی جائے"......
جانسن نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہم کتنی دیر میں واگ پہنچ جائیں گے"...... چند لمحوں کی
کے بعد عمران نے پوچھا۔

"بس پہنچنے ہی والے ہیں جناب"...... کیپٹن جانسن نے
دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب تک کیڈو کی طرف سے تم سے رابطہ نہیں کیا گیا
اتنے فاصلے کے بعد رابطہ ضروری ہوتا ہے"...... عمران نے کہا

"سر رابطے کی ضرورت نہ تھی اس لئے میں نے ٹرانسمیٹر
ہوا ہے"...... کیپٹن جانسن نے جواب دیا تو عمران بے اختیا
پڑا۔

"نہیں۔ اسے آن کر دو۔ ہو سکتا ہے کہ ہماری پوزیشن
جا رہی ہو"...... عمران نے کہا تو کیپٹن جانسن نے اثبات

ہوئے سامنے موجود پینل کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع
اور پھر اس نے جیسے ہی آخری بٹن آن کیا اچانک ٹرانسمیٹر
کی آواز سنائی دینے لگی۔

یہ تو لانگ رینج کال کی جا رہی ہے"...... کیپٹن نے چونکتے
اور پھر ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن آف کرنے ہی لگا تھا کہ عمران
اتھ پکڑ لیا۔

جاؤ۔ لانگ رینج کال کیچر آف نہ کرو"...... عمران نے
لہجے میں کہا تو کیپٹن جانسن نے ہاتھ ہٹا لیا۔

یلو۔ ہنری فرام کیڈو کالنگ کرنل جوشن۔ اوور"۔ ایک
سنائی دینے لگی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ دوسرے لمحے
اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کیپٹن جانسن کا بازو
کی سی تیزی سے ایک جھٹکے سے اسے اچھال دیا اور کیپٹن
کر ایک دھماکے سے کیبن کے فرش پر جا گرا۔

نبھالو"...... عمران نے اس کی کرسی پر بیٹھتے ہوئے
ے کہا تو کیپٹن شکیل کی لات تیزی سے حرکت میں آئی
کر اٹھتا ہوا کیپٹن جانسن کنپٹی پر ضرب کھا کر ایک بار
نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ ٹرانسمیٹر پر کال جاری تھی اور
بھینچے خاموش بیٹھا ہنری اور کرنل جوشن کے درمیان
گفتگو سن رہا تھا۔ اسی لمحے کیبن کا دروازہ کھلا اور صفدر

یہ چیخ ... صفدر نے اندر داخل ہوتے ہی کہا لیکن
پڑے ہوئے کیپٹن جانسن کو دیکھ کر وہ خاموش ہو گیا۔
"باہر موجود سب کو بے ہوش کر دو صفدر"......
انتہائی سرد لہجے میں صفدر سے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا تیزی
باہر نکل گیا۔
"تم بھی جاؤ کیپٹن شکیل"...... عمران نے کیپٹن
تو کیپٹن شکیل بھی تیزی سے مڑا اور کیبن سے باہر نکل گیا
پر گفتگو جاری تھی اور جیسے جیسے گفتگو آگے بڑھتی جا رہی
کے چہرے پر انتہائی تشویش کے تاثرات ابھرتے چلے
کیونکہ کرنل جوشن نے ہنری کو آبدوز کو میزائل سے
حکم دے دیا تھا۔ عمران سمجھتا تھا کہ وہ ایسا کیوں کرنا
وہ فوری طور پر اس سے بچاؤ کا کوئی طریقہ سوچنا چاہتا
معلوم تھا کہ کیڈو جزیرے میں ماسٹر کمپیوٹر ہے اور اسے
کے بارے میں بھی معلوم تھا کہ وہ آسانی سے اس جدید
کو مکمل طور پر تباہ کر سکتا ہے۔ پھر جیسے ہی گفتگو ختم
بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا کیبن سے باہر آ گیا
بڑے کمرے میں میجر شانگ اور مادام کیسانو سمیت
افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ عمران کے
کھڑے ہوئے تھے۔
"جلدی کرو۔ غوطہ خوری کے لباس پہن لو۔

کسی بھی لمحے مائٹ میزائل سے ہٹ ہو سکتی ہے اور اسے سطح پر لے
نے کا وقت نہیں رہا۔ میرا لباس ساتھ لے لو میں آبدوز کا سپیشل
کھولتا ہوں۔ جلدی کرو۔ جس قدر جلدی ممکن ہو سکے"۔ عمران
نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر تیزی سے دوڑتا ہوا
واپس کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر پینل کو
آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے چل رہے
تھے اور پھر چند لمحوں بعد آبدوز کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ نہ صرف
گئی تھی بلکہ اس کا توازن بھی خراب ہو چکا تھا۔ عمران بجلی کی
سی تیزی سے اٹھا اور کیبن سے نکل کر ایک بار پھر دوڑتا ہوا اپنے
ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی غوطہ خوری کا لباس پہننے
مصروف تھے۔
"جو جو لباس پہن لے وہ سپیشل وے سے باہر سمندر میں کودتا
جائے لیکن تیزی سے آبدوز سے نکل جانا ہے۔ جلدی کرو جلدی"۔
نے چیخ کر کہا اور پھر وہ ایک طرف پڑے ہوئے فالتو لباس پر
پڑا۔ اس نے واقعی اس قدر تیزی سے لباس پہننا شروع کر دیا
ہی نہ تھا کہ وہ انسان ہے۔ اس کے ساتھی تیزی سے لباس پہن
سپیشل وے کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ عمران نے حتی
فوری تیزی سے غوطہ خوری کا لباس پہنا اور پھر اس نے ایک
کیسانو اور میجر شانگ پر ڈالی۔
ی۔ تم لوگوں کو تمہارے اپنے ہی آدمی مار رہے ہیں"۔

عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے سپیشل وے کی طرف بڑھتا چلا
آبدوز کا توازن پہلے سے کافی زیادہ بگڑ چکا تھا اور عمران اس کی
سمجھتا تھا کہ سپیشل وے پر موجود مصنوعی ہوا کے دباؤ نے سمندر
پانی کو تو اندر آنے سے روکا ہوا تھا لیکن بہرحال پانی کے بے پناہ
کی وجہ سے توازن درست نہ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد عمران
وے کے آؤٹ گیٹ کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے اپنے سر پر
ہیلمٹ کو درست کیا اور لباس کی سائیڈوں میں موجود پیروں میں
جانے والے خصوصی جوتے اتار کر دونوں پیروں میں ڈالے اور
کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے باہر سمندر میں چھلانگ
دی۔ ہوا کے مصنوعی دباؤ کو اس کا جسم چیرتا ہوا باہر پانی میں
اور پھر ابھی وہ آبدوز سے کچھ فاصلے پر ہی تھا کہ آبدوز کو ایک
جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی پانی میں اس قدر ہلچل پیدا
عمران کا جسم اس ہلچل میں کسی حقیر تنکے کی طرح پلٹیاں کھا
اس کے ساتھ ہی کوئی ٹھوس چیز عمران کے جسم سے انتہائی
انداز میں ٹکرائی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے
کسی نے درمیان سے آری سے چیر دیا ہو۔ یہ احساس بھی صرف
لمحے کے لئے رہا۔ دوسرے لمحے اس کے حواس اس کا ساتھ
لیکن پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں بجلی چمکتی ہے اس
کے ذہن میں روشنی کی لکیریں سی ابھریں۔
"عمران عمران ہوش میں آؤ۔ عمران"...... اس کے کا

جیسے دور سے جولیا کی مدھم سی آواز پڑی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے
اس تیزی سے بحال ہونے لگ گئے۔ پھر جب اس کی آنکھیں کھلیں
اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی۔
"لیٹے رہو۔ تم شدید زخمی ہو لیٹے رہو۔ خدا کا شکر ہے کہ تمہیں
ش تو آیا"...... جولیا نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا اور
عمران کو بھی یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں
دوڑتی چلی جا رہی ہوں۔ اس کے ساتھ ہی سے احساس ہوا کہ وہ
ت زمین پر لیٹا ہوا ہے اور اس کے گرد گھنے درخت ہیں۔
"مجھے درخت کے تنے سے پشت لگا کر بٹھا دو جولیا۔ باقی ساتھی
کہاں ہیں"...... عمران نے سر گھما کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔
"وہ سب ٹھیک ہیں۔ صرف تم شدید زخمی ہوئے تھے"...... جولیا
کہا اور پھر اس نے عمران کو سہارا دے کر ساتھ موجود درخت
تنے کے ساتھ پشت لگا کر بٹھا دیا۔ عمران نے دیکھا کہ اس کے
باقاعدہ پٹی باندھی گئی تھی۔ اسی لمحے قدموں کی آواز ابھری اور
کیپٹن شکیل، تنویر اور صفدر درختوں کے اس جھنڈ میں داخل

"اوہ۔ خدا کا شکر ہے عمران صاحب کہ آپ کو ہوش آ گیا ورنہ
جس قدر زخمی تھے ہمیں تو تشویش لاحق ہو گئی تھی"...... صفدر
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"خدا کا شکر ادا کرو کہ ہم آبدوز ہٹ ہونے سے چند لمحے پہلے باہر آ

گئے تھے ورنہ اس وقت مچھلیاں ہماری لاشوں پر لنچ کر رہی ہوتیں
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" عمران صاحب ایسے موقعوں پر اس فقرے پر یقین آتا ہے
مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے۔ اگر آپ ٹرانسمیٹر لا
آن نہ کراتے تو یہ کال کچھ نہ ہوتی اور ہم واقعی غفلت میں مارے
جاتے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
" لیکن اگر انہوں نے اس انداز میں آبدوز تباہ کرنی تھی تو وہ وا
کیڈو میں بھی تو مزاحمت کر سکتے تھے اور میجر شانگ اور مادام کیما
بھی آبدوز میں موجود تھے۔ اس کے باوجود انہوں نے آبدوز تباہ
دی"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" یہ احکامات ریڈ آرمی کے سربراہ کرنل جوشن نے دیئے تھے۔
ہنری نے اسے رپورٹ دی تو وہ یہ سن کر پاگل ہو گیا کہ پاکیشیا
سیکرٹ سروس آبدوز میں موجود ہے۔ اسے معلوم تھا کہ اگر ہم نکا
نکل گئے تو لامحالہ یہ تمام معاملات حکومت باچان کے نوٹس
جاتے اور چونکہ ڈولفن کے اس پریس سیکشن کو حکومت کے
میں لائے بغیر کرنل جوشن اور میجر شانگ صرف دولت کی خاطر
دے رہے تھے اس لئے ظاہر ہے کرنل جوشن کا کورٹ مارشل ہو جا
اس لئے اس نے آبدوز کی تباہی کا فوری آرڈر دے دیا"۔ عمران
وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
" ویسے عمران صاحب یہ آبدوز تو انتہائی جدید تھی اور اس کے

ظتی ریز کا سرکٹ بھی موجود تھا پھر یہ کس طرح تباہ ہو گئی"۔
پٹن شکیل نے کہا۔ وہ سب عمران کے گرد زمین پر بیٹھ گئے تھے۔
" یہ کام مائٹ میزائل سے ہوا ہے اور مائٹ میزائل ایسا طاقتور
جدید ترین میزائل ہے کہ جس کو کوئی حفاظتی سرکٹ نہیں
سکتا۔ یہی وجہ تھی کہ مائٹ میزائل کا سنتے ہی میں سمجھ گیا کہ
روز اب ہر صورت میں تباہ ہو گی۔ اسے کسی صورت میں بھی نہیں
بایا جا سکتا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
" اب کیا کرنا ہو گا۔ ہم تو ایک بار پھر اس منحوس جزیرے پر
س گئے ہیں اور تم زخمی بھی ہو"...... جولیا نے تشویش بھرے لہجے
کہا۔
" ہم نے بہرحال اسلامی ممالک کے خلاف ہونے والی اس
ناک اور بھیانک سازش کا خاتمہ کرنا ہے اور یہ خاتمہ اسی صورت
ہی ہو سکتا ہے کہ اس واگ جزیرے کو مکمل طور پر تباہ کر دیا
ے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" لیکن پہلے تو تم کہہ رہے تھے کہ ہاکاڈو جا کر تم باچانی حکومت کو
ں اطلاع دے دو گے اور پھر حکومت باچان خود ہی اس کا خاتمہ
ے گی"...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" نہیں۔ حکومت باچان نے آسانی سے اس پر یقین نہیں کرنا
کرنل جوشن کی شہرت بے داغ ہے۔ اگر میرے سامنے یہ کام
ہوتا تو مجھے بھی یقین نہ آتا کہ کرنل جوشن اس میں ملوث ہو

سکتا ہے اور پھر جب تک حکومت کی تحقیقی کارروائیاں مکمل
تب تک ڈولفن اپنے مشن میں کامیاب ہو چکی ہو گی"......
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"لیکن اب ہم اس جزیرے کو کیسے تباہ کریں گے۔ ہمارے
تو سوائے ان غوطہ خوری کے لباسوں کے اور کچھ نہیں ہے اور
لباس بھی پھٹ چکا ہے اسی لئے تو تم سمندر میں ڈبکیاں کھا
کہ صفدر نے تمہیں چیک کر لیا اور پھر ہم تمہیں اوپر لے آئے
نے جواب دیا۔
"میرا خیال ہے کہ ہمیں دوبارہ کیڈو جزیرے پر جانا ہو گا
غوطہ خوری کے ان لباسوں کے باوجود ہم ہاکاڈو کسی
نہیں پہنچ سکتے"...... صفدر نے کہا۔
"نہیں۔ اس وقت تو اس آبدوز کی وجہ سے انہوں نے کھا
گرد حفاظتی حصار ختم کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود ہماری
کس قدر قابل رحم ہو گئی تھی اور اب تو بہرحال وہاں حفاظتی
دوبارہ قائم کر دیا گیا ہو گا جسے ہم کسی صورت بھی کراس کر
سکتے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تو پھر"...... جولیا نے کہا۔
"کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہو گا۔ فی الحال ہمارے پاس سوچنے
موجود ہے کیونکہ ہمزی آبدوز کو تباہ ہوتے اور عملے کے
میجر شانگ اور مادام کیسانو کی لاشوں کو دیکھ کر پوری طرح

چکا ہو گا کہ ہمارا بھی وہی حشر ہو چکا ہو گا جو ان کا ہوا ہے لیکن
مسئلہ یہ ہے کہ اس جزیرے کو مارکو تھم ریز کے سرکل سے سیلڈ
کیا ہے اور اس سرکٹ کو خالی ہاتھوں ختم نہیں کیا جا سکتا"۔
ان نے کہا۔
"لیکن کال آنے سے پہلے آپ اس کیپٹن سے تو کہہ رہے تھے کہ
مرکز جزیرے کی بیرونی سطح پر قائم کیا گیا تھا۔ تب ہی وہ
ہرلیس ڈی چارجر نے کام کیا تھا اور ہم آپ کی مرہم پٹی کے بعد اس
ا کو تلاش کرنے گئے تھے لیکن ہمیں وہ کہیں نظر نہیں آیا"۔
پٹن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔
"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ وہاں کوئی بوسٹر یا انٹینیا نصب ہو
...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"بہرحال کچھ نہ کچھ تو ہو گا ہی سہی"...... کیپٹن شکیل نے
اتے ہوئے کہا۔
ہاں۔ کچھ نہ کچھ تو بہرحال موجود ہے۔ ہم ہی یہاں موجود ہیں"۔
نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔
تمہاری یہ چکر بازی ہمیں پھنسا کر رکھ دیتی ہے ورنہ جیسے ہم
پہنچے تھے وہاں سب کا خاتمہ کر کے آسانی سے اس جزیرے کو
ں سے ہٹ کیا جا سکتا تھا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے
ہ اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔
وہاں اتنا وقت نہیں تھا اور ویسے بھی ریڈ آرمی باچان کے

انتہائی تربیت یافتہ آدمیوں پر مشتمل ہے۔ اگر میجر شانگ
کیسانو کو یہ یقین نہ دلایا جاتا کہ ہم واقعی ہاکاڈو جائیں گے
معمولی سا اشارہ ہم سب کا خاتمہ کر سکتا تھا اور یہ اور بات
بھی مارے جا سکتے تھے لیکن بہرحال ہمیں ضرور نقصان
پڑتا"...... عمران نے کہا۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں غوطہ خوری کے
پہن کر کسی قریبی ٹاپو یا جزیرے تک پہنچنا چاہئے اور وہاں
بھی ذریعے سے ہم یہاں سے نکلنے کا انتظام کر سکتے ہیں کیونکہ
اسلحہ کے اس جزیرے کو نہ اوپن کیا جا سکتا ہے اور نہ تباہ کیا
ہے"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" لیکن عمران کا لباس تو پھٹ گیا ہے اور یہ زخمی بھی ہے"
نے کہا۔

" ہم میں سے دو آدمی جا سکتے ہیں۔ باقی یہیں رہیں گے
نے کہا۔

" نہیں۔ ان لباسوں کے باوجود تم کسی جزیرے تک
سکتے کیونکہ یہاں سے قریب ترین جزیرہ بھی تقریباً چالیس
کے فاصلے پر ہو گا اور ہاکاڈو کا فاصلہ بھی اتنا ہی ہے"۔ عمران

" کوئی جہاز، کوئی لانچ یا کوئی آبدوز ہمیں راستے میں
سکتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

" نہیں۔ یہ صریحاً خودکشی ہو گی۔ ہمیں کچھ اور سوچنا

عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر
لیں۔ وہ واقعی ذہنی طور پر اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔

" یہاں ایسی بیلیں اور درخت بھی نہیں ہیں جنہیں باندھ کر
کوئی کشتی یا تختہ بنایا جا سکتا ہو"...... صفدر نے کہا۔

" میری تو اپنی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر ہم کیا کر سکتے ہیں۔ یوں
لگتا ہے جیسے ہر طرف راستے بند ہو گئے ہوں"...... کیپٹن شکیل نے
کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" جب کوئی راستہ نظر نہ آئے تو سمجھ لیا کرو کہ ایک ایسا راستہ
موجود ہے جو انتہائی آسان ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" کیا کوئی راستہ سمجھ میں آ گیا ہے"...... جولیا نے چونک کر
اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

" ہاں۔ تمہارے پاس غوطہ خوری کے جدید ترین لباس موجود
ہیں اور تباہ شدہ آبدوز کا ملبہ یقیناً سمندر کی تہہ میں موجود ہو گا اس
لئے تم نیچے جاؤ اور اسے چیک کرو ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی چیز مل
جائے جو ہمیں یہاں سے نکال سکے"...... عمران نے کہا تو سب بے
اختیار اچھل پڑے۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی اس کا تو ہمیں خیال ہی نہ آیا تھا۔ چلو کیپٹن
شکیل اٹھو"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا"...... تنویر نے بھی اٹھتے

ہوئے کہا۔

"مطلب یہ کہ میری تیمارداری کی ذمہ داری تم جولیا پر ڈال ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں یہیں رہوں گی تم لوگ جاؤ"...... تنویر کے سے پہلے جولیا نے کہا تو سب بے اختیار سر ہلاتے ہوئے درختوں جھنڈ سے باہر کی طرف مڑ گئے۔

"اب تم کیسا محسوس کر رہے ہو"...... ان کے جانے کے جولیا نے پوچھا۔

"مجھے تو وہ فلمیں یاد آ رہی ہیں جن میں دکھایا جاتا ہے کہ ویران جزیرے پر ایک مرد اور ایک عورت پہنچ جاتے ہیں اور جزیرہ آباد ہو جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"شٹ اپ۔ گھٹیا باتیں مت کرو"...... جولیا نے پھنکا ہوئے لہجے میں کہا۔

"آبادی تو آبادی ہوتی ہے۔ وہ کیسے گھٹیا بڑھیا ہو سکتی ہے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر آبدوز کے ملبے سے کوئی ایسی چیز نہ ملی جو ہمارے کام ہو تو پھر"...... جولیا نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"مسئلہ پھر بھی آبادی کا ہی رہ جائے گا البتہ سوئمبر کی رسم جائے گی"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا ایک جھٹکے سے اٹھی تیز تیز قدم اٹھاتی جھنڈ کے باہر کی طرف چل دی اور عمران

اتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ دراصل چاہتا بھی یہی تھا کہ باہر چلی جائے تاکہ وہ اطمینان سے اس سچوئیشن پر۔ مزید غور و فکر کیونکہ اس کے ذہن میں بھی یہی خدشہ موجود تھا کہ آبدوز کے کوئی ایسی چیز نہیں ملے گی جو پانی میں ان کا وزن اٹھا کر تیر ونکہ ظاہر ہے صرف وزنی چیزیں ہی تہہ میں رہ سکتی ہیں ہلکی تو اب تک سمندر میں بہہ کر نجانے کہاں پہنچ گئی ہوں گی۔

سائمن کمرے میں داخل ہوا تو اس نے ہنری کو ایک
ہوئے پایا۔ ہنری نے بھی چونک کر سائمن کی طرف
مسکرا دیا۔

"او بیٹھو۔ کیا اکیلے کمرے میں دل نہیں لگا"......
مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ میجر شانگ اور مادام کیسانو
ایجنٹوں کو آبدوز میں لے کر ہاکاڈو گئے ہیں۔ کیا یہ
ہے"۔ سائمن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہوا تھا لیکن اب ان سب کی لاشیں
رہی ہوں گی"...... ہنری نے مسکراتے ہوئے جواب
بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے
آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو"...... سائمن نے انتہائی حیرت
ے لہجے میں کہا۔

"کرنل جوشن کے حکم پر اس آبدوز کو واگ جزیرے کے قریب
ٹ میزائل سے تباہ کر دیا گیا ہے اور اب یہ سب لوگ ہلاک ہو
چکے ہیں۔ میں اس کی رپورٹ تیار کر رہا ہوں تا کہ کرنل جوشن کو
بھجوائی جا سکے"...... ہنری نے کہا تو سائمن کا چہرہ حیرت سے بگڑ سا

"کیا کہہ رہے ہو۔ مادام کیسانو ہلاک ہو چکی ہے اور آبدوز بھی
د چکی ہے۔ کیا کہہ رہے ہو"...... سائمن نے ایسے لہجے میں کہا
ے ہنری کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

یں درست کہہ رہا ہوں"...... ہنری نے جواب دیا۔

اوہ۔ ویری بیڈ۔ مادام کیسانو تو ڈولفن کی سپر ایجنٹ تھی۔ اتنا
قدم اٹھانے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ اگر ہاکاڈو چلے جاتے تو کون سی
ت ٹوٹ پڑتی"...... سائمن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں

وہ باچان حکومت کو اس کی اطلاع دے دیتے اور نتیجہ تم جانتے
یا نکلتا۔ تم سب مادام کیسانو، میجر شانگ اور کرنل جوشن سب
ے جاتے"...... ہنری نے جواب دیا۔

یا حکومت باچان ان کی بات پر یقین کر لیتی۔ ان ایجنٹوں کی
... سائمن نے کہا۔

یہ سرکاری ایجنٹ تھے۔ یہ اپنی حکومت کو اطلاع دیتے اور
حکومتی سطح پر حکومت باچان کو اطلاع مل جاتی اور ساتھ ہی
لوگوں کے نام بھی حکومت تک پہنچ جاتے"...... ہنری نے
سائمن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کیا واقعی ایسا ہو سکتا تھا لیکن ماسٹر ڈیوڈ کہاں ہے"......
نے کہا۔

"اسے یہاں اس جزیرے پر ہی ہلاک کر دیا گیا تھا
نے کہا۔

"ویری سیڈ۔ پھر جزیرہ واگ کیسے اوپن ہو گا اور مشینری
کرنے کے لئے گیس بھی ایکریمیا سے منگوانی ہو گی اور کام شروع
ہو گا تب تک ڈولفن کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے"۔
نے کہا۔

"ہاں لیکن پہلے تو جزیرے کو اوپن کرنا ہو گا۔ انٹی مار کو تھم
سے اور وہ باچان یا ایکریمیا سے مل سکتی ہیں اور اسے کرنل شوجن
حاصل کر سکتا ہے"...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو سر چیف کو اطلاع دینی ہو گی۔ انہیں تو شاید
ساری تفصیل کا سرے سے علم ہی نہ ہو گا"...... سائمن نے کہا۔

"ہاں۔ اب اطلاع دی جا سکتی ہے۔ کیا تمہیں اس کی فریکونسی
علم ہے"...... ہنری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کہاں ہے لانگ رینج ٹرانسمیٹر۔ مجھے دو"...... سائمن

تھا اور پھر اس نے ایک الماری کھول کر اس میں سے
ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے سامنے رکھ دیا۔
نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی جبکہ ہنری
بیٹھا اسے ایسا کرتے دیکھتا رہا۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے
نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

ہیلو۔ سائمن آف واگ کالنگ سر چیف۔ اوور"۔ سائمن
میٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

سر چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک
سنائی دی۔

ر چیف۔ میں سائمن بول رہا ہوں پریس سیکشن کا انچارج۔
.. سائمن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ اوور"...... سر چیف نے اسی
اور کرخت لہجے میں کہا۔

کو انتہائی اہم رپورٹ دینی ہے۔ اوور"...... سائمن نے

رٹ۔ کیسی رپورٹ۔ اوور"...... سر چیف کے لہجے میں
حیرت کی جھلکیاں موجود تھیں اور جواب میں سائمن نے
بتانا شروع کر دی۔

۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تو یہ سب کچھ وہاں ہو گیا اور کسی نے
کو اطلاع ہی نہیں دی۔ ویری سیڈ۔ کیا واقعی پاکیشیائی

ایجنٹ ختم ہو چکے ہیں۔ اوور"...... سپر چیف نے چیختے ہوئے کہا۔

" یس باس۔ پاکیشیائی ایجنٹ ختم ہو چکے ہیں لیکن ڈو
ٹارگٹ اب آگے چلا گیا ہے کیونکہ پہلے تو جزیرہ انٹی مار کو تھم
کھولنا ہو گا جو باچان یا ایکریمیا سے مل سکتی ہیں پھر میگان
ایکریمیا سے منگوا کر آپریٹنگ مشینری میں فل کرنی ہو گی اس کے
پرنٹنگ کا کام شروع ہو سکتا ہے۔ اوور"...... سائمن نے کہا۔

" ہاں۔ یہ سب کچھ تو انتہائی ہنگامی طور پر کرنا پڑے گا۔
ہے میں کرنل جوشن سے بات کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سائمن
ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" کیا یہ بات یقینی ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ واقعی ہلاک ہو چکے
ہیں"...... سائمن نے کہا۔

" ظاہر ہے۔ ان کے بچنے کا کیا سکوپ رہ جاتا ہے"...... ہنری نے
کہا۔

" مجھے سپر چیف کے لہجے سے اندازہ ہو رہا تھا کہ انہیں اس
رپورٹ پر شک ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی آبدوز کے ساتھ ختم ہو
گئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ تم ان لاشوں کو چیک کر لو تو زیادہ بہتر
ہے"...... سائمن نے کہا۔

" نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ جب آبدوز ہٹ ہوئی تو
سمندر کی تہہ میں تھی اور پاکیشیائی ایجنٹ اس کے اندر موجود تھے

میزائل سے ہٹ ہونے کے بعد آبدوز کے پرخچے اڑ چکے
کے بعد ان کے زندہ رہنے کا کیا سکوپ باقی رہ جاتا ہے"۔
فیصلہ کن لہجے میں کہا تو سائمن نے اثبات میں سر ہلا دیا
دوبارہ اپنی رپورٹ تیار کرنے میں مصروف ہو گیا۔ سائمن
بیٹھا اسے کام کرتے ہوئے دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ساتھ
ئے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو ہنری نے چونک
ید ترین ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا۔

اوہ۔ کرنل جوشن کی کال"...... ہنری نے بڑبڑاتے ہوئے
نسمیٹر اٹھا کر اپنے قریب رکھا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

ہیلو کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے
جوشن کی چیختی ہوئی مخصوص آواز سنائی دی۔

سر۔ ہنری اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ہنری نے ٹرانسمیٹر کا
پریس کرتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

لقن کے سپر چیف کو اس کے آدمی سائمن نے اس سارے
پورٹ دے دی ہے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

سر۔ میرے سامنے اس نے رپورٹ دی ہے اور اب بھی وہ
برے پاس موجود ہے۔ اوور"...... ہنری نے جواب دیتے

لقن کے سپر چیف نے شک ظاہر کیا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ
سے مرنے والے نہیں ہیں اس لئے ان کی لاشوں کی

چیکنگ کی جائے اور اس بات کو یقینی بنایا جائے اور میں بھی
طور پر اس بات کو جانتا ہوں کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں میں
خوفناک ترین ایجنٹ علی عمران شامل ہے اس لئے واقعی ایسا
ہے کہ وہ کسی طرح آبدوز سے نکل گئے ہوں۔ اوور"...
جوشن نے کہا۔

"سر آبدوز سمندر کی تہہ میں موجود تھی جب اس پر مائنٹ
فائر ہوا اور مائٹ میزائل نے آبدوز کو مکمل طور پر تباہ و برباد
ہے اور یہ پاکیشیائی ایجنٹ اس وقت آبدوز کے اندر تھے اور
یہاں یہ سارا منظر مشین روم میں سکرین پر دیکھ رہا تھا اس لئے
بچ نکلنا ناممکن ہے۔ اوور"...... ہنری نے ہونٹ چباتے ہوئے

"سنو ہنری۔ تم صورت حال کا صحیح اندازہ نہیں لگا
حکومت باچان کی اس اہم ترین اور جدید ترین لانچ کے
تم جو رپورٹ بھیجو گے وہ لازماً حکومت باچان تک پہنچے گی
پاکیشیائی ایجنٹ یا ان میں سے کوئی بھی زندہ ہوا اور
حکومت باچان کو آبدوز کی تباہی کی اصل وجہ بتا دی اور ہو
کہ حکومت باچان صرف میری رپورٹ پر انحصار نہ کرے
دوسرے ماہرین سے تحقیقات کرائے۔ اس صورت میں
سامنے آجائے گا اور پھر میں تم اور ڈولفن کا یہ سارا سیٹ اپ
ختم ہو جائے گا اس لئے ہم سب کے لئے بہتر ہے کہ ہم پہلے اس
کو یقینی بنا لیں۔ اوور"...... کرنل جوشن نے جواب دیا۔

کی بات درست ہے جناب۔ لیکن اب تو کافی وقت گزر
تک تو ان کی لاشیں اگر مچھلیاں نہیں کھا گئیں تب
انے بہہ کر کہاں چلی گئی ہوں گی۔ اب کیسے معلوم کیا جا
اوور"...... ہنری نے جواب دیا۔

اگر وہ لوگ زندہ یا ان میں سے کوئی بھی زندہ ہو گا تو
اگ جزیرے کے اوپر پہنچا ہو گا۔ اس کے علاوہ اور کوئی
کے پاس نہیں ہے اس لئے تم واگ جزیرے کی بیرونی سطح
ور پر چیک کرو۔ اگر وہاں کوئی نہیں ہو گا تو پھر یہ بات
ائے گی کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں اور سنو اگر وہ وہاں ہوں تو
پر کوئی نہ کوئی میزائل فائر کر کے ان کا خاتمہ کر دو اور پھر
دو"...... کرنل جوشن نے کہا۔

سر۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔

تمہاری رپورٹ کا منتظر رہوں گا۔ اوور اینڈ آل"۔ کرنل
کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہنری نے
کر دیا۔

مائمن۔ تم بھی میرے ساتھ آؤ تاکہ تم بھی اپنی آنکھوں سے
کہ یہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں جن کے بارے میں نہ
چیف کو یقین آ رہا ہے اور نہ کرنل جوشن کو"۔ ہنری نے
کہا۔ اس کے لہجے میں ناگواری کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔
جہ کرنل جوشن نے بتائی ہے ہنری وہ واقعی درست ہے۔

اگر کوئی زندہ ہوا اور اصل رپورٹ حکومت باچان تک پہنچ
واقعی ہم سب کے لئے مسئلہ بن جائے گا"...... سائمن
ہوئے کہا۔

"جب کوئی بچ ہی نہیں سکتا تو کیسے بچ جائے گا۔
آؤ"...... ہنری نے کہا اور پھر وہ وہاں سے نکل کر سائمن
مشین روم میں پہنچ گیا۔ خود وہ کنٹرولنگ مشین کے سامنے
جبکہ سائمن اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر ہنری
مشین آن کی اور اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سامنے
مشین کے پینل پر جھماکے سے بلب جل اٹھے اور اس کے
بڑی سی سکرین روشن ہو گئی۔ چند لمحوں بعد سکرین پر ایک
سے ایک منظر ابھرا۔ سکرین پر دور سے ایک چھوٹا سا جزیرہ نظر آ
تھا۔

"یہ تمہارا واگ جزیرہ ہے اور اب میں اسے کلوز اپ میں
ہوں"...... ہنری نے کہا اور سائمن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
کے ہاتھ تیزی سے مسلسل کنٹرولنگ مشین پر حرکت کر رہے
اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر نظر آنے والا واگ جزیرہ تیزی
قریب آتا دکھائی دے رہا تھا۔ پھر ایک جھماکے سے اس جزیرے
بیرونی منظر پوری سکرین پر پھیل گیا لیکن یہ منظر جزیرے کے
حصے کا منظر تھا۔

"اب غور سے دیکھو سائمن۔ کوئی آدمی نظر آ رہا ہے تمہیں

نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ کوئی آدمی تو کیا کوئی پرندہ اور جانور تک نظر نہیں آ
...... سائمن نے جواب دیا اور پھر ہنری نے مسکراتے ہوئے
لنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین پر جھماکے سے
بلے رہے اور پھر اس پر ایک اور منظر فکس ہو گیا اور اس کے ساتھ
صرف سائمن بلکہ ہنری بھی بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ یہ منظر
پر درختوں کے ایک جھنڈ کا تھا اور وہاں ایک عورت چلتی
جھنڈ سے باہر نکل رہی تھی اور پھر وہ عورت جھنڈ کے سامنے
ہو گئی۔ اب وہ اس انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جیسے کسی
چیک کر رہی ہو۔

"یہ۔ یہ عورت۔ یہاں یہ عورت۔ کیا مطلب"...... ہنری نے
لہجے میں کہا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"جھنڈ کے اندر دیکھو۔ اس کے ساتھی لازماً اندر موجود ہوں گے۔
عورت نہیں ہو سکتی"...... سائمن نے کہا اور ہنری نے تیزی
کنٹرولنگ مشین کو دوبارہ آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور سکرین پر
بار پھر جھماکے سے ہوئے اور چند لمحوں بعد ایک منظر دوبارہ
پر فکس ہوا تو ایک بار پھر ہنری اور سائمن دونوں بے اختیار
پڑے کیونکہ سکرین پر درختوں کے جھنڈ کا اندرونی منظر نظر آ
جہاں پانی کے چشمے کے قریب ایک آدمی درخت کے تنے کے
پشت لگائے ہوئے نیم دراز تھا اور اس کی آنکھیں بند تھیں جیسے

وہ سو رہا ہو۔ اس کے پیٹ پر کپڑا اس انداز میں بندھا ہوا تھا جیسے
زخمی ہو اور اس کے زخم پر کپڑا باندھا گیا ہو۔ اس آدمی کے علاوہ
جھنڈ میں اور کوئی آدمی نہ تھا۔
"اوہ۔ یہ آدمی یقیناً زخمی ہے ہنری اور یہ وہی آدمی ہے پاکیشیائی
ایجنٹ"...... سائمن نے کہا۔
"ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ یہی علی عمران ہے جس کی بات
کرنل جوشن کر رہے تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں بچ نکلنے میں
کامیاب ہو گئے ہیں لیکن اب میں ان پر موت بن کر ٹوٹ پڑوں گا"۔
ہنری نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"اور چیکنگ کر لو ہنری۔ ہو سکتا ہے کسی اور حصے میں اس کے
دوسرے ساتھی بھی موجود ہوں"...... سائمن نے کہا۔
"اگر ہوں گے بھی ہی تو ہلاک ہو جائیں گے۔ میں وہاں سٹار
میزائل فائر کر دیتا ہوں جو ان سب کو تباہ و برباد کر کے رکھ دے
گا"...... ہنری نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے سائیڈ روم کی طرف
گیا۔ اس کے چہرے پر اپنی بات کے غلط نکلنے پر خجالت کے
ساتھ غصے اور جھنجلاہٹ کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔ سائمن
خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ وہ پریس مشینری کا ماہر تھا جبکہ یہ دوسری قسم
کی مشینری تھی اس لئے وہ اس بارے میں کچھ نہ جانتا تھا اس لئے ظاہر
ہے وہ خاموش رہنے کے سوا اور کیا کر سکتا تھا"...... تھوڑی دیر
ہنری دوڑتا ہوا واپس آیا اور ایک بار پھر کنٹرولنگ مشین کے سامنے

گیا۔ اس نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو ایک بار پھر آپریٹ
شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر مسلسل جھماکے
نے شروع ہو گئے۔
"اب دیکھو یہ لوگ کس طرح ہلاک ہوتے ہیں"...... ہنری نے
اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بٹن پریس کیا تو سکرین پر دور
دوبارہ جزیرہ واگ کا منظر نظر آنے لگا۔ اسی لمحے سکرین پر ایک
سا آسمان میں تیرتا ہوا نظر آیا۔ یہ شعلہ ستارے کی شکل کا تھا
انتہائی تیزی سے فضا میں تیرتا ہوا اس جزیرے کی طرف بڑھتا چلا
رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی مشین سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے
پھر چند لمحوں بعد شعلہ جزیرے پر گر کر غائب ہو گیا اور ہنری اور
ئمن دونوں کی نظریں اب جزیرے پر جمی ہوئی تھیں۔ مشین سے
والی سیٹی کی آواز اب بند ہو گئی تھی۔
"ابھی یہ جزیرہ آگ کا بہت بڑا گولہ نظر آئے گا"...... ہنری نے کہا
جب کافی دیر تک ایسا منظر نظر نہ آیا تو ہنری بے اختیار اچھل
اس کے چہرے پر بے یقینی کے تاثرات نظر آنے لگے اور اس نے
ی سے کنٹرولنگ مشین کو ایک بار پھر آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔
بار پھر سکرین پر جھماکے شروع ہو گئے اور پھر چند لمحوں بعد
پر جزیرے کا اندرونی منظر نظر آنے لگا اور اس بار ہنری اور
ئمن دونوں یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ جزیرے پر ایک
سٹار میزائل کے پرزے بکھرے ہوئے تھے اور اس کے گرد ایک

عورت اور دو مرد کھڑے ہوئے تھے۔ یہ مرد پہلے نظر نہ آئے تھے
درختوں کے جھنڈ سے وہ زخمی علی عمران نکلتا ہوا دکھائی دیا۔
آدمی سہارا دے کر لا رہے تھے اور ان کا رخ اس طرف تھا جہاں
میزائل کے پرزے بکھرے ہوئے تھے اور جہاں دو مرد پہلے سے
تھے۔

"یہ کیا ہوا۔ سٹار میزائل جیسے طاقتور اور خطرناک میزائل نے
کام کیوں نہیں کیا اور یہ تو سارے پاکیشیائی ایجنٹ زندہ سلامت
موجود ہیں۔ ویری بیڈ"...... ہنری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"کیا مارکو تھم ریز کے سرکل کے باوجود سٹار میزائل کام
ہے"...... اچانک سائمن نے کہا تو ہنری بے اختیار اچھل پڑا۔
"اوہ۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ یہ تو مجھ سے انتہائی حماقت
گئی۔ مارکو تھم ریز کے سرکل کا تو مجھے خیال تک نہ آیا تھا۔
میزائل تو اس سرکٹ میں کام ہی نہیں کرتا۔ اوہ۔ ویری بیڈ
نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔
"لیکن مارکو تھم ریز کا سرکل تو سمندر میں ہو گا۔ جزیرے کی سطح
تو وہ پھیلا ہوا نہیں ہو گا جبکہ سٹار میزائل تو بیرونی سطح پر
ہے"...... سائمن نے کہا۔
"مارکو تھم ریز جب فائر ہوتی ہے تو اس کا مرکز جزیرے کی بیرونی
سطح پر قائم ہو جاتا ہے۔ وہاں سے یہ ریز پھیل کر نیچے سمندر کے اندر

جاتی ہیں"...... ہنری نے جواب دیا۔
"پھر کوئی ایسا میزائل فائر کرو جس پر ان ریز کا اثر نہ ہو"۔
نے کہا۔
"بس اور کوئی میزائل نہیں ہے۔ یہ سٹار میزائل ہی تھا جو فائر
تو وہاں لانچ پہنچے گی تاکہ وہاں مسلح افراد پہنچ کر فائرنگ
لوگوں کا خاتمہ کر دیں۔ ان لوگوں کے پاس کوئی اسلحہ
، جبکہ یہاں ریڈ آرمی کے مسلح افراد موجود ہیں جو آسانی سے
کر سکتے ہیں"...... ہنری نے کہا۔
"ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ یہاں سے کہیں نہیں جا سکتے اور ان
اسلحہ بھی نہیں ہے اور ایک آدمی زخمی بھی ہے جبکہ ان کی
بے حد کم ہے۔ تم وہاں ریڈ آرمی کا پورا دستہ بھیج دو اور وہ
مار گرائے گا"...... سائمن نے کہا تو ہنری نے کنٹرولنگ
نچلے حصے میں سے ایک مائیک سا نکال کر میز پر رکھا اور
ایک بٹن پریس کر دیا۔
"ہیلو۔ مشین روم انچارج ہنری کالنگ کیپٹن جاشورا۔
ہنری نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔
"کیپٹن جاشورا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد
میں بات کرتے ہوئے کیپٹن جاشورا نے جواب دیا۔
"جاشورا کرنل جوشن کے حکم پر میں نے واگ جزیرے کو
ہے۔ وہاں اس کی بیرونی سطح پر پاکیشیائی ایجنٹ موجود

ہیں۔ ان میں ایک عورت اور پانچ مرد ہیں۔ ان کے پاس
نہیں ہے اور ان میں سے ایک آدمی زخمی بھی ہے۔ تم دو ا
مسلح افراد لے جاؤ اور وہاں جا کر انہیں ہلاک کرا دو تاکہ میں
جوشن کو رپورٹ دے سکوں۔ وہ ان لوگوں کا خاتمہ ہر صورت
چاہتے ہیں۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔

"لیکن مسٹر ہنری یہ پاکیشیائی ایجنٹ تو میجر شانگ
کیسانو کے ساتھ آبدوز میں سوار ہو کر گئے تھے پھر یہ وہاں
گئے اور میجر شانگ اور مادام کیسانو کہاں گئے ہیں۔ اوور"
جاشورا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس آبدوز کو میں نے مائٹ میزائل کی مدد سے تباہ کر دیا
اس کا حکم خصوصی طور پر کرنل جوشن نے دیا تھا تاکہ یہ پاکی
ایجنٹ ختم ہو سکیں لیکن آبدوز کی تباہی کے باوجود یہ
ایجنٹ انتہائی پراسرار انداز میں جزیرہ واگ کی بیرونی سطح پر
ہیں جبکہ ان میں سے ایک آدمی زخمی بھی ہے جبکہ میجر شانگ
کیسانو اور آبدوز کا عملہ ہلاک ہو گیا ہے۔ میں نے کرنل جوشن
حکم پر وہاں سٹار میزائل فائر کیا تھا لیکن چونکہ وہاں سے نکلتے
ماسٹر ڈیوڈ نے اس کے گرد مار کو تھم ریز کا سرکل قائم کر دیا تھا تاکہ
جزیرہ مکمل طور پر سیلڈ ہو جائے اس لئے سٹار میزائل ضائع ہو گیا
اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے کہ تم مسلح افراد لے
وہاں جاؤ اور ان لوگوں کو ہلاک کر دو۔ اوور"...... ہنری نے

ہوئے کہا۔ اس نے یہ ساری تفصیل اس لئے بتائی
جاشورا پورے پس منظر کو جانتے ہوئے کام کرے
بار بار کرنل جوشن کا حوالہ اس لئے دیا تھا کہ کیپٹن
طرح مطمئن ہو جائے۔

ہیڈ۔ میجر شانگ ہلاک ہو چکے ہیں۔ ویری بیڈ۔ اوور"۔
را نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

اور اب جبکہ میجر شانگ اور کیپٹن جانسن دونوں ہلاک
تو اب کیڈو پر ریڈ آرمی کے انچارج تم ہو اس لئے میں نے
صیل بتا دی ہے تاکہ تم پوری ذمہ داری سے کام کرو۔ اگر
ہیں ہلاک کر دیا تو میں کرنل جوشن کو رپورٹ دیتے ہوئے
طور پر تمہارا ذکر کروں گا۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔

مسٹر ہنری۔ آئی ایم سوری۔ جب تک کرنل جوشن مجھے خود
میں یہ آپریشن نہیں کر سکتا کیونکہ مجھے کرنل جوشن نے
سے منع کیا ہوا ہے کہ ہم کیڈو سے ہٹ کر کام نہیں
۔ اوور"...... کیپٹن جاشورا نے صاف جواب دیتے ہوئے

نے مشین روم کا راستہ دیکھا ہوا ہے۔ اوور"...... ہنری
چباتے ہوئے کہا۔

میں ایک بار میجر شانگ کے ساتھ مشین روم میں
پاس آیا تھا۔ اوور"...... کیپٹن جاشورا نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"اوکے پھر یہاں آجاؤ میں تمہاری بات کرنل جوش
ہوں۔ اوور"...... ہنری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں آرہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری
سے کیپٹن جاشورا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو
ہنری نے مائیک آف کر کے اسے دوبارہ مشین کے نیچے ہک کر

"یہ کیپٹن جاشورا تو بہت وہمی ثابت ہوا ہے"...... سامنے
کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب کیا کیا جائے۔ کام تو کرنا ہی ہے"......
نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد مشین روم کا بیرونی دروازہ
اور ایک باچانی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر باقاعدہ ریڈ آرمی
یونیفارم تھی جس پر کیپٹن کا بیج لگا ہوا تھا۔

"آؤ بیٹھو کیپٹن جاشورا اور پہلے تم سکرین پر دیکھ لو کہ یہ
کتنی تعداد میں ہیں اور مسلح بھی نہیں ہیں"...... ہنری نے
والے سے کہا تو آنے والے نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر سائمن
پاس کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ہنری نے کنٹرولنگ مشین کے
آپریٹ کرنے شروع کر دیئے کیونکہ کال کرتے ہوئے اس
سکرین آف کر دی تھی۔ چند لمحوں بعد سکرین جھماکے سے روشن
گئی اور پھر اس پر ایک منظر فکسڈ ہو گیا۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں
میزائل کے پرزے زمین پر بکھرے ہوئے نظر آرہے تھے لیکن

آدمی موجود نہ تھا۔

یکھو یہ سٹار میزائل کے پرزے بکھرے ہوئے ہیں جو وہاں
مز کے سرکٹ کی وجہ سے ناکام رہا ورنہ مجھے تمہیں کال
ضرورت نہ پڑتی۔ یہ میزائل پورے جزیرے کے اوپر والے
لاکر راکھ کر دیتا اور یہ لوگ ختم ہو جاتے"...... ہنری نے
را سے مخاطب ہو کر کہا۔

پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں۔ کیا وہاں سے چلے تو نہیں
کیپٹن جاشورا نے کہا۔

کہاں جا سکتے ہیں۔ ان کے پاس کوئی ذریعہ ہی نہیں
ہنری نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار
لگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی
ایک بار پھر جھماکے ہونے لگے۔ چند لمحوں بعد جب منظر
تو کیپٹن جاشورا چونک پڑا کیونکہ درختوں کے جھنڈ کا
منظر نظر آرہا تھا اور وہاں پانی کے چشمے کے پاس اس زخمی علی
ساتھ ایک عورت اور چار مرد موجود تھے۔ وہ آپس میں
نے میں مصروف تھے لیکن ظاہر ہے ان کی آوازیں یہاں
سکتی تھیں البتہ وہ سب واضح طور پر نظر آرہے تھے۔

میں نے دیکھ لیا ہے۔ یہ واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور
...... کیپٹن جاشورا نے کہا تو ہنری نے مشین کا بٹن
سائیڈ پر پڑا ہوا جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھا کر

اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن
کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ ہنری کالنگ۔ اوور "...... ہنری نے بار با
ہوئے کہا۔

" یس۔ کرنل جوشن اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"
لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کرنل جوشن نے اپنی مخصوص چیختی
میں جواب دیا۔

" سر۔ پاکیشیائی ایجنٹ آبدوز تباہ ہو جانے کے باوجو
گئے ہیں اور اس وقت وہ جزیرہ واگ کے اوپر موجود ہیں
ہنری نے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کیا کہا ہے تم نے۔ اوور"
جوشن نے اس بار حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" میں نے آپ کے حکم کے مطابق وہاں خوفناک سٹار
کیا لیکن سٹار میزائل نے وہاں کام ہی نہیں کیا کیونکہ ماسٹر ڈیو
مار کو تھم ریز کا سرکٹ قائم کر کے جزیرے کو مکمل طور پر سیلڈ
تھا جس پر میں نے ریڈ آرمی کے کیپٹن جاشورا کو کال کیا کہ وہ لا
میں مسلح افراد کو وہاں لے جائے اور انہیں ہلاک کر دے کیونکہ
میں سے جو علی عمران نامی ایجنٹ ہے وہ شدید زخمی ہے۔ اس
بھی نہیں جاتا جبکہ اس کے باقی ساتھی وہاں ایک عورت اور
ہیں لیکن یہ سب غیر مسلح ہیں اور اب اس کے سوا اور کوئی چارہ

وہاں جا کر ہلاک کیا جائے لیکن کیپٹن جاشورا نے آپ
یہ آپریشن کرنے سے انکار کر دیا ہے اس لئے میں نے
روم میں بلایا ہے اور وہ اس وقت میرے پاس موجود
...... ہنری نے کہا۔

چیک کیا ہے میجر شانگ وہاں موجود ہے یا نہیں۔
کرنل جوشن نے پوچھا۔

نے چیک کر لیا ہے۔ میجر شانگ ڈولفن کی مادام کیسانو
عملے میں سے کوئی بھی وہاں موجود نہیں ہے۔ صرف یہ
ایجنٹ وہاں موجود ہیں۔ اوور "...... ہنری نے جواب دیتے

ممکن ہو گیا کہ یہ سب بچ جائیں اور باقی سب ہلاک ہو
...... کرنل جوشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

جناب سو فیصد یقین تھا کہ یہ لوگ کسی صورت بھی
لیکن نجانے یہ کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں کہ سمندر کی
موجود آبدوز کے مکمل طور پر تباہ ہو جانے کے باوجود یہ لوگ
زندہ بچ گئے ہیں بلکہ جزیرے پر بھی پہنچ جانے میں کامیاب ہو
زخمی بھی صرف ایک آدمی ہوا ہے۔ اوور "...... ہنری نے
دیتے ہوئے کہا۔

وجہ سے تو ان لوگوں کی شہرت ہے کہ یہ لوگ انتہائی
انداز میں کام کرتے ہیں۔ بہرحال سپر چیف کا شک درست

ثابت ہوا ہے اور ہم بھی بچ گئے ہیں ورنہ اگر ہم ویسے ہی
حکومت کو دے دیتے اور ادھر یہ لوگ بھی اصل صورت
دیتے تو سارا سیٹ اپ ہی ختم ہو جاتا۔ بہرحال اب انہیں
میں ہلاک ہونا چاہئے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔
"یس سر۔ اسی لئے تو میں نے کیپٹن جاشورا کو کہا ہے
افراد لے کر وہاں جائے اور انہیں ہلاک کر دے کیونکہ اب
سوا اور کوئی صورت نہیں ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم نا
جائیں تو یہ لوگ خود بخود وہاں بھوک سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر
جائیں گے۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔
"نہیں۔ اگر وہ لوگ اتنی آسانی سے مرنے والے ہوتے
بات تھی۔ انہیں یقینی طور پر ہلاک ہونا چاہئے لیکن یہ کا
جاشورا کیسے کرے گا۔ بہرحال بات کراؤ کیپٹن جاشورا
اوور"...... کرنل جوشن نے کہا اور ہنری نے ٹرانسمیٹر کیپٹن جا
کی طرف بڑھا دیا۔
"ہیلو سر میں کیپٹن جاشورا بول رہا ہوں سر۔ اوور"...
جاشورا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"کیپٹن جاشورا۔ کیا تم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو واگ جا
طور پر ہلاک کر سکتے ہو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔
"یس سر۔ میں دس مسلح سپاہی ساتھ لے جاتا ہوں اور ا
ہلاک کر دوں گا۔ اوور"...... کیپٹن جاشورا نے کہا۔

تمہارے پاس کس قسم کا اسلحہ ہے۔ اوور"...... کرنل جوشن

"مشین گنیں اور میزائل گنیں ہیں سر۔ اوور"...... کیپٹن
نے کہا۔
لوگ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اور انتہائی تربیت یافتہ
۔ ایسا نہ ہو کہ وہ الٹا تمہارا اسلحہ چھین کر تمہیں ہلاک کر
ر پھر تمہاری لانچوں پر قبضہ کر کے یہاں کیڈو پہنچ جائیں۔
...... کرنل جوشن نے کہا۔
یسا نہیں ہو گا سر۔ میں خیال رکھوں گا۔ اوور"...... کیپٹن
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
کے۔ تم ایسا کرو کہ دو لانچوں میں کم از کم بیس مسلح افراد
جاؤ۔ ایک لانچ جزیرے کے قریب جائے گی جبکہ دوسری لانچ
سے دور روک لینا اور پھر وہاں جاتے ہی فائر کھول دینا۔
فکر مت کرنا لیکن انہیں ہلاک ہونا چاہئے اور جب ضرورت
تو دوسری لانچ کو کال کر لینا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے
اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔
یس سر۔ ایسا ہی ہو گا سر۔ اوور"...... کیپٹن جاشورا نے جواب
ئے کہا۔
کے۔ انتہائی احتیاط اور ہوشیاری سے آپریشن مکمل کرو۔ اگر
پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا تو تمہیں میجر بھی بنا دیا

جائے گا اور انعام بھی دیا جائے گا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے

"یس سر۔ میں آپ کی توقعات پر پورا اتروں گا سر۔ اوور"۔
جاشورا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اب ہنزی سے بات کراؤ۔ اوور"...... کرنل جوشن
کہا تو کیپٹن جاشورا نے ٹرانسمیٹر ہنزی کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر میں ہنزی بول رہا ہوں سر۔ اوور"...... ہنزی
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہنزی تم نے کیپٹن جاشورا اور اس کے آدمیوں کو یہاں
مکمل طور پر مانیٹر کرنا ہے اگر یہ لوگ کامیاب ہو جائیں تو تمہا
ورنہ اگر علی عمران اور اس کے ساتھی انہیں ختم کر کے ا
قبضہ کر کے کیڈو کی طرف آنے لگیں تو تم نے انہیں کیڈو پہنچنے
پہلے ہلاک کر دینا ہے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ پھر تو وہ انتہائی آسانی سے ہلاک ہو جائیں گے سر کیو
مار کو تھم ریز کا سرکل واگ جزیرے پر ہی ہے۔ اس سے باہر نہ
ہے۔ ویسے میرا خیال ہے کہ وہ غیر مسلح اور زخمی ہیں اس لئے کیپٹن
جاشورا آسانی سے آپریشن مکمل کر لیں گے۔ اوور"۔ ہنزی نے
دیتے ہوئے کہا۔

"بہر حال جو میں نے حکم دیا ہے اس کی پوری پوری تعمیل
چاہئے۔ تم نے اب بالکل غفلت نہیں کرنی۔ فاصلہ کافی ہے
میں خود کیڈو آ کر اس آپریشن کی کمانڈ کرتا لیکن میں چاہتا ہوں کہ

ان لوگوں کا خاتمہ ہو جائے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔
آپ فکر نہ کریں سر۔ آپ کے احکامات کی مکمل تعمیل ہو گی۔
...... ہنزی نے جواب دیا۔
جب یہ آپریشن مکمل ہو جائے تو تم نے مجھے فوراً رپورٹ دینی
مجھے بے حد فکر رہے گی۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔
یس سر۔ اوور"...... ہنزی نے جواب دیا۔
اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ
ختم ہو گیا تو ہنزی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
ٹر آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی کیپٹن جاشورا اٹھ کھڑا ہوا۔
کیپٹن جاشورا تمہارے لئے موقع ہے ترقی کرنے کا اس لئے
احتیاط سے کام کرنا"...... ہنزی نے کہا۔
بے فکر رہیں۔ ہم تربیت یافتہ لوگ ہیں البتہ آپ کیڈو اور
کے درمیان حفاظتی سرکٹ ختم کر دیں"...... کیپٹن جاشورا
مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔
کرنل جوشن بھی کمال کرتے ہیں۔ مسلح افراد کے مقابلے میں
لح اور زخمی لوگ کیا کر سکتے ہیں"...... کیپٹن جاشورا کے جانے
سائمن نے کہا۔
لوگ واقعی خطرناک ہیں۔ اب تو مجھے بھی یقین آ گیا ہے"۔
نے جواب دیا اور سائمن نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا
ہنزی حفاظتی اقدامات آف کرنے میں مصروف ہو گیا۔

عمران آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا کہ اچانک باہر سے جولیا کی
ہوئی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار اچھل کر بیٹھ گیا۔ اس
بیٹھتے ہی اس کے جسم میں درد کی انتہائی تیز لہریں سی دوڑ گئیں۔
" سٹار میزائل۔ سٹار میزائل "...... اسی لمحے جولیا چیختی ہوئی
آئی۔

" کہاں ہے۔ کہاں "...... عمران نے انتہائی بے چین ہو
پوچھا۔

" وہ دور سمندر سے اچانک نمودار ہوا ہے اور اس جزیرے
طرف آرہا ہے "...... جولیا نے وحشت بھرے لہجے میں کہا۔
" اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو انتہائی خطرناک میزائل ہے۔ کہاں
سارے ساتھی۔ انہیں بلاؤ۔ جلدی کرو "...... عمران نے کہا تو
اسی طرح وحشت بھرے انداز میں دوڑتی ہوئی دوبارہ جھنڈ سے

گئی جبکہ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کا ذہن سٹار
کا سنتے ہی دھماکوں کی زد میں آگیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ
میزائل انتہائی خطرناک میزائل ہے۔ وہ اگر اس جزیرے پر فائر
یا تو وہ سب کسی صورت بھی نہ بچ سکیں گے۔ پھر اسے دور سے
ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے
کی کوشش کی لیکن اسے چکر سا آیا اور وہ دوبارہ لیٹ جانے پر
ہو گیا۔

باس۔ کیا سٹار میزائل مار کو تھم ریز کے سرکٹ کے باوجود کام
گا "...... اچانک جھنڈ کے اندر دوڑ کر آتے ہوئے ٹائیگر کی آواز
دی تو عمران ایک بار پھر بے اختیار اچھل پڑا اور اس کے ساتھ
کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔
اوہ۔ اوہ۔ خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ تو واقعی رحیم و کریم
تو نے اپنی رحمت سے ہمیں بچا لیا ہے "...... عمران نے بے
ہو کر کہا۔
کیا ہوا باس۔ آپ کی طبیعت خراب ہو رہی ہے "...... ٹائیگر
بھول کر عمران پر جھک گیا۔
اوہ نہیں۔ فکر مت کرو۔ مار کو تھم ریز کے سرکٹ کی وجہ سے
میزائل کام نہیں کرے گا۔ تم جا کر سب کو بتا دو "...... عمران

میرا بھی یہی خیال تھا لیکن آپ سے کنفرمیشن ضروری تھی "۔

ٹائیگر نے کہا اور مڑ کر تیزی سے دوڑتا ہوا وہ جھنڈ سے باہر چلا گیا
چند لمحوں بعد ایک خوفناک دھماکے کی آواز جھنڈ سے کچھ فاصلے
سنائی دی اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے لیکن چند لمحوں بعد
جولیا سمیت سارے ساتھی دوڑتے ہوئے جھنڈ میں داخل ہوئے۔ ان
سب کے چہرے کھلے ہوئے تھے۔

"خدا کا کرم ہو گیا عمران صاحب۔ وہ سٹار میزائل گر کر پھٹ
ہے لیکن اس کا کوئی ردعمل نہیں ہوا۔ ٹائیگر کی بات ٹھیک تھی"
صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ٹائیگر نے بروقت سوچ لیا تھا ورنہ میں بھی پریشان ہو
تھا۔ بہرحال مجھے سہارا دے کر وہاں لے چلو۔ میں اسے دیکھنا چاہتا
ہوں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اور صفدر عمران کی طرف
اور اسے سہارا دے کر کھڑا ہونے میں مدد دینے لگے جبکہ جولیا
اور کیپٹن شکیل دوڑتے ہوئے دوبارہ باہر چلے گئے۔ تھوڑی دیر
عمران، صفدر اور ٹائیگر کے سہارے چلتا ہوا جھنڈ سے نکلا تو کچھ فاصلے
پر اس نے جولیا، تنویر اور کیپٹن شکیل کو کھڑے ہوئے دیکھا۔
عمران وہاں پہنچا تو اس نے زمین پر واقعی میزائل کے پرزے بکھرے
ہوئے دیکھے۔

"تم نے کیسے پہچانا جولیا کہ یہ سٹار میزائل ہے"...... عمران
جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کا شعلہ آسمان کی طرف بلند ہو رہا تھا اور یہ شعلہ

تھا۔ پھر کافی بلندی پر جا کر سیدھا ہوا اور اس کا رخ اس جزیرے
ہو گیا تھا"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی خوفناک میزائل تھا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا
جسے ہم اپنے خلاف سمجھ رہے تھے کہ جزیرہ مار کو تھم ریز کی وجہ
یلڈ ہے اور ہم کچھ نہیں کر پا رہے اس نے ہمیں اس میزائل کی
سے بچا لیا ہے۔ واقعی اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے ورنہ ہمارے
نے کا ایک فیصد سکوپ بھی نہ تھا"...... عمران نے مسکراتے
کہا۔

اس سٹار میزائل کے فائر کرنے کا مطلب ہے عمران صاحب کہ
جزیرے سے ہمیں باقاعدہ کسی مشین پر چیک کیا جا رہا ہے"۔
شکیل نے کہا۔

ہاں۔ اب اس بات میں کوئی شک نہیں رہا اور انہیں بہرحال
ہو گیا ہے کہ ہم آبدوز کی تباہی کے باوجود زندہ بچ کر یہاں پہنچ
ہیں اس لئے انہوں نے سٹار میزائل فائر کیا ہے اور اب انہوں
بھی چیک کر لیا ہو گا کہ ان کے سٹار میزائل نے کام نہیں
...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہو سکتا ہے کہ اب وہ کوئی ایسا میزائل فائر کریں جو مار کو تھم
کے باوجود کام کر جائے"...... جولیا نے کہا۔

نہیں۔ اس سے زیادہ طاقتور اور خوفناک میزائل اور کوئی نہیں
اور اگر اس نے کام نہیں کیا تو دوسرا کیا کام کرے گا"۔ عمران

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب مار کو تھم ریز کا سرکٹ تو جزیرے سے سمندر میں ہو گا۔ پھر یہاں اوپر اس میزائل نے کام کیوں کیا"...... صفدر نے کہا۔

" اس لئے کہ مار کو تھم ریز کا مرکز جزیرے کے اوپر کہیں ہے جہاں سے یہ ریز پھیل کر سمندر میں کام کر رہی ہیں جو ہمیں نہیں آ رہیں لیکن بہرحال ہے ہی"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اب ہمیں کیا کرنا چاہئے ہم تو بری طرح پھنس کر رہ گئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" سوائے صبر کے اور کیا کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب کے ستے ہوئے چہرے اس کی بات سن کر بے اختیار کھل سے گئے۔

" باس۔ میرا خیال ہے کہ اب وہ کیڈو سے ریڈ آرمی کے مسلح افراد کو یہاں بھیجیں گے اور ان کے پاس کوئی صورت نہیں ہے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

" ہاں دیکھو۔ بہرحال میرا زخم شاید خراب ہو گیا ہے۔ مجھے بے حد تکلیف ہو رہی ہے اور چکر سے آ رہے ہیں مجھے واپس لے جا کر وہاں لٹا دو اور زخم کو دوبارہ پانی سے دھو ڈالو"...... عمران نے کہا تو جولیا

پر یکلخت انتہائی تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

اوہ۔ اوہ۔ چلو لے چلو اسے۔ میں خود زخم دھوتی ہوں۔ یہاں میڈیکل باکس بھی نہیں ہے"...... جولیا نے انتہائی تشویش لہجے میں کہا۔

تمہارے ہاتھ میرے زخم کے لئے مسیحائی کا کام کریں گے۔ باکس کی کیا ضرورت ہے"...... عمران نے واپس مڑتے کہا۔

اس میں نے آپ کا زخم دیکھا ہے اور بغیر میڈیکل باکس کے پانی سے دھونے سے وہ ٹھیک نہیں ہو گا بلکہ اسے اب سوائے کے کہ جلا دیا جائے اور کوئی صورت نہیں ہے ورنہ"...... ٹائیگر کہتے کرتے رک گیا۔

ہاں۔ ویری گڈ۔ اوہ ٹائیگر کا ذہن واقعی کام کر رہا ہے۔ ویری ...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب۔ کیسے جلا دینا چاہئے۔ اس کا کیا مطلب ہوا"۔ جولیا ہو کر کہا۔

مس جولیا اس سٹار میزائل کے پرزے اس وقت آگ سے بھی گرم ہوں گے اور انہیں ٹھنڈا ہونے میں کافی وقت لگے گا۔ ان سے زخم کو جلایا جا سکتا ہے ورنہ یہ زخم خراب ہوتا چلا جائے گا سکتا ہے کہ باس کی زندگی بھی داؤ پر لگ جائے"...... ٹائیگر

" لیکن جلانے سے کیا ہو گا"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے
کہا۔
" زخم مزید گلنے سڑنے سے رک جائے گا"...... ٹائیگر نے کہا
پھر کیپٹن شکیل نے بھی اس کی تائید کر دی۔
" لیکن ان جلتے ہوئے ٹکڑوں کو اٹھاؤ گے کیسے"...... جولیا
کہا۔
" ہم انہیں بوٹ کی ٹھوکریں مار کر جھنڈ میں لے جائیں
کیونکہ انہیں باہر پانی کی مدد سے کسی حد تک ٹھنڈا کرنا پڑے گا،
اگر اس طرح جسم سے لگا دیا تو نتیجہ زیادہ خطرناک نکل
ہے"...... ٹائیگر نے کہا اور پھر عمران نے بھی اس کی بات کی
کر دی۔ چنانچہ اس بار تنویر اور جولیا نے عمران کو سہارا دیا او
جھنڈ میں لے آئے جبکہ صفدر، ٹائیگر اور کیپٹن شکیل نے بڑی مشکل
سے ٹھوکریں مار مار کر انتہائی گرم ٹکڑوں کو وہاں سے جھنڈ میں پہنچایا
اور پھر جب عمران کے پیٹ کے زخم سے کپڑا ہٹایا گیا تو جولیا نے
اختیار منہ پھیر لیا کیونکہ عمران کا یہ زخم واقعی کناروں سے خراب
گیا تھا۔
" فکر مت کرو جولیا تنویر سے پہلے میں نہیں مر سکتا"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" یہ موقع ہے ایسی بات کرنے کا۔ کبھی تو سوچ کر بات کر لیا
کرو"۔ جولیا سے پہلے تنویر نے کہا۔

واہ۔ پھر تو یہ زخم میرے لئے نعمت ہے کہ تنویر کو بھی مجھ سے
ہو گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
خاموش رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں عمر خضر عطا کرے"...... جولیا
وہانسے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تیز تیز قدم
دوبارہ جھنڈ کے باہر کی طرف بڑھ گئی۔
بس یہ مہربانی کرنا کہ کوئی اور میزائل نہ دیکھ لینا"...... عمران
سکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے لیکن جولیا نے
اب نہ دیا اور جھنڈ سے باہر نکل گئی۔
تنویر اور صفدر تم عمران صاحب کو پکڑ لو"...... کیپٹن شکیل

ارے نہیں۔ فکر مت کرو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

نہیں عمران صاحب۔ یہ انسان کے لئے ناقابل برداشت
ہے اور آپ چاہے لاکھ مضبوط اعصاب کے مالک ہوں لیکن
انسانی برداشت کی ایک حد ہوتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے

مجھے معلوم ہے تم فکر مت کرو۔ میں اپنے ذہن کو بلینک کر لیتا
پھر مجھے کچھ محسوس نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس کے
ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ ٹائیگر اور کیپٹن شکیل نے
پرزے پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ جب وہ پرزہ کسی حد تک

ٹھنڈا ہو گیا تو اس کپڑے سے جو انہوں نے زخم پر باندھا
پرزے کو اٹھا کر عمران کے زخم پر رکھ دیا۔ گوشت جلنے کی چڑ
سنائی دی لیکن عمران کے جسم میں معمولی سی حرکت بھی
تھی۔ چند لمحوں بعد انہوں نے پرزہ اٹھا کر ایک طرف رکھا
دوسرے پرزے پر پانی ڈال کر انہوں نے اسی انداز میں اسے بھی
کے دوسرے کنارے پر رکھ دیا۔ پھر اسے اٹھا کر ایک طرف رکھ
زخم اب واقعی جل چکا تھا۔

" بس۔ اب خطرے کی کوئی بات نہیں ہے"...... کیپٹن
نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" لیکن عمران صاحب تو اپنے ذہن کو بلینک کر چکے ہیں
انہیں کیسے بتایا جائے کہ علاج مکمل ہو چکا ہے"...... صفدر
کہا۔

" باس کو معلوم ہو گا کہ علاج میں کتنی دیر لگ سکتی ہے اس
بے فکر رہو۔ انہوں نے اپنے ذہن کو ایڈجسٹ کر لیا ہو گا"۔
نے جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" کیا تم بھی ذہن بلینک کرنے کی مشقیں کرتے رہتے
صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

" ہاں۔ میں عمران صاحب کا شاگرد ہوں اس لئے میں وہ
مشقیں باقاعدگی سے کرتا ہوں جو باس کرتے ہیں"...... ٹائیگر
مسکراتے ہوئے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

بھی عمران صاحب کی طرح مشقیں کرنی چاہئیں"۔ صفدر

نہیں اسے کس وقت یہ مشقیں کرنے کا وقت مل جاتا
نے تو کئی بار کوشش کی لیکن ناغہ ہو جاتا ہے اور ان
کے ساتھ یہی مسئلہ ہے کہ اگر ان میں باقاعدگی نہ ہو تو پھر
فائدہ نہیں ہوتا"...... اس بار تنویر نے جواب دیا اور سب
انداز میں سر ہلا دیئے جیسے واقعی ان کے لئے یہ انتہائی اہم

خیال ہے کہ جب تک عمران صاحب کا ذہن دوبارہ کام
کرے تب تک ہمیں باہر کی نگرانی کرنی چاہئے تاکہ کہیں
کہ ہم پر اچانک حملہ ہو جائے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو
اختیار اٹھ کھڑے ہوئے البتہ ٹائیگر وہیں بیٹھا رہا اور پھر
جھنڈ سے باہر نکل گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ایک
آنکھیں کھول دیں۔

آپ کے زخم کا علاج ہو گیا ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو
اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ایک نظر اپنے زخم کو دیکھا
مسکرا دیا۔

اب معاملہ ٹھیک ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی علاج
...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو ٹائیگر
سے اٹھ کر اسے سنبھالنا چاہا۔

"اوہ نہیں۔اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔زخم خراب
کی وجہ سے زہر خون میں شامل ہو رہا ہے جس کی وجہ سے کمزوری
رہی تھی۔اب میں اپنے آپ کو سنبھال لوں گا"...... عمران نے
کے اشارے سے اسے ہٹاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے باقاعدہ
مخصوص انداز میں ورزش کرنا شروع کر دی۔

"یہ کون سی ورزش ہے باس"...... ٹائیگر نے حیرت
میں کہا کیونکہ یہ اس کے لئے نئی چیز تھی۔

"یہ فوری توانائی بحال کرنے کے لئے ہوتی ہے"...... عمران
مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ٹائیگر غور سے اسے دیکھنے لگا
لمحوں بعد عمران مسکراتا ہوا رک گیا اور واقعی اس کے چہرے
آنے والی کمزوری اس ورزش کے بعد غائب ہو چکی تھی اور
ساتھ ہی اس کے چہرے پر وہ مخصوص چمک بھی آ گئی تھی
بہترین صحت کی غمازی کرتی ہے۔

"یہ سب کہاں گئے ہیں"...... عمران نے چند لمحے زور
سانس لینے کے بعد ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"باہر گئے ہیں تاکہ نگرانی کی جا سکے۔میں آپ کی وجہ سے
رک گیا تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے۔آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ بھی مڑ کر
بیرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔اب وہ نارمل انداز میں چل رہا
"عمران صاحب۔عمران صاحب"...... اچانک ایک

چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"خالی چیخ رہے ہو۔کوئی پھل وغیرہ بھی ساتھ پھینک
عمران نے منہ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔

صاحب دور سے دو بڑی لانچیں جزیرے کی طرف آتی
رہی ہیں"...... صفدر نے اس کی بات کا جواب دینے کی

دور ہیں اور کس طرف سے آ رہی ہیں"...... عمران نے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا لیکن صفدر کوئی جواب دینے کی
ے درخت سے نیچے اتر آیا۔

صاحب۔وہ دو لانچیں ہی ہیں۔پہلے صرف دھبے نظر آ
لیکن اب میں نے چیک کر لیا ہے وہ لانچیں ہیں اور ان میں
میں آدمی موجود ہیں۔کیڈو جزیرے کی طرف سے یہ لوگ آ
...... صفدر نے درخت سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔اسی لمحے
تھی بھی ادھر ادھر سے نکل کر ان کے قریب پہنچ گئے۔

"کتنے آدمی ہوں گے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے

لگتے ہیں۔بیس پچیس تو ہوں گے"...... صفدر نے

ازاً کتنی دیر میں یہاں پہنچ جائیں گے"...... عمران نے

"آدھا گھنٹہ لگ جائے گا"...... صفدر نے جواب دیا۔
"اوکے۔ جلدی کرو غوطہ خوری کے لباس پہنو اور
ایک طرف کود جاؤ جو کیڈو سے مخالف سمت میں ہے۔ تم نے
کر سائیڈوں سے ہو کر سامنے کی طرف جانا ہے اور
کوشش کرنی ہے کہ ان لانچوں پر قبضہ کر لو۔ یہ یقیناً ریڈ آرمی
انتہائی تربیت یافتہ اور مسلح لوگ ہوں گے"...... عمران نے کہا
"لیکن اتنے آدمیوں کو بغیر اسلحہ کے کیسے ہلاک کیا
جولیا نے کہا۔
"مجھے صرف لانچوں سے دلچسپی ہے آدمیوں سے نہیں اس
نے صرف لانچوں پر قبضہ کرنا ہے ورنہ ہم سب مارے
ہیں"...... عمران نے کہا۔
"تو کیا تم کیڈو جانا چاہتے ہو"...... جولیا نے کہا۔
"یہ بعد میں سوچیں گے۔ جلدی کرو ورنہ وہ ہمارے
جائیں گے"...... عمران نے کہا تو وہ سب تیزی سے واپس
طرف بھاگے جہاں ایک طرف ان کے غوطہ خوری کے جدید
لباس موجود تھے البتہ ٹائیگر وہیں موجود تھا۔
"تمہیں کیا تحریری درخواست دینی پڑے گی"...... عمران نے
لہجے میں کہا۔
"باس۔ میں آپ کی وجہ سے رک گیا ہوں۔ آپ کا
خراب ہو گیا تھا آپ کیا کریں گے"...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے

میری فکر مت کرو جاؤ"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا تو
سر ہلاتا ہوا فوراً جھنڈ کی طرف بڑھ گیا تو عمران تیز تیز قدم اٹھاتا
کو بڑھ گیا جدھر سے یہ لانچیں آ رہی تھیں۔ اس کا خیال تھا
میں اتر جائے گا اور غوطہ لگا لے گا لیکن اس سے پہلے وہ ان
کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔ پھر جب وہ کنارے پر پہنچا تو اس نے دور
ی دو لانچوں کو جزیرے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ وہ تیزی
رے کے نیچے کٹے پھٹے حصے میں اتر گیا اور چند لمحوں بعد وہ
ھاڑی میں داخل ہو کر اس انداز میں چھپ گیا کہ جب تک
ی کھاڑی کے اندر نہ داخل ہو اسے چیک نہ کر سکتا تھا لیکن
ایک سائیڈ سے سمندر کو آسانی سے دیکھا سکتا تھا۔ اس نے
اخل ہونے کا ارادہ ترک کر دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ
کے افراد خاصے تربیت یافتہ ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ
ندھا دھند جزیرے پر پہنچ کر حملہ نہ کریں اور پھر وہی ہوا۔
دیر بعد اس نے دونوں لانچوں کو جزیرے سے کافی فاصلے پر
یں ہی ساکت ہوتے دیکھا۔ ان میں بیس مسلح افراد سوار تھے
پاس مشین گنوں کے ساتھ ساتھ میزائل گنیں بھی تھیں۔
کے جسموں پر باقاعدہ ریڈ آرمی کی یونیفارم موجود تھی۔ پھر
نچ وہیں رک گئی جبکہ ایک لانچ جزیرے کی طرف بڑھنے لگی
ہ تقریباً اسی جگہ پہنچ کر رک گئی جہاں قریب ہی عمران کھاڑی

میں چھپا ہوا تھا۔ پھر آدھے آدمی لانچ سے اترے اور بجلی کی ی
سے دوڑتے ہوئے جزیرے پر چڑھنے لگے جبکہ دوڑتے دوڑتے وہ
یکلخت مڑے اور پھر وہ دونوں اس کھاڑی پر پہنچ کر رک گئے۔

"خبردار ہاتھ اٹھا کر باہر آجاؤ ورنہ کھاڑی میں میزائل فائر کر دیں
گے۔ ہم نے تمہیں اندر چھپتے دیکھ لیا تھا"...... ایک آدمی نے
ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس
اس نے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھے اور پھر کھاڑی کے دہانے سے
آگیا اور دوسرے لمحے ایک آدمی اس پر جھپٹ پڑا جبکہ دوسرے نے
مشین گن کی نال اس کے جسم پر لگا دی اور دوسرے لمحے عمران
دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے ان میں ہتھکڑی پہنا دی

"اوپر چلو"...... ہتھکڑی لگانے کے بعد اسے حکم دیا گیا اور
خاموشی سے مڑا اور چند لمحوں بعد وہ جزیرے پر چڑھ گیا۔ ایک
وہاں کنارے پر موجود تھا۔ اس کے سینے پر کیپٹن کا بیج تھا۔ ا
کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔

"اوہ۔ یہی تو مین آدمی ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے"
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن کیوں نہ اسے گولی مار دی جائے۔ یہ تو سب
خطرناک ہو گا"...... ایک سپاہی نے کہا۔

"نہیں۔ یہ غیر مسلح ہے۔ پہلے اس کے ساتھی ہاتھ آ جا
اکٹھے انہیں گولیاں مار دی جائیں گی"...... کیپٹن نے کہا او

لئے ہوئے درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھنے لگے۔ عمران بڑے
انداز میں چل رہا تھا۔ اس نے ہتھکڑی کھولنے کی کوشش نہ
کیونکہ دونوں مسلح سپاہی اس کے عقب میں چل رہے تھے
کیپٹن آگے آگے تھا۔ اسی لمحے دو آدمی دوڑتے ہوئے ان کی طرف

جزیرہ خالی ہے کیپٹن"...... ان میں سے ایک نے کہا تو کیپٹن
ہی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا زیرو فائیو ٹرانسمیٹر
اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

کیپٹن جاشورا بول رہا ہوں۔ یہ لوگ جزیرے پر موجود نہیں
لئے یہ لازماً سمندر میں اتر گئے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ ان
غوطہ خوری کے لباس بھی ہوں اس لئے سمندر میں چاروں
کسم ریز فائر کر دو"...... کیپٹن نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا
نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ ٹارا کسم ریز کے
ہیں وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس سے سمندر میں آکسیجن کی
انتہائی کمی ہو جائے گی۔ یہ محدود ایریئے میں اور محدود وقت کے
ہے لیکن بہرحال اس ایریئے میں جو غوطہ خور بھی موجود ہو
بے ہوش ہو کر سطح پر آجائے گا۔ چنانچہ وہی ہوا۔ تھوڑی
اس کے ساتھی بے ہوشی کے عالم میں اور غوطہ خوری کے
میں ریڈ آرمی کے کاندھوں پر لدے ہوئے ان تک پہنچ گئے۔
کے حکم پر ان کے غوطہ خوری کے لباس اتار کر ان کے ہاتھ

بھی عقب میں کر کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں۔

"بس ان کی تعداد اتنی ہی ہے اس لئے ریز فائرنگ دو"...... جولیا اور اس کے سارے ساتھیوں اور ٹائیگر کے پہنچ، بعد کیپٹن جاشورا نے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر پر حکم دیتے ہوئے کہا کے ساتھ ہی عمران کے سارے ساتھی باری باری ہوش میں شروع ہو گئے۔ وہ سب حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اٹھ ہوئے تھے۔

"سنو۔ سب لوگ جزیرے پر آ جائیں اب خطرہ ختم ہے"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کیپٹن جاشورا نے پھر زیرو فائیو ٹرانسمیٹر پر حکم دیا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس اسے جیب میں ڈال لیا۔

"اب انہیں درختوں کے جھنڈ کی طرف لے چلو تاکہ اطمینان سے ان کا شکار کھیلا جا سکے"...... کیپٹن جاشورا نے فاتحانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ سب انہیں دھکیلتے ہوئے درختوں جھنڈ کی طرف لے جانے لگے۔

"باس۔ میں ہتھکڑیاں کھول سکتا ہوں لیکن پیچھے ہیں"...... عمران کے ساتھ چلتے ہوئے ٹائیگر نے پاکیشیائی زبان عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سب ہی کھول سکتے ہیں لیکن ابھی نہیں ورنہ یہ فوراً فائر دیں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر

گی کے سے انداز میں ہونٹ بھینچ کر سر جھکا لیا۔ ظاہر ہے وہ گیا تھا کہ اس نے احمقانہ بات کی ہے۔ اب سیکرٹ سروس کے ام آدمی تو نہ تھے کہ وہ یہ ہتھکڑیاں بھی نہ کھول سکتے لیکن اس علاوہ کسی نے ایسی بات نہ کی تھی۔ درختوں کے جھنڈ میں پہنچ کر جاشورا نے انہیں ایک جگہ اکٹھا کھڑا کر دیا۔

م چار آدمی ان کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ۔ یہ لوگ سیکرٹ ٹ ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ڈبل لاک ہتھکڑیاں بھی کھولنا جانتے ویسے تو یہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے لیکن پھر بھی احتیاط ضروری کیپٹن جاشورا نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے میں کچھ فاصلے پر چار آدمی کھڑے ہو گئے جبکہ عمران نے بے بار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اب تک وہ اسی لئے خاموش رہا تھا کہ ملتے ہی وہ ہتھکڑیاں کھول لے گا۔ یہ بات بہرحال وہ پہلے ہی کر چکا تھا کہ ہتھکڑیاں ڈبل لاک سسٹم پر بنائی گئی ہیں لیکن ہتھکڑیاں کھولنے کی اس نے اپنے تمام ساتھیوں کو خصوصی نگ دے رکھی تھی کیونکہ ایسے مواقع اکثر آجاتے تھے جب انہیں کر کے آزاد ہونا پڑتا تھا۔ کیپٹن جاشورا نے جس انداز میں اس عقب میں آدمی کھڑے کر رکھے تھے اس سے معاملہ سنجیدہ ہو گیا اور عمران سمجھتا تھا کہ کیپٹن جاشورا کسی بھی لمحے ان پر فائر کھول اتھا اور اگر ایسا ہو گیا تو وہ بے بسی کے عالم میں یقینی موت کا ہو سکتے ہیں اس لئے اب اس کا ذہن تیزی سے صورت حال کا

جائزہ لے کر سچوئیشن کو اپنے حق میں تبدیل کرنے کے بارے میں
سوچ رہا تھا لیکن ظاہر ہے حالات بہر حال اس کے خلاف ہی تھے۔
"باقی سب باہر جائیں یہاں ہم آٹھ افراد کافی ہیں"...... کیپٹن
جاشورا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھ موجود تین افراد اور
عقب میں موجود چار مسلح افراد کے علاوہ باقی افراد تیزی سے باہر
چلے گئے۔
"ہاں تو علی عمران۔ اب تم کیا چاہتے ہو"...... کیپٹن جاشورا
نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران بے
چونک پڑا۔

"میرے چاہنے نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔ ویسے اگر میری ملاقات
تمہارے والدین سے اس وقت ہو جاتی جب وہ تمہارا نام رکھ رہے
تھے تو میں انہیں سمجھا دیتا کہ اس قدر عقلمند آدمی کا یہ نام مناسب
نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب۔ یہ میرے نام میں تمہیں کیا خرابی نظر آگئی ہے"......
کیپٹن جاشورا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"باچانی زبان میں جاشورا کا ایک مطلب احمق بھی ہوتا ہے"......
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن جاشورا کے چہرے پر حیرت
کے تاثرات ابھر آئے۔
"تم اس حد تک باچانی زبان جانتے ہو یا ویسے ہی جان بوجھ کر
معنی بتا رہے ہو"...... کیپٹن جاشورا نے کہا۔

تم باچانی ہو۔ باچانی تمہاری مادری زبان ہے اس لئے تم مجھ
سمجھ سکتے ہو اور مجھے تو کرنل جوشن کے نام کے بھی ایسے
ہیں کہ کرنل جوشن اس کے وہ معنی سن کر ہنس ہنس کر
لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
جاشورا ایک بار پھر اچھل پڑا۔
کیا تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا کہ تم کرنل جوشن کے
میں یہ بات کر رہے ہو۔ اسے کبھی کسی نے مسکراتے ہوئے
ہیں دیکھا تم ہنسنے کی بات کر رہے ہو"...... کیپٹن جاشورا نے

اگر تمہیں یقین نہ آئے تو میری بات کراؤ کرنل جوشن سے۔ پھر
کہ اس کی کیا حالت ہوتی ہے"...... عمران نے مسکراتے
ئے کہا۔
سوری۔ کرنل جوشن نے تمہاری موت کے احکامات دے دیئے
اس لئے اس تک صرف تمہاری موت کی ہی خبر پہنچے گی اور یہ سن
میں نے تمہیں ابھی تک صرف اس لئے زندہ رکھا ہوا کہ تم مجھے
سکو کہ میجر شانگ زندہ ہے یا نہیں"...... کیپٹن جاشورا نے کہا تو
ان بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں تو یہ تصور تک نہ تھا
کیپٹن جاشورا ایسی بات کرے گا۔
کیوں۔ کیا تم میجر شانگ کے شاگرد ہو یا بیٹے ہو"...... عمران
کہا۔

"جو بھی سمجھ لو۔ بہرحال یہ بات تمہیں حتمی طور پر بتانا ہو گی" کیپٹن جاشورا نے کہا۔

"تمہیں اس کی موت سے اتنی دلچسپی کیوں ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔ میں نے جو پوچھا ہے وہ بتاؤ"۔ کیپٹن جاشورا نے کہا۔

"اور اگر نہ بتاؤں تو"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو علی عمران۔ اگر تم نے فوری طور پر میرے سوال کا جواب نہ دیا تو میں ایک ایک کر کے تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرتا جاؤں گا۔ بولو اور اگر بتا دو تو میرا وعدہ کہ تمہیں تمہارے ساتھیوں سمیت زندہ چھوڑ دوں گا اور ایک لانچ بھی تمہیں دے دوں گا کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت باکاڈو پہنچ سکو"...... کیپٹن جاشورا نے کہا۔

"پہلے اس ساری صورت حال کی وضاحت کرو کہ تم ایسا کیوں چاہتے ہو"...... عمران نے بھی اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ کیپٹن جاشورا نے جو کچھ کہا تھا وہ واقعی عمران کے لئے ان حالات میں انوکھی بات تھی۔

"میجر شانگ ہمارا چیف ہے اور اگر میجر شانگ زندہ ہے تو پھر میں اس کی جگہ نہیں لے سکتا۔ ایسی صورت میں تمہیں ہلاک کرنا یا نہ کرنا میرے لئے برابر ہے اور اگر وہ ہلاک ہو چکا ہے تو پھر میں اس

لے سکتا ہوں۔ ایسی صورت میں مجھے تمہاری لاشیں لازماً
شن کے سامنے پیش کرنا ہوں گی"...... کیپٹن جاشورا نے کہا
بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ کیپٹن جاشورا کے چہرے اور بات
انداز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ کیپٹن جاشورا دراصل میجر
کی موت کا یقین کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ اس کی جگہ لے سکے۔
عمران کو زندہ چھوڑنے کا بہرحال چکر دے رہا تھا۔

"تو پھر بہتر ہے کہ تم مجھے ہلاک کر دو کیونکہ میجر شانگ، مادام اور آبدوز کے عملے سمیت آبدوز کی تباہی کے ساتھ ہی ختم ہو
...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ تم سب آبدوز کی اس تباہی کے باوجود سلامت بچ جاؤ اور باقی لوگ ہلاک ہو جائیں۔ اگر وہ ہلاک ہو تو تم بھی تو ہلاک ہو سکتے تھے"...... کیپٹن جاشورا نے آخرکار بات اگل ہی دی۔ اس کا مطلب تھا کہ اسے بہرحال شک ہے
جر شانگ بھی ان کی طرح بچ سکتا ہے اور اسی لئے وہ اصل
ت جاننا چاہتا تھا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہم سب بچ گئے ہیں"...... عمران نے

"مجھے ہنری نے بتایا ہے کیونکہ صرف تم لوگ ہی اس جزیرے پر نظر آئے ہو اور کوئی نظر نہیں آیا لیکن میں میجر شانگ کو جانتا
سکتا ہے کہ وہ زخمی ہو اور زندہ ہو اور تم نے اسے کہیں

کھاڑی میں چھپایا ہوا ہو۔ وہ اپنی جان بچانے کے لئے سب کچھ
ہے۔ تم سے کوئی بھی سودے بازی کر سکتا ہے"...... کیپٹن
نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تو تم چاہتے ہو کہ وہ ہر صورت میں ہلاک ہو جائے"...
نے کہا۔

"ہاں۔ اب کوئی بات چھپانے کی ضرورت نہیں ہے"...
جاشورا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے اس لئے سچ بات یہی
کہ وہ واقعی ہلاک ہو چکا ہے کیونکہ اسے اور مادام کیسانو کو بچانے
میرے پاس وقت ہی نہ تھا اس لئے صرف ہم لوگ بمشکل م...
خوری کا لباس پہن کر آبدوز کے سپیشل وے سے باہر آسکے تھے ا...
چونکہ سب سے آخر میں، میں باہر آیا تھا اور اسی لمحے مائٹ میزائل نے
آبدوز تباہ کر دی اور میں زخمی بھی ہو گیا۔ اگر مجھے ایک لمحے کی بھی
مزید دیر ہو جاتی تو میں بھی میجر شانگ کے ساتھ ختم ہو چکا ہوتا"
عمران نے کہا تو کیپٹن جاشورا کے چہرے پر گہرے اطمینان کے
تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"ٹھیک ہے اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ میجر شانگ ہلاک ہو...
ہے لیکن یہ سن لو کہ تمہارے سچ بولنے کے باوجود میں تمہیں
تمہارے ساتھیوں کو زندہ نہیں چھوڑ سکتا۔ آئی ایم سوری"۔ کیپٹن
جاشورا نے کہا۔

نے اس لئے سچ نہیں بولا کہ تم سے اپنی زندگی کی بھیک...
ہم مسلمانوں کا پختہ عقیدہ ہے کہ موت زندگی اللہ تعالیٰ کے
ہے۔ کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں ہوتی اس لئے تمہیں
اگرنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ تم نے یہ فیصلہ کر کے اپنی
ساتھیوں کی زندگیاں بہرحال ضرور داؤ پر لگا دی ہیں"۔
نے کہا۔

ے۔ بہرحال مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... کیپٹن جاشورا

دو منٹ کی مہلت دے دو کہ اگر واقعی ہماری موت آ گئی
ہم ان دو منٹوں میں آخری عبادت کر لیں۔ مجھے یقین ہے کہ
اس پر کوئی اعتراض نہ ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

تم کس انداز میں عبادت کرنا چاہتے ہو"...... کیپٹن جاشورا
بناتے ہوئے کہا۔

ہم آدھے آدمی مقدس کلام پڑھتے ہوئے دس قدم پیچھے ہٹیں گے
آدھے آدمی مقدس کلام پڑھتے ہوئے دس قدم آگے اور پھر یہی
باری باری الٹا کر دوہرائی جائے گی اور بس"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے کر لو۔ تم نے چونکہ میری الجھن دور کر دی ہے اس
میں تمہیں اس کا موقع دے رہا ہوں"...... کیپٹن جاشورا نے

کہا۔

" صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر پیچھے ہٹیں گے اور اس دوران ہتھکڑیاں کھول لیں گے اور عقب میں موجود چاروں افراد کو کور کریں گے جبکہ میں جولیا اور ٹائیگر آگے بڑھیں گے اور کیپٹن جا... اور اس کے ساتھیوں کو کور کریں گے لیکن کوشش کرنا کہ فائرنگ کی نوبت نہ آنے اور اگر آجائے تو مجبوری ہے۔ اس کے بعد ہم نے چاروں طرف سے اس جھنڈ سے نکلنا ہے اور گوریلا سٹائل میں یہاں موجود افراد کا خاتمہ کرنا ہے۔ ہمارا اصل مقصد لانچوں پر قبضہ کرنا ہے اس لئے صفدر اور تنویر عقبی طرف سے پانی میں کودیں۔ اور چکر کاٹ کر کم از کم ایک آبدوز پر قبضہ کریں گے اور باقی یہاں شکار کھیلیں گے"...... عمران نے اونچی آواز میں پاکیشیائی زبان میں اس انداز میں بات کی جیسے عبادت کے لئے ہدایات دے رہا ہو اور عمران کے سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور اس کے ساتھ ہی صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر قدم بقدم پیچھے ہٹنے لگے البتہ وہ منہ ہی منہ میں اس طرح بڑبڑا رہے تھے جیسے کوئی مقدس کلام پڑھ رہے ہوں جبکہ عمران، جولیا اور ٹائیگر آگے بڑھنے لگے۔ کیپٹن جاشورا اور اس کے ساتھی حیرت اور دلچسپی سے ان کی اس عجیب و غریب عبادت کو دیکھ رہے تھے۔ چونکہ ان سب کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں موجود تھیں اور عقبی طرف بھی آدمی تھے اور سامنے بھی اس لئے انہیں یہ خدشہ نہ تھا کہ یہ لوگ کوئی غلط حرکت بھی کر سکتے ہیں

وہ سب مطمئن انداز میں کھڑے تھے اور صرف دلچسپی سے ر اس کے ساتھیوں کی اس عجیب و غریب عبادت کا نظارہ کر عمران، جولیا اور ٹائیگر جب کیپٹن جاشورا اور اس کے موجود اس کے تین مسلح ساتھیوں کے قریب پہنچے۔

بائی کیپٹن جاشورا"...... اچانک عمران نے کہا اور اس کے اس کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے سامنے کی طرف ر پھر پلک جھپکنے میں کیپٹن جاشورا اور اس کا ایک ساتھی چیختا ل کر پشت کے بل نیچے جا گرے جبکہ دوسرے لمحے جولیا اور نے بھی یہی کام دکھایا۔ اس لمحے انہیں عقب میں بھی ایسی ہی سنائی دیں پھر اس سے پہلے کہ کیپٹن جاشورا اور اس کے ٹھتے عمران کی دونوں لاتیں کسی مشین کی طرح حرکت میں آ چند لمحوں بعد کیپٹن جاشورا اور اس کے ساتھی بے ہوش ہو جبکہ جولیا اور ٹائیگر نے اس کے باقی دو ساتھیوں کی گردنیں تھیں۔ عمران تیزی سے مڑا تو صفدر اور کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اپنے شکاروں سے فارغ ہو چکے تھے اور وہ چاروں آدمی نیچے ساکت ہو چکے تھے۔

لدی کرو۔ میزائل گنیں اور مشین گنیں اٹھا لو اور جو حکم میں ہے اس کی تعمیل کرو"...... عمران نے کہا اور خود بھی اس پٹن جاشورا کے ساتھی کی مشین گن اور میزائل گن جھپٹ

"باس۔ ان دونوں کا خاتمہ کر دوں"...... ٹائیگر نے کہا۔
"کیپٹن کے ساتھی کا کر دو اور کیپٹن کو بے ہوش پڑا رہنے دو
کام آئے گا"...... عمران نے کہا اور پنجوں کے بل دوڑتا ہوا جھنڈ
سامنے کی طرف بڑھ گیا جبکہ جولیا سائیڈ کی طرف اسی انداز میں
چلی جا رہی تھی جبکہ صفدر اور اس کے ساتھی دوسری سمتوں میں پھیل
کر آگے بڑھ رہے تھے۔ عمران نے دوڑتے ہوئے مشین گن ہاتھوں
میں لے لی تھی اور میزائل گن اس نے کاندھے سے لٹکا لی تھی۔
جھنڈ سے باہر نکلتے ہی وہ نیم دائرے کی صورت میں گھوما اور اس کے
ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخیں سنائی دیں
اور عمران نے جمپ لگایا اور اپنی جگہ سے کئی فٹ دور جا کر کھڑا ہوا
اور ایک بار پھر ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ پورا جزیرہ گونج اٹھا
کیونکہ اب عمران مسلح افراد کی پوزیشن کو اچھی طرح چیک کر چکا تھا۔
فائرنگ ۔جھنڈ کے چاروں طرف سے سنائی دے رہی تھی۔ چند لمحوں
بعد جھنڈ کے سامنے موجود چھ مسلح افراد زمین پر پڑے تڑپ رہے تھے۔
اسی لمحے ٹائیگر بھی مشین گن اٹھائے دوڑتا ہوا باہر آ گیا۔
"شمالی سائیڈ سے جاؤ"...... عمران نے چیخ کر کہا تو ٹائیگر تیزی
سے اس طرف کو دوڑ پڑا۔ پورے جزیرے پر فائرنگ کی آوازیں کچھ
دیر تک سنائی دیتی رہیں پھر خاموشی طاری ہو گئی تو عمران جو جھنڈ کے
باہر موجود مسلح افراد کے خاتمے کے بعد حفاظتی نقطہ نظر سے ایک
درخت کی اوٹ لے چکا تھا باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد سب سے پہلے تنویر

ہوا وہاں آیا۔ اس کے بعد جولیا اور پھر ٹائیگر بھی صحیح سلامت
پہنچ گیا۔
لانچوں کا کیا ہوا ہے"...... عمران نے بے چین لہجے میں پوچھا۔
دونوں لانچوں پر قبضہ ہو چکا ہے۔ میں اسی سمت پر تھا۔ میں نے
یکھا ہے"...... تنویر نے جواب دیا تو عمران نے اطمینان بھرے
میں سر ہلا دیا۔
ٹائیگر اندر پڑے ہوئے کیپٹن جاشورا کو اٹھا کر یہاں لے
...... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا جھنڈ کے
حصے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔
ہمیں یقیناً کیڈو جزیرے سے مارک کیا جا رہا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ
کوئی میزائل فائر کر دیں"...... جولیا نے کہا۔
نہیں۔ اگر انہوں نے میزائل فائر کرنا ہوتا تو وہ پہلے کر دیتے اور
مسلح افراد کو یہاں نہ بھیجتے البتہ انہیں اس بات کا یقیناً علم ہو گیا
کہ ان کا یہ حملہ بھی ناکام رہا ہے"...... عمران نے جواب دیتے
ئے کہا۔ اسی لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی دوڑتے ہوئے وہاں
گئے ۔ دوسری طرف ٹائیگر بے ہوش کیپٹن جاشورا کو اٹھائے
سے باہر آ گیا تھا۔
اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اسے
پر لٹایا اور پھر جھک کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک
منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب کیپٹن جاشورا کے جسم میں

حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو ٹائیگر پیچھے ہٹ گیا۔

" جزیرے پر موجود تمام مشین گنیں اور میزائل گنیں
لاؤ"۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو سوائے جولیا کے با
ساتھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے واپس مڑ گئے جبکہ ٹائیگر
اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ کیپٹن جاشورا ابھی تک
آنے کے عمل سے گزر رہا تھا۔ عمران نے جھک کر اس کی
تلاشی لی اور پھر اس نے اس کی جیبوں سے زیرو فائیو ٹرا
ساتھ ساتھ ایک چھوٹا سا لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی نکال لیا اور
یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ یہ ٹرانسمیٹر فکسڈ فریکونسی کا تھا۔
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دونوں ٹرانسمیٹروں کو جیب میں ڈال
اسی لمحے کیپٹن جاشورا کراہتا ہوا ہوش میں آیا اور پھر ایک جھٹکے
اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ اس طرح حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا
اپنے آپ کو ماحول میں ایڈجسٹ نہ کر پا رہا ہو۔

" میں نے تمہیں بتایا تھا کہ جاشورا کا ایک مطلب احمق بھی
ہے۔ اب دیکھ لو کہ میں نے سچ کہا تھا یا جھوٹ"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم۔ تم۔ تم نے یہ سب کچھ۔ وہ میرے ساتھی۔ وہ سب
کیپٹن جاشورا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں بری طرح
ہوئے کہا۔

" ہم نے تو کچھ نہیں کیا۔ یہ سب کچھ تو ہماری مخصوص

ہے البتہ یہ بتا دوں کہ تمہارے ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان
میں یہاں جزیرے پر بکھری پڑی ہیں۔ صرف تم زندہ ہو اور
دونوں لانچیں بھی اب ہمارے قبضے میں ہیں"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن جاشورا کے چہرے پر سیاہی سی
چلی گئی۔

کاش۔ میں تمہیں زندہ نہ رکھتا۔ مجھ سے واقعی حماقت ہوئی
...... کیپٹن جاشورا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اس لفظ کاش نے بلا مبالغہ لاکھوں بار ہماری زندگیاں بچائی
لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم مجھے زندہ رکھنے پر مجبور تھے کیونکہ تم
یہ حتمی طور پر معلوم کرنا چاہتے تھے کہ میجر شانگ زندہ ہے یا
اور یہ بات تمہیں ہم سے ہی معلوم ہو سکتی تھی۔ بہرحال اب
گے کہ جزیرہ کیڈو پر اب ریڈ آرمی کے کتنے آدمی باقی ہیں"۔
نے کہا تو کیپٹن جاشورا بے اختیار چونک پڑا۔

تم وہاں جانا چاہتے ہو لیکن وہاں تم کچھ نہ کر سکو گے۔ ہنری
اول تو کیڈو کے گرد حفاظتی جال پھیلا دیا ہو گا کیونکہ وہ وہاں
سکرین پر یہاں کے تمام حالات دیکھ رہا ہو گا اور اگر تم کچھ بھی
پہنچ گئے تو وہاں تین سو مسلح آدمی موجود ہیں"...... کیپٹن
شورا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تمہارے پاس جو فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر ہے اس کا رابطہ کس
ساتھ ہے"...... عمران نے پوچھا تو کیپٹن جاشورا نے چونک کر

اپنی جیب کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"وہ میرے پاس ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
لمحے سارے ساتھی ایک ایک کر کے اسلحہ اٹھائے وہاں پہنچ گئے
کیپٹن جاشورا کا چہرہ پہلے سے بھی زیادہ لٹک گیا۔

"یہ ہنری نے مجھے دیا تھا تاکہ اگر کرنل جوشن مجھ سے
کرنا چاہے تو میں اس سے بات کر سکوں"...... کیپٹن جاشورا نے
تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر جیب سے وہ فکسڈ فریکوئنسی
ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دو تنویر"...... عمران نے کہا تو
بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے اس کا بازو تیزی
گھوما اور کیپٹن جاشورا کنپٹی پر ضرب کھا کر چیختا ہوا اچھل کر
گرا۔ اسی لمحے تنویر کی لات گھومی اور دوسری ضرب کھا کر
جاشورا کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"میں نے منہ پر ہاتھ رکھنے کے لئے کہا تھا"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"مقصد تو منہ بند کرنا تھا۔ وہ ہو گیا ہے"...... تنویر نے
بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"دیکھا تم نے جولیا۔ سوچ لو۔ یہ بولنے والوں کا منہ اس طرح
بند کر دیتا ہے اور خواتین بہرحال مردوں سے زیادہ بولتی ہیں
عمران نے ساتھ کھڑی ہوئی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

تم اپنا کام کرو۔ یہ وقت مذاق کا نہیں ہے۔ تنویر نے ٹھیک
کون اب اس کے منہ پر ہاتھ رکھے کھڑا رہتا۔ تمہاری باتیں
ان کی آنت کی طرح ختم ہونے میں ہی نہیں آتیں"...... جولیا
اب دیا تو تنویر کا بگڑا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ ظاہر ہے
نے اس کی تائید کر دی تھی۔

توبہ۔ بدنام میں ہوں اور بات تمہاری ختم نہیں ہوتی۔
نا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آپ کس سے اس ٹرانسمیٹر پر بات کرنا چاہتے ہیں عمران
...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

کرنل جوشن سے۔ کیوں"...... عمران نے چونک کر اس کی
دیکھتے ہوئے کہا۔

اس طرح تو ہم مزید پھنس سکتے ہیں۔ وہ ریڈ آرمی کا سربراہ ہے
لئے ظاہر ہے کہ وہ پوری ریڈ آرمی کو ہمارے خلاف لے آئے
...... کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

تو کیا ہوا۔ پاکیشیا کا کلر سبز ہے اس لئے ہم اس کے مقابلے پر
آرمی نام رکھ لیں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا
کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

ہیلو ہیلو کیپٹن جاشورا کالنگ۔ اوور"...... عمران کے منہ سے
جاشورا کی آواز نکلی ہی تھی اور کیپٹن شکیل نے شاید کچھ کہنے
لئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمران کو بٹن آن کرتے دیکھ کر اس نے

تیزی سے منہ بند کر لیا۔

"کرنل جوشن اسٹنڈنگ یو۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ اوا
دوسری طرف سے کرنل جوشن کی انتہائی اشتیاق بھری آواز
دی۔

"واگ سے جناب۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا گیا
اوور"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہنری نے تو مجھے ابھی تک رپورٹ نہیں دی۔ تم
کیوں رپورٹ دے رہے ہو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے اس
قدرے مشکوک لہجے میں کہا۔

"ہنری بیچارے کی مشین کی بیٹری کمزور ہو چکی ہو گی
جوشن۔ اوور"...... اس بار عمران نے اپنے اصل لہجے میں
کرتے ہوئے کہا کیونکہ کرنل جوشن نے شک کا اظہار کر دیا تھا
عمران جانتا تھا کہ کرنل جوشن کو اگر شک پڑ جائے تو پھر وہ
تک مکمل معلومات حاصل نہ کر لے اس وقت تک اس کا شک
نہیں ہو سکتا اس لئے عمران کے نزدیک اب کیپٹن جاشورا کی
لہجے میں بات کرنے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم کون ہو۔ اوور"...... کرنل
نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)۔ اوور"
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

ہونہہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ کیپٹن جاشورا بھی ناکام رہا
مجھے بہرحال پہلے ہی یہ خدشہ تھا لیکن تم نے ریڈ آرمی کو
پہنچایا ہے اس لئے اب تم اور تمہارے ساتھی پوری دنیا میں
بھی پناہ نہ لے سکیں گے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے یکلخت
ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

چھا۔ کیا باچانی ڈیفنس سیکرٹری آنریبل کاشوما بھی مجھے ریڈ آرمی
بچا سکیں گے اور خاص طور پر اس وقت جب میں انہیں خود
کے اس سارے سیٹ اپ میں تمہارے کردار کے متعلق
گا۔ اوور"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

تم جو مرضی آئے ان سے کہو۔ وہ مجھ پر مکمل اعتماد رکھتے ہیں اور
بات یہ کہ تم ان تک پہنچنے سے پہلے ہی ہمیشہ کے لئے
کر دیئے جاؤ گے۔ اوور"...... کرنل جوشن اب باقاعدہ
پر اتر آیا تھا۔

مجھے یہ جان کر انتہائی افسوس ہوا ہے کرنل جوشن کہ تم
دمی بھی دولت کی ہوس میں اس قدر اندھا ہو گیا ہے۔ مجھے
لی تکلیف پہنچی تھی ورنہ یہ بات میرے تصور میں بھی نہ تھی۔
اب تمہاری بیوی کو بھی معلوم ہو جائے گا کہ تم اصل میں
سڑکوں پر جوتیاں چٹخانے والے بدمعاش ہو جسے اس نے زمین
کر آسمان پر جا پہنچایا تھا لیکن تمہاری فطرت نہ بدل سکی اور
باچان کو بھی۔ میرے پاس لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود ہے اور

مجھے ڈیفنس سیکرٹری کی خصوصی فریکونسی کا بھی علم ہے اور
سن لو آنریبل کاشوما سے چاہے میں لاکھ مذاق کروں لیکن وہ
طرح جانتے ہیں کہ میں جھوٹ نہیں بولا کرتا اس لئے تمہارے
میں بہتری ہے کہ تم یا تو خودکشی کر لو یا پھر خود اپنے ہاتھوں
ڈولفن کے اس سارے سیٹ اپ کا خاتمہ کر دو۔ تیسری کوئی صورت
نہیں ہے۔ بولو کیا کرنا چاہتے ہو تم۔ اوور"...... عمران نے کہا۔
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم مجھے چانس دے سکتے ہو۔ اگر
ایسا ہے تو میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ اوور"...... کرنل جوشن
یکلخت ایک بار پھر پلٹا کھاتے ہوئے کہا۔
"مجھے تمہاری خودکشی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے اسلامی
بلاک کے خلاف ڈولفن کی اس بھیانک سازش سے دلچسپی ہے اور یہ
کام بہرحال ہونا ہے چاہے کسی انداز میں بھی ہو۔ میں واقعی تمہیں
راہ راست پر آنے کا ایک موقع دینا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے
کہ تم بنیادی طور پر اچھے آدمی ہو اور کسی وقتی جذباتی ریلے میں آکر
تم نے یہ کام کیا ہے اس لئے تم اگر اپنے اس گناہ کا کفارہ ادا کر دو تو
مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں ہو گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ واقعی ایک ناگزیر مسئلہ تھا
بہرحال اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ ایسے کاموں کا انجام اچھا نہیں
ہوتا اس لئے تم بے فکر رہو۔ اب میں خود اپنے ہاتھوں سے یہ کام
کروں گا۔ میرا وعدہ رہا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

کیا کرو گے۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
میں ریڈ آرمی کے ذریعے خود اس واگ جزیرے کو تباہ کرا دوں
خود اپنے سامنے۔ تم بے فکر رہو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے

سنو۔ اگر تم واقعی یہ کام کرنے پر آمادہ ہو تو کیڈو جزیرے پر آ جاؤ
وہاں اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ ہمیں وہاں آنے دیں۔ ہم اس
واپس جائیں گے جب یہ کارروائی مکمل ہو جائے گی اوور"۔
ان نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں مشین روم کے انچارج ہنری کو کہہ دیتا ہوں
میں خود یہاں سے آج ہی روانہ ہو جاؤں گا اور کل کیڈو پہنچ جاؤں
پھر یہ ساری کارروائی تمہارے سامنے مکمل ہو جائے گی لیکن تمہیں
وعدہ کرنا ہو گا کہ تم یہ بات نہ میری بیوی کے سامنے اوپن کرو
گے اور نہ ڈیفنس سیکرٹری کے سامنے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے

اگر تم اپنی بات پر قائم رہے تو میں بھی رہوں گا ورنہ نہیں۔
اوور"...... عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔
"کیپٹن جاشورا کے پاس ایک زیرو فائیو ٹرانسمیٹر موجود ہے جس
کا رابطہ کیڈو سے ہو سکتا ہے۔ ہنری کو کہو کہ وہ مجھ سے خود بات
کرے اور میرے احکامات کی تعمیل کرے۔ اوور"...... عمران نے

کہا۔

"ٹھیک ہے میں اسے حکم دے دیتا ہوں۔ اوور"
جوشن نے کہا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف
"کیا یہ کرنل جوشن واقعی اپنا وعدہ پورا کرے گا"
کہا۔

"اگر کرے گا تو فائدے میں رہے گا ورنہ خود ہی نقصان اٹھا
گا لیکن اس طرح ہمارے سامنے ایک راستہ تو کھل جائے
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کون سا راستہ"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔
"ہم یہاں سے کیڈو نہ جا سکتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ ہم ہاکاڈو
جاتے لیکن اس ہنری کے رابطے بہرحال ہاکاڈو میں بھی ہوں گے اس
لئے وہاں پہنچتے ہی ہم پر حملے ہو سکتے تھے اور جب تک مار کو تھم ریز
توڑ حاصل نہ کیا جائے تب تک اس سیلڈ جزیرے کو کسی صورت
بھی نہیں کھولا جا سکتا اور ان ریز کا توڑ ہاکاڈو میں بھی نہ مل سکتا تھا۔
لامحالہ اسے ایکریمیا سے خصوصی طور پر منگوانا پڑتا اس طرح ہمارا
مشن بھی دور چلا جاتا۔ اب کرنل جوشن اپنے بچاؤ کے لئے خود ہی
کا انتظام کرائے گا ورنہ حقیقتاً اسے خودکشی کرنا پڑتی اور مجھے معلوم
ہے کہ اسے اپنی زندگی سب سے زیادہ پیاری ہے"...... عمران نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی
اچانک عمران کی جیب سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو عمران نے جیب

زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔ اس کے ساتھ
میں سے نکلنے والی سیٹی کی آواز بند ہو گئی۔
"ہیلو ہیلو۔ ہنری کالنگ فرام کیڈو۔ اوور"...... ایک آواز سنائی

"یس علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) اٹنڈنگ یو
واگ۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"مجھے کرنل جوشن نے ہدایات دے دی ہیں جناب۔ آپ لانچوں
آ سکتے ہیں۔ اب آپ یہاں ریڈ آرمی کے مہمان ہوں گے۔
صاحب کل یہاں پہنچ جائیں گے اور پھر آپ کی مرضی کے
سارا کام ہو جائے گا۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔
"کرنل جوشن یہاں آ کر کیا رمبا سمبا ناچیں گے۔ واگ کے گرد
تھم ریز کا سرکٹ ہے اور جب تک اس کا توڑ نہیں ہو گا اس
تک کام ہو ہی نہیں سکتا اور یہ بات مجھے معلوم ہے کہ اس کا
حال کیڈو میں بھی نہیں ہو گا اور اسے ایکریمیا سے خصوصی
منگوانا پڑے گا۔ اوور"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"اس کا انتظام انہوں نے میرے ذمے لگایا ہے اور کل تک یہ بھی
پہنچ جائے گا۔ اوور"...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کون پہنچ جائے گا۔ اوور"...... عمران نے کہا۔
"تھم ریز کا توڑ جناب۔ اوور"...... ہنری نے جواب دیا۔
"اوکے ٹھیک ہے۔ ہم آ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"...... عمران

نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
" کیپٹن جاشورا کو اٹھاؤ اور ساتھ لے چلو ورنہ بے چارہ یہاں
ہوش پڑا رہے گا اور کوئی اسے ہوش میں لانے والا بھی نہ ہو
عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا لیکن دوسرے لمحے ریٹ ریٹ
آوازیں اس کے عقب میں ابھریں اور وہ بے اختیار اچھل کر م
اس نے بے ہوش پڑے ہوئے کیپٹن جاشورا کو تڑپتے ہوئے
جبکہ تنویر کے ہاتھ میں موجود مشین گن شعلے اگل رہی تھی۔
" کیا تم نے لوگوں کو مارنے کا لائسنس لے رکھا ہے"۔ عمران
نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔
" لوگوں کو نہیں دشمنوں کو۔ میں دشمنوں کو زندہ رکھنے کا قائل
نہیں ہوں۔ سمجھے"...... تنویر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور
عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر واپس مڑ گیا۔ ظاہر
ہے وہ تنویر کی فطرت تو نہیں بدل سکتا تھا۔

سزی کا چہرہ تاریک پڑا ہوا تھا اور یہی حالت اس کے سامنے بیٹھے
سائمن کی ہو رہی تھی کیونکہ سامنے سکرین پر انہیں جو منظر
رہا تھا وہ ان کی توقع کے خلاف تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی
سے باہر اطمینان سے کھڑے ہوئے تھے جبکہ کیپٹن جاشورا ان
سامنے بے بس کھڑا تھا۔ انہوں نے اب تک کی ساری کارروائی
پر دیکھ لی تھی اس لئے انہیں معلوم تھا کہ عمران اور اس کے
ھیوں نے کس حیرت انگیز انداز میں سچوئیشن بدلی اور پھر کس
انہوں نے پورے جزیرے پر پھیل کر وہاں ریڈ آرمی کے
کا خاتمہ کیا تھا۔
یہ آخر کیپٹن جاشورا کو کیا پاگل کتے نے کاٹا تھا کہ وہ انہیں
کر کے لے گیا۔ اسے چاہئے تھا کہ انہیں ایک لمحہ ضائع کئے
ہلاک کر دیتا۔ وہ سب اس کے قابو میں تھے"...... سائمن نے
لائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پتہ نہیں کیا سوچا تھا اس نے" ..... ہنری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ اوہ۔ انہوں نے کیپٹن جاشورا کو بھی مار گرایا" سائمن نے چونک کر کہا۔

"ظاہر ہے اس کا یہی انجام ہو سکتا تھا" ..... ہنری نے تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ٹرانسمیٹر پر کسی سے بات کر رہے ہیں" ..... سائمن نے

"اوہ۔ اوہ۔ وہ فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر استعمال کر رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ کرنل جوشن سے بات کر رہے ہیں لیکن وہ کرنل جوشن سے کیا بات کر سکتے ہیں" ..... ہنری نے بری طرح الجھتے ہوئے کہا۔

"کیا تم یہ کال یہاں نہیں سن سکتے" ..... سائمن نے کہا۔

"نہیں۔ یہ خصوصی ٹرانسمیٹر ہے" ..... ہنری نے جواب دیا اور سائمن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے البتہ ان دونوں کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر کال ختم ہو گئی اور اس آدمی نے جو کال کر رہا تھا ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس جیب میں ڈال لیا تھا۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو سائمن اور ہنری دونوں چونک پڑے۔

"اوہ۔ کرنل جوشن کی کال ہے" ..... ہنری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور" ..... کرنل جوشن کی [illegible] ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ ہنری بول رہا ہوں۔ اوور" ..... ہنری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہنری۔ میری یہ کال واگ جریرے پر کیچ تو نہیں ہو سکتی۔ [illegible]" کرنل جوشن نے کہا۔

"نو سر۔ یہ خصوصی ٹرانسمیٹر ہے۔ اوور" ..... ہنری نے جواب [illegible] ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تم میری ہدایات غور سے سنو اور تم نے میری ہدایات پر [illegible] بہ لفظ عمل کرنا ہے۔ تم نے چیک کر لیا ہو گا کہ کیپٹن جاشورا [illegible] مشن میں ناکام ہو چکا ہے۔ اوور" ..... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ اس نے حماقت کی کہ انہیں فوری ہلاک کرنے کی [illegible] انہیں گرفتار کر کے ان سے پوچھ گچھ کرنے لگ گیا تھا۔ [illegible]" ..... ہنری نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے

"جو بھی ہوا مجھے بہرحال پہلے سے ہی یہی خدشہ تھا۔ اس علی [illegible] نے مجھے اس کے ٹرانسمیٹر پر کال کی ہے۔ پہلے تو اس نے کیپٹن [illegible] کی آواز اور لہجے میں بات کرنے کی کوشش کی اور مجھے بتایا کہ [illegible] نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے لیکن جب میں نے [illegible] کا اظہار کیا کہ اگر ایسا ہے تو پھر ہنری کی کال مجھے آ چکی ہوتی تو

وہ کھل گیا۔ اس آدمی کے تعلقات پاچان کے ڈیفنس
انتہائی گہرے ہیں۔ اس نے مجھے دھمکی دی کہ وہ ڈیفنس
ابھی کال کر کے سارے حالات بتا دے گا اور میں جانتا ہوں
ڈیفنس سیکرٹری تک بات پہنچ گئی تو معاملات ہمارے ہاتھوں
نکل جائیں گے اس لئے میں نے اسے چکر دیا ہے کہ میں خود
سیٹ اپ ختم کر دیتا ہوں۔ اس پر وہ رضامند ہو گیا۔ اس
اپنے سامنے یہ سب کچھ کرنے کا کہا تو میں نے اسے کہا کہ میں
کہہ دیتا ہوں وہ تمہیں کیڈو پر آنے دے گا۔ میں کل پہنچ جاؤں
پھر اس کے سامنے ساری کارروائی ہو گی لیکن اب میری بات
سنو۔ میں ایسا نہیں چاہتا بلکہ ہر صورت میں ان لوگوں کا خاتمہ
ہوں اس لئے تم اسے کال کر کے کہہ دو کہ وہ کیڈو آ جائیں اور
کا استقبال کرو گے۔ پھر تم واقعی ان کا استقبال کرنا اور انہیں
طرح کا شک نہ پڑنے دینا۔ میں خصوصی ہیلی کاپٹر پر کل پہنچ
اور پھر ہم اچانک ان پر فائر کھول دیں گے اس طرح ان کا
جائے گا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔
"ویری گڈ۔ سر یہ واقعی انتہائی ذہانت بھری پلاننگ ہے
ہنری نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا اور سائمن جو یہ ساری
سن رہا تھا اس کا چہرہ بھی کرنل جوشن کی بات سن کر بے اختیا
اٹھا۔
"ہاں۔ یہ لوگ تمہارے اور میرے تصور سے بھی

میں اور یہ سن لو کہ انہوں نے کیڈو پر پہنچتے ہی سب سے
مشین روم پر قبضہ کرنے کی کوشش کرنی ہے لیکن تم
آنے تک ایسا نہیں ہونے دینا لیکن انہیں کسی قسم کا
نہ پڑے۔ کیا تم ایسا کر سکو گے۔ اوور"...... جوشن نے

سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"...... ہنری نے جواب دیا۔
کے پھر انہیں کال کر کے کہہ دو اور انہیں ہر طرح سے
دلا دینا ورنہ وہ لوگ کوئی بھی کارروائی کر سکتے ہیں۔
...... کرنل جوشن نے کہا۔
پ قطعی بے فکر رہیں جناب۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔
اوکے۔ میں کل پہنچ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل جوشن
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہنری نے ایک طویل
لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اس پر تیزی سے اس نے
فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر
نے اس کا بٹن آن کر دیا۔
ہیلو ہیلو۔ ہنری فرام کیڈو کالنگ۔ اوور"...... ہنری نے بار بار
ہتے ہوئے کہا۔
یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) اٹنڈنگ یو
واگ۔ اوور"...... ایک چہکتی ہوئی آواز سنائی دی اور ان دونوں
لریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ وہی آدمی جس نے پہلے ٹرانسمیٹر

کال کی تھی اب بھی وہی کال کر رہا تھا۔ پھر ہنری نے اسے
جوشن کی کال کے متعلق بتایا تو اس عمران نے اینٹی مار کو تھم ...
بارے میں سوال کر دیا جس پر ہنری کو کہنا پڑا کہ اس کا انتظام ...
ہو چکا ہے۔ یہ بھی کل پہنچ جائے گی جس پر عمران مطمئن ہوا تو ہنری
نے کال اوور کر دی۔
"انتہائی ذہین آدمی ہے۔ ایک لمحے کے لئے تو میں بوکھلا گیا تھا
لیکن شکر ہے کہ بات بن گئی"...... ہنری نے ٹرانسمیٹر آف کرتے
ہوئے کہا۔
"یہ اپنی ڈگریاں تو سائنس دانوں والی بتا رہا تھا۔ کیا یہ سائنس
دان ہے"...... سائمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"سائنس دان سیکرٹ ایجنٹ نہیں ہوا کرتے۔ ویسے ہی رعب
ڈال رہا تھا"...... ہنری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی
سے مشین کے نچلے حصے سے ایک مائیک نکالا اور اس کا بٹن آن کر
دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ ہنری کالنگ۔ اب کون انچارج ہے ریڈ آر
اوور"...... ہنری نے کہا۔
"کیپٹن جاشورا۔ کیوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے حیرت
بھرے لہجے میں کہا گیا۔
"وہ واگ جزیرے پر ناکام ہو کر ہلاک ہو چکا ہے۔ اب کون
انچارج ہے۔ مجھے کرنل جوشن کا پیغام دینا ہے۔ اوور"...... ہنری

کہا۔
"سر۔ ان کا نائب میں ہوں کیپٹن فوما نچو۔ اوور"...... دوسری
سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔
تو سنو۔ کرنل جوشن نے ان خطرناک ایجنٹوں سے دوستی کر لی
اب وہ لانچوں پر سوار ہو کر کیڈو آ رہے ہیں۔ میں کرنل جوشن کے
پر تمام حفاظتی انتظامات آف کر رہا ہوں۔ تم نے ان کا استقبال
ہے اور انہیں گیسٹ ہاؤس پہنچانا ہے۔ ان کے ساتھ انتہائی
تانہ سلوک ہونا چاہئے۔ کرنل جوشن کل خود کیڈو پہنچ رہے ہیں۔
...... ہنری نے کہا۔
ٹھیک ہے سر۔ جیسے کرنل صاحب کا حکم۔ اوور"...... کیپٹن
نے کہا۔
کسی قسم کی شکایت ان لوگوں کو پیدا نہیں ہونی چاہئے اور
خود ان سے ملاقات کرنے گیسٹ ہاؤس پہنچ جاؤں گا۔ اوور"۔
نے کہا۔
یس سر۔ اوور"...... کیپٹن فوما نچو نے کہا تو ہنری نے اوور اینڈ
کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اٹھ کر وہ تیزی سے سائیڈ روم کی
بڑھ گیا تاکہ حفاظتی انتظامات آف کر سکے۔ سائمن البتہ ہونٹ
یں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اچانک اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور
تیزی سے فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی
ٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سائمن کالنگ سپر چیف۔ اوور"...... سائمن نے
بار کال دیتے ہوئے کہا۔
"یس۔ سپر چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد سپر چیف
کی آواز سنائی دی تو سائمن نے تیزی سے اسے کیپٹن جاشورا اور اس
کے آدمیوں کی ناکامی کی تفصیل بتا دی۔
"اوہ۔ ویری بیڈ۔ پھر اب کیا کیا گیا ہے۔ اوور"...... دوسری
طرف سے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا گیا۔
"باس کرنل جوشن نے انہیں دوستی کا چکر دے کر کیڈو جزیرے
پر کال کیا ہے اور اپنے آدمیوں کو کہا گیا ہے کہ بظاہر ان کے
انتہائی دوستانہ سلوک کیا جائے۔ کرنل جوشن خود کل کیڈو پہنچ
ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ وہ اچانک ان پر فائر کھول کر انہیں ہلاک
دیں گے لیکن باس مجھے شک ہے کہ ایسا نہیں ہو گا۔ اوور"۔ سائمن
نے اس طرف دیکھتے ہوئے کہا جدھر ہنری گیا تھا۔
"کیوں۔ کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو۔ اوور"...... سپر چیف
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"باس۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ یہ یہاں پہنچتے ہی کیڈو
مشین روم پر قبضہ کر لیں گے اور میرا خیال ہے کہ یہاں
مشینری موجود ہے جس کی مدد سے واگ کو مکمل طور پر تباہ کیا جا
ہے اس لئے یہ لوگ واگ کو تباہ کر دیں گے اور واگ کی تباہی
مطلب ہے ڈولفن کی تباہی۔ اوور"...... سائمن نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ پھر۔ اوور"...... سپر چیف نے انتہائی پریشان
یں کہا۔
سر۔ ہنری حفاظتی انتظامات آف کرنے گیا ہے۔ اس کی عدم
گی میں آپ کو کال کر رہا ہوں۔ آپ ایسا کریں کہ آپ کرنل
کو کال کر کے اسے مجبور کر دیں کہ وہ ہنری کو کہہ دے کہ وہ
بھی اس معاملے میں ساتھ رکھے اور مجھے اسلحہ بھی دے دے۔
فوراً اچانک ان پر فائر کھول دوں گا اس طرح یقینی طور پر وہ ہلاک
ائیں گے۔ اوور"...... سائمن نے کہا۔
"کیا تم اکیلے یہ کام کر لو گے۔ اوور"...... سپر چیف نے کہا۔
یقیناً۔ اسلحہ سے یہ کام آسانی سے ہو سکتا ہے۔ ان کی تعداد چھ
اور وہ مطمئن ہوں گے اس لئے میں انہیں آسانی سے ختم کر دوں
وور"...... سائمن نے کہا۔
ٹھیک ہے۔ میں کہہ دیتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری
سے کہا گیا تو سائمن نے رابطہ ختم کیا اور بٹن دبا کر فریکونسی
کی اور پھر ٹرانسمیٹر کو واپس اس کی جگہ پر رکھ کر وہ اطمینان
انداز میں بیٹھ گیا۔ اس نے یہ سب کچھ اس لئے کیا تھا تاکہ وہ
چیف کی نظروں میں اپنے آپ کو ہیرو بنا سکے۔ اسے یقین تھا کہ
طرح اسے ڈولفن میں انتہائی اعلیٰ عہدہ مل جائے گا اور اس طرح
کی زندگی بن جائے گی۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایک لانچ میں سوار کیڈو کی طرف
بڑھا چلا جا رہا تھا جبکہ دوسری لانچ کو انہوں نے اس لانچ کے ساتھ
ہک کر لیا تھا۔
"عمران صاحب اگر ان لوگوں نے دھوکہ کیا تب"...... کیپٹن
شکیل نے اچانک کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔
"کیسا دھوکہ"...... عمران نے پوچھا۔
"ان لوگوں نے اگر اچانک ہم پر فائر کھول دیا تب"...... کیپٹن
شکیل نے کہا۔
"ہاں۔ فائر نہ بھی کھولیں لیکن پھر اچانک ہمیں کسی گیس سے
بے ہوش بھی تو کیا جا سکتا ہے"...... اس بار جولیا نے کہا۔
"مشن کے دوران سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے اور آپ سب لوگ

میرے اور ٹائیگر کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہیں
کے باوجود آپ لوگ اس انداز میں باتیں کر رہے ہیں جیسے ہم
میں پہلی بار کسی مشن پر جا رہے ہوں"...... عمران کا لہجہ
تلخ ہو گیا۔
مرچیں کیوں چبا رہے ہو۔ تم لیڈر ہو اس لیے ہم نے بہرحال
کا اظہار تو تم سے ہی کرنا ہے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں

کبھی اس خدشے کا اظہار تو تم نے نہیں کیا کہ اگر اچانک
نے خطبہ نکاح یاد کر لیا تو پھر کیا ہو گا"...... عمران نے اس بار
تے ہوئے کہا۔
بکواس مت کرو۔ سنجیدگی اختیار کرو"...... جولیا نے پھاڑ
نے والے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ عمران کا یہ بے
مذاق اسے پسند نہیں آیا۔
ارے ارے ابھی تو معاملہ صرف خدشے تک محدود ہے اور تم
خدشے کے درست ہونے کے بعد کی کارروائی پیشگی شروع کر دی
...... عمران نے کہا۔
تم ہو ہی احمق۔ نانسنس۔ ہر بات کا ایک وقت ہوتا
"...... جولیا نے اور زیادہ بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔
"اچھا۔ پھر تم بتا دو کہ صفدر کے خطبہ نکاح یاد کرنے کا کون سا
ہے۔ چلو میں ٹائم پیس میں الارم تو لگا لوں گا"...... عمران بھلا

کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔
"عمران صاحب۔ کیا کیڈو جزیرے پر ایسے انتظامات ہوں گے
ہم وہاں سے اس واگ جزیرے کے خلاف کارروائی کر سکیں
اچانک صفدر نے کہا۔ اس نے ظاہر ہے موضوع بدلنے کے لئے
بات کی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جیسے جیسے جولیا چڑتی جائے گی
عمران اسے اور زیادہ چڑاتا جائے گا۔
"اگر ایسے انتظامات ہوتے تو وہ ہنری کیوں کہتا کہ وہ اپنی
مارکو تھم ایکریمیا سے منگوا رہا ہے"...... عمران کے بولنے سے پہلے
کیپٹن شکیل نے کہا۔
"ایک تو ریز عذاب بن گئی ہیں۔ تم خواہ مخواہ اپنی دم کے ساتھ
یہ ڈگریاں باندھے پھر رہے ہو۔ کیا تم اس کا کوئی فوری توڑ نہیں
سکتے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں عمران کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا تو عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔
"اتنی طاقتور دم ہوتی میری کہ اتنی بڑی بڑی ڈگریوں کا وزن
سکتی تو اب تک میں اس دم میں تمہیں لپیٹ کر جنگل میں گم
چکا ہوتا"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو اس بار جولیا بھی
اختیار ہنس پڑی۔ ظاہر ہے اس وقت تو جھلاہٹ میں اس نے بات
دی تھی لیکن اب سب کے ہنسنے اور عمران کے اس فقرے سے
احساس ہوا تھا کہ اس نے کیا کہہ دیا ہے۔
"میں سنجیدگی سے پوچھ رہی ہوں۔ کیا تمہارے پاس اس کا کو

ہیں ہے۔ پہلے تو تمہارے پاس ہر قسم کا ریڈی میڈ توڑ ہوتا
بار کیا ہوا ہے"...... جولیا نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں
بہرحال لہجے میں جھلاہٹ کا عنصر موجود تھا۔
میری دم جھڑ گئی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو
بے اختیار ہنس پڑا جبکہ کیپٹن شکیل مسکرا دیا البتہ تنویر نے
بھینچ لئے تھے لیکن اس نے کوئی بات نہیں کی جبکہ جولیا کے
پر حیرت کے تاثرات تھے۔
یہ تم ہنسے کیوں ہو۔ کیا کہا ہے عمران نے"...... جولیا نے
بھرے لہجے میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔
مس جولیا۔ آپ نے عمران صاحب کو کہا تھا کہ اس نے اپنی
ہتنی ڈگریاں دم سے باندھ رکھی ہیں اور اب آپ نے پوچھا ہے
عمران ان مارکو تھم ریز کا توڑ کیوں نہیں معلوم کر پا رہا تو عمران
حب نے جواب دیا کہ ان کی وہ دم جھڑ گئی ہے جس کے ساتھ
یاں بندھی ہوئی تھیں۔ مطلب یہ ہوا کہ اب دم کے ساتھ ساتھ
یاں بھی جا چکی ہیں اس لئے وہ ان ریز کا توڑ معلوم نہیں کر پا
ہے"...... صفدر نے پوری تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو
لیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔
نیرت ہے کہ تم نے اس قدر جلد اس کی یہ پیچیدہ بات سمجھ لی
ہے"...... جولیا نے کہا۔
اس کی دم اب پیدا ہوئی ہے"...... عمران نے پہلے کی طرح

انتہائی معصوم سے لہجے میں کہا اور اس بار جولیا بھی دوسروں کے
ساتھ ہنس پڑی کیونکہ اس بار وہ بھی سمجھ گئی تھی کہ عمران کے اس
فقرے کا مطلب ہے کہ صفدر کی چونکہ اب دم پیدا ہوئی ہے اس لئے
وہ بات کو فوراً سمجھ گیا ہے۔

"باس۔ جزیرہ نظر آنے لگ گیا ہے"...... اسی لمحے ٹائیگر نے
لانچ چلا رہا تھا مڑ کر کہا۔

"مبارک ہو"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر کے چہرے پر
اختیار شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہاری عقل واقعی تمہاری دم میں ہی تھی۔ ٹائیگر کا مطلب تھا
کہ اب جبکہ جزیرہ نظر آنے لگ گیا ہے تو اسے کیا کرنا چاہئے۔ لانچ
آگے لے جائے یا نہیں اور تم نے اسے شرمندہ کر دیا"۔ جولیا نے
کہا۔

"حیرت ہے کہ میری دم جھڑتے ہی سب کی دمیں تیزی سے پیدا
ہوتی چلی آ رہی ہیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس
پڑے۔

"عمران صاحب۔ اگر حفاظتی ریز کا دائرہ ختم نہ کیا گیا ہو گا تو
ہماری لانچ اس سے ٹکرا کر تباہ ہو سکتی ہے اور یہی وہ چاہتے بھی
ہوں گے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو اس بار عمران بے
اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر پہلی بار تشویش کے تاثرات
نمودار ہو گئے تھے۔

لانچ کی رفتار آہستہ کر دو ٹائیگر"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لانچ کی رفتار کو خاصی حد تک کم کر
عمران اٹھ کر ٹائیگر کے قریب گیا اور پھر اس نے جھک کر سمندر
پانی سے ایک چلو بھر لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے
اپس سمندر میں ڈال دیا۔

سرکل موجود نہیں ہے لیکن بہرحال تم اسی رفتار سے لانچ
عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب کیا آپ پانی میں ریڈیئیشن چیک کر رہے تھے"۔
شکیل نے کہا۔

ہاں۔ اگر حفاظتی ریز وغیرہ پانی میں موجود ہوتیں تو پانی کے
میں ریڈیئیشن کی مخصوص چمک موجود ہوتی"...... عمران نے
میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ واپس آ کر اپنی جگہ پر
گیا۔ لانچ اب درمیانی رفتار سے چلتی ہوئی کیڈو جزیرے کی
بڑھی چلی جا رہی تھی اور دور سے دھبے کی صورت میں نظر آنے
ریرہ آہستہ آہستہ بڑا ہوتا جا رہا تھا۔

ہمیں جزیرے پر انتہائی محتاط اور چوکنا رہنا ہو گا کیونکہ کسی بھی
کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... اچانک عمران نے کہا تو سب بے
چونک پڑے۔

میرا خیال ہے عمران صاحب کہ کیڈو میں یقیناً ایسی مشینری
گی جس سے سیلڈ واگ کو کھولا جا سکتا ہو"۔ صفدر نے کہا۔

"میں کوشش کروں گا کہ وہاں مشین روم کو چیک کر سکوں لیکن یہ بات وہاں جا کر حالات کا جائزہ لینے کے بعد ہی ممکن ہو سکے گی"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اسلحہ ان کے حوالے نہیں کرنا چاہئے"۔ اس بار تنویر نے کہا۔

"یہ بڑا معمولی اسلحہ ہے اس لئے یہ ہمیں کسی اچانک افتاد میں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا البتہ مشین پسٹل وغیرہ ہوتے تو وہ فائدہ مند ثابت ہوتے۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ اسلحہ ہمارے پاس ہی رہے"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب لانچ جزیرے کے ساحل کے ساتھ جا کر لگی تو وہاں ریڈ آرمی کے دس باوردی سپاہی ان کے سامنے آ گئے۔ ایک ناٹے قد کا کیپٹن موجود تھا۔ ان سب کے چہروں پر دوستانہ مسکراہٹ موجود تھی۔ عمران اور اس کے ساتھی اسلحہ اٹھائے جب لانچ سے ساحل پر پہنچے تو کیپٹن تیزی سے آگے بڑھا۔

"میرا نام کیپٹن فومانچو ہے جناب۔ میں ریڈ آرمی کی طرف سے آپ کو جزیرہ کیڈو پر خوش آمدید کہتا ہوں"...... کیپٹن نے آگے بڑھ کر کہا تو عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھرنے لگے کیونکہ کیپٹن فومانچو کے لہجے میں خلوص نمایاں تھا۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور یہ سب میرے ساتھی ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں معزز مہمان ہیں جناب۔ کرنل جوشن صاحب کا حکم آپ کو یہاں وی آئی پی ٹریٹمنٹ دیا جائے اس لئے تشریف آپ کے لئے وی آئی پی گیسٹ ہاؤس کھلوا دیا گیا ہے"۔ کیپٹن نے اسی طرح انتہائی پرخلوص لہجے میں کہا۔

شکریہ ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب فومانچو کی رہنمائی میں آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد چھوٹی لیکن اندر سے شاندار انداز میں سجی ہوئی عمارت میں گئے۔ اس عمارت کے درمیان میں سٹنگ روم تھا جبکہ اس کے باقاعدہ بیڈ رومز بنے ہوئے تھے جنہیں باجانی انداز میں سجایا گیا لیکن فرنیچر اور سجاوٹ کو دیکھ کر واقعی اندازہ ہوتا تھا کہ یہ وی آئی گیسٹ ہاؤس ہے۔

آپ لوگوں کو یہاں کوئی تکلیف نہ ہو گی جناب۔ باہر دو آدمی جود رہیں گے۔ کل کرنل جوشن صاحب پہنچ رہے ہیں وہ آپ سے قات کریں گے"...... کیپٹن فومانچو نے کہا۔

"بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب سٹنگ روم جا کر بیٹھ گئے۔ چونکہ کیپٹن فومانچو نے ان سے اسلحہ طلب ہی نہ تھا اس لئے اسلحہ بدستور ان کے پاس ہی تھا۔

"یہاں حالات تو درست ہی نظر آ رہے ہیں"...... عمران نے پٹن فومانچو کے جانے کے بعد کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات سرہلا دیئے۔ اسی لمحے دو فوجی اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے ٹرے

اٹھائی ہوئی تھیں جن میں شراب کی بوتلیں اور جام موجود تھے۔

"سوری۔ ہم شراب نہیں پیتے۔ آپ ہمارے لئے سادہ پانی مہیا کر دیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا جناب۔ لیکن آپ کھانے میں کیا پسند کریں گے۔ دیں تاکہ کھانا تیار کرایا جاسکے"...... ان میں سے ایک نے کہا۔

"گوشت میں صرف مچھلی اور باقی جو نباتاتی چیز بھی مل جا..." عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد واقعی انہیں سادہ پانی مہیا کر دیا گیا۔

"یہاں لباس مل جائے گا"...... عمران نے پانی لانے والے پوچھا۔

"یس سر۔ باتھ روم کے ساتھ ڈریسنگ روم موجود ہے۔ یہاں لباس بھی ہیں"...... پانی لانے والے نے جواب دیا اور واپس گیا۔

"ہمیں غسل وغیرہ کر کے تازہ دم ہو جانا چاہئے"...... عمران اٹھتے ہوئے کہا اور باقی ساتھی بھی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اسلحہ انہوں نے ساتھ ہی رکھ لیا تھا اور پھر وہ علیحدہ علیحدہ کمروں میں چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ سب ایک ایک کر کے دوبارہ ڈرائنگ روم میں اکٹھے ہو گئے تو واقعی وہ غسل وغیرہ کرنے کی وجہ سے خاصے فریش دکھائی دے رہے تھے۔ عمران نے البتہ شرٹ بدل لی تھی کیونکہ اس کے قدوقامت کے لباس ڈریسنگ روم میں

تھے۔ وہ سب باچانیوں کے مخصوص قدوقامت کے مطابق ایک شرٹ عمران کو ایسی مل گئی تھی جو کسی نہ کسی طرح جسم پر پوری آ گئی تھی اس لئے عمران نے اسے ہی غنیمت کیونکہ اس کی شرٹ زخم کی وجہ سے پھٹی ہوئی تھی اور پھر ہیں واپس آکر بیٹھے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ دروازہ کھلا اور دو اندر داخل ہوئے۔ عمران اور اس کے ساتھی چونک کر انہیں لگے لیکن ان کے چہروں پر دوستانہ مسکراہٹ موجود تھی۔

یرا نام ہنری ہے اور میں مشین روم کا انچارج ہوں اور یہ ساتھی جناب سائمن ہیں۔ یہ واگ جزیرے کے ایک مخصوص مشینری انچارج تھے اور اب جزیرہ سیلڈ ہو جانے کی وجہ سے وجود ہیں"...... ایک آدمی نے کہا اور عمران اس کے بولتے ہی کہ یہ واقعی مشین روم کا انچارج ہنری ہے کیونکہ ٹرانسمیٹر پر اس سے گفتگو کر چکا تھا۔

یرا نام عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"...... عمران نے باقاعدہ ہنری سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

آپ کو پہچانتا ہوں جناب۔ آپ واقعی حیرت انگیز ذہانت دگی کے مالک ہیں"...... ہنری نے بڑے پرجوش انداز میں کرتے ہوئے کہا اور پھر سائمن نے بھی آگے بڑھ کر مصافحہ کیا ہنری اور سائمن ان کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

نل جوشن کب یہاں پہنچ رہے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ کل کسی بھی وقت یہاں پہنچ رہے ہیں"...... ہنری جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ جزیرہ تو باچان حکومت کی تحویل میں ہے لیکن آپ دونوں ایکریمی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میں بھی باچانی ہوں۔ میرے والدین نے طویل عرصہ باچان میں مستقل رہائش اختیار کر لی تھی اور یہی پوزیشن سائمن کی ہے"...... ہنری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"آپ نے اینٹی مار کو تھم ریز کے سلسلے میں کیا کیا ہے تک"۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ بھی کل پہنچ جائے گی۔ آپ بے فکر رہیں کرنل جوشن صاحب نے جو کچھ کہہ دیا ہے وہ حرف آخر ہے"...... ہنری نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"میں صرف آپ کے ساتھ کرٹسی کال کے لئے حاضر ہوا تھا۔ آپ تھک گئے ہوں گے آپ آرام کریں کل دوبارہ ملاقات ہو گی"۔ ہنری نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سائمن بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں تیزی سے مڑے اور قدم بڑھاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

"تم نے مشین روم چیک کرنے کے بارے میں کوئی بات نہیں کی"...... جولیا نے ان کے جانے کے بعد کہا۔

میرا خیال ہے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ان سب کا رویہ نارمل ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ پھر وہ آپس میں باتیں کرتے کچھ دیر بعد کھانا انہیں وہیں سرو کر دیا گیا اور وہ سب چونکہ بھوکے تھے اس لئے وہ کھانے میں مصروف ہو گئے۔ کھانا کھانے کے بعد عمران نے باقاعدہ فرمائش کر کے چائے منگوائی اور پھر چائے پینے کے بعد وہ سب کمروں میں چلے گئے جبکہ عمران اٹھ کر اس کے کمرے کی طرف بڑھ گیا جو اس کے لئے خالی رکھا گیا تھا۔

باس معاملات وہ نہیں جو نظر آ رہے ہیں"...... اچانک اس کے چلتے ہوئے ٹائیگر نے آہستہ سے کہا تو عمران بے اختیار چونک

کیا مطلب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

یس باس۔ آپ کمرے میں چلیں میں بتاتا ہوں"...... ٹائیگر کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر کمرے میں داخل ہو کر دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

ہاں۔ اب بتاؤ کیا خاص بات ہے"...... عمران نے انتہائی لہجے میں کہا۔

باس۔ جہاں تک اس کیپٹن فوما نچو اور اس کے ساتھیوں کا ہے ان کا رویہ واقعی نارمل ہے لیکن ہنری اور سائمن دونوں کی

نیتوں میں کھوٹ ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔
"کیا تم نے نیتوں کا حال جانے والا کوئی آلہ ایجاد کر لیا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہنری کے پاس آرگنم الیون ہنڈرڈ کا ڈی چارجر موجود ہے باس"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"آرگنم الیون ہنڈرڈ کا ڈی چارجر"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا
"باس۔ اس نے اسے اپنی ریسٹ واچ کی چین پر چڑھایا ہوا میں چونکہ سائیڈ پر بیٹھا ہوا تھا اس لئے ایک بار جب اس نے اٹھایا تو مجھے اس کی جھلک نظر آ گئی تھی"...... ٹائیگر نے کہا۔
"اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ آرگنم الیون ہنڈر مدد سے ہمیں بے بس کرنا چاہتے ہیں۔ ویری بیڈ۔ اٹھو اور ساتھیوں کو جلدی سٹنگ روم میں اکٹھا کرو۔ جلدی کرو"۔ عمران نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران بھی تیزی سے چلتا ہوا سٹنگ روم میں آ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ چند لمحوں بعد سب ساتھی وہاں اکٹھے ہو گئے۔ ان سب کے چہروں پر بھی پریشانی تھی۔
"کیا ہوا عمران صاحب۔ خیریت"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

ٹائیگر نے انتہائی پریشان کن انکشاف کیا ہے کہ ہنری نے جدید ترین ریز آرگنم الیون ہنڈرڈ کا ڈی چارجر اپنی ریسٹ واچ چین پر چڑھایا ہوا تھا۔ یہ سائیڈ پر موجود تھا اس لئے اس کی نظریں پر پڑ گئیں"...... عمران نے کہا۔
"آرگنم الیون ہنڈرڈ ریز کا ڈی چارجر۔ یہ کیا ہوتا ہے"...... جولیا حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یہ انتہائی جدید ترین ریز ہیں۔ انہیں جس جگہ ڈی چارج کیا یہ وہاں ہوا کے ساتھ شامل ہو جاتی ہیں اور انہیں وائرلیس کے ذریعے طویل فاصلے سے چارج کیا جاتا ہے۔ ان کے چارج ہی اس پورے علاقے جس میں انہیں ڈی چارج کیا گیا ہو موجود تمام انسان بے حس و حرکت ہو جاتے ہیں۔ ان کے باب منجمد ہو جاتے ہیں اور اعصاب کا یہ انجماد اس وقت تک دور ہوتا جب تک اس کی اینٹی ریز کو ان انسانوں پر نہ ڈالا جائے۔ کا مطلب ہے کہ ہنری یہاں اس خصوصی مقصد کے لئے آیا تھا۔ یہاں اس پورے گیسٹ ہاؤس میں آرگنم الیون ہنڈرڈ کو ڈی کر کے چلا گیا ہے اور کسی بھی وقت وہ انہیں بعد میں چارج کر ہم سب کو بے حس و حرکت کر سکتا ہے"...... عمران نے حت کرتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر پریشانی کے تاثرات چلے گئے۔
اوہ۔ پھر تو ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا چاہئے"...... جولیا نے بے

چین ہو کر کہا۔

" نہیں۔ باہر ریڈ آرمی موجود ہے اور یقیناً وہ لوگ بھی اس
سازش میں شریک ہوں گے اور آرگنم الیون ہنڈرڈ کے استعمال
مطلب ہے کہ وہ ہمیں فوری طور پر ہلاک نہیں کرنا چاہتے بلکہ ا
وقت تک بے حس و حرکت رکھنا چاہتے ہیں جب تک کرنل جوش
نہ آجائے اس لئے اگر ہم نے فوری یہاں کوئی ایکشن شروع کر دیا
ہم بری طرح پھنس کر رہ جائیں گے جبکہ کرنل جوش کی موجودگی
میں اگر کرنل جوش کو کور کر لیا جائے تو پھر ریڈ آرمی کو مکمل طور پر
بے بس کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ بے حس و حرکت ہو جائیں"...... جو یا
نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ ہمیں بے حس و حرکت ہی سمجھیں
لیکن حقیقت میں ایسا نہ ہو اس طرح ہم آسانی سے سچوئیشن کو اپنی
مرضی کے مطابق ڈیل کر سکیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن پھر اس کا کوئی توڑ کرنا پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ اسی لئے میں نے تم سب کو بلایا ہے۔ ہنری شاید اس
انتظار میں ہے کہ ہم سو جائیں تو وہ ان ریز کو چارج کرے کیونکہ
اسے بھی معلوم ہو گا کہ ان ریز کے اثرات مکمل طور پر اثرانداز ہونے
میں پندرہ سے بیس منٹ لگ جاتے ہیں اور اگر اس دوران پانی پی
لیا جائے تو یہ اثرات ختم ہو جاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

لیکن ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ ریز چارج ہو چکی ہیں"۔ صفدر

ریز کے چارج ہوتے ہی انسانی جسم کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگتا
ایسا جھٹکا جیسے رعشہ کے مریض کو وقفے وقفے سے جھٹکے لگتے ہیں
جھٹکا ہر دو منٹ بعد لگتا ہے کیونکہ یہ ریز جب چارج ہو جائیں تو
یجن میں شامل ہو کر سانس کے ساتھ انسانی جسم میں داخل
ہیں اور ان کے اثرات خون پر پڑتے ہیں تو جسم کو جھٹکے لگتے
...... عمران نے کہا۔

کیا ان کا کوئی توڑ بھی ہے"...... صفدر نے کہا۔

توڑ تو اینٹی ریز کا ہے اور ظاہر ہے ہمارے پاس موجود نہیں ہے
آپ سب لوگ اپنے بستر کے ساتھ پانی رکھیں۔ اگر ایسا نہ
تو پہلا جھٹکا محسوس کرتے ہی باتھ روم میں جا کر خوب سیر ہو
ئی پی لیں البتہ اس کے بعد ہمیں ایکٹنگ ایسی کرنی پڑے گی
ہم واقعی بے حس و حرکت ہو چکے ہیں۔ ہماری صرف آنکھیں کام
گی۔ ہم بول سکیں گے، سوچ سکیں گے لیکن جسمانی طور پر ہم
سی حرکت کرنے کے بھی قابل نہ ہوں گے"...... عمران نے

اس ساری درد سری کی کیا ضرورت ہے۔ اسلحہ ہمارے پاس
ہے ہم باہر نکل کر ایکشن شروع کر دیتے ہیں اور بس"۔ تنویر
بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے بتایا ہے کہ اس طرح ہم پھنس بھی سکتے ہیں
دوسری بات یہ کہ پھر کرنل جوشن کسی صورت بھی یہاں نہیں
گا اور میں دراصل کرنل جوشن کو قابو کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس
ذریعے اینٹی مار کو تھم ریز ایکریمیا سے منگوائی جا سکے ورنہ اس
ہمارا مشن کسی صورت بھی مکمل نہ ہو سکے گا اور تیسری بات
ہو سکتا ہے کہ ٹائیگر کو غلط فہمی ہوئی ہو کیونکہ آرگنم ریز کا ڈی
ایک چھوٹی سی ڈبیہ میں ہوتا ہے۔ بعض لوگ ویسے ہی ریسٹ
کی چین پر ڈیزائن دار ڈبیہ چڑھائے رکھتے ہیں"...... عمران نے
سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ٹھیک ہے ہمیں واقعی ایسا ہی کرنا پڑے گا جیسے عمران صاحب
کہہ رہے ہیں"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"البتہ ہمیں ایک کام کرنا ہو گا کہ ہم بجائے علیحدہ علیحدہ کمروں
میں جانے کے ہم سٹنگ روم میں کرسیاں ہٹا کر قالین پر لیٹ جاتے
ہیں تاکہ اگر کوئی مسئلہ ہو بھی ہی تو اس کا مل کر مقابلہ کیا جا
سکے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر اس
کی ہدایات پر تیزی سے عمل شروع ہو گیا اور کرسیاں ایک طرف کر
کے وہ سب وہیں قالین پر ہی لیٹ گئے۔

"میرا خیال ہے کہ ہم اسلحہ اپنے ساتھ رکھ لیں"...... صفدر نے
کہا۔

"نہیں۔ اس کا کوئی فائدہ نہ ہو گا کیونکہ جب آرگنم الیون ہنڈرڈ

چارج ہو جائیں تو پھر بارودی اسلحہ بھی بے کار ہو جاتا ہے۔
نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
پھر اب کیا کرنا ہے۔ جلدی بتاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ آرگنم ریز
کر دیں اور ہم واقعی بے حس و حرکت ہو کر بے بس ہو
...... جولیا نے بے چین لہجے میں کہا۔
وہی کرنا ہے جو میں نے بتایا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی
نہیں ہے لیکن خیال رکھنا سو نہ جانا"...... عمران نے کہا اور
نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر انہیں لیٹے ہوئے دس منٹ
گزرے ہوں گے کہ عمران سمیت سب کے جسموں کو جھٹکے لگنے
تو وہ سب عمران سمیت بجلی کی سی تیزی سے اٹھے اور دوڑتے
ئے ادھر ادھر موجود کمروں کے باتھ رومز کی طرف بڑھتے چلے گئے۔
ران نے بھی ایک باتھ روم سے پیٹ بھر کر پانی پیا اور پھر وہ واپس
لیا اور چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے سب وہاں دوبارہ اکٹھے ہو گئے

"اب صرف اداکاری رہ جائے گی لیکن خیال رکھنا ہو سکتا ہے کہ
رنل جوشن کے آنے سے پہلے وہ ہمارا خاتمہ کرنے پر تل جائیں تو
یسی صورت میں فوری ایکشن میں آنا ہو گا"...... عمران نے کہا اور
سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور عمران نے مطمئن ہو کر آنکھیں
بند کر لیں کیونکہ اب اس کے نقطہ نظر سے آرگنم الیون ہنڈرڈ ریز کا
خطرہ مکمل طور پر ٹل چکا تھا۔

ہنری اور سائمن دونوں مشین روم میں پہنچ کر اپنی اپنی مخصوص کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے مل کر واپس آئے تھے۔

"بظاہر تو یہ لوگ عام سے آدمی لگتے ہیں"...... سائمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور شاید یہی ان کی کامیابی کا راز ہے۔ بہرحال اب یہ میرے جال سے نہ بچ سکیں گے"...... ہنری نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے اپنی کلائی اونچی کی اور پھر کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی کے چین پر چڑھی ہوئی ایک مخصوص ساخت کی ڈبیہ اتار لی۔ ڈبیہ کے کنارے پر سبز رنگ کا انتہائی چھوٹا سا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔

"کہیں یہ بلب ان کی نظروں میں نہ آگیا ہو ہنری"...... سائمن نے کہا۔

ارے نہیں۔ میں نے ہر لحاظ سے احتیاط کی ہے اور ویسے بھی یہ
قدر نئی چیز ہے کہ ان کے فرشتوں کو بھی پتہ نہیں چل
...... ہنری نے کہا اور ڈبیہ کو اس نے ایک طرف رکھ کر
ینے موجود کنٹرولنگ مشین کو تیزی سے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔
ئن خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ہنری نے کیا پلاننگ
ہے۔ گو اس نے ہنری کی عدم موجودگی میں اس کے علم میں لائے
ر ڈولفن کے سپر چیف سے بات کرتے ہوئے ہنری اور کرنل
شن پر عدم اعتماد کا اظہار کیا تھا لیکن جب ہنری نے واپس آکر
ے بتایا کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کرنل جوشن
ے آنے سے قبل کس طرح بے حس و حرکت کرنے کا پلان بنایا
ہے تو سائمن سمجھ گیا کہ ہنری اور کرنل جوشن کی نیت ٹھیک ہے
ور وہ واقعی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں اس لئے وہ
طمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد جب ہنری نے
نٹرولنگ مشین سے ہاتھ ہٹائے تو سامنے بڑی سی سکرین پر جھماکا سا
ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس پر ایک منظر ابھر آیا تو وہ دونوں یہ منظر
دیکھ کر چونک پڑے کیونکہ عمران اس سٹنگ روم میں موجود تھا
جس میں انہوں نے اس سے اور اس کے ساتھیوں سے ملاقات کی
تھی جبکہ دوسرے کمروں میں سے اس کے ساتھی ایک ایک کر کے
تیزی سے باہر آرہے تھے۔

"یہ کیا ہو گیا۔ یہ کیوں اس انداز میں دوبارہ اکٹھے ہو رہے

ہیں"...... ہنری نے کہا۔
" کیا تم نے وہاں سپر ڈکٹا فون نہیں لگایا۔ تم تو کہہ رہے تھے
تم اسے وہاں نصب کرو گے"...... سائمن نے کہا۔
" اوہ ہاں۔ میرے ذہن میں نہیں رہا کہ میں نے وہاں اپنی کر
کے نیچے سپر ڈکٹا فون نصب کیا ہے"...... ہنری نے چونکتے ہوئے
اور پھر اس نے تیزی سے کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا ریمو
کنٹرول نما آلہ نکالا اور پھر اس کا ایک بٹن پریس کیا تو اس میں
آوازیں نکلنے لگیں۔
" کیا ہوا عمران صاحب۔ خیریت"...... آلے میں سے ایک
سنائی دی۔
" ٹائیگر نے انتہائی پریشان کن انکشاف کیا ہے"...... عمران کی
آواز سنائی دی اور پھر وہ جیسے جیسے بات بتاتا گیا سائمن کے چہرے کا
رنگ بدلتا چلا گیا جبکہ ہنری نے بھی بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے
لیکن وہ خاموش بیٹھا رہا۔ عمران اس آرگنم الیون ہنڈرڈ کی ہی بات
کر رہا تھا جس کے ذریعے ہنری نے عمران اور اس کے ساتھیوں
مفلوج کرنے کا پلان بنایا تھا اور پھر ان سب نے تفصیلی بات چیت
کے بعد وہیں سٹنگ روم میں ہی اکٹھے سونے کا ہی پروگرام بنا لیا۔
انہوں نے کرسیاں ہٹا دیں۔ ہنری کو خدشہ تھا کہ انہیں اس کر
کے نیچے نصب ڈکٹا فون نظر نہ آجائے جس پر وہ بیٹھ کر عمران سے
بات کرتا رہا تھا لیکن جب ایسا نہ ہوا تو اس نے اطمینان کا ایک

سانس لیا۔
اب کیا ہو گا۔ اب تو ساری پلاننگ ہی فیل ہو گئی ہے۔ اس
ن کے ساتھی نے باوجود تمہاری احتیاط کے آرگنم چیک کر لیا اور
عمران نے اس کا توڑ بھی بتا دیا ہے۔ اب کیا کرو گے"۔ سائمن
پریشان سے لہجے میں کہا۔
تم فکر مت کرو۔ معاملات اب بھی میرے کنٹرول میں ہیں"۔
ی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
وہ کیسے۔ کیا عمران نے توڑ غلط بتایا ہے"...... سائمن نے
نک کر پوچھا۔
نہیں۔ اس نے درست بات کی ہے لیکن اصل میں اس کے
تھی نے اسے آرگنم کے بارے میں صحیح نشاندہی نہیں کی ہے۔ اس
عمران کو بتایا ہے کہ میری ریسٹ واچ میں آرگنم الیون ہنڈرڈ
حالانکہ یہ آرگنم الیون تھاؤزنڈ ہے۔ یہ بات درست ہے کہ اس
ساخت الیون ہنڈرڈ جیسی ہے لیکن اصل میں اس کی طاقت الیون
تھاؤزنڈ ہے۔ بس یہیں سے وہ مار کھا گئے ہیں"...... ہنری نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
" تو کیا اب بھی یہ بے حس ہو جائیں گے"...... سائمن نے
چونک کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
" ہاں۔ ابھی دیکھنا کیا ہوتا ہے"...... ہنری نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے ایک طرف پڑی ہوئی ڈبیہ اٹھا لی اور اسے مشین

کے نیچے بنے ہوئے ایک خانے میں ڈال کر اس نے خانہ بند
پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔
" اب میں انہیں الیون ہنڈرڈ کا جھٹکا دے رہا ہوں تاکہ
پوری تسلی ہو جائے"۔ ہنری نے مسکراتے ہوئے سائمن سے
پھر اس نے ایک ناب کو تھوڑا سا گھمایا اور پھر اس ناب کے
لگے ہوئے بٹن کو پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر فرش
بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے اور وہ
سب بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے باتھ روم کی طرف بڑھے
پھر ہنری انہیں اس انداز میں دوڑتا دیکھ کر بے اختیار ہنس
تھوڑی دیر بعد وہ سب واپس آئے اور ایک بار پھر فرش پر بچھے ہو
قالین پر لیٹ گئے۔ اب ان کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات نمایاں
تھے۔

" یہ پانی پی کر آئے ہیں شاید"...... سائمن نے کہا۔
" ہاں۔ اور اب پوری طرح مطمئن ہیں کہ انہوں نے توڑ کر
ہے"...... ہنری نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" لیکن اب جب تم اسے چارج کرو گے تو کیا انہیں دوبارہ جھٹکا
لگے گا۔ پھر تو انہیں معلوم ہو جائے گا اور وہ پھر اس کا کوئی توڑ کر لیں
گے"...... سائمن نے کہا تو ہنری بے اختیار ہنس پڑا۔
"یہی تو اس کی جادوئی خوبی ہے۔ جھٹکا تو جو لگنا تھا وہ لگ گیا ہے
اب تو انہوں نے بے حس و حرکت ہی ہونا ہے اور بے ہوش

...... ہنری نے کہا۔
بے ہوش بھی ہوں گے"...... سائمن نے چونک کر حیرت
ے لہجے میں کہا۔
ہاں۔ اب چونکہ ان کے معدوں میں کثیر مقدار میں پانی بھرا ہوا
اس لئے اب یہ بے ہوش ہو جائیں گے اور اس وقت تک بے
رہیں گے جب تک یہ پانی جذب نہیں ہو جاتا البتہ پانی جذب
ئے گا تو انہیں خود بخود ہوش آ جائے گا لیکن اس کے بعد یہ سب
طور پر بے حس و حرکت ہو جائیں گے اور پھر جب تک ہم نہ
گے یہ ٹھیک نہ ہو سکیں گے"...... ہنری نے کہا اور اس کے
ہی اس نے ایک ناب کو تیزی سے دائیں طرف گھمانا شروع کر
گھومتے ہی اس کے اوپر موجود ایک خانے میں تیزی سے نمبر
ہونے شروع ہو گئے اور جب یہ نمبر الیون تھاؤزنڈ پر پہنچ گئے تو
نے ناب گھمانا بند کی اور پھر اس ناب کے نیچے موجود سرخ
کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی ایک سرخ
کا بلب تیزی سے جلا اور پھر ایک لمحے بعد بجھ گیا۔
وہ مارا۔ اب یہ حقیر کیڑوں میں تبدیل ہو چکے ہیں"...... ہنری
انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ے مشین کو ایک بار پھر آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور چند لمحوں
اس نے ہاتھ ہٹائے تو مشین پر جلنے بجھنے والے چھوٹے چھوٹے
سب بجھ گئے۔

"کیسے معلوم ہوگا کہ کام ہو گیا ہے"...... سائمن نے کہا۔
"ابھی چیک کر لیتے ہیں"...... ہنری نے کہا اور اس کے ساتھ
اس نے سائیڈ پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر فریکوئنسی ایڈ
کرنا شروع کر دی۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے ا
بٹن پریس کر کے اسے آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ ہنری کالنگ کیپٹن فومانچو۔ اوور"...... ہنری
بار کال دیتے ہوئے کہا۔
"یس سر۔ کیپٹن فومانچو بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں
ٹرانسمیٹر سے کیپٹن فومانچو کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
"کیپٹن فومانچو پاکیشیائی ایجنٹ چونکہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں
اور کرنل جوشن کو خطرہ تھا کہ کہیں ان کے آنے پر وہ کوئی مسئلہ
کھڑا کر دیں اس لئے کرنل جوشن کے حکم پر میں نے مخصوص سا ں
ریز فائر کر کے ان سب کو گیسٹ روم میں بے ہوش کر دیا ہے لیکن
چیکنگ ضروری ہے۔ آپ دو مسلح آدمیوں کے ساتھ جا کر چیک
کریں کہ کیا یہ سب لوگ واقعی بے ہوش ہو چکے ہیں۔ ہم یہاں
مشین روم میں سکرین پر تمہیں دیکھ رہے ہوں گے اور تمہاری آوا
بھی ہم تک پہنچ جائے گی۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔
"اوکے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کیپٹن فومانچو نے مؤدبا
لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"جاؤ اور احتیاط سے چیک کرو۔ اوور اینڈ آل"...... ہنری نے کہا

انسمیٹر آف کر دیا۔ اب ان دونوں کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی
جہاں اس بڑے کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں عمران اور
کے ساتھی لیٹے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر کیپٹن فومانچو
یڈ آرمی کے دو مسلح سپاہی ہال میں داخل ہوتے ہوئے دکھائی
اور پھر انہوں نے تیزی سے باری باری سب کو ہلا جلا کر دیکھنا
کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان تینوں نے اچھی طرح چیکنگ کر لی۔
سب بے ہوش پڑے ہیں جناب"...... کیپٹن فومانچو کی آواز
فون کے رسیور سے سنائی دی اور پھر وہ تینوں مڑے اور
سے باہر نکل گئے اور ہنری نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن
کیا تو سکرین آف ہو گئی۔
دیکھا میں نے نہیں کہا تھا کہ معاملات اب بھی میرے کنٹرول
ہیں"...... ہنری نے فاتحانہ انداز میں کہا۔
ہاں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ اس وقت موقع غنیمت ہے۔ کیوں
ہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر دیا جائے۔ کرنل جوشن
ی تو یہی کرنا ہے"۔ سائمن نے قدرے بے چین لہجے میں کہا۔
نہیں۔ کرنل جوشن اپنے احکامات کی تعمیل حرف بحرف چاہتا
تم فکر نہ کرو اگر یہ ہوش میں بھی آ گئے تب بھی مکمل طور پر
ہوں گے"...... ہنری نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
بھی سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے
روم سے باہر نکل گئے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر
چھائی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ جب اس کا شعور پوری طرح بیدا
ہوا تو اس نے لاشعوری طور پر اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش
کی لیکن یہ دیکھ کر اس کے ذہن میں دھماکے ہونے لگے کہ اس
جسم مکمل طور پر بے حس و حرکت ہو چکا ہے حتیٰ کہ وہ انگلی تک
ہلا سکتا تھا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ آر گنم ریز کے اثرات کیسے ہو گئے"۔ عمرا
نے آہستہ آہستہ بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اس کے جسم کی حالت
رہی تھی کہ اس نے جو توڑ سوچا تھا وہ غلط ثابت ہوا ہے اور اس
پر اسے شدید حیرت ہو رہی تھی۔ اچانک اس کے ذہن میں
دھماکہ سا ہوا۔ اسے اچانک خیال آیا تھا کہ کہیں ٹائیگر نے آر گنم

قت کا اندازہ تو غلط نہیں لگایا تھا کیونکہ جب آر گنم ریز کمرشل
ں پر تیار کی گئی تھی تو ان کی طاقت الیون ہنڈرڈ سے آگے نہ
سکی تھی پھر اس پر مسلسل ریسرچ ہوتی رہی اور عمران نے کچھ
پہلے ایک انٹرنیشنل میگزین میں اس پر ایک تفصیلی تحقیقاتی
پڑھا تھا جس میں بتایا گیا تھا کہ اس کی طاقت کئی لاکھ تک پہنچا
ہے اس لئے اسے یہ خیال آیا تھا کیونکہ جو توڑ اس نے سوچا تھا
الیون ہنڈرڈ کا ہی تھا لیکن اس سے زیادہ طاقت کا توڑ دوسرا
بات جیسے اس کے ذہن میں جم سی گئی کہ یقیناً ایسا ہی ہوا ہو
... ٹائیگر نے چونکہ صرف اس کی ایک جھلک دیکھی تھی اور
کے ذہن میں الیون ہنڈرڈ ہی موجود تھا اس لئے اس نے اسے
ن ہنڈرڈ ہی سمجھا تھا۔ وہ کافی دیر تک اس بات پر غور کرتا
ونکہ وہ حرکت نہ کر سکتا تھا اور سیدھا پشت کے بل سویا ہوا تھا
لئے وہ اپنے ساتھیوں کو نہ دیکھ سکتا تھا کہ وہ بھی ہوش میں آئے
نہیں اور ایک بار پھر اس کے ذہن میں ایک نیا خیال آیا اور
طور پر ہی مسکرا دیا کیونکہ اب اسے خیال آیا تھا کہ وہ صرف
و حرکت ہی نہیں ہوا تھا بلکہ باقاعدہ بے ہوش ہوا تھا اور
ہوش آیا تھا اور اس خیال کے بعد وہ اس بات پر کنفرم ہو
ئیگر نے آر گنم ریز کی طاقت غلط سمجھی ہے کیونکہ اسے یاد تھا
یقاتی مقالے میں اس بات کو باقاعدہ تفصیل سے ڈسکس کیا
کہ اگر آر گنم ریز کی زیادہ پاور چارج کی جائے اور اس ایریئے

میں موجود آدمی کے معدے میں پانی کی خاصی مقدار موجود ہو تو وہ آدمی صرف بے حس و حرکت نہیں ہوتا بلکہ بے ہوش ہو جاتا ہے اور اس وقت تک ہوش میں نہیں آتا جب تک یہ پانی جذب ہو کر خون میں شامل نہ ہو جائے اس لئے اب وہ کنفرم ہو گیا کہ آر گنم ریز کی پاور بہرحال الیون ہنڈرڈ سے زیادہ تھی۔ اب یہ بات دوسری تھی کہ اسے ہوش اپنی ذہنی ورزشوں سے آیا تھا یا اس کے معدے میں موجود پانی کی مقدار جذب ہو چکی ہے۔ اس نے اب یہ سوچنا شروع کر دیا تھا کہ اس حالت کو کیسے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اسے یاد تھا کہ اس تحقیقاتی مقالے میں اس سلسلے میں کوئی بات درج نہ تھی البتہ مقالے میں ایک فقرہ ایسا تھا جو شاید اس کے کام آسکے۔ اس میں درج تھا کہ آر گنم ریز کی ہائی پاور کا اٹیک اینٹی ریز کے علاوہ جسم سے خون نکلنے سے بھی ختم ہو سکتا ہے لیکن اس وقت مسئلہ یہ تھا کہ وہ سرے سے حرکت ہی نہ کر سکتا تھا اس لئے یہ علاج بھی بے کار تھا۔ وہ کافی دیر تک پڑا سوچتا رہا لیکن کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی کہ اچانک اسے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ ذہنی طور پر چونک پڑا لیکن ظاہر ہے وہ حرکت نہ کر سکتا تھا۔ اسے معلوم نہ تھا کہ دروازہ کھول کر اندر کون آیا ہے۔ ویسے بھی فرش پر دبیز قالین بچھا ہوا تھا اس لئے قدموں کی آواز بھی سنائی نہ دے رہی تھی کہ اس آواز کی مدد سے ہی وہ کوئی اندازہ لگا سکتا۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اسے ایک بار پھر دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی

دی۔ عمران نے اس بار یہی اندازہ لگایا کہ شاید کوئی آدمی اندر داخل ہو کر یہ چیک کرنے آیا ہو گا کہ وہ بے ہوش یا بے حس و حرکت پڑے ہوئے ہیں یا نہیں۔ اس نے ایک بار پھر ذہن پر زور ڈالنا شروع کر دیا لیکن کافی دیر تک کوشش کے باوجود کوئی علاج اس کی سمجھ میں نہ آیا تو اس نے اپنے آپ کو حالات پر چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"باس باس"...... اچانک اس کے کانوں میں ٹائیگر کی ہلکی سی آواز پڑی تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"ٹائیگر کیا تمہیں ہوش آگیا ہے"...... عمران نے کوشش کر کے اونچی آواز میں کہا۔ چونکہ زبان منہ کے اندر تھی اس لئے زبان حرکت کر رہی تھی۔

"یس باس۔ لیکن یہ کیا ہوا ہے۔ ہم نے تو اس کا توڑ کر لیا تھا"...... ٹائیگر کے لہجے میں حیرت تھی تو عمران نے اسے بتایا کہ کس طرح اس نے آر گنم ریز کی پاور کا غلط اندازہ لگایا ہے۔

"نہیں باس۔ اس ڈبیہ کی ساخت الیون ہنڈرڈ کی ہی تھی۔ میں نے اسے اچھی طرح دیکھا تھا البتہ ہو سکتا ہے کہ خصوصی طور پر اسے پاور فل بنوایا گیا ہو"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ بہرحال اب تو مسئلہ اس کے توڑ کا ہے اور توڑ یہ ہے کہ جسم سے خون نکالا جائے لیکن اس حالت میں تو توڑ بھی بے کار ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ایک توڑ اور بھی ہے لیکن وہ آپ کر سکتے نہیں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اچھا۔ کون سا"...... عمران نے پوچھا۔

"باس اس صورت میں اگر اعصابی نظام کے مرکز کو ذہنی قوت کے ارتکاز کے ذریعے معمولی سی حرکت بھی دے دی جائے تو حرکت کا سائیکل خود بخود شروع ہو جاتا ہے لیکن اس کے لئے خصوصی ذہنی قوت کی ضرورت ہوتی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"یہ بات تم نے کہاں پڑھی ہے"...... عمران نے کہا۔

"انٹرنیشنل سائنس میگزین کا ایک سپیشل ایڈیشن مجھے ا پرانے رسائل فروخت کرنے والے کی دکان سے مل گیا تھا۔ تھا گذشتہ سال کا ہی لیکن اس میں یہ تحقیقاتی مضمون تھا اور اس وجہ سے تو میں اسے پہچانا تھا"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں کوشش کرتا ہوں"...... عمران نے اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کیں اور ذہنی قوت ارتکاز میں مصروف ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اچانک اسے محسوس ہوا کہ اس کے جسم میں معمولی سی حرکت ہوئی ہے تو اس نے اپنی کوشش میں اضافہ کر دیا اور پھر جب اس کا ذہن پھٹنے کے قریب آ گیا تو اس نے اسے ڈھیلا چھوڑ دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں یہ دیکھ کر بے اختیار مسرت کی لہریں سی دوڑنے لگیں کہ اس کا جسم واقعی آہستہ آہستہ حرکت کرنے لگ

۔ عمران نے محسوس کیا کہ یہ حرکت چیونٹی کی رفتار سے ہی پہلے سے زیادہ تیز ہوتی جا رہی تھی۔

سارا مطالعہ کام آ گیا ہے ٹائیگر"...... عمران نے مسکراتے ا۔

پ کی ذہنی قوت کام آ گئی ہے باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا ں مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد یہ حرکت اتنی ہو گئی کہ عمران ٹ بدل لی اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ اٹھ کر بیٹھ جانے یاب ہو گیا۔ اب اس نے دیکھا کہ اس کے سارے ساتھی سمت اسی طرح بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے البتہ ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ سب ہوش گئے تھے۔ کچھ دیر بعد عمران نے اٹھنے کی کوشش شروع کر دی پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن اس کا جسم بری طرح لڑکھڑا رہا تھا اس نے اپنے آپ پر کنٹرول کر لیا اور پھر اس نے قدم بڑھایا۔ دیر بعد وہ چلنے کے قابل ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آپ کو مکمل طور پر فٹ کرنے کے لئے مخصوص ورزش شروع کر ۔ اس ورزش کا یہ فائدہ ہوا کہ اس کا جسم تھوڑی دیر بعد ہی مکمل پر فٹ ہو گیا۔ عمران تیزی سے ٹائیگر کی طرف بڑھا۔ اس نے ایک ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس کی درمیانی انگلی ناخن کے نیچے موجود تیز بلیڈ باہر آ گیا۔ اور عمران نے اس بلیڈ کی سے ٹائیگر کے بازو پر کٹ ڈال دیا تو زخم سے خون رسنے لگا اور

عمران آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے یہی کارروائی جولیا
سب ساتھیوں کے ساتھ کی اور پھر ہاتھ کو مخصوص انداز میں
دے کر اس نے بلیڈ کو واپس اس کی جگہ ایڈجسٹ کیا۔ تھوڑ
بعد ٹائیگر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو
نے مطمئن انداز میں سرہلایا اور پھر وہ ہال کمرے کے بیرونی درواز
کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب اسے وہاں
کرنا ہی پڑے گا کیونکہ اب اسے احساس ہو گیا تھا کہ کیڈو پر
جدید ترین سائنسی آلات استعمال کئے جا رہے ہیں اور پھر ہنری
آرگنم ریز کو اس انداز میں استعمال کر سکتا ہے تو پھر ہو سکتا ہے
یہاں اس سے بھی زیادہ خطرناک ہتھیار موجود ہوں۔ یہ تو ان
حق میں بہتر ہوا تھا کہ ہنری نے انہیں بے حس و حرکت اور
ہوش کرنے تک ہی اکتفا کیا تھا ورنہ اگر وہ اس دوران ان پر
کھول دیتا تو واقعی وہ حقیر کیچوؤں کی طرح موت کا شکار ہو جاتے۔
اس لئے اس نے باہر کا جائزہ لینے کا پروگرام بنایا تھا۔ دروازہ کھول
وہ باہر آیا اور پھر آہستہ آہستہ راہداری میں چلتا ہوا بیرونی دروازے
طرف بڑھتا چلا گیا۔ بیرونی دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران اس کی سا
میں جا کر رک گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے باہر جانے کے لئے قد
اٹھانا ہی چاہا تھا کہ بے اختیار ٹھٹھک گیا کیونکہ باہر سے اسے انسانی
آواز سنائی دے رہی تھی۔

" کیپٹن نے خواہ مخواہ ہماری ڈیوٹی یہاں لگا دی ہے۔ شیانگ

یک آواز سنائی دی۔

" کیا مطلب۔ خواہ مخواہ کیوں۔ ڈیوٹی بہر حال ڈیوٹی ہوتی ہے"۔
وسری آواز سنائی دی۔

" میں نے کیپٹن کے ساتھ چیکنگ کی تھی۔ سارے لوگ بے
وش پڑے ہوئے ہیں"...... پہلے نے کہا۔

" وہ تو ٹھیک ہے لیکن بے ہوش آدمی کسی وقت بھی ہوش میں آ
سکتا ہے اور کیپٹن بتا رہا تھا کہ کل ریڈ آرمی کا سربراہ کرنل جوشن آ
ہے اس لئے کیپٹن کسی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتا"۔ دوسرے
جواب دیا۔

" ویسے مجھے حیرت ہے کہ انہیں کس طرح بے ہوش کیا گیا ہے۔
کھانے میں کوئی چیز شامل کی گئی تھی"...... ایک آواز سنائی دی۔

" نہیں۔ کسی سائنسی ریز کے ذریعے ایسا کیا گیا ہے"۔ دوسرے
کہا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران سمجھ گیا کہ باہر دروازے
اتیں سائیڈ پر ہی ریڈ آرمی کے دونوں آدمی موجود ہیں اور ظاہر ہے
مسلح بھی ہوں گے اس لئے عمران آہستہ سے واپس مڑا اور پھر
زہ کھول کر واپس اسی ہال میں آیا تو اس نے ٹائیگر کو اٹھ کر وہی
ص ورزش کرتے ہوئے دیکھا جو ورزش اس نے کی تھی جبکہ
ساتھی اب اٹھ کر بیٹھے ہوئے تھے۔

" تم فٹ ہو گئے ہو تو آؤ۔ باہر دو پہرے دار موجود ہیں اور ہم نے
آواز نکالے انہیں اندر گھسیٹ کر بے ہوش کرنا ہے اور یہاں ان

سے یہاں کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں ۔
عمران نے ٹائیگر سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے آگیا۔ وہ اب بالکل درست انداز میں چل رہا تھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

ریڈ آرمی نیٹ ورک

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

یا ۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جزیرہ کیڈو پر موجود ریڈ آرمی کا نیٹ ورک توڑ سکی یا خود اس کا شکار ہوگئی ——

نل جوشن ۔ ریڈ آرمی کا سربراہ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی یقینی ہلاکت کے لئے ہر طرف موت کا نیٹ ورک پھیلا دیا ——

نل جوشن ۔ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے حتمی خاتمے کے لئے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دیا تھا ——

یا ۔ عمران اور اس کے ساتھی ریڈ آرمی کا نیٹ ورک توڑ کر اپنے مشن کو مکمل کر سکے — یا — موت کے اندھیروں میں ہمیشہ کے لئے ڈوب گئے۔

انتہائی دلچسپ اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے واقعات

سطر سطر پر پھیلا ہوا انتہائی سسپنس

مسلسل اور انتہائی تیز رفتار ایکشن سے بھرپور ایک یادگار ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور قطعی منفرد ناول

مثالی دنیا

مُصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

مثالی دنیا ——— کائنات سے بالاتر ایک ایسی دنیا جو اسرار و تحیر کے دھندلکوں میں لپٹی ہوئی ہے۔

مثالی دنیا ——— جہاں کرہ ارض کی طرح زمان و مکان کی کوئی قید نہیں ہے۔ انتہائی پُراسرار، دلچسپ، انوکھی اور منفرد دنیا۔

مثالی دنیا ——— جہاں پہنچنے کے لئے روسیاہ کی یونیورسٹی کے پروفیسر یونوکوف نے ایک انتہائی آسان طریقہ دریافت کرلیا ——— ایسا طریقہ کہ کرہ ارض کا ہر آدمی وہاں آسانی سے پہنچ سکتا تھا۔

پروفیسر نورس ——— جس نے یہ طریقہ چوری کرلیا اور پھر اس نے علی الاعلان مثالی دنیا میں آمدورفت شروع کر دی۔

فاسٹ کلرز ——— پیشہ ور قاتلوں کا ایک ایسا گروہ جس نے یہ طریقہ حاصل کرنے کے لئے پروفیسر نورس کو ہلاک کر دیا ——— مگر اس طریقے کے حصول کی بنا پر انہیں بھی موت کے گھاٹ اترنا پڑا۔

ڈاکٹر رونالڈ ——— جس نے مثالی دنیا سے ایک خاتون کو کرہ ارض پر آنے پر مجبور کر دیا ——— یہ خاتون کون تھی ——— ؟ کس طرح کی تھی ——— ؟ اور ڈاکٹر رونالڈ اس سے کیا کام لینا چاہتا تھا ——— انتہائی پُراسرار اور

پراسرار اور حیرت انگیز سچوئشن۔

سرار سٹائن ——— ایک یہودی ماہر روحانیات ——— جس نے پروفیسر یونوکوف کے اس طریقے کی بنا پر پوری دنیا سے مسلمانوں کے خاتمے اور یہودی سلطنت کے قیام کا منصوبہ بنایا اور پھر اس پر عمل شروع کر دیا ——— کیا وہ اپنے اس بھیانک منصوبے میں کامیاب ہوا ——— یا ——— ؟

یت ——— مثالی دنیا سے آنے والی ایک دوشیزہ ——— جو اچانک عمران کے فلیٹ پر پہنچی اور اس سے امداد کی خواہش کی اور پھر اچانک ہی فضا میں تحلیل ہو گئی ——— وہ کون تھی ——— ؟

ن ——— جس نے پروفیسر یونوکوف کے اس طریقے کو حاصل کرنا چاہا تو اُسے لمحہ بہ لمحہ موت کے خلاف جنگ لڑنی پڑی۔

وہ لمحہ جب عمران کو اس طریقے کی وجہ سے ایکسٹو کی اصلیت ظاہر ہونے کا یقینی خطرہ پیش آگیا ——— کیا واقعی ایکسٹو کی اصلیت سیکرٹ سروس پر ظاہر ہو گئی ——— ؟

دنیا ——— میں پہنچنے کا پروفیسر یونوکوف کا دریافت کردہ طریقہ کیا تھا ——— کیا عمران اسے حاصل کرنے میں کامیاب ہوا یا نہیں ؟

انتہائی تحیر خیز، قطعی انوکھی اور منفرد کہانی ——— ایک ایسی کہانی جو روحانی اسرار و رموز اور جاسوسی ایکشن و سسپنس کا حسین امتزاج ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

ڈارک آئی

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

ڈاکٹر افتخار ——— پاکیشیائی نژاد ایکریمی سائنسدان ——— جو ایکر
کا ایک انتہائی خفیہ دفاعی فارمولا پاکیشیا کے حوالے کر
چاہتا تھا ——— مگر ——— ؟

ڈاکٹر افتخار ——— جس نے فارمولا کے حصول کیلئے اس قدر پیچیدہ طریقہ
استعمال کیا کہ عمران جیسا شخص بھی حقیقتاً چکرا کر رہ گیا۔

ڈارک آئی ——— ایکریمیا کی ایک سرکاری تنظیم ——— جو عمران
پہلے فارمولا حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ کیسے ———

ڈارک آئی ——— جس سے فارمولا حاصل کرنے کیلئے عمران اور پاک
سیکرٹ سروس نے بھرپور انداز میں کام کیا لیکن جب فارم
حاصل ہو گیا تو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ناکام وا
لوٹنا پڑا ——— کیوں ——— ؟

• وہ لمحہ ——— جب عمران پر حملہ کیا گیا اور جوانا نے عمران پر
کا انتقام لینے کے لئے ایکریمیا میں قتل و غارت کا بازار گرم کر دیا

• وہ لمحہ ——— جب جوانا کو بے پناہ قتل و غارت سے روکنے کے
لئے عمران کو اُسے دھمکیاں دینے پر مجبور ہونا پڑا ——— کیا جوانا
رک گیا ——— یا ——— ؟

• وہ لمحہ ——— جب طویل عرصے بعد جوانا دوبارہ اپنی پرانی روش
پر اُتر آیا ——— اور پھر جو بھی اس کے سامنے آیا، عبرتناک موت
کا شکار ہوتا چلا گیا۔

• وہ لمحہ ——— جب آگ اور خون کے خوفناک سمندر عبور کرنے کے
بعد آخر میں عمران پر یہ انکشاف ہوا کہ وہ مشن میں مکمل طور پر
ناکام ہو گیا ہے تو عمران کا کیا ردعمل ہوا ——— ؟

• وہ لمحہ ——— جب عمران کو یقینی موت سے بچانے کیلئے صالحہ نے
اپنی جان کی قربانی دے دی۔ صالحہ کا کیا انجام ہوا ——— ؟

• ڈارک آئی کے خلاف عمران کا ایک ایسا مشن ——— جو خود عمران
کیلئے انتہائی کٹھن اور صبر آزما ثابت ہوا۔

انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات، مسلسل اور
بے پناہ ایکشن کے ساتھ ساتھ بے پناہ سسپنس سے بھرپور

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

ان سیریز
یڈ آرمی
یٹ ورک
مظہر کلیم
ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ ریڈ آرمی سے شروع ہونے والا سلسلہ اس ناول میں مزید نکھر کر سامنے آ رہا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس بار جس انداز میں جدوجہد کرنا پڑ رہی ہے اس انداز میں انہیں پہلی بار اپنی بے بسی کا احساس ہو رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سلسلہ آپ کو یقیناً ہر لحاظ سے پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے گا البتہ حسب دستور اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی صورت کم نہیں ہیں۔

ٹیکسلا سے محمد رمضان لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ مجھے روحانیت کے موضوع سے بے حد دلچسپی ہے اس لئے آپ برائے کرم مجھے ٹیلی پیتھی، ہپناٹزم اور ایسے ہی دیگر علوم کی معیاری کتب کی فہرست ضرور بھجوائیں"۔

محترم محمد رمضان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ٹیلی پیتھی اور ہپناٹزم روحانیت کے موضوع نہیں ہیں۔ یہ تو وہ علوم ہیں جنہیں "اکلٹ سائنس" کہا جاتا ہے۔ روحانیت تو ان سے یکسر ہٹ کر ہے اور جہاں تک ان پر معیاری کتب کا تعلق ہے تو ایسے موضوعات پر تقریباً ہر زبان میں بے شمار کتب موجود ہیں لیکن ان میں سے معیاری اور غیر معیاری کا

انتخاب تو آپ کی ان علوم پر موجودہ استعداد سے ہی ہو سکتا ہے کیونکہ جو آدمی ان علوم کو سیکھنے کی ابتدا کرے گا اس کے لئے ابتدائی کتب ہی معیاری ہوں گی جبکہ جو آدمی ان علوم میں کافی آگے بڑھ چکا ہو اس کے لئے یہ ابتدائی کتب معیاری نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے آپ اگر ان علوم کو واقعی سیکھنا چاہتے ہیں تو صرف کتابوں پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ کسی ماہر کو تلاش کر کے اس کی باقاعدہ شاگردی اختیار کریں اور پھر اپنے استاد کے مشورے سے کتب کا انتخاب کریں۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جہانیاں سے رفیق الرحمان بھٹی لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں البتہ سلیمان سے ہمیں بے حد شکایت ہے کہ وہ عمران کا بالکل خیال نہیں رکھتا۔ آپ عمران کی اماں بی سے کہہ کر اسے ذرا لیول پر لے آئیں کیونکہ اب وہ عمران کا باورچی کم اور اس کا مالک زیادہ بن گیا ہے"۔

محترم رفیق الرحمان بھٹی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے عمران کی اماں بی کے ذریعے سلیمان کو لیول کرانے کی تجویز پیش کی ہے تو محترم آپ کو تو معلوم ہے کہ سلیمان بھی عمران کے گھر میں ہی پلا بڑھا ہے اور عمران کی اماں بی عمران سے زیادہ سلیمان کی سائیڈ لیتی ہیں اور سلیمان جب خالص دودھ کا گلاس اماں بی کو پیش کر دیتا ہے تو آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ اماں بی کیسے لیول کریں گی سلیمان کو یا عمران کو۔ اس لئے عمران کی بہتری اسی میں ہے کہ معاملہ اماں بی تک نہ جانے دے اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس کی کوشش بھی یہی ہوتی ہے کیونکہ وہ اماں بی کو بھی جانتا ہے اور سلیمان کو بھی۔ بہرحال سلیمان تک آپ کی شکایت ضرور پہنچا دی جائے گی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جتوئی ضلع مظفر گڑھ سے رانا محمد جمیل شہزاد لکھتے ہیں۔ "آپ کا سپیشل نمبر "شودرمان" بے حد پسند آیا ہے۔ اس مخصوص موضوع پر واقعی یہ ایک شاہکار ناول ہے۔ مجھے ٹیلی پیتھی سے بے حد دلچسپی ہے۔ آپ کے ناول "سٹار ٹریک" میں عمران پروفیسر کو ٹرانس میں لے آتا ہے تو پروفیسر اس کی ہدایات پر کام کرتا ہے لیکن بعد میں پروفیسر اسے بتاتا ہے کہ وہ ٹرانس میں نہ تھا۔ اگر واقعی ایسا تھا تو پھر پروفیسر نے عمران کی ہدایات پر عمل کیوں کیا۔ امید ہے آپ اس الجھن کو ضرور واضح کریں گے"۔

محترم رانا محمد جمیل شہزاد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جس الجھن کا ذکر کیا ہے اس بارے میں تفصیلی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اس حصے کو دوبارہ غور سے پڑھیں گے تو آپ خود سمجھ جائیں گے کہ پروفیسر ٹرانس میں نہ آنے کے باوجود عمران کی ہدایات پر کیوں عمل کرتا ہے کیونکہ پروفیسر خود یہی چاہتا تھا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ڈیرہ اسماعیل خان سے نظام الدین قریشی لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "شودرمان" بے حد پسند آیا ہے لیکن ایک بات نے مجھے شدید الجھن

میں مبتلا کر رکھا ہے کہ آپ اور دیگر مصنفین بھی مکڑی کو یا اس کے جالے کو شیطان یا اس کی ذریات یا اس کی طاقت کی علامت کے طور پر ظاہر کرتے ہیں جبکہ مکڑی شریعت کی رو سے حلال ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے "۔

محترم نظام الدین قریشی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ محترم آپ کی الجھن ایک غلط فہمی کی وجہ سے ہے جس مکڑی کو حلال کہا گیا ہے وہ یہ جالے والی مکڑی نہیں ہوتی بلکہ اسے اردو میں ٹڈی کہتے ہیں جو اڑنے والی ہوتی ہے۔ آپ نے ٹڈی دل تو سنا ہو گا۔ جو مکڑی یا ٹڈی سبزہ کھاتی ہے وہ مکڑی حلال ہوتی ہے اور اسے جھینگے کے انداز میں تیار کر کے تل کر کھایا جاتا ہے جبکہ جالے والی مکڑی ٹڈی نہیں ہوتی اور نہ ہی حلال ہوتی ہے۔ امید ہے آپ کی الجھن دور ہو گئی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسّلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران اور اس کے ساتھی کیڈو جزیرے پر کرنل جوشن کے مہمانوں کے طور پر موجود تھے لیکن کرنل جوشن نے مشین روم انچارج میجر ہنری کے ذریعے سازش کرتے ہوئے انہیں مخصوص ریز سے بے ہوش کر دیا تھا تاکہ دوسرے روز کرنل جوشن کے کیڈو آنے پر وہ ان کا خاتمہ کر سکے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہوش آ گیا تھا اور عمران نے دروازے سے باہر موجود ریڈ آرمی کے دو پہرے داروں کی موجودگی محسوس کر لی تھی۔ چنانچہ وہ ٹائیگر کو ہمراہ لے کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھا تاکہ ان دونوں کو اندر گھسیٹ کر ان سے تفصیلی معلومات حاصل کی جا سکیں اور پھر ان معلومات کی بنیاد پر وہ آئندہ کا لائحہ عمل طے کر سکیں۔ عمران اور ٹائیگر کھلے دروازے کے قریب جا کر رک گئے۔ عمران نے ایک نظر ٹائیگر کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے باہر آ گیا۔ سائیڈ پر دو باچانی

سپاہی عمارت کی دیوار سے پشت لگائے کھڑے تھے۔ ان میں سے ایک سگریٹ پی رہا تھا۔ عمران کے اچانک اچھل کر باہر نکلنے پر آہٹ سنائی دی تو دونوں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کے منہ سے سگریٹ نکل کر نیچے گر گیا۔ اسی لمحے ٹائیگر بھی باہر آ گیا اور پھر حیرت سے بت بنے کھڑے ان دونوں سپاہیوں پر ان دونوں نے بیک وقت چھلانگیں لگا دیں۔ چند لمحوں بعد عمران اور ٹائیگر انہیں اٹھائے واپس اندر داخل ہو گئے۔ وہ دونوں بے ہوش ہو چکے تھے۔ عمران نے مڑ کر دروازہ بند کر کے اسے اندر سے باقاعدہ لاک کر دیا اور پھر انہیں اٹھائے وہ دوبارہ اس کمرے میں لے آئے۔

"اسے کرسی پر بٹھا دو"...... عمران نے اپنے کاندھے پر موجود ایک آدمی کو کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے دوسرے کو دوسری کرسی پر بٹھا دیا جبکہ عمران کے ساتھی اب اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے۔

"کھڑکیوں سے پردے اتار کر انہیں باندھ دو"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر کھڑکیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی پردوں کی بنائی ہوئی رسیوں سے وہ ان دونوں کو کرسیوں سے مضبوطی سے باندھ چکا تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک آدمی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو

عمران نے ہاتھ ہٹا لئے۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے آنکھیں کھول دیں اور پھر پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا لیکن پھر اس کا چہرہ حیرت اور خوف سے بگڑتا چلا گیا۔ شاید اب اسے احساس ہوا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی جو بے ہوش پڑے ہوئے تھے وہ سب ہوش میں آ چکے تھے۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ میرا نام شیانگ ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"کیا تم کیپٹن فومانچو کے ساتھ ہماری بے ہوشی چیک کرنے آئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تمہیں خود بخود ہوش کیسے آ گیا"...... شیانگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہنری کو کیسے اطلاع دی تھی کیپٹن نے ہماری بے ہوشی کے بارے میں"...... عمران نے اس کے سوال کو نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا۔

"کیپٹن نے چیک کرنے کے بعد یہیں کھڑے ہو کر کہہ دیا تھا اور پھر ہم باہر آ گئے۔ میں نے کیپٹن سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ ہنری نے اسے ٹرانسمیٹر کال پر بتایا تھا کہ وہ یہاں بولے گا تو اس کی آواز وہ مشین روم میں سن لے گا اور وہ یہاں کا منظر بھی دیکھ رہا ہو گا"...... شیانگ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ ٹائیگر کرسیوں کو چیک کرو۔ یہاں کوئی ڈکٹا فون لگایا گیا ہے"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے باقی کرسیوں کی طرف بڑھ گیا جبکہ اس بار صفدر نے بھی اس کا ساتھ دینا شروع کر دیا۔

"باس۔ یہ سپر ڈکٹا فون ہے اور آن ہے"...... اچانک ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ڈبیہ تھی جس پر چھوٹا سا بلب جل رہا تھا۔

"مجھے دو۔ میں اسے آف کر دوں"...... عمران نے کہا اور پھر ٹائیگر کے ہاتھ سے ڈبیہ لے کر اس نے ناخن میں موجود بلیڈ کی مدد سے اس کے پچھلے حصے میں موجود ایک پیچ کھولا اور ڈھکن ہٹا کر اس نے ایک تار توڑ کر اسے آف کر دیا اور پھر یہ ڈبیہ اس نے ایک طرف پھینک دی اور پھر اس نے اس ہال کمرے کی دیواروں اور چھت کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کی نظریں چھت کے درمیان موجود ایک گول لائٹ پر جم سی گئیں۔ وہ لائٹ آف تھی لیکن عمران اس کی مخصوص ساخت سے ہی سمجھ گیا تھا کہ اس کے ذریعے مشین روم میں انہیں چیک کیا جاتا رہا ہو گا البتہ لائٹ آف دیکھ کر اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ اس وقت چیکنگ نہیں کی جا رہی۔ شاید ہنری کی تسلی ہو گئی تھی کہ اب وہ ہوش میں آئیں گے بھی سہی تب بھی بے حس و حرکت ہی رہیں گے۔

"صفدر ایک مشین گن مجھے دو"...... عمران نے صفدر سے کہا تو

صفدر ایک کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"لیکن تم نے تو کہا تھا کہ ان سائنسی ریز کی وجہ سے بارودی اسلحہ یہاں کام ہی نہیں کر سکتا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے درست کہا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر تم مشین گن اس لائٹ پر کیسے فائر کرو گے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فائر کئے بغیر اسے توڑا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے صفدر مشین گن اٹھائے واپس آ گیا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے مشین گن لے لی۔

"کیپٹن شکیل کیا تم میرے گناہوں کا بوجھ اٹھا لو گے"۔ عمران نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ آپ کے گناہوں سے آپ کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھ کر عمران کے سامنے اکڑوں بیٹھ گیا۔ ظاہر ہے وہ عمران کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

"ارے ارے۔ میرا یہ مقصد نہ تھا۔ میرا مقصد تھا کہ کیا تم یہاں پر کھڑے ہو کر اس مشین گن سے یہ لائٹ توڑ سکو گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"لیکن آپ کا فقرہ تو یہی بتا رہا تھا کہ آپ میرے کاندھوں پر چڑھ

کر اس لائٹ کو توڑنا چاہتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ تو میں نے احتیاطاً پوچھ لیا تھا تاکہ پل صراط میں تمہارے کاندھوں پر بیٹھ کر پار کر لوں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے حالانکہ پہلے عمران کا خیال واقعی یہی تھا کہ وہ کیپٹن شکیل کے کاندھوں پر چڑھ کر اس لائٹ کو توڑے گا لیکن پھر اچانک اسے خیال آگیا تھا کہ جب یہاں کرسی موجود ہے تو اسے استعمال کیا جا سکتا ہے اس لئے اس نے بات بنائی تھی۔ ٹائیگر نے ایک خالی کرسی لا کر وہاں رکھی اور پھر کیپٹن شکیل نے عمران کے ہاتھ سے مشین گن لی اور پھر کرسی پر چڑھ کر اس نے نال سے مشین گن پکڑی اور پوری قوت سے اس کا فولادی دستہ اس نے لائٹ پر مار دیا۔ چٹاخ کی تیز آواز کے ساتھ ہی لائٹ کا اندھا شیشہ ٹوٹا اور اس کی کرچیاں قالین پر بکھر گئیں۔ اندر ایک اندھے شیشے کا لیکن مخصوص طاقت کا بلب موجود تھا۔

"اس بلب کو بھی توڑ دو"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے دوسرا وار کیا اور بلب ٹوٹ گیا۔

"بس۔ اب ہم سکرین پر نظر آنے سے محفوظ ہو گئے ہیں"۔ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل کرسی سے نیچے اتر آیا۔ شیانگ خاموش بیٹھا یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔

"ہاں تو مسٹر شیانگ اب بتا دو کہ مشین روم کی طرف راستہ کہاں سے جاتا ہے"...... عمران نے شیانگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سیکورٹی سے"...... شیانگ نے جواب دیا۔

"اور یہ سیکورٹی کدھر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مین سیکورٹی آفس کے اندر"...... شیانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو شیانگ۔ تم اس لئے زندہ ہو کہ تم نے اب تک سوالوں کے جواب درست دیئے ہیں لیکن اب تم اس انداز میں جواب دینے لگے ہو جیسے یہاں جگت بازی کا مقابلہ ہو رہا ہو۔ یہ مشین گن کا دستہ تمہاری کھوپڑی کے ٹکڑے بھی اڑا سکتا ہے۔ سمجھے۔ اس لئے واضح جواب دو"...... عمران نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"م۔ م۔ میں جواب تو دے رہا ہوں جناب"...... شیانگ نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"کھل کر بتاؤ کہ یہاں سے سیکورٹی آفس کس طرف ہے۔ کتنے فاصلے پر ہے۔ وہاں اس وقت کتنے افراد ڈیوٹی پر ہوں گے۔ اس کے علاوہ اور کتنے آدمی کہاں کہاں ڈیوٹی دے رہے ہیں اور یہاں کل کتنے آدمی ہیں۔ تفصیل سے جواب دو"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو شیانگ نے اس بار واقعی سب کچھ تفصیل سے بتانا شروع کر دیا۔ اس نے جو کچھ بتایا اس کے مطابق سیکورٹی آفس میں ایک ہی نائٹ ڈیوٹی پر موجود ہے۔ باہر آٹھ آدمی پہرہ دے رہے ہیں جبکہ دس افراد وہاں سے کچھ دور ٹرانسمیٹر ٹاورز کی تنصیبات پر پہرہ دے

"کیپٹن فوما نچو کہاں ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ تو جناب اپنے کمرے میں سو رہا ہو گا"...... شیانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا کمرہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب سیکورٹی آفس سے شمال مشرق میں باقاعدہ کالونی ہوئی ہے جہاں سب سیکورٹی کے لوگ رہتے ہیں۔ وہیں کیپٹن کا کمرہ ہے جناب"...... شیانگ نے جواب دیا۔

"کیا تم کیپٹن فوما نچو سے کسی طرح یہاں سے رابطہ کر سکتے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ سیکورٹی نائٹ ڈیوٹی آفیسر رابطہ کر سکتا ہے" شیانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مشین روم کا انچارج ہنری کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ نیچے ممنوعہ علاقے میں رہتا ہے۔ وہاں ریڈ آرمی کا کوئی آدمی نہیں جا سکتا جب تک ہنری اجازت نہ دے وہ کرنل جوشن کا خاص آدمی ہے"...... شیانگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہنری سے رابطہ کیسے ہوتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ سیکورٹی آفس میں ٹرانسمیٹر پر خود کال کرتا ہے۔ جب اس نے کیپٹن فوما نچو سے بات کی تھی تو میں وہیں موجود تھا"...... شیانگ نے کہا۔

"کیا بات ہوئی تھی۔ تفصیل سے بتاؤ اور سنو چونکہ تم تعاون کر رہے ہو اس لئے میرا وعدہ کہ تم زندہ رہو گے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو شیانگ نے بات چیت کی پوری تفصیل بتا دی کہ ہنری نے بتایا تھا کہ کرنل جوشن کا حکم ہے کہ ان کے آنے تک پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوش کر دیا جائے اس لئے اس نے انہیں بے ہوش کر دیا۔ وہ انہیں چیک کر کے بتائے کہ کیا وہ واقعی بے ہوش ہوئے ہیں یا نہیں۔

"ہنری نے ہمارے ہلاک ہونے کے بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس نے کہا تھا کہ کرنل جوشن کے آنے پر انہیں ہوش میں لے آیا جائے گا"...... شیانگ نے کہا۔

"اسے ہاف آف کر دو صفدر"...... عمران نے مڑ کر صفدر سے کہا جو شیانگ کے قریب موجود تھا اور خود باقی ساتھیوں کی طرف آ گیا۔ اسی لمحے صفدر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور شیانگ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے ہال گونج اٹھا۔ دوسری ضرب پر اس کی گردن ڈھلک گئی تھی۔

"سنو۔ اب ہم نے یہاں بھرپور ایکشن کرنا ہے۔ ہم نے کرنل جوشن کے آنے سے پہلے اس پورے جزیرے پر قبضہ کرنا ہے۔ خاص طور پر مشین روم اور ہنری پر۔ اس کے بعد ہم کرنل جوشن کے ذریعے آسانی سے اینٹی مار کو تھم ریز منگوا کر واگ جزیرے کو اوپن کر

کے اسے تباہ کر سکتے ہیں ورنہ نہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے لئے تو یہاں موجود ریڈ آرمی کا خاتمہ کرنا پڑے گا اور اس طرح حکومت پاکیشیا اور حکومت باچان کے درمیان تعلقات خراب ہو جائیں گے اور پھر ہمارا مشن باچان ریڈ آرمی کے خلاف نہیں ہے بلکہ ڈولفن کے پریس سیکشن کے خلاف ہے"...... جولیا نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اس کارروائی کے بغیر ہم اپنا مشن مکمل کرنا تو ایک طرف اپنا تحفظ بھی نہ کر سکیں گے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کوئی ایسا طریقہ نہیں ہو سکتا کہ ہم ریڈ آرمی کو ہلاک کرنے کی بجائے بے ہوش کر دیں اور پھر حکومت باچان کے کسی اعلیٰ افسر کو یہاں بلوا لیں اور ساری صورت حال اس کے سامنے رکھ دیں۔ مجھے یقین ہے کہ حکومت خود ہی ڈولفن کے اس پریس سیکشن کا خاتمہ کر دے گی"...... صفدر نے کہا۔

"ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن حکومتوں کے کام خاصے سست رفتار ہوتے ہیں۔ وہ ہمارے کہنے پر یہاں بھاگے نہیں آئیں گے بلکہ پہلے اس کی تصدیق وغیرہ کے چکر میں پڑ جائیں گے اور اس وقت تک ڈولفن کا ہیڈ کوارٹر یہاں کوئی بھی کارروائی کر سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر تو ایکریمیا میں ہے اور یقیناً کرنل جوشن نے انہیں اطلاع دے دی ہو گی کہ پاکیشیائی ایجنٹ پکڑے جا چکے ہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہم کرنل جوشن کے آنے تک ایسے ہی یہاں پڑے رہیں اور کرنل جوشن جب آئے تو اسے یرغمال بنا لیں"...... عمران نے کہا۔

"کرنل جوشن کے آنے سے پہلے لامحالہ ہمزی یہاں چیکنگ کرے گا اور جب اسے معلوم ہو گا کہ اس کا ڈکٹا فون ناکارہ ہو چکا ہے اور چیکنگ بلب بھی تو پھر وہ سمجھ جائے گا کہ ہم نہ صرف ہوش میں آ چکے ہیں بلکہ ہم نے یہاں کنٹرول بھی کر لیا ہے۔ ایسی صورت میں وہ لامحالہ ریڈ آرمی کو ہم پر حملے کا حکم دے دے گا۔ اس وقت ہم یہاں بے بس چوہوں کی طرح پھنس جائیں گے اس لئے بہتر یہی ہے کہ ڈائریکٹ ایکشن کرتے ہوئے ہم مشین روم میں گھس جائیں اور ہمزی کو قابو میں کر کے وہاں کا کنٹرول سنبھال لیں اور ریڈ آرمی کو اس وقت تک معلوم ہی نہ ہونے دیں۔ ریڈ آرمی ہر صورت میں باہر رہ جائے گی"...... تنویر نے کہا۔

"لیکن پھر کرنل جوشن یہاں نہیں آئے گا کیونکہ ریڈ آرمی اسے ساری صورت حال کی اطلاع دے دے گی اور کرنل جوشن کے یہاں پہنچے بغیر ہم اینٹی مارکو تھم ریز حاصل نہ کر سکیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کرنل جوشن الٹی چال چلے اور وہ ریڈ آرمی کے مزید دستے یہاں لے

آئے اور حکومت باچان کو بھی اطلاع دے دے کہ پاکیشیائی ایجنٹ کیڈو میں حکومت کی تنصیبات تباہ کرنے کے لئے موجود ہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ایسا ہے کہ ہم یہاں سے لانچیں حاصل کر کے ہاکاڈو چلے جائیں۔ پھر جو ہو گا اور جس طرح ہو گا پلان بنا لیں گے"...... جولیا نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہنری نے ظاہر ہے واپسی کا راستہ بند کر رکھا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب توڑ کیا کیا جائے۔ عجیب گورکھ دھندے میں پھنس گئے ہیں"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب یہاں کیپٹن فوماچو اور اندر ہنری دونوں کو کور کر لیا جائے اور پھر آپ ان کی آواز میں کرنل جوشن کو تسلی دے دیں تو پھر یقیناً ہمارا کام ہو سکتا ہے"...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ کیپٹن فوماچو کو اغوا کر کے مشین روم میں لے جایا جائے لیکن ایسی صورت میں یہاں موجود ریڈ آرمی کو کون سنبھالے گا۔ ہمارے پاس اول تو میک اپ باکس بھی نہیں ہیں اور اگر ہوں بھی سہی تو ہم میں سے کسی کا قدوقامت باچانیوں جیسا نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ خود ہی اس کا کوئی حل سوچیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں تم لیڈر ہو جو مرضی آئے کرو"...... جولیا نے کہا۔

"تنویر اگر کہے تو میں اس کا حل ابھی سوچ لیتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں منع کیا ہے"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"واہ۔ پھر تو سارا مسئلہ خود ہی حل ہو گیا۔ صفدر چلو شروع ہو جاؤ خطبہ نکاح پڑھنے کے لئے۔ گواہ بھی موجود ہیں اور"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا اور جولیا کا بازو ہوا میں ہی گھوم گیا۔ اگر عمران بروقت نہ ہٹ جاتا تو جولیا کا زوردار تھپڑ لامحالہ عمران کے چہرے پر پڑتا۔

"ارے ارے۔ ابھی تو آغاز بھی نہیں ہوا۔ تم نے انجام کی ریہرسل شروع کر دی ہے"...... عمران نے ڈھٹائی بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جیسے احمق نانسنس آدمی کو تو گولی مار دینی چاہئے"۔ جولیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"تنویر کو کہہ دو۔ وہ ایسے نیک کاموں میں دیر نہیں کیا کرتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے جبکہ تنویر کا چہرہ اس وقت مسرت سے گلاب بنا ہوا تھا جب سے جولیا نے عمران پر ہاتھ چلایا تھا۔

"عمران صاحب کیا ہم یہاں ایسی ہی باتیں کرتے رہیں گے"۔

صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"تو اور کیا کریں۔ تم بتاؤ"...... عمران نے بات اس پر ہی الٹ دی۔

"میرا خیال ہے صورت حال اس قدر پیچیدہ ہو چکی ہے کہ عمران صاحب کو کوئی واضح لائن آف ایکشن سمجھ نہیں آ رہی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جولیا کو آتی تھی لیکن لائن ٹیڑھی ہو گئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی رہی۔

"بس یہی ایک حربہ ہے جو مجھے چاروں شانے چت کر دیتا ہے کہ سب منہ میں گھنگھنیاں ڈالے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اوکے چلو پھر ایکشن شروع کر دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب چونک پڑے۔

"کیسا ایکشن"...... صفدر نے کہا۔

"وہی ایکشن جسے مار دھاڑ والی فلموں میں نان سٹاپ ایکشن کہا جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات"...... تنویر نے فوراً ہی مسرت بھرے لہجے میں عمران کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن کچھ ہمیں بھی تو پتہ چلے کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں"۔ صفدر نے کہا۔

"اچھا تو پھر سنو۔ ہم یہاں سے اسلحہ لے کر سیکورٹی آفس جائیں گے۔ وہاں نائٹ سیکورٹی آفیسر کو کور کر کے دو آدمی خاموشی سے جا کر کیپٹن فومانچو کو اغوا کر کے سیکورٹی آفس میں لے آئیں گے پھر کیپٹن فومانچو کے ذریعے ریڈ آرمی کو حکم دیا جائے گا کہ وہ ریسٹ ہاؤس کو گھیرے میں لے لے لیکن اندر داخل نہ ہو اور نہ اندر سے کسی کو باہر آنے دے۔ اس کے بعد کیپٹن فومانچو کے ذریعے ہنری کو کال کیا جائے گا اور اسے بتایا جائے گا کہ پاکیشیائی ایجنٹ ہوش میں آ گئے ہیں اور ان کے پاس اسلحہ بھی ہے اور وہ آمادہ فساد ہیں اس لئے ریڈ آرمی نے انہیں گھیر رکھا ہے۔ اس پر دو صورتیں ہوں گی یا تو ہنری حکم دے دے گا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ختم کر دیا جائے یا پھر جائزہ لینے کے لئے وہ اندر سے باہر آئے گا۔ اگر پہلی صورت پیدا ہوئی تو تھوڑی دیر بعد اسے اطلاع دے دی جائے گی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اندر بم مارا گیا ہے جس سے ان سب کے پرخچے اڑ گئے ہیں اس کے بعد ہنری باہر آئے گا یا دوسری صورت میں ہنری باہر آ گیا تو اسے بھی پکڑ لیا جائے گا اور پھر مشین روم پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ کیپٹن فومانچو کو بھی اندر لے جایا جائے گا اور اس کے بعد صبح تک یہی صورت حال قائم رہے گی۔ اگر کرنل جوشن کی کال آئی تو میں اسے اطمینان دلا دوں گا اس طرح وہ یہاں آ جائے گا۔ اس کے بعد آئندہ کی کارروائی ہو گی اور اگر اس دوران کوئی گڑبڑ ہوئی تو پھر جیسے حالات ہوں گے ویسے ہی ان سے نمٹ لیا جائے گا"۔ عمران

نے کہا۔

"لیکن اگر ریڈ آرمی یہاں اندر داخل ہوئی اور انہوں نے اپنے ساتھیوں کو یہاں بے ہوش پڑے دیکھا تو ساری صورت حال پلٹ جائے گی"...... صفدر نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا صفدر۔ کم از کم اس پیچیدگی سے تو نجات ملے گی"...... جولیا نے عمران کی تائید کرتے ہوئے کہا اور پھر صفدر اور باقی ساتھیوں نے بھی اس پروگرام پر عملدرآمد کرنے کا فیصلہ لیا۔

ایک بڑے کمرے میں موجود آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر لیکن بلڈاگ جیسے بڑے چہرے کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر گہرے نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔ اس کے چہرے سے ہی لگتا تھا کہ وہ انتہائی شاطر ذہن اور سفاک طبیعت کا مالک ہے۔ میز پر کئی رنگوں کے فون پڑے ہوئے تھے اور یہ آدمی اپنے سامنے رکھی ایک فائل کو پلٹنے اور اس پر جگہ جگہ نشانات لگانے میں مصروف تھا کہ سرخ رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔ اس آدمی نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"لارڈ جوفیل بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بھی ایک کرخت سی آواز سنائی دی اور ادھیڑ عمر آدمی چونک پڑا۔

"اوہ۔ لارڈ آپ۔ میں سمجھا کہ کوئی سرکاری ملازم ہو گا۔ میں ایلفرڈ

بول رہا ہوں"۔۔۔ اس بار ادھیڑ عمر آدمی نے نرم لہجے میں کہا۔

"مشن ایس کا کیا ہوا۔ کیا مال تیار ہو گیا ہے"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تقریباً تیار ہو چکا ہے لیکن درمیان میں ایک الجھن پیدا ہو گئی ہے اس لئے فی الحال کام روک دیا گیا ہے"۔۔۔۔۔۔ ایلفرڈ نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو کیسی الجھن۔ تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری تنظیم کے ساتھ اس قدر بھاری مالیت کا سودا اس لئے کیا گیا تھا کہ معاملات کو بروقت اور صحیح انداز میں بروئے کار لایا جائے"۔ دوسری طرف سے تلخ لہجے میں کہا گیا۔

"ہمارے پریس سیکشن کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے اس لئے ہم نے کام روک دیا ہے"۔۔۔۔۔۔ ایلفرڈ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو خصوصی شرط تھی کہ انہیں اس پلان کے بارے میں علم نہ ہو۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیسے ہوا یہ سب کچھ"۔ لارڈ جوفیل نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں انہیں کور کر لیا گیا ہے اور اب تک وہ ہلاک بھی ہو چکے ہوں گے"۔۔۔۔۔۔ ایلفرڈ نے جواب دیا۔

"پلیز ایلفرڈ۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ کیا ہوا ہے۔ انہیں ہمارے اس پلان کا کیسے پتہ چلا اور اب تک کیا کیا کارروائی ہوئی ہے تاکہ میں تفصیل فوری طور پر صدر اسرائیل کے نوٹس میں لے آؤں"۔ لارڈ

جوفیل نے کہا۔

"ہمارے ایک آدمی کی غلطی سے پاکیشیا میں مشن کی پاکیشیائی کرنسی سٹور کی گئی اور پھر ہمارا ایک کیریئر پکڑا گیا۔ اس کے بعد وہاں کی ملٹری انٹیلی جنس نے اس سٹور پر چھاپہ مارا اور اس طرح انہیں پتہ چل گیا کہ پاکیشیا کی جعلی کرنسی ڈولفن نے چھاپی ہے کیونکہ ہمارا مخصوص نشان پیکٹ پر موجود تھا۔ باچان کے قریب ایک جزیرہ واگ میں ہمارا پریس سیکشن قائم ہے اور اس کے قریب جزیرے کیڈو پر باچانی حکومت کا قبضہ ہے اور وہاں انہوں نے ٹرانسمشن وغیرہ نصب کر رکھے ہیں اور وہاں ریڈ آرمی موجود ہے اس لئے ہم نے اس واگ جزیرے کی حفاظت اور اسے چھپانے کے لئے ریڈ آرمی کو استعمال کیا ہوا ہے۔ ریڈ آرمی کا سربراہ کرنل جوشن کیڈو میں ریڈ آرمی کے انچارج میجر شانگ، کیڈو کے مشینری انچارج ہنری ہمارے آدمی ہیں۔ خفیہ طور پر کیڈو کے حفاظتی انتظامات کا دائرہ واگ تک بڑھا دیا گیا تھا۔ اس طرح واگ مکمل طور پر محفوظ ہو گیا اور سوائے میرے کرنل جوشن اور ہنری کے اور کسی کو بھی علم نہ ہے کہ واگ میں دراصل کیا ہو رہا ہے لیکن اچانک مجھے اطلاع ملی کہ پاکیشیائی ایجنٹ باکاڈو پہنچ گئے ہیں اور انہیں شک ہے کہ کیڈو میں ڈولفن کا پریس سیکشن ہے۔ میری تنظیم کی بہترین ایجنٹ جو ایکریمین ایجنسی میں بھی انتہائی ماہر ایجنٹ رہی ہے ہاکاڈو میں کام کرتی ہے۔ اس کا نام مادام کیسانو ہے۔ اس نے یہ پلان بنایا کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں

کے لیڈر جس کا نام عمران ہے اور جس کو وہ اچھی طرح جانتی ہے اس سے مل کر اس کی پوری طرح تسلی کرا دے گی کہ کیڈو میر ڈولفن کا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے اور پھر یہ پلان کامیاب ہو گیا انہیں یقین آ گیا لیکن پھر اچانک معلوم ہوا کہ انہیں نہ صرف کیڈ بلکہ واگ کے بارے میں بھی معلوم ہو گیا ہے جس پر میں نے فوری طور پر مادام کیسانو کو واگ بھجوا دیا تاکہ وہ وہاں رہ کر مشن حفاظت کرے اور خود میں نے ہاکاڈو میں ایک خطرناک قاتلوں کے گروپ کو ان کے خاتمے پر لگا دیا لیکن پھر اطلاع ملی کہ قاتلوں کا گروپ انہیں ہلاک کرنے میں ناکام ہو گیا ہے اور یہ پاکیشیائی ایجنٹ واگ پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے کارروائی کرنے کی کوشش تو واگ کے مشین انچارج ماسٹر ڈیوڈ نے ان کے خاتمے کی بے حد کوششیں کیں لیکن یہ ختم نہ ہو سکے جس پر ماسٹر ڈیوڈ نے جزیرے کو مارکو تھم ریز کی مدد سے مکمل طور پر سیلڈ کر دیا اور مادام کیسانو، ماسٹر ڈیوڈ، میجر شانگ اور پریس سیکشن کا انچارج سائمن سب ایک آبدوز کے ذریعے کیڈو شفٹ ہو گئے۔ اس کے بعد یہ لوگ پراسرار اند میں کیڈو پہنچ گئے لیکن وہاں سے مادام کیسانو اور میجر شانگ کے ساتھ یہ آبدوز میں سوار ہو کر ہاکاڈو جانے کے لئے چل پڑے کیونکہ انہیں یقین ہو گیا تھا کہ وہ واگ جزیرے کو کسی صورت بھی تباہ نہیں کر سکتے۔ اس دوران ہنری نے کرنل جوشن کو اطلاع دی کرنل جوشن نے اس آبدوز کو ہی ایک خصوصی میزائل کے ذر

ہٹ کرا دیا لیکن بعد میں پتہ چلا کہ مادام کیسانو، میجر شانگ اور آبدوز کا عملہ سب ہلاک ہو گئے لیکن یہ پاکیشیائی ایجنٹ بچ گئے ہیں اور واگ کے سیلڈ جزیرے کے اوپر موجود ہیں جس پر کرنل جوشن کے حکم پر ریڈ آرمی نے وہاں ریڈ کیا لیکن ریڈ آرمی اس مشن میں ناکام رہی جس کا ایک ٹرانسمیٹر عمران کے ہاتھ لگ گیا۔ اس پر عمران نے براہ راست کرنل جوشن سے بات کی۔ کرنل جوشن نے اسے چکر دیا کہ وہ ان کے ساتھ ہے اور وہ خود کیڈو جزیرے پر پہنچ کر واگ کا خاتمہ کر دے گا۔ چنانچہ انہوں نے یہ بات تسلیم کر لی اور پھر وہ لوگ کیڈو پہنچ گئے لیکن کرنل جوشن نے کیڈو کے مشینری انچارج ہنری کو کہہ دیا کہ وہ ان کا خاتمہ کر دے جس پر ہنری نے کارروائی کی اور انہیں بے حس و حرکت کر دیا۔ کرنل جوشن کی مجھ سے بات ہوئی تھی۔ کرنل جوشن آج وہاں پہنچ گئے ہوں گے اور پھر انہیں ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد واگ جزیرے کو اوپن کر دے گا اور میں نے فیصلہ کیا ہے کہ چھپائی کی سپیڈ تیز کر کے کرنسی طے شدہ وقت کے اندر چھاپ لی جائے"...... ایلفرڈ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کرنل جوشن کی کیا فریکونسی ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"آپ میری بات کی تصدیق کرنا چاہتے ہیں شاید"...... ایلفرڈ نے ایک بار پھر بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں بلکہ تازہ ترین حالات معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... لارڈ جوفیل نے جواب دیا تو ایلفرڈ نے فریکونسی بتا دی۔

"اوکے میں کرنل جوشن سے بات کر کے پھر تم سے بات کروں گا"...... لارڈ جوفیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ایلفرڈ نے رسیور رکھ کر میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کافی بڑا سا باکس نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس پر موجود کئی نابیں گھمانا شروع کر دیں۔ یہ انتہائی جدید اور مخصوص انداز کا ٹرانسمیٹر کال کیچر تھا اور ایلفرڈ نے اس پر وہ فریکونسی ایڈجسٹ کر دی تھی جو کرنل جوشن کی تھی۔ وہ دراصل لارڈ جوفیل اور کرنل جوشن کے درمیان ہونے والی گفتگو سننا چاہتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کال کیچر سے سیٹی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس پر ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ ایلفرڈ نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ لارڈ جوفیل فرام اسرائیل کالنگ کرنل جوشن چیف آف ریڈ آرمی۔ اوور"...... لارڈ جوفیل کی آواز بار بار سنائی دے رہی تھی۔

"یس۔ کرنل جوشن اٹنڈنگ یو۔ آپ کون ہیں۔ میں تو آپ کو نہیں جانتا۔ آپ نے میری یہ خصوصی فریکونسی کہاں سے حاصل کی ہے۔ اوور"...... چند لمحوں بعد کرنل جوشن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں نے آپ کو بتایا ہے کہ میرا تعلق اسرائیل سے ہے۔ لارڈ جوفیل میرا کوڈ نام ہے۔ میں نے ڈولفن سے اسرائیل کی طرف سے معاہدہ کیا تھا جس کے تحت اسلامی ممالک کی کرنسی ڈولفن نے چھاپ کر تمام اسلامی ممالک میں پہنچانی تھی اور جس کی مدد سے پورے اسلامی بلاک کو معاشی طور پر مکمل تباہ کرنا مقصود تھا۔ ڈولفن کے چیف ایلفرڈ سے میری ابھی بات ہوئی ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس پلان کی راہ پر چل پڑی ہے اور نہ صرف واگ پہنچ گئی جہاں ڈولفن کا پریس سیکشن ہے اور جس میں کرنسی چھپ رہی تھی بلکہ باچان حکومت کی زیر تحویل جزیرے کیڈو بھی وہ لوگ پہنچ چکے ہیں۔ ایلفرڈ نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے انہیں چکر دے کر کیڈو بلوایا ہے اور وہاں ہنری نے انہیں بے بس کر دیا ہے اور آپ جا کر ان کا خاتمہ کریں گے۔ اس پر میں نے ایلفرڈ سے آپ کی خصوصی فریکونسی طلب کی تا کہ آپ سے براہ راست اس معاملے میں بات کی جائے کیونکہ ایلفرڈ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی انتہائی خوفناک کارکردگی سے واقف نہیں ہے اور وہ انہیں تھرڈ کلاس ایجنٹ سمجھ رہا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ ان خوفناک لوگوں کی کارکردگی سے بخوبی واقف ہوں گے۔ اوور"...... لارڈ جوفیل نے کہا تو ایلفرڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہاں لارڈ جوفیل۔ میں ان کی کارکردگی سے نہ صرف بخوبی واقف ہوں بلکہ اس علی عمران سے میری بڑی گہری دوستی بھی رہی ہے لیکن

میں نے ان کے خاتمے کا فیصلہ کر لیا ہے اس لئے اب آپ اس معاملے کو ختم ہی سمجھیں۔ اوور"...... کرنل جوشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے بتائیں کہ تازہ ترین صورت حال کیا ہے۔ اس وقت یہ ایجنٹ کہاں ہیں اور کس پوزیشن میں ہیں۔ اوور"...... لارڈ جوفیل نے کہا۔

"یہ پاکیشیائی ایجنٹ کیڈو میں ہیں اور ہنری نے انہیں سائنسی طور پر مکمل طور پر بے حس و حرکت کر دیا ہے۔ اب سے ایک گھنٹے بعد میں کیڈو روانہ ہو جاؤں گا اور پھر میں خود اپنے سامنے انہیں ہلاک کراؤں گا تاکہ میری پوری تسلی ہو سکے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی یہ پاکیشیائی ایجنٹ زندہ ہیں اور کیڈو میں موجود ہیں۔ اوور"...... لارڈ جوفیل نے کہا۔

"ہاں اس لئے انہیں زندہ رکھا گیا ہے کہ میں خود اپنے ہاتھوں سے انہیں ہلاک کر کے تسلی کر لوں ورنہ تو ہنری بھی انہیں ہلاک کر سکتا تھا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے جواب دیا۔

"آپ کی بات ہنری سے ہوئی ہے۔ اوور"...... لارڈ جوفیل نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں۔ اوور"...... کرنل جوشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کرنل جوشن آپ بھی پوری طرح ابھی ان لوگوں کو نہیں جانتے۔ یہ عمران تو اس طرح خود ہی دوسروں کی آواز اور لہجے کی نقل کر لیتا ہے کہ خود اس آدمی کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آتا اس لئے یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہاں سچوئیشن تبدیل ہو چکی ہو اور آپ سمجھ رہے ہوں کہ آپ کی بات ہنری سے ہو رہی ہے جبکہ وہاں ہنری کی بجائے عمران بات کر رہا ہو اور آپ جب وہاں جائیں تو وہاں آپ کا استقبال یہ عمران کرے اس لئے آپ پوری طرح تسلی کر کے وہاں جائیں ایک بات۔ اب رہ گئی ڈولفن کی بات۔ تو مجھے یقین ہے کہ نہ صرف ڈولفن کا پریس سیکشن تباہ کر دیا جائے گا بلکہ شاید ڈولفن کا ہیڈ کوارٹر ہی ختم ہو جائے کیونکہ یہ لوگ ایک بار جس کے پیچھے لگ جائیں پھر اسے کسی صورت بھی معاف نہیں کرتے اس لئے میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم اپنے پلان کے خاتمے پر صبر کر لیں۔ بہرحال میں آپ کے اپنے مفاد میں آپ کو مشورہ دے رہا ہوں۔ گڈ بائی۔ اوور اینڈ آل"...... لارڈ جوفیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ایلفرڈ نے بٹن آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ لارڈ جوفیل نے ایک بار پھر ڈولفن کی توہین کر دی تھی۔

"مجھے اب لارڈ جوفیل کو بتانا پڑے گا کہ ڈولفن کے بارے میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنے والے کا کیا حشر ہوتا ہے"...... ایلفرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کال کیچر اٹھا کر میز کی سب سے

نچلی دراز میں رکھ دیا۔ اسی لمحے سرخ رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو ایلفرڈ نے ایک جھٹکے سے رسیور اٹھا لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ لارڈ جوفیل کی کال ہو گی اور اس نے سوچ لیا تھا کہ اب لارڈ جوفیل کو ایسی کھری کھری سنائے گا کہ وہ ہمیشہ یاد رکھے گا۔

"یس"...... ایلفرڈ نے کھولتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لارڈ جوفیل سپیکنگ"...... دوسری طرف سے لارڈ جوفیل کی سپاٹ آواز سنائی دی۔

"ایلفرڈ بول رہا ہوں۔ فرمائیے"...... ایلفرڈ نے مشکل سے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا کیونکہ وہ لارڈ جوفیل کو بہرحال یہ تاثر نہ دینا چاہتا تھا کہ اس نے اس کی اور کرنل جوشن کے درمیان ہونے والی ٹرانسمیٹر کال سن لی ہے۔

"میں نے کرنل جوشن سے بات کر لی ہے۔ کرنل جوشن کو یقین ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ ہو جائے گا لیکن مجھے ایک فیصد بھی یقین نہیں ہے کیونکہ ان کی کارکردگی سے میں اچھی طرح واقف ہوں۔ ان عفریتوں نے کئی بار اسرائیل میں داخل ہو کر ایسی ایسی کارروائیاں کی ہیں کہ ہم آج تک ان کے لگائے ہوئے زخم چاٹ رہے ہیں اور ہم اپنی انتہائی باوسائل اور طاقتور ایجنسیوں کے باوجود ان کا بال تک بیکا نہیں کر سکے اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہمارا کرنسی والا مشن اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے اس لئے تمہارے حق میں

...ہی ہے کہ تم اسرائیل کی رقم واپس لوٹا دو"...... لارڈ جوفیل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لارڈ جوفیل۔ یہ ٹھیک ہے کہ ڈولفن نے آپ سے معاہدہ کیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ مسلسل ڈولفن کی توہین کرتے رہیں۔ ڈولفن ایک بین الاقوامی تنظیم ہے اور یہ بھی سن لیں کہ معاہدہ ہماری طرف سے بہرحال مکمل ہو گا۔ آپ بھاگنا چاہیں تو بے شک بھاگ جائیں"...... ایلفرڈ نے انتہائی غصیلے لہجے بلکہ پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"تم ان لوگوں کو جانتے ہی نہیں۔ بہرحال اب معاہدے کو ختم سمجھو۔ اب ہمیں صرف اپنی رقم سے دلچسپی ہے اور تمہیں واپس کرنا پڑے گی ورنہ اسرائیل ڈولفن کے خلاف کام شروع کر دے گا اور تم جانتے ہو کہ پھر تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے"...... لارڈ جوفیل نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اور اگر ڈولفن نے اسرائیل کے خلاف کام شروع کر دیا تو پھر۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ ڈولفن ایکریمیا اور دیگر یورپی ممالک کی کرنسی چھاپ سکتی ہے تو اسرائیل کی نہیں چھاپ سکتی۔ جو پلان آپ نے اسلامی ممالک کے خلاف بنایا ہے وہی پلان اسرائیل کے خلاف بھی استعمال ہو سکتا ہے اس لئے اپنی رقم کو بھول جائیں اور سنیں اب آپ مجھے فون نہیں کریں گے البتہ جب آپ کا کام تیار ہو جائے گا تو میں آپ کو خود فون کر کے اطلاع کر دوں گا۔ گڈ بائی"۔ ایلفرڈ

نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ غصے کی شدت سے اس کے چہرے کے اعصاب بری طرح پھڑپھڑا رہے تھے۔

اب میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں پہلے اسرائیل بھجواؤں گا تاکہ اسے پتہ چل سکے کہ ڈولفن کی کیا حیثیت ہے۔ نانسنس۔ چند ایجنٹوں سے اس طرح خوفزدہ ہو رہا ہے جیسے وہ انسان نہ ہوں بلکہ مافوق الفطرت لوگ ہوں"۔ ایلفرڈ نے بری طرح کھولتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دوسری دراز کھولی اور اس میں سے ایک جدید لیکن لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس پر کرنل جوشن کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

ہیلو ہیلو۔ چیف آف ڈولفن ایلفرڈ کالنگ۔ اوور۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے کال دیتے ہوئے کہا۔

یس کرنل جوشن اٹنڈنگ یو۔ اوور۔ چند لمحوں بعد کرنل جوشن کی آواز سنائی دی۔

کرنل جوشن۔ لارڈ جوفیل نے آپ سے بات کی ہے۔ اوور۔ ایلفرڈ نے کہا۔

ہاں۔ اس نے مجھ سے تفصیل معلوم کی اور پھر مجھے اس طرح ہدایات دیں جیسے میں اس کا ملازم ہوں۔ نانسنس۔ اوور۔ کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

اس نے مجھے بھی فون کیا اور میری اور ڈولفن کی توہین کی جس ... نے اسے خوب کھل کر سنائیں اور میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ ... ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں خود اسے تحفہ کے طور پر بھیجوں گا ... وہ اس قدر خوفزدہ ہو رہا ہے اس لئے میں نے تمہیں کال کیا ... تم ہاکاڈو پہنچ جاؤ۔ میں تیز رفتار ہاک جیٹ کے ذریعے ہاکاڈو پہنچ ... گا اور پھر میں تمہارے ساتھ کیڈو جاؤں گا۔ اوور۔ ایلفرڈ نے ...

کتنی دیر میں تم ہاکاڈو پہنچو گے۔ اوور۔ کرنل جوشن نے ... کہا۔

میں جلد از جلد پہنچنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن بہرحال وقت تو ... ہی جائے گا"۔ ایلفرڈ نے جواب دیا۔

اوکے ٹھیک ہے میں ہاکاڈو میں تمہارا انتظار کروں گا ہوٹل ... میں۔ اوور۔ کرنل جوشن نے کہا۔

اوکے۔ اوور اینڈ آل۔ ایلفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ... نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے واپس میز کی دراز میں رکھا اور پھر ... نے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس کے دو نمبر پریس کر ...

... ہاں ... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ ... پرسنل سیکرٹری تھی۔

... ہاک طیارے سے فوری طور پر ہاکاڈو روانہ ہونا چاہتا ہوں۔

طیارے کو تیاری کا حکم دے دو اور اس کے ساتھ ہی میری بات سے کراؤ"...... ایلفرڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ اس نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... ایلفرڈ نے کہا۔

"طیارے کو تیار ہونے کا حکم دے دیا گیا ہے اور ٹونی لائن پر ہے باس"...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... ایلفرڈ نے کہا۔

"ہیلو باس۔ میں ٹونی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹونی۔ فوراً میرے آفس میں پہنچو بغیر کوئی وقت ضائع کئے"۔ ایلفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً منٹ بعد دروازے پر دستک سنائی دی تو ایلفرڈ نے میز کے کنارے موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک خوبرو نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ا... کو سلام کیا۔

"بیٹھو"...... ایلفرڈ نے سرد لہجے میں کہا تو وہ نوجوان میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔ ایلفر...

...ے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا تو ٹونی بے اختیار چونک پڑا۔ اس ...ے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس باس۔ اچھی طرح جانتا ہوں"...... ٹونی نے ہونٹ چباتے ...ے کہا۔

"کس قسم کے لوگ ہیں"...... ایلفرڈ نے پوچھا۔

"دنیا کے انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ خاص طور ...ب نوجوان علی عمران کو تو متفقہ طور پر دنیا کا سب سے خطرناک ...ے ایجنٹ سمجھا جاتا ہے"...... ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ ہر آدمی اس سے اس قدر خوفزدہ ہے کہ حیرت ہوتی ..."۔ ایلفرڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے باس۔ آپ مجھے بتائیں"...... ٹونی نے بے چین ہو ...چھا۔

"...باچان کے قریب واگ جزیرے پر ہمارا پریس سیلشن ہے جہاں ...وقت تمام اسلامی ممالک کی جعلی کرنسی چھاپی جا رہی ہے۔ یہ ... میں نے اسرائیل سے انتہائی بھاری رقم لے کر بنایا ہے اور یہ ...یشیائی ایجنٹ اسے سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں"...... ایلفرڈ نے جواب ...ے ہوئے کہا۔

"آپ کو کب اطلاع ملی ہے"...... ٹونی نے کہا۔

"اطلاع تو بہت پہلے ملی تھی لیکن میں سمجھا کہ مادام کیسانو انہیں ...ے ... لیکن وہ خود ماری گئی ہے"...... ایلفرڈ نے کہا تو ٹونی

بے اختیار اچھل پڑا۔

"مادام کیسانو ماری جا چکی ہے۔ کب۔ ویری بیڈ۔ وہ انتہائی تجربہ کار ایجنٹ تھی"...... ٹونی نے کہا تو ایلفرڈ نے شروع سے لے کر اب تک کے حالات مختصر طور پر بتا دیئے اور یہ بھی بتا دیا کہ وہ اب ہاک جیٹ طیارے کے ذریعے باکاڈورو جا رہا ہے جہاں سے وہ کرنل جوشن کے ہمراہ اس جزیرے کیڈ جائے گا جہاں یہ ایجنٹ بے حس و حرکت کر دیئے گئے ہیں تاکہ ان کا خاتمہ اپنے سامنے یقینی طور پر کیا جا سکے اور ان کی لاشیں اسرائیل بھجوائی جا سکیں۔

"اوہ باس۔ یہ تو انتہائی خطرناک ہے۔ وہ ہنری چاہے ہوشیار ہو گا لیکن وہ ان لوگوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور یہ لوگ عرصہ بے حس و حرکت رہ بھی نہیں سکتے۔ انہوں نے یقیناً اب تک سچویشن بدل دی ہو گی اور اب جب آپ اور کرنل جوشن پہنچیں گے تو آپ کا استقبال ہنری کی بجائے عمران اور اس کے ساتھی کریں گے۔ وہ ایسی بے شمار سچویشنز پر پہلے بھی کام کر چکے ہیں۔ یہ سب کچھ ان کے لئے انتہائی معمولی بات ہے"...... ٹونی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو ویسے ہی ہو"۔ ایلفرڈ نے کہا۔

"سو فیصد باس۔ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں"...... ٹونی نے

جواب دیا۔

"کیا یہ انسان نہیں ہیں۔ مافوق الفطرت ہیں"...... ایلفرڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ان کی کارکردگی ایسی ہی ہے باس۔ اسی لئے تو انہیں دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے"...... ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر اب کیا کرنا چاہئے۔ آخر اس کا کوئی حل بھی تو ہو گا"۔ ایلفرڈ نے اس بار جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ پریس سیکشن تو واگ میں ہے جبکہ کیڈو میں ایسا کوئی سیٹ اپ نہیں ہے۔ پھر یہ لوگ واگ کی بجائے کیڈو پر کیوں موجود ہیں"۔ ٹونی نے کہا۔

"اس لئے کہ واگ کے مشینری انچارج ماسٹر ڈیوڈ نے مار کو تھم کی مدد سے واگ کو سیلڈ کر دیا ہے اور اب جب تک اینٹی مار کو تھم ریز فائر نہ کی جائے اسے کسی صورت بھی اوپن نہیں کیا جا سکتا اور اینٹی مار کو تھم ریز وہاں موجود ہی نہیں ہے"...... ایلفرڈ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو اس لئے یہ کیڈو پر موجود ہیں"...... ٹونی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیوں موجود ہیں۔ مجھے بتاؤ"...... ایلفرڈ نے چونک کر کہا۔

"باس۔ وہ کرنل جوشن کو یرغمال بنا کر اس کے ذریعے ایکریمیا

یا باچان سے اینٹی مار کو تھم ریز منگوانا چاہتے ہیں تاکہ اس واگ جزیرے کو اوپن کر کے وہ اپنا مشن مکمل کر سکیں۔ یہ لوگ کسی صورت بھی اپنے مشن سے پیچھے نہیں ہٹا کرتے ورنہ یہ خاموشی سے واپس چلے جاتے اور ایکریمیا سے اینٹی مار کو تھم ریز لے کر دوبارہ واگ پہنچ جاتے لیکن ان لوگوں کو سبق ہی یہی ملا ہوا ہے کہ حالات چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائیں وہ مشن مکمل کئے بغیر واپس نہ پلٹیں"۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ویری بیڈ۔ پھر اب تمہارا کیا مشورہ ہے۔ میں نے تمہیں بلایا ہی اسی لئے ہے کہ تم بہترین مشورہ دینے کے اہل ہو"۔ ایلفرڈ نے کہا۔

"باس۔ آپ نے اچھا کیا کہ جانے سے پہلے مجھے کال کر لیا۔ آپ اس وقت ایکریمیا میں ہیں۔ یہاں ہر چیز مل سکتی ہے۔ آپ اپنے ساتھ یہاں سے سپر ٹی ایس ٹی بم لے جائیں۔ اس کا فائرنگ پسٹل آسانی سے آپ کی جیب میں آجائے گا۔ میگزین میں چار کیپسول ہوتے ہیں جیسے ہی کرنل جوشن کا ہیلی کاپٹر جزیرہ کیڈو پہنچے آپ لینڈ کرنے سے پہلے یہ چاروں کیپسول وہاں فائر کر دیں اور خود دس منٹ بعد نیچے اتریں۔ ان کیپسولوں میں یہ طاقت ہے کہ یہ پورے جزیرے کیڈو پر زمین کے اوپر یا اندر تمام انسانوں کو ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں بے ہوش کر دیتے ہیں حتیٰ کہ اردگرد سمندر میں موجود مچھلیاں تک بے ہوش ہو جائیں گی۔ اس کے اثرات اس قدر

[illegible] ہوتے ہیں کہ گیس ماسک پہنے ہوئے آدمی بھی اس کے اثرات [illegible] نہیں بچ سکتے۔ اس کے اثرات دس منٹ تک رہتے ہیں اس لئے [illegible] منٹ بعد آپ اطمینان سے جزیرے پر اتر جائیں۔ یہ پاکیشیائی [illegible] وہاں بے ہوش پڑے ہوں گے۔ آپ انہیں فوری ہلاک کر [illegible] مشورہ میں نے اس لئے دیا ہے کہ انہیں یہ اندازہ ہی نہ ہو [illegible] ان کے ساتھ اس قسم کا کام بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ انہوں نے [illegible] کے ذریعے کرنل جوشن کو اطمینان دلایا ہوا ہو گا کہ [illegible] پاکیشیائی ایجنٹ بے ہوش ہیں اور آپ بھی کرنل جوشن کو فائرنگ [illegible] اس بارے میں کچھ نہ بتائیں گے اور سب سے اہم بات یہ [illegible] آپ فوری طور پر انہیں ہلاک کر دیں۔ انہیں ہرگز ہوش میں [illegible] اور نہ ہی دیر کریں ورنہ یہ لوگ پھر سچویشن بدل لیں [illegible] ٹونی نے کہا۔

[illegible] گڈ۔ ریئلی ویری گڈ۔ یہ انتہائی سادہ قابل عمل اور بہترین [illegible] لیکن کیا تم میرے ساتھ نہیں چل سکتے تاکہ اگر وہاں جا کر [illegible] میں اچانک تبدیلی آجائے تو تم مجھے ان حالات کے مطابق [illegible] سکو"۔ ایلفرڈ نے کہا۔

[illegible] آپ کو معلوم ہے باس کہ میں فیلڈ کا آدمی نہیں ہوں۔ [illegible] ذہنی کام ہے۔ معمولی سا سسپنس پیدا ہونے سے میرے [illegible] جواب دے جاتے ہیں"۔ ٹونی نے کہا تو ایلفرڈ نے [illegible] سر ہلا دیا۔

لیکن تم ان لوگوں کے بارے میں کیسے جانتے ہو کیونکہ فیلڈ کے لوگ ہیں ۔۔۔ ایلفرڈ نے کہا۔

باس۔ میں پوری دنیا کے مشہور اور خطرناک ایجنٹوں کے بارے میں رپورٹیں حاصل کر کے ان کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں اور کا خاص طور پر تجزیہ بھی کرتا رہتا ہوں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو تو میں نے بہت پڑھا ہے ۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

اوکے۔ پھر تم یہ کام تو کر سکتے ہو کہ مجھے وہ پسٹل اور مہیا کر دو ۔۔۔ ایلفرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

باس۔ آپ کے لئے اس میں کیا مشکل ہے۔ آپ راکسی کو فون کر کے کہہ دیں وہ ابھی بھجوا دے گا ۔۔۔۔ ٹونی نے کہا تو ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سفید رنگ کے فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت گیسٹ ہاؤس کی عمارت سے نکل کر انتہائی محتاط انداز میں سیکورٹی آفس کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ گیسٹ ہاؤس کو اندر سے لاک کرنے کے لئے عمران نے اس کی ایک فرنچ ڈیزائن کی کھڑکی کو استعمال کیا تھا۔ جب سوائے ٹائیگر کے باقی سب ساتھی گیسٹ ہاؤس سے باہر آگئے تو ٹائیگر نے عمران کی ہدایت پر دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر وہ خود فرنچ ونڈو کے ذریعے نہ صرف باہر آگیا بلکہ اس نے اس کی اندرونی چٹخنی کو اس انداز میں ایڈجسٹ کیا کہ جب اس نے اسے جھٹکے سے بند کیا تو اندرونی چٹخنی خودبخود لگ گئی۔ اس طرح گیسٹ ہاؤس اندر سے مکمل طور پر بند ہو گیا تھا۔ شیانگ اور اس کا ساتھی کو بے ہوش ہی اور انہیں کرسیوں سے باندھ بھی دیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود عمران نے ان دونوں کے منہ میں کپڑا ڈال کر منہ بند کر دیئے تھے

اور صرف ان کی ناک کھلی رکھی گئی تھی تاکہ وہ ہلاک نہ ہو جائیں۔ گو تنویر نے اپنی عادت کے مطابق ان کے خاتمے کا کہا تھا لیکن عمران بلا ضرورت کسی کی جان لینا نہ چاہتا تھا اس لئے اس نے انہیں اس انداز میں ایڈجسٹ کر دیا تھا کہ وہ اگر ہوش میں بھی آجائیں تب بھی وہ باہر نہ آسکیں اور نہ کسی کو کچھ بتا سکیں۔ عمران نے شیانگ سے چونکہ کیڈو کے بیرونی حصے پر ریڈ آرمی کے بارے میں اور پھر وہاں موجود عمارتوں کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کر لی تھی اس لئے وہ اطمینان سے اپنے ساتھیوں کی رہنمائی کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ چونکہ ریڈ آرمی کو معلوم تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ گیسٹ ہاؤس میں پڑے ہوئے ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ وہ ان کے معاملے میں چوکنا نہ تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے سیکورٹی آفس کی عمارت نظر آنے لگ گئی جس کے باہر برآمدہ تھا اور وہاں تیز روشنی ہو رہی تھی اور ہر برآمدے میں انہیں دو مسلح سپاہی کھڑے نظر آ رہے تھے۔

صفدر اور تنویر تم سائیڈ سے ہو کر جاؤ جبکہ میں اور جولیا بائیں سائیڈ سے جائیں گے۔ تم دونوں نے ان سپاہیوں پر اچانک حملہ کرنا ہے جبکہ میں اور جولیا اندر موجود سیکورٹی آفیسر کو کور کریں گے جبکہ کیپٹن شکیل اور ٹائیگر دائیں سائیڈ سے ہو کر سیکورٹی آفس کے عقب کی طرف جائیں گے۔ اگر وہاں قریب کوئی آدمی موجود ہوا تو اسے کور کیا جائے ورنہ وہاں کی نگرانی کی جائے تاکہ کوئی اچانک نہ آجائے۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ

ہی وہ جولیا سمیت بائیں طرف کو مڑ گیا جبکہ باقی ساتھی دائیں طرف کو بڑھ رہے تھے۔ لمبا چکر کاٹ کر وہ عمارت کی سائیڈ میں پہنچے اور پھر ابھی وہ سر باہر نکال کر چیکنگ کر ہی رہے تھے کہ اچانک انہوں نے صفدر اور تنویر کو بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر برآمدے میں داخل ہوتے دیکھا۔

آؤ جولیا۔ لیکن آواز نہ پیدا ہو ۔۔۔ عمران نے جولیا سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پنجوں کے بل دوڑتا ہوا برآمدے میں داخل ہوا۔ تنویر اور صفدر ان دونوں سپاہیوں کو بازوؤں میں جکڑے مڑ کر برآمدے سے باہر گھسیٹ کر لے جاتے ہوئے انہیں دکھائی دیئے اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ برآمدے کی سائیڈ میں ایک دروازے سے روشنی باہر آ رہی تھی۔ اگر دونوں سپاہیوں کا وہ وہیں خاتمہ کرنے کی کوشش کرتے تو پھر لامحالہ اندر موجود افراد باہر آجاتے اس لئے ان دونوں نے سپاہیوں کے منہ پر ہاتھ رکھے اور پھر انہیں بازوؤں میں جکڑے تیزی سے لیکن پنجوں کے بل گھسیٹتے ہوئے باہر نکل گئے تھے۔ عمران اور جولیا بھی پنجوں کے بل دوڑتے ہوئے اس کھلے دروازے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اسی لمحے عمران نے ایک آدمی کو جس کے جسم پر ریڈ آرمی کی یونیفارم تھی تیزی سے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا۔ اس آدمی کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ باہر نکلتے ہی اس کی نظریں دوڑ کر آتے ہوئے عمران اور جولیا پر پڑیں تو وہ بے اختیار ٹھٹھک گیا اور اس کے اس ٹھٹھکنے سے عمران

نے فائدہ اٹھایا۔ چونکہ اب وہ اس کے اتنا قریب پہنچ چکا تھا کہ لمبی چھلانگ لگا کر وہ اس پر حملہ کر سکتا تھا اس لئے وہ یکلخت کسی پرندے کی طرح اڑا اور دوسرے لمحے وہ اس آدمی کو رگیدتا ہوا برامدے کے کونے سے جا ٹکرایا جبکہ جولیا دوڑتی ہوئی تیزی سے اس دروازے کے اندر چلی گئی۔ نیچے گرتے ہی اس آدمی کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ نکلی۔ وہ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گر گیا تھا۔ عمران بھی اس کے ساتھ ہی نیچے گرا تھا لیکن نیچے گرتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے اس کی لات نیم دائرے میں گھومتی ہوئی اس اٹھتے ہوئے آدمی کنپٹی پر پڑی اور وہ ایک بار پھر چیخ کر زمین پر گرا اور ساکت ہو گیا جولیا کمرے سے باہر آ گئی اور اسی لمحے صفدر اور تنویر بھی برامدے میں پہنچ گئے۔

"اندر کمرہ خالی ہے"۔۔۔ جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اسے اٹھا کر اندر لے چلو صفدر اور تنویر تم یہیں پہرہ دو کسی بھی لمحے کوئی بھی آ سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور تنویر اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کمرے میں داخل ہوا۔ یہ ایک عام سا سا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ میز پر ایک فون ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ صفدر اس بے ہوش آدمی اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"ادھر کرسی پر بٹھا دو"۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر

سائیڈ پر پڑی ہوئی کرسی پر بٹھا دیا۔ اس کا جسم ڈھیلا تھا اور ... ایک طرف کو ڈھلکی ہوئی تھی۔

"اب تم بھی تنویر کے ساتھ باہر جاؤ۔۔۔ تنویر برامدے میں ... جبکہ تم باہر پہرہ دینا"۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر سر ہلاتا باہر چلا گیا تو عمران آگے بڑھا اور اس نے ایک دروازے پر لٹکا ... اتارا اور پھر اس کی رسی بنا کر اس نے اس آدمی کو اس رسی سے اچھی طرح کرسی سے باندھ دیا۔

"جولیا تم اس کمرے کی تلاشی لو۔ میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا تلاش کرنا ہے"۔۔۔ جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے

"یہاں مشین روم کے بارے میں کوئی نہ کوئی فائل ہو گی"۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران ... اس آدمی کو رسی سے باندھ چکا تھا۔ پھر اس نے دونوں ... سے اس کی ناک اور منہ دبا کر بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو عمران نے ہاتھ ... اور پیچھے پڑی ہوئی کرسی اٹھا کر وہ اس آدمی کے سامنے بیٹھ گیا جولیا میز کی دوسری طرف جا کر اب میز کی درازوں کی تلاشی لینے مصروف تھی۔

"م۔ م۔ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ تم کون

ہو"...... اس آدمی نے کراہتے ہوئے ہوش میں آکر انتہائی بوکھلا
ہوئے لہجے میں کہا۔
"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
"میرا نام کیپٹن کاشو ہے۔ کیپٹن کاشو"...... اس آدمی نے جوا
دیا۔
"تم نائٹ ڈیوٹی آفیسر ہو"...... عمران نے پوچھا۔
"ہاں"...... کیپٹن کاشو نے جواب دیا۔
"کیپٹن فوماچو کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"وہ اپنے کمرے میں پڑا سو رہا ہو گا۔ اوہ۔ اب میں نے
پہچان لیا ہے۔ تم وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہو جو گیسٹ روم میں بے
ہوش پڑے ہوئے تھے مگر تم ہوش میں کیسے آگئے اور پھر تم بغیر
مداخلت کے یہاں کیسے پہنچ گئے"...... اس بار کیپٹن کاشو نے خا
سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔
"ہنری کی فریکونسی کیا ہے"...... عمران نے اس کی بات
نظرانداز کرتے ہوئے سوال کیا۔
"یہاں سے اس سے رابطہ نہیں ہو سکتا۔ وہ خود رابطہ کرتا
کیپٹن کاشو نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھایا اور پھر اس نے ا
دائیں کان کی لو اپنی چٹکی میں پکڑ کر اسے مخصوص انداز میں
کیپٹن کاشو کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کا جسم
لگ گیا تھا اور چہرہ اس طرح مسخ ہو گیا تھا کہ جیسے کان کی لو رگڑ

نے سے اس کے دل پر ضربیں لگائی جا رہی ہوں۔
رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو"...... چند لمحوں بعد
ن کاشو نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے انگلیوں کو
ال لیا۔
فریکونسی بتاؤ۔ ورنہ"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو
یپٹن کاشو نے اس بار جلدی سے فریکونسی بتا دی۔
کیا ہنری تمہیں جانتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔
ہاں۔ میں نائٹ ڈیوٹی آفیسر ہوں اس لئے وہ مجھے جانتا ہے۔
ن لو کیپٹن فوماچو ڈیوٹی پر ہوتا ہے"...... کیپٹن کاشو نے کہا اور
نے اس کے کان کی لو چھوڑ دی اور اس کے ساتھ ہی اس کا
با جلی کی سی تیزی سے گھوما تو کیپٹن کاشو کے منہ سے چیخ نکلی اور
ں کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ اس کی گردن دوبارہ لٹک
ی۔ وہ کنپٹی پر پڑنے والی مڑی ہوئی انگلی کی ایک ہی بھرپور ضرب
مال بے ہوش ہو چکا تھا۔
یہ فائل"...... اسی لمحے جولیا نے مڑتے ہوئے کہا۔ وہ اس
ان ایک الماری کی تلاشی لینے میں مصروف تھی اور عمران نے
نے لے کر اس کے ہاتھ سے فائل لے لی۔
ہاں یہی ہے فائل"...... عمران نے فائل کھول کر دیکھتے ہوئے
اس فائل میں آٹھ صفحات تھے اور عمران نے فائل کھول کر اسے
اعدہ پڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس نے فائل بند کی تو

اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔
" تم نے انتہائی کام کی فائل تلاش کی ہے۔ ویری گڈ"۔
نے کہا تو جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔
" اسے دوسری عام فائلوں کے درمیان اس انداز میں رکھا گیا
کہ میری بجائے کوئی اور ہوتا تو کبھی اسے ٹریس نہ کر سکتا تھا"۔
نے انتہائی فاخرانہ لہجے میں کہا۔
" اس لئے تو بے چارے شوہر چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں
کی نظروں سے کچھ نہیں چھپا سکتے"...... عمران نے مسکراتے
کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ عمران نے اٹھ کر کرسی اٹھائی اور
اسے میز کی سائیڈ پر رکھ کر وہ اس پر دوبارہ بیٹھ گیا۔ اس نے
اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شرا
کر دی جو کیپٹن کاشو نے بتائی تھی۔
" ہیلو ہیلو۔ کیپٹن کاشو نائٹ ڈیوٹی سکورٹی آفیسر
اوور"۔ عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔
" وہ ہنری تو سویا ہوا ہو گا۔ پھر وہ کال کیسے اٹنڈ کرے گا"۔
نے کہا۔
" لامحالہ اس نے ایمرجنسی کے لئے کوئی سسٹم بنا رکھا ہو
عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران نے
بار پھر کیپٹن کاشو کی آواز اور لہجے میں کال دینا شروع کر دی۔
" یس۔ ہنری اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ہنری

یں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔
" جناب میں کیپٹن کاشو بول رہا ہوں۔ نائٹ سکورٹی آفیسر۔
گیسٹ ہاؤس کے باہر موجود گارڈز میں سے ایک نے اطلاع دی ہے
کہ پاکیشیائی ایجنٹ جو بے ہوش پڑے تھے وہ نہ صرف ہوش میں آ
گئے ہیں بلکہ حرکت بھی کر رہے ہیں۔ گو ان کی حرکت بے حد
سست ہے لیکن بہرحال وہ حرکت کر رہے ہیں۔ ان کی اس حرکت
کی وجہ سے اندر سے آوازیں سنائی دیں تو گارڈ اندر گئے تھے۔ ان کے
بارے میں کیا حکم ہے۔ اوور"...... عمران نے کیپٹن کاشو کے لہجے
میں بات کرتے ہوئے کہا۔
" ہوش میں آ کر حرکت کر رہے ہیں۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی
نہیں ہے۔ اوور"...... اس بار ہنری کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی
دی۔
" جناب۔ گارڈز نے تو یہی اطلاع دی ہے۔ وہ میرے پاس موجود
ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں اس کی بات آپ سے کرا دیتا ہوں۔
اوور"۔ عمران نے کہا۔
" ہاں۔ کراؤ بات۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اس نے یقیناً کوئی خواب
دیکھا ہو گا۔ اوور"...... ہنری نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
" ہیلو سر۔ میں گارڈشن جو بول رہا ہوں سر۔ اوور"...... چند لمحوں
عمران نے بدلی ہوئی آواز میں کہا لیکن ظاہر ہے لہجہ خالصتاً باچانی
تھا۔

"شن جو کیا تم نے اپنی آنکھوں سے انہیں حرکت کرتے دیکھا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے ہنری نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے اور گارڈ چانگ دونوں نے دیکھا ہے جناب۔ اوور"...... عمران نے اسی لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن کاشو۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ اوور"...... عمران نے دوبارہ کیپٹن کاشو کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس گارڈ کو یہیں روکو۔ میں چیک کر کے ابھی بات کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ہنری اب مشین روم میں جا کر سکرین پر انہیں چیک کرنا چاہتا ہے لیکن ظاہر ہے اس نے چیکنگ لائٹ توڑ دی تھی اس لئے وہ اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

"جب وہ لائٹ آف دیکھے گا تو وہ چونک نہیں پڑے گا"۔ اچانک ساتھ والی کرسی پر بیٹھی جولیا نے کہا۔

"کیوں چونکے گا"...... عمران نے کہا۔

"کاشو کے مطابق تو وہ آہستہ آہستہ حرکت کر رہے ہیں۔ لائٹ توڑنے کے لئے تو ظاہر ہے تیز حرکت چاہئے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ واقعی اس پہلو کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ بہرحال ٹھیک ہے وہ بات کرے گا تو دیکھا جائے گا"...... عمران نے کہا اور جولیا

نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ہنری کالنگ۔ اوور"...... ہنری کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ کیپٹن کاشو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گیسٹ ہاؤس کا وہ ہال کمرہ سکرین پر آ ہی نہیں رہا۔ کیا ہوا ہے وہاں۔ اوور"...... ہنری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہاں کیا ہو سکتا ہے جناب۔ کوئی تکنیکی خرابی ہو گئی ہو گی۔ اوور"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"گارڈ موجود ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"بات کراؤ اس سے۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔

"یس سر۔ میں گارڈ شن جو بول رہا ہوں جناب۔ اوور"۔ عمران نے اس بار شن جو کے لہجے میں کہا۔

"شن جو۔ کیا اندر فائرنگ بھی ہوئی تھی۔ اوور"...... ہنری نے کہا۔

"فائرنگ۔ نہیں سر۔ میں اور گارڈ چانگ گیسٹ ہاؤس کے باہر ڈیوٹی دے رہے تھے۔ مین دروازہ بھی کھلا ہوا تھا کہ اچانک ہمیں ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کوئی کراہ رہا ہو اور گھسٹ رہا ہو۔ ہم

دونوں اندر گئے تو ہال میں موجود پاکیشیائی ایجنٹ اس طرح حرکت کر رہے تھے جیسے کوئی آدمی ہوش میں آرہا ہو۔اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ کوئی گڑبڑ بہرحال ہے۔ کیپٹن کاشو۔اوور"...... ہنری نے کہا۔

"یس سر۔اوور"...... اس بار عمران نے فوراً ہی کیپٹن کاشو کے لہجے میں جواب دیا اور ساتھ بیٹھی جولیا عمران کو انتہائی توصیفی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"میں آرہا ہوں۔ پھر تم نے میرے ساتھ چلنا ہے۔اوور"۔ ہنری نے کہا۔

"یس سر۔اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب وہ کہاں سے نمودار ہو گا"...... جولیا نے پوچھا۔

"سائیڈ روم سے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا جو سائیڈ پر تھا۔

"کیا فائل میں درج تھا یہ راستہ"...... جولیا نے بھی اٹھ کر اس کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔اور سنو ہو سکتا ہے اس کے ساتھ اور آدمی بھی ہوں اس

لیکن تم نے پوری طرح محتاط رہنا ہے اور انہیں زندہ رکھنا ہے"۔ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دروازے کی دائیں طرف کھڑی ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کمرے کی طرف سے گڑگڑاہٹ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ دونوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد یہ آوازیں بند ہوئیں تو اس کے ساتھ ہی سرسراہٹ کی ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی دیوار حرکت کر رہی ہو اور عمران نے جولیا کو ہوشیار رہنے کا اشارہ کر دیا۔ پھر اچانک دروازہ کھلا اور ہنری اندر سے باہر آیا۔ اس کے پیچھے سائمن تھا۔ عمران اور جولیا سائیڈ دیواروں سے پشت لگائے کھڑے تھے اور پھر جیسے ہی وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے باہر آئے عمران اور جولیا ان دونوں پر بھوکے عقابوں کی طرح جھپٹ پڑے اور دوسرے لمحے وہ دونوں ہی چیختے ہوئے اچھل کر فرش پر جا گرے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران اور جولیا ایک بار پھر ان پر پل پڑے اور پھر ان کی کنپٹیوں پر پڑنے والی بھرپور ضربوں نے انہیں دوسرے لمحے دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا۔ وہ بے ہوش ہو چکے تھے۔

"تم یہیں رکو میں اندر جا کر دیکھتا ہوں کہ کیا پوزیشن ہے۔ اگر کوئی مداخلت ہو تو پھر تم جیسے چاہو ویسے ہی صورت حال سے نمٹ لینا"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ سامنے دیوار ہٹی ہوئی تھی اور سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک

فولادی دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران اندر داخل ہوا تو وہ طویل راہداری میں پہنچ گیا۔ وہ راہداری میں چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ راہداری آگے جا کر مڑ گئی تھی اور پھر اس کے مڑتے ہی دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران اس دروازے میں داخل ہوا بے اختیار رک گیا کیونکہ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس میں ہر مختلف مشینیں موجود تھیں۔

"اوہ۔ تو یہ ہے کیڈو کا مشین روم"...... عمران نے کہا اور اس نے جلدی جلدی وہاں کا جائزہ لیا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی بعد اس نے وہ کمرے بھی دیکھ لئے جو ریسٹ روم کے طور پر استعم ہوتے تھے۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا اس لئے عمران واپس پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس آفس میں دوبارہ پہنچ گیا جو سیکورٹی آفس جولیا نے اس دوران ہنری اور سائمن کو اٹھا کر کرسیوں پر بٹھا البتہ وہ ابھی تک بے ہوش تھے۔

"ور کوئی آدمی نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اب تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ یہ کیپٹن کاشو تو ہوش میں ہی سب کو آگاہ کر دے گا اور پھر کرنل جوشن کو بھی اطلاع مل گی"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہاں بھی ٹرانسمیٹر ہے اور مشین کو اندر سے ہی کھولا جا سکتا ہے باہر سے نہیں اس لئے اب ہم رہیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ایسا نہ ہو کہ ہم اندر پھنس جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں سے لازماً کوئی اور راستہ بھی ہو گا۔ فائل میرے پاس موجود ہے چیک کر لیں گے۔ تم ساتھیوں کو بلاؤ"...... عمران نے کہا۔

"کیا سب کو بلانا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ اور انہیں کہنا ہے کہ وہ ان دونوں گارڈوں کو بھی لے ایں جو برآمدے میں موجود تھے"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔ عمران کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کی پیشانی ...چ کی لکیریں ابھری ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی ...در داخل ہوئے تو صفدر اور تنویر نے کاندھوں پر ان دو مردہ ...وں کو بھی اٹھایا ہوا تھا۔

"کیپٹن شکیل اور ٹائیگر تم ان دونوں کو اٹھاؤ اور نیچے لے جاؤ۔ ...رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"نیچے کدھر"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"ادھر اس دروازے سے راستہ جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر ادھر مڑ گیا۔ اس کے پیچھے تنویر تھا جبکہ کیپٹن شکیل اور ٹائیگر نے آگے بڑھ کر کرسیوں پر موجود ہنری اور سائمن کو اٹھا کر کاندھوں ...اور پھر وہ بھی صفدر اور تنویر کے پیچھے مڑ گئے۔ عمران نے اٹھ کر کیپٹن کاشو کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں ...جب اس کے جسم میں حر... کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو

عمران نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جولیا مشین گن اٹھاؤ اور کیپٹن کاشو کی کنپٹی سے لگا دو"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے حکم کی تعمیل کر دی اسی لمحے کیپٹن کاشو نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ تکلیف وجہ سے اس کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا۔

"کیپٹن کاشو۔ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے اس کی کنپٹی سے لگائی ہوئی مشین گن نال کو اور زیادہ پریس کر دیا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے مت مارو۔ یہاں اب صرف چند دن کی ڈیوٹی باقی رہ گئی ہے۔ میں نے پھر باچار چلے جانا ہے۔ وہاں میری بیوی اور چھوٹے چھوٹے بچے میرے ہوں گے۔ پلیز فار گاڈ سیک مجھ پر رحم کرو"...... کیپٹن کاشو نے طرح گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو اور صحیح سلامت واپس جانا چاہتے ہو تو تمہیں ہمارا ساتھ دینا ہو گا۔ بولو"...... عمران نے اسی طرح لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے بتاؤ۔ میں کیا کروں۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ مجھے مت مارو"...... کیپٹن کاشو نے اسی طرح گڑگڑاتے ہوئے میں کہا اور اس کے لہجے اور انداز سے ہی عمران سمجھ گیا کہ کیپٹن کا فطری طور پر بزدل آدمی ہے۔

سنو۔ تم پر کوئی آنچ نہیں آئے گی اور تم بچ بھی جاؤ گے۔ اب
ری بات غور سے سنو۔ ہم نے اندر جانے کا راستہ کھول لیا ہے اور
زی اور سائمن دونوں کو باہر بلا کر بے ہوش کر دیا ہے اور اب ہم
نوں کے علاوہ ہمارے تمام ساتھی نیچے پہنچ چکے ہیں۔ ہنری اور
ن کو بھی میں نے ساتھ ہی نیچے بھجوا دیا ہے۔ یہاں باہر برآمدے
تمہارے دو گارڈز تھے۔ وہ ہلاک ہو چکے ہیں لیکن ان کی لاشیں بھی
ہم نے نیچے بھجوا دی ہیں۔ تمہارے جو دو گارڈز گیسٹ ہاؤس کے باہر
ے رہے تھے وہ اندر قید ہیں اور کرسیوں پر بندھے ہوئے اور
ش ہیں۔ ہم بھی اب نیچے جا رہے ہیں۔ ہمارا مشن کیڈو یا ریڈ
ے خلاف نہیں ہے ورنہ اب تک ہم اس پورے جزیرے کو
چکے ہوتے اور یہاں موجود ریڈ آرمی کا خاتمہ بھی کر چکے
۔ ہمارا مشن واگ جزیرے کے خلاف ہے جہاں ایک مجرم
ہے۔ اس مجرم تنظیم کے ساتھ میجر شانگ، ہنری اور
ن تینوں خفیہ طور پر ملے ہوئے ہیں۔ ہم نے نیچے مشین
گیس حاصل کرنی ہے جس سے واگ جزیرے کو اوپن کر
ا لیا جا سکے۔ چنانچہ یہ گیس حاصل کر کے ہم سمندر کے اندر
اگ جزیرے پر چلے جائیں گے اور پھر اسے تباہ کر کے
ے ہاکاڈو چلے جائیں گے جبکہ کرنل جوشن کل یہاں آ رہا
پٹن فوہانچو اور ریڈ آرمی کے دوسرے لوگوں کو ابھی تک
ے میں اتنی ہی اطلاع ہے کہ ہم گیسٹ ہاؤس میں بے

ہوش یا بے حس و حرکت پڑے ہوئے ہیں۔ تم نے صرف اتنا
ہے کہ کرنل جوشن کے آنے تک خاموش رہنا ہے۔ باہر موجود
کے بارے میں جو مرضی آئے تم بہانہ کر دینا یہ تمہاری اپنی ذہا
ہے۔ بہرحال ان کی لاشیں ہم سمندر میں بہا دیں گے تاکہ تم پ
حرف نہ آئے۔ گیسٹ ہاؤس اندر سے بند ہے اس کے پاس
گارڈز کے بارے میں یہی سمجھو کہ وہ ڈیوٹی دے کر چلے گئے ہیں
نے سب کو یہی بتانا ہے کہ کرنل جوشن، کیپٹن فومانچو سے
کرے گا تو ظاہر ہے اسے کچھ معلوم نہ ہوگا اور اگر وہ ہنری سے
کرے گا تو ہنری سے ہم اپنے مطلب کی تسلی کرا دیں گے۔
کرنل جوشن یہاں آکر گیسٹ ہاؤس کھلوائے گا اور اسے پتہ چلے
ہم یہاں موجود نہیں ہیں اور جزیرے کو بھی کوئی نقصان نہیں
وہ خاموش ہو جائے گا کیونکہ وہ خود مجرم تنظیم سے ملا ہوا ہے اس
ظاہر ہے کہ وہ اعلیٰ حکام کو کسی قسم کی رپورٹ دینے کے قابل
گا۔ اس دوران ہم اپنا مشن مکمل کر کے ہاکاڈو اور پھر
خاموشی سے واپس چلے جائیں گے۔ یہ تمہارے لئے آخری موقع
اگر تم تعاون نہ کرو گے تو تمہیں ابھی ہلاک کر کے تمہاری
ہم نیچے لے جائیں گے اور پھر تمہاری لاش بھی سمندر میں
جائے گی۔ پھر کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ کیپٹن کاشو کہاں
تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی بیوی بچوں کو دیکھنے اور ان سے
محروم ہو جاؤ گے۔ بولو۔ دو ٹوک جواب دو۔ تعاون کرتے

عمران نے اسے پوری تفصیل سے آئندہ کا لائحہ عمل بتاتے
ے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
م۔ میں مکمل تعاون کروں گا۔ میں زندہ رہنا چاہتا ہوں"۔
ان کی توقع کے عین مطابق کیپٹن کاشو نے فوراً کہا۔
وچ لو۔ ہم نیچے سے اوپر سب کچھ چیک کرتے رہیں گے۔ اگر
ل جوشن کو یہاں آنے سے پہلے کسی بات کا پتہ چلا تو تم دوسرا
نہ لے سکو گے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔
نہیں۔ میں سب سنبھال لوں گا۔ تم بے فکر رہو"...... اس بار
ٹن کاشو نے بااعتماد لہجے میں کہا تو عمران نے ایک طویل سانس
اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے جولیا کو ایک طرف ہونے کا اشارہ کیا تو
یا تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اسی لمحے عمران کا بازو گھوما اور کنپٹی
اچانک پڑنے والی ضرب سے کیپٹن کاشو کے حلق سے ایک بار پھر
ل گئی اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ عمران نے پردے کی
والی رسیاں کھولیں اور پھر انہیں تیزی سے واپس اس کھڑکی کی
گہ میں لگا دیا تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔
او جولیا۔ اب اس سے زیادہ اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا"۔ عمران
ولیا سے کہا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں
ستہ نیچے جاتا تھا۔
مجھے تو سمجھ نہیں آرہی کہ یہ گارڈز کے غائب ہونے کی کہانی کو
ایڈجسٹ کرے گا"...... جولیا نے عمران کے پیچھے آتے ہوئے

کہا۔

"اپنی جان بچانے کے لئے کچھ نہ کچھ بہرحال کرے گا"...... نے جواب دیا۔

"لیکن اگر ہم اسے ہلاک کر کے اس کی لاش بھی نیچے لے کسی کو کچھ معلوم نہ ہو سکتا"...... جولیا نے عمران کے پیچھے اترتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔اس طرح یہ بات یقینی ہو جاتی کہ ہم نیچے موجود پھر کرنل جوش جزیرے پر لینڈ ہی نہ کرے گا اور ہم بھی فوری ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ دراصل میں اس کرنل جوش صورت میں کور کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا اور جو اثبات میں سر ہلا دیا۔

میز پر موجود فون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل جوش نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل جوش نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی کال ہے۔آپ انہیں آفس فوراً ڈائریکٹ فون کریں"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو کرنل جوش بے اختیار اچھل پڑا۔اس کے ذہن میں فوراً ہی خدشہ ابھرا کہ کہیں اس عمران نے کسی طرح ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو تو حالات نہیں بتا دیئے لیکن پھر اسے یہ سوچ کر اطمینان ہو گیا کہ ہنری کی رپورٹ کے مطابق اس نے انہیں خصوصی ریز کی مدد سے نہ صرف بے حس و حرکت کر دیا ہے بلکہ وہ بے ہوش بھی ہیں اور کل صبح تک ان کے ہوش میں آنے کے کوئی امکانات نہیں ہیں اور کیڈو جزیرے سے اگر کسی طرح بھی عمران

نے ڈیفنس سیکرٹری سے رابطہ کیا ہوتا تو ہنری کو یقیناً معلوم
جاتا۔ چنانچہ اس نے رسیور رکھا اور پھر ایک کونے میں پڑے ہوئے
سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا اور پھر اس پر نمبر پریس کرنے
شروع کر دیئے۔

" ہیلو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈیفنس سیکرٹری کاشوما کی
مخصوص آواز سنائی دی۔

" کرنل جوشن بول رہا ہوں سر"...... کرنل جوشن نے انتہائی
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کرنل جوشن فوراً میرے خصوصی آفس پہنچو۔ انتہائی ضروری
بات کرنی ہے تم سے جو فون پر نہیں ہو سکتی"...... دوسری طرف
سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل جوشن نے
رسیور رکھ دیا۔ اس کے ذہن میں ایک بار پھر خدشات ابھر آئے تھے
لیکن ظاہر ہے اب اسے بہرحال وہاں جانا تھا۔ چنانچہ وہ اٹھا اور آفس
سے نکل کر راہداری سے گزر کر پورچ کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کی
خصوصی کار اور ڈرائیور موجود تھا۔

" ڈیفنس آفس چلو"...... کرنل جوشن نے کار کی عقبی سیٹ پر
بیٹھتے ہوئے ڈرائیور سے کہا۔

" یس سر"...... ڈرائیور نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور کار
آگے بڑھا دی۔ ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر سے کار نکل کر مختلف سڑکوں
پر گھومتی ہوئی ڈیفنس آفس کی عالی شان چار منزلہ عمارت کے

باؤنڈری میں داخل ہو کر اس راستے کے سامنے جا کر رک گئی جو وی آئی
... کہلاتا تھا۔ کرنل جوشن کار سے نیچے اترا تو وہاں موجود گارڈ
نے اسے سیلوٹ کیا۔ کرنل جوشن سر ہلاتا ہوا لفٹ کی طرف بڑھتا چلا
گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈیفنس سیکرٹری کاشوما کے خصوصی آفس میں
پہنچ گیا۔ یہاں ہر آفس کی سیکورٹی کے خصوصی انتظامات تھے اور
وہاں ڈیفنس سیکرٹری صاحب ایسی میٹنگ رکھا کرتے تھے جنہیں
سیکرٹ رکھا جانا مقصود ہوتا تھا۔ کرنل جوشن ایک کرسی پر
... سے بیٹھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ گارڈ نے اس کے یہاں پہنچنے
کی اطلاع ڈیفنس سیکرٹری تک پہنچا دی ہو گی اور وہی ہوا۔ پانچ منٹ
بعد کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ادھیڑ عمر لیکن باوقار شخصیت کے
مالک ناچان کے ڈیفنس سیکرٹری اندر داخل ہوئے تو کرنل جوشن نہ
صرف اٹھ کھڑا ہوا بلکہ اس نے اسے فوجی سیلوٹ بھی کیا۔

"بیٹھو کرنل جوشن"...... ڈیفنس سیکرٹری نے دھیمے لہجے میں کہا
اور وہ اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔

"میں نے تمہیں یہاں اس لئے بلوایا ہے کہ مجھے کیڈو کے بارے
میں ایک عجیب سی رپورٹ ملی ہے اور کیڈو ریڈ آرمی کی نگرانی میں
ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے اپنے مخصوص لہجے میں کرنل جوشن
سے مخاطب ہو کر کہا تو کرنل جوشن کا دل بے اختیار تیزی سے
دھڑکنے لگا۔

"کیسی رپورٹ جناب"...... کرنل جوشن نے بڑی مشکل سے

اپنے آپ کو نارمل رکھتے ہوئے کہا۔
"مجھے ایکریمیا سے ایک خفیہ رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ بین الاقوامی مجرم تنظیم ڈولفن نے کیڈو کے قریب کسی چھوٹے جزیرے پر اپنا اڈا بنایا ہوا ہے۔ یہ اطلاع مصدقہ ذرائع سے معلوم ہوئی ہے اس لئے مجھے اس اطلاع پر شدید تشویش ہے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ کیڈو پر ہماری تنصیبات انتہائی خفیہ ہیں۔ اگر تنصیبات کے بارے میں ایکریمیا اور دوسرے یورپی ممالک کو اطلاع مل گئی تو ہمارے لئے حکومتی سطح پر انتہائی پریشانی کھڑی ہو جائے گی"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا تو کرنل جوشن نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

"جناب کیڈو کے قریب تو بے شمار چھوٹے چھوٹے غیر اہم بلکہ غیر آباد ٹاپو نما جزیرے ہیں۔ کیا اطلاع میں کسی جزیرے کو مارک کیا گیا ہے یا نہیں"...... کرنل جوشن نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ وہ جزیرہ کیڈو کے قریب ہے اور میں نے آپ کو یہاں خصوصی آفس میں اس لئے کال کیا ہے۔ میں آپ کو اس سلسلے میں خصوصی ہدایات دینا چاہتا ہوں۔ آپ آرمی کے خصوصی تربیت یافتہ افراد کو ان تمام قریبی جزیروں پر پہنچائیں اور جہاں بھی اس مجرم تنظیم کا کوئی چھوٹا یا بڑا اڈا ہو اسے ہر قیمت پر تباہ کر دیں اس کے لئے آپ کو جس حد تک بھی جانا پڑے

جائیں کیونکہ حکومت باچان یہ بات برداشت نہیں کر سکتی کہ کسی مجرم تنظیم کا اڈا باچان میں ہو اور دوسری بات یہ کہ اس کی وجہ سے کیڈو میں ہماری خفیہ تنصیبات غیر ملکی نوٹس میں آ جائیں گی۔ یہ ایکشن آپ کو اپنی نگرانی میں کرنا ہو گا۔ میں آپ سے زیادہ اور کسی پر اعتماد نہیں کرتا ورنہ میں ملٹری انٹیلی جنس کو یہ ٹاسک دے دیتا"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیار دل ہی دل میں ہنس پڑا۔ اب وہ ڈیفنس سیکرٹری کو کیا بتاتا کہ جس پر وہ اس قدر اعتماد کر رہے ہیں وہ اس مجرم تنظیم کا پہلے سے ہی بڑا آلہ کار ہے۔

"ٹھیک ہے سر۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ میں فوری طور پر تمام انتظامات کر کے کل خود کیڈو پہنچ جاتا ہوں اور پھر میں وہاں بیٹھ کر اپنی نگرانی میں تمام ایکشن مکمل کراؤں گا اور اگر وہاں واقعی ایسا کوئی اڈا ہوا تو میرا وعدہ کہ اسے مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے گا"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"اوکے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کیڈو جزیرے کی سیکورٹی مزید سخت کر دیں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"یس سر"...... کرنل جوشن نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ڈیفنس سیکرٹری کو سیلوٹ کیا اور ڈیفنس سیکرٹری سر کے اشارے سے اس کے سیلوٹ کا جواب دے

کر واپس اس اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ کرنل جوشن
وقت تک اپنی جگہ پر کھڑا رہا جب تک کہ ڈیفنس سیکرٹری درواز۔
میں داخل ہو کر چلے نہیں گئے۔ ان کے جانے کے بعد کرنل جو
تیز تیز قدم اٹھاتا خصوصی آفس سے نکل کر لفٹ کے ذریعے واپس
آئی پی پورچ میں پہنچا۔ وہاں اس کی کار موجود تھی۔ وہ کار میں بیٹھ
اور پھر اس نے ڈرائیور کو واپس ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر چلنے کا
دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں مختلف خیالات کا تانا بانا
ابھر آیا۔ وہ کل صبح ویسے بھی کیڈو جا رہا تھا اور ڈولفن کے سپر چیف
نے بھی اس کے ساتھ جانا تھا اور کرنل جوشن نے اسے ہاکاڈو پہنچنے
کہہ دیا تھا لیکن وہ اب سوچ رہا تھا کہ کیا وہ اسے اپنے ساتھ لے ج
یا نہیں کیونکہ اب اسے بہرحال اپنے ساتھ ریڈ آرمی کے خصو
ایکشن گروپ کے چند افراد کو لے جانا ہو گا تاکہ ڈیفنس سیکرٹری
مطمئن کیا جا سکے۔ اسے معلوم تھا کہ ریڈ آرمی ہیڈ کوارٹر میں
آدمی موجود ہیں جو اعلیٰ حکام کو خفیہ رپورٹیں دیتے رہتے ہیں اس لئے
اسے ڈیفنس سیکرٹری کے حکم کے مطابق ایکشن گروپ کے افراد کو
بہرحال ساتھ لے جانا ہو گا۔ یہ باتیں سوچتا ہوا وہ اپنے آفس میں
گیا۔ مسئلہ یہ تھا کہ وہ ڈولفن کے سپر چیف ایلفرڈ سے وعدہ کر چکا تھ
اور سپر چیف سے اسے جس قدر بھاری معاوضہ مسلسل مل رہا تھ
اس لحاظ سے تو وہ ساری عمر بھی ریڈ آرمی میں رہ کر نہ کما سکتا تھا
یہ سارا سرمایہ کرنل جوشن نے ایکریمیا کے بنکوں میں منتقل کیا

...ریٹائرمنٹ کے بعد وہ مستقل طور پر ایکریمیا میں شفٹ ہو
...آرام کی زندگی گزار سکے۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں
...درمیان میں آ گیا تھا اور اب جب یہ مسئلہ ختم کرنے والا تھا
...سیکرٹری نے اس کے ذمے یہ ٹاسک لگایا تھا۔ وہ آفس میں
...ب کچھ سوچتا رہا۔ پھر اچانک اس نے اس انداز میں کندھے
...جیسے وہ کسی نتیجے پر پہنچ گیا ہو۔ اس نے سامنے پڑے ہوئے
...کے فون کا رسیور اٹھایا۔ اور تیزی سے دو نمبر پریس کر
...

"لیں سر....." دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ
...سنائی دی۔
"میجر نتاشو کو میرے آفس بھیجو فوراً....." کرنل جوشن نے کہا
...سیور رکھ دیا۔ میجر نتاشو ایکشن گروپ کا چیف تھا۔ وہ پاچان کی
...سیکرٹ ایجنسیوں میں کام کر چکا تھا اور پاچان کا انتہائی فعال
...سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا تھا۔ اس کے ریکارڈ پر بے شمار
...موجود تھے۔ میجر نتاشو کرنل جوشن کا احسان مند بھی تھا
...ایک بار میجر نتاشو کے خلاف اس کی ایک سنگین غلطی کی بنا پر
...مارشل کا حکم دے دیا گیا تھا۔ اس کورٹ مارشل کا چیف جج
...جوشن تھا اور پھر کرنل جوشن نے اسے نہ صرف رہا کر دیا تھا
...اس کے کیس کو اس انداز میں رپورٹ کیا گیا تھا کہ اعلیٰ حکام کو
...کیا تھا کہ غلطی میجر نتاشو کی مجبوری تھی۔ اس نے دانستہ نہ کی

تھی لیکن اعلیٰ حکام نے اسے سیکرٹ ایجنسی سے ہمیشہ کے لئے
کر دیا تھا مگر کرنل جوشن نے ڈیفنس سیکرٹری کو خصوصی سفارش
کے اسے ریڈ آرمی میں شامل کر لیا تھا اور پھر اسے ایکشن گروپ
چیف بھی بنا دیا تھا۔ وہ اسے ذاتی طور پر پسند کرتا تھا۔ یہی وجہ
کہ اب میجر نتاشو ایک لحاظ سے کرنل جوشن کا بے دام غلام بن
تھا۔ یہی سب کچھ سوچ کر ان حالات میں اس نے میجر نتاشو کی
حاصل کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ میجر نتاشو کو جب
دولت دینے کا لالچ دے گا تو میجر نتاشو اس کے احسان اور بھا
دولت کے لالچ میں خاموشی سے اس کی مکمل مدد کرے گا۔ تھوڑی
بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... کرنل جوشن نے اونچے لہجے میں کہا تو درو
کھلا اور باچانیوں کی نسبت قدرے لمبے قد اور ٹھوس جسم کا مالک
نتاشو اندر داخل ہوا۔ اس نے کرنل جوشن کو سیلوٹ کیا۔

"بیٹھو میجر"...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر نتاشو میز کی دوسر
طرف موجود کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"میجر نتاشو اگر میں ذاتی طور پر تمہیں کوئی کام کہوں تو کیا تم
گے"...... کرنل جوشن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو
نتاشو کرنل جوشن کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس
چہرے پر قدرے حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ آج
کرنل جوشن نے ایسی کوئی بات کبھی نہ کی تھی۔

"میں آپ کا احسان مند ہوں۔ آپ کے ذاتی کام کے لئے اگر
جان بھی دینی پڑی تو میں اس سے دریغ نہ کروں گا"۔ میجر
نتاشو نے واقعی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے لئے تمہیں رازداری کا حلف دینا ہو گا"...... کرنل
جوشن نے کہا تو میجر نتاشو نے کھڑے ہو کر اپنا ایک ہاتھ اونچا کیا اور
باقاعدہ حلف دیا کہ وہ مکمل رازداری بھی رکھے گا اور کرنل جوشن
کا ذاتی طور پر وفادار بھی رہے گا۔

"ٹھیک ہے۔ اب بیٹھو اور میری بات غور سے سنو"...... کرنل جوشن
نے مسکراتے ہوئے کہا تو میجر نتاشو دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میجر نتاشو۔ میں چاہتا ہوں کہ ریڈ آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد
... سیٹل ہو جاؤں اور وہاں اپنی زندگی انتہائی عیش و آرام سے
گزاروں۔ تمہیں معلوم ہے کہ میری یہاں پوسٹنگ میری بیوی کی
وجہ سے ہے اور میری بیوی انتہائی کنجوس عورت ہے۔ وہ میری پوری
تنخواہ اپنے قبضے میں رکھتی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس کے ذہن میں
دولت خرچ کرنے اور عیاشی کرنے کا کوئی تصور تک نہیں
ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ میں جانتا ہوں"...... میجر نتاشو نے جواب دیا۔

"اس لئے میں نے دولت کمانے کے لئے ایک اقدام کیا ہے اور
... ہے کہ ایک بین الاقوامی تنظیم ہے ذولفن جو ایکریمیا اور
... ممالک کی جعلی کرنسی چھاپتی ہے۔ کیا تمہیں اس کے بارے

میں معلوم ہے ...... کرنل جوشن نے کہا۔

یس سر۔ لیکن اس کا دائرہ کار تو ایکریمیا اور یورپی ہیں ...... میجر نتاشو نے کہا۔

ہاں۔ لیکن اس نے اسرائیل سے ایک معاہدہ کیا ہے جس تحت اس نے تمام اسلامی ممالک کی جعلی کرنسی کثیر تعداد چھاپ کر اسرائیل کے ایجنٹوں کے حوالے کرنی ہے اور اسرائیل ایجنٹ اس کرنسی کو تمام اسلامی ممالک میں پھیلا دیں گے۔ ذو چونکہ جعلی کرنسی اس انداز میں چھاپتی ہے کہ اسے خصو مشینوں سے چیک کئے بغیر جعلی سمجھا ہی نہیں جا سکتا اس اسرائیل نے یہ معاہدہ ذولفن سے کیا ہے۔ اسرائیل کا مقصد اسلامی ممالک کی معیشت کو تباہ کرنا ہے۔ ذولفن کا پریس سیکشن پہلے کیڈو میں تھا لیکن جب کیڈو پر ریڈ آرمی نے قبضہ کیا تو میں عام میں یہ بات آ گئی۔ پھر ذولفن کے سپر چیف نے مجھ سے رابطہ اور پریس سیکشن کی بات چھپانے اور اسے کیڈو کے قریب جزیرے پر بنانے میں مدد دینے کے لئے کہا۔ میں نے کثیر معاوضے عوض اس کی حامی بھر لی۔ اس میں کیڈو پر ریڈ آرمی کے انچارج شانگ اور کیڈو کے مشین روم کے انچارج ہنری کو بھی شامل گیا۔ چنانچہ ذولفن نے خفیہ طور پر واگ جزیرے کے اندر کھدائی کے وہاں ایک مشین روم بھی تیار کیا تاکہ جزیرے کی حفاظت کی سکے اور نیچے ایک کمپیوٹرائزڈ پریس سیکشن بھی قائم کر دیا۔ اس پریس

کی تمام مشینری آٹومیٹک ہے اس لئے اسے صرف ایک آدمی آپریٹ کرتا ہے۔ واگ کے مشین روم کا انچارج ماسٹر ڈیوڈ نے یہ کیا کہ کیڈو کے حفاظتی حصار کو واگ تک پھیلا دیا واگ مکمل طور پر محفوظ ہو گیا اور ذولفن کا کام شروع ہو ...... کرنل جوشن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو میجر نتاشو کے پر دلچسپی اور اشتیاق کے تاثرات ابھر آئے۔

پھر کیا ہوا سر۔ کیا کوئی الجھن پیش آ گئی ہے ...... میجر نتاشو کہا۔

ہاں۔ ذولفن کے آدمیوں کی غلطی سے اس پریس سیکشن کا علم کیشیا سیکرٹ سروس کو ہو گیا ہے اور انہیں اصل پلان کا بھی علم لیا ہے ...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر نتاشو بے اختیار اچھل

اوہ۔ اوہ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو انتہائی خطرناک سروس ...... میجر نتاشو نے کہا۔

مجھے معلوم ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ علی عمران سے میرے قریبی اور ذاتی تعلقات ہیں۔ بہرحال عمران اپنے ساتھیوں ہاکاڈو پہنچ گیا۔ اسے واگ کے بارے میں کوئی علم نہ تھا۔ اسے اطلاع ملی تھی کہ کیڈو میں یہ کام ہو رہا ہے لیکن ہاکاڈو میں ذولفن ایجنٹ مادام کیسانو نے اور وہاں جاپانی ایجنٹ نے اسے یقین کہ کیڈو میں ایسا کوئی کام نہیں ہو رہا۔ اس پر عمران نے مجھے

فون کیا اور میں نے بھی اس بات کی تصدیق کر دی کہ کیڈو میں ا
کوئی کام نہیں ہو رہا۔ اس پر وہ واپس چلا گیا اور میں بھی مطمئن
گیا لیکن پھر اچانک مجھے اطلاع ملی کہ عمران کو واگ کے بارے
علم ہو گیا ہے اور وہ اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ گیا ہے لیکن ما
نیوڈ نے واگ کو مارکو تھم ریز کی مدد سے سیلڈ کر دیا ہے اور وہ
آبدوز کی مدد سے کیڈا آگئے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی
پہنچ گئے اور پھر انہوں نے واپس جانے کی ٹھان لی کیونکہ انہیں
تھا کہ مارکو تھم ریز سے سیلڈ واگ جزیرہ بغیر اس کے اینٹی ریز
اوپن نہیں کر سکتے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ پاکیشیا جا کر وہاں
انتظامات کریں گے اور پھر واپس آئیں گے۔ انہوں نے میجر شانگ
اور مادام کیسانو کو یرغمال بنا کر آبدوز حاصل کی اور اس میں سوار ہو
کر وہ ہاکاڈو کے لئے روانہ ہو گئے۔ اسی لمحے ہنری نے مجھے رپورٹ دی
تو میں سمجھ گیا کہ عمران کیا چاہتا ہے۔ وہ انتہائی شاطر ذہن کا آدمی
ہے۔ اس نے لازماً پاکیشیا حکومت کو واگ کے بارے میں تفصیلی
رپورٹ دینی ہے اور پاکیشیا حکومت نے یہ رپورٹ باچانی حکام کو
دے دینی ہے اور پھر یہاں انکوائری شروع ہو جانی تھی جس کی زد میں
ظاہر ہے میں نے بھی آجانا تھا۔ چنانچہ میں نے ہنری کو حکم دیا کہ وہ
مائٹ میزائل کی مدد سے اس آبدوز کو سمندر کی تہہ میں تباہ کر دے
تاکہ یہ لوگ ختم ہو جائیں۔ ہنری نے ایسا ہی کیا اور آبدوز تباہ ہو
گئی لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ اس میں سوار مادام کیسانو، میجر

...اور آبدوز کا عملہ تو ہلاک ہو گیا ہے مگر عمران اور اس کے
...پہنچ کر واگ جزیرے کی بیرونی سطح پر موجود ہیں جس پر ہنری
...وہاں سٹار میزائل فائر کیا لیکن مارکو تھم ریز کی وجہ سے اس نے
...کیا جس پر میں نے میجر شانگ کے بعد کیڈو پر موجود ریڈ آرمی
...لیفٹن جاشورا کو بیس پچیس مسلح آدمیوں کے ساتھ وہاں بھیجا۔
...ان زخمی بھی تھا اور وہ سب غیر مسلح تھے اس لئے مجھے یقین تھا کہ
وہ لوگ مارے جائیں گے لیکن نتیجہ میری توقع کے برعکس نکلا۔
...جاشورا اور اس کے تمام ساتھی ہلاک کر دیئے گئے اور عمران
اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھ اسلحہ بھی لگ گیا اور لانچیں بھی اور
ایک ٹرانسمیٹر بھی۔ عمران نے اس ٹرانسمیٹر پر براہ راست مجھ سے
...کیا اور مجھے دھمکی دی کہ اگر میں نے واگ جزیرے کو تباہ
...نے میں اس کی مدد نہ کی تو وہ ڈیفنس سیکرٹری کو سارے حالات
...ادے گا۔ اس کے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کے ساتھ انتہائی گہرے
تعلقات ہیں اس لئے میرے لئے یہ انتہائی مسئلہ بن گیا تھا جس پر
...نے اسے ایک اور انداز میں ٹریپ کرنے کا پلان بنایا۔ میں نے
...بتایا کہ میں اس سے مکمل تعاون کرنے پر تیار ہوں اور اس سے
...واگ جزیرے کو تباہ کر دوں گا۔ چنانچہ میں نے ہنری کو کال
...نے اسے ساری بات بتائی تو ہنری نے بتایا کہ وہ انہیں مخصوص
...ریز کی مدد سے بے ہوش کر دے گا۔ میں نے ریڈ آرمی کے
...فومانچو کو کہہ دیا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا مہمانوں

کی طرح استقبال کرے اور انہیں گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا جائے چنانچہ یہ لوگ وہاں پہنچ گئے اور ان کا استقبال مہمانوں کی طرح کیا گیا اور انہیں گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا گیا۔ ہنری نے مشین روم مخصوص سائنسی ریز گیسٹ ہاؤس میں فائر کر کے انہیں نہ صرف طویل عرصے کے لئے بے حس و حرکت کر دیا بلکہ وہ بے ہوش بھی گئے۔ میں نے ہنری سے کہا کہ میں خود کیڈو پہنچ کر انہیں ہلاک دوں گا تاکہ میری پوری تسلی ہو جائے۔ ہنری نے مجھے اطلاع دی، کام ہو گیا ہے اور اب جب میں کیڈو پہنچوں گا تو یہ لوگ بے اور بے حس و حرکت ہوں گے" ۔۔۔ کرنل جوشن ایک بار بولتے بولتے رک گیا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ مسلسل بو بولتے تھک گیا ہو۔ میجر نتاشو خاموش بیٹھا رہا لیکن اس کے چہرے انتہائی اشتیاق اور دلچسپی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اب صورت حال یہ ہے کہ میں نے کل صبح یہاں سے خصوصی طیارے پر ہاکاڈو پہنچنا ہے اور پھر وہاں سے ہیلی کاپٹر پر کیڈو جانا ہے اس دوران ڈولفن کے سپر چیف ایلفرڈ کی کال آ گئی۔ اس نے بتایا کہ اسرائیلی حکام کو اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے پلان کے خلاف کام کر رہی ہے اور وہ ان سے انتہائی خوفزدہ ہیں اس لئے ایلفرڈ نے مجھے کہا کہ وہ میرے ساتھ کیڈو جانا چاہتا ہے تاکہ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا جائے تو وہ ان کی لاشیں اپنے ساتھ لے جائے اور انہیں اسرائیلی حکام کو پہنچا کر انہیں بتا سکے

ا... کتنی بڑی اور طاقتور تنظیم ہے۔ چونکہ مجھے اس پر کوئی اعتراض ... تھا کیونکہ میں نے تو ظاہر ہے انہیں اوپن نہیں کرنا تھا بلکہ ... ہلاک کر کے ان کی لاشیں سمندر میں ڈلوا دینی تھیں اس لئے ... نے ہامی بھر لی اور وہ ہاک جیٹ طیارے سے ہاکاڈو پہنچ رہا ہے ... سے وہ میرے ساتھ کیڈو جائے گا" ۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا ... ایک بار پھر خاموش ہو گیا اور میجر نتاشو کے چہرے پر مزید ...یاق کے تاثرات ابھر آئے۔

"... اب کیا الجھن ہے سر" ۔۔۔ جب کافی دیر تک کرنل جوشن ... خاموش رہا تو میجر نتاشو نے کہا۔

"ہاں۔ اب یہاں سے اس بات کا آغاز ہوتا ہے جس کے لئے میں تمہیں کال کیا ہے اور تم سے رازداری کا حلف لیا ہے" ۔ کرنل ... نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ۔۔۔ میجر نتاشو نے کہا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کی کال آئی۔ انہوں ... مجھے آفس بلوایا تھا۔ وہاں انہوں نے مجھے بتایا کہ انہیں ایکریمیا ... مصدقہ رپورٹ ملی ہے کہ کسی مجرم تنظیم ڈولفن نے کیڈو کے ... کسی جزیرے پر اپنا اڈا قائم کیا ہوا ہے۔ چونکہ کیڈو پر جاپانی ... کی تنصیبات انتہائی خفیہ ہیں اس لئے میں ریڈ آرمی کے ... گروپ کو ساتھ لے جاؤں اور خود کیڈو میں بیٹھ کر اس ... اور اڈے کو ٹریس کر کے اسے ختم کر دوں۔ چونکہ مجھے

معلوم ہے کہ ہر ڈیپارٹمنٹ کی طرح ریڈ آرمی میں بھی ایسے
موجود ہیں جو اعلیٰ حکام کو حساس معاملات کے بارے میں
رپورٹیں دیتے رہتے ہیں اس لئے اگر میں ایکشن گروپ کے بغیر
گیا تو ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو شک پڑ سکتا ہے اور اگر میں
گروپ کو ساتھ لے گیا تو پھر ڈولفن کے سپر چیف کا میرے ساتھ
اور پھر وہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کی موجودگی اور واگ میں ڈولفن
اڈے سمیت سب کچھ ڈیفنس سیکرٹری کے نوٹس میں آجائے گا اور
تم جانتے ہو کہ کیا ہو گا۔ ہم سب مارے جائیں گے اس لئے میں
سوچ کر آخر کار تمہیں اس لئے بلوایا ہے کہ تم ایکشن گروپ میں
ایسے آدمیوں کا انتخاب کرو جو ہمارے ساتھ وہاں جائیں اور پھر
پر ہم انہیں ہلاک کر دیں اور یہ کہہ دیں کہ وہ مجرموں سے
ہوئے مارے گئے ہیں اور اڈا تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح معاملہ
سنبھل جائیں گے۔ کیا تم ایسا کر سکتے ہو ۔۔۔۔۔ کرنل جوشن
کہا۔

سر۔ اس کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ میرا ایک خاص گر
ہے جو انتہائی حد تک میرا وفادار ہے اس لئے ان میں سے کوئی
زبان نہ کھولے گا۔ یہ میری گارنٹی ہے ۔۔۔۔۔ میجر نتاشو نے کہا۔

اوہ۔ ویری گڈ۔ پھر تو بہت اچھا ہے اس طرح ہمارے
یافتہ آدمی بھی ضائع نہ ہوں گے اور یہ بھی سن لو کہ اگر
کو تم نے میری مرضی کے مطابق سنبھال لیا تو ڈولفن سے کثیر

ں بھی مل جائے گی ۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

یہ آپ کی مہربانی ہے جناب ۔۔۔۔۔ آپ بے فکر رہیں۔ جیسے آپ
کے ویسے ہی ہو گا ۔۔۔۔۔ میجر نتاشو نے کہا۔

اوکے پھر تم انہیں تیار کرو اور کل میرے ساتھ ہاکاڈو جاؤ گے
اور ہم وہاں سے دو ہیلی کاپٹروں پر کیڈو پہنچ جائیں گے ۔ کرنل
ن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

یس سر لیکن اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی کچھ عرض کروں ۔
نتاشو نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیار چونک پڑا۔

ہاں۔ ہاں کھل کر بات کرو۔ اب ہمارے درمیان کوئی پردہ
نہیں ہے ۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا۔

سر۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی میں اچھی طرح
تا ہوں۔ یہ لوگ ہنری جیسے آدمیوں کے بس کا روگ نہیں ہیں
دوسری بات یہ کہ جس طرح آپ نے انہیں ٹریپ کیا ہے اس
عمران کے شاطر ذہن میں بھی ضرور کوئی نہ کوئی پلاننگ موجود
۔ ہو سکتا ہے کہ جب آپ وہاں پہنچیں تو پورا جزیرہ ان کے قبضے
۔۔۔۔۔ میجر نتاشو نے کہا۔

تمہاری بات درست ہو سکتی ہے لیکن میں نے ہنری سے بات
ہے اس نے مجھے یقین دلایا ہے کہ یہ لوگ بے ہوش ہو چکے ہیں۔
میں نے ریڈ آرمی کے کیپٹن فومانچو سے بات کی ہے اس نے بھی
بتایا ہے کہ یہ لوگ گیسٹ ہاؤس میں بے ہوش پڑے ہوئے

ہیں۔ اس نے خود اندر جا کر انہیں چیک کیا ہے"...... کرنل
نے کہا۔

"عمران لہجے اور آواز کی نقل کرنے کا انتہائی ماہر ہے جناب
لئے ہو سکتا ہے کہ آپ نے جس ہنری اور کیپٹن فومانچو سے بات
ہو اس کی جگہ عمران ہی بول رہا ہو"...... میجر نتاشو نے کہا۔

"اوہ۔ پھر کیا کیا جائے۔ جانا تو بہرحال ہم نے ہے کیونکہ اب
ڈیفنس سیکرٹری صاحب کا حکم ہے اور پھر ایلفرڈ بھی ہاکاڈو پہنچ رہا
اور میں نہیں چاہتا کہ اس کے سامنے ریڈ آرمی کو کمزور اور بے
ظاہر کروں"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"اس کا ایک حل ہے جناب۔ اور بڑا آسان حل ہے۔
گروپ علیحدہ ہیلی کاپٹر میں وہاں جائے گا۔ میں اپنے ساتھ بے
کر دینے والی ایسی گیس لے کر جاؤں گا جو انہیں چاہے وہ کہیں
ہوں فوری طور پر بے ہوش کر دے گی۔ میں کیڈو جزیرے
کرنے سے پہلے اس گیس کو جزیرے پر فائر کر دوں گا اس
جزیرے پر عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت ریڈ آرمی کا بھی ہر
بے ہوش ہو جائے گا اور ہم اطمینان سے نیچے اتر کر جیسی بھی
حال ہو گی اسے بہرحال آسانی سے کنٹرول کر لیں گے"......
نتاشو نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ پھر تم تیار رہو اور اپنے آدمیو
بھی تیار کر لو۔ ہم کل صبح ہاکاڈو روانہ ہوں گے"...... کرنل

نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں سر۔ سب کچھ آپ کی مرضی کے مطابق
ہو جائے گا"...... میجر نتاشو نے کہا اور پھر اٹھ کر اس نے کرنل
جوشن کو سلیوٹ کیا اور پھر مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ
گیا۔ کرنل جوشن کے چہرے پر اب انتہائی گہرے اطمینان کے
تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے اب تمام الجھنیں دور
ہو چکی تھیں۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کیڈو کے مشین روم میں موجود
سائمن اور ہنری دونوں کو وہیں مشین روم میں کرسیوں کے ساتھ
رسیوں سے باندھ دیا گیا تھا۔ عمران نے مشین روم اور سائیڈ
میں موجود نہ صرف تمام مشینری کا مکمل طور پر جائزہ لے لیا تھا
اس نے ایک بار پھر اس فائل کا مطالعہ بھی کیا تھا جو جولیا
سیکورٹی آفس سے ٹریس کی تھی لیکن اس کے چہرے پر الجھن
تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ پریشان نظر آ رہے ہیں"
صفدر نے آخرکار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا خیال تھا کہ یہاں لازماً کوئی نہ کوئی ایسی گیس
ہو گی جس کی مدد سے میں اینٹی مار کو تھم ریز کا سرکل بھی توڑ سکوں
اور واگ جزیرے کو بھی یہاں سے تباہ کر سکوں گا لیکن ایسی کوئی

باوجود کوشش کے نہیں مل سکی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

"لیکن اس سے پہلے تو آپ کا پلان تھا کہ کرنل جوشن کو یرغمال
بنا کر آپ ایکریمیا سے اینٹی ریز منگوا کر کارروائی کریں گے۔ کیا وہ
پلان آپ کی نظروں میں ناقابل عمل ہے"...... صفدر نے کہا۔

"وہ پلان بے حد طویل ہے اور مجبوراً بنایا گیا ہے۔ میں دراصل
چاہتا ہوں کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ مشن مکمل ہو جائے لیکن
اس مار کو تھم ریز نے واقعی مجھے بے بس کر کے رکھ دیا ہے اور یہ بھی
ہو سکتا ہے کہ کرنل جوشن اکیلا نہ آئے بلکہ اپنے ساتھ ریڈ آرمی کے
تربیت یافتہ افراد لے کر آئے۔ دوسری بات یہ کہ باہر موجود ریڈ
آرمی بھی ہمارے خلاف ایکشن لے سکتی ہے اور پھر بہت سے مسائل
پیدا ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب آپ نے کیا سوچا ہے"...... صفدر نے قدرے
پریشان سے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی پریشانی
کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہاں کا انچارج ہنری ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اسے ہوش
میں لا کر ٹٹولا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں کوئی خفیہ تنصیبات بھی
ہوں جن کا علم ہمیں نہ ہو سکا ہو۔ اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ ہو سکتا
ہے"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ چنانچہ
عمران کے اشارے پر صفدر نے اٹھ کر ہنری کا ناک اور منہ دونوں

ہاتھوں سے بند کر دیا اور جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور واپس اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا۔

"اس دوسرے آدمی کو کیوں تم نے زندہ رکھا ہوا ہے۔ اسے تو گولی مار دو"...... تنویر نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ پہلے اس ہنری سے بات ہو جائے پھر"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو تنویر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا چند لمحوں بعد ہنری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی لیکن پھر جب اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی گیا۔

"مم۔ مم۔ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو مشین روم ہے تم۔ تم یہاں کیسے آ گئے"...... ہنری نے لاشعوری انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے ہمیں بے حس و حرکت اور بے ہوش کر دیا تھا لیکن دیکھو کہ ہم اس وقت تمہارے مشین روم میں بھی موجود ہیں اور پورے جزیرے پر ہمارا کنٹرول بھی ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انتہائی طاقتور ریز کے باوجود تم اس انداز میں کارروائی کیسے کر سکتے ہو"...... ہنری نے حیران ہو کر کہا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ دراصل ہم اب ریز پروف ہو چکے ہیں اس لئے اس قسم کی بھی سائنسی ریز کا اثر زیادہ دیر تک ہم پر نہیں رہ سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم اب کیا چاہتے ہو"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ہنری نے قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو ہنری۔ ہمیں کیڈو یا اس کی تنصیبات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور نہ ہی ہم باچانی حکومت اور ریڈ آرمی کے خلاف کوئی مشن لے کر آئے ہیں۔ ہمارا ٹارگٹ واگ جزیرہ ہے۔ ہم نے بہرحال اسے تباہ کرنا ہے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر کیونکہ اس میں اسلامی ممالک کے خلاف انتہائی بھیانک سازش کا سامان تیار کیا جا رہا ہے اس لئے اگر تم واگ جزیرے کو تباہ کرنے میں ہماری مدد کرو تو ہمارا وعدہ ہے کہ ہم تمہیں زندہ چھوڑ کر خاموشی سے واپس چلے جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں پہلے تو تمہیں ہلاک کیا جائے گا پھر یہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ کر کے ہم کل کرنل جوشن کو بھی پکڑ کر اسے ہلاک کر دیں گے اور پھر ہو سکتا ہے کہ ہم کیڈو کو بھی تباہ کر دیں اس لئے تم بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"واگ کو اس وقت تک کسی صورت بھی تباہ نہیں کیا جا سکتا جب تک اس کے گرد مار کو تھم ریز کا سرکل موجود ہے اور اس سرکل کو توڑنے کا کوئی حربہ یہاں ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ اس کی اینٹی ریز ایکریمیا سے مل سکتی ہیں لیکن عام آدمی کو نہیں اس لئے میں

اس سلسلے میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں۔ تم بتاؤ"...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ یہاں کوئی نہ کوئی ایسی چیز بہرحال موجود ہے جس سے مار کو تھم ریز کے باوجود واگ کو تباہ کیا جا سکتا ہے" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ایسا ناممکن ہے۔ مار کو تھم ریز کی موجودگی میں چاہے واگ پر ایٹم بم کیوں نہ مار دو وہ بھی کام نہیں کرے گا"...... ہنری نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ مار کو تھم ریز کی کون سی پاور استعمال کی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ماسٹر ڈیوڈ نے وہاں مار کو تھم تھرٹین استعمال کی ہے ان ریز کی ٹاپ پاور ہے اس لئے وہاں سٹار میزائل جیسا طاقتور میزائل بھی ناکام ہو گیا تھا"...... ہنری نے جواب دیا۔

"کیا یہ بات تمہیں ماسٹر ڈیوڈ نے بتائی تھی یا تم نے خود چیک کی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"میرے پاس چیکنگ کے لئے کوئی مشین موجود نہیں ہے۔ مجھے ماسٹر ڈیوڈ نے بتایا تھا"...... ہنری نے جواب دیا۔

"لیکن یہ انتہائی جدید ترین ریز وہاں کس مقصد کے لئے رکھی تھیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ماسٹر ڈیوڈ ایکریمیا کی ٹاپ ریز لیبارٹری میں طویل عرصے تک

کام کرتا رہا ہے۔ وہ حفظ ماتقدم کے طور پر وہیں سے یہ ریز ساتھ لے آیا تھا البتہ اس نے اس کی بھاری رقم ڈولفن سے وصول کی تھی۔ اس وقت تو میں یہی سمجھا تھا کہ ماسٹر ڈیوڈ نے ڈولفن کو احمق بنا کر اس سے بھاری دولت حاصل کر لی ہے لیکن حقیقتاً اس نے واگ کو اس بنیاد پر ناقابل تسخیر بنا دیا ہے"...... ہنری نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارے یہاں مشین روم میں ایسی کوئی مشین یا گیس نہیں ہے جس کی مدد سے واگ کو اوپن کیا جا سکے۔ سوچ کر جواب دینا کیونکہ تمہارے اس جواب پر تمہاری زندگی اور موت کا انحصار ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یہاں ایسی کوئی مشین نہیں ہے اور نہ ہی مار کو تھم ریز کا کوئی توڑ ہے۔ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اگر میں جھوٹ بولوں تو پھر میں وہ مشین یا توڑ کہاں سے لاؤں گا"...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس آبدوز کے علاوہ جو تم نے مائٹ میزائل سے تباہ کر دی تھی کیا کوئی آبدوز یہاں موجود ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ ایک ہی آبدوز تھی۔ وہ تمہاری وجہ سے تباہ ہو گئی"...... ہنری نے جواب دیا۔

"یہ سائمن واگ جزیرے پر رہتا تھا"...... عمران نے اچانک کہا۔

"ہاں۔ یہ وہاں ڈولفن کی پرنٹنگ مشینری کا انچارج تھا اور ماسٹر

ڈیوڈ کے ساتھ یہاں آیا تھا"...... ہنری نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سائمن کو ہوش میں لے آؤ ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر تیزی سے اٹھ کر سائمن کی طرف بڑھ گیا اس نے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے دبا کر بند کر ہنری حیرت سے یہ ہوتا دیکھ رہا تھا لیکن وہ خاموش رہا۔ چند لمحوں جب سائمن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع گئے تو ٹائیگر نے ہاتھ ہٹائے اور واپس اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گیا۔ عمران نے ایک طرف پڑا ہوا مشین پسٹل اٹھا کر اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ مشین پسٹل اسے مشین روم کی ایک الماری سے ملا تھا۔ چند لمحوں بعد سائمن نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"تمہارا نام سائمن ہے اور تم واگ میں پرنٹنگ مشینری انچارج تھے"...... عمران نے اس سے مخاطب ہو کر سرد لہجے میں کہا

"ہاں۔ مم۔ مم۔ مگر یہ تم یہاں کیسے آ گئے۔ کیا مطلب۔ ہنری۔ یہ کیا ہو رہا ہے"...... سائمن نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"انہوں نے مشین روم پر قبضہ کر لیا ہے سائمن۔ ہمیں با نکالنے کے لئے باقاعدہ ٹریپ کیا گیا تھا"...... ہنری نے کہا۔

"لیکن یہ تو بے ہوش اور بے حس و حرکت تھے۔ پھر یہ کیسے

گیا"...... سائمن نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... ہنری نے جواب دیا۔

"تم نے ابتدائی گفتگو کر لی"...... عمران نے ایک بار پھر سائمن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم۔ تم کیا چاہتے ہو"...... سائمن نے کہا۔ اس کا لہجہ اب پہلے سے کافی زیادہ سنبھلا ہوا تھا۔

"صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اگر تم نے سچ بولا تو زندہ رہ جاؤ گے کیونکہ مجھے احساس ہو گیا ہے کہ ہم واگ کو اوپن نہیں کر سکتے اس لئے ہمارا یہاں وقت ضائع کرنا بے سود ہے اس لئے ہم تم دونوں کو زندہ چھوڑ کر چلے جائیں گے ورنہ تم دونوں کی لاشیں مچھلیوں کی خوراک بن جائیں گی اور نہ ڈولفن تمہارے لئے کچھ کر سکے گی اور نہ کرنل جوشن"...... عمران نے کہا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو"...... سائمن نے ہراساں ہوتے ہوئے کہا اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ہنری کی نسبت کمزور طبیعت کا مالک ہے۔

"تم واگ میں رہتے ہو۔ یہ بتاؤ کہ واگ سے باہر جانے کے لئے کتنے راستے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"راستے۔ کیا مطلب۔ کیسے راستے"...... سائمن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسے راستے جن سے تم واگ سے باہر آ سکتے ہو اور اندر جا سکے
ہو۔ کسی بھی ذریعے سے"...... عمران نے جواب دیا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ ماسٹر ڈیوڈ کو معلوم ہو گا۔ جسے
ضرورت ہوتی تھی تو وہی مجھے باہر بھجواتا تھا"...... سائمن نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"کس ذریعے سے"...... عمران نے پوچھا۔

"کیڈو سے آبدوز آتی تھی۔ وہ اندر پہنچ جاتی تھی ہم اس میں
ہو جاتے تھے اور آبدوز ہمیں کیڈو لے آتی تھی۔ یہاں سے ہم ہیلی
کے ذریعے ہاکاڈو جاتے تھے اور اسی طرح واپسی ہوتی تھی"۔
نے جواب دیا۔

"لیکن یہاں کیڈو پر تو کوئی ہیلی کاپٹر نہیں ہے"...... عمران
کہا۔

"ریڈ آرمی کے پاس ہے۔ ان کے ہینگر ہیں"...... سائمن
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے علاوہ اور کوئی راستہ۔ وہاں خوراک، مشینری اور
مال تو پہنچتا رہتا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ یہ سب کچھ ماسٹر ڈیوڈ کرتا تھا"...... سا
نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم دونوں کو اب زندہ
ہمارے لئے فضول ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے

اس نے مشین پسٹل سیدھا کر لیا۔ اس کے چہرے پر سفاکی کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔

"رک جاؤ۔ مت مارو۔ پلیز فار گاڈ سیک۔ مت مارو مجھے"۔ سائمن
نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر سچ بتاؤ"...... عمران نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"بتاتا ہوں۔ پلیز مت مارو۔ ایک خفیہ راستہ پرنٹنگ سیکشن
سے نکلتا ہے۔ وہاں سے خام مال اندر آتا ہے لیکن یہ اندر سے کھلتا
ہے باہر سے نہیں"...... سائمن نے کہا۔

"یہ راستہ واگ کی بیرونی سطح سے نکلتا ہو گا"...... عمران نے
کہا۔

"ہاں"...... سائمن نے جواب دیا۔

"لیکن اب یہ نہ کھل سکے گا کیونکہ اندر سے کون کھولے گا
"...... ہنری نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ کہاں سے نکلتا ہے"...... عمران نے ہنری کی بات
نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"واگ پر جہاں درختوں کا جھنڈ ہے اس سے شمالی طرف زمین کا
ایک بڑا حصہ صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھ جاتا ہے۔
یہ راستہ سیدھا پرنٹنگ سیکشن میں پہنچتا ہے لیکن اسے کھولتا
ڈیوڈ تھا۔ اس کے پاس ہی مکمل چارج تھا"...... سائمن نے
کہا۔

"کیا تم نے وہ جگہ دیکھی ہوئی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں"...... سائمن نے جواب دیا۔

"ان دونوں کو ہاف آف کر دو۔ ہم صبح ہوتے ہی یہاں سے واگ جائیں گے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر بجلی کی سی تیزی اٹھے اور چند لمحوں بعد ہی سائمن اور ہنری دونوں ایک بار پھر ہوش ہو چکے تھے۔

"صبح کو جانے کی کیا ضرورت ہے جب کرنل جوشن یہاں آ رہا تو اسے پکڑ کر کیوں نہ سارا کام کر لیا جائے"...... جولیا نے کہا۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کرنل جوشن صرف ہنری یار آرمی پر اکتفا نہیں کرے گا۔ میں اس کی فطرت کو جانتا ہوں۔ سکتا ہے کہ وہ یہاں اترنے سے پہلے یہاں کوئی ایسی گیس فائر دے جس کے اثرات زیر زمین بھی ہو سکتے ہوں اس طرح ہم طرح چوہے دان میں پھنس سکتے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ وہ یہاں کیڈد پر اترے تو ہمیں اس وقت واگ پر ہونا چاہئے عمران نے کہا۔

"کیا آپ وہ راستہ بغیر اینٹی ریز کے کھول لینے میں کامیاب سکیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے یہاں کی مکمل تلاشی لی ہے ۔یہاں اسلحہ کے سٹور ہیر ٹیلی کرانک ریز بم موجود ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ ان مار کو تھم ریز اثر انداز نہیں ہوتیں۔ گو یہ ریز اتنی پاور فل تو

یہاں وہ راستہ ہو گا اس کے نیچے لامحالہ خالی جگہ ہو گی اس لئے اس جگہ کی ٹھیک ٹھاک نشاندہی ہو جائے تو ٹیلی کرانک ریز بہرحال اسے کھول لیں گی"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر صبح کا انتظار کیوں کیا جائے۔ ابھی کیوں نہ وہاں پہنچا تنویر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

اس وقت وہاں گہرا اندھیرا ہو گا اس لئے سائمن غلط نشاندہی کر سکتا ہے۔ ویسے بھی صبح تک ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے"۔ نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

میجر نتاشو تیز تیز قدم اٹھاتا کرنل جوشن کے کمرے کی طرف
چلا جا رہا تھا۔ وہ رات کو ہی ہاکاڈو پہنچ گئے تھے اور کرنل جوشن
یہاں آنے سے پہلے ہی ان سب کے لئے ہوٹل رین بو میں کمرے
کرالئے تھے اس لئے انہیں یہاں کوئی تکلیف نہ ہوئی تھی۔ میجر
اپنے ساتھ ایکشن گروپ کے چار آدمیوں کو لے آیا تھا اور یہاں
ہی انہوں نے ریڈ آرمی کے دو گن شپ ہیلی کاپٹروں کا بھی بندو
کر لیا تھا۔ گو میجر نتاشو نے کرنل جوشن کو صبح سویرے کیڈو چلنے
تھا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ جس قدر صبح سویرے وہ وہاں پہنچیں
اتنا ہی ان کے مشن کے لئے فائدہ مند ہو گا لیکن کرنل جوشن
ڈولفن کے سپر چیف ایلفرڈ سے چونکہ وعدہ کر رکھا تھا اس
نے اس کے آنے تک کیڈو جانے سے انکار کر دیا تھا اور میجر
مطابق اسے یہاں پہنچنے میں ابھی کئی گھنٹے لگنے تھے اس لئے
ایک اور فیصلہ کیا تھا اور اس فیصلے کے سلسلے میں وہ احکاما

ل جوشن کے کمرے میں جا رہا تھا۔ کرنل جوشن چونکہ فوجی ڈسپلن
بے حد پابند تھا اس لئے صبح سورج طلوع ہونے سے پہلے اٹھنا اور
ورزش کرنا اس کا معمول تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ابھی سورج طلوع
نے میں کافی وقت تھا لیکن کرنل جوشن اٹھ چکا تھا۔ میجر نتاشو نے
پہلے اپنے کمرے سے فون کیا تھا اور جب کرنل جوشن نے اسے کمرے
یں آنے کی اجازت دے دی تھی تو وہ اپنے کمرے سے نکل کر کرنل
شن کے کمرے کی طرف گیا تھا۔ اس نے کرنل جوشن کے کمرے
بند دروازے پر آہستہ سے دستک دی۔

یس کم ان"...... کرنل جوشن کی آواز سنائی دی تو میجر نتاشو
دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ کرنل جوشن اپنی
س ورزش میں مصروف تھا۔ میجر نتاشو نے اندر داخل ہو کر
اسے باقاعدہ سیلوٹ کیا۔

کیا بات ہے میجر نتاشو۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ جب میں نے
ات تمہیں بتا دیا تھا کہ میں ایلفرڈ سے وعدہ کر چکا ہوں تو پھر"۔
ل جوشن نے رک کر تولیئے سے اپنے چہرے پر آجانے والا پسینہ
صاف کرتے ہوئے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

۔ میرا خیال ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہلے وہاں جا
یں فائر کر دینی چاہئے۔ آپ بعد میں تشریف لائیں کیونکہ عمران
اس کے ساتھی انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ
آپ کی حفاظت کے سلسلے میں کوئی پریشانی پیدا ہو جائے۔ میں

وہاں جا کر ساری صورت حال کو کنٹرول کر لینے کے بعد آپ
ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے دوں گا۔ پھر آپ اطمینان سے تشریف
آئیں"...... میجر نتاشو نے کہا۔
"اوہ ہاں۔ یہ زیادہ بہتر ہے۔ گڈ شو۔ تم واقعی بہادر بھی ہو او
عقلمند بھی"...... کرنل جوشن نے فوری طور پر اس کی بات کی تائ
کرتے ہوئے کہا۔
"اوکے سر۔ بس مجھے آپ کی طرف سے صرف اجازت کی ضرورت
تھی باقی سب میں خود سنبھال لوں گا"...... میجر نتاشو نے مسر
بھرے لہجے میں کہا۔
"پوری طرح احتیاط کرنا۔ میں نہیں چاہتا کہ ریڈ آرمی کا ایکش
گروپ ضائع ہو جائے"...... کرنل جوشن نے کہا۔
"آپ بے فکر رہیں سر۔ میں یہاں پورے انتظامات کر کے
ہوں"...... میجر نتاشو نے جواب دیا۔
"میری مخصوص فریکونسی کا تمہیں علم ہے۔ اب جب تم کال کر
گے اس کے بعد ہی ایلفرڈ کے ساتھ یہاں سے روانہ ہوں گا"۔ کرن
جوشن نے کہا اور میجر نتاشو نے ایک بار پھر سیلوٹ کیا اور پھر
سے مڑ کر دروازے سے باہر آ گیا۔ اب وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے کم
کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جہاں اس نے پہلے ہی اپنے چا
ساتھیوں کو اکٹھا کر رکھا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پانچوں ریڈ آر
کی جیپ میں سوار ہو کر ریڈ آرمی کے سیکشن کی طرف بڑھے چلے

تھے جہاں ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ ہاکاڈو میں ریڈ آرمی کا باقاعدہ
ن بنا ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ انہیں یہاں سے نہ صرف دو ہیلی
ہی میسر آ گئے تھے بلکہ جیپ بھی مل گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ان
پ سیکشن ایریئے میں پہنچ گئی تو میجر نتاشو نے جیپ ایک سائیڈ
ں اور پھر اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے ایک آدمی
ہاں سے دوڑتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔ یہ سیکشن انچارج کیپٹن شابو
س نے قریب آ کر میجر نتاشو کو باقاعدہ سیلوٹ کیا۔
مارا سامان تیار ہے کیپٹن"...... میجر نتاشو نے اسے سیلوٹ کا
اب دیتے ہوئے کہا۔
یں سر۔ لیکن کیا آپ اکیلے جائیں گے۔ کرنل صاحب نہیں جا
...... کیپٹن شابو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
پہلے ہم جائیں گے اور وہاں کے حالات کو چیک کر کے کرنل
احب کو رپورٹ دیں گے پھر کرنل صاحب جائیں گے"...... میجر
شو نے جواب دیا۔
یں سر۔ آیئے چائے اور ناشتہ تو کر لیجئے۔ میں نے ناشتہ تیار کرا
ما ہے"...... کیپٹن شابو نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔
نہیں۔ ہم نے فوری پہنچنا ہے۔ سامان کہاں ہے اسے ہیلی کاپٹ
...... میجر نتاشو نے کہا اور تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا
یلی کاپٹر موجود تھے اور کیپٹن شابو تیزی سے واپس مڑ گیا۔
ی دیر بعد ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا تھیلا وہاں پہنچا دیا گیا۔

"راکوش ...... میجر نتاشو نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا
"یس میجر ...... راکوش نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"سامان چیک کر لو۔ پورا ہے یا نہیں ...... میجر نتاشو نے کہا
"یس سر ...... راکوش نے کہا اور پھر اس نے تھیلا کھولا اور
موجود سامان کو چیک کرنے لگا۔
"ٹھیک ہے سر ...... تھوڑی دیر بعد راکوش نے سر اٹھا کر سیدھے
ہوتے ہوئے کہا۔
"اوکے۔ اسے اندر رکھو اور سوار ہو جاؤ ...... میجر نتاشو نے
راکوش نے تھیلا اٹھا کر ہیلی کاپٹر کے اندر عقبی طرف کھلی جگہ
رکھا اور پھر وہ خود پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ میجر نتاشو سائیڈ
پر اور باقی تینوں آدمی عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد
کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے کیڈو جزیرے کی طرف بڑھتا
گیا۔
"تھیلے سے ٹی ایس ٹی گن اور دوربین نکال کر مجھے دے دو ...... میجر
نتاشو نے پیچھے بیٹھے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور چند لمحوں
ایک چوڑے دہانے والی عجیب سی گن اور دوربین اسے دے
دی۔ میجر نتاشو نے گن اپنی جھولی میں رکھی اور دوربین آنکھوں پر
اس کی مدد سے فٹ کر کے اس نے نیچے کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔
"میجر ان لوگوں نے اگر وہاں اپنی ایئر کرافٹ گنیں
رکھی ہوئی ہیں تو ہمارے لئے خاصا مسئلہ بن جائے گا"

ے سامنے
ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن بہرحال رسک تو ہم نے لینا ہے۔
مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ ہیلی کاپٹر اترنے تک کوئی حرکت نہ
کیونکہ جہاں تک میرا خیال ہے اگر انہوں نے جزیرے پر
رکھا ہو گا تو وہ لازماً کرنل جوشن کو زندہ پکڑنا چاہیں
میجر نتاشو نے کہا۔
خیال ہے سر کہ ہمیں پہلے واگ جزیرے پر پہنچنا چاہئے۔
کوئی موجود نہیں ہے۔ ہمارے پاس ریز ڈیکٹو موجود ہے اس کی
کیڈو جزیرے کی بیرونی صورت حال کو اچھی طرح چیک کر
ں۔ اس طرح جو حالات بھی ہوں گے وہ سامنے آ جائیں
راکوش نے کہا۔
اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے پہلے وہاں چلو۔ یہ بہتر رہے
میجر نتاشو نے کہا اور راکوش نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے
کا رخ بدل دیا۔
اپنا اسلحہ نکال کر ہاتھوں میں لے لو۔ ہمیں ہر قسم کے
نمٹنے کے لئے تیار رہنا چاہئے ...... میجر نتاشو نے پیچھے م
ساتھیوں سے کہا اور انہوں نے عقبی طرف پڑا ہوا تھیلا اٹھا
لیا اور پھر اس میں سے سامان نکالنا شروع کر دیا۔ چھوٹا اسلحہ
جیبوں میں ڈال لیا جبکہ مشین گنیں انہوں نے کاندھوں
لیں جبکہ ایک خصوصی ریز پسٹل میجر نتاشو نے ان سے لے

کر اپنی جیب میں ڈال لیا۔
"جب ڈگ جزیرہ قریب آنے لگے تو تم نے مجھے بتانا ہے"
نتاشو نے راکوش سے کہا تو راکوش بے اختیار چونک پڑا۔
"کیا آپ کا خیال ہے کہ وہاں بھی ہمارے لئے کوئی خطرہ ہو
ہے"..... راکوش نے چونک کر پوچھا۔
"ہم دنیا کے انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹوں کے
پر جا رہے ہیں راکوش۔ اس لئے ہمیں ہر لحاظ سے چوکنا اور محتاط ر
ہو گا"..... میجر نتاشو نے کہا تو راکوش نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"یس سر۔ پھر تو ہمیں وہاں پہنچنے سے پہلے ریز ڈیکٹو سے وہاں
چیکنگ بھی کر لینی چاہئے"..... راکوش نے کہا۔
"اوہ ہاں۔ یہ زیادہ بہتر ہے۔ ریز ڈیکٹو نکالو تھیلے سے"
نتاشو نے کہا تو تھیلے سے ایک چھوٹا سا بند ڈبہ نکال کر میجر
دے دیا گیا۔ اس ڈبے کی سطح پر ایک چھوٹی سی سکرین اور ساتھ
تین چھوٹے چھوٹے بلب لگے ہوئے تھے اور ساتھ ہی نیچے ایک
اور اس کے اوپر میٹر تھا۔ میجر نتاشو نے اسے ہیلی کاپٹر کی سائیڈ پر
دیا۔ ڈبہ ہیلی کاپٹر کے ساتھ اس طرح چپک گیا جیسے اس کے
مقناطیس لگا ہوا ہو۔ اس کے ساتھ ہی میجر نتاشو نے اس کی
لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا تو ڈبے کی سامنے والی سطح پر موجود
روشن ہو گیا۔ اس پر پانچ زیرو نظر آ رہے تھے۔
"تم نے ہیلی کاپٹر کو بیس ہزار فٹ پہلے معلق کر

"الٹ"..... میجر نتاشو نے راکوش سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یس سر"..... راکوش نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو میجر
نتاشو نے ایک اور بٹن دبایا اور پھر تیزی سے ناب کو دائیں طرف
گھمانا شروع کر دیا۔ ناب کے ساتھ ہی میٹر پر تیزی سے نمبر بدلنے لگے
اب بیس ہزار کا ہندسہ میٹر پر ابھرا تو میجر نتاشو نے ہاتھ ہٹا لیا۔
"اب سمت بتاؤ"..... میجر نتاشو نے کہا تو راکوش نے اس انداز
میں بولنا شروع کر دیا جیسے ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتا رہا ہو اور میجر نتاشو
نے ڈبے کی دوسری سائیڈ پر لگی ہوئی ناب کو آہستہ آہستہ گھمانا
شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب
جل اٹھا اور بلب کے اوپر ایک سکرین کا خانہ روشن ہوا اور اس پر
وہی نمبر آنے شروع ہو گئے جو راکوش نے بتائے تھے۔
"اب سمت تبدیل نہ کرنا"..... میجر نتاشو نے ہاتھ ہٹاتے
ہوئے کہا۔
"یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر"..... راکوش نے کہا اور میجر نتاشو
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر کافی تیز رفتاری سے آگے بڑھا چلا
جا رہا تھا۔ پھر اچانک ریز ڈیکٹو پر ایک بلب جھماکے سے جل اٹھا۔
اس کا رنگ زرد تھا اور اس کے ساتھ ہی راکوش نے ہیلی کاپٹر کی
رفتار آہستہ کر دی۔ تھوڑی دیر بعد جیسے ہی تیسرا بلب جھماکے سے
جلا، راکوش نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کر دیا۔ اسی لمحے ڈبے کی
اوپر موجود سکرین روشن ہو گئی۔ اس پر ایک جھماکے سے جزیرے

کا منظر ابھر آیا لیکن یہ دور کا منظر تھا اور جزیرہ مجموعی طور پر نظر
تھا۔ میجر نتاشو نے اس بار ڈبے کے نچلے حصے میں موجود ایک
کو آہستہ آہستہ گھمانا شروع کر دیا اور سکرین پر جزیرہ نزدیک
دکھائی دینے لگا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ پھیلتا چلا جا رہا تھا۔
جزیرے کا اوپر والا حصہ پوری طرح سکرین پر نظر آنے لگ گیا
سکرین اس قدر چھوٹی تھی کہ جزیرے کا صرف ایک چھوٹا سا حصہ
اس پہ نظر آ رہا تھا۔

چیکو"۔ میجر نتاشو نے مڑ کر پیچھے بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے

یس سر"...... چیکو نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"سائیڈ سکرین تھیلے میں ہے وہ نکال کر مجھے دو"...... میجر
نے کہا۔

"یس سر"...... چیکو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
میں سے ایک پیکٹ نکال کر میجر نتاشو کی طرف بڑھا دیا۔ میجر
نے پیکٹ کھولا تو اس کے اندر چوڑا اور پھیلا ہوا آئینہ سا تھا جس
سطح انتہائی چمکدار تھی۔ اس کی سائیڈ پر ایک لچھے دار تار موجود
جس کے آخر میں ایک پن لگی ہوئی تھی اور اوپر ایک ہک سا تھا۔
نتاشو نے اس ہک کی مدد سے اس آئینے کو ہیلی کاپٹر کی سائیڈ پر لگایا
پھر پن اس نے اس ڈبے کے نچلے حصے میں بنے ہوئے ایک سور
میں ڈالا تو آئینہ ایک جھماکے سے کسی سکرین کی طرح روشن ہو
اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف میجر نتاشو بلکہ راکوش اور پیچھے

ے آدمی بھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ اس آئینے کی سکرین پر
اد جزیرے پر چلتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ان میں سے دو نے اپنے
ھوں پر دو بے ہوش آدمیوں کو لادا ہوا تھا۔

اوہ۔ اوہ۔ یہ تو پاکیشیائی ہیں۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ
ان اور اس کے ساتھی ہیں اور یہ واگ جزیرے پر موجود ہیں"۔
نتاشو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

میجر آپ کی احتیاط نے ہمیں بچا لیا ورنہ ہم اطمینان سے وہاں جا
اترتے اور پھر یہ لوگ ہمیں آسانی سے کور کر لیتے"...... راکوش نے

ہاں۔ اگر میں محتاط نہ ہوتا تو یہ لوگ ہمیں آسانی سے مار گراتے
کن یہ یہاں کیا کرنے آ رہے ہیں"...... میجر نتاشو نے کہا۔

سر ان کی یہاں موجودگی کا مطلب ہے کہ کیڈو جزیرے پر ہم
انی سے قبضہ کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ یہاں سے واپس وہاں آئیں گے
انہیں آسانی سے ہٹ کر لیا جائے گا"...... راکوش نے کہا۔

لیکن اصل مسئلہ تو ان کی فوری ہلاکت یا گرفتاری کا ہے۔
ے ٹھیک ہے۔ تم اب ہیلی کاپٹر آگے بڑھاؤ۔ اب ان پر ہمیں سپر
لیں ٹی فائر ہو گی اس طرح کیڈو جزیرے پر ہم گیس فائر کرنے
نچ جائیں گے"...... میجر نتاشو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد
ٹ لہجے میں کہا تو راکوش نے ایک جھٹکے سے ہیلی کاپٹر کو آگے
مانا شروع کر دیا جبکہ اس دوران میجر نتاشو نے ریز ڈیکٹو کو آف کر

دیا اور پھر اس نے سائیڈ سکرین اور ریز ڈیکٹو دونوں کو وہیں
رہنے دیا اور جھولی میں رکھی ہوئی چوڑے دہانے کی گن اٹھا کر
نے اس کا رخ ہیلی کاپٹر کے کھلے حصے سے باہر نیچے کی طرف کر
ہیلی کاپٹر کافی تیز رفتاری سے اڑتا ہوا اگ جزیرے کی طرف بڑھا
جا رہا تھا اور دور سے سمندر پر جزیرہ کسی چھوٹے سے دھبے کی طرح
آنے لگا۔

"بلندی اتنی ہی رکھنا۔ نیچے نہ لے جانا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہیلی
کو ہی ہٹ کر دیں"۔ میجر نتاشو نے راکوش سے مخاطب ہو کر کہا
"یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر"...... راکوش نے جواب دیا۔
"جزیرے کے اوپر پہنچتے ہی اسے معلق کر دینا"...... میجر
نے کہا تو راکوش نے ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کرنا شروع کر
جزیرہ اب کافی بڑا نظر آ رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر جزیرے
اوپر پہنچ گیا تو راکوش نے اسے معلق کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی
نتاشو نے ہاتھ میں موجود چوڑے دہانے والی گن کا ٹریگر دبانا شرو
کر دیا۔ اس کے ہاتھ کو جھٹکے لگنے لگے لیکن چوڑی نال سے نیلے
کے کیپسول نکل نکل کر تیزی سے نیچے گرتے چلے گئے۔ وہ نیچے
پھٹ جاتے اور نیلے رنگ کا دھواں پھیل کر اٹھتا ہوا دکھائی
لگتا۔ تقریباً آٹھ کیپسول فائر کرنے کے بعد میجر نتاشو نے ٹریگر
انگلی ہٹا لی اور پھر گن اوپر اٹھا کر اس نے اسے پیچھے بیٹھے ہوئے
کی طرف بڑھا دیا۔ اب جزیرے کی سطح پر نیلے رنگ کا دھواں اٹھ

مان کی طرف بلند ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔ میجر نتاشو نے کلائی
ی ہوئی گھڑی کو دیکھنا شروع کر دیا۔ دھواں کچھ دیر بعد غائب
ایا لیکن میجر نتاشو مسلسل گھڑی دیکھتا رہا۔ جب سپر ٹی ایس ٹی
ے دس منٹ گزر گئے تو اس نے ایک بار پھر ریز ڈیکٹو آن کر
اس کے ساتھ ہی آئینہ نما سکرین پر جزیرے کا منظر ابھر آیا اور
تاشو اور راکوش کے ساتھ ساتھ عقب میں موجود اس کے تینوں
ی بھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ سکرین پر ایک عورت اور
ت مرد زمین پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے حس و حرکت پڑے
ے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

ویری گڈ۔ اب نیچے لے چلو ہیلی کاپٹر"...... میجر نتاشو نے
انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو راکوش نے ہیلی کاپٹر کو ایک
ملے سے آگے بڑھا دیا اور پھر ایک چکر کاٹ کر اس نے ہیلی کاپٹر کی
ی کم کرنا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر جزیرے کے
لونے میں اتر گیا۔

اؤ اب ان کا اطمینان سے شکار کھیلیں"...... میجر نتاشو نے کہا
اور تیزی سے ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر گیا۔ اس کے باقی ساتھی بھی نیچے
ے اور پھر وہ سب درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھنے لگے جس
ے قریب انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو زمین پر بے
ش پڑے ہوئے دیکھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ وہاں پہنچ گئے۔ عمران
اس کے ساتھی واقعی وہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان میں

موجود عورت سوئس نژاد تھی جبکہ پانچ مرد ایشیائی تھے اور دو
تھے۔

"یہ دونوں ایکریمی کون ہو سکتے ہیں اور یہ سوئس نژاد عورت
میجر نتاشو نے انہیں بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں دیکھتا ہوں سر۔ میرا خیال ہے کہ ان ایکریمیوں میں
ایک کو میں پہچانتا ہوں"...... راکوش نے کہا اور تیزی سے آگے
کر اس نے ایک ایکریمی کو جو پہلو کے بل پڑا تھا پلٹ کر پشت
بل کر دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ سر یہ کیڈو جزیرے کے مشین روم کا انچارج
ہے سر"...... راکوش نے چونک کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

"ہنری۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے کیڈو پر واقعی
کر رکھا تھا۔ ویری بیڈ"...... میجر نتاشو نے کہا۔

"سر۔ ان پاکیشیائیوں کو تو گولی مار دی جائے۔ یہی وہ
گروپ ہے"...... راکوش نے کہا۔

"نہیں۔ اب ان کی طرف سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔
تک انہیں اینٹی گیس نہ سونگھائی جائے گی یہ ہوش میں آ ہی
سکتے۔ تم پہلے اس ہنری کو ہوش میں لے آؤ۔ اس سے ساری
حال معلوم ہو گی"...... میجر نتاشو نے کہا۔

"میں تھیلے میں سے شیشی نکال لاؤں"...... راکوش نے کہا
میجر نتاشو کے اثبات میں سر ہلاتے ہی وہ تیزی سے مڑ کر دوبارہ

کا...ن طرف بڑھ گیا۔

"یہ سوئس نژاد عورت تو ان کی ساتھی نہیں ہو سکتی۔ پھر یہ کہاں
...لی ہے"...... میجر نتاشو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے سر یہ ان کی گرل فرینڈ ہو"...... چیکو نے کہا۔

"نہیں۔ اس قدر خطرناک مشن پر یہ گرل فرینڈ کو کیسے ساتھ لا
...یں۔ یہ یہاں پکنک منانے تو نہیں آئے"...... میجر نتاشو نے
...یلے لہجے میں کہا تو چیکو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر
...الوش واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کی بڑی سی
...تھی جس کی گردن کافی سے زیادہ لمبی تھی۔

"پہلے اس عورت کو ہوش میں لے آؤ راکوش"...... میجر نتاشو
...ہا۔

"عورت کو کیوں سر"۔ راکوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کون ہے اور یہ ان لوگوں کے
...یہ یہاں موجود ہے"...... میجر نتاشو نے کہا۔

"یہ ان کی ساتھی ہی ہو گی سر"...... راکوش نے کہا۔

"نہیں۔ یہ سوئس نژاد ہے اس لئے یہ ان کی ساتھی نہیں ہو
...ہو سکتا ہے اس کا تعلق ڈولفن سے ہو اور یہ اسے مجبور کر کے
...ے آئے ہوں"...... میجر نتاشو نے کہا اور راکوش نے اثبات
...ہلایا اور پھر اس عورت کی طرف بڑھ گیا۔

جولیا کے تاریک ذہن پر اچانک روشنی کے جگنو سے چمکنے لگے
پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ چند لمحوں تک تو اس
ذہن میں روشنی پھیل جانے کے باوجود پراسرار سی دھند چھائی
لیکن پھر اچانک اس کے ذہن کی سکرین پر بے ہوش ہونے سے
کے تمام مناظر کسی فلم کے سین کی طرح چلنے لگے۔ صبح سویر
عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہنری اور سائمن دونوں کو بے
کے عالم میں اٹھا کر ایک سپیشل راستے سے جزیرے کیڈو کے
ایک ایسی جگہ پر پہنچ گیا جہاں ریڈ آرمی کا کوئی آدمی موجود نہ
پھر صفدر اور ٹائیگر نے ساحل کے ساتھ ساتھ تیرتے ہوئے ا
موجود ایک لانچ حاصل کی اور اسے دھکیلتے ہوئے وہ اس جگہ لے
جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ پھر وہ سب اس بڑی
لانچ میں سوار ہو گئے اور واگ کی طرف روانہ ہو گئے۔ واگ

ہوں نے لانچ کو ایک مناسب جگہ پر بک کیا اور پھر وہ سب نیچے اتر
درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھ گئے جہاں سائمن کے بقول
لیبارٹری میں جانے والے خصوصی راستے کا دہانہ کھلتا تھا۔ ہنری
سائمن کو صفدر اور ٹائیگر نے کاندھوں پر لادا ہوا تھا اور پھر جھنڈ
کر عمران نے اپنے طور پر اس جگہ کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد
من کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے کہ انہیں دور
ایک ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے واگ کی طرف آتا ہوا
دیا۔ اس کی رفتار بتا رہی تھی کہ وہ واگ کے اوپر سے گزر
ہے۔ وہ سب اس ہیلی کاپٹر کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر
بلندی پر تھا اس لئے اس پر موجود کوئی نشان یا عبارت نیچے سے
جا سکتی تھی اور ان کے پاس دوربین بھی نہیں تھی۔ تیز رفتار
کاپٹر جزیرے کے قریب پہنچتے ہی آہستہ ہو گیا اور پھر وہ جزیرے پر
معلق ہو گیا۔ ابھی یہ سب اس بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ
ہیلی کاپٹر سے یکے بعد دیگرے نیلے رنگ کے کئی کیپسول نیچے
اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف نیلے رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا
ان نے سب کو سانس روکنے اور پانی میں چھلانگیں لگانے کو
وہ سب سانس روک کر پانی کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ
جولیا کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوما اور پھر اس کے
تاریک چادر سی پھیلتی چلی گئی تھی اور اس کے بعد اب اسے
آیا تھا۔ یہ سارے مناظر ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اس

کے ذہن پر نمودار ہوئے تو جولیا بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گئی اور
کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر بری طرح چونک پڑی کہ عمران سمیت
کے سارے ساتھی ارد گرد ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے
ہوئے تھے جبکہ سامنے پانچ باچانی بڑے اطمینان بھرے انداز
کھڑے تھے جن میں سے چار کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں
سب سے آگے کھڑے ہوئے باچانی کے سینے پر موجود بیج بتا رہا تھا
وہ میجر ہے۔ان سب نے ریڈ آرمی کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔یہ
خالی ہاتھ کھڑا تھا جبکہ دور جزیرے کے کنارے پر ایک ہیلی کاپٹر کھڑا
ہوا نظر آ رہا تھا۔جولیا فوراً سمجھ گئی کہ اس ہیلی کاپٹر سے یہاں انتہا
زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی ہے اور اس
صورت حال اس کے اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ہے۔یہ
کسی بھی لمحے ان پر گولیوں کی بارش کر سکتے ہیں لیکن اس کے
ساتھ اس کے ذہن میں یہ خیال بھی ابھرا کہ سب میں سے اسے
کیوں ہوش میں لایا گیا ہے حالانکہ یہاں ان کے ساتھی ہنری
سائمن بھی موجود تھے اور وہ دونوں بھی وہیں بے ہوش پڑے ہو
تھے۔

"تم۔ تم کون ہو"...... جولیا نے یکلخت اٹھ کر کھڑے ہو
ہوئے کہا۔

"اپنا منہ دوسری طرف کر لو لڑکی ورنہ ایک لمحے میں گولیوں
اڑا دیا جائے گا۔راکوش اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال دو کیونکہ

امکان ہے کہ یہ واقعی عمران کی ساتھی ہو۔ایسی صورت میں یہ انتہائی
بات ثابت ہو سکتی ہے"...... اس میجر نے جو پہلے جولیا سے
طب ہوا تھا اور پھر اپنے ساتھی کی طرف منہ پھیر کر کہا تو جولیا بے
یار چونک پڑی۔وہ اب اصل بات سمجھ گئی تھی۔چونکہ عمران اور
کے ساتھی پاکیشیائی نژاد تھے جبکہ جولیا سوئس نژاد تھی اس لئے
کو اس کے بارے میں کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے اور جولیا نے
اس غلط فہمی سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔

"م۔ میں بے قصور ہوں۔ میں تو سیاح ہوں"...... جولیا نے
انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو لڑکی ورنہ"...... میجر نے انتہائی
لہجے میں کہا تو جولیا نے اپنے چہرے پر خوف کے تاثرات پیدا کر
اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا رخ بدلا۔میجر کے ساتھی نے
کے دونوں بازو اس کے عقب میں کر کے اس کی کلائیوں میں
ڈال دی۔

"اب میری طرف منہ کر لو"...... اس بار میجر کی قدرے مطمئن
سنائی دی اور جولیا نے فوراً ہی اپنا رخ بدل لیا البتہ اس کی
انگلیاں تیزی سے ہتھکڑی کے مختلف حصوں کو ٹٹولنے لگ گئیں اور
ہی اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ یہ سنگل کلپ ہتھکڑی ہے جسے وہ
انگلیوں کی مدد سے انتہائی آسانی سے کھول سکتی ہے اس لئے وہ
دل میں مطمئن ہو گئی۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... میجر نے پوچھا۔
"میرا نام جولیانا فٹز واٹر ہے۔ میں سوئس ہوں اور سیاح ہوں"
جولیا نے بڑے عاجزانہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تم ان پاکیشیائیوں کے ساتھ یہاں کیسے موجود ہو۔ سچ
ورنہ میں عورتوں کی کربناک چیخوں کو زیادہ پسند کرتا ہوں"۔
نے درشت لہجے میں کہا۔
"یہ۔ یہ پاکیشیائی ہے جس نے مجھے اپنا نام عمران بتایا تھا
ہاکاڈو میں مجھے ملا تھا۔ یہ انتہائی خوبصورت باتیں کرتا ہے۔ اس
مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ گذشتہ رات میں نے اس کے ساتھ ہوٹل
موون میں گزاری۔ پچھلی رات اس نے مجھے بتایا کہ یہاں سے
ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جہاں انتہائی قیمتی موتی ہر وقت ملتے ہیں
یہ موتی اس قدر قیمتی ہوتے ہیں کہ اگر ان کی تھوڑی سی تعداد کو
مارکیٹ میں فروخت کیا جائے تو آدمی ساری عمر عیش و آرام سے
سکتا ہے۔ میں جب اس بات پر حیران ہوئی تو اس نے کہا کہ
میں نے اس کے ساتھ رات گزاری ہے اس لئے وہ مجھے تحفے کے
پر کافی تعداد میں موتی دینا چاہتا ہے۔ میں فوراً تیار ہو گئی اور پھر
رات ہم دونوں ہاکاڈو کے مغربی ساحل پر آئے۔ وہاں ایک ویران
پر لانچ موجود تھی۔ ہم دونوں اس لانچ میں سوار ہوئے اور یہاں
گئے۔ یہاں اس کے یہ ساتھی موجود تھے اور یہ دو ایکریمی بے ہو
پڑے ہوئے تھے۔ یہ سب ساحل پر تھے۔ میرے پوچھنے پر اس عمر

بتایا کہ یہ ایکریمیا سے موتی حاصل کرنے آئے تھے اور انہوں نے
موتی کہیں چھپا دیئے ہوں گے۔ میرے ساتھیوں نے انہیں بے
ہوش کر دیا۔ آپ انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کریں گے تو
ان سے موتی کنفرم ہو جائیں گے۔ پھر اس کے ساتھیوں نے انہیں
کاندھوں پر اٹھایا اور ہم سب یہاں جھنڈ میں آ گئے۔ پھر ایک ہیلی
کاپٹر اڑتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے بعد وہ ہیلی کاپٹر یہاں جزیرے پر کافی
بلندی پر معلق ہو گیا۔ پھر اس میں سے نیلے رنگ کے چھوٹے چھوٹے
بنڈل نیچے گرے تو اس عمران نے چیختے ہوئے کہا کہ ہم سانس
روک لیں اور سمندر میں چھلانگیں لگا دیں کیونکہ باچانی حکومت کے
آدمی آ گئے ہیں۔ ہم نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن میرے ذہن
پر تاریکی چھا گئی اور اب مجھے ہوش آیا ہے"...... جولیا نے فوراً ہی
ایک کہانی گھڑ کر سنا دی۔
"بکواس مت کرو لڑکی۔ کیا تم سمجھتی ہو کہ مجھے سارے حالات کا
علم نہیں ہے۔ میرا نام میجر نتاشو ہے اور میں ریڈ آرمی کے ایکشن
گروپ کا چیف ہوں سمجھیں۔ میں اڑتی چڑیا کے پر گن لیتا ہوں۔ تم
ان خطرناک سیکرٹ ایجنٹوں کی ساتھی ہو۔ ان کے ہمراہ کیڈو سے
یہاں آئی ہو"...... میجر نتاشو نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"کیڈو۔ وہ کیا ہے"...... جولیا نے بڑے معصوم سے لہجے میں
کہا۔
"یہاں سے قریب ایک باچانی جزیرہ ہے"...... میجر نتاشو نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے
زبردست غصہ آرہا ہو۔

" میں سچ کہہ رہی ہوں۔ اگر تمہیں یقین نہ آئے تو تم بے شک
اسے ہوش میں لاکر اس سے پوچھ لو۔ میں تو اس کے ساتھ ہاکاڈو۔
یہاں پہنچی ہوں"...... جولیا نے لہجے میں انتہائی معصومیت بھر
ہوئے کہا۔

" تو تم سچ نہیں بولنا چاہتی۔ ٹھیک ہے پھر مرنے کے لئے تیا
جاؤ۔ میں تو تمہیں اس لئے ان سے پہلے ہوش میں لایا تھا کہ تم
سچ سچ بتا دو۔ ان کی ساتھی ہونے کے باوجود تم مجھے پسند آئی ہو
لئے میں چاہتا تھا کہ تمہیں اپنے ساتھ باچان لے جاؤں لیکن تم
زندہ نہیں رہنا چاہتی"...... میجر نتاشو نے اور زیادہ غصیلے لہجے
کہا۔

" مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔ پلیز مجھ پر یقین کرو بے
ہاکاڈو جا کر میرے ہوٹل سے میرے بارے میں معلومات کر
میرے تمام کاغذات وہاں موجود ہیں"...... جولیا نے خوفزدہ سے
میں کہا۔

" اوکے۔ ابھی تمہارے جھوٹ سچ کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ ادھر
طرف کھڑی ہو جاؤ"...... میجر نتاشو نے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہو
تیزی سے اپنے ساتھیوں کو پھلانگتی ہوئی ان کی طرف بڑھنے لگی۔

" پلیز میری بات سنو۔ میں سچ کہہ رہی ہوں"...... جولیا نے

ی طرح میجر نتاشو اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے
وہ ان کی منت سماجت کرنے ان کے پاس آرہی ہو۔

ہیں رک جاؤ۔ خبردار۔ ورنہ"...... میجر نتاشو نے چیخ کر کہا تو
ی طرح ٹھٹھک کر رک گئی جیسے کسی نے اسے کوڑا مار دیا

اب یہاں سے ایک قدم بھی اٹھایا تو گولی مار دوں گا"...... میجر
نے چیختے ہوئے کہا اور جولیا نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ
مالی بے بس ہو چکی ہو۔

راکوش۔ اب اس ہنری کو ہوش میں لے آؤ۔ اب یہ بتائے گا
لی کون ہے اور یہ لوگ یہاں کیسے آئے ہیں"...... میجر نتاشو
کہا۔

۔ یہ ساری پوچھ گچھ بعد میں کر لیں گے کیوں ناں پہلے ان
ٹھیوں کو گولی سے اڑا دیں"...... راکوش نے جیب سے نیلے
ں بوتل نکالتے ہوئے کہا اور اس بوتل کو دیکھتے ہی جولیا کے
یکلخت مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ اب تک اسی چکر
می کہ انہوں نے اسے کس طرح ہوش دلایا ہے۔

میں کہہ رہا ہوں وہی کرو راکوش۔ میں اپنے احکامات بار بار
نے کا عادی نہیں ہوں"...... میجر نتاشو نے انتہائی غصیلے لہجے
ہا۔

لیں سر"...... راکوش نے کہا اور تیزی سے ایک طرف بڑھے

ہوئے ہنری کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا کی انگلیاں اس دوران تیزی
اس بٹن پر رینگ رہی تھیں جس کی مدد سے وہ اپنی ہتھکڑی
سکتی تھی۔ وہ جان بوجھ کر میجر نتاشو اور اس کے ساتھیوں کے
آکھڑی ہوئی تھی کہ کسی بھی لمحے ان میں سے کسی کی مشین
جھپٹ سکے۔ میجر نتاشو کے ساتھی مشین گنیں ہاتھوں میں
بڑے ڈھیلے انداز میں مطمئن سے کھڑے تھے اس لئے جولیا کو
تھا کہ وہ ان سے مشین گن حاصل کر لے گی۔ اس نے آہستہ
بٹن دبایا تو ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ
ہتھکڑی کھل گئی۔ جولیا نے ہتھکڑی کے کلپ دونوں کلائیوں
ہٹائے اور ہتھکڑی کو نیچے گرنے سے بچانے کے لئے اس نے
ہاتھ میں پکڑ لیا جبکہ راکوش اس دوران نیلے رنگ کی شیشی ہنری
ناک سے لگائے ہوئے تھا۔ میجر نتاشو اور اس کے ساتھیوں کی
توجہ اس طرف ہی تھی۔ ویسے بھی انہیں معلوم تھا کہ جولیا
دونوں ہاتھ اس کے عقب میں ہتھکڑی میں جکڑے ہوئے ہیں
عورت اور غیر مسلح ہے اس لئے وہ اس کی طرف سے مطمئن تھے
راکوش نے بوتل ہنری کی ناک سے علیحدہ کر کے اس کا ڈھکن
دیا۔

"ارے یہ کیا"...... جولیا نے چیختے ہوئے میجر نتاشو اور اس
ساتھیوں کے عقب میں دیکھتے ہوئے کہا تو اس کے اس
اچانک چیخنے سے میجر نتاشو اور اس کے ساتھی لاشعوری طور پر

...لہ جولیا نے یکلخت چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے ایک مشین
...صرف اس کے ہاتھ میں آچکی تھی بلکہ وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی
...م پیچھے ہٹتی چلی گئی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ لوگ سنبھلتے جولیا
...ا کھول دیا اور اس کے ساتھ ہی میجر نتاشو اور اس کے ساتھی
...ے نیچے گرے۔ جولیا نے بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے
...مائی اور دوسرے لمحے راکوش جو یہ صورت حال دیکھ کر تیزی
...اپنے کاندھے سے مشین گن اتار رہا تھا سینے میں گولی کھا کر چیختا
...گر گیا۔ جولیا نے میجر نتاشو کے ساتھیوں پر فائر اس طرح کیا
...وہ نیچے گر کر پھر نہ اٹھ سکے جبکہ اس نے میجر نتاشو کے جان
...کو لہے پر فائر کیا تھا کیونکہ وہ اس میجر نتاشو کو بہرحال زندہ
...چاہتی تھی۔ میجر نتاشو نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھا اور اس کے
...ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا ہی تھا لیکن جولیا نے چھلانگ
اور دوسرے لمحے اٹھتے ہوئے میجر نتاشو کی کنپٹی پر اس کی جوتی
...ک پوری قوت سے پڑی تو میجر نتاشو ایک بار پھر چیخ مار کر گرا
...تھا کہ جولیا نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو نال سے پکڑا اور
...ے لمحے اس نے اس کا دستہ نتاشو کی کھوپڑی پر جما دیا اور پھر
...اس نے میجر نتاشو کے جسم کو جھٹکا کھا کر ساکت ہوتے دیکھا تو
...تیزی سے ہنری کی طرف بڑھی اور اس کے ساتھ ہی وہ چونک پڑی
...ہنری نہ صرف اٹھ کر بیٹھ چکا تھا بلکہ اس طرح آنکھیں پھاڑ
...دیکھ رہا تھا جیسے اس کی بینائی چلی گئی ہو اور جولیا بجلی کی ی

تیزی سے اس کی طرف دوڑی اور پھر اس سے پہلے کہ ہنری کچھ
جولیا نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا دستہ پوری قوت سے
کی کھوپڑی پر جما دیا اور ہنری چیخ مار کر نیچے گرا ہی تھا کہ جولیا
دوسرا وار کر دیا اور ہنری کا جسم بھی جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا تو
تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی
پوری طرح مطمئن ہونے کے لئے پہلے اس ہیلی کاپٹر کو چیک کر
چاہتی تھی۔ ہیلی کاپٹر کے قریب کوئی آدمی نہ تھا۔ جولیا ہیلی
چڑھی اور پھر اس نے اندر کا جائزہ لیا اور پھر نیچے اتر کر وہ دوڑتی
واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گئی۔ راکوش کی جیب سے اسے
نیلے رنگ کی بوتل مل گئی۔ اس نے بوتل کا ڈھکن کھولا اور پھر
عمران کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی ا
ساتھ پڑے ہوئے صفدر کی ناک سے لگا دی۔ اس طرح اس
باری باری تنویر، کیپٹن شکیل اور ٹائیگر کی ناک سے بوتل لگائی
پھر اسے بند کر کے وہ اطمینان سے کھڑی ہو گئی۔ چند لمحوں بعد عمرا
کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو جولیا
بے اختیار اطمینان کا سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران ۔
کھول دیں۔

"عمران ۔ عمران اٹھو"...... جولیا نے اس کے قریب جا کر کہا
عمران ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

"اوہ ۔ کیا مطلب ۔ یہ کون لوگ ہیں۔ تمہیں کیسے ہوش آ گیا

عمران نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے
میں انتہائی حیرت تھی اور جولیا نے جلدی جلدی اسے اپنے ہوش میں
آنے سے لے کر اب تک کے سارے واقعات بتا دیئے۔

"اوہ ۔ ویری گڈ جولیا۔ تمہاری ذہانت اور کارکردگی نے اس بار
واقعی ہم سب کو موت کے منہ سے بچا لیا ہے۔ گڈ شو"...... عمران
نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا تو جولیا کا چہرہ مسرت سے کھل
اٹھا۔

"میجر نتاشو کو میں نے بے ہوش کر دیا ہے اور اس کے کولہے
ون بہہ رہا ہے اس لئے اگر تم اسے زندہ رکھنا چاہتے ہو تو پھر
مرہم پٹی کر دو"...... جولیا نے میجر نتاشو کی طرف اشارہ کرتے
ہا تو اسی لمحے صفدر اور پھر باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے
ش میں آتے چلے گئے۔

"میں پہلے اس ہیلی کاپٹر کو چیک کرنا چاہتا ہوں۔ شاید اس میں
ایسی چیز ہو جو ہمارے مشن کی رکاوٹ دور کر سکے۔ تم صفدر اور
شکیل سے کہہ دو کہ وہ اسے ٹریٹ کر لیں"...... عمران نے کہا
وہ تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ ہیلی کاپٹر پر وہ سوار ہوا
کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس
لیا کیونکہ اس نے ہیلی کاپٹر کی ونڈ سکرین کی سائیڈ پر لگا ہوا ریز
یکٹر لیا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ اس ریز ڈیکٹو کی مدد سے میجر نتاشو نے
یہاں ٹریس کر لیا تھا۔ ہیلی کاپٹر کی عقبی طرف سیاہ رنگ کا

ایک بڑا سا تھیلا پڑا ہوا تھا۔ عمران سیٹوں کو پھلانگتا ہوا اس
طرف بڑھ گیا۔ اس نے تھیلا اٹھا کر اس کی زپ کھولی اور پھر
جھانک کر دیکھنے لگا۔ چند لمحوں تک نظروں ہی نظروں میں جائزہ
کر اس نے تھیلا اٹھایا اور پھر ہیلی کاپٹر سے نیچے تھیلے سمیت اتر
اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے
دوران میجر نتاشو کے زخم کی مرہم پٹی کر دی تھی لیکن وہ بدستور
ہوش پڑا ہوا تھا۔

"وہ ہتھکڑی کہاں ہے جولیا"...... عمران نے جولیا سے مخاطب
کر کہا۔

"ادھر پھینکی تھی میں نے"...... جولیا نے ایک طرف
کرتے ہوئے کہا۔

"وہ ڈھونڈ کر لے آؤ اور صفدر تم اس میجر نتاشو کی جیبوں
مکمل تلاشی لو اور ساتھ ساتھ اس کے ساتھیوں کی جیبوں کی
بھی۔ یہ تھیلا خاصا بڑا ہے لیکن اس میں سامان بے حد کم ہے اس
یقیناً انہوں نے ہیلی کاپٹر سے اترنے سے پہلے ہتھیار وغیرہ جیبوں
ڈال لئے ہوں گے"...... عمران نے کہا تو سب ساتھی اس کی
کی تعمیل میں لگ گئے۔ چند لمحوں بعد جولیا واپس آئی تو اس کے
میں سنگل کلپ ہتھکڑی موجود تھی۔

"یہ ہتھکڑی میجر نتاشو کے ہاتھوں میں ڈال کر اس کا پن آف
تاکہ وہ اسے آسانی سے نہ کھول سکے"...... عمران نے جولیا سے

ہلاتی ہوئی میجر نتاشو کی طرف بڑھ گئی۔

...ں کی جیب میں ایک مشین پسٹل اور یہ خصوصی ساخت کا
... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

...ان صاحب۔ ان سب کی جیبیں تو انتہائی خوفناک ہتھیاروں
...وئی ہیں"...... اسی لمحے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

...نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ یہ لوگ انتہائی تربیت
...۔ اگر انہیں معمولی سا شک بھی پڑ جاتا تو جولیا کی زندگی
...ر پر خطرے میں پڑ جاتی اور ہم تو بہرحال تھے ہی بے
عمران نے کہا تو جولیا کوئی جواب دینے کی بجائے صرف
...دی۔ البتہ اس نے میجر نتاشو کے دونوں ہاتھ عقب میں کر
...ں کلائیوں میں ہتھکڑی ڈال دی اور پھر بٹن کو آف کر دیا۔

...صفدر۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر نے
عمران کو دیا اور پھر آگے بڑھ کر وہ زمین پر بے ہوش پڑے
... نتاشو پر جھک گیا۔ اس نے اس کی ناک اور منہ دونوں
... کر بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب میجر نتاشو کے جسم
... کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے
[illegible] گیا۔

... درخت کے تنے سے پشت لگا کر بٹھا دو۔ یہ کھڑا
...... عمران نے کہا تو صفدر نے اسے گھسیٹ کر
... درخت کے تنے کے ساتھ بٹھا دیا البتہ اس وقت تک

اس کے قریب سے نہیں ہٹا جب تک میجر نتاشو کراہتا ہوا ہو
نہیں آ گیا اور اس نے اپنے آپ کو سنبھال نہیں لیا۔
ہوش میں آتے ہی میجر نتاشو نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش
ظاہر ہے کولہے پر موجود زخم کی وجہ سے وہ اٹھ نہ سکا۔ اب وہ
بھینچے سامنے کھڑے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھ
کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے
"کاش۔ میں تم سب کو بے ہوشی کے دوران ہی گولیوں
دیتا اور یہ لڑکی۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ
گی۔ کاش"...... میجر نتاشو نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔
"میجر نتاشو۔ اس لفظ کاش نے یقیناً بے شمار بار تمہاری
بچائی ہو گی اور ہماری زندگی میں تو ایسے کھیل اکثر ہوتے رہ
اس لئے کسی کاش کے اظہار کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے یہ
معلوم ہو گیا ہے کہ تم نے ریز ڈیکٹو سے ہمیں ٹریس کیا ہے
تم یہ بتاؤ گے کہ تم کیڈو جانے کی بجائے ادھر واگ کیوں
تھے"...... عمران نے انتہائی نرم لہجے میں کہا۔
"مجھے معلوم تھا کہ تمہارا مشن واگ میں ہے اس لئے
سوچا کہ کیڈو جانے سے پہلے میں واگ کو بھی چیک کر لوں
خیال درست ثابت ہوا"...... میجر نتاشو نے جواب دیتے ہو۔
"کرنل جوشن نے خود آنے کی بجائے تمہیں کیوں بھیجا
اسے ہنزی پر یقین نہ تھا"...... عمران نے کہا۔

"کرنل جوشن کو تو مکمل یقین تھا کہ ہنزی نے تم لوگوں کو بے
اور بے حس و حرکت کر رکھا ہے لیکن میں تمہارے بارے
بہت کچھ جانتا ہوں اس لئے جب کرنل جوشن نے مجھ سے اس
میں بات کی تو میں نے اسے بتایا کہ صورت حال ان کی توقع
ت بھی سکتی ہے اس لئے پہلے میں چیکنگ کر لوں پھر وہ آئیں
یرا خیال درست ثابت ہوا۔ بہرحال اب کرنل جوشن یہاں
آئیں گے"...... میجر نتاشو نے کہا۔
"تم نے اسے یہاں سے اطلاع دینی تھی کہ سب اوکے ہو گیا ہے
اس نے آنا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
"ہاں"...... میجر نتاشو نے جواب دیا۔
"کس فریکونسی پر اطلاع دینی تھی"...... عمران نے پوچھا۔
"مجھے نہیں معلوم اور اب میں تمہارے کسی سوال کا جواب
گا"...... میجر نتاشو نے کہا۔
"ارے کیا ہوا۔ کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے"۔ عمران
تے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی
عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز

"اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے کہا تو صفدر جو اس کے
دو تھا تیزی سے اس پر جھپٹ پڑا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کا

"ہیلو ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن
ہی کرنل جوشن کی مخصوص چیخ نما آواز سنائی دی۔
"یس سر۔ میجر نتاشو بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران
نتاشو کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"تم کہاں ہو۔ کیا پوزیشن ہے۔ تم نے اب تک کال کیوں
کی۔ اوور"...... کرنل جوشن کی آواز سنائی دی۔
"سر میں اس وقت واگ جزیرے پر ہوں۔ عمران
ساتھی ہنری سمیت یہاں موجود تھے۔ میں نے ریز ڈیکٹو کی
انہیں ٹریس کر لیا اور پھر میں نے واگ جزیرے پر بے ہوش
والی گیس فائر کر دی۔ اس طرح یہ سب بے ہوش ہو گئے۔
ساتھیوں سمیت یہاں اترا اور اب میں آپ کو کال کرنے ہی
کہ آپ کی کال آ گئی۔ اوور"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں
"کیا مطلب۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی تو کیڈو میں
اور بے حس و حرکت کر دیئے گئے تھے پھر واگ کیسے یہ پہنچ
کہہ رہے ہو کہ ہنری بھی ساتھ ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا
ہے میری بات کراؤ۔ اوور"...... کرنل جوشن نے ا
بھرے لیکن چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔
"ہنری بے ہوش پڑا ہوا ہے جناب۔ اوور"...... عمران
"تو اسے ہوش میں لئے آؤ اور میری اس سے بات کر
کرنل جوشن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"او کے سر۔ میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں۔ اوور"...... عمران
ا اور پھر تقریباً پانچ منٹ تک وہ خاموش رہا پھر اس نے ٹرانسمیٹر
کر دیا۔
"ہیلو سر۔ ہنری ہوش میں آ گیا ہے اس سے بات کر لیں۔
عمران نے میجر نتاشو کے لہجے میں کہا۔
"ہنری تم کہاں موجود ہو اس وقت"...... دوسری طرف سے
جوشن نے پوچھا۔
"واگ جزیرے پر ہوں جناب۔ اوور"...... عمران نے اس بار
کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اور بولنے
ایسا تھا جیسے وہ ابھی ابھی ہوش میں آیا ہو اس لئے بوکھلائے
انداز میں بات کر رہا تھا۔
"کیا مطلب۔ یہ تم واگ کیسے پہنچ گئے۔ تم نے کہا تھا کہ عمران
اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہیں اور بے حس و حرکت ہیں پھر
سب کیا ہے۔ بولو۔ جواب دو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے
غصیلے لہجے میں کہا۔
"واقعی بے ہوش اور بے حس و حرکت پڑے تھے سر۔ پھر
مشین روم میں گھس آئے اور پھر انہوں نے مجھے بے ہوش
اور اب مجھے ہوش آیا ہے تو یہ لوگ یہاں بے ہوش پڑے
ہیں اور میجر نتاشو اور اس کے ساتھی یہاں موجود ہیں۔ اوور"۔
نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری بات غلط تھی۔ تمہاری بات پر یقین کر کے وہاں آجاتا تو۔ نانسنس۔ اوور" جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ بس اچانک ہی یہ سب حالانکہ حفاظتی سرکل بھی آن تھا۔ اوور"...... عمران نے لہجے میں کہا لیکن اس کا لہجہ رو دینے والوں جیسا تھا۔

"میجر نتاشو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے یکلخت چیختے ہو میں کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... عمران نے فوراً ہی لہجہ بدل کر کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اور تمہارے ساتھی ہاکاڈو میں کس ہوٹل میں ٹھہ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا تو عمران بے اختیار چونک

"یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں سر۔ اوور"...... عمران نے حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"بتاؤ جلدی۔ اوور"...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا

"ہوٹل لاسکا میں جناب۔ اوور"...... عمران نے ہاکاڈو سب سے بڑے ہوٹل کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اصل میجر نتاشو یقیناً اس کی آواز میں عمران بول رہے ہو اور اس کا مطلب تمہیں ختم کرنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ اوور"......

ل چیختے ہوئے کہا۔

"ے پاس ٹرانسمیٹر موجود ہے کرنل جوشن اور مجھے ڈیفنس ی فریکونسی بھی معلوم ہے۔ سمجھے۔ اوور"...... عمران نے پنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"منی آئے کرتے رہو۔ اب بہرحال تمہاری موت یقینی ہو اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کرنل جوشن نے چیختے ہیں کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر دیا۔ اس کے ساتھ ہی صفدر نے میجر نتاشو کے منہ سے ہاتھ نتاشو نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"ناقابل یقین صلاحیتوں کے مالک ہو۔ اگر میں خود تمہیں لہجہ بدل بدل کر بات کرتے نہ دیکھ اور سن رہا ہوتا تو مجھے یقین نہ آتا"...... میجر نتاشو نے کہا۔

"ل جوشن ہاکاڈو میں موجود ہے"...... عمران نے اس کی بات اب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"وہ وہاں ہوٹل رین بو میں موجود ہے۔ میں اور میرے ہیں ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہ وہاں ڈولفن کے سپر چیف تظار میں رک گیا تھا کیونکہ ایلفرڈ نے بھی کرنل جوشن اپنا تھا"...... میجر نتاشو نے کہا۔

"وہ کیوں کیڈو آرہا ہے"...... عمران نے چونک کر لہجے میں کہا۔

"وہ تمہاری لاشیں لے جا کر اسرائیل پہنچانا چاہتا
اسرائیل کو اطلاع مل گئی ہے کہ تم ان کے پلان کے پیچھے
ہو اس لئے انہوں نے پلان ہی منسوخ کر دیا ہے اور
ڈولفن کا رعب ڈالنا چاہتا تھا"...... میجر نتاشو نے کہا تو
بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"عمران۔ کرنل جوشن نے پھر دھمکی دی ہے ہمیں
خیال رکھنا چاہئے"...... اچانک ساتھ کھڑی جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ
کاپٹر پر ہاکاڈو چلے جائیں"...... عمران نے کہا۔

"ان لوگوں کا کیا کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"پڑے رہیں یہاں۔ کرنل جوشن آکر خود ہی انہیں
دے گا"...... عمران نے مڑتے ہوئے کہا لیکن ابھی اس
قدم اٹھائے ہوں گے کہ عقب میں فائرنگ اور میجر نتاشو
دی تو وہ تیزی سے مڑا تو اس نے دیکھا کہ جولیا نے میجر
اور سائمن تینوں پر فائر کھول دیا تھا۔

"اب تنویر کی طرح تم نے بھی بے بس اور بے ہوش
کرنا شروع کر دیا ہے"...... عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اس میجر نتاشو نے مجھ پر بری نظریں ڈالی تھیں اس
موت تو یقینی تھی اور سائمن اور ہنری کو چھوڑنا اپنے
کلہاڑی مارنا تھی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا

ایک طویل سانس لیا اور مڑ کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

ان صاحب۔ ہاکاڈو جا کر کیا ہم واپس پاکیشیا چلے جائیں
صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

ظاہر ہے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔ میں نے تو اپنی طرف سے بے
ش کی کہ کسی طرح مشن مکمل کر کے ہی واپس جاؤں لیکن
ہماری قسمت میں اس مشن کی تکمیل لکھی ہی نہیں گئی"۔
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

افریہ مار کو تھم ریز ہیں کیا بلا۔ جو کسی صورت بھی ختم نہیں ہو
جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

ف ایک صورت میں ختم ہو سکتی ہیں لیکن مجھے تمہارے
ش چیف سے ڈر لگتا ہے اس لئے مجبوراً خاموشی اختیار کر رکھی
عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

کیا مطلب۔ کون سی صورت"...... جولیا نے حیران ہو کر

اس خاتون کا خون اگر اس کے مرکز پر ڈالا جائے تو ان کا
ٹوٹ سکتا ہے کیونکہ جس سائنس دان مار کو تھم نے انہیں
کیا تھا وہ عورتوں کا شدید دلدادہ تھا"...... عمران نے جواب

تو پھر کیا ہوا۔ میں اپنی کلائی پر زخم ڈال کر اس پر خون ڈال دیتی
اس میں کیا مجبوری ہے"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں

کہا۔
"کلائی کا نہیں۔ گردن کا خون اور وہ بھی آخری قطرے تک"
عمران نے جواب دیا۔
"پھر کیا ہوا۔ پاکیشیا کے مشن کے لئے میں اس پر بھی
ہوں"۔ جولیا نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا۔
"اور پاکیشیائی کے مشن کا کیا ہو گا"...... عمران نے منہ
ہوئے کہا۔
"کیا۔ کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر کہا۔
"مطلب یہ کہ پاکیشیا کا مشن تو مکمل ہو جائے گا لیکن بے
پاکیشیائی۔ وہ کیا کرے گا۔ کیوں تنویر۔ میں درست کہہ رہا
ناں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ تو تم مذاق کر رہے تھے نانسنس۔ میں سمجھی کہ تم
کہہ رہے ہو"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"مس جولیا۔ آپ کو خود سوچنا چاہئے تھا کہ خون چاہے
ہو یا عورت کا بہرحال خون ہوتا ہے اس میں کیا فرق ہو سکتا
صفدر نے کہا۔
"ارے ارے۔ اس غلط فہمی میں نہ رہنا۔ خون کا بڑا اثر پڑ
ایک بار ایک فوجی محاذ جنگ پر زخمی ہو گیا تو اس کی جان بچا
لئے اسے مجبوراً تیسری صنف کا خون لگانا پڑ گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ
تندرست ہو کر جب دوبارہ محاذ جنگ پر گیا تو وہ اچانک

چھوڑ کر تالیاں بجا کر ناچنا شروع کر دیتا"...... عمران نے
دیا اور سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔
"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ہاکاڈو جانے کی بجائے
طرف نکل جانا چاہئے کیونکہ یقیناً ہاکاڈو میں ریڈ آرمی کا کوئی
نہ موجود ہو گا اور کرنل جوشن نے جس انداز میں دھمکی دی
ے لگتا ہے کہ وہ فوری طور پر کچھ نہ کچھ کرنے کی صلاحیت
...... اچانک کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"میں ہاکاڈو اس کرنل جوشن کے لئے نہیں بلکہ ڈولفن کے سپر
ایلفرڈ کے لئے جا رہا ہوں۔ اگر وہ ہمارے ہاتھ آ جائے تو پھر ہم
واگ کو تباہ کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ڈولفن کی
تنظیم کا بھی خاتمہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ اگر واگ کو تباہ بھی کر
جائے تو پھر اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ ڈولفن آئندہ کبھی اس
کام نہیں کرے گی"...... عمران نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے
جواب دیتے ہوئے کہا تو نہ صرف کیپٹن شکیل بلکہ سب ساتھی
اختیار چونک پڑے۔ وہ چونکہ اب ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ گئے
لئے عمران کے اشارے پر وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے
خود پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور پھر چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا
بلند ہوتا چلا گیا۔ مطلوبہ بلندی پر پہنچ کر عمران نے اس کا رخ
طرف موڑا اور ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے ہاکاڈو کی طرف
چلا گیا۔ وہ سب اطمینان بھرے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے کہ

اچانک ہیلی کاپٹر کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور دوسرے لمحے ہیلی
نہ صرف بلندی کم ہوتی چلی گئی بلکہ اس کی رفتار بھی کم ہو گئی
"کیا ہوا ہے"...... سب نے اس خوفناک جھٹکے سے
ہوئے پوچھا۔
"جلدی کرو۔ نیچے کود جاؤ۔ ہیلی کاپٹر ریڈیو کنٹرول کر لیا
اور ابھی یہ پھٹ جائے گا۔ کود جاؤ"...... عمران نے چیختے ہوئے
اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے کھڑکی
چھلانگ لگا دی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں نے بھی
تیز رفتاری سے نیچے چھلانگیں لگا دیں جبکہ کم رفتار پر اڑتا ہوا
آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ سب چونکہ بغیر کسی پیراشوٹ کے نیچے
تھے اس لئے وہ سب انتہائی تیز رفتاری سے سمندر کی سطح پر گر
جا رہے تھے البتہ ان سب نے اپنے جسموں کو اس اند
ایڈجسٹ کر لیا تھا کہ پانی کی سطح پر گرنے سے ان کے جسم
کوئی نقصان نہ پہنچے اور پھر ابھی وہ سب سمندر کی سطح کے
ہی تھے کہ ان سے کچھ فاصلے پر انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا
سب اس دھماکے کے باوجود اس طرف دیکھنے کے قابل نہ تھے
اسی لمحے وہ سب پانی پر گرے اور پھر بلندی سے گرنے کی
پانی کی تہہ میں اترتے چلے گئے۔ عمران کا جسم خاصی تیز رفتار
گہرائی میں اترتا چلا جا رہا تھا لیکن چونکہ یہ کھلا سمندر تھا اور
پانی میں کافی کثافت ہوتی ہے اس لئے اس کا جسم زیادہ گہرائی

ہ ایک جگہ رک کر پھر تیزی سے اوپر سطح کی طرف بلند ہوتا
مران نے سانس روک رکھا تھا۔ چند لمحوں بعد جب اس کا
۔ باہر آیا تو اس نے اپنے آپ کو سنبھال کر تیرنا شروع کر
ب اس کی نظریں ادھر ادھر کی جائزہ لے رہی تھیں۔ وہاں سے
کہ مندر پر آگ کے شعلے پھیلے ہوئے تھے اور عمران سمجھ گیا کہ
کاپٹر کے جلتے ہوئے پرزے ہیں۔ ظاہر ہے دھماکہ ہیلی کاپٹر
ہی تھا اور اگر وہ چند لمحے پہلے ہیلی کاپٹر سے نہ کود گئے
تو اس وقت ان کی لاشیں بھی ان پرزوں کے ساتھ سمندر کی
کی صورت میں تیر رہی ہوتیں۔ اسی لمحے ایک ایک کر
ان کے ساتھیوں کے سر سطح سمندر سے بلند ہونے شروع ہو
مران کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے
گے۔

ران صاحب۔ اب ہم نے کیا کرنا ہے یہاں سے ہاکاڈو بھی
اور واگ بھی"...... صفدر نے کہا۔
۔ ہم تیر کر کہیں بھی نہیں پہنچ سکتے اس لئے یہی ہو سکتا ہے
کاپٹر کے ڈھانچے کو چیک کیا جائے شاید کوئی ایسی چیز مل
ہ سہارا بنا کر آگے بڑھا جا سکے"...... عمران نے کہا اور ان
نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس طرف کو تیرنا شروع کر دیا
ابھی تک سمندر کی سطح پر آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے۔ ظاہر
ہیلی کاپٹر کے فیول ٹینک میں بھرا ہوا پٹرول تھا جو اب سطح

سمندر پر جل رہا تھا لیکن اس آگ کے قریب جا کر انہیں ایک
معلوم ہو گیا کہ ہیلی کاپٹر ہزاروں لاکھوں چھوٹے چھوٹے پرزو
تقسیم ہو کر گرا ہے اس لئے انہیں کوئی ایسی چیز نہ مل سکتی
کی مدد سے اتنے سارے افراد سہارا لے سکیں۔
"اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے کہ جدھر لہریں
ہیں ادھر کو تیرتے چلے جائیں۔ اپنی قوت کم سے کم خرچ
زیادہ سے زیادہ فاصلہ طے کیا جاسکے۔ شاید کسی ٹاپو پر پہنچ
کوئی جہاز مل جائے"...... عمران نے کہا اور سب نے
ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ جو حالات انہیں نظر آرہے تھے وہ ا
تھے۔ نقشے کے مطابق یہاں قریب کوئی ٹاپو یا جزیرہ موجود
انہیں بہرحال معلوم تھا کہ سمندر میں وہ بہت زیادہ فاصلہ تیر
صورت بھی طے نہیں کر سکتے اور اس کے علاوہ شارک
کوئی علاقہ بھی ان کی گزرگاہ بن سکتا ہے۔ یہ سارے خدشا
ان سب کو معلوم تھے اس لئے انہوں نے اس بارے میں کو
نہ کیا تھا کیونکہ ظاہر ہے عمران سمیت ان میں سے کسی کے
اس کا کوئی جواب نہ تھا۔
"مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر قدرت
زندگیاں مقصود ہیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارا کچھ نہیں
اور اگر ہماری موت مقدر ہو چکی ہے تو پھر ہمیں کوئی بچا
اور جس طرح ہیلی کاپٹر پھٹنے سے پہلے ہم صحیح سلامت نکل

اب ہوئے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور ہماری
ے گا اور ویسے بھی ہم اس وقت ایک اعلیٰ مقصد کے لئے
ہد کر رہے ہیں"...... عمران نے اپنے ساتھیوں کے چہروں پر
التے ہوئے کہا تو سب کے ستے ہوئے چہرے یکلخت کھل اٹھے۔
مران صاحب۔ ہم مایوس نہیں ہیں لیکن حالات واقعی ایسے ہو
ہیں کہ بظاہر کوئی امداد ملتی نظر نہیں آرہی"...... صفدر نے کہا۔
ایسی کوئی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پاس مدد کے ایسے ہزاروں
ہوں راستے ہیں جن کے بارے میں ہم سوچ بھی نہیں سکتے"۔
ان نے جواب دیا اور سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے وہ
ان کی بات سے پوری طرح متفق ہوں۔
باس۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا تھا کہ ہیلی کاپٹر پھٹنے والا ہے"۔
ہوں کی خاموشی کے بعد ٹائیگر نے پوچھا اور سب چونک کر اس
طرف اپنے ساتھ تیرتے ہوئے عمران کو دیکھنے لگے جیسے ٹائیگر کے
اس سوال کا جواب وہ سب سننا چاہتے ہوں۔
میں نے زائچہ بنایا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب
سب بے اختیار ہنس پڑے۔
ائی ایم سوری باس۔ واقعی مجھے پہلے خود اندازہ لگانا چاہئے
ٹائیگر نے فوراً ہی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔
ب تک معذرت کرتے رہو گے۔ بزرگ تو کہتے ہیں کہ شاگرد
ے آگے نکل جاتا ہے اور تم ابھی تک سوری اور معذرت کی

پڑی پر دوڑتے پھر رہے ہو"...... عمران نے اس بار قدرے تلخ
میں کہا۔
"ہم سب کو بھی یہ بات نہیں معلوم ہو سکی تو اس میں
کیا قصور ہے"...... جولیا نے ٹائیگر کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا۔
"تم تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو اس لئے تمہا
ہے۔ تم چاہے سوچو یا نہیں لیکن ٹائیگر کو تو سوچنا چاہئے"۔
نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"پائلٹ سیٹ پر تم موجود تھے اس لئے تمہیں جو کچھ معلو
سکتا ہے وہ دوسروں کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے"...... جولیا اپنی
پر اڑ گئی تھی۔
"باس۔ میرا خیال ہے کہ ریڈیو کنٹرول کے ذریعے ہیلی کا
انجن جام کیا گیا تھا جس کی وجہ سے زور دار جھٹکا لگا اور ہیلی کاپ
رفتار کم ہو گئی اور یقینی بات ہے کہ جھٹکا لگنے کے بعد رگڑ کی وجہ
پٹرول لائن میں آگ لگ جاتی تھی اور اگر پہلے جھٹکے سے نہ لگت
دوسرے جھٹکے سے لازماً لگ جاتی اس طرح ہیلی کاپٹر نے یقینی طو
پھٹ جانا تھا"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا
"یہی بات تھی لیکن تم نے اگر اتنی دیر سوچنے میں لگا دی تو
جب تک تم سوچو گے منکر نکیر اپنے کاموں سے بھی فارغ ہو
ہوں گے۔ تمہیں اپنی سوچ کو تیز کرنا ہو گا"...... عمران
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

لیکن عمران صاحب۔ انجن جام ہونے سے پٹرول لائن کو آگ
لیا تعلق"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
مت بھولو کہ یہ گن شپ ہیلی کاپٹر تھا۔ عام ہیلی کاپٹر نہ تھا
گن شپ ہیلی کاپٹر میں یہی ایک خامی ہوتی ہے"...... عمران نے
کیپٹن شکیل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
تھی عمران صاحب۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخصوص ذہن عطا
کیپٹن شکیل نے کہا۔
سے زیادہ ذہانت اس نے تنویر کو عطا کی ہے لیکن تنویر اس
لو صرف ناک کی سیدھ میں دیکھنے میں استعمال کر دیتا
عمران نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔
اوہ۔ اوہ۔ وہ۔ وہ کیا ہے۔ وہ دھبہ۔ وہ کیا ہے"...... اچانک
نے چیختے ہوئے کہا۔ وہ ہاتھ سے دائیں طرف اشارہ کر رہی تھی
سب کی گردنیں ادھر مڑ گئیں۔ واقعی سمندر کی سطح پر دور ایک
نظر آ رہا تھا جیسے میدان میں کوئی گیند پڑی ہوئی ہو۔
"شاید کوئی ٹاپو ہے"...... عمران نے کہا اور پھر لاشعوری طور پر
رخ اس دھبے کی طرف ہو گئے لیکن چونکہ لہروں کا رخ اس
تھا اس لئے اب انہیں باقاعدہ قوت سے تیرنا پڑ رہا تھا لیکن
لو دیکھ کر ان کے جسموں میں فی الحقیقت ایک انجانی سی
لی تھی۔ انہیں یقین آ گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد کی
آہستہ آہستہ یہ دھبہ بڑا ہوتا چلا گیا اور اب اس بات میں

کوئی شک نہ رہا تھا کہ یہ کوئی ٹاپو ہے جس پر گھنے درخت
ہیں۔ وہ مسلسل تیرتے رہے اور پھر یہ ٹاپو قریب سے قریب
چلا گیا لیکن ابھی وہ اس ٹاپو کے قریب نہ پہنچے تھے کہ اچانک
سے نیلے رنگ کا شعلہ سا چمکا اور دوسرے لمحے جس طرح
بادلوں میں بجلی کی رو دوڑتی ہے اس طرح سمندر میں نیلے رنگ
سی دوڑی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی
ہر ان سے ٹکرا بھی چکی تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران
محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں یکلخت ہزاروں لاکھوں کی تعد
سوراخ ہو گئے ہوں۔ اس احساس کے ساتھ ہی اس کے
لاشعوری طور پر خود بخود یہ احساس ابھرا کہ وہ اور اس کے
ہو گئے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن موت کی گہری
جیسے ڈوبتا چلا گیا۔

رنل جوشن ہوٹل کے کمرے میں بیٹھا ایلفرڈ کا انتظار کر رہا تھ
ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل جوشن نے ہاتھ
ڈھا کر رسیور اٹھا لیا۔
یس "...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔
ہر کاؤنٹر سے بول رہا ہوں۔ آپ کے مہمان ایکریمیا سے تشریف
ہیں مسٹر ایلفرڈ"...... دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ آواز
نائی دی۔
اوہ۔ انہیں کمرے تک پہنچاؤ۔ میں ان کا شدت سے انتظار کر رہا
...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی
سیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو
ل جوشن نے اٹھ کر خود دروازہ کھولا۔ دروازے پر ایلفرڈ گہرے
رنگ کا سوٹ پہنے موجود تھا جس کے ساتھ ایک سپروائزر تھا۔

"آؤ۔ آؤ۔ ایلفرڈ۔ میں تو کافی دیر سے تمہارا منتظر تھا۔ آؤ"۔ کرنل جوشن نے مسکرا کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ راستے میں فیول لینے کی وجہ سے کچھ دیر رکنا پڑا تھا شاید میں ایک گھنٹہ پہلے ہی پہنچ جاتا"...... ایلفرڈ نے جواب دیا پھر باقاعدہ مصافحہ کر کے وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ کرنل جوشن رسیور اٹھا کر روم سروس والوں کو شراب بھجوانے کا آرڈر دے دیا پھر ایلفرڈ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"ہنری کی طرف سے کوئی تازہ معلومات ملی ہیں"۔ ایلفرڈ مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے ایکشن گروپ کے چیف میجر نتاشو کو چار آدمیوں سمیت وہاں صبح سویرے بھجوا دیا تھا تاکہ وہ وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کریں اور پھر نیچے اتر کر حالات کا جائزہ لیں اور اس کے بعد وہ مجھے ٹرانسمیٹر پر کال کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کی صورت حال بتائیں۔ پھر ہم یہاں سے روانہ ہوں گے" جوشن نے کہا تو ایلفرڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ وہاں حالات وہ نہیں بتائے جا رہے ہیں"...... ایلفرڈ نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ سب کچھ حفظ ماتقدم طور پر کیا گیا ہے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی دنیا کے سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ مانے جاتے ہیں اور میں نہیں چاہتا

ت بھی ہم کسی رسک میں پڑیں"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"چلو اچھا ہوا۔ تم نے یہ اقدام کر لیا ورنہ میرا بھی یہی ارادہ تھا کہ ہیلی کاپٹر اتارنے سے پہلے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس جائے اس کے بعد وہاں ہیلی کاپٹر اتارا جائے۔ میں اس کا پوری نظام بھی کر آیا تھا"...... ایلفرڈ نے کہا۔

"اوہ۔ تو تمہارے ذہن میں بھی بہرحال شک موجود تھا"۔ کرنل ن نے کہا۔

"پہلے تو نہیں تھا لیکن میری تنظیم میں ایک آدمی ٹونی ہے جو پا لی سیکرٹ ایجنسیوں میں ماسٹر مائنڈ کے طور پر کام کر چکا ہے۔ نے مجھے یہ مشورہ دیا تھا"...... ایلفرڈ نے جواب دیا اور کرنل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے ویٹر نے آکر شراب کے جام ان کے سامنے رکھے اور پھر واپس چلا گیا۔

"ابھی تک تمہارے آدمی کی کال کیوں نہیں آئی۔ کیا وہ کسی لے ہیں"...... ایلفرڈ نے شراب کا جام اٹھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہیلی کاپٹر پر گئے ہیں۔ ویسے اب تک تو اس کی کال آ جانی ئی" کرنل جوشن نے کہا اور شراب کا جام اٹھا لیا۔

"تم خود اسے کال کر کے معلوم کر لو"...... ایلفرڈ نے کہا۔

"اس کے لئے مجھے یہاں کے ریڈ آرمی کے سیکشن میں جانا ہو گا سرکاری کام ہو گا اور میں یہ کام سرکاری سطح پر ہی نمٹانا چاہتا ہیں کار منگواتا ہوں"...... کرنل جوشن نے کہا اور پھر اس

نے شراب کا جام واپس میز پر رکھ کر رسیور اٹھا کر فون کے نیچے لگا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کر شروع کر دیئے۔

"ریڈ آرمی سیکشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ سنائی دی۔

"کرنل جوشن بول رہا ہوں"...... کرنل جوشن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے میں کہا گیا۔

"ایکشن گروپ کے چیف میجر نتاشو کی کوئی کال تو نہیں کرنل جوشن نے کہا۔

"نو سر"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ کار ہوٹل بھیجو تاکہ میں سیکشن آ سکوں"...... جوشن نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل رسیور رکھ دیا۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی وجہ سے ڈولفن کو بے حد اٹھانا پڑ رہا ہے۔ اسرائیلی حکام تو ان سے اس قدر خوفزدہ انہوں نے ان کا نام سنتے ہی معاہدہ منسوخ کر دیا ہے"...... نے کہا۔

فکر مت کرو۔ جب تم ان کی لاشیں انہیں بھیجو گے تو انہیں جائے گا کہ ڈولفن کس قدر طاقتور اور باوسائل ہے"۔ ...شن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں خود یہاں آیا ہوں"...... ایلفرڈ نے اثبات ...ہلاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ...ن نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ کے لئے کار پہنچ چکی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی لہجے میں کہا گیا اور کرنل جوشن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ

"...و ایلفرڈ"...... کرنل جوشن نے رسیور رکھ کر کھڑے ہوتے ...ہا اور ایلفرڈ سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ریڈ ...ی کار میں سوار سیکشن کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سیکشن ان کا استقبال انتہائی شاندار انداز میں کیا گیا۔ سیکشن کا انچارج ...ن شابو تو کرنل جوشن کے سامنے بچھا چلا جا رہا تھا۔

"کنٹرول روم میں چلو۔ میں میجر نتاشو کو ٹرانسمیٹر پر کال کرنا ...ہتا ہوں"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ آئیے سر"...... کیپٹن شابو نے کہا اور پھر وہ ان دونوں ساتھ لے کر کنٹرول روم میں آ گیا۔ ایلفرڈ اس چھوٹے سے سیکشن انتہائی جدید ترین کنٹرول روم کو دیکھ کر بے حد متاثر ہو رہا تھا۔

" انتہائی جدید کنٹرول روم ہے۔ میں تو سمجھا تھا کہ عام سا ہو
ایلفرڈ نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ریڈ آرمی انتہائی جدید ترین آلات استعمال کرتی ہے"
جوشن نے انتہائی فخریہ لہجے میں کہا اور ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلا

" سپیشل ٹرانسمیٹر لے آؤ"...... کرنل جوشن نے کنٹرول رو
انچارج سے کہا تو اس نے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر لا کر
جوشن کو دے دیا۔ کرنل جوشن نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ
پھر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... کرنل جوش
چیختی ہوئی آواز میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ میجر نتاشو بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند
ٹرانسمیٹر سے میجر نتاشو کی آواز سنائی دی تو کرنل جوشن کے چہر
اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

" تم کہاں ہو۔ کیا پوزیشن ہے۔ تم نے اب تک کال کیوں
کی۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

" سر۔ میں اس وقت واگ جزیرے پر ہوں اور عمران اور
ساتھی ہمزی سمیت یہاں موجود تھے۔ میں نے ریز ڈیکٹو کی
انہیں ٹریس کر لیا اور پھر میں نے واگ جزیرے پر بے ہوش
والی گیس فائر کر دی۔ اس طرح یہ سب بے ہوش ہو گئے۔
ساتھیوں سمیت یہاں اترا اور اب میں آپ کو کال کرنے ہی

…ی کال آ گئی۔ اوور"...... دوسری طرف سے میجر نتاشو نے
…نل جوشن کے ساتھ ساتھ ایلفرڈ کے چہرے پر بھی شدید
…ے تاثرات ابھر آئے۔

"…یا مطلب۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی تو کیڈو میں بے ہوش
…ں و حرکت کر دیئے گئے تھے۔ پھر واگ یہ کیسے پہنچ گئے اور
…ے ہو کہ ہمزی بھی ساتھ ہے۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ ہمزی
…ی بات کراؤ"...... کرنل جوشن نے انتہائی حیرت بھرے
…ے ہوئے لہجے میں کہا۔

"…ی بے ہوش پڑا ہوا ہے جناب۔ اوور"...... دوسری طرف
… نتاشو نے جواب دیا۔

"…سے ہوش میں لے آؤ اور میری اس سے بات کراؤ۔ اوور"۔
…ن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"…ے سر۔ میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں۔ اوور"...... میجر
…نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔

"…ب کیسے ہو گیا۔ کیا مطلب"...... کرنل جوشن نے انتہائی
…ے لہجے میں کہا۔

"…ٹونی نے بتایا تھا کہ عمران دوسروں کی آواز کی نقل کر لینے
…نتہائی ماہر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ کال میجر نتاشو کی بجائے عمران
…...... ایلفرڈ نے کہا۔

"… یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میجر نتاشو کی آواز میں پہچانتا

ہوں .... کرنل جوشن نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"سر یہاں کال چیکنگ کمپیوٹر موجود ہے اور ہنری کی آواز ا
فیڈ ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں چیک کروں" .... کنٹرول
کے انچارج نے جو قریب ہی مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا کہا
جوشن بے اختیار چونک پڑا۔
"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ کرو چیکنگ" .... کرنل جوشن ،
کہا تو کنٹرول روم انچارج تیزی سے ایک دیوار کے ساتھ
مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر دوبارہ آن ہو گیا۔
"ہیلو سر۔ ہنری ہوش میں آگیا ہے اس سے بات کر
اوور" ۔ میجر نتاشو کی آواز سنائی دی۔
"ہنری تم کہاں موجود ہو اس وقت۔ اوور" .... کرنل
نے کہا۔
"واگ جزیرے پر ہوں جناب۔ اوور" .... ہنری کی
بوکھلائی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے
میں آنے کے باوجود اپنے آپ کو ماحول کے ساتھ ذہنی
ایڈجسٹ نہ کر پا رہا ہو۔
"کیا مطلب۔ یہ تم واگ کیسے پہنچ گئے۔ تم نے تو کہا
عمران اور اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اور بے
حرکت ہیں۔ پھر یہ سب کیا ہے۔ بولو۔ جواب دو۔ اوور" .....
جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"... واقعی بے ہوش اور بے حس و حرکت پڑے تھے سر۔ پھر
... مشین روم میں گھس آئے اور پھر انہوں نے مجھے بے ہوش
اور اب مجھے ہوش آیا ہے تو یہ لوگ یہاں بے ہوش پڑے
ہیں اور میجر نتاشو اور اس کے ساتھی یہاں موجود ہیں۔
ہنری نے جواب دیا۔
"... اس کا مطلب ہے کہ تمہاری بات غلط تھی۔ اگر میں
... بات پر یقین کر کے وہاں آجاتا تو نانسنس۔ اوور" ۔ کرنل
نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ بس اچانک یہ سب کچھ ہو گیا۔
... حفاظتی سرکل بھی آن تھا۔ اوور" .... ہنری نے جواب دیا۔
... کا لہجہ رو دینے والا تھا۔
"جناب یہ ہنری نہیں بول رہا۔ یہ کوئی اور اس کی آواز میں بات
... . اسی لمحے کنٹرول روم کے انچارج نے کہا تو کرنل
کے ساتھ ساتھ ایلفرڈ بھی بے اختیار اچھل پڑا۔
"نتاشو۔ اوور" .... کرنل جوشن نے اس بار غصے کی شدت
... کے بل چیختے ہوئے کہا۔
"یس سر۔ اوور" .... میجر نتاشو کی آواز سنائی دی۔
"تم اور تمہارے ساتھی ہاکاڈو میں کس ہوٹل میں ٹھہرے تھے۔
کرنل جوشن نے کہا۔
"آپ کیوں پوچھ رہے ہیں سر۔ اوور" .... میجر نتاشو نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بتاؤ جلدی۔ اوور"...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہوٹل لاسکا میں جناب۔ اوور"...... میجر نتاشو نے جواب

کرنل جوشن کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ سا ہو گیا کیونکہ

تھا۔ ہنری اور کرنل جوشن ہوٹل رین بو میں ٹھہرے ہوئے تھے

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اصل میجر نتاشو نہیں

یقیناً اس کی آواز میں عمران بول رہے ہو اور اس کا مطلب

اب تمہیں ختم کرنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ اوور"......

جوشن نے غصے کی شدت سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میرے پاس ٹرانسمیٹر موجود ہے کرنل جوشن۔ اور مجھے

سیکرٹری کی فریکونسی بھی معلوم ہے۔ سمجھے۔ اوور"......

ٹرانسمیٹر سے عمران کی اپنی آواز سنائی دی۔

"جو مرضی آئے کرتے رہو۔ اب بہرحال تمہاری موت

گئی ہے۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل جوشن نے اسی طرح

شدت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

کر دیا۔

"اوہ۔ بال بال بچے ہیں۔ ورنہ"...... ایلفرڈ نے بے

جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن جوگم"...... کرنل جوشن نے کنٹرول روم کے

سے مخاطب ہو کر کہا۔

...... کیپٹن جوگم جو اب مشین آف کر کے اس کے

... ہو گیا تھا، نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

... وہ مشین موجود ہے جس سے کسی کال کو فضا میں ہی

... تا ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

... کیپٹن جوگم نے جواب دیا۔

... پھر اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرو اور اس پر کال

... نے سے روکو"...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا اور

... یک فریکونسی بتا دی اور کیپٹن جوگم سر ہلاتا ہوا ایک اور

طرف بڑھ گیا۔

... کیا ہو گا۔ اس کا مطلب ہے کہ صورت حال ہمارے خلاف

ایلفرڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

... کیپٹن شابو"...... کرنل جوشن نے ایلفرڈ کی بات نظرانداز

... دے سیکشن انچارج سے مخاطب ہو کر کہا۔

... سر"...... کیپٹن شابو نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

... نتاشو کون سا ہیلی کاپٹر لے گیا ہے۔ ریڈیو کنٹرولڈ یا

... کرنل جوشن نے پوچھا۔

... ریڈیو کنٹرولڈ جناب۔ انہوں نے خود ہی اسے منتخب کیا تھا

... سیکشن انچارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

... گڈ۔ یہ لوگ یقیناً اب اس پر سوار ہو کر کیڈو جائیں گے یا

... کہ ہاکاڈو آئیں۔ اب سکرین پر چیک کرو اور سنو۔ اگر یہ

لوگ اس پر سوار ہوں تو اسے فضا میں ہی تباہ کر دو"۔ کرنل نے کہا۔

"فضا میں تباہ کر دوں"...... سیکشن انچارج نے ایسے لہجے جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"یو نانسنس۔ جب میں کہہ رہا ہوں ایسا کرو تو"...... جوشن نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں کیپٹن جوگم کو کہتا ہوں سر"...... سیکشن نے کہا۔ اسی لمحے کنٹرول روم کا انچارج کیپٹن جوگم بھی اور پھر اس سے پہلے کہ کیپٹن شابو اسے کچھ کہتا، کرنل جوشن ہی اسے احکامات دینے شروع کر دیئے۔

"یس سر۔ میں انتظام کرتا ہوں۔ آپ خود بھی سکرین پر کارروائی دیکھ سکتے ہیں۔ یہاں اس کا مکمل انتظام ہے سر"۔ روم انچاج نے کہا اور کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جوگم ایک اور بڑی مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تیزی مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ بند مشین میں زندگی کی دوڑنے لگ گئیں۔

"سر یہاں قریب آ جائیں"...... اس نے کہا تو کرنل جو ایلفرڈ اٹھ کھڑے ہوئے تو دو آدمیوں نے ان کی کرسیاں اٹھا مشین کے سامنے رکھ دیں۔

"میں اس ہیلی کاپٹر کو ٹریس کرتا ہوں سر۔ وہ سکرین پر

کیپٹن جوگم نے کہا اور ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنے لمحوں بعد اس نے ایک بٹن دبایا تو مشین کے درمیان ایک کرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور پھر اس پر ایک کا تھوڑا سا حصہ نظر آنے لگا۔ جس پر ایک ہیلی کاپٹر کھڑا ہوا تھا اس میں کچھ لوگ سوار ہو رہے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں"...... کرنل جوشن اچھلتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ایک سوئس نژاد عورت اور چار پاکیشیائی مرد سوار ہو رہے ہیں جناب"...... کیپٹن جوگم نے کہا اور کرنل جوشن نے میں سر ہلا دیا۔ کیپٹن جوگم نے ایک اور بٹن پریس کیا تو ین پر جھماکے سے منظر بدل گیا۔ اب وہاں ہیلی کاپٹر کا اندرونی نظر آ رہا تھا۔

"یہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا عمران ہے"...... کرنل جوشن نے

"اوہ۔ تو یہ ہے وہ عمران"...... ایلفرڈ نے کہا۔

"ہاں۔ یہی وہ خبیث روح ہے جس نے پوری دنیا کا ناطقہ بند کر ہے۔ اب دیکھنا یہ کس طرح مرتا ہے"...... کرنل جوشن نے لہجے میں کہا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔

"کیپٹن۔ چیک کرو یہ کدھر جاتا ہے"...... کرنل جوشن نے

"یس سر"..... کیپٹن جوگم نے کہا اور ایک بار پھر
آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اب سکرین پر ہیلی کاپٹر فضا میں
دکھائی دے رہا تھا پھر جیسے ہی اس کا رخ مڑا کیپٹن جوگم ایک
سی سکرین پر جھک گیا۔
"سر اس کا رخ باکاڈو کی طرف ہے"..... کیپٹن جوگم نے
"اوکے۔ اسے تباہ کر دو۔ فضا میں ہی تباہ کر دو۔ اس
کرو کہ ان خبیثوں کے جسم کا ایک ٹکڑا بھی سلامت
کرنل جوشن نے کہا۔
"یس سر"..... کیپٹن جوگم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر
مشین کو آپریٹ کرتا رہا۔ پھر وہ یکلخت سیدھا ہو گیا۔
"سر۔ میں اسے تباہ کر رہا ہوں"..... کیپٹن جوگم نے کہا
"جلدی کرو۔ وقت مت ضائع کرو نانسنس"..... کرنل
نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔
"یس سر"..... کیپٹن جوگم نے کہا۔
"کیسے تباہ کرو گے۔ کیا میزائل فائر کرو گے"..... اچانک
جوشن نے چونک کر پوچھا۔
"نو سر۔ ایسا تو یہاں انتظام نہیں ہے۔ یہ گن شپ ہیلی
اور ریڈیو کنٹرول ہے۔ میں اچانک ریڈیو کنٹرول کی مدد سے
انجن جام کر دوں گا۔ اس طرح اچانک انجن جام ہو جانے

ان میں آگ لگ جائے گی اور پورا ہیلی کاپٹر تباہ ہو جائے
ایک جھٹکے سے کام نہ ہوا تو دوسرے جھٹکے پر یقیناً ہو جائے
کیپٹن جوگم نے مڑ کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"[illegible] کرو۔ اسے بہرحال فضا میں ہی تباہ کر دو۔ ان
[illegible]"..... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا اور کیپٹن
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا
شروع کر دیا۔ کرنل جوشن اور ایلفرڈ دونوں کی نظریں سکرین پر جمی
ہوئی تھیں جہاں ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا جبکہ نیچے کھلا
سمندر تھا اور پھر اچانک ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور ہیلی کاپٹر
نیچے جانے لگا لیکن پھر وہ سنبھل گیا۔
"کیا ہوا۔ یہ تو تباہ نہیں ہوا"..... کرنل جوشن نے چیختے
ہوئے کہا۔
"ابھی سر۔ ابھی ہو جاتا ہے سر"..... کیپٹن جوگم نے کہا۔
"اوہ۔ اوہ یہ لوگ تو ہیلی کاپٹر سے کود رہے ہیں۔ جلدی کرو
[illegible]" اچانک کرنل جوشن نے حلق پھاڑ کر چیختے ہوئے کہا
سکرین پر اسے ہیلی کاپٹر سے سائے سے نیچے سمندر کی طرف
جاتے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کو ایک
زوردار جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس میں آگ لگ گئی۔ چند
لمحوں بعد ہیلی کاپٹر آگ کی شکل میں تبدیل ہو کر سمندر میں گرتا چلا

"وہ سب پہلے ہی کود گئے ہیں کرنل"...... ایلفرڈ نے چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے۔ ان شیطانوں کو پہلے ہی نجا طرح صورت حال کا علم ہو جاتا ہے۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ اب نہیں بچ سکتے۔ بغیر غوطہ خوری کے لباس کے یہ کھلے سمندر تک زندہ رہ سکیں گے اور دور و قریب کوئی جزیرہ بھی نہیں۔ لئے ان کی ہلاکت بہر حال یقینی ہے"...... کرنل جوشن سکرین اب آف ہو چکی تھی اور کیپٹن جوگم مشین کو آپریٹ تھا۔

"سر ان کی ہلاکت واقعی یقینی ہو چکی ہے"...... سیکشن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اردگرد کوئی ٹاپو یا کوئی جزیرہ تو نہیں ہے"...... کرنل نے اچانک چونک کر کیپٹن جوگم سے پوچھا۔

"جناب ایک چھوٹا سا جزیرہ کافی دور موجود ہے۔ اگر لہروں اس طرف ہو تو پھر یہ وہاں پہنچ سکتے ہیں"...... کیپٹن جوگم نے کرنل جوشن ... سے کہا۔

"کون سا جزیرہ ہے اور کون وہاں قابض ہے"...... کرنل نے پوچھا۔

"سر یہ جزیرہ پاکیشیا نیوی کے قبضے میں ہے۔ اس کا نام تو ہے لیکن نیوی کی وجہ سے اسے عام نقشے میں ظاہر نہیں کیا گیا

... نے کہا۔

"اوہ۔ وہاں کون انچارج ہے۔ کیا تم میری وہاں بات کرا ..." کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ وہاں کا انچارج نیوی کا کیپٹن مقاکو ہے جناب۔ میں ... اس سے آپ کی بات کرا دیتا ہوں سر"...... کیپٹن جوگم ... اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر تیزی ... ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ ریڈ آرمی سیکشن ہاکاڈو سے کیپٹن جوگم کالنگ۔ ... فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بار بار کال دیتے ہوئے

"یس۔ کیپٹن مقاکو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ... سے ایک اجنبی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن مقاکو سیکشن میں اس وقت ریڈ آرمی کے چیف کرنل ... صاحب موجود ہیں۔ وہ تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اوور"... ... نے کہا۔

"کرنل جوشن اوہ۔ یس۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے چونکتے ... اور حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کیپٹن جوگم نے ٹرانسمیٹر ... جوشن کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ چیف آف ریڈ آرمی۔ اوور"... ... جوشن نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ میں نیوی کیپٹن مقاکو بول رہا ہوں سر۔ جزیرہ
ے۔ حکم سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ
کہا گیا۔
"کیپٹن مقاکو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتہائی
سیکرٹ ایجنٹ جو کیڈو جزیرہ تباہ کرنے کے مشن پر تھے
جزیرے سے ریڈ آرمی کے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر کے ہاکاڈو آ رہے
میں نے یہاں سے وہ ہیلی کاپٹر فضا میں ہی تباہ کرا دیا لیکن
ہیلی کاپٹر تباہ ہونے سے پہلے ہی سمندر میں کود گئے تھے اور
لوگ تمہارے جزیرے کرانگو پر پہنچیں گے۔ ان میں ایک
اور پانچ مرد شامل ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں ہر صورت
ہلاک کر دیا جائے اور ان کی لاشیں تم اپنے قبضے میں لے
کام تم کر سکتے ہو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔
"یس سر۔ میں لانچوں پر مسلح افراد بھیج دیتا ہوں جو ان کا
میں ہی خاتمہ کر کے ان کی لاشیں اٹھا کر لے آئیں گے۔
کیپٹن مقاکو نے کہا۔
"اوہ نہیں۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ یہ تمہارے
کو ہلاک کر کے لانچوں پر قبضہ کر کے نکل جائیں گے۔ اوور"
جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔
"تو پھر کیا کیا جائے سر۔ آپ حکم دیں سر۔ آپ کے حکم کی
ہو گی سر۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے جواب دیا۔

نے ہوشیار رہنا ہے۔ اگر یہ لوگ جزیرے کے قریب پہنچیں
سے ان پر فائرنگ کر کے انہیں سمندر میں ہی ہلاک کر دو
ان کی لاشیں اٹھا لو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔
ٹھیک ہے سر۔ لیکن اگر یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں تو میں
ان بھی فائر کر سکتا ہوں جو جزیرے سے دو سو میٹر دور
سکتی ہے۔ اس طرح کام یقینی انداز میں ہو جائے گا۔
کیپٹن مقاکو نے کہا۔
ٹھیک ہے۔ بہرحال انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا چاہئے۔
کرنل جوشن نے کہا۔
یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے
دیا۔
میں یہاں ہاکاوڈ کے ریڈ آرمی سیکشن میں موجود ہوں۔
تم ان کی لاشوں پر قبضہ کر لو تو یہاں مجھے کال کرنا۔ میں
ی کال کا منتظر رہوں گا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔
سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے

اوور اینڈ آل"...... کرنل جوشن نے اس بار اطمینان بھرے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
ب یہ لازماً ہلاک ہو جائیں گے"...... کرنل جوشن نے کہا تو
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیپٹن جوگم۔جب کال آئے تو تم ٹرانسمیٹر ہمارے پاس
ہم اس وقت تک شراب پیئیں گے"...... کرنل جوشن نے کر
اٹھتے ہوئے کہا۔
"یس سر"...... کیپٹن جوگم نے جواب دیا اور کرنل
اٹھتے ہی ایلفرڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔
"آؤ ایلفرڈ۔خاصی ٹینشن پیدا ہو گئی ہے اس لئے شراب
دو جام لے لیں"...... کرنل جوشن نے کہا اور ایلفرڈ نے اثبا
سر ہلا دیا۔

کرانگو پر بنے ہوئے لکڑی کے بڑے سے کیبن میں باچان
کیپٹن مقاکو ایک بڑی سی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا سامنے
ہوئے ایک نقشے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ سائیڈ پر ایک
ینہ بھی موجود تھا۔چونکہ اس جزیرے پر باچان نیوی کا چیکنگ
تھا اس لئے یہاں باقاعدہ ایک کنٹرول روم بھی بنایا گیا تھا جس
انتہائی جدید ترین چیکنگ کرنے والے دفاعی اور جارحانہ آلات
تھے جبکہ یہ کیبن جس میں کیپٹن مقاکو موجود تھا۔ایک لحاظ
کیپٹن مقاکو کا آفس تھا۔اس جزیرے پر رابطے ٹرانسمیٹر کے
ذریعے ہی ہوتے تھے۔جزیرے پر کیپٹن مقاکو کے علاوہ بیس افراد
تھے جن میں سے دو کنٹرول کیبن کے انچارج تھے اور باقی
ب اور لانچ آپریٹر تھے۔کیپٹن مقاکو نقشے کو دیکھنے میں مصروف
۔ کیبن کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اور کیپٹن

مقاکو نے چونک کر سر اٹھایا۔

"سر۔ ایک عجیب بات چیک ہوئی ہے"...... آنے
قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے ساجو۔ کیسی بات"...... کیپٹن مقاکو نے
کر پوچھا۔

"سر یہاں سے تقریباً چھ سات بحری میل دور فضا میں
شپ ہیلی کاپٹر تباہ ہوا ہے اور اس کا ملبہ سمندر میں گرتا
ہے"...... آنے والے نے کہا تو کیپٹن مقاکو بے اختیار اچھل

"ہیلی کاپٹر۔ کس کا ہیلی کاپٹر"...... کیپٹن مقاکو نے
بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ہیلی کاپٹر ریڈ آرمی کا تھا۔ یہ پہلے ہاکاڈو سے واگ گیا
اب واگ سے اڑ کر واپس ہاکاڈو کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک
اسے آگ لگی اور پھٹ کر سمندر میں گر گیا"...... ساجو نے
لہجے میں جواب دیا۔

"ریڈ آرمی کا ہیلی کاپٹر۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ تم لانچیں بھیجو
بچ گیا ہو"...... کیپٹن مقاکو نے کہا۔

"نہیں سر۔ جس حالت میں یہ تباہ ہوا ہے اس حالت میں
کے اندر موجود افراد کے بچنے کا ایک فیصد سکوپ بھی نہیں
ان کے جسموں کے لازماً ہزاروں ٹکڑے ہو گئے ہوں گے
کسی لانچ کے بھیجنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے البتہ آپ سیکشن

اس کی اطلاع دے دیں"...... ساجو نے جواب دیتے
کہا۔

ہاں۔ ظاہر ہے وہ تو دینی پڑے گی"...... کیپٹن مقاکو نے
میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

میں نے اس کی فلم محفوظ کر لی ہے۔ شاید سیکشن ہیڈ کوارٹر
رے"...... ساجو نے کہا اور کیپٹن مقاکو نے اثبات میں سر
ساجو سلام کر کے واپس چلا گیا۔

ریڈ آرمی کا ہیلی کاپٹر کیسے تباہ ہو گیا اور واگ جزیرے پر وہ کیا
نے گیا تھا۔ وہ جزیرہ تو بے آباد ہے"...... کیپٹن مقاکو نے
کلامی کے سے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر
طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے
کال آنے کی نشانی تھی تو کیپٹن مقاکو نے چونک کر ٹرانسمیٹر
ہا اور اسے اپنے سامنے رکھ کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

ہیلو ہیلو۔ ریڈ آرمی سیکشن ہاکاڈو سے کیپٹن جوگم کالنگ۔
ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی اور کیپٹن مقاکو نے اس انداز
ہلایا جیسے وہ اس کال کی وجہ سمجھتا ہو۔ ظاہر ہے ابھی ساجو نے
یڈ آرمی کے ہیلی کاپٹر کی فضا میں تباہ ہونے کی خبر سنائی تھی اور
وقت ریڈ آرمی سیکشن کی طرف سے کال آنے کی ظاہر ہے یہی وجہ
تی ہے لیکن چونکہ نیوی ہیڈ کوارٹر کی طرف سے انہیں خصوصی
ات دیئے گئے تھے کہ وہ کسی دوسرے شعبے کے معاملات میں

مداخلت نہ کیا کریں اور نہ ہی انہیں یہ بتایا جائے کہ وہ
شعبوں کی چیکنگ بھی کرتے ہیں اس لئے کیپٹن مقاکو نے
لیا تھا کہ وہ اپنے طور پر ریڈ آرمی کے اس واقعہ سے لاعلمی
کرے گا۔

"یس۔ کیپٹن مقاکو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کیپٹن
لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن مقاکو۔ سیکشن میں اس وقت ریڈ آرمی کے
جوشن صاحب موجود ہیں۔ وہ تم سے بات کرنا چاہتے ہیں
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کرنل جوشن۔ اوہ۔ یس۔ یس۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے
کر حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ یہ بات واقعی اس کے
تھی کہ ہاکاڈو کے سیکشن میں کرنل جوشن خود موجود ہو گا۔

"ہیلو۔ کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ چیف آف ریڈ آرمی
چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک چیختی ہوئی مگر تحکمانہ آواز

"یس سر۔ میں نیوی کیپٹن مقاکو بول رہا ہوں سر۔
ہے۔ حکم سر۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے انتہائی مؤدبا
کہا۔

"کیپٹن مقاکو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے انتہائی
سیکرٹ ایجنٹ جو کیڈو جزیرہ تباہ کرنے کے مشن پر
جزیرے سے ریڈ آرمی کے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر کے ہاکاڈو آر

نے یہاں سے وہ ہیلی کاپٹر فضا میں ہی تباہ کرا دیا لیکن یہ لوگ
کاپٹر تباہ ہونے سے پہلے ہی سمندر میں کود گئے تھے اور یقیناً یہ
تمہارے جزیرے کرانگو پر پہنچیں گے۔ ان میں ایک عورت اور
مرد شامل ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں ہر صورت میں ہلاک کر
جائے اور ان کی لاشیں تم اپنے قبضے میں لے لو۔ کیا یہ کام تم کر
ہو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا تو کیپٹن مقاکو کے چہرے
انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ اس کے تصور میں بھی
تھا کہ ہیلی کاپٹر میں غیر ملکی ایجنٹ سوار تھے اور ہیلی کاپٹر ریڈ آرمی
ہی تباہ کیا ہو گا لیکن ظاہر ہے اس سے بات کرنے والا کرنل
تھا اس لئے اس کی بات پر یقین نہ کرنے کا کوئی جواز نہ تھا اور
آرمی کے چیف کے حکم کی تعمیل بھی اس پر فرض تھی۔

"یس سر۔ میں لانچوں پر مسلح آدمی بھیج دیتا ہوں جو ان کا سمندر
ہی خاتمہ کر کے ان کی لاشیں اٹھا کر لے آئیں گے۔ اوور"۔
ن مقاکو نے اپنی حیرت کو چھپاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ یہ تمہارے آدمیوں
کے لانچوں پر قبضہ کر کے نکل جائیں گے۔ اوور"۔ کرنل
نے کہا۔

"پھر کیا کیا جائے سر۔ آپ حکم دیں سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل
۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے جواب دیا۔ ظاہر ہے وہ اور کیا

کہہ سکتا تھا۔
"تم نے ہوشیار رہنا ہے۔ اگر یہ لوگ جزیرے کے قریب
تو جزیرے سے ان پر فائرنگ کر کے انہیں سمندر میں ہی ہلاک
اور پھر ان کی لاشیں اٹھا لو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے
دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے سر۔ لیکن اگر یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں تو
ان پر بلیو لائن بھی فائر کر سکتا ہوں جو جزیرے سے دو سو
تک کام کر سکتی ہے اس طرح کام یقینی انداز میں ہو جا
اوور"۔ کیپٹن مقاکو نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ بہرحال انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا
اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔
"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اوور"...... کیپٹن
جواب دیا۔
"سنو۔ میں یہاں ہاکاڈو کے ریڈ آرمی سیکشن میں موجود
جب تم ان کی لاشوں پر قبضہ کر لو تو یہاں مجھے کال کرنا
تمہاری کال کا منتظر رہوں گا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔
"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اوور"...... کیپٹن
جواب دیا۔
"اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن مقاکو نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور

پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر

"یس۔ ساجو اٹنڈنگ فرام چیکنگ سنٹر"...... رابطہ قائم ہوتے
ساجو کی آواز سنائی دی۔
"کیپٹن مقاکو بول رہا ہوں ساجو۔ کیا تم نے تباہ ہونے والے
بڑے سے کچھ افراد کو سمندر میں کودتے ہوئے دیکھا تھا"۔ کیپٹن
نے کہا۔
"نہیں جناب۔ کیوں"...... ساجو نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔
"حالانکہ ایسا ہوا ہے"...... کیپٹن مقاکو نے کہا۔
"وہ کیسے جناب۔ آپ کیسے اس قدر یقین سے کہہ رہے ہیں۔ کیا
کوئی اطلاع آئی ہے"...... کیپٹن ساجو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں"...... کیپٹن مقاکو نے کہا اور پھر اس نے کرنل جوشن کی
کال آنے اور اس سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔
"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ تو پھر میں بلیو لائن ایڈجسٹ کرا دوں"۔
ساجو نے کہا۔
"ہاں کرا دو۔ میں اس دوران اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر انچارج سے
بات کر لوں"...... کیپٹن مقاکو نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے
ایک بار پھر ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے قریب رکھا اور پھر اس پر فریکونسی
ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن

پریس کر دیا۔
" ہیلو ہیلو۔ کیپٹن مقاکو فرام کرانگو کالنگ۔ اوور"......
مقاکو نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔
" یس۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد
ایک آواز سنائی دی۔
" سیکشن چیف سے بات کرائیں۔ اٹ از ایمرجنسی۔ اوور"
کیپٹن مقاکو نے کہا۔
" اوکے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
" ہیلو سیکشن چیف اٹنڈنگ یو کیپٹن۔ اوور"...... چند
سیکشن چیف کی مخصوص آواز سنائی دی اور جواب میں کیپٹن
نے ساجو کی رپورٹ سے لے کر کرنل جوشن کی کال آنے اور
ہدایات کی تفصیل بتانا شروع کر دی۔
" پاکیشیا سیکرٹ ایجنٹ۔ کیا کرنل جوشن نے یہی
اوور"۔ سیکشن چیف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" یس سر۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے جواب دیا۔
" لیکن پاکیشیا تو باچان کا انتہائی دوست ملک ہے۔
ایجنٹ کیسے باچان کے خلاف کام کر سکتے ہیں۔ اوور"......
چیف نے کہا۔
" میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ کرنل جوشن ہاکاڈو میں موجو
آپ ان سے بات کر لیں۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے کہا۔

نو۔ تم ان لوگوں کو ہلاک کرنے کی بجائے انہیں بے ہوش
جزیرے پر لے آؤ اور مجھے اطلاع دو۔ میں خصوصی ہیلی کاپٹر پر
ے پر آؤں گا۔ میں خود ان سے پوچھ گچھ کروں گا۔ اس کے
فیصلہ کروں گا کہ کیا کیا جائے اور کیا نہیں۔ اوور"۔ سیکشن
نے کہا۔
لیکن اگر اس دوران کرنل جوشن کی کال آئے سر تو اسے کیا
دیا جائے۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے کہا۔
تم نے اسے یہی جواب دینا ہے کہ ابھی تک کوئی آدمی یا کوئی
جزیرے کی طرف نہیں آئی۔ سمجھے۔ مجھے یہ سارا معاملہ انتہائی
ل لگ رہا ہے اس لئے میں کرنل جوشن سے پہلے اعلیٰ حکام سے
کرنا چاہتا ہوں۔ اوور"...... سیکشن چیف نے کہا۔
یس سر۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے کہا۔
اور سنو۔ خود لانچیں نہ بھجوانا۔ اگر یہ لوگ تمہارے جزیرے
ب آئیں تب کارروائی کرنا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ وہ
کسی سنٹر کو نقصان پہنچائیں۔ اوور"۔ سیکشن چیف نے کہا۔
س سر۔ میں سمجھ گیا ہوں سر۔ اوور"۔ کیپٹن مقاکو نے کہا۔
کے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کیپٹن
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک
لمحا اور ایک بار پھر انٹر کام کا رسیور اٹھا لیا۔
و بول رہا ہوں"...... کیپٹن مقاکو کے بٹن پریس کرتے ہی

دوسری طرف سے ساجو کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی نظر آیا سکرین پر"۔ کیپٹن مقاکو نے پوچھا۔

"یس کیپٹن۔ واقعی سمندر میں کچھ افراد تیرتے نظر آرہے ہیں ان کا رخ کرانگو کی طرف ہی ہے۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ لوگ ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے"...... ساجو نے جواب ہوئے کہا۔

"کرنل جوشن نے بتایا تھا کہ یہ چھ افراد ہیں جن میں عورت اور پانچ مرد شامل ہیں۔ بہرحال سیکشن چیف نے اس میں نئے احکامات دیئے ہیں"...... کیپٹن مقاکو نے کہا۔

"کون سے احکامات"...... ساجو نے چونک کر پوچھا تو کیپٹن مقاکو نے اسے سیکشن چیف کے احکامات کے بارے میں بتا دیا۔

"تو پھر ہمیں بلیو لائن کو زیرو پر رکھنا ہو گا ورنہ تو وہ لازماً ہلاک جائیں گے"...... ساجو نے کہا۔

"ہاں۔ ہم نے انہیں بے ہوش کر کے کرانگو پر لانا ہے۔ سیکشن چیف خود یہاں آکر ان سے پوچھ گچھ کریں گے"...... مقاکو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں انتظام کراتا ہوں"...... دوسری طرف ساجو نے جواب دیا تو کیپٹن مقاکو نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ

ان کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہوئی تو اس کے ساتھ اپنے جسم میں انتہائی درد کی شدید لہروں کا بھی احساس لگا اور شاید درد کی انہی تیز لہروں کی وجہ سے اس کا سویا ہوا زیادہ تیزی سے ہوشیار ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اسے بے ہونے سے پہلے کے حالات کسی فلمی سین کی طرح یاد آگئے۔ اپنے ساتھیوں سمیت تیرتا ہوا جزیرے کے قریب پہنچا تو جزیرے سے نیلے رنگ کا شعلہ سا چمکا تھا اور پھر گہرے بادلوں میں ابھرنے والی بجلی کی لہر کی طرح پانی میں نیلے لہر سی دوڑتی ہوئی نظر آئی اور پلک جھپکنے میں عمران اور اس ساتھیوں کے جسموں سے ٹکرا گئی تھی اور پھر عمران کو ایسا ہوا تھا جیسے اس کے جسم میں ہزاروں لاکھوں سوراخ ہو گئے اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ اس

سارے منظر کے یاد آتے ہی عمران نے تیزی سے آنکھیں کھولیں
لاشعوری طور پر اپنے جسم کو حرکت دی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ
کر حیران رہ گیا کہ اس کا جسم رسی کی مدد سے ایک درخت کے
کے ساتھ بندھا ہوا ہے اور وہ اس تنے کے ساتھ بندھا ہوا کھڑا
اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو بے اختیار اس کے منہ
اطمینان بھرا سانس نکل گیا کیونکہ اس کے سارے ساتھی بھی
طرح درختوں کے تنوں سے رسیوں سے بندھے ہوئے موجود تھے
ایک آدمی اس سے تیسرے نمبر پر موجود صفدر کے بازو میں انجکشن
رہا تھا۔ اس آدمی کے جسم پر باچان نیوی کی یونیفارم تھی جبکہ
سائیڈ پر کھلے حصے میں اسے ایک ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آیا جس پر
نیوی کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا۔
"تو ہم باچان نیوی کے قبضے میں ہیں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ
ہے کہ زندہ بچ گئے ہیں"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا
لمحے اس کے بائیں طرف بندھے ہوئے کیپٹن شکیل کے کر
آواز سنائی دی اور عمران نے گردن موڑی تو کیپٹن شکیل کا
جسم حرکت میں آ رہا تھا حالانکہ وہ عمران سے پہلے نمبر تھا اس
ہے اسے عمران سے پہلے انجکشن لگایا گیا ہو گا لیکن عمران
ذہنی مشقوں کی وجہ سے اس سے پہلے ہوش میں آ گیا تھا۔
"یہ یہ ہم کہاں ہیں۔ اوہ۔ اوہ"...... اسی لمحے کیپٹن
بڑبڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

را خیال ہے کہ ہم اس جزیرے پر ہیں جہاں سے ہمیں ہٹ کیا
ھا عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے بے اختیار چونک کر
ن کی طرف دیکھا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر کھڑا ہو
اسی لمحے وہ آدمی جو انجکشن لگا رہا تھا مڑ کر عمران کی طرف آنے

سنو۔ ہم کس جزیرے پر ہیں۔ کیا تم بتاؤ گے"...... عمران نے
ی سے مخاطب ہو کر کہا۔
"تم کرانگو جزیرے پر ہو۔ جو باچان نیوی کا چیکنگ سٹیشن
اس آدمی نے جواب دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا
پھر ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آ گئے
ان نے انہیں بتایا کہ وہ نہ صرف بچ گئے ہیں بلکہ اس وقت
انگو پر موجود ہیں جو باچان نیوی کے قبضے میں ہے۔
ل جوشن نے یقیناً ہمارے بارے میں انہیں الرٹ کر دیا
کیپٹن شکیل نے کہا۔
سکتا ہے کہ ایسا ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ ہو اور وہ ہمیں
ر خوشیاں منا رہے ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس
۔ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اس طرف سے جدھر
یا تھا قدموں کی آواز سنائی دی اور وہ سب اس طرف کو
لے البتہ عمران نے اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کو باہر
ں نکالنے کا عمل شروع کر دیا تھا تاکہ اگر کوئی ہنگامی صورت

حال پیدا ہو جائے تو اس سے نمٹا جا سکے۔ چند لمحوں بعد چار
درختوں کے درمیان سے گزر کر ان کی طرف آتے ہوئے
دیئے۔ ان میں سے جو سب سے آگے تھا اس کے جسم پر نیوی
کی یونیفارم تھی جبکہ اس کے پیچھے والا نیوی کیپٹن تھا اور باقی
نیوی کے سپاہی تھے اور ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑی
تھیں۔ نیوی کمانڈر اور کیپٹن ان کے سامنے جبکہ دونوں مسلح
ان کے عقب میں بڑے چوکنا انداز میں کھڑے ہو گئے۔

"تم پاکیشیائی ہو"...... اسی کمانڈر نے ان سب کی طرف
ہوئے کہا۔

"کیا ہمارے چہروں پر قومیت کا بورڈ لگا ہوا ہے"۔ عمران
تو کمانڈر اور کیپٹن دونوں چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"ہمیں یہی بتایا گیا ہے کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو لیکن یہ
سوئس نژاد ہے"...... کمانڈر نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"کس نے بتایا ہے آپ کو"...... عمران نے مسکراتے
کہا۔

"ریڈ آرمی کے چیف کرنل جوشن نے"...... کمانڈر نے
پھر عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کرنل جوشن نے تو یقیناً ہمارے حلیے بھی بتا دیئے ہوں
عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ تو تم ہمارا مذاق اڑا رہے ہو۔ سنو۔ کرنل جو

یف ہے اور اس کے احکامات کی تعمیل ہم سب پر فرض ہے۔
نے تو یہی حکم دیا تھا کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے اور تمہاری
ہاں جزیرے پر لا کر انہیں اطلاع دی جائے لیکن یہاں کے
کیپٹن مقاکو نے مجھے اطلاع دی۔ میں نیوی سیکشن ہاکاڈو کا
ہوں۔ جب مجھے بتایا گیا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں
ایا گیا ہے تو میں نے کیپٹن مقاکو کو حکم دے دیا کہ تمہیں
انے کی بجائے بے ہوش کیا جائے تاکہ میں تم سے خود پوچھ
ے اصل حالات معلوم کر سکوں کیونکہ میرے نزدیک پاکیشیا
ان کا انتہائی گہرا دوست ہے اور پاکیشیا کے سیکرٹ ایجنٹ پاچان
ن سرکاری ادارے کے خلاف مشن پر کام نہیں کر سکتے اس لئے
اصل حقائق جاننا چاہتا ہوں ورنہ بلیو لائن جس سے تمہیں بے
لیا گیا ہے اگر اس کی طاقت بڑھا دی جاتی تو تم ایک جھٹکے سے
یں تبدیل ہو جاتے اس لئے جو کچھ سچ ہے وہ مجھے بتا دو۔ میرا
۔ میں کرنل جوشن سے پہلے اعلیٰ حکام سے بات کروں گا اور پھر
احکامات کے بعد میں تمہارے بارے میں فیصلہ کروں گا ورنہ
صورت میں میرے حکم پر تمہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا
ری لاشیں کرنل جوشن کے حوالے کر دی جائیں گی"......
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

یا تم میری بات ڈیفنس سیکرٹری سے کرا سکتے ہو"...... عمران
ی اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو کمانڈر بے اختیار اچھل

پڑا۔اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
"ڈیفنس سیکرٹری سے۔ نہیں۔پہلے تم مجھے بتاؤ کہ تم کون
تم کس طرح واگ پہنچے اور تم نے ریڈ آرمی کا ہیلی کاپٹر کیسے
میں کر لیا اور تمہارا یہاں مشن کیا ہے"...... کمانڈر نے تیز لہجے
کہا۔
"کرنل جوشن اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا
"کرنل جوشن ہاکاڈو میں ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈکوار
موجود ہے۔کیوں"...... کمانڈر نے کہا۔
"کیا اسے معلوم ہے کہ تم نے ہمیں زندہ پکڑا ہے"......
نے کہا۔
"نہیں۔میں نے ابھی تک اسے کوئی اطلاع نہیں دی اور
کی طرف سے کوئی کال آئی ہے البتہ کسی بھی لمحے آ سکتی ہے
لئے تم اصل حالات بتادو"...... کمانڈر نے کہا۔
"ہمارا تعلق واقعی پاکیشیا سے ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ
سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ہمارا تعلق پاکیشیا کی ایک
سرکاری ایجنسی سے ہے۔میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے
ہیں۔ہمارا مشن باچان کے خلاف نہیں ہے بلکہ ایک بین
مجرم تنظیم ڈولفن کے خلاف ہے لیکن کرنل جوشن کی دوستی
کے چیف ایلفرڈ سے ہے اور وہ ایلفرڈ کی وجہ سے ہمیں ہلاک
چاہتا ہے۔اس وقت یہ ایلفرڈ بھی ہاکاڈو میں موجود ہے اور ہم

کرنل جوشن کے ساتھ ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈکوارٹر میں
ہو۔کیا تم کسی طرح معلوم کر سکتے ہو کہ یہ ایلفرڈ واقعی وہاں
ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا۔
"تم جھوٹ بول رہے ہو۔کرنل جوشن کا کبھی کسی مجرم تنظیم
کا کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔میں تو کیا پورے باچان میں کوئی آدمی
تمہاری اس بات کو کسی صورت بھی تسلیم نہیں کرے گا۔
ل جوشن کے بارے میں سب جانتے ہیں۔اس لئے آخری بار کہہ
ں کہ جو کچھ سچ ہے وہ بتادو اور یہ بھی سن لو کہ میں بار بار اپنی
لو دوہرانے کا بھی عادی نہیں ہوں"...... کمانڈر نے تیز اور
تلخ لہجے میں کہا۔
"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تم میری بات باچان کے ڈیفنس
ی سے کرا دو۔یہاں ٹرانسمیٹر موجود ہو گا اور اگر ان کی مخصوص
ی تمہیں معلوم نہ ہو تو وہ بھی میں تمہیں بتا دیتا ہوں اور
الو کہ میرا نام سنتے ہی وہ مجھ سے بات کرنے کے لئے تیار ہو
ں گے اور مجھے وہ بہرحال تم سے بہتر طور پر جانتے ہیں"۔عمران
کہا۔
"سوری۔میں یہ رسک نہیں لے سکتا اور کوئی بات کرو"۔
نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تو پھر ہمیں کرنل جوشن کے پاس بھجوا دو ہم خود ہی اس سے
لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں تمہاری لاشیں تو بھجوائی جا سکتی ہیں۔ زندہ
کیونکہ کرنل جوشن انتہائی بااختیار آفیسر ہے اور اس کی حکم
میرے لئے پریشانی کا باعث بن سکتی ہے"...... کمانڈر نے
بھی صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تو پھر تم بتاؤ کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ تم میری بات کا
نہیں کر رہے۔ ڈیفنس سیکرٹری سے بھی میری بات نہیں کروا
اور کرنل جوشن کے پاس بھی ہمیں نہیں بھجوا سکتے تو تم بتاؤ کہ
کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تم جو کچھ سچ ہے وہ بتا دو"...... کمانڈر نے کہا۔
"جو کچھ سچ تھا وہ میں نے پہلے ہی بتا دیا ہے"...... عمران
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اس نے اس دوران رسیوں کو
حد تک کاٹ لیا تھا کہ اب صرف معمولی سے جھٹکے سے وہ انہیں
سکتا تھا اور رسیاں جس انداز میں بندھی ہوئی تھیں وہ ٹوٹتے
گر جاتیں اور عمران ایکشن کے لئے تیار ہو جاتا اور اسے اس
بھی یقین تھا کہ ٹائیگر نے بھی یقیناً رسیاں کاٹ لی ہوں گی اور
ہو سکتا ہے کہ باقی ساتھیوں نے انہیں کھول لیا ہو گا لیکن وہ
چاہتا تھا کہ باچان نیوی کے آدمیوں کو ہلاک کرے لیکن یہ
کسی راہ پر ہی نہیں آ رہا تھا۔
"اوکے۔ پھر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... کمانڈر نے
میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے پیچھے ہٹا ہی تھا کہ

ایک آدمی بھاگتا ہوا آتا دکھائی دیا اور وہ سب اس کی طرف
۔ اس کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر تھا جس میں سے سیٹی کی
رہی تھی۔
"کال ہے جناب"...... اس آدمی نے قریب آ کر کمانڈر

"کیپٹن اور اگر کرنل جوشن ہو تو اسے بتاؤ کہ اس کی مطلوبہ
بھجوائی جا رہی ہیں"...... کمانڈر نے کیپٹن مقاکو سے
کہا اور ساتھ ہی اس نے معنی خیز نظروں سے عمران اور
ساتھیوں کی طرف دیکھا۔
"کے بارے میں بتانا ہے سر"...... کیپٹن مقاکو نے
آدمی سے لیتے ہوئے کہا۔
"نہیں"...... کمانڈر نے کہا اور کیپٹن مقاکو نے اثبات میں سر
ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو کیپٹن جوگم کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی
سنائی دی۔
"۔ کیپٹن مقاکو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے

"ل جوشن صاحب سے بات کریں۔ اوور"...... دوسری
کہا گیا۔
"۔ کرائیں بات۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے کہا۔

"ہیلو کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ اتنی دیر کیوں لگائی گئی
رسیور کرنے میں۔ اوور"...... کرنل جوشن کے لہجے میں
تاثرات نمایاں تھے۔
"سر۔ سمندر میں سے پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں
تھیں اس لئے ہم سب وہاں مصروف تھے۔ اب میں کنٹرول
آیا ہوں تو آپ کی کال اٹنڈ کی ہے۔ اوور"...... کیپٹن مقا
"اوہ۔ اوہ۔ کیا پاکیشیائی ایجنٹ مارے گئے ہیں۔ اوور"
طرف سے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا گیا۔
"یس سر۔ وہ جزیرہ کے قریب آئے تو ہم نے ان پر بلیو
کی لیکن بلیو لائن کی فائرنگ کے باوجود وہ ہلاک نہیں ہو
صرف بے ہوش ہو گئے۔ ہم نے انہیں باہر نکالا اور پھر ان
برسا کر ان کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے
طرف دیکھتے ہوئے کہا اور کمانڈر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"اوہ۔ ویری گڈ۔ کتنے افراد ہیں۔ اوور"...... کرنل

پوچھا۔
"ایک سوئس نژاد عورت ہے اور پانچ پاکیشیائی مرد ہیں۔
اوور"...... کیپٹن مقاکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اچھا یہ بتاؤ کہ تمہاری مجھ سے پہلے ٹرانسمیٹر پر کیا
تھی۔ وہ بات مختصر طور پر دوہراؤ۔ اوور"...... اچانک کر
نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا

یں یہ بات پوچھ رہا ہے۔ اسے یقیناً یہ شک گزرا ہو گا کہ
پٹن مقاکو کی آواز میں عمران تو اس سے بات نہیں کر رہا
نل جوشن کی بات سن کر کیپٹن مقاکو اور کمانڈر دونوں کے
حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ ظاہر ہے انہیں کرنل جوشن
ات سمجھ نہ آ سکتی تھی۔
"کیا مطلب ہے سر۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سر۔ اوور"۔ کیپٹن
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ پاکیشیائی ایجنٹوں میں سے
دوسروں کی آواز اور لہجے کی اس طرح نقل کر لیتا ہے کہ اصل
نقل کو پہچانا نہیں جا سکتا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔
"میں اصل کیپٹن مقاکو بول رہا ہوں سر۔ اوور"...... کیپٹن
و نے کہا۔
"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ سمجھے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے
بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو کیپٹن مقاکو نے گفتگو دوہرانا
کر دی۔
"ہاں۔ ٹھیک ہے اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم اصل ہو۔ کیا
تمہارے پاس ہیلی کاپٹر ہے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے اس بار
اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔
"نہیں جناب۔ اوور"...... کیپٹن مقاکو نے جواب دیا۔
"اوکے۔ میں اپنے ہیلی کاپٹر پر تمہارے پاس پہنچ رہا ہوں۔ میں

ان ایجنٹوں کی لاشیں اپنے ساتھ ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر لے گا۔اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔اوور"...... کیپٹن مقاکو نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپٹن مقاکو نے ٹرانسمیٹر آف

"سر اب انہیں گولی مار دی جائے"...... کیپٹن ٹرانسمیٹر آف کر کے ساتھ کھڑے ہوئے کمانڈر سے مخاطب ہو!

"ہاں۔ اب مجبوری ہے لیکن پہلے میرے ساتھ آؤ میں خصوصی ہدایات دینا چاہتا ہوں"...... کمانڈر نے کہا اور واپس اس طرف کو مڑ گیا جدھر سے وہ آیا تھا اس کے پیچھے مقاکو بھی چل پڑا جبکہ دونوں مشین گنوں سے مسلح سپاہی کھڑے رہ گئے۔وہ اب بڑی رحم بھری نظروں سے عمران اور ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے۔

"یہاں تم سمیت کتنے آدمی موجود ہیں"...... عمران نے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"بیس بائیس ہیں۔ کیوں"...... ان میں سے ایک نے دیتے ہوئے کہا۔

"تم لوگوں کی کیا پوزیشن ہے۔ ہم نے فوری ایکشن ہے"۔ عمران نے اس سپاہی کے کیوں کا جواب دینے کی بجائے ساتھیوں کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"...یں نے رسیاں کاٹ لی ہیں باس"...... سب سے آخر میں ...وئے ٹائیگر نے کہا۔

"...بھی رسیاں کھول لیں گے"...... باقی ساتھیوں نے کہا۔

"...تم کس زبان میں بات کر رہے ہو اور کیوں"...... ایک ...ے تیز لہجے میں کہا۔

"...ایک دوسرے سے اس کی آخری خواہش پوچھ رہے ہیں۔ تم ...تو اپنی آخری خواہش بتا سکتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ...جواب دیا۔ اسی لمحے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ ہونے کی آواز ...ی اور دونوں سپاہی بے اختیار اس کی طرف کو مڑے ہی تھے ...مران نے رسیور کو جھٹکا دیا اور اس کے جسم پر بندھی ہوئی ...ں ...ٹ کر نیچے اس کے قدموں میں جا گریں۔چونکہ اس عمل ...کوئی آواز پیدا نہ ہوئی تھی اور ویسے بھی ہیلی کاپٹر اب ان درختوں ...اوپر سے گزر رہا تھا جن کے نیچے یہ لوگ موجود تھے اس لئے ...ان کو یہ پتہ ہی نہیں چل سکا اور ان کی نظریں عام انسان کی ...انی کمزوری کے مطابق سر پر سے گزرنے والے ہیلی کاپٹر پر ہی جمی ...ئی تھیں کہ عمران نے یکلخت تیزی سے دوڑ کر ان دونوں پر حملہ کر ...دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران نے ایک سپاہی کے ہاتھ ...مشین گن چھین لی اور دونوں کو اس انداز میں دھکا دیا کہ وہ ...بے اختیار چیختے ہوئے نیچے جا گرے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ ...سنبھلتے ٹائیگر بھی دوڑ کر ان کے پاس پہنچا اور اس نے

دوسرے سپاہی کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف گری ہوئی مشین
جھپٹ لی۔ عمران نے گن جھپٹتے ہی اسے نال سے پکڑا اور ا
لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ایک اٹھتے ہوئے
کے سر پر گن کا دستہ پوری قوت سے پڑا اور وہ چیخ مار کر نیچے گرا
کہ ٹائیگر نے اچھل کر دوسرے اٹھتے ہوئے سپاہی کے جسم پر
انداز میں لات ماری اور وہ جیسے ہی نیچے گرا ٹائیگر نے گن کو نال
پکڑ کر اس کے سر پر دستہ پوری قوت سے مار دیا۔ عمران ضرب
ہی تیزی سے اس طرف کو مڑا جدھر کمانڈر اور کیپٹن مقاکو گئے
لیکن کیپٹن مقاکو جب اسے آتا دکھائی نہ دیا تو عمران دوبارہ
گیا۔ اسی لمحے ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی رسیاں توڑ کر
آپ کو آزاد کر چکے تھے۔

"درختوں کی اوٹ لے کر اس طرف کو جاؤ جدھر یہ لوگ گئے
اور اسلحہ حاصل کرو۔ کوشش کرنا کہ حتی الوسع اس وقت
فائرنگ نہ ہو جب تک سب ساتھیوں کے پاس اسلحہ نہ آجائے
دائیں طرف سے چکر کاٹ کر جاؤں گا اور ٹائیگر بائیں طرف سے
عمران نے جلدی جلدی کہا اور پھر وہ گن لے کر دائیں طرف در
میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گیا ہو گا
اچانک اسے بائیں طرف سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے
اور عمران کے بے اختیار ہونٹ بھینچ گئے ۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ
فائرنگ ٹائیگر کی طرف سے ہوئی ہے اور وہ جانتا تھا کہ ٹائیگر اس

نہ باوجود عام حالات میں بھی کبھی فائرنگ نہیں کر سکتا اور
لہ جزیرے پر موجود باچان نیوی کے تمام افراد ہوشیار ہو
گے اس لئے وہ خود بھی محتاط ہو گیا تھا لیکن اس نے اپنے قدم
لئے اور پھر وہ جیسے ہی تھوڑا سا آگے گیا اسے ایک سائیڈ پر
ے جھنڈ میں ایک کیبن نظر آنے لگ گیا۔ وہ تیزی سے اس
ی اوٹ میں ہو گیا کیونکہ اس نے کیبن کے دروازے سے
جوانوں کو تیزی سے نکل کر بائیں طرف دوڑتے ہوئے دیکھ لیا
اس وقت تک وہاں رکا جب تک کہ کیبن سے سپاہی نکلتے
جب یہ سلسلہ بند ہو گیا تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر گھوم کر
کیبن کی عقبی طرف چلا گیا۔ اسی لمحے دور سے تیز فائرنگ کی
آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے دو دشمن فوجیں پوری قوت سے
دوسرے سے ٹکرا گئی ہوں۔ عقبی طرف کا چکر کاٹ کر عمران
بار پھر سامنے کی طرف آیا۔ اب ادھر کوئی نہ تھا۔ کیبن کا دروازہ
تھا۔ عمران تیزی سے اندر گیا تو اس کے منہ سے بے اختیار
سی آواز نکل گئی کیونکہ یہ کیبن باقاعدہ اسلحہ خانہ تھا یہاں نہ
جدید مشین گنیں، اس کے میگزین موجود تھے بلکہ پانی میں
نے والے ہر قسم کے میزائل اور دوسرا اسلحہ بھی موجود تھا۔
کیبن سے باہر نکلا اور پھر عقبی طرف جا کر وہ تیزی سے پیچھے ہٹتا
دور سے فائرنگ کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔
پیچھے ہٹ کر کھڑا رہا اور پھر اس نے بھی مشین گن کا رخ لکڑی

کے اس کیبن کی عقبی دیوار کی طرف کر کے فائر کھول دیا اور
جیسے ہی عقبی دیوار سے ٹکرا کر اندر غائب ہوئیں چند
خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر جس طرف خوفناک زلزلے کی
گڑگڑاہٹ کی آوازیں آتی ہیں اس طرح کی آوازیں سنائی
عمران تیزی سے مڑ کر بے تحاشہ ساحل کی طرف دوڑتا چلا گیا
وہ تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اچانک ایسا خوفناک اور کا
دھماکہ ہوا کہ دوڑتا ہوا عمران بے اختیار اچھل کر زمین پر
منہ جا گرا۔ دھماکے اب تسلسل سے ہونے لگ گئے تھے
توپوں سے مسلسل فائرنگ کی جا رہی ہو۔ تھوڑی دیر
دھماکے قدرے آہستہ ہوئے تو عمران تیزی سے اٹھا اور پھر
ہی ایک گھنے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ کیپٹن
اور اس کے ساتھی ان دھماکوں سے بہرحال یہ سمجھ لیں گے
اسلحہ خانہ تباہ کر دیا گیا ہے اس طرح ان کی توجہ یہ سوچ
جائے گی کہ اس طرف بھی عمران کے ساتھی موجود ہیں
طرف سے فائرنگ ہو رہی تھی یہ اس کی قطعی مخالف سمت
لئے لامحالہ وہ فوجی تربیت کی وجہ سے سمجھیں گے کہ انہیں
طرف سے گھیرا جا رہا ہے اس لئے وہ جنگی حکمت عملی کے
ہٹنے کی کوشش کریں گے تاکہ دونوں سائیڈوں کو کور کر
یہی عمران کا مقصد تھا۔ دھماکوں کی آوازوں کے ساتھ ہی
کی آوازیں ختم ہو گئی تھیں اس لئے عمران یہی سمجھا تھا

اور اس کے ساتھی لامحالہ فائرنگ بند کر کے پیچھے ہٹ رہے
گے۔
"عمران صاحب۔ عمران صاحب" ...... اچانک دور سے صفدر کی
سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔
"کیا بات ہے صفدر" ...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور اس
ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اوپر سے درخت کی نچلی موٹی
اور گیا کہ اگر اس کی آواز سن کر اس پر فائر کھولا جائے تو
کرنے والے کا نشانہ خطا رہ جائے۔
"عمران صاحب۔ سب باچانی ختم ہو چکے ہیں" ...... اس بار
قدرے قریب سے آواز سنائی دی تو عمران نے درخت سے
چھلانگ لگا دی۔
"کیسے ممکن ہے" ...... عمران نے درخت کے تنے کی اوٹ لیتے
حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن چند لمحوں بعد جب اس نے
درخت کی اوٹ سے صفدر کو نکل کر اپنی طرف آتے دیکھا تو
درخت کی اوٹ سے باہر آ گیا۔
"عمران صاحب۔ یہ دھماکے آپ نے کئے ہیں" ...... صفدر نے
آتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ ان کا اسلحے سے بھرا ہوا کیبن تباہ کیا ہے لیکن اتنی جلدی
کیسے ختم ہو گئے" ...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔
"ساحل کی طرف سے فائرنگ ہوتے ہی ہم پھیل کر آگے بڑھے

اوو پھر ہم نے چار مسلح آدمیوں کو دوڑ کر اس طرف جاتے
طرف سے فائرنگ ہو رہی تھی۔ وہ ہمارے قریب سے گزر رہے
ان میں کیپٹن مقاکو بھی تھا۔ ہم نے ان پر اچانک حملہ کر دیا
ان سے اسلحہ چھین کر ان پر فائر کھول دیا۔ اس دوران
دوڑتا ہوا آ گیا اور پھر ہمیں اس طرف سے جدھر آپ تھے
افراد کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں لیکن وہ ہم سے کچھ
دوڑتے ہوئے شمالی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہم ان کے پیچھے گئے
نے دیکھا کہ ایک بڑے کیبن کے سامنے بارہ مسلح افراد موجو
اور وہ سب اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہے تھے کہ جیسے انہیں
بے چینی سے تلاش ہو۔ شاید وہ کیپٹن مقاکو کو تلاش کر رہے
ہم نے ان پر پھیل کر فائر کھول دیا۔ ان میں سے چند نے پوزیشن
کر فائر کھولا لیکن اسی لمحے آپ کی سائیڈ سے خوفناک دھماکو
سلسلہ شروع ہو گیا تو وہ لوگ بے تحاشہ انداز میں دوڑ کر ساحل
طرف جانے لگے۔ ہم نے ان کا تعاقب کیا اور پھر ان سب کو
جبکہ ٹائیگر، تنویر اور جولیا نے علیحدہ علیحدہ پھیل کر باقی جزیرہ
جائزہ لینا شروع کر دیا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ دھماکے آپ کی طرف
ہوئے ہیں اس لئے ٹائیگر اور کیپٹن شکیل کو وہیں چھوڑ کر میں
کی طرف آ گیا اور کسی طرف سے بھی مزاحمت نہ ہوئی تھی اس
میں سمجھ گیا کہ جزیرے پر اتنے ہی افراد موجود تھے"...... صفدر
قریب آ کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں

وہ دونوں اس طرف کو بڑھ گئے جدھر کیبن تھا۔ جب
صفدر وہاں پہنچے تو وہاں باقی ساتھی موجود تھے۔
ے جزیرے میں ہمارے علاوہ اور کوئی زندہ آدمی موجود
تنویر نے کہا۔
اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ کہیں اچانک ہم پر فائرنگ نہ
جائے"...... عمران نے تیز نظروں سے ارد گرد کا جائزہ لیتے
کہا۔
ہاں۔ ہم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے"...... اس بار جولیا نے
ان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
یہاں غوطہ خوری کے لباس موجود ہوں گے وہ اٹھاؤ اور انہیں
پانی میں کود جاؤ۔ صرف میں اکیلا یہاں رہوں گا کیونکہ کرنل
ایلی کا پڑا اتارنے سے پہلے لامحالہ کیپٹن مقاکو سے بات کرے
صرف میں ہی اسے کیپٹن مقاکو کی آواز میں جواب دے سکتا
عمران نے کہا۔
لیکن عمران صاحب اگر اس نے یہاں پہلے بے ہوش کر دینے
فائر کر دی تب"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
اسی لئے تو تمہیں پانی میں بھیج رہا ہوں۔ جلدی کرو۔ ہاکاڈو یہاں
زیادہ دور نہیں ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے بے چین سے
کہا اور پھر عمران کے ساتھی تیزی سے کیبنوں کی طرف دوڑ
جولیا وہاں کھڑی رہی۔

"اگر انہوں نے یہاں میزائل فائر کر دیئے تو تمہاری جان
لاحق ہو جائے گا اس لئے تم ٹرانسمیٹر اٹھا کر ہمارے ساتھ چلو
نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔
"تمہارے خلوص کا شکریہ۔ تم فکر نہ کرو ایسا نہیں ہو
پانی میں ٹرانسمیٹر صحیح کام نہیں کرے گا"..... عمران نے
ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد سارے ساتھی واپس آ گئے اور پھر
ایک لباس عمران کی طرف اور دوسرا جولیا کی طرف بڑھا دیا اور
وہ اپنے پہلے والے لباس کے اوپر غوطہ خوری کا لباس
مصروف ہو گئے جبکہ ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر لا کر عمران کو دے
وہی ٹرانسمیٹر تھا جس پر کیپٹن مقاکو نے کرنل جوشن کی کال
کی تھی۔

"تم بھی غوطہ خوری کا لباس پہن لو"..... عمران نے
اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔
"باس۔ ایک آدمی نے اچانک درخت پر سے مجھ پر فائر
تھا اس لئے مجھے مجبوراً فائرنگ کرنا پڑی تھی"..... ٹائیگر نے
"اب چھوڑو اسے۔ اب اس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔
لوگوں کی بدقسمتی تھی کہ یہ آسانی سے تم لوگوں کے ہاتھوں
ہو گئے ورنہ یہ تربیت یافتہ فوجی تھے اگر یہ ذرا بھی سنبھل
میں سے چند کی موت یقینی ہو جاتی اس لئے میں نے
فائرنگ سے منع کیا تھا۔ بہرحال اب یہ مسئلہ ختم ہو

نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
ایک طرف رکھا اور پھر غوطہ خوری کا لباس پہننا شروع کر
نا لباس اٹھائے ایک سائیڈ پر چلا گیا۔ باقی ساتھی بھی
اپنے لباس پہننے میں مصروف تھے۔ ابھی عمران نے لباس پہنا
ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنا شروع ہو گئی اور عمران
بے اختیار چونک پڑے۔
ں کی اوٹ لے کر ہاکاڈو کی مخالف سمت میں جا کر پانی
ہاؤ۔ جلدی کرو"..... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو سارے
ں سے اس طرف کو بڑھ گئے جو ہاکاڈو سے مخالف سمت میں
ن نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"..... ٹرانسمیٹر سے کرنل
ی آواز سنائی دی۔
ں۔ کیپٹن مقاکو اٹنڈنگ۔ اوور"..... عمران نے کیپٹن
لہجے اور آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کیپٹن مقاکو۔ کیا پوزیشن ہے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی۔
کرنل جوشن نے پوچھا۔
"وہ کافی دیر پہلے ہلاک ہو چکے ہیں جناب۔ میں نے آپ کو بتایا
"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تمہارے اور میرے درمیان آخری بات کیا ہوئی تھی۔ وہ بتاؤ۔
دوسری طرف سے کرنل جوشن نے کہا۔

"کیا آپ پھر یقین کرنا چاہتے ہیں۔ اوور"...... عمران نے
"ہاں۔ یہ ضروری ہے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا
نے آخری بات بتا دی۔ ظاہر ہے وہ اس کے سامنے ہوئی تھی
اسے یاد تھی۔
"اوکے۔ اب یہ بتاؤ کہ تمہارے اس جزیرے پر تم
آدمی موجود ہیں اور یہاں اسلحے کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"......
طرف سے کہا گیا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔
"یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں جناب۔ کیا کوئی خاص
اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ اوور"...... کرنل
غصیلے لہجے میں کہا۔
"جناب مجھ سمیت بائیس افراد یہاں موجود ہیں او
ہمارے پاس پانی میں استعمال ہونے والا ہے کیونکہ
پانی کے ساتھ ہے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔
"اوکے۔ ہم آ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری
کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرا
کر دیا۔
"یہ کرنل جوشن اب اس جزیرے کو بھی تباہ کرنا چاہتا
لئے جلدی کرو۔ ہمیں ایک لانچ میں پہنچنا ہو گا۔ جلدی کر
نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس طرف کو بڑھتے ہوئے کہا جدھر

تھیں اور باقاعدہ گھاٹ بنا ہوا تھا۔
ین لانچ تو انہیں دور سے نظر آ جائے گی عمران صاحب"۔
نے کہا۔
م اسے کسی کھاڑی میں چھپا دیں گے۔ اب وہ جزیرے پر ایٹم
انے سے رہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں
ے۔ مشین گنیں انہوں نے اٹھائی ہوئی تھیں جبکہ غوطہ
ے لئے مخصوص جوتے ان کی بیلٹس سے بندھے ہوئے تھے۔
یر بعد وہ گھاٹ پر پہنچ گئے۔ وہاں آٹھ لانچیں موجود تھیں۔
نے ایک لانچ کھولی جبکہ باقی ساتھی تیزی سے مناسب کھاڑی
ش کے لئے پانی میں اتر گئے اور تھوڑی دیر بعد شمالی طرف ایک
تلاش کر لی گئی اور پھر اس لانچ کو اس کھاڑی میں لے جا کر
از میں چھپا دیا گیا کہ وہ اوپر سے کسی صورت بھی نظر نہ آ سکتی

یں یہاں کھاڑی میں رہوں گا۔ ہو سکتا ہے کہ کرنل جوشن
کال کرے۔ تم پانی میں اتر جاؤ لیکن جزیرے سے تم سب نے
سلے پر رہنا ہے کیونکہ کرنل جوشن فوجی آدمی ہے اس لئے ہو
ہے کہ وہ جزیرے کی سائیڈوں پر بھی میزائل فائر کر دے"۔
نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور سب نے نہ
اثبات میں سر ہلا دیئے بلکہ مشین گنیں وہیں کھاڑی میں ہی
ہ باہر نکلے اور پھر تیزی سے پانی میں غوطے لگا گئے۔ عمران

کھاڑی کی سائیڈ میں ایک بڑے پتھر کی اوٹ میں اس انداز
گیا کہ وہ باہر کا نظارہ بھی اچھی طرح کر سکے۔ یہ کھاڑی چونکہ
مخالف سمت میں تھی اس لئے ظاہر ہے کرنل جوشن کا ہیلی کا
طرف سے آتا تو دکھائی نہ دے سکتا تھا لیکن اس کے باوجود
پوری طرح چوکنا تھا کیونکہ کرنل جوشن کی طرف سے کوئی بھی
کیا جا سکتا تھا۔ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ کرنل جوشن خاموشی سے
کاپٹر جزیرے پر اتار دے اور یہ بھی ممکن تھا کہ وہ پہلے جزیرے
ہوش کر دینے والی گیس فائر کرے اور یہ بھی ہو سکتا تھا
جزیرے پر میزائل فائر کر کے اپنی طرف سے عمران او
ساتھیوں کی حتمی موت کا یقین کرے اور پھر یہ بھی ہو
اپنے ساتھ ریڈ آرمی کے تربیت یافتہ آدمی لے آئے اور ا
جزیرے پر اتار دے اور پھر خود اترے۔ ہر قسم کا امکان موجو
یہی وجہ تھی کہ عمران پوری طرح چوکنا تھا۔ کچھ دیر بعد اچانک
آسمان پر ایک دھبہ دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کے نقطہ نظر سے
ہیلی کاپٹر کا بھی ہو سکتا تھا لیکن اس طرف چونکہ ہاکاؤو نہیں
لئے ظاہر ہے کرنل جوشن کی بجائے کوئی دوسرا ہیلی کاپٹر بھی
تھا لیکن کس کا۔ ظاہر ہے اس سوال کا جواب اس کے پاس
تھا۔ دھبہ آہستہ آہستہ بڑا ہوتا جا رہا تھا اور عمران کی نظریں
ہوئی تھیں پھر اچانک اس کے ساتھ پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر
کی آواز بلند ہوئی تو عمران چونک پڑا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا

یں اس دھبے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کا
ایا۔
ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... کرنل جوشن کی

۔ کیپٹن مقاکو بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے
لی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
مقاکو۔ تمہارے پاس لانچیں تو ہوں گی۔ اوور"۔ کرنل
ہا۔
۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا لیکن اس کے ذہن
ی گھنٹی بج اٹھی۔
تم اپنے تمام آدمیوں سمیت لانچوں پر سوار ہو کر کھلے
یں چلے جاؤ۔ فوراً۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔
یں جناب۔ ہم اسٹیشن کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں جناب۔
مران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
یہ حکم ہے چیف آف ریڈ آرمی کا اور یہ حکم باچان کے مفاد
ما رہا ہے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں

ی سر۔ اس کے لئے مجھے پہلے کمانڈر سیکشن ہیڈ کوارٹر سے
اجازت لینی پڑے گی کیونکہ اس طرح اس قدر اہم اسٹیشن کو
قومی جرم ہے۔ میرا اور دوسرے جوانوں کا کورٹ مارشل

بھی ہو سکتا ہے۔اوور"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے
"ٹھیک ہے پھر رہنے دو۔ ہم تمہارے جزیرے کے
رہے ہیں۔اوور اینڈ آل"...... کرنل جوشن نے کہا اور اس
ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران سمجھ گیا کہ اب لازماً کر
جزیرے پر میزائل یا بم فائر کر دے گا۔ وہ اپنے طور پر چا
کیپٹن مقا کو اور اس کے آدمی لانچوں میں بیٹھ کر کھلے سمند
جائیں۔ اس طرح وہ ہلاک ہونے سے بچ جائیں گے لیکن
عمران اس کی یہ خواہش پوری نہ کر سکتا تھا کیونکہ اس
پوزیشن ظاہر ہو جاتی اور پھر وہ کھلے سمندر میں آسانی
جاتے۔ اب وہ دھبہ کافی بڑا ہو گیا تھا اور یہ واقعی ہیلی
عمران کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد تیز
کاپٹر قریب آگیا تو عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ
کیونکہ اس نے اس پر ریڈ آرمی کا مخصوص نشان چیک کر
کا مطلب تھا کہ کرنل جوشن انتہائی محتاط ہے اور وہ جان
چکر کاٹ کر مخالف سمت کی طرف سے آیا ہے تاکہ اگر عم
کے ساتھی جزیرے پر زندہ موجود ہوں تو وہ انہیں چیک
چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر عمران کے سر کے اوپر سے گزرتا ہ
چلا گیا۔ اب عمران کے کان اس کی آواز پر لگے ہوئے تھے
کاپٹر کی آواز دور ہوتی چلی جا رہی تھی اور پھر آواز سنائی دینی
تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے لیکن تھوڑی دیر بع

ایک بار پھر سنائی دینے لگی اور پھر وہ لمحہ بہ لمحے تیز ہوتی چلی
چند لمحوں بعد وہ آواز جزیرے کے اوپر سنائی دینے لگی اور پھر
انتہائی خوفناک دھماکے ہونا شروع ہو گئے ۔ دھماکے اس
دار تھے کہ زمین بری طرح لرزنے لگی تھی۔ کافی دیر تک
طرف دھماکے ہوتے رہے اور پھر یکلخت مشین گن کی
ی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ فائرنگ سائیڈوں پر ہو رہی
تھوڑی دیر بعد عمران کے سامنے والے سمندر میں انتہائی تیز
شروع ہو گئی۔ فائرنگ ساحل سے کافی فاصلے تک دائرے کی
ت میں کی جا رہی تھی۔ عمران چاہتا تو مشین گن سے اس ہیلی
نشانہ بنا سکتا تھا لیکن چونکہ یہ اس کے فائدے میں نہ تھا اس
ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔ اس کا مقصد کرنل جوشن کو
پکڑنا تھا اور اسے معلوم تھا کہ کرنل جوشن جب پوری طرح
مطمئن ہو جائے گا تو پھر وہ ہیلی کاپٹر کو جزیرے کی سطح پر اتارے گا
اس وقت اسے پکڑا جا سکتا تھا اور اگر اس کے ساتھ ایلفرڈ بھی ہوا
معاملہ جلد ہی نمٹ جائے گا اس لئے وہ خاموش بیٹھا رہا۔ اب ہیلی
اس کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا لیکن اس کی آواز کے ساتھ
ساتھ فائرنگ کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں اور پھر یہ آوازیں
آہستہ آہستہ غائب ہوتی چلی گئیں تو عمران سمجھ گیا کہ ہیلی کاپٹر اب
ے کی دوسری طرف چلا گیا ہو گا لیکن جب کافی دیر تک ہیلی کاپٹر
واز ہی نہ سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ کہیں کرنل جوشن واپس تو نہیں چلا گیا"......
ایک خیال کے تحت بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے ٹرانسم
سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا
اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔ کرنل
واقعی حد درجہ احتیاط سے کام لے رہا تھا۔ یہ کال چیکنگ کے
اس لئے ظاہر ہے عمران نے ٹرانسمیٹر آن نہ کیا۔ کافی دیر تک
آواز سنائی دیتی رہی پھر خاموشی چھا گئی تو عمران اٹھا۔ اس نے
مشین گن لی اور پھر وہ کھاڑی سے نکل کر بڑے محتاط انداز میں
جزیرے پر آ گیا تو وہاں واقعی مکمل تباہی ہو چکی تھی۔ بے شمار د
گر گئے تھے اور پورے جزیرے کی زمین جگہ جگہ سے ادھڑی ہوئی
تمام کیبن بھی مکمل طور پر تباہ ہو چکے تھے۔ عمران نے ہونٹ
لئے اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا لیکن جب وہ دوسری طرف
وہاں دور دور تک آسمان پر کوئی ہیلی کاپٹر نظر نہ آرہا تھا۔ اسی
نے پانی میں ہلچل سی دیکھی۔ وہ چونک کر اس جگہ کو دیکھنے لگا
لمحوں بعد اس کے ساتھی ایک ایک کر کے اوپر چڑھتے چلے
انہوں نے سروں پر موجود ہیلمٹ ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے۔
"عمران صاحب۔ ہیلی کاپٹر تو چلا گیا ہے"...... صفدر
سب سے آگے تھا اوپر آتے ہوئے کہا۔
"چلا گیا ہے۔ کہاں۔ کس طرف"...... عمران نے چونک
پوچھا۔

اکاڈو کی طرف ہی گیا ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔
یرت ہے۔ کرنل جوشن اس قدر خوفزدہ ہے کہ اس قدر
باری اور کال کر لینے کے باوجود جزیرے پر نہیں اترا"۔
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
اری مشقت بے کاری ہی گئی"...... جولیا نے منہ بناتے
ہا۔
ب بچ گئے ہیں۔ کیا اتنا کافی نہیں ہے"...... عمران نے
تے ہوئے کہا۔
لیکن ہمارے مشن کا کیا ہوگا۔ اوہ ہاں۔ وہ ٹرانسمیٹر تو موجود
و پاپائی ڈیفنس سیکرٹری سے بات کر لو"...... جولیا نے کہا۔
اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے

تم تو خود کرنل جوشن کو یہ دھمکیاں دے رہے تھے پھر فائدہ
نہیں ہوگا"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔
اس لئے کہ ڈیفنس سیکرٹری جیسی مخلوق براہ راست کوئی
نہیں لیا کرتی۔ وہ پہلے انکوائری کرائے گا اور کرنل جوشن کی
ان میں جو پوزیشن ہے وہ کسی بھی انکوائری کمیٹی پر اثرانداز ہو
ہے اور ویسے بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنا شکار خود مارا کرتی
اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ ہم پاکاڈو جائیں اور پھر وہاں سے
دیا جائیں یا چیف کو کہیں کہ ایکریمیا سے مار کو تھم ریز کی ایجنٹ

ریز منگوائیں اور مشن مکمل کریں"...... عمران نے کہا۔
"یہ مار کو تھم ریز چھچھوندر کی طرح گلے میں اٹک گئی ہے۔نہ
نہ اگلنے کی"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"مکروہ اور غلیظ چیزوں کے نام نہ لیا کرو۔مجھے کراہت
جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تنویر اپنے بارے میں کہہ رہا تھا"...... عمران نے
ہوئے کہا۔
"کیا۔کیا مطلب۔یہ تم مجھے چھچھوندر کہہ رہے ہو"...
نے یکلخت بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"میرا مطلب تھا کہ تم چھچھوندر کی جگہ اپنا نام لے لیتے تو
جولیا کو کراہت تو نہ ہوتی اور محاورہ بھی سب کو سمجھ آجاتا"
نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس
"اب یہ فضول باتیں ہی کرتے رہو گے یا کوئی کام
ہے"۔جولیا نے کہا۔
"اب یہی کام رہ گیا ہے کہ کھاڑی سے لانچ باہر نکالی جا
ٹارزن کی واپسی شروع"...... عمران نے کہا اور اس بار جولیا
ہنس پڑی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب لانچ میں بیٹھے تیزی
سمندر میں سفر کرتے ہوئے ہاکاڈو کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے
"عمران صاحب۔ہیلی کاپٹر"...... اچانک صفدر نے چیختے
کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک کر اس طرف

اشارہ کر رہا تھا۔واقعی دور سے ایک ہیلی کاپٹر کافی تیز
ان کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا۔
یہ۔لانچ سے نیچے اتر جاؤ۔مجھے پتہ ہوتا تو غوطہ خوری کے
سامان لے لیتا۔جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور اس کے
اس نے سمندر میں چھلانگ لگا دی۔اس کے ساتھی بھی
نیچے اتر گئے۔چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ان کے سروں پر پہنچ گیا
ہی سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر آہستہ آہستہ کافی دور جا کر
غائب ہو گیا۔چونکہ وہ کافی بلندی پر تھا اس لئے اس پر
لوئی نشان بھی انہیں نظر نہ آیا تھا۔جب ان کی تسلی ہو گئی کہ
یہ واقعی جا چکا ہے تو وہ دوبارہ لانچ پر سوار ہو گئے اور لانچ ایک
ناسی تیز رفتاری سے سمندر میں دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی
ل مران کے ساتھی مطمئن تھے لیکن عمران کی پیشانی پر ابھر
والی لکیریں بتا رہی تھیں کہ وہ کسی گہری سوچ میں غرق ہے۔
یرا خیال ہے کہ ٹرانسمیٹر پر چیف کو تمام حالات بتا دیئے
...... جولیا نے کہا۔
اکہ یہ حالات اطمینان سے کرنل جوشن تک پہنچ جائیں"۔
نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جولیا کے چہرے پر یکلخت قدرے
ں کے تاثرات ابھر آئے۔
تو پھر کیا ہو جائے گا۔ویسے بھی تو ہمارا مشن ابھی تک ناکام ہی
ا کرنل جوشن کو معلوم ہو بھی جائے گا کہ ہم زندہ ہیں تو پھر

کیا ہو جائے گا"...... تنویر نے کہا۔ وہ شاید جولیا کے
شرمندگی کے ابھر آنے والے تاثرات کو برداشت نہ کر سکا تھا
"ہو گا یہ کہ اب تک تو وہ مطمئن ہو گا کہ ہم ہلاک
اس کے بعد اسے معلوم ہو جائے گا کہ ایسا نہیں ہوا اور
سکتا ہے کہ ہماری موت کے یقین کے بعد وہ خود ہی جزیرہ
اوپن کر دے کیونکہ بہرحال ڈولفن نے اپنا مشن تو مکمل کر
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس بار تنویر کے
بھی بے اختیار ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے جبکہ با
بے اختیار مسکرانے لگے۔

نل جوشن اور ایلفرڈ دونوں ہاکاڈو میں ریڈ آرمی کے سیکشن
لارز کے ایک کمرے میں موجود تھے۔
رنل جوشن تمہاری اس قدر احتیاط کی مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی۔
لگ رہا ہے کہ جیسے تم انہیں ناقابل تسخیر سمجھتے ہو"...... ایلفرڈ
نہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں ابھی تھوڑی دیر پہلے ہیلی کاپٹر پر
ارانگو پر میزائل فائر کرنے اور فائرنگ کرنے کے بعد واپس
پہنچے تھے۔
تم نہیں جانتے ایلفرڈ جبکہ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں اور
وقت تمہارا تو صرف پریس سیکشن داؤ پر لگا ہوا ہے جبکہ میرا پورا
بلکہ زندگی داؤ پر لگ چکی ہے"...... کرنل جوشن نے انتہائی
یدہ لہجے میں کہا۔
جب تم نے تسلی کر لی ہے کہ لانچیں بھی وہاں موجود تھیں اور

یہ لوگ بھی جزیرے پر موجود تھے اور جزیرے پر تم نے میزا
بارش کر دی پھر جزیرے کی سائیڈوں میں کھلے سمندر میں بھی
فائرنگ کرائی اس کے بعد ان کے زندہ بچ جانے کا کیا سکوپ
جاتا ہے۔ ہمیں وہاں اتر کر چیکنگ بھی کر لینی چاہئے تھی اور
لاشیں یا ان کے ٹکڑے ہی اٹھا کر لے آتے تاکہ مسئلہ کسی طر
ہو سکے"...... ایلفرڈ نے کہا۔

"میں نے ہیلی کاپٹر پر آدمی بھیج دیئے ہیں۔ وہ چیکنگ کر
رپورٹ دیں گے۔ میں اپنی اور تمہاری جان کو رسک میں نہیں
چاہتا تھا۔ اگر یہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں تو اس سے کوئی فرق
پڑتا کہ ان کی لاشیں مکمل یہاں پہنچتی ہیں یا چند ٹکڑوں میں
جوشن نے کہا اور اس بار ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک باچانی اندر داخل ہوا۔ اس نے
اٹھا رکھی تھی جس میں شراب کی بوتل اور دو جام موجود تھے۔
دونوں جام اور شراب کی بوتل ان کے درمیان موجود میز پر ر
خاموشی سے واپس چلا گیا۔ کرنل جوشن نے بوتل کھول کر
جاموں میں شراب ڈالی اور پھر ایک جام اٹھا لیا۔ ایلفرڈ نے
اٹھایا اور وہ دونوں شراب پینے میں مصروف ہو گئے۔ پھر ابھی
بوتل ہی خالی ہوئی تھی کہ پاس تپائی پر پڑے ہوئے
ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی اور کرنل جوشن نے چو
ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے اپنے سامنے میز پر رکھ کر اس نے اس

دیا۔
"ہیلو۔ ہیلو۔ کیپٹن شونو کالنگ۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز

"یس۔ کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے کیپٹن شونو۔
کرنل جوشن نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا اور
کے چہرے پر بھی اشتیاق کے تاثرات ابھر آئے۔
"میں جزیرے سے بول رہا ہوں۔ جزیرہ مکمل طور پر تباہ ہو چکا
یہاں انسانی لاشوں کے ٹکڑے ہر طرف بکھرے ہوئے نظر آ
ہیں لیکن جناب ان ٹکڑوں میں کسی ایشیائی کی لاش کا کوئی ٹکڑا
مل سکا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کیپٹن شونو نے جواب
کرنل جوشن کے ساتھ ساتھ ایلفرڈ بھی چونک پڑا تھا۔
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ لوگ وہاں موجود
جب ہم نے وہاں میزائل فائر کئے تھے۔ لانچیں بھی وہاں موجود
نہیں ہم نے میزائل مار کر تباہ کر دیا ہے۔ اچھی طرح تلاش
اوور"...... کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"میں نے مکمل تلاشی لینے کے بعد آپ کو کال کی ہے جناب۔
یہاں غوطہ خوری کے لباس صحیح سلامت موجود ہیں اور ان کی
سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں تھوڑا عرصہ پہلے باقاعدہ استعمال
ہے اور سرا ایک خالی لانچ کو بھی میں نے کھلے سمندر میں تیرتے
دیکھا تھا۔ اوور"...... کیپٹن شونو نے کہا تو کرنل جوشن ایک

بار پھر چونک پڑا۔

"خالی لانچ کھلے سمندر میں کیسے پہنچ سکتی ہے۔ وہاں لانچوں کو ہم نے خصوصی طور پر نشانہ بنایا تھا اور پھر غوطہ لباس۔ یہ کیسے صحیح سلامت بچ سکتے ہیں۔ اس کا مطلب لوگ وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ تم اس دوبارہ چیک کرو اور سنو تم نے کافی بلندی سے اس کی چیکنگ ہے نیچے نہیں جانا ورنہ یہ لوگ ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس ہی رابطہ ختم ہوا تو کرنل جوشن نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین کر دیئے۔

"یس۔ کیپٹن شابو بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم دوسری طرف سے سیکشن انچارج کیپٹن شابو کی آواز سنائی دی۔

"کرنل جوشن بول رہا ہوں کیپٹن شابو"...... کرنل جو کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ کہا گیا۔

"کیپٹن شونو نے ابھی رپورٹ دی ہے کہ جزیرہ کرانگو تو چکا ہے لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں میں سے کسی کی

نہیں ملا اور اسے کھلے سمندر میں ایک خالی لانچ بھی نظر آئی ہے۔ تم ہمارے ساتھ تھے۔ ہم نے تمام لانچیں تباہ کر دی اب اس رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے وہاں کیپٹن مقاکو کو اور اس کے آدمیوں کو ہلاک کر کے قبضہ کیا ہوا تھا اور وہ ہمارے منتظر تھے تاکہ ہم جیسے ہی وہ ہمیں کور کر لیں لیکن میں اپنی محتاط طبیعت کی وجہ نہیں اترا اس لئے ہم بچ گئے ہیں اور ان غوطہ خوری کے لباس وہاں صحیح سالم موجودگی اور ان کی حالت سے یہ اندازہ ہوتا انہیں ہماری ٹرانسمیٹر کالوں سے شک پڑ گیا ہو گا کہ ہم بمباری کرنے والے ہیں اس لئے وہ غوطہ خوری کے لباس جزیرے سے دور سمندر میں چلے گئے اور یقیناً انہوں نے ایک بھی کہیں کھاڑی وغیرہ میں پہلے سے ہی چھپا دی ہو گی اس لئے واپس چلے آئے تو وہ اس لانچ پر سوار ہو کر ہاکاڈو آ رہے ہوں انہوں نے ہیلی کاپٹر کو دیکھ لیا ہو گا اور لانچ سے سمندر میں اتر گئے۔ میں نے کیپٹن شونو کو اس لانچ کو دوبارہ چیک کہا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ لانچ کو انتہائی تیز رفتاری سے اب ہاکاڈو پہنچنے والے ہوں کیونکہ کیپٹن شونو کو وہاں چیکنگ میں کافی دیر لگ گئی ہو گی اس لئے تم ایسا کرو کہ کے آدمیوں کو گھاٹ پر بھجوا دو اور اگر وہاں کوئی بھی لانچ میں موجود افراد کی وہ نگرانی کریں اور مجھے رپورٹ دیں۔

خاص طور پر اس لانچ کی جس میں ایک سوئس نژاد عورت
پاکیشیائی مرد موجود ہوں اور وہاں سے معلوم بھی کریں تا
لوگ پہلے پہنچ گئے ہوں تو انہیں چیک کیا جا سکے "...... کر
نے تیز لہجے میں کہا۔
" اوہ سر۔ اس کا مطلب ہے کہ جزیرہ کرانگو پر حملہ بے
ہوا۔ نیوی والے تو ہم پر چڑھ دوڑیں گے "...... دوسری
کیپٹن شابو نے پریشان لہجے میں کہا۔
" یہ سوچنا تمہارا درد سر نہیں ہے میرا ہے اور میں اسے
لوں گا۔ جو حکم میں نے دیا ہے اس کی تعمیل کرو "...... کر
نے انتہائی غصیلے لہجے میں حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔
" یس سر۔ لیکن سر اگر یہ لانچ مل جائے یا یہ لوگ مل
انہیں کیوں نہ فوری طور پر گولیوں سے اڑا دیا جائے "...
شابو نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
" نانسنس۔ یہ ہاکاڈو ہے۔ یہ شہر ہے جزیرہ نہیں
پولیس بھی ہے اور حکومت کے مخبر بھی ہیں اور دوسری بات
ایجنٹ اس قدر چالاک اور شاطر ہیں وہ تمہارے ایجنٹوں
مارے جائیں گے نانسنس۔ بلکہ یہ ہو گا کہ وہ تمہارے آد
کر ان سے معلومات حاصل کر کے یہاں ریڈ کر دیں گے
کرنل جوشن نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔
" یس سر۔ یس سر۔ کیا صرف نگرانی کرنی ہے "......

ہا۔
ہاں۔ صرف نگرانی اور انتہائی احتیاط سے اور مجھے رپورٹ دی
میں خود ہی کوئی قابل عمل لائحہ عمل تیار کروں گا ان کے
...... کرنل جوشن نے کہا۔
یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر "...... دوسری طرف سے کہا

اے "...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
یڈل پر اس طرح پٹخ دیا جیسے سارا غصہ کریڈل پر نکالنا چاہتا

تو لاینحل مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ مجھے اب
جانا چاہئے اور مجھے اس پریس سیکشن کو بھول جانا چاہئے "۔ چند
خاموشی کے بعد ایلفرڈ نے کہا۔
وہ کیوں "...... کرنل جوشن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے
کہا۔
حالات تم خود دیکھ تو رہے ہو "...... ایلفرڈ نے کہا۔
ڈونٹ وری۔ یہ سب کچھ تو ہمارے پیشے میں ہوتا رہتا ہے۔
شاید پہلی بار اس سے واسطہ پڑ رہا ہے "...... کرنل جوشن نے
ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید
بات ہوتی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی تو کرنل جوشن نے
بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن شونو کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے
شونو کی آواز سنائی دی۔
"یس کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے۔"
کرنل جوشن نے کہا۔
"سر لانچ ہاکاڈو کے شمال مشرقی ساحل کے قریب پہنچنے والی
اس میں ایک عورت اور پانچ مرد سوار ہیں۔ اوور"...... کیپٹن
نے کہا۔
"کیا اس بار وہ تمہارا ہیلی کاپٹر دیکھ کر سمندر میں غائب
ہوئے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"نہیں سر۔ اس لئے کہ میں نے لانچ کو دوربین سے دیکھ
راستہ بدل لیا تھا اور پھر لمبا چکر کاٹ کر پہلے ہاکاڈو پہنچا اور پھر
سے میں نے فضا میں ہیلی کاپٹر کو معلق کر کے سپیشل کمپیوٹر دور
سے انہیں چیک کیا اس طرح اگر انہوں نے دور سے میرا ہیلی
دیکھ بھی لیا ہو گا تو وہ اسے پہچان نہ سکے ہوں گے۔ اوور"......
شونو نے جواب دیا۔
"شمال مشرقی ساحل پر پہنچ رہے ہیں وہ۔ اوور"......
جوشن نے کہا۔
"یس سر۔ یہ ویران ساحل ہے۔ گھاٹ سے مخالف سمت
اوور"...... کیپٹن شونو نے کہا۔
"لیکن وہاں سے انہیں شہر آنے کے لئے کوئی سواری تو نہ

... کرنل جوشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
ں سر۔ انہیں پیدل آنا پڑے گا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔
کیپٹن شونو نے کہا۔
۔ تم اب واپس سیکشن آ جاؤ۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل
نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے دوبارہ انٹرکام کا رسیور
اتے ہی سے یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔
ن شابو بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
سیکشن انچارج کی آواز سنائی دی۔
ل جوشن بول رہا ہوں"...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں

یں سر۔ میں نے اپنے سیکشن کے آدمیوں کو گھاٹ پر بھجوایا
اب۔ وہ وہاں پہنچنے والے ہوں گے"...... کیپٹن شابو نے خود
ٹ دیتے ہوئے کہا۔
پٹن شونو کی رپورٹ آئی ہے۔ اس نے ان لوگوں کی لانچ
لی ہے۔ لانچ میں وہی لوگ سوار ہیں ایک عورت اور پانچ
س لانچ کا رخ گھاٹ کی بجائے شمال مشرقی ویران ساحل
ہے۔ وہ وہاں اتر کر وہاں سے پیدل شہر آئیں گے اور یہ بھی
اما ہے کہ وہ لوگ اچانک قریب جا کر لانچ کا راستہ بدل دیں
گھاٹ پر آ جائیں اس لئے تم اپنے ایک گروپ کو وہیں گھاٹ پر
اور دوسرے گروپ کو شمال مشرقی ساحل کی طرف بھیج دو۔

ان کے پاس انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس
چاہئیں۔ شمال مشرقی ساحل سے شہر آتے ہوئے ایک
علاقے میں درختوں کا ایک جھنڈ موجود ہے۔ تمہارے آدمی
میں اپنی جیپیں چھپا سکتے ہیں اور آتے ہوئے ان چھ افراد پر
کر دینے والی گیس آسانی سے فائر کر سکتے ہیں۔ جب یہ
ہوش ہو جائیں تو انہیں اٹھا کر سیکشن میں لے آئیں
اطلاع دیں لیکن میرے آنے سے پہلے انہیں کسی صورت
نہیں آنا چاہئے" ...... کرنل جوشن نے ہدایات دیتے ہوئے
"انہیں راڈز میں جکڑنا بھی ہے سر یا نہیں" ...... کیپٹن
پوچھا۔
"کیا یہاں اس کا انتظام بھی ہے" ...... کرنل جوشن
کر کہا۔
"یس سر۔ یہاں باقاعدہ ٹارچنگ روم ہے جہاں
مخصوص کرسیاں بھی ہیں" ...... کیپٹن شابو نے جواب دیا
"اوہ۔ پھر انہیں بے ہوشی کے عالم میں ان کرسیوں پر
پھر میں آکر پوری طرح چیکنگ کر کے ان کو ہوش میں
کرنل جوشن نے کہا۔
"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی" ...... کیپٹن شابو
مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو کرنل جوشن نے رسیور رکھ
"انہیں بے ہوش کرنے کی بجائے وہاں ان پر فائرنگ

ہلاک بھی کیا جا سکتا ہے" ...... ایلفرڈ نے کہا۔
ہے ایلفرڈ اور میں اور میرے آدمی بہرحال سرکاری ملازم
نہیں کھلے عام ہلاک کیا گیا تو تفصیلی انکوائری بھی ہو سکتی
اس انکوائری میں تمہارا سیکشن بھی سامنے آ سکتا ہے لیکن یہ
بے ہوش ہو کر یہاں پہنچیں گے تو انہیں ہلاک کر کے ان کی
تمہارے حوالے کر دی جائیں گی اور تم خاموشی سے انہیں
اپنے خصوصی طیارے کے ذریعے ایکریمیا لے جانا اور پھر
اسرائیل بھجوا دینا اور کسی کو کانوں کان اس بات کی خبر نہ ہو
ان کے ساتھ کیا ہوا ہے" ...... کرنل جوشن نے کہا۔
"لیکن جزیرہ کرانگو کی تباہی تم کس کھاتے میں ڈالو گے" ۔ ایلفرڈ

انہیں پاکیشیائی ایجنٹوں کے کھاتے میں۔ پھر حکومت باچان خود
حکومت پاکیشیا سے احتجاج کرتی پھرے گی" ...... کرنل جوشن

"لیکن حکومت پاکیشیا بھی اصل بات بتا دے گی" ...... ایلفرڈ
نے کہا۔

"لیکن جب اصل ایجنٹ سامنے نہ ہوں گے تو کون اس کی بات
تسلیم کرے گا۔ بہرحال یہ کام میرا ہے۔ میں خود ہی سنبھال لوں
کرنل جوشن نے کہا اور ایلفرڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت لانچ میں سوار تیزی سے
طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے بعد انہیں وہ پہلے والا ہیں
دوبارہ نظر نہ آیا تھا حالانکہ وہ سب اس معاملے میں بے حد چوکنا
تھے۔

"عمران صاحب کیا ہمیں گھاٹ پر جا کر رکنا ہے"......
نے پوچھا۔

"نہیں۔ ہاکاڈو کے شمال مشرق کی طرف کا ساحل ویران
وہاں ہم اتریں گے کیونکہ کرنل جوشن نے بہرحال مطمئن ہو
نہیں بیٹھ جانا اور جب کرانگو جزیرے پر اسے ہماری لاشیں نظر
آئیں گی تو وہ لامحالہ سمجھ جائے گا کہ ہم ہاکاڈو آئے ہیں اور ہم چو
میک اپ میں نہیں ہیں اس لئے وہاں سے وہ آسانی سے ہمارا
نکال لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کا ہاکاڈو پہنچ کر کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کرنل جوشن یا وہ ایلفرڈ۔ اگر اب بھی ریڈ آرمی کے سیکشن
ہیڈکوارٹر میں موجود ہیں تو پھر ہم نے اس سیکشن پر قبضہ کرنا ہے اور
کی مدد سے واگ کو تباہ کرنا ہے ورنہ دوسری صورت میں ایکریمیا
ایجنسی مار کو تھم ریز منگوا کر پھر واگ پر جائیں گے"...... عمران
کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں پہلے شہر جا کر میک اپ کا سامان اور
مقامی لباسوں کا انتظام کرنا ہو گا پھر آگے کارروائی ہو گی لیکن میرا
خیال ہے کہ ہم میں سے کسی کے پاس بھی رقم نہیں ہے"۔ صفدر
کہا۔

"یہاں مشینی گیم کے کلب بہت ہیں اس لئے رقم کا کوئی مسئلہ
ہے"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا
اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے ہاکاڈو کا ساحل نظر آنے لگ
گیا اور عمران نے لانچ چلانے پر مامور ٹائیگر کو شمال مشرقی ساحل
کے بارے میں ہدایات دینا شروع کر دیں اور ٹائیگر نے لانچ کا رخ
دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ ہاکاڈو کے اس ویران ساحل پر
عافیت پہنچ گئے۔ ٹائیگر نے لانچ کا انجن بند کیا اور پھر اسے ایک
کے ساتھ ہک کر دیا۔ اس کے بعد وہ سب ساحل پر پہنچ گئے۔ دور
تک ویران علاقہ تھا جس میں جگہ جگہ درختوں کے جھنڈ تھے البتہ
سے بلڈنگوں کے خاکے سے نظر آ رہے تھے۔

"اسے کہتے ہیں لوٹ کے بدھو گھر کو آئے۔ تو بدھو
اطمینان سے پیدل مارچ کرتے ہوئے چل پڑو"...... عمران
ادھر دیکھتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
"تم بھی تو ہمارے ساتھ شامل ہو بلکہ چیف بدھو ہو"......
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تنویر سے پوچھ لو کیونکہ خواتین کو بدھو بطور شوہر بے
ہوتے ہیں اور وہ اپنی سہیلیوں سے بڑے فخر سے اپنے بدھو
حماقتوں کو ڈسکس کرتی رہتی ہیں اور جن کے شوہر بدھو
وہ بے چاریاں حسد اور رشک بھری نظروں سے انہیں دیکھتی
ہیں اور اپنی قسمت کو کوستی رہ جاتی ہیں"...... عمران کی زبا
ہو گئی تھی۔
"میں بدھو نہیں ہوں سمجھے۔ تم ہی بنے رہو بدھو
نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"بدھو نہیں ہو تو پھر جمعراتی ہو گے"...... عمران نے
ہوئے جواب دیا۔ وہ سب پیدل چلتے ہوئے ہاکاڈو کی طرف
جا رہے تھے۔
"جمعراتی۔ کیا مطلب"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔
"بدھ کے روز پیدا ہونے والے بدھو کہلاتے ہیں اور جمعرا
دن پیدا ہونے والے جمعراتی۔ ویسے میں واقعی بدھو ہوں
بدھ کے روز ہی پیدا ہوا تھا"...... عمران نے کہا تو سب بے

عراتی ہونا بہرحال بدھو ہونے سے بہتر ہے"...... تنویر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"لال ہے۔ فقیر ہونا تمہاری نظر میں کیسے بہتر ہو گیا۔ بے چارہ
اہل ایک دروازے پر بھیک مانگتا رہ جاتا ہے"...... عمران نے
اس کی بات سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔
"کیا بکواس کر رہے ہو۔ میں کیوں ہونے لگا فقیر۔ تم ہو
تنویر نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"میں تو بدھو ہوں۔ میں کیسے فقیر ہو سکتا ہوں"...... عمران
لہجے میں کہا جیسے وہ اس گفتگو کا لطف لے رہا ہو۔
"ان صاحب۔ جمعرات کو پیدا ہونے والا جمعراتی تو کہلا سکتا
لیکن فقیر یا گداگر کیسے ہو گیا"...... صفدر نے کہا۔
"ہمارے پاکیشیا میں جمعرات کو عام لوگ خیرات بہت کرتے
اس لئے جمعرات کو بازاروں اور گھروں پر فقیروں کا رش ہوتا
یہی وجہ ہے کہ گداگر کو عرف عام میں جمعراتی کہہ دیا جاتا ہے
عرات کے روز خیرات مانگنے والا"...... عمران نے باقاعدہ
ات کرتے ہوئے کہا۔
"لیکن مجھے یاد ہے عمران صاحب۔ ایک بار آپ نے خود بتایا تھا
رات خیر کی جمع ہے اور خیر نیکی کو کہتے ہیں اس لئے نیکیاں مانگنے
والے گداگر ہو سکتا ہے"...... صفدر نے باقاعدہ جرح کرتے

ہوئے کہا تو عمران ہنس پڑا۔
"نیکی وہی مانگ سکتا ہے جو خود نیکی نہ کرتا ہو۔ کیوں
نے ایک اور پہلو پر بات کرتے ہوئے کہا تو سب بے
پڑے۔

"عمران صاحب۔ اس مشن میں میرے خیال میں ہم
مخواہ اتنی لمبی چوڑی بھاگ دوڑ کی ہے۔ مارکوتھم ریز ا
ناقابل تسخیر نہیں ہیں کہ ان کا سرکٹ کسی صورت بھی
سکے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو باقی ساتھیوں
ساتھ عمران بھی چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثر
آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہارے ذہن میں مارکوتھم ریز کا کوئی
ہے جو تم نے یہ بات کی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے
کہا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ نے اس بار اپنی خداداد ذہا
استعمال نہیں کیا ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ شعاع کا سوا
کے دوسرا کوئی توڑ نہ ہو"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے
کہا۔

"اس کا واقعی ایک ہی توڑ ہے اور ہے ہی نہیں ورنہ
دھکے کھانے کا کیا شوق تھا۔ ویسے بھی تمہارے چیف نے
زیادہ دھکے کھانے پر کوئی بڑا چیک دے دینا ہے۔ وہ کنجوس

اب دینے سے ہی انکار کر دے گا کہ چونکہ اس کیس میں
ہ لگ گیا ہے اس لئے خرچہ بڑھ گیا ہے"...... عمران نے
اتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
"ہیں چیف سے باقاعدہ چیک مانگنا پڑتا ہے"...... اچانک
کہا۔
"کیوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا
"نے یہ بات کیوں کی ہے۔ وہ اسے اس طرح فقیر ثابت
تا تھا۔
"فقیر تو تم ہوئے"...... تنویر نے وہی بات کر دی تو
ہنس پڑا۔
"وں سے چھوٹے مانگتے ہی رہتے ہیں۔ اب تم خود سوچو اگر بیٹا
رقم مانگے تو کیا وہ فقیر ہو جاتا ہے"...... عمران بھلا کہاں
قابو میں آنے والا تھا۔
"لیکن چیف تمہارا باپ تو نہیں ہے"...... تنویر نے بھنائے
لہجے میں کہا۔
"تم بنا لو۔ مجھے بہرحال کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران
کہا تو سب بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔
"کیپٹن شکیل۔ تم توڑ بتا رہے تھے"...... صفدر نے کیپٹن شکیل
مخاطب ہو کر کہا۔
"میں نے اس پوائنٹ پر بے حد سوچا ہے لیکن چونکہ میں

سائنس دان نہیں ہوں اس لئے ظاہر ہے میرے ذہن میں
تو نہیں آسکتا ...... کیپٹن شکیل نے اپنی عادت کے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"تو پھر تم کیا سوچتے رہے ہو ...... عمران نے
کہا تو سب اس کی بات کا مطلب سمجھ کر بے اختیار ہنس
"یہی بات کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کا کوئی دوسرا
لیکن عمران صاحب آپ نے کیوں اس بارے میں نہیں
کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔
"تو پھر کیا نتیجہ نکالا ہے تم نے میرے نہ سوچنے
میں ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میرے ذہن کے مطابق آپ حکومت پاچان کے اعلیٰ
سامنے اس پریس سیکشن کو لے آنا چاہتے ہیں اس لئے آپ
پوائنٹ پر زیادہ سر دردی نہیں کی ...... کیپٹن شکیل نے
"نہیں۔ میں نے ایسی بات نہیں سوچی۔ ہاں اگر کیڈو
ہمارا مشن ہوتا تو پھر بات دوسری تھی لیکن واگ پر حکومت
کوئی سیٹ اپ نہیں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ مار کو تھم
دوسرا توڑ ابھی تک سامنے ہی نہیں آیا۔ یہ ریز ابھی تین چار
دریافت ہوئی ہیں اور انہیں ایکریمیا نے اپنے خصوصی اڈور
کرنے کے لئے استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ پروفیسر مار
اس کو دریافت کیا اور پھر اس نے ہی اس کا توڑ بھی ایجا

علاوہ کوئی اور توڑ ابھی تک سامنے نہیں آسکا ...... عمران
کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"میرا خیال ہے کہ سامنے درختوں کے جھنڈ میں کوئی آدمی
اچانک ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو وہ سب بے اختیار

گا۔ لیکن ...... عمران نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ
کرتا اچانک درختوں کے جھنڈ سے سائیں کی آواز سے
کر ان کے سامنے آگری اور پھر ہلکا سا دھماکہ ہوا اور
ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل بھی نہ سکا تھا کہ اس کا
گردش میں آگیا اور یہ گردش بھی صرف چند لمحوں تک ہی
اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑتے چلے گئے۔ پھر جس طرح
ے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن
میں نقطہ سا پیدا ہوا اور پھر یہ نقطہ پھیلتا چلا گیا اور پھر جیسے
ذہن میں پوری طرح روشنی پھیلی عمران کی آنکھیں ایک
کھل گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر
سمیٹنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے محسوس ہو
کا جسم صرف معمولی سی حرکت ہی کر سکتا ہے۔ اس نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک
نکل گیا کیونکہ اس نے اپنے آپ کو ایک بڑے کمرے
کی ایک کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا پایا۔ اس کے سارے

ساتھی بھی اس کی طرح کرسیوں میں جکڑے ہوئے
ایک آدمی جس کے جسم پر ریڈ آرمی کی یونیفارم تھی۔ عمر
موجود صفدر کی ناک سے شیشی لگائے کھڑا تھا۔ پھر وہ
عمران نے بے اختیار اپنے پیروں کو پیچھے لے جانا چاہا
لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کے دونوں پیر کرسی
کے ساتھ باقاعدہ کڑوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ اس طر
دونوں ہاتھ بھی کرسی کے بازوؤں پر موجود کڑوں میں
تھے۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ معاملات خاصے
عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے صفدر نے آنکھیں
جبکہ ریڈ آرمی کا آدمی اب سب سے آخر میں موجود جولیا کی
شیشی لگائے ہوئے تھا۔ صفدر بھی اب آنکھیں کھول کر
صورت حال کو دیکھ رہا تھا۔ اسی لمحے وہ آدمی مڑا اس نے
کر کے اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔

"ہم اس وقت کہاں موجود ہیں"...... عمران نے اس
مخاطب ہو کر کہا۔

"ریڈ آرمی کے ہاکاڈو سیکشن میں"...... اس آدمی نے جو

"کیا کرنل جوشن اور اس کا مہمان بھی یہاں موجود ہیں
نے پوچھا۔

"ہاں"...... اس آدمی نے جواب دیا اور تیزی سے ہال

ر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے سب کو ہوش
ب نے ہوش میں آتے ہی حیرت کا اظہار کیا۔

صاحب۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری لانچ ان کی نگرانی
پہلے سے تیار تھے لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی
یں بے ہوش کرنے اور پھر یہاں لانے کا کیا مقصد ہو سکتا
ر وہاں آسانی سے فائر بھی کھول سکتے تھے"۔ صفدر نے کہا۔

ال کا جواب اب کرنل جوشن ہی دے سکتا ہے لیکن یہ
اب کرنل جوشن نے ہمیں کوئی موقع نہیں دینا اور
ان راڈز میں اس انداز میں جکڑے ہوئے ہیں کہ ہم
لت بھی نہیں کر سکتے"...... عمران نے جواب دیتے

...اقعی پیر بھی اور ہاتھ بھی سب جکڑ دیئے گئے ہیں"۔ صفدر

شش کرتی لیکن پیر اور ہاتھ دونوں جکڑے ہوئے ہیں
م اوپر کو اٹھ ہی نہیں سکتا"...... اس بار جولیا نے کہا
ے اثبات میں سر ہلایا لیکن اس کی نظریں دروازے کے
ئے سوئچ پینل پر جمی ہوئی تھیں اور پھر اس نے ایک
ل لیا کیونکہ اس نے چیک کر لیا تھا کہ ان کرسیوں کے
ان اور بند کرنے کا سسٹم اس بورڈ پر موجود تھا۔ اس بورڈ
نگ کے بٹنوں کی ایک طویل قطار تھی اور یہ بٹن

اتنی ہی تعداد میں تھے جتنی تعداد میں ہال میں کرسیاں تھیں
ہے ایسی صورت میں وہ واقعی بے بس ہو چکے تھے۔ اگر عم
آزاد ہوتے تو شاید وہ سامنے فرش میں کرسی کے پایوں
میکنزم کی تار تلاش کرنے کی کوشش کرتا لیکن اب اس
اس کے پیر معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتے تھے اور ابھی
ہی رہا تھا کہ کیا کیا جائے کہ دروازہ کھلا اور کرنل جوشن
ہوا۔ عمران چونکہ کرنل جوشن سے اچھی طرح واقف تھا
اسے پہچانتا تھا البتہ اس کے پیچھے ایک ایکریمی تھا جس
سوٹ تھا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ ایلفرڈ ہو گا۔ ڈولفن کا
ان دونوں کے پیچھے ریڈ آرمی کا ایک کیپٹن تھا اور اس
مشین گنوں سے مسلح سپاہی۔ پھر کرنل جوشن، ایلفرڈ ا
کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ دونوں مسلح سپاہی ان کی
سائیڈوں پر بڑے چوکنے انداز میں کھڑے ہو گئے۔
"آخر تم قابو میں آ ہی گئے عمران" ...... کرنل جوشن
فاخرانہ انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ویل ڈن کرنل جوشن۔ ویسے تم نے ہمیں چیک
تھا۔ ہمیں تو معمولی سا بھی احساس نہیں ہوا" ......
مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ایلفرڈ کے چہرے پر حیرت
ابھر آئے۔ شاید وہ عمران کے اطمینان پر حیران ہو رہا تھا
"میں ریڈ آرمی کا چیف ہوں اور ریڈ آرمی تربیت

مل بھی" ...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
ہاں شو نو کی رپورٹوں کے بارے میں تفصیل بتا دی۔
یکن تم نے اتنی تکلیف کیوں کی کہ ہمیں باقاعدہ بے ہوش کر
اں جلڑا گیا" ...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔
یں چاہتا تو تمہاری لاشیں وہیں میدان میں ہی پڑی نظر آتیں
یں تمہیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ تم کرنل جوشن سے نہیں جیت
کرنل جوشن نے جواب دیا۔
م نے خواہ مخواہ اتنی تکلیف کی۔ تم ٹرانسمیٹر پر مجھ سے پوچھ لیتے
ں تمہیں بتا دیتا کہ میں تم سے نہیں جیت سکتا۔ ویسے مجھے
ہے کہ تم نے واگ جزیرے کے بارے میں تازہ ترین رپورٹ
ں لی ہو گی" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار
شن کے ساتھ ساتھ ایلفرڈ بھی بے اختیار چونک پڑا۔
یں رپورٹ" ...... کرنل جوشن نے چونک کر کہا۔
طلب یہ ہوا کہ تمہاری تمام تر توجہ ہم پر ہی مرکوز رہی ہے
ب۔ لیکن صرف ایک ہی سمت میں سوچنے والے آدمی کی
یں کوئی جگہ نہیں ہوتی" ...... عمران نے اس بار طنزیہ لہجے

فضول باتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ
یرے کے گرد مار کو تھم ریز کا سرکٹ قائم ہے اور اسے کسی
بھی ختم نہیں کیا جا سکتا اور دوسری بات یہ کہ اگر وہاں کچھ

ہوا ہوتا تو کیڈو سے مجھے بہر حال اطلاع دے دی جاتی'
جوشن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
" مارکو تھم ریز بہر حال سائنسی ریز ہیں اور اتنی بات تو
ہی ہو کہ میں بھی سائنس کا ایک طالب علم ہوں"......
مسکراتے ہوئے کہا۔
" تم کہنا کیا چاہتے ہو"...... کرنل جوشن نے اس
الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔
" پہلے تم اس کے بارے میں رپورٹ منگوا لو لیکن
رپورٹ۔ ہم تو ویسے بھی یہاں بے بس اور بندھے ہوئے ہیں
تو ایک طرف ہم تو ہل بھی نہیں سکتے۔ اس رپورٹ کے
ہے کہ تمہیں ہم سے سودے بازی پر مجبور ہونا پڑے"......
نے کہا۔
" نہیں۔ تم اپنی عادت کے مطابق مجھے چکر دینا چاہتے ہو
جوشن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ
سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے مڑ کر ریڈ آرمی کے ان سپاہیوں
دیکھا جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔
" ایک گن مجھے دو۔ میں اپنے ہاتھوں سے ابھی ان کا
ہوں۔ نانسنس مجھے چکر دے رہے ہیں"...... کرنل
انتہائی غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔
" رک جاؤ کرنل جوشن۔ اب اتنی جلدی کی کیا ضرور

ے اور بے بس ہیں۔ تم پہلے واگ کے بارے میں
تا ہے انہوں نے وہاں کوئی چکر چلا دیا ہو"۔ اچانک
کرنل جوشن کے گن والے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے

وقت حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ سچویشن بدل سکیں۔
نہیں ہو سکتا۔ تم ہٹو۔ میں پہلے انہیں ہلاک کروں گا پھر
وں گا"...... کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔
ن ہی کیا ہے معلوم کر لینے میں۔ آخر یہ کہیں بھاگ تو
ے...... ایلفرڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
تم مصر ہو تو ٹھیک ہے لیکن یہ دونوں گن بردار یہیں رہیں
کرنل جوشن نے کہا۔
ٹھیک ہے"...... ایلفرڈ نے کہا تو کرنل جوشن نے گن
کے حوالے کر دی۔
تم سے زیادہ سمجھداری کا مظاہرہ کر رہا ہے کرنل
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
کیا کہنا چاہتے ہو۔ پہلے بتاؤ۔ کیا چیک کروں"...... کرنل
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
معلوم کرو کہ واگ اور کیڈو دونوں کی تباہی کے لئے نارکم
کر دی گئیں ہیں یا نہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ
تو کرنل جوشن کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات

ابھر آئے۔

"کیڈو کی تباہی۔ کیا مطلب۔ تمہارا کیڈو سے کیا
جوشن نے کہا۔

"وہی تعلق ہے کرنل جوشن۔ جو تمہارا واگ کے
نے کیڈو جزیرے کے ذریعے واگ پر ڈولفن کا پریس
کے اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کر کے جزیرہ
داؤ پر لگا دیا ہے۔ اگر واگ کے ساتھ ساتھ کیڈو کو بھی تبا
تم ڈولفن کے اس سپرچیف ایلفرڈ کے ساتھ مل کر دو
جزیرے پر ڈولفن کا پریس سیکشن قائم کر لو گے لیکن کیڈ
کے بعد تمہارا حشر خود باچانی حکومت کر دے گی"......
پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم ایسا نہیں کر سکتے۔ سب بکواس ہے۔ تم
رہے ہو"...... کرنل جوشن نے کہا لیکن اس بار عمران نے
لیا تھا کہ اس کے لہجے میں کھوکھلا پن نمایاں ہے۔

"تمہیں یہ رپورٹ تو مل گئی ہو گی کہ ہم صبح سویرے
واگ پہنچے تھے جبکہ کیڈو پر بھی ہم نے مکمل قبضہ کر لیا
مشین روم اور ہمزی ہمارے قبضے میں تھا جبکہ اوپر موجود
عام ہی نہ ہو سکا تھا اور آج تم نے وہاں پہنچنا تھا۔ ہم
تمہارا انتظار کر لیتے لیکن ہم ہمزی اور سائمن سمیت وہاں
پہنچ گئے تھے۔ کیوں۔ اس لئے کہ ہم نے فیصلہ کر لیا تھا کہ

ب کے ساتھ ہی تباہ ہونا ہو گا اور جب تمہارے ایکشن
چیف اپنے ساتھیوں سمیت واگ پہنچا تو ہم اپنی کارروائی
لے تھے۔ اس کے بعد ہم نے بے حد کوشش کی کہ تم وہاں
تا کہ تم سے آخری سودے بازی کی جا سکے۔ ہم چاہتے تھے کہ
ہ رہنے کا آخری موقع دیا جائے لیکن تم نہ ہی واگ پہنچے اور
انلو پر اترے لیکن اب ہم یہاں قسمت سے پہنچ گئے ہیں اس
یہاں آخری سودے بازی ہو گی۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم ہمیں
دو گے لیکن اس کے بعد سودے بازی کا چانس ختم ہو جائے
جب واگ کے ساتھ ساتھ کیڈو بھی تباہ ہو گا تو پھر باچان
ت خود ہی سب کچھ معلوم کر لے گی"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ
یں کہا۔

"تم کیا سودے بازی کرنا چاہتے ہو۔ مجھے بتاؤ"...... ایلفرڈ نے
مین لہجے میں کہا۔

"صرف اتنی کہ تم اپنے پریس سیکشن میں پاکیشیا کی جعلی کرنسی
چھاپو۔ باقی ممالک کا اپنا مسئلہ ہے۔ ہم سب کے ٹھیکیدار نہیں
عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری یہ شرط منظور ہے"...... ایلفرڈ نے
ں رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"اس طرح زبانی بات نہیں ہو گی۔ تم ہمیں وہاں لے جاؤ گے
ہمارے سامنے اب تک کی چھاپی گئی پاکیشیا کی تمام جعلی کرنسی

اور کرنسی چھاپنے کا تمام سامان ضائع کرو گے"......
جواب دیا۔

"ایلفرڈ۔ تم اس کی باتوں میں نہ آؤ۔ یہ انتہائی شاطر ذہن ہے۔ آؤ میرے ساتھ میں پہلے معلوم کروں کہ یہ ٹارکم ریز کیا اور یہ کیسے اور کہاں نصب ہو سکتی ہیں اور کس طرح ان کی کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے"...... کرنل جوشن نے اٹھتے ہوئے کہا بھی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا لیکن اس کے چہرے پر شدید تاثرات نمایاں تھے۔

"تم دونوں یہیں رکو گے اور اگر یہ لوگ کوئی غلط حرکت تو بے شک گولیوں سے اڑا دینا"...... کرنل جوشن نے سپاہیوں احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"ہم تو صحیح حرکت کرنے کے قابل بھی نہیں رہے۔ غلط کیا کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن جوشن اس کی بات کا کوئی جواب دیئے بغیر تیزی سے مڑا اور ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے ایلفرڈ اور اس کے سیکشن انچارج کیپٹن بھی باہر چلا گیا جبکہ وہ دونوں سپاہی کر کے پیچھے ذرا ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔

"انہیں بہت دیر لگے گی اس لئے تم دونوں اطمینان سے کر پر بیٹھ جاؤ اور اگر تمہیں کرسیوں پر بیٹھنے کا حکم نہ ہو تو پھر بے دیوار سے پشت لگا کر کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے ان

مسکراتے ہوئے کہا۔

ی ہمدردی کا شکریہ۔ ہم یہیں ٹھیک ہیں"...... ان میں نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

تمہارے بھلے کے لئے کہہ رہا ہوں ورنہ میری طرف سے ب کان پکڑ کر کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے منہ بناتے ہا۔

او۔ یہ صحیح کہہ رہا ہے ہم دیوار سے پشت لگا کر اطمینان سے سکتے ہیں۔ یہ تو جکڑے ہوئے ہیں ان بے چاروں نے کیا ...... دوسرے نے اس جواب دینے والے سپاہی سے کہا اور ساتھ ہی اس نے گن کو اپنے کاندھے سے لٹکایا اور پیچھے ہٹ ے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔

نل جوشن اچانک اندر آ سکتا ہے موشو اور اگر اس نے ہمیں طرح کھڑے دیکھ لیا تو وہ ہمیں گولی مار دینے سے بھی دریغ نہ ...... پہلے نے کہا۔

ایسا کرو کہ دروازے کے قریب دیوار سے لگ کر کھڑے ہو ب کرنل جوشن آئے گا تو تمہیں قدموں کی چاپ سنائی دے ی پھر تم الرٹ ہو جانا"...... عمران نے کہا۔

تم ہمارے ساتھ اس قدر ہمدردی کیوں کر رہے ہو"...... اس دونوں نے ہی انتہائی مشکوک لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار

"اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ کرنل جوشن جب
کرائے گا تو اسے ہم سے سودے بازی کرنا پڑے گی اور
آزاد ہو جائیں گے اور میں نہیں چاہتا کہ ہماری وجہ سے تم
مخواہ تھکتے رہو۔ اب تمہاری مرضی ہے جو چاہے کرو" .....
منہ بناتے ہوئے کہا۔
"آؤ جوگو۔ یہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمیں دروازے
کھڑے ہونا چاہئے" ..... ایک نے طویل سانس لیتے ہو
پھر وہ دروازے کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا جبکہ دوسرا بھی اس
کھڑا ہو گیا۔ پہلے تو وہ ویسے ہی سیدھے کھڑے رہے لیکن
نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں۔
"سنو۔ ان دونوں میں سے جس نے بھی پیچھے دیوار
لگائی سوئچ بورڈ پر موجود بٹن پریس ہو جائیں گے اور ہم میر
کوئی بہرحال ان راڈز سے آزاد ہو جائے گا اس لئے سب
جو آزاد ہو گا وہ ان دونوں کو کور کرے گا" ..... عمران
ساتھیوں کی طرف گردن موڑ کر پاکیشیائی زبان میں کہا۔
"کیا یہ ضروری ہے کہ ایسا ہو گا" ..... تنویر نے کہا۔
"ضروری کوئی چیز نہیں ہوا کرتی۔ ہمیں بہرحال امکا
کرنا پڑتا ہے" ..... عمران نے اس بار خشک لہجے میں کہا او
اثبات میں سرہلا دیا۔
"یہ تم کیا باتیں کر رہے ہو" ..... ان میں سے ایک نے

ر ہیں۔ تم لوگوں نے صرف زبان ہی تو آزاد رکھی ہے
بلا رہے ہیں" ..... عمران نے جواب دیا تو وہ دونوں
بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ
بات ہوتی اچانک ان میں ایک نے لاشعوری طور پر پیچھے
نے کی کوشش کی تو یکلخت کٹاک کٹاک کی آوازوں کے
ویر اور ٹائیگر دونوں کی کرسیوں کے راڈز غائب ہو گئے۔
"یہ کیا ہوا" ..... ان دونوں نے چونک کر سیدھے ہوتے
لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے تنویر اور ٹائیگر کسی ایسے
طرح اچھلے جیسے انتہائی طاقت سے دبا کر چھوڑا گیا ہو اور وہ
تے ہوئے نیچے جا گرے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے
ٹائیگر دونوں کی لاتیں بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئیں
وں ایک بار پھر چیختے ہوئے نیچے گرے اور پھر ساکت ہو

ے سرخ بٹن پریس کر دو ٹائیگر" ..... عمران نے کہا تو
ی سے سوئچ پینل کی طرف بڑھا اور پھر کٹاک کٹاک کی
کے ساتھ ہی ان سب کی کرسیوں کے راڈز غائب ہو گئے
اس دوران ٹائیگر نے ان باچانی سپاہیوں کی مشین گنیں اٹھا لی

مشین گن مجھے دو اور دوسری صفدر کو اور تم سب یہیں
..... عمران نے ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹتے

ہوئے کہا جبکہ ٹائیگر نے دوسری مشین گن صفدر کی
دی۔
"صفدر۔ یہ ریڈ آرمی کا سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے اس لئے
مسلح لوگ ہو سکتے ہیں۔ ہم نے اس کرنل جوشن اور ایلا
پکڑنا ہے۔ آؤ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر درو
وہ تیزی سے باہر موجود راہداری میں آگیا۔ یہ راہداری
سے بند تھی جبکہ دوسری طرف سے آگے جا کر سیڑھیاں
تھیں اور سیڑھیوں کے اوپر موجود دروازہ کھلا ہوا تھا
صفدر دونوں پنجوں کے بل دوڑتے ہوئے سیڑھیوں کی
چلے گئے۔ سیڑھیاں چڑھ کر عمران رکا اور اس نے کھلے درو
سر باہر نکال کر دیکھا۔ یہ ایک برآمدہ تھا جس کے سامنے
جبکہ ایک سائیڈ پر پورچ بنا ہوا تھا۔ پورچ میں چار مسلح
تھے۔
"آؤ"...... عمران نے مڑ کر اپنے پیچھے موجود صفدر کی
ہوئے کہا اور تیزی سے برآمدے میں آگیا۔ وہ دونوں
مشین گنیں اٹھائے حتی الوسع بے آواز انداز میں آگے بڑھ
تاکہ پورچ میں موجود چاروں مسلح افراد کے کانوں تک
قدموں کی آہٹ نہ جا سکے لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گئے ہوا
اچانک برآمدے کا ایک دروازہ کھلا اور وہی کیپٹن جو سیکشن
تھا تیزی سے باہر نکلا لیکن ظاہر ہے باہر نکلتے ہی اس کی

تے ہوئے عمران اور صفدر پر پڑ گئیں۔
"تم۔ تم کیسے یہاں۔ کیسے"...... اس نے انتہائی بوکھلائے
لہجے میں چیختے ہوئے کہا تو پورچ میں کھڑے چاروں مسلح
کی گردنیں تیزی سے ان کی طرف گھوم گئیں۔ اسی لمحے
نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے اس کیپٹن
چاروں افراد چیختے ہوئے نیچے گرے۔
"یہاں کا خیال رکھنا"...... عمران نے چیخ کر صفدر سے کہا اور
لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر اس دروازے میں
گیا جہاں سے سیکشن انچارج باہر آیا تھا۔ یہ دروازہ ایک
کا تھا جس کی دوسری طرف دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور اندر
ہال نما کمرے میں مشینیں لگی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔
تیزی سے دوڑتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھا اور دوسرے
دروازہ کراس کر کے اندر داخل ہو گیا۔ یہ واقعی مشین روم
ہال دیواروں کے ساتھ مشینیں نصب تھیں اور وہاں پانچ آدمی
مشینوں پر کام کر رہے تھے جبکہ ایک آدمی درمیان میں موجود میز
ساتھ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے بھی ایک مستطیل
مشین موجود تھیں۔ عمران کے اس طرح اندر داخل ہونے
آدمی سمیت باقی پانچوں نے بھی مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا
وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔ اسی لمحے عمران نے مشین گن
دبا دیا اور ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ پانچوں چیختے

ہوئے نیچے گرے۔

"خبردار ہاتھ اٹھا کر کھڑے ہو جاؤ ورنہ"...... عمران ہوئے کہا تو وہ آدمی جو درمیان میں کرسی پر بیٹھا تھا بجلی سے اٹھ کر نہ صرف کھڑا ہو گیا بلکہ اس نے دونوں ہاتھ بھی رکھ لئے تھے۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے بری طرح مسخ تھا۔

"کرنل جوشن کہاں ہے۔ بولو"...... عمران نے تیز لہجے

"وہ۔ وہ۔ وہ اپنے مہمان کے ساتھ جزیرہ کیڈ گئے ہیں ساتھ مشین روم کے انچارج جوگم کو بھی لے گئے ہیں آدمی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کب گئے ہیں"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی پانچ چھ منٹ پہلے ان کا ہیلی کاپٹر گیا ہے"...... نے جواب دیا۔

"ان کی یہاں کیا باتیں ہوئی تھیں۔ لفظ بلفظ دوہراؤ" نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ دونوں یہاں آئے۔ کرنل جوشن نے کیپٹن جوگم کہ ٹارکم ریز کیا ہوتی ہے۔ کیا وہ مار کو تھم ریز کا سرکٹ توڑ یا نہیں اور وہ کیسے نصب ہوتی ہیں جس پر کیپٹن جوگم نے ٹارکم ریز انتہائی خطرناک ہوتی ہیں اور وہ پورے جزیرے سکتی ہیں لیکن وہ مار کو تھم ریز کا سرکٹ نہیں توڑ سکتیں۔

پوچھا کہ کیا ان ریز کو وائرلیس کے ذریعے کنٹرول کیا جا کیپٹن جوگم نے ہاں میں جواب دیا۔ اس پر کرنل جوشن ا کیا وہ جزیرہ کیڈو پر اس کو چیک کر سکتا ہے۔ اس پر نے بتایا کہ ایک خصوصی مشین کے ذریعے اسے چیک جاتا ہے اور آف بھی کیا جا سکتا ہے اور وہ خصوصی مشین ہے تو کرنل جوشن نے اسے مشین لے کر ساتھ جزیرہ چلنے کو کہا اور پھر کیپٹن جوگم مشین لے کر ان کے ساتھ چلا ان انچارج بھی ان کے ساتھ تھا۔ وہ ہیلی کاپٹر تک انہیں واپس آیا اور ابھی باہر گیا ہے"...... اس آدمی نے بولتے

یہاں کتنے افراد موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

یہاں دو اڑھائی سو مسلح افراد ہر وقت موجود رہتے ہیں لیکن آج قومی تہوار ہے اس لئے وہ سب انچارج سے اجازت لے کر گئے ہیں اور یہاں صرف ہم چند افراد ہیں۔ باہر چار مسلح موجود ہوں گے"...... اس آدمی نے جواب دیا تو عمران نے دبا دیا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا وہیں نیچے گرا اور تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے کا رخ ان مشینوں کی طرف کیا اور چند لمحوں بعد تمام کے بعد دیگرے دھماکوں سے تباہ ہوتی چلی گئیں۔ عمران مڑا اور پھر دوڑتا ہوا اس برآمدے میں آیا تو یہاں صفدر

موجود تھا۔

"اپنے ساتھیوں کو بلاؤ صفدر۔ ہم نے کرنل جوشن
ہے۔ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے و
احاطے میں آیا جہاں ایک طرف باقاعدہ ہیلی پیڈ بنا ہوا
ایک ہیلی کاپٹر بھی موجود تھا۔ چند لمحوں بعد اس کے
دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ گئے۔ انہیں آتا دیکھ کر عمران
پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ اس کے ساتھی بھی تیزی سے
سوار ہوتے چلے گئے۔ ان سب کے سوار ہوتے ہی عمران
کا انجن چلایا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا
بلندی پر جا کر اس نے ہیلی کاپٹر کا رخ تیزی سے موڑا اور د
ہیلی کاپٹر سمندر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کیا ہوا ہے عمران۔ کچھ بتاؤ تو سہی"...... جولیا نے ا
نے اسے تفصیلات بتا دیں۔

"تو اب تم کیڈو جا رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"پہلے میرا ارادہ تھا کہ میں کرنل جوشن کے پیچھے کیڈو
کرنل جوشن کو اپنے سیکشن کا ہیلی کاپٹر دیکھ کر کوئی شک
لیکن اب میں نے ارادہ بدل دیا ہے۔ ہم نے اس جزیرہ واگ
ہے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ کرنل جوشن اور ایمفرڈ دونوں
واگ جزیرے پر پہنچیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر انہیں ہماری اطلاع مل گئی کہ ہم ان کا ہیلی

"...... جولیا نے کہا۔

"مشن مکمل کر کے واپس چلے جائیں گے"...... عمران
نے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مارکو تھم ریز کا کوئی توڑ مل گیا ہے تمہیں"۔ جولیا
نے کہا۔

"ملا تو نہیں لیکن کیپٹن شکیل کی بات میرے ذہن میں
واقعی میں نے اس پر کوئی محنت نہیں کی اور اب میں
چاہتا ہوں اور بزرگ کہتے ہیں کہ محنت کا پھل بھی صبر کے
طرح میٹھا ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور اس بار
ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔ ہیلی کاپٹر
واز کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک ہیلی کاپٹر
لگا تو سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

جولیا نے کہا۔

"ہو گیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ہم واگ کے قریب
نہیں گے"...... عمران نے کہا اور سب کے چہرے بے
۔ ہیلی کاپٹر کو اب مسلسل جھٹکے لگ رہے تھے اور
اس کا انجن بند ہو گیا اور ہیلی کاپٹر تیزی سے نیچے گرنے

۔ اب اور کوئی صورت نہیں رہی"...... عمران نے
ساتھ ہی اس نے بھی کھڑکی سے باہر چھلانگ لگا دی۔

اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور ان
سائیڈوں سے باہر چھلانگیں لگا دیں جبکہ ہیلی کاپٹر نیچے
بھی آگے بڑھتا چلا گیا اور جب عمران اور اس کے
گہرائی میں پہنچ کر واپس سطح پر ابھرے تو انہوں نے کچھ
کو پانی میں گرتے اور پھر ڈوبتے ہوئے دیکھا۔ وہ آہستہ
میں ڈوب رہا تھا جبکہ دور دور تک صرف سمندر ہی سمندر
وہ سب اکٹھے ہو گئے۔

"اس بار برے پھنسے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ابھی پھنسے کہاں ہیں۔ پھنسیں گے تو اس وقت
مچھلیاں ہم پر حملہ کریں گی"...... عمران نے مسکراتے
دیا۔

"تم تو کہہ رہے تھے کہ ہیلی کاپٹر واگ جزیرے تک
لیکن یہاں تو دور دور تک کسی جزیرے کے آثار
رہے"...... جولیا نے کہا۔

"اب کیا کروں۔ ہیلی کاپٹر پر اتنے سارے لوگوں کا
تم اور میں اکیلے ہوتے تو لامحالہ جزیرے پر پہنچ جاتے
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ان حالات میں بھی تمہاری زبان بکواس کرنے
رہتی۔ نانسنس"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ موت سے پہلے ہی واویلا

ک کہتے ہیں کہ موت کو ہنستے کھیلتے گلے سے لگانا چاہئے
لی نے یہ نہیں بتایا کہ موت خوبصورت بھی ہو گی یا
مران کی زبان بھلا کہاں رکنے والی تھی۔

ان صاحب۔ کیا آپ مایوس ہو چکے ہیں"...... صفدر نے

ں تو گناہ ہے جناب صفدر سعید بہادر یار جنگ صاحب اسی
ئے طویل عرصے سے تمہارے خطبہ نکاح یاد نہ کرنے کے
امایوس نہیں ہوا"...... عمران نے جواب دیا۔

اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ اب ہمیں خود اپنے بچاؤ کے لئے
...... تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے
ی جولیا کے بارے میں یہ باتیں اسے ہمیشہ الرجک کر دیا
یں۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم خود ہی خطبہ نکاح یاد کر کے پڑھو گے۔
ہو گے۔ نہیں مسٹر تنویر، اس طرح نکاح نہیں ہو سکے
عمران نے بزرگانہ لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

م کوئی اور بات نہیں کر سکتے"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں

م کا حال بتا سکتا ہوں اور یہاں سمندر میں تیرتے ہوئے
مرد ماں ہی کام آ سکتا ہے"...... عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔

عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں لہروں کے ساتھ ساتھ

آگے بڑھنا چاہئے کہیں نہ کہیں تو پہنچ ہی جائیں گے"......
شکیل نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"کہیں نہ کہیں کے الفاظ واقعی خاصے وسیع معنی رکھتے
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کیپٹن شکیل اس
اختیار مسکرا دیا۔
"تم پہلے فیول چیک نہ کر سکتے تھے۔ فیول میٹر تو تمہاری
کے سامنے تھا"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"یہی تو ایک ایسا مسئلہ ہے جو تمہیں اور تنویر کو آج
نہیں آیا۔ میری آنکھوں کے سامنے ایک ہی تصویر رہتی ہے
بہرحال فیول میٹر سے مختلف ہے"...... عمران نے جواب دیا
بار جولیا نے بے اختیار منہ پھیر لیا۔
"عمران صاحب۔ اگر ہم کسی جزیرے تک نہ پہنچ سکے تو
اچانک صفدر نے کہا۔
"ہمارے ایک شاعر نے اس موضوع پر پہلے ہی ایک
رکھا ہے کہ اگر ہم غرق دریا ہو کر مرے تو نہ کہیں جنازہ اٹھے
نہ کہیں مزار ہو گا۔ ویسے بھی اس مہنگائی کے زمانے میں وارثا
لئے کفن دفن خاصا دشوار طلب کام ہے اور پھر مزار بن جائے
بھی منانا پڑتا ہے۔ چادریں بھی چڑھانا پڑتی ہیں اور قوالیاں
پڑتی ہیں"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔
"اب آپ سے کیا بات کی جائے۔ آپ تو اس طرح

یے ہم کسی ہوٹل میں بیٹھے گپ شپ کر رہے ہوں"۔
بناتے ہوئے کہا۔
"تم بھی ناراض ہو رہے ہو۔ ارے پھر تو میرا اسکوپ بالکل
ے گا۔ بہرحال پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میری
زو عیار سے زیادہ چیزیں موجود ہیں"...... عمران نے
نے کہا تو اس کے سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔
کہاں ہیں۔ کون سی چیزیں"...... سب نے حیران ہو کر

ن شکیل اور صفدر تم دونوں مجھے پکڑ کر اپنے سروں سے
۔ تاکہ میری اوپر والی جیب پانی سے باہر آ جائے"۔
ے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اس کی ہدایت پر عمل کر

اب اسی طرح تیرتے ہوئے پاکاڈو تک چلے جاؤ۔ مجھے دراصل
آ رہی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب
اختیار ہنس پڑے۔ جب کچھ دیر بعد اس کے لباس سے پانی صاف
ا تو اس نے جیب کی زپ کھولی اور اندر سے ایک چھوٹا سا
نکال کر ہاتھ اوپر اٹھا لیا۔
اب مجھے نیچے اتار دو ورنہ ایسا نہ ہو کہ میں تم سمیت سیدھا
کی تہہ میں پہنچ جاؤں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
اور کیپٹن شکیل نے آہستہ سے اسے نیچے اتار دیا۔ عمران کا

ٹرانسمیٹر والا ہاتھ اونچا تھا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے
پانی میں ایڈجسٹ کر لیا تو اس نے فریکونسی ایڈجسٹ کر
کا بٹن پریس کر دیا۔
" ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"......
اپنے اصل لہجے میں بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔
" رچرڈ بول رہا ہوں۔ کون پرنس آف ڈھمپ۔ اوور
لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک حیرت بھری آواز سنائی دی۔
" اوہ۔ کیا بات ہے۔ کیا ایکریمیا سے ہاکاڈو شفٹ
تمہاری یادداشت بھی غائب ہو گئی ہے۔ اگر ایسی بات ہے
جینی کو بھی نہ پہچان سکتے ہو گے اور اس کے باوجود ابھی
حیرت ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔
" اوہ۔ اوہ۔ پرنس آپ۔ اوہ۔ سوری پرنس۔ میرے
بھی نہ تھا کہ آپ کی کال ہو سکتی ہے۔ آپ کہاں سے بول
اوور"...... اس بار دوسری طرف سے انتہائی جوش بھرے
گیا۔
" سمندر سے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا تو اس
ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔
" سمندر سے۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ اوور"....
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" مطلب یہ کہ میں اور میرے ساتھی اس وقت ہاکاڈو

طرف تقریباً پچاس کلو میٹر کے فاصلے پر کھلے سمندر میں ہیں
یار و مددگار تیرتے پھر رہے ہیں کیونکہ ہم جس ہیلی کاپٹر پر سفر
تھے اس کا فیول اچانک ختم ہو گیا اور ہمیں مجبوراً سمندر میں
ا۔ اب یہ ہماری خوش قسمتی کہ ایک ٹرانسمیٹر ہمارے پاس
تھا اور اس سے زیادہ بڑی خوش قسمتی یہ تھی کہ مجھے تمہاری
بھی اب تک یاد رہی ہے کیونکہ تمہاری طرح میری ابھی
ہیں ہوئی اس لئے میری یادداشت موجود ہے۔ اوور"۔ عمران

اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن میرے پاس ہیلی کاپٹر تو نہیں ہے
یں لانچ بھجوا سکتا ہوں فوری طور پر۔ آپ مزید تفصیل بتائیں۔
رچرڈ نے کہا تو عمران نے اسے مزید تفصیل بتا دی تاکہ
لانچ چلانے والے کو تفصیل بتا سکے۔
اوکے۔ پرنس۔ آپ بے فکر رہیں۔ زیادہ سے زیادہ بیس منٹ
لانچ آپ کے پاس پہنچ جائے گی۔ گھاٹ پر میری اپنی چار لانچیں
ہیں میں وہاں ٹرانسمیٹر پر کال کر کے کہہ دیتا ہوں۔ اوور"۔
ن طرف سے کہا گیا۔
اوکے۔ ہم انتظار کر رہے ہیں بشرطیکہ کسی شارک مچھلی نے
تمہاری لانچ آنے سے پہلے نہ دیکھ لیا۔ اوور"...... عمران نے

بلکہ آپ بتا رہے ہیں وہاں شارک مچھلیاں نہیں ہیں اس لئے

آپ بے فکر رہیں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر
"اب ایک بار پھر مجھے اٹھاؤ تاکہ میں ٹرانسمیٹر کو واپس
ڈال سکوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اور
تنکیل نے ایک بار پھر وہی کارروائی کی اور جب پانی اس کے
سے غائب ہوا تو عمران نے زپ کھول کر ٹرانسمیٹر جیب میں
پھر زپ بند کر دی۔

"یہ آپ نے کس قسم کا لباس پہن رکھا ہے عمران
باقاعدہ زپ جیب پر تو لگی ہوئی ہے اور زپ بھی واٹر پروف
جیب بھی۔ پہلے تو آپ نے کبھی ایسا لباس نہیں پہنا تھا اور
زپ پہلے نظر نہیں آئی تھی"...... صفدر نے عمران کو دوبارہ پا
اتارتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اماں بی کہتی ہیں کہ سب سے پہلے رقم کی حفاظت کرنی
اس لئے جب میں چھوٹا تھا اور وہ مجھے دو چار روپے دے کر
بھیجتی تھیں تو جیب کو باقاعدہ سی دیا کرتی تھیں۔ اس زمانے
زپ نہیں ہوتی تھی اس لئے مجبوری تھی لیکن اماں بی کا سبق
مجھے یاد تھا۔ دوسری بات یہ کہ مجھے معلوم تھا کہ یہ مشن سمند
اندر جزیرے میں ہے اس لئے پاکیشیا سے روانگی کے وقت
خصوصی طور پر یہ لباس ساتھ لیا تھا جو مجھے نہیں تو کم از
چیزوں کو تو پانی سے بچا سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

اختیار ہنس پڑے۔
"اں قدر گہرائی میں پہلے سے کیسے سوچ لیتے ہیں۔ ہمیں تو یہ
یں آیا تھا ورنہ ہم بھی ایسے ہی لباس ساتھ لے آتے"۔ صفدر

"ے کہتے ہیں کہ موتی اور جواہر گہرائی میں ہی ملتے ہیں اس
ہرائی میں غوطہ لگانے کی عادت ہے لیکن آج تک موتی اور
نہیں ملے البتہ گھونگے بہت مل جاتے ہیں"...... عمران نے
تے ہوئے کہا۔

"ے۔ کیا مطلب"...... صفدر نے چونک کر کہا۔ باقی
ے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ
ظ ان کی سمجھ میں بھی نہ آیا تھا۔

"بھی سست ہوتے ہیں۔ اب تم خود سوچو تم نے خطبہ نکاح
نے میں کتنی سست رفتاری اختیار کر رکھی ہے اور"۔ عمران
روع کیا اور سب اس کا مطلب سمجھ کر بے اختیار ہنس

"ش کیوں ہو گئے ہو۔ آگے بھی تو بولو"...... جولیا نے
ونے لہجے میں کہا۔

"لہہ رہا تھا کہ گھونگوں کی اس سست رفتاری کے باوجود بے
ی پری پھر بھی مایوس نہیں ہوئی"...... عمران نے جولیا کی
ھتے ہوئے کہا اور جولیا کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ

دوڑ گئی۔ اس کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی تھی۔ شاید
مذاق اس کے دل کے تاروں کو چھیڑ گیا تھا۔

"تمہاری یہ بکواس کرنے والی زبان کسی روز بند کرنی
گی"...... یکلخت تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"دیکھا صفدر۔ میری بات کا ثبوت سامنے آ گیا۔ تمہاری
سست رفتاری کو کسی روز بند کرنا پڑے گا"...... عمران نے
اس بار صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ کرنل جوشن کو آپ نے چکر تو دے دیا اور
طرح ہم وہاں سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئے لیکن اب
کریں گے۔ کیا اس لانچ پر دوبارہ واگ جائیں گے یا"......
کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اب پہلے ہاکاڈو جانا ہو گا۔ اب کچھ خصوصی اقدامات کرنے
گے"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب نے
میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے ایک لانچ
طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دی تو عمران سمیت سب نے اپنے
اونچے کر لئے۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گئے تھے کہ یہ رچرڈ کی ہی بھیجی
لانچ ہے اور ان کے ہاتھ اونچے کرنے سے لانچ کی رفتار پہلے سے
بڑھ گئی تھی۔ پھر لانچ انہیں واضح طور پر نظر آنے لگی۔ عمران اور
کے ساتھی سب چونک پڑے کیونکہ لانچ میں چار افراد موجود تھے
ان چاروں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

رکاؤ اور پھیل جاؤ۔ یہ دشمن ہیں۔ ہم نے انہیں ختم بھی
۔ لانچ بھی حاصل کرنی ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں
کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے غوطہ لگایا اور پھر وہ کافی
میں اترنے کے ساتھ ساتھ سائیڈ میں گھومتا چلا گیا۔ اسی لمحے
ی سطح پر ہلچل سی محسوس ہونے لگی اور وہ سمجھ گیا کہ لانچ
۔ جو رہی ہے لیکن ظاہر ہے مشین گن کی گولیاں پانی میں
اپنی قوت کھو دیتی تھیں۔ اب لانچ کا سایہ اسے نظر آ رہا تھا
ے ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔ عمران کو اپنے ساتھی بھی نظر آ
اور پھر عمران تیزی سے اس لانچ کے نچلے حصے کی طرف
وہ اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھی بھی تیزی سے لانچ کے
ی طرف بڑھ رہے تھے۔ گو لانچ کو تیزی سے حرکت دی جا
لیکن بہرحال وہ ایک دائرے میں ہی گھوم رہی تھی اور پھر
مسلسل فائرنگ کی جا رہی تھی لیکن عمران اور اس کے ساتھی
ی میں تھے لیکن ظاہر ہے وہ زیادہ دیر تک پانی میں نہ رہ
کیونکہ انہیں بہرحال سانس لینے کے لئے سطح سے سر باہر
۔ وہ کب تک سانس روک سکتے تھے اس لئے عمران جلد از
لانچ کو الٹانا چاہتا تھا۔ اس نے صفدر اور کیپٹن شکیل کو
مخصوص اشارہ کیا اور پھر لانچ کا سایہ جیسے ہی انہیں اپنی
دکھائی دیا وہ تینوں بجلی کی سی تیزی سے اوپر کو اٹھے اور عین
جب لانچ ان کے سروں کے اوپر پہنچی عمران، صفدر اور

کیپٹن شکیل تینوں کے ہاتھ ایک جھٹکے سے بلند ہوئے اور
چلتی ہوئی لانچ ایک جھٹکا کھا کر سائیڈ میں الٹ گئی۔ اس
ہی انہیں چار آدمی بری طرح ہاتھ پیر مارتے پانی میں
دکھائی دیئے۔ عمران اور اس کے ساتھی بجلی کی سی تیزی
بلند ہوئے اور چند لمحوں بعد انہوں نے مل کر سائیڈ
ہوئی لانچ کو سیدھا کیا اور دوسرے لمحے وہ سب اچھل
ہو گئے۔ اسی لمحے ان چاروں آدمیوں کے سر بھی سطح
ان میں سے ایک لانچ کے قریب تھا۔ عمران نے یکلخت
دوسرے لمحے ایک آدمی اوپر اٹھتا ہوا دھماکے سے لا
جبکہ ٹائیگر اس دوران لانچ کا انجن جو سائیڈ پر الٹ جا
بند ہو گیا تھا سٹارٹ کر لینے میں کامیاب ہو گیا تھا ا
لانچ ایک جھٹکے سے آگے بڑھتی چلی گئی۔

"واپس ہاکاڈو چلو"...... عمران نے فرش پر پڑے لے
لیتے ہوئے اس آدمی کو بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمرا نے
ساتھ ہی اس آدمی کی گردن پر اپنا ہاتھ رکھ کر انگوٹھے
رگ کو دبایا تو اس آدمی کا چہرہ تیزی سے مسخ ہونے گیا
جسم بری طرح تڑپنے لگا۔

"جو پوچھوں سچ سچ جواب دینا ورنہ اٹھا کر سمندر
گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ہی

باد ختم کر دیا۔

"م۔ م۔ مجھے مت مارو۔ پلیز"...... اس آدمی نے گھگھیانے
لہجے میں کہا۔ وہ عام سا ملاح ہی نظر آ رہا تھا۔

"تمہیں یہ لانچ دے کر کس نے یہاں بھیجا ہے۔ بولو"۔ عمران
غراتے ہوئے کہا۔

"رچرڈ نے۔ رچرڈ اس لانچ کا مالک ہے"...... اس آدمی نے
یا تو عمران کے چہرے پر یکلخت غصے کے چراغ سے جل اٹھے۔

"کیا کہا تھا رچرڈ نے۔ بولو"...... عمران نے بھیڑیئے کی طرح
تے ہوئے کہا۔

"رچرڈ تو بگ باس ہے۔ اس کا رابطہ ہم سے کیسے ہو سکتا ہے۔
کا آدمی مرفی لانچوں کا انچارج ہے۔ وہ وہیں گھاٹ پر ہی ہوتا
مرفی نے کہا تھا کہ بگ باس کی کال آئی ہے اور میں لانچ لے کر
در بگ باس کے آدمیوں کو جو سمندر میں موجود ہیں اٹھا کر
وں اور پھر اس نے مجھے پوری تفصیل بتائی اور پھر وہ واپس چلا
جبکہ بگ باس کی دو لانچیں سپارو جانے کے لئے تیار ہو رہی
اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے"...... عمران نے اس بار اس کے گلے سے
ہٹاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام لاڈش ہے۔ میں اس لانچ کا انچارج ہوں"...... اس
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تم ان لوگوں کو ساتھ کیوں لے آئے تھے۔ بولو
نے کہا۔
"میری لانچ میں فیول کم تھا اس لئے میں لانچ
مخصوص پوائنٹ پر فیول بھروانے گیا تو یہ چاروں آدمی میری
آگئے۔ یہ ریڈ آرمی کے آدمی تھے۔ انہوں نے مجھے مجبور کر
سرکاری آدمی تھے میں کیسے انکار کر سکتا تھا۔ پھر انہوں نے
انہوں نے مرفی کی ہدایات سن لی ہیں اس لئے میں وہیں
مرفی نے کہا تھا ورنہ وہ مجھے گولی مار کر سمندر میں پھینک
لانچ لے جائیں گے اس لئے میں مجبور ہو گیا تھا"......
جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس
سمجھ گیا تھا کہ اصل بات کیا ہوئی ہے۔ ظاہر ہے اس کی کال
نے کیچ کر لی ہو گی اور ظاہر ہے ریڈ آرمی رچرڈ اور اس کے
جانتی ہو گی اس لئے انہوں نے فوری ایکشن لیا اور اس لانچ
ہو کر یہاں پہنچ گئے تاکہ انہیں ہلاک کیا جا سکے۔
"لیکن تم نے بہرحال رچرڈ سے غداری کی ہے کہ
دوستوں کے سروں پر مسلح ریڈ آرمی کے آدمی لے آئے ہو
نے کہا۔
"میں مجبور تھا کیونکہ یہ لوگ جانتے ہیں کہ بگ باس
کی سمگلنگ کرتا ہے اور یہ لانچیں سمگلنگ میں استعمال ہوتی
ریڈ آرمی کو بھی معلوم ہے لیکن بگ باس کے تعلقات ریڈ

ے ہیں اس لئے سیکشن انچارج بگ باس کی
ورٹ حکومت کو نہیں کرتا۔ پھر یہ سرکاری لوگ
ی نہیں سکتا تھا"...... لاڈش نے جواب دیا اور
میں سر ہلا دیا۔
نچ کو گھاٹ کی بجائے اسی طرف لے چلو جدھر ہم پہلے
تھے"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔
صاحب ہو سکتا ہے کہ اس بار پھر وہاں پہلے کی طرح
"...... صفدر نے کہا۔
"لیکن ہم اور کسی طرف جا ہی نہیں سکتے کیونکہ وہاں
ہے اور گھاٹ پر یقیناً ریڈ آرمی کے اور آدمی بھی
عمران نے کہا۔
ضرور کوئی ایسی جگہ جانتا ہو گا جہاں سے ہم محفوظ
بلیہ باکاڈو میں داخل ہو سکیں"...... جولیا نے کہا تو
ات میں سر ہلا دیا۔
"تم لانچ کو گھاٹ کے علاوہ کسی ایسی جگہ لے جا سکتے
تمہارے بگ باس تک محفوظ طریقے سے پہنچ سکیں
میں نے رچرڈ کو بتا دیا کہ تم نے یہ غداری کی ہے
ہو گا لیکن تم نے جو کچھ بتایا ہے اس سے میں واقعی
ہوں کہ تم مجبور تھے"...... عمران نے کہا۔
مجبور تھا جناب۔ ورنہ میں طویل عرصہ سے بگ باس

کے گروپ میں ہوں۔ میں تو غداری کا سوچ بھی نہیں
نگ باس کو نہ بتائیں"...... لاڈش نے کہا اور اس کے
نے ہاتھ جوڑ دیئے۔
"ہاتھ جوڑنے کی بجائے لانچ لے کر کسی ایسی جگہ
ہم حفاظت سے آگے جا سکیں"...... عمران نے کہا
اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کر ٹائیگر کی طرف بڑھ گیا
طرف ہٹ گیا تو لاڈش نے لانچ کا کنٹرول سنبھال لیا۔
"آپ رچرڈ کو کال کر دیتے تاکہ وہ اپنے آدمی اور
دیتا"...... صفدر نے کہا۔
"تمہارا مطلب ہے کہ ایک بار پھر کال ٹریس ہو
میں تو ہم بچ گئے ہیں وہاں ہاکاڈو میں بچ بھی نہ سکیں
نے کہا تو صفدر کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات

ایلفرڈ اور ہاکاڈو کے ریڈ آرمی سیکشن کے مشین روم
ہ کے ساتھ کیڈو کے مشین روم میں موجود تھا اور
ین کے ذریعے وہاں چیکنگ کرتا پھر رہا تھا اور وہ دونوں
اسے یہ سب کچھ کرتا دیکھ رہے تھے۔
نل صاحب۔ کیڈو یا اس کے ارد گرد کہیں بھی نارکم
ہے نہیں کیا گیا"...... تھوڑی دیر بعد کیپٹن جوگم نے کہا۔
۔ مکمل یقین ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔
"میں پوری ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں"...... کیپٹن

ہاں کی مشینری کو آپریٹ کر سکتے ہو"...... کرنل جوشن
خاموش رہنے کے بعد کہا۔
"آسانی سے"...... کیپٹن جوگم نے جواب دیا۔

"اوکے۔ چونکہ ہنری ہلاک ہو چکا ہے اس لئے میں
میجر کے رینک پر ترقی دیتا ہوں بلکہ اب تم کیڈو کے
انچارج بھی ہو"...... کرنل جوشن نے کہا تو کیپٹن
مسرت سے پھول کی طرح کھل اٹھا اور اس نے باقاعدہ
میں سیلوٹ کیا۔
"تمہیں میرا وفادار رہنے کا حلف دینا ہو گا اور رازدا
جوگم"...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے باقاعدہ
وفاداری اور رازداری کا حلف دیا۔
"تم نے دیکھا ایلفرڈ۔ عمران نے خواہ مخواہ ہمیں
ہم احمقوں کی طرح یہاں بھاگے چلے آئے"...... کر
اس بار ایلفرڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔
"لیکن اس سے اسے کیا فائدہ ہوا ہو گا"......
ہوئے لہجے میں کہا۔
"صرف اپنی جان بچانے کی انسانی جبلت کے تحت
ہو گا کہ وہ ان کرسیوں سے آزاد ہو جائے گا حالانکہ ایسا
ہے اور اب میں اسے مزید ایک لمحے بھی زندہ نہیں
جوگم ٹرانسمیٹر پر سیکشن سے رابطہ کرو اور میری بات کر
ہے"...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے اثبات
ہوئے ایک سائیڈ پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس
ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"ہلو۔ سارجنٹ کوشو بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد
آواز سنائی دی تو میجر جوگم کے ساتھ ساتھ کرنل جوشن بھی
کیونکہ کیپٹن شابو کی بجائے ایک سارجنٹ کال اٹنڈ کر رہا

دو ٹرانسمیٹر"...... کرنل جوشن نے کہا اور میجر جوگم نے
نل جوشن کی طرف بڑھا دیا۔
"ہیلو۔ کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ کیپٹن شابو کہاں ہے۔ اس
یوں اٹنڈ نہیں کی۔ اوور"...... کرنل جوشن نے چیختے
لہجے میں کہا۔
"کیپٹن شابو کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ سر قومی تہوار کی وجہ سے
آپ سے اجازت لے کر شہر گئے ہوئے تھے پھر اچانک مجھے
آ گیا تو میں واپس سیکشن آیا تو یہاں وہ پاکیشیائی ایجنٹ
تھے۔ ٹارچنگ روم میں مسلح افراد بھی ہلاک ہو چکے تھے جبکہ
میں بھی چار مسلح سپاہی ہلاک ہوئے پڑے تھے۔ کیپٹن
لاش برآمدے میں پڑی ہوئی تھی جبکہ مشین روم کی ساری
کر دی گئی ہے اور وہاں بھی پانچ افراد کی لاشیں پڑی ہوئی
ہیلی کاپٹر بھی غائب ہے۔ یہ ٹرانسمیٹر میں نے آپ کے
اٹھایا ہے تاکہ اگر آپ کی کال آئے تو میں اسے اٹنڈ کر
میں نے ٹرانسمیٹر کی مدد سے شہر میں پھیلے ہوئے ریڈ
سپاہیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ پاکاڈو میں پھیل کر ان

پاکیشیائیوں کا سراغ لگائیں۔اوور"...... سارجنٹ نے
جواب دیتے ہوئے کہا اور کرنل جوشن اور ایلفرڈ کے ساتھ
جوگم کے چہرے بگڑتے چلے گئے۔
"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہوا۔
جکڑے ہوئے تھے۔ وہ کیسے رہا ہوئے ہیں۔اوور"...... کر
نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پھٹ پڑنے والے لہجے
"سر۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں تو وہاں موجود
اوور"۔ سارجنٹ نے جواب دیا۔
"یو نانسنس۔ تم سب کو آج ہی تہوار پر جانا تھا۔
انہیں تلاش کراؤ اور جہاں بھی وہ نظر آئیں انہیں گولیوں
اور مجھے کامیابی کی اطلاع دو ورنہ میں تمہارے سیکشن
مارشل کر دوں گا۔ نانسنس۔اوور اینڈ آل"...... کرنل
ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
آف کر دیا۔
"تم نے دیکھا ایلفرڈ۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا
انہیں ہلاک کر دیتا"...... کرنل جوشن اب ایلفرڈ پر ہی
"تم نے خود ہی کہا تھا کہ وہ کرسیوں سے آزاد نہیں
خیال ہے کہ انہوں نے تمہارے ان آدمیوں کو کوئی
جنہیں تم وہاں چھوڑ آئے تھے ورنہ وہ تو حرکت بھی نہ کر
پھر جب وہ رہا ہوئے تو انہوں نے انہیں بھی ہلاک کر دیا'

چیختے ہوئے کہا۔
تا ہے کہ ایسا ہی ہوا ہو۔ بہرحال وہ اب ہاکاڈو سے کہاں
اوہ۔ اوہ۔ وہ ہیلی کاپٹر لے گئے ہیں۔ اوہ۔ وہ کیڈو یا
نچ جائیں۔ میجر جوگم۔ کیپٹن فومانچو سے میری بات
رنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے اثبات میں سر ہلاتے
ے سامنے موجود مشین کے بٹن پریس کرنے شروع کر
نے سائیڈ پر موجود ایک رسیور ہک سے اتارا اور اسے
ب لے جا کر اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔
یلو۔ کیپٹن فومانچو۔ کرنل جوشن صاحب سے بات کرو"۔
نے کہا۔
۔ میں کیپٹن فومانچو بول رہا ہوں سر۔اوور"...... مشین
نے سے کیڈو میں ریڈ آرمی کے انچارج کیپٹن فومانچو کی
سنائی دی۔
فومانچو۔ پاکیشیائی ایجنٹ ریڈ آرمی کے ہیلی کاپٹر پر کیڈو
تم ہوشیار رہنا اور اگر کوئی بھی ہیلی کاپٹر یہاں پہنچے تم
فضا میں ہی ہٹ کر دینا ہے۔ یہ میرا حکم ہے"...... کرنل
کہا۔
۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... کیپٹن فومانچو نے جواب
یا۔
ایسا ہو تو تم نے مجھے فوری رپورٹ دینی ہے یہاں مشین

روم میں"...... کرنل جوشن نے کہا۔
"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل
مائیک کے ساتھ لگا ہوا بٹن آف کر دیا اور مائیک واپس
طرف بڑھا دیا۔
"میجر جوگم۔ کیا یہاں سے واگ جزیرے اور اس کے
علاقے کی سکرین چیکنگ ہو سکتی ہے"...... کرنل جوشن
"یس سر۔ یہاں تو انتہائی طاقتور مشینری موجود ہے
پسیک کر لیا ہے"...... میجر جوگم نے جواب دیا۔
"تو پھر چیکنگ کرتے رہو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ
بجائے واگ پہنچے ہوں"...... کرنل جوشن نے کہا۔
"وہ وہاں جا کر کیا کریں گے۔ وہ تو مارکو تھم ریز کے
وجہ سے مکمل طور پر سیلڈ ہے"...... ایلفرڈ نے کہا۔
"اب مجھے کسی بات پر اعتبار نہیں رہا۔ یہ شیطان ہیں
وہ ان کرسیوں سے آزاد ہو گئے جس میں وہ معمولی سی
کے قابل بھی نہ تھے۔ وہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ ان کا
صورت میں ہونا چاہئے"...... کرنل جوشن نے کہا۔
"کیا کوئی ایسی صورت ہو سکتی ہے کہ میں یہاں سے
ایکریمیا چلا جاؤں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایلفرڈ
"نہیں۔ یہاں سے بہرحال ہاکاڈو جانا ہو گا اور میں اس
وہاں نہیں جا سکتا جب تک ان لوگوں کی موت کی حتمی ا

...... کرنل جوشن نے کہا۔
یں نے ٹرانسمیٹر کال کیچر کو بھی انتہائی طاقت پر اوپن کر
ی اس قدر طاقتور ہے کہ اگر کال ہاکاڈو میں بھی ہو گی تو یہ
لے گا"...... میجر جوگم نے کہا۔
ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پاکیشیا کال کریں یا ڈیفنس سیکرٹری
یں لیکن کیا اس کال کے ذریعے ان کے اڈے کو چیک کیا
ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔
یں سر۔ صرف کال کیچ ہو سکتی ہے"...... میجر جوگم نے کہا اور
شن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ایلفرڈ۔ تمہارا تو صرف پریس
او پر لگا ہوا ہے جبکہ میری زندگی داؤ پر لگ چکی ہے اس لئے
کا خاتمہ مجھے ہر صورت میں کرنا ہو گا اور ایک بار اس عمران
ہو گیا تو پھر سب معاملات اوکے ہو جائیں گے"...... کرنل
نے ایلفرڈ کے ستے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔
مجھے اب احساس ہو رہا ہے کہ اسرائیلی حکام اس عمران سے
اس قدر خوفزدہ ہیں۔ یہ تو واقعی کوئی مافوق الفطرت آدمی
ایلفرڈ نے کہا۔
ہاں۔ وہ واقعی ایسا ہی آدمی ہے لیکن اب وہ بچ کر نہ جا سکے گا۔
پوری ریڈ آرمی کو اس کے پیچھے لگا دوں گا"...... کرنل جوشن نے
ایلفرڈ نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف ہونٹ بھینچ لئے۔

وہ اس وقت شاید اپنے آپ کو انتہائی بے بس محسوس کر رہا
وہ اب یہاں سے کرنل جوشن کی مرضی کے بغیر جا نہیں
اسے نظر آ رہا تھا کہ صورتحال لمحہ بہ لمحہ ان کے خلاف ہو
تھی۔ پھر تھوڑی دیر بعد یکلخت ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی
جوگم کے ساتھ ساتھ کرنل جوشن اور ایلفرڈ دونوں چونک
"سر کال کیچر سے کال آ رہی ہے"...... میجر جوگم نے
کے ساتھ ہی اس نے سامنے موجود مشین کا ایک بٹن پریس
"ہیلو ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور"......
سی آواز سنائی دی اور کرنل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔
"اوہ۔ یہ عمران کی آواز ہے۔ میں اسے پہچانتا ہوں۔
کر رہا ہے"...... کرنل جوشن نے انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا
کے ستے ہوئے چہرے پر ہلکی سی چمک ابھر آئی کیونکہ اسے
لگ گئی تھی کہ شاید یہ لوگ پکڑے جا سکیں۔
"رچرڈ بول رہا ہوں۔ کون پرنس آف ڈھمپ۔ اوور"
لمحوں بعد ایک اور آدمی کی آواز سنائی دی اور کرنل جوشن
اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ وہ اس رچرڈ کی آواز نہ پہچانتا تھا
خاموش بیٹھا عمران اور رچرڈ کے درمیان ہونے والی بات
رہا۔ جب بات چیت ختم ہو گئی تو کرنل جوشن بے اختیار
سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"آؤ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ وہ سمندر میں بے بس ہو

بانی سے ان کا شکار کر سکتے ہیں۔ وہ ہیلی کاپٹر شاید سمندر میں
ہاں، و گیا ہے"...... کرنل جوشن نے ایلفرڈ سے کہا۔
ہ۔ یہ جگہ ہاکاڈو سے نزدیک ہے اس لئے جب تک آپ ہیلی
وہاں تک پہنچیں گے یہ لوگ لانچ کے ذریعے ہاکاڈو پہنچ چکے
گے"...... میجر جوگم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
اوہ۔ اوہ۔ پھر کیا کیا جائے۔ تم بتاؤ کیا کیا جائے"...... کرنل
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
میں رچرڈ کو جانتا ہوں۔ وہ رچرڈ بار کا مالک ہے اور اسلحے کا
مگر ہے۔ اس کی کافی تعداد میں لانچیں گھاٹ پر رہتی ہیں
گھاٹ پر اس کا خاص کارندہ مرفی ہے۔ یہ مرفی ہی کسی لانچ
بھیجے گا اور ریڈ آرمی کے لوگ بھی وہاں ڈیوٹی پر موجود رہتے
کیڈو کی طرف کسی لانچ کو نہ جانے دیں۔ ان کا انچارج
نام ہے جس کی فریکونسی کا بھی مجھے علم ہے۔ میں اس سے
بات کرا دیتا ہوں۔ آپ اسے ہدایات دیں کہ مرفی جس لانچ
وہ اس میں زبردستی سوار ہو جائیں اور جا کر عمران اور اس
ساتھیوں کا سمندر میں ہی خاتمہ کر دیں"...... میجر جوگم نے
تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔
اوہ ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ جلدی کراؤ بات"...... کرنل
نے کہا اور اس بار ایلفرڈ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ
گم کی تجویز موجودہ حالات میں بہترین تجویز تھی۔ عمران اور اس

کے ساتھی یہ سمجھ کر مطمئن رہیں گے کہ لانچ رچرڈ کا
بھیجی گئی ہے جبکہ ریڈ آرمی کے آدمی اچانک ان پر فائر
اور اس طرح ان کا مارا جانا یقینی ہو جائے گا۔
" ہیلو ہیلو۔ میجر جوگم کالنگ کیپٹن ٹاکم۔ اوور"......
نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے کال دیتے ہوئے کہا۔
" کیپٹن ٹاکم بول رہا ہوں لیکن تم تو۔ کیپٹن تھے یہ ا
کیسے ہو گئے۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بے تکلفانہ سی
دی۔ شاید وہ دونوں آپس میں دوست تھے۔
" میں کیڈو سے بول رہا ہوں اور کرنل جوشن صاحب
موجود ہیں۔ ان سے بات کرو۔ اوور"...... میجر جوگم نے کہا
" ہیلو۔ کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ اوور"...... کرنل
یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔
" یس سر۔ یس سر۔ میں کیپٹن ٹاکم بول رہا ہوں سر
کیپٹن ٹاکم کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔
" تم اس وقت کہاں موجود ہو۔ اوور"...... کرنل
کہا۔
" ہاکاڈو ساحل کے گھاٹ پر سر۔ یہاں مستقل ہماری
ہے سر۔ اوور"...... کیپٹن ٹاکم نے گھبرائے ہوئے لہجے میں
" کتنے آدمی ہیں تمہارے ساتھ۔ اوور"...... کرنل جو
پوچھا۔

ہاں ہیں سر۔ اوور"...... کیپٹن ٹاکم نے جواب دیا۔
بار کے مالک رچرڈ اور اس کے خاص آدمی مرفی کو جانتے
کرنل جوشن نے کہا۔
میں سر۔ اچھی طرح جانتا ہوں سر۔ اوور"...... کیپٹن ٹاکم نے

اور رچرڈ کی مخصوص لانچوں کو بھی دیکھا ہوا ہے تم نے یا
اوور"...... کرنل جوشن نے پوچھا۔
سر۔ دیکھا ہوا ہے سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب

سنو۔ پاکیشیائی ایجنٹ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے ہیلی کاپٹر میں
ے اور پھر ہیلی کاپٹر کسی وجہ سے سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا
وہ لوگ سمندر میں بے بسی کی حالت میں موجود ہیں۔ ان
ٹرانسمیٹر تھا جس سے انہوں نے رچرڈ کو کال کر کے اپنی
بتائی اور پھر لانچ بھیجنے کے لئے کہا۔ یہ مرفی ہی کوئی لانچ
م نے اس لانچ پر قبضہ کرنا ہے لیکن اس طرح کہ مرفی یا
دوسرے آدمیوں کو معلوم نہ ہو سکے اور پھر تم اس لانچ پر
س جگہ پہنچو اور پاکیشیائی ایجنٹوں پر فائرنگ کر کے انہیں
دو۔ ان کے پاس کوئی اسلحہ نہیں ہے اور وہ بے بس ہیں
وہ تمہارا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ پھر ان کی لاشیں اس لانچ
کر ہاکاڈو پہنچو۔ اس کے بعد لاشیں تم نے سیکشن ہیڈ کوارٹر

پہنچائی ہیں۔ سمجھ گئے ہو میری بات۔ اوور"...... کرنل تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن یہ لوگ کہاں ہیں۔ اوور"...... کہا اور کرنل جوشن نے اسے وہ ساری تفصیل بتا دی جو ٹرانسمیٹر کال کے ذریعے رچرڈ کو بتائی تھی۔

"یس سر۔ میں سمجھ گیا ہوں سر۔ آپ بے فکر رہیں لاشیں یقینی طور پر سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچا دوں گا سر۔ اوور" ٹاکم نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر اپنے ساتھ رکھنا اور جیسے ہی یہ لوگ ہلاک ہو مجھے میری مخصوص فریکونسی پر کال کر کے اطلاع دینی ہے" کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمام کام احتیاط سے کرنا۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ناکامی کی نہیں کامیابی کی خبر ملنی چاہئے۔ اوور"...... نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔ کامیابی کی ہی خبر آپ کو ملے گی دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اگر تم اس مشن میں کامیاب رہے تو میں تمہیں فوری میجر کے عہدے پر ترقی دے کر کیڈ سیکشن ہیڈ کوارٹر کا دوں گا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے اسے لالچ دیتے ہوئے

...۔ میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا سر۔ اوور"۔ دوسری ...مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو کرنل جوشن نے اوور اینڈ ٹرانسمیٹر کو خود ہی آف کر دیا۔

"...تم اب تم یہیں رہو گے اور اب تم یہاں کے انچارج ہو میں اب واپس ہاکاڈو جا رہا ہوں"...... کرنل جوشن نے اٹھتے

...... میجر جوگم نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ...بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا تھا۔

...اینڈ۔ اب یہ شیطان یقینی طور پر ختم ہو جائیں گے اور اگر ...نہ بھی ہوئے تو لامحالہ یہ اوپر خشکی پر پہنچیں گے اور پھر ...برڈ کو اس کے اڈے سمیت فنا کر دوں گا"...... کرنل جوشیلے لہجے میں کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی ...طرف بڑھ گیا۔ ایلفرڈ بھی اس کے پیچھے تھا۔

لانچ تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اب وہ ہاکاڈو
طور پر نظر آ رہا تھا لیکن لاڈش لانچ کو ایک مخصوص سمت
بڑھائے چلا جا رہا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے ٹرانسمیٹر کال میں رچرڈ کا نا
یقیناً ہاکاڈو میں رہنے والے رچرڈ کے نام سے اچھی طرح واق
گے"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا
بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ پوائنٹ۔ یہ پوائنٹ تو واقعی میر
سے ہی نکل گیا تھا۔ گڈ کیپٹن شکیل۔ تم نے واقعی ہمیں
پھلوں کی طرح ان کی جھولی میں گرنے سے بچا لیا ہے"......
نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ آپ کے ذہن

ائنٹ ہوتے ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ آپ ہر پوائنٹ پر
نے رہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

ٹن شکیل نے واقعی بہت اہم بات کی ہے لیکن ہاکاڈو میں
ہمیں ہر صورت میں اس رچرڈ کی امداد تو حاصل کرنی پڑے
بھی ہو سکتا ہے کہ ریڈ آرمی نے اس رچرڈ اور اس کے اڈے
خفیہ نگرانی شروع کر دی ہو"...... جولیا نے کہا۔

میں وہاں فون کال کرنی ہو گی کسی پبلک فون بوتھ سے اور
ھوٹی جیب میں اتنے سکے بہرحال محفوظ ہیں کہ ہم کال کر
عمران نے کہا۔

ا مطلب ہے کہ ہاکاڈو میں جا کر بھی ہم ٹرانسمیٹر کال نہیں
جولیا نے چونک کر کہا۔

دور سمندر سے ہونے والی ٹرانسمیٹر کال سیکشن ہیڈ کوارٹر
سکتی ہے تو ہاکاڈو کے اندر سے کی جانے والی کال تو یقیناً کچھ
حالانکہ میں نے وہاں مشین روم میں موجود تمام مشینری
سے تباہ کر دیا تھا لیکن شاید کوئی اور مشین روم بھی ہو گا
عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے
بعد لانچ ہاکاڈو کے ساحل کے ویران حصے میں پہنچ کر رک

"اب۔ یہاں سے آپ قریب ہی موجود ایک پارک تک پہنچ
ے اور وہاں سے آپ کو ٹیکسی مل جائے گی"...... لاڈش نے

کہا۔

"اوکے۔ اب تم بے فکر رہو۔ میں رچرڈ سے کوئی
کروں گا اور تم نے بھی اپنی زبان بند رکھنی ہے ورنہ ریڈ
تمہیں مار ڈالیں گے"...... عمران نے لانچ سے اترتے
لاڈش نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی تھوڑا سا پیدل
وہ ایک تفریحی پارک میں پہنچ گئے۔ عمران ایک پبلک
طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھا کر انکوائری کے مخصوص
کئے۔ یہ نمبر ہر ترقی یافتہ علاقے میں ایک ہی رکھے جاتے
کسی کو اس کے لئے پریشانی نہ اٹھانی پڑے اور اس کے لئے
سکے ڈالنے کی بھی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی
دی۔

"رچرڈ بار کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری
فوراً ہی ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے جیب سے سکے
مخصوص خانے میں ڈال کر اس نے وہ نمبر پریس کر دیئے جو
آپریٹر نے بتائے تھے۔

"رچرڈ بار"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی
سنائی دی۔

"رچرڈ سے بات کراؤ میں اس کا دوست پرنس آف ڈھمپ
ہوں۔ وہ میری کال کا منتظر ہو گا"...... عمران نے انتہائی

"۔ ہولڈ آن کریں"...... اس بار بولنے والے کا لہجہ
گیا۔

"چرڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رچرڈ کی آواز سنائی

"تمہیں کی جانے والی ٹرانسمیٹر کال کچھ ہو گئی تھی اس لئے
انداز میں ہاکاڈو پہنچنا پڑا ہے۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ
بی ہوئی لانچ سے ہم صحیح سلامت ہاکاڈو پہنچ گئے ہیں اور اس
شک جو پارک کے ایک پبلک فون بوتھ سے بول رہا
ملتا ہے کہ ریڈ آرمی تمہاری اور تمہارے بار کی نگرانی کر
یا انہوں نے ہمارے تم تک پہنچنے کے لئے کوئی اور اقدام
لئے تم مجھے فوری طور پر کوئی ایسی رہائش گاہ کا پتہ بتا دو
علاوہ اور کوئی نہ جانتا ہو۔ میں وہاں پہنچ کر پھر تم سے
گا"...... عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ جہاں تم موجود ہو یہاں سے دو سو گز کے
ق کی طرف ایک چھوٹی سی رہائشی کالونی ہے۔ اس کی
دلہ پر پہنچ جاؤ۔ وہاں ایک آدمی ہو گا جس کا نام رانسن
خاص آدمی ہے۔ میں وہاں فون کر دیتا ہوں وہ تمہارے
بااعتماد آدمی ثابت ہو گا اور اس کوٹھی کے بارے میں
میرے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا"...... رچرڈ نے کہا۔

"اسے کیا کہنا ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"صرف اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتا دینا۔ اتنا ہی
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر
باہر آیا اور پھر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا جو ایک جگہ
کھڑے باتیں کر رہے تھے جیسے وہ سر راہ مل گئے ہوں۔

"آؤ"...... عمران نے دور سے کہا اور واپس مڑ گیا
تھوڑی دور چلنے کے بعد وہ ایک چھوٹی سی لیکن جدید انداز
کالونی میں داخل ہو گئے۔ کالونی میں بنی ہوئی عمارتوں سے
تھا کہ یہ کالونی ابھی حال ہی میں تعمیر کی گئی ہے۔ عمران
فاصلہ دے کر اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ یقیناً انہیں انداز
سکتا ہے کہ ریڈ آرمی پورے ہاکاڈو میں انہیں تلاش کر ر
کے اصل حلیوں سے بہرحال وہ واقف تھے۔ عمران سولہ
کے گیٹ پر پہنچ کر رک گیا اور پھر اس نے کال بیل کا
دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک ایکریمی
گیا۔

"میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے"...... عمران
نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ اکیلے ہیں جبکہ تگ باس نے تو بتایا تھا کہ
بھی آپ کے ساتھ ہوں گے"...... آنے والے نے کہا

بھی آ جائیں گے۔ پھاٹک کھلا چھوڑ دو۔ آؤ"...... عمران نے
نے کہا اور پھر وہ اس آدمی سمیت اندر داخل ہو گیا۔

ہمارا نام رانسن ہے ناں"...... عمران نے کہا تو اس نوجوان
ت میں سر ہلا دیا۔ البتہ اس کے ستے ہوئے چہرے پر اب
طمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

ہیں نے تمہارے چہرے پر شکوک دیکھ کر ہی تمہارا نام بتایا
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اصل تگ باس نے کہا تھا کہ میں آپ کا خصوصی طور پر
الحوں اور آپ اپنے ساتھیوں سمیت آئیں گے لیکن جب آپ
تو میں الجھ گیا تھا"...... رانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

عقب میں کھٹکا ہوا تو رانسن تیزی سے مڑا۔ اس کے ساتھ ہی
بھی مڑ گیا۔ کھلے ہوئے پھاٹک سے جولیا اور اس کے بعد اس
تھی اندر داخل ہو رہے تھے۔

میرے ساتھی ہیں۔ اب تم جا کر پھاٹک بند کر دو"۔ عمران
تو رانسن سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا جبکہ عمران وہیں پورچ میں
یا تھا جہاں سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار موجود تھی۔

نوجوان یہیں رہے گا"...... صفدر نے کہا۔

۔ یہ رچرڈ کا خاص اور بااعتماد آدمی ہے"...... عمران نے کہا
اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ رانسن
کر کے واپس آیا اور پھر عمران کے کہنے پر اس نے انہیں

پوری کوٹھی دکھا دی۔
" یہ بتاؤ کہ یہاں میک اپ کرنے کا سامان بھی
نہیں "...... عمران نے سٹنگ روم میں واپس پہنچتے ہوئے
پوچھا۔
" میک اپ کا سامان۔ نہیں جناب البتہ آپ حکم
مارکیٹ سے لا سکتا ہوں"...... رانسن نے جواب دیا۔
" تم فی الحال ہم سب کے لئے ہاٹ کافی بنا کر لے
دوران تمہارے بگ باس سے چند باتیں کر لوں"......
کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور رانسن سر ہلاتا ہوا واپس چلا
کے باقی ساتھی بھی کرسیوں پر تقریباً ڈھیر سے ہو گئے تھے
بری طرح تھک گئے تھے۔ عمران نے سامنے سنٹرل
ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع
" رچرڈ بار"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی پہلے والی
مردانہ آواز سنائی دی۔
" پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ رچرڈ سے بات
نے کہا۔
" یس سر۔ ہولڈ کیجئے سر"...... دوسری طرف سے اس
لہجے میں کہا گیا۔
" ہیلو۔ رچرڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رچرڈ
دی۔

اف ڈھمپ بول رہا ہوں رچرڈ۔ کیا تمہارا کوئی براہ
نمبر نہیں ہے۔ ہر بار تمہارے اس فون آپریٹر کی انتہائی
ہوئی آواز سننا پڑتی ہے"...... عمران نے کہا۔
پہلے بتا دیتے۔ یہاں کا تو ماحول ہی ایسا ہے۔ بہرحال فون
نہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
نمبر بتا دیا گیا۔
کم از کم آئندہ یہ تو سکون رہے گا۔ اب یہ بتاؤ کہ تم نے
الی ہے۔ ریڈ آرمی تو نگرانی نہیں کر رہی تمہاری"۔ عمران

نے چیکنگ کرا لی ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں اور ویسے بھی
یکشن انچارج کیپٹن شابو سے میرے بڑے گہرے
ہیں"...... رچرڈ نے کہا۔
بیچارہ تو ہلاک ہو چکا ہے۔ اب تو کوئی اور ہو گا۔ بہرحال
ہوشیار رہنا ہے کیونکہ کرنل جوشن چیف آف ریڈ آرمی یہاں
اور اس کے پاس ٹرانسمیٹر کال کی وجہ سے تمہارا نام پہنچ چکا
عمران نے کہا۔
پھر تو مجھے فوری طور پر ایکریمیا جانا ہو گا کیونکہ کرنل
انتہائی خطرناک آدمی ہے"...... رچرڈ نے قدرے گھبرائے
میں کہا۔
ٹھیک ہے اگر تم جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ لیکن جانے سے پہلے

یہ بتا دو کہ تمہارا آدمی رانسن مارکیٹ سے میک اپ
اسلحہ وغیرہ لے آسکتا ہے"...... عمران نے کہا۔
"ہاں ۔ وہ انتہائی قابل اعتماد ہے ۔ آپ اس پر مکمل ا
ہیں"...... رچرڈ نے کہا۔
"یہاں اس کوٹھی میں رقم بھی موجود ہے یا مجھے کسی
سہارا لینا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔
"اوہ ۔ ایسی کوئی بات نہیں پرنس ۔ کوٹھی کے ایک
بھاری رقم موجود ہے اور رانسن آپ کو یہ رقم دے
رانسن کی بات مجھ سے کرائیں"...... رچرڈ نے کہا اور اسی
ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پر ہاٹ کافی کا سامان
"رانسن ۔ اپنے بگ باس سے بات کرو"...... عمران
سے کہا تو رانسن ٹرالی چھوڑ کر تیزی سے عمران کے
عمران نے رسیور اس کے ہاتھ میں دے دیا اور خود اس
بٹن پریس کر دیا۔
"یس بگ باس ۔ میں رانسن بول رہا ہوں"......
انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"رانسن ۔ پرنس کو جس قدر بھی رقم چاہئے اور جب
سیف سے نکال کر دے دو ۔ بلکہ سیف کی چابی ان کے حوا
اور جو کچھ بھی پرنس بازار سے منگوائیں تم نے حکم کی تعم
ہے ۔ مجھے کسی قسم کی شکایت نہیں ملنی چاہئے اور یہ سن

ٹام سے فوری طور پر ایکریمیا جا رہا ہوں اور اگر واپسی پر
ت ملی تو تم جانتے ہو کہ کیا ہو گا"...... رچرڈ نے کہا۔
باس ۔ آپ کو یا پرنس کو میری طرف سے کوئی شکایت نہ
رانسن نے جواب دیا۔
رسیور پرنس کو دو"...... رچرڈ نے کہا تو رانسن نے
ے ہاتھ میں دے دیا۔
تم نے تو اس شریف نوجوان کو ڈرا دیا ہے"...... عمران

میں نے اس لئے کیا ہے کہ آپ کو کوئی شکایت نہ ہو ورنہ
رانسن سے قابل اعتماد آدمی ہے ۔ یہ آپ کی خاطر جان دینے
یغ نہیں کرے گا"...... رچرڈ نے جواب دیا۔
ایک اور فرمائش سن لو ۔ تم نے ایکریمیا جا کر مجھے اینٹی
فوری طور پر بھجوانی ہیں ۔ فوری طور پر"...... عمران نے

انی مار کو تھم ریز ۔ وہ کیا ہوتی ہیں اور کہاں سے ملیں گی ۔ مجھے
نہ بارے میں قطعی کوئی علم نہیں ہے"...... رچرڈ نے حیرت
لہجہ میں کہا۔
۔ میں ایک سپیشل مارکیٹ ہے جسے ایس ایم مارکیٹ کہا
کیا تم نے دیکھا ہے اسے"...... عمران نے مسکراتے

"ہاں۔ میرا تو اس مارکیٹ میں ہی بزنس ہے۔ وہاں ہر قسم کا سامان ملتا ہے۔ کیا وہاں یہ ریز مل جائیں گی" ... کہا۔

"ایس ایم مارکیٹ میں ایک سپر سٹور ہے جس کا نام ... اس کا مالک جارج آرتھر ہے۔ میں اسے فون کر کے سمجھا ... چاہتا تو اسے بھی کہہ سکتا تھا کہ وہ مجھے یہاں وہ پیکٹ ... اس میں شاید دیر ہو جائے اس لئے تم نے یہ پیکٹ جس قدر تیزی سے ممکن ہو یہاں بھجوانا ہے۔ اس ذریعے ... تمہیں محفوظ محسوس ہو۔ بہرحال مجھے یہ پیکٹ جلد از جلد ... جارج آرتھر تم سے کوئی رقم وصول نہیں کرے گا۔ تمہیں ... نام اور باکاڈو کا نام اسے بتانا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"میں جارج کو ذاتی طور پر جانتا ہوں پرنس۔ میرا اس عرصے سے بزنس ہے"...... رچرڈ نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو اور بھی آسانی ہو گئی۔ رانسن کے نام کوٹھی کے پتے پر پیکٹ پہنچنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"پہنچ جائے گا آپ بے فکر رہیں"...... رچرڈ نے جواب ...

"تم کب جاؤ گے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں یہاں سے اپنے ذاتی طیارے سے باچان جاؤں ... وہاں سے فوری طور پر ایکریمیا کی فلائٹ پکڑ لوں گا۔ بکنگ ... سے کرا کر جاؤں گا۔ وہاں پہنچ کر میں آپ کو کال کروں گا ...

... وش یو گڈ لک"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ... ا ... یڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر ... ایپ ... اس دوران رانسن نے کافی کی پیالی اس کے سامنے ... ی اور وہ خالی ٹرالی دھکیلتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔ ... انکوائری سے ایکریمیا اور ناراک کے باکاڈو سے رابطہ نمبر ... جارج سے اس نے تفصیلی بات کر کے رسیور رکھ دیا۔

... یں باٹ کافی تو کولڈ کافی بن چکی ہو گی"...... عمران ... ہوئے کہا اور پیالی اٹھا لی۔

... میں اسے گرم کر کے لے آتی ہوں"...... جولیا نے کہا ... اختیار ہنس پڑا۔

... ں کیوں رہے ہو۔ کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے"۔ ... ت بھرے لہجے میں کہا۔

... ے تنویر کے سب ہنس رہے ہیں۔ اب تم خود سمجھ جاؤ کہ ... یا غلطی کی ہے"...... عمران نے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے

... غلطی کی ہے بتاؤ تو سہی"...... جولیا نے پریشان ہوتے

... صفدر اپنا کام کر لے تو پھر تمہاری کولڈ کافی مجھے بنا کر گرم ... ے ں"...... عمران نے گول مول سے انداز میں بات کرتے

ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں"...... جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ عمران صاحب کا مطلب ہے کہ
خاتون خدمت کرتی ہے اور شادی کے بعد یہ فریضہ مر
ہے"...... صفدر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جو
ہنس پڑی۔

"اس کے ذہن میں سوائے اس کیڑے کے اور کوئی
رینگتا۔ نانسنس"...... جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا
کچھ اور بتا رہا تھا۔

"پھر نہ ذہن رہے گا اور نہ بے چارہ کیڑا۔ کیوں
کیڑے کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے تنویر سے
ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ مجھے فضول باتیں پسند نہیں ہیں
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ فون پر چیف کو رپورٹ دے
نہیں"...... عمران کے بولنے سے پہلے ہی صفدر بول پڑا
معلوم تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور تنویر کا غصہ لمحہ بہ
جائے گا۔

"کیا رپورٹ دوں۔ تم بتاؤ"...... عمران نے مسکرا
کہا۔

...حالات ہیں وہی بتائے جا سکتے ہیں اور کیا بتانا ہے"۔
...اب دیا۔
...۔ ایسا نہ ہو کہ تم لوگ کسی مصیبت میں پھنس جاؤ۔
...مصیبت کو خود دعوت نہیں دیا کرتے۔ میرا کیا ہے میں
...م نہیں ہوں اگر وہ چیک نہ دے گا تو مجھے کیا پرواہ ہے۔
...یقیناً بھاری مالیت کے نوٹوں کی گڈیوں سے بھرا ہوا ہو
...ان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
...بات کرتی ہوں۔ صفدر درست کہہ رہا ہے۔ چیف کو
...م ہونے چاہئیں"...... جولیا نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر
...عمران نے کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔
...وشن کی ریڈ آرمی عام فوجیوں پر مشتمل نہیں ہے۔
...ان کال چیک ہو جانے کا خدشہ بہرحال موجود ہے"۔
...بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار
...انس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی
...ے تاثرات ابھر آئے تھے۔

کرنل جوشن ہاکاڈو سیکشن میں موجود تھا جبکہ ایلفرڈ ہاکاڈا
باوجود کرنل جوشن کے روکنے کے نہ رکا اور اس نے کرنل
کہہ دیا تھا کہ جب یہ لوگ ہلاک ہو جائیں تو وہ اسے فون
دے لیکن اب وہ ایک لمحے کے لئے بھی یہاں نہیں رکنا
چنانچہ کرنل جوشن کو مجبوراً اسے جانے کی اجازت دینا پڑی
سیکشن کی گاڑی اسے ایئرپورٹ چھوڑ آئی جہاں اس کا خصو
طیارہ موجود تھا۔ کرنل جوشن اپنے کمرے میں موجود تھا۔
پاس ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا اور وہ مسلسل شراب پینے میں
لیکن کیپٹن ناکم کی طرف سے کال ہی نہ آ رہی تھی۔
"نانسنس۔ نجانے کیا کر رہا ہے۔ میں کیڈو سے
ہوں لیکن اس کی طرف سے کال ہی نہیں آ رہی"۔
نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اسے خیال آیا

چکر میں نہ پھنس گئے ہوں۔ اس نے میز پر موجود
اٹھایا اور اس کے دو نمبر پریس کر دیئے۔
ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
لوشو سے کہو کہ وہ کیپٹن ناکم کی مخصوص ٹرانسمیٹر
۔ کال کر کے پوچھے کہ اس نے اب تک رپورٹ کیوں
مجھے اطلاع دے"..... کرنل جوشن نے کہا اور
اس نے سارجنٹ لوشو کو جو کیپٹن شابو کا اسسٹنٹ
عہدے پر ترقی دے کر سیکشن کا انچارج بنا دیا تھا
خیال تھا کہ ترقی دینے کی وجہ سے وہ اس کا زیادہ وفادار
کی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل جوشن نے
رسیور اٹھا لیا۔
کرنل جوشن نے کہا۔
لوشو بول رہا ہوں سر۔ کیپٹن ناکم کال کا جواب نہیں
دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
اب نہیں دے رہا۔ کیوں" کرنل جوشن نے
بھرے لہجے میں کہا۔
کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا ٹرانسمیٹر
گیا ہو یا سمندر میں گر گیا ہو"..... کیپٹن لوشو نے جواب
کہا۔
بات پر تمہارے آدمی موجود ہیں یا نہیں"..... کرنل

جوشن نے چونک کر پوچھا۔

"نو سر۔ وہاں کیپٹن ٹاکم کی ہی ڈیوٹی تھی"......

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں آدمی بھیجو اور معلوم کرو کہ رچرڈ کی لانچ جو

ایجنٹوں کو لینے گئی تھی اس کا کیا ہوا اور اگر معلوم نہ

اپنے آدمی لانچ میں وہاں بھیجو۔ مجھے بہرحال فوری رپورٹ

ہاں میں نے تمہیں رچرڈ بار اور رچرڈ کی نگرانی کرانے کا

کیا ہوا"...... کرنل جوشن نے چونک کر پوچھا۔

"نگرانی ہو رہی ہے سر۔ ویسے ابھی تک کوئی

کیپٹن کوشو نے جواب دیا۔

"نگرانی کرنے والوں سے بھی رپورٹ لے کر مجھے

ٹاکم کے بارے میں بھی رپورٹ دو۔ جلدی"...... کرنل

کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ عمران تو عذاب بن گیا ہے۔ کاش میں نے ڈو

معاہدہ نہ کیا ہوتا۔ اب تو یہ مسئلہ عذاب بن گیا ہے"

جوشن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد انٹرکام کی

تو کرنل جوشن نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"لیس"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"کیپٹن کوشو بول رہا ہوں سر۔ نگرانی کرنے والوں

دی ہے کہ رچرڈ بار میں دو بار پرنس آف ڈھمپ کا فون کا

نے اغوا کیا ہے اور جناب یہ بھی رپورٹ ملی ہے کہ رچرڈ

کی تیاری میں فوری طور پر باچان جا رہا ہے جہاں سے

وہ ایکریمیا جانے کا ہے"...... کیپٹن کوشو نے کہا تو کرنل

بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کیپٹن ٹاکم اور اس کے آدمی بھی

ہیں اور عمران اب ہاکاڈو پہنچ گیا ہے"...... کرنل جوشن

لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیس سر"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"نان سنس۔ اتنی بات بھی تم نہیں سمجھ سکتے کہ عمران نے رچرڈ

ڈال لی ہے اور فون سمندر میں تو نہیں لگے ہوئے ہوتے"۔

جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر"...... دوسری طرف سے کیپٹن کوشو نے

ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں اب سمجھ گیا ہوں کہ رچرڈ فوراً ایکریمیا کیوں جا رہا ہے۔

فوری طور پر اغوا کرا کر یہاں ریڈ سیکشن میں لے آؤ اور اسے

روم میں کرسی پر جکڑ دو اور مجھے فوری اطلاع دو۔ حکم کی

ورنہ وہ نکل جائے گا اور سنو اسے کسی قیمت پر کوئی فون

نے دینا ورنہ وہ اس عمران کو اطلاع دے دے گا اور اس

سیکشن ہیڈ کوارٹر کی حفاظت کا خصوصی انتظام کراؤ۔ ہو

سکتا ہے کہ عمران یہاں ریڈ کر دے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے
جوشن نے اپنی عادت کے مطابق تیز تیز لہجے میں کہا۔
"یس سر"...... دوسری طرف سے کیپٹن کوشو نے کہا
جوشن نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔
"ہونہہ۔ تو عمران اس رچرڈ کے ذریعے ایکریمیا
مار کو تھم ریز منگوانا چاہتا ہے"...... کرنل جوشن نے بڑبڑا
کہا اور پھر ایک خیال کے تحت وہ بری طرح چونک پڑا۔
"یہ۔ یہ سیکشن کے لوگ عمران اور اس کے ساتھیوں کا
کر سکیں گے۔ مجھے باچان سے فوری طور پر سپیشل گروپ
منگوانے ہوں گے"...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے
اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس پر تیزی سے فریکوئنسی ایڈ
شروع کر دی۔
"ہیلو ہیلو۔ چیف آف ریڈ آرمی کرنل جوشن کالنگ
فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد کرنل جوشن نے بار بار کا
ہوئے کہا۔
"یس۔ سپیشل سیکشن انچارج ہوٹو بول رہا ہوں۔ اوور
لمحوں بعد ایک مؤدبانہ سی مردانہ آواز سنائی دی۔
"میجر اوساکا سے بات کراؤ۔ اوور"...... کرنل جوشن
ہوئے لہجے میں کہا۔
"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میجر اوساکا بول رہا ہوں سر۔ اوور"...... چند لمحوں بعد
کے انچارج میجر اوساکا کی آواز سنائی دی۔
"جوشن بول رہا ہوں میجر اوساکا۔ ہاکاڈو سیکشن ہیڈ کوارٹر
کرنل جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔
"حکم سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
"کیا سیکرٹ سروس سے متعلق علی عمران عرف پرنس آف
بارے میں جانتے ہو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔
"اچھی طرح جانتا ہوں سر۔ اوور"...... دوسری طرف

اپنے پانچ ساتھیوں سمیت ایک خفیہ مشن پر یہاں ہاکاڈو
ہے۔ ان کا یہ مشن حکومت پاکیشیا سے بھی خفیہ ہے۔
ہاکاڈو اور اس سے ملحقہ جزیرہ واگ میں باچان کی خفیہ
کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کافی عرصے سے اس مشن پر کام
۔ انہوں نے دو تین بار کیڈو اور واگ پر حملہ بھی کیا ہے
کے کئی ایجنٹ اور آدمی بھی ہلاک کر دیئے ہیں۔ ان کے
میں خصوصی طور پر ہاکاڈو آیا ہوا ہوں۔ میں نے واگ
ان کے حملے سے بچانے کے لئے اس کے گرد ایک
مار کو تھم کا سرکٹ قائم کر دیا ہے اور یہ سرکٹ ایسا ہے
یعنی مار کو تھم ریز کے اسے کسی صورت بھی ختم نہیں کیا
اینٹی مار کو تھم ریز عمران کو یا تو ایکریمیا سے مل سکتی ہیں یا

باچان سے۔ اس نے کیڈو پر بھی حملہ کیا اور یہاں سیکشن ا
بھی اور اب اس نے ہاکاڈو میں اپنے ایک دوست رچرڈ با
رچرڈ کو خصوصی طور پر ایکریمیا بھجوا رہا ہے کہ وہ وہاں
مار کو تھم ریز لے کر آئے تاکہ وہ ان کی مدد سے مار کو تھم
توڑ کر واگ جزیرے کو مکمل طور پر تباہ کر دے۔ میں
کے آدمیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اس رچرڈ کو اغوا کر
ہیڈ کوارٹر پہنچا دیں تاکہ اسے ہلاک بھی کیا جا سکے اور اس
اور اس کے ساتھیوں کی خفیہ پناہ گاہ کے بارے میں بھی
حاصل کی جا سکیں۔ یہ کام تو ہو جائے گا لیکن مجھے احساس
کہ سیکشن کے آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کی
مقابلہ نہیں کر پا رہے جبکہ اگر کیڈو اور واگ دونوں جزیرے
گئے تو باچان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا اس لئے میں
کیا ہے کہ تمہارے گروپ کو یہاں طلب کروں اور تم
اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر د
کرنل جوشن نے جان بوجھ کر تفصیل بتاتے ہوئے
اوساکا کو مطمئن کیا جا سکے۔
"آپ نے پہلے ہمیں یاد کر لیا ہوتا سر۔ تو آپ کو اتنی
اٹھانی پڑتی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ
گروپ ہی کر سکتا ہے۔ اوور"...... میجر اوساکا نے بڑے
میں کہا۔

ہے۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے ہاکاڈو پہنچو اور مجھے
ر... کرنل جوشن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
ہیں ہم ہاکاڈو میں اپنے خفیہ ہیڈ کوارٹر میں ٹھہریں گے
والی ... لئے بھی آزاد ہوں گے۔ البتہ میں آپ کو یقین
... ہاکاڈو پہنچنے کے بعد دنوں نہیں بلکہ گھنٹوں میں ان
... یا جائے گا۔ اوور"...... میجر اوساکا نے کہا۔
... رچرڈ سے ان کی پناہ گاہ کے بارے میں معلومات
... لیکن میں اس وقت تک ان کے خلاف کوئی
... وں گا جب تک تم ہاکاڈو نہیں پہنچ جاتے۔ اوور"۔
... نے کہا۔
... س طیارے پر ایک گھنٹے بعد ہاکاڈو میں ہوں گے جناب
پہنچتے ہی میں فون پر آپ کو رپورٹ کر دوں گا اور اس کے
انی تیز رفتاری سے کام کا آغاز کر دیں گے۔ اوور"...... میجر
جواب دیتے ہوئے کہا۔
... اوور اینڈ آل"...... کرنل جوشن نے کہا اور ٹرانسمیٹر

... طریقے پر کام ہو گا۔ مجھے پہلے ہی اس سیکشن کو بلا لینا
کرنل جوشن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے انٹرکام
اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
کرنل جوشن نے کہا۔

"کیپٹن کوشو بول رہا ہوں سر۔ رچرڈ ٹارچنگ
ہے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اور حفاظتی انتظامات کر لئے ہیں یا نہیں"......
نے پوچھا۔
"یس سر۔ خصوصی حفاظتی انتظامات کر لئے گئے ہیں
کوشو نے جواب دیا۔
"اوکے۔ میں ٹارچنگ روم میں آ رہا ہوں۔ تم
جاؤ"...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
رکھا اور پھر اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی
طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سیڑھیاں اتر کر راہدار
ہوا ٹارچنگ روم میں پہنچ گیا جہاں کرسی پر ایک لحیم شحیم
ہوشی کے عالم میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر تھری پیس
کمرے میں کیپٹن کوشو کے ساتھ دو اور آدمی بھی موجود
سے ایک کے ہاتھ میں کوڑا جبکہ دوسرے کے ہاتھ میں
تھی۔
"ہونہہ۔ تو یہ ہے رچرڈ۔ اس شیطان کا دوست جس
دے رکھی ہے"...... کرنل جوشن نے بے ہوش آدمی
دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک کرسی پر
"یہ درشت چہرے کا مالک ہے اور اس کے
تاثرات بتا رہے ہیں کہ یہ سفاک طبیعت کا مالک ہے"

کہا۔
"...... کیپٹن کوشو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
ے اسے پکڑا ہے اور کوئی پرابلم تو نہیں ہوا"...... کرنل
پوچھا۔
پورٹ تک پہنچ چکا تھا۔ اس کا خصوصی طیارہ وہاں موجود
ں فیول بھرا جا رہا تھا اس لئے رچرڈ ریسٹوران میں جا کر
میرے ایک آدمی نے ویٹر کو خریدا اور اس کے شراب
میں بے ہوش کرنے والی گولیاں ڈال دی گئیں۔ اس نے
پی وہ نیم بے ہوش ہو گیا تو میرے آدمی اس کے آدمی
ہسپتال لے جانے کا کہہ کر اپنی کار میں ڈال کر یہاں لے
کیپٹن کوشو نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔
ے آدمی یونیفارم میں ہوں گے"...... کرنل جوشن نے
پوچھا۔
میں نے خصوصی طور پر انہیں عام لباس میں جانے کا کہہ
کیپٹن کوشو نے جواب دیا۔
ویٹر۔ اس کا کیا ہوا۔ لامحالہ اس رچرڈ کا گروپ اس
وہاں پوچھ گچھ کرے گا کیونکہ وہ طیارے پر نہ جا سکا
نل جوشن نے کہا۔
بھاری دولت دی گئی تھی اس لئے وہ اپنی زبان بند رکھے
کے آدمی وہاں ٹکریں مارتے پھریں گے"...... کیپٹن

کے چہرے پر حیرت کے تاثرات مزید گہرے ہوتے چلے
" پرنس آف ڈھمپ، ریڈ آرمی اور باچان کے خلاف
سکتا ہے۔ پاکیشیا اور باچان کے درمیان انتہائی
تعلقات ہیں اور پرنس آف ڈھمپ کے بارے میں مجھے
وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا رہتا ہے
سمجھا تھا کہ اس کا یہاں مشن کسی مجرم تنظیم کے خلاف
آرمی کے بارے میں تو مجھے ہرگز معلوم نہیں تھا کہ وہ
خلاف کام کر رہی ہے"...... رچرڈ نے جواب دیا۔
" اگر تم سچے ہو تو تمہاری زندگی بچائی جا سکتی ہے ور
فیصلہ کر لیا تھا کہ تمہیں اور تمہارے گروپ کو ہلاک او
اڈے کو تباہ و برباد کر دیا جائے"۔ کرنل جوشن نے کہا۔
" میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نے تو ہمیشہ ریڈ آرمی کے
ریڈ آرمی کے دشمنوں کے خلاف کام کیا ہے"...... رچرڈ
دیا۔
" اگر ایسی بات ہے تو ابھی تمہارا امتحان ہو جاتا ہے۔
عمران اور اس کے ساتھیوں کو تم نے کہاں چھپایا ہوا ہے"
جوشن نے کہا۔
" میں نے چھپایا ہوا ہے۔ نہیں جناب۔ میں نے تو
رہائش گاہ نہیں دی"...... رچرڈ نے کہا تو کرنل جوشن کا
غصے سے بگڑتا چلا گیا۔

۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے اب تک جو کچھ کہا ہے وہ
جبکہ مجھے معلوم ہے کہ اس عمران نے تمہیں دو بار فون
کرنل جوشن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔
ہہ رہا ہوں جناب۔ میں آپ جیسے بڑے افسر کے سامنے
بول سکتا ہوں"...... رچرڈ نے کہا۔
ی کھال ادھیڑ دو۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے سچ نہیں
کرنل جوشن نے چیختے ہوئے کہا تو کوڑا بردار بجلی کی سی
اگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ رچرڈ کچھ کہتا کمرہ شائیں
ی اوازوں کے ساتھ ہی رچرڈ کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ کوڑا
ی انتہائی بے رحمی اور سفاکی کے ساتھ اس طرح مسلسل
ے جسم پر کوڑے برسائے چلا جا رہا تھا جیسے وہ کسی انسان کی
کسی دیوار پر کوڑے مار رہا ہو۔ اس کے ہاتھ کسی مشین کی
چل رہے تھے۔
س رک جاؤ"...... کرنل جوشن نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا
رچرڈ کی گردن ڈھلک گئی تھی۔ اس کا لباس پھٹ گیا تھا اور
بلہ جگہ سے خون نکلنا شروع ہو گیا تھا۔ چہرہ بھی کوڑوں کی
ے شدید زخمی ہو کر مسخ ہو گیا تھا۔
خاصا جاندار آدمی ہے۔ بہرحال کب تک برداشت کرے گا۔
پانی پلاؤ اور ہوش میں لے آؤ"...... کرنل جوشن نے کہا تو
ن بردار تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس نے سائیڈ میں موجو

"اس کا اڈا کہاں ہے کیونکہ وہاں سے معلومات حاصل ہیں"...... میجر ادساکا نے کہا۔
"رچرڈ بار کا مالک تھا وہ اور اسلحے کا بین الاقوامی" کرنل جوشن نے کہا۔
"بس اتنا کافی ہے جناب اب میں عمران اور اس کے۔ تلاش کر لوں گا اور انہیں ہلاک بھی کر دوں گا۔ اب یہ میری ہے"...... میجر ادساکا نے کہا۔
"اوکے۔ مجھے یقین ہے کہ تم کامیاب رہو گے۔ مجھے رپورٹ دیتے رہنا"...... کرنل جوشن نے کہا اور رسیور تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس"...... کرنل جوشن نے کہا۔
"کیپٹن کوشو بول رہا ہوں سر۔ دارالحکومت سے سیکرٹری ڈیفنس کی کال ہے جناب۔ وہ آپ سے فوری کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل اختیار چونک پڑا۔ اس کے ذہن میں فوری طور پر یہ خدشہ ا کہیں اس عمران نے ڈیفنس سیکرٹری سے تو بات نہیں اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا۔
"کراؤ بات"...... کرنل جوشن نے کہا۔
"ہیلو ہیلو۔ اسسٹنٹ سیکرٹری ڈیفنس ماکیٹو بول

بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"کرنل جوشن بول رہا ہوں"...... کرنل جوشن نے باوقار جواب دیتے ہوئے کہا کیونکہ بہرحال وہ باچان کی سب سے ...س ریڈ آرمی کا چیف تھا۔
"...فنس سیکرٹری صاحب ملک سے باہر ایک اہم دورے پر گئے اور جناب پرائم منسٹر صاحب نے ایک ہنگامی میٹنگ کال لیڈ د جریرے کے سلسلے میں اس لئے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس میٹنگ میں شریک ہونے کی اطلاع دی جائے۔ آپ فوراً ...مت پہنچ جائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... کرنل جوشن نے کہا اور رسیور رکھ ا... کھڑا ہوا۔ کیڈو جریرے کے سلسلے میں کال کا سن کر اس نے ...کہا تھا کہ چونکہ ڈیفنس سیکرٹری ملک سے باہر تھے اس لئے اس ...نے یقیناً اپنے چیف کو اطلاع دی ہو گی اور پاکیشیائی حکومت ... سلسلے میں پرائم منسٹر سے بات کی ہو گی لیکن اس نے فیصلہ ...ہا تھا کہ اب وہ کھل کر بات کرے گا کہ ڈولفن کے بارے میں اطلاع نہ تھی۔ یہ کام میجر چانگ اور ہنری کی سازش سے ہوا تھا ... جب اطلاع ملی تو اس نے اس کے گرد مار کو تھم ریز کا سرکٹ م... نے اسے سیلڈ کر دیا تاکہ حکومت کو اطلاع دی جا سکے۔ اسے ...ہی تھا کہ پرائم منسٹر صاحب بہرحال اس پر کسی قسم کا کوئی شک ...یں گے کیونکہ حکومت کی نظروں میں اس کا ریکارڈ بے داغ تھا۔

...چتے ہو... ے سے باہر نکلا اور پھر تھوڑی دیر
احاطے میں پہنچ گیا جہاں ایک طرف ہیلی پیڈ پر ہیلی کاپٹر
کیپٹن کوشو کو کال کرو اور ہیلی کاپٹر پائلٹ کو
جوشن نے پورچ میں موجود ایک سپاہی سے کہا تو وہ
دوڑتا ہوا اندرونی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد کیپٹن کو
کے بعد ایک اور باوردی آدمی باہر آ گیا۔ دوسرا آدمی
پائلٹ تھا۔

ہیلی کاپٹر تیار کرو۔ ہم نے فوراً دارالحکومت جانا ہے
جوشن نے پائلٹ سے کہا۔

یس سر..... اس آدمی نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا
کھڑے ہوئے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

آپ جا رہے ہیں سر..... کیپٹن کوشو نے کہا۔

ہاں۔ پرائم منسٹر صاحب نے ایک ہنگامی میٹنگ کال
جس میں میری شرکت ضروری ہے اس کے لئے
سیکرٹری نے کال کی تھی..... کرنل جوشن نے کہا۔

یس سر..... کیپٹن کوشو نے کہا۔

سپیشل گروپ یہاں پہنچ گیا ہے۔ وہ ان پاکیشیائی
خلاف کام کرے گا۔ اب جب تک ان پاکیشیائی ایجنٹوں
ہو جائے تم نے سپیشل گروپ کے انچارج میجر ...سانا کے
کرنا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اسے تمہاری یا تمہارے ... ضرورت

... وہ کال کر کے میرے بارے میں معلوم کرے ... ہے
... ہی یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہوں اس نے مجھے دوری
... دی ہے..... کرنل جوشن نے کہا۔

..... کیپٹن کوشو نے کہا تو کرنل جوشن سر ہلاتا ہوا
... طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ کیپٹن کوشو مؤدبانہ انداز میں اس
تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی سٹنگ روم میں موجود تھے۔
کھانا کھا لیا تھا اور کھانا کھانے کے بعد عمران نے رانسن
بھیجا تھا تا کہ وہ نہ صرف میک اپ کا خصوصی سامان لے
ان سب کے لئے دوسرے لباس بھی خرید کر لے آئے اور
وہ سب رانسن کے انتظار میں سٹنگ روم میں موجود ہلکی
شپ کر رہے تھے۔

" عمران صاحب اب جب تک رچرڈ ایکریمیا سے اینٹی
ریز نہ بھیجے ہمیں یہیں رہنا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ اس کا واقعی اور کوئی حل نہیں ہے"......
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ بات تو طے ہے کہ حکومت باچان کو ڈولفن کے
کے بارے میں علم نہیں ہے اس لئے کیوں نہ اسے باقاعدہ

ے علم میں لایا جائے۔وہ ظاہر ہے خود ہی اسے تباہ کر دے گی
ہی تو ہمارا مشن مکمل ہو سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

ئی لو۔اس طرح تمہارا چیف یہ سمجھے گا کہ ہم مشن میں ناکام
ہیں اس لئے یہ کام دوسروں کے ذریعے کرانا چاہتے ہیں"۔
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کام حکومتی سطح پر ہو سکتا ہے اس کے لئے سیکرٹ سروس کو
رنا تو حماقت ہے۔ تمہیں شاید اپنے چیک کی فکر ہو گی
ایک چیک تمہیں نہیں ملے گا تو کیا ہو جائے گا"...... جولیا
بناتے ہوئے کہا۔

بت ہے۔ کنجوس چیف کے ماتحت بھی کنجوس ہی واقع ہوئے
نہیں کہا کہ چیک کی رقم مجھ سے لے لینا"...... عمران نے
تے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔جولیا بھی ہنس
ی۔

چلو ایسے ہی سہی۔مجھ سے لے لینا چیک کی رقم"...... جولیا نے
ے کہا۔

کانی رقم ہے تمہارے بینک اکاؤنٹ میں"...... عمران نے منہ
ے کہا۔

یوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔جتنی بھی ہو تمہیں بہرحال اتنی
بیک مل جائے گا جتنی تم چیف سے وصول کرتے ہو"۔
کہا۔

مس جولیا اس نے جان بوجھ کر زیادہ رقم بتا دی۔
نے کہا۔
"میں چیف سے پوچھ لوں گی"...... جولیا نے کہا۔
"تنویر واقعی رقیب ہے۔ اچھی بھلی رقم کمانے کا
اسے بھی ختم کر دیا"...... عمران نے رو دینے والے لہجے
سب بے اختیار ہنس پڑے۔
"تم بتاؤ تو سہی۔ کتنی رقم کا چیک وصول کرتے
چیف سے"...... جولیا نے کہا۔ وہ شاید اب اس بات میں
رہی تھی۔
"رقم۔ کیا کہہ رہی ہو۔ تمہارا چیف جو دنیا کا سب سے
ہے اور شاید قارون بھی اتنا کنجوس نہ ہو گا وہ مجھے رقم
ہونہہ"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کیوں خواہ مخواہ چیف کو بدنام کرتے رہتے ہو۔
کنجوس ہو"۔ ہماری تنخواہیں اور ہمارے اخراجات پر کبھی
کرتا۔ اس نے آج تک ایک پیسے پر بھی اعتراض نہیں
نے کہا۔
"تم اس کے فرمانبردار، تابعدار بلکہ بے کار ماتحت ہو
تمہیں بے کاری الاؤنس دیتا رہتا ہے۔ دراصل تمہیں معلوم
ہے کہ دوسرے ممالک کے سیکرٹ ایجنٹ کیا وصول کر
عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے البتہ تنویر کے

ابھر آئے۔
[illegible] نا رہیں تو تمہاری وجہ سے بے نا رہیں۔ تم میں کام
[illegible] تنویر نے تیکھے [illegible]
[illegible] باتوں پر تالیاں پیٹنے کے اور تمہیں آتا ہی کیا
[illegible] نے کہا تو تنویر کا چہرہ غصے سے [illegible] سا ہو گیا۔
[illegible] کی یہ جرات"...... تنویر نے یکلخت بپھرے ہوئے

[illegible] کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ یہ مذاق ہو رہا ہے اور تم"۔ جولیا
[illegible] الجھتے ہوئے کہا۔
"لیکن اسے کیا حق ہے میری توہین کرنے کا"...... تنویر نے
[illegible] پڑتے ہوئے کہا۔
"ان صاحب آپ چیک کی رقم بتا رہے تھے"...... عمران کے
[illegible] جملے ہی صفدر بول پڑا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے
[illegible] تا اور حالات بگڑتے چلے جائیں گے۔
[illegible] بھاری رقم۔ تو تم آج یہ سیکرٹ آؤٹ کرانا چاہتے ہو تو پھر
[illegible] ام کر بیٹھو۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ تمہارا چیف سرے سے کوئی
[illegible] ہی نہیں"...... عمران نے بڑا سسپنس پیدا کرتے ہوئے کہا
[illegible] بے اختیار ہنس پڑے۔
[illegible] کا مطلب ہے کہ رقم آپ چیک پر خود بھرتے ہیں۔ چیف
[illegible] تخط کر دیتا ہے"...... صفدر نے فوراً ہی کہا تو سب بے

اختیار چونک پڑے۔

"کیا واقعی"...... جولیا نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے

"اگر ایسا ہوتا تو ایک ہی چیک میں پوری حکومت
خزانہ خالی ہو جاتا۔ ایسی کوئی بات نہیں"...... عمران
دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا مطلب ہے تمہاری بات کا"...... جولیا
ہوئے لہجے میں کہا۔

"چیف چیک پر صرف دو ہندسے لکھ دیتا ہے۔ ایک
درمیان اور باقی صفریں ڈالنے والا کام وہ میرے حوالے کر د
عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ تو پھر بھی خزانہ خالی کر سکتے ہیں"......
مسکراتے ہوئے کہا۔

"خاک خالی کر سکتا ہوں کیونکہ وہ ان دو ہندسوں
پوائنٹ ڈال دیتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب اس طرح
ہو گئے جیسے انہیں عمران کی بات سمجھ ہی نہ آئی ہو لیکن چند
وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوہ۔ پوائنٹ کا مطلب ہے اعشاریہ اور اس کے بعد ڈا
والی صفریں واقعی صفر ہی ہو جاتی ہیں اور آپ کو صرف دو
والی رقم ہی ملتی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تمہارا چیف تو ہمیشہ ننانوے کے چکر میں ہی پڑا رہ

نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی
اہ کھلا اور رانسن اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک ایکریمی
تھا اور اسے دیکھ کر عمران اور اس کے سارے ساتھی بے
اچھل پڑے کیونکہ ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ رانسن اس
کسی اجنبی کو براہ راست اندر لے آسکتا ہے۔

ختم شد

عمران سیریز میں خیر و شر کی آویزش پر انتہائی پُراسرار اور تحیر خیز

شودرمان

سپیشل

مصنف ـــــ مظہر کلیم ایم اے

شودرمان ـــــ شیطان کے پجاریوں کی مرکزی عمارت ـــ قوتوں نے ناقابل تسخیر بنا دیا تھا۔

شودرمان ـــــ کافرستان کے پہاڑی جنگل میں صدیوں سے عمارت ـــــ جہاں مکمل شیطانی قوتوں کا راج

کاجلا ـــــ شیطانی دنیا کا ایک ایسا شیطانی مذہب آویزش میں شر کی قوتوں کی نمائندگی کرتا تھا۔

مہاجہان ـــــ کاجلا کا سب سے بڑا پجاری ـــــ شیطان پیروکار اور شودرمان کا رکھوالا ـــــ جو انتہائی خوفناک قوتوں کا حامل تھا۔

کاجلا ـــــ جس کے پیروکاروں نے عمران کو پاکیشیا سے قبضے میں کر لیا۔ کیا عمران شیطان کا پیروکار بن گیا ـــ

- وہ لمحہ ـــ جب خیر اور روشنی کی قوتوں نے عمران کو ہی کی تباہی اور مہاجہان کی ہلاکت کا مشن سونپ دیا۔ پھر

لمحہ ـــ جب عمران اپنے ساتھ جوزف۔ جوانا اور ٹائیگر کو لے کر مان کی تباہی اور کاجلا کی سرکوبی کے لئے کافرستان کے قدیم جنگل میں داخل ہو گیا۔ وہ علاقہ جہاں انتہائی خوفناک نی قوتوں کا مکمل راج تھا۔

ہ ـــ جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت شیطانی قوتوں کے شکنجے میں جکڑے جانے کے بعد بے بس ہو گیا۔ کیا عمران شیطانی قوتوں سے شکست کھا گیا ـــ یا ـــ ؟

مران شودرمان کو تباہ کرنے اور مہاجہان کو ہلاک کرنے میں میاب ہو سکا ـــ یا ـــ خود ان کا شکار ہو گیا ـــ ؟

ہائی حیرت انگیز انجام۔

مران شیطانی قوتوں کے انتہائی خوفناک جال کو توڑنے میں میاب ہو سکا ـــ ؟

ـــ خیر و شر کے درمیان ہونے والی ایک ایسی ـــ
ـــ آویزش جس کا ہر لمحہ قیامت کا لمحہ ثابت ہوا ـــ

اسرار۔ حیرت انگیز۔ منفرد اور دلچسپ واقعات سے بھرپور ایسا انوکھا ناول جو جاسوسی ادب میں یادگار حیثیت کا حامل ہے

ف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز
ریڈ آرمی
نیٹ ورک

...د باتیں

...ین۔ سلام مسنون۔ ریڈ آرمی نیٹ ورک کا دوسرا اور آخری
...ے ہاتھوں میں ہے۔ ریڈ آرمی سے شروع ہونے والا سلسلہ
...ین اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور یہ جان لیوا مگر طویل
...اب تیزی سے اپنے انجام کی طرف بڑھ رہی ہے۔ مجھے یقین
...ناول آپ کے معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے
...یجئے گا اور ناول کے مطالعہ سے پہلے حسب دستور اپنے چند
...ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

...ل ضلع اٹک سے ارشد علی اکرم لکھتے ہیں۔ "آپ واقعی
...فرد انداز میں ناول لکھتے ہیں۔ ویسے تو مجھے آپ کے تمام تر
...بے حد پسند آتے ہیں لیکن خاص طور پر "بلیک تھنڈر" کے
...ے ناول سب سے زیادہ پسند ہیں۔ "سی ایگل" بھی ایک
...ناول ہے۔ امید ہے آپ بلیک تھنڈر پر آئندہ بھی ناول لکھتے
...گے"۔

...م ارشد علی اکرم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے
...۔ بلیک تھنڈر کے سلسلے کا نیا ناول انشاء اللہ جلد ہی آپ کے
...یں ہوگا جو یقیناً آپ کو "سی ایگل" کی طرح پسند آئے گا۔ امید
...ندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کلور کوٹ ضلع بھکر سے الشیخ ایم ایس علی حیدر لکھتے
کے تمام ناول بے حد پسند ہیں۔ کیپٹن شکیل کا کردار
کردار ہے۔اس پر لکھا ہوا ناول "پاور ایجنٹ" واقعی شاہکا
"ریڈ اتھارٹی" میں عمران نے کرنل پائیک کے ساتھ بیٹھ کر
لی ہے۔ گو عمران نے منہ میں کیپسول رکھا ہوا تھا لیکن
باوجود اسے شراب نہیں پینی چاہئے تھی کیونکہ شراب تو
امید ہے آپ جواب ضرور دیں گے"۔

محترم الشیخ ایم ایس علی حیدر صاحب۔ خط لکھنے اور
کرنے کا بے حد شکریہ۔جہاں تک آپ نے عمران کے شراب
بارے میں لکھا ہے۔ مجھے آپ کے جذبات اور خیالات
مسرت ہوئی ہے۔واقعی شراب حرام ہے لیکن جب کیپسول
رکھ لیا جائے تو پھر شراب میں سے نشے کا عنصر ختم ہو جاتا
صرف عام مشروب رہ جاتی ہے۔اس کے باوجود عمران تک
شکایت پہنچا دی جائے گی کہ وہ ان سب باتوں کے باوجود
رہا کرے۔امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے زبیر خان لکھتے ہیں۔"آپ کا ناول "شودرما
پسند آیا ہے لیکن اس میں آپ نے متروکام کے ساتھ لفظ
سارا مزہ کرکرا کر دیا ہے کیونکہ شیطان کیسے عظیم ہو سکتا۔
ہے آپ آئندہ اس بات کا خیال رکھیں گے"۔

محترم زبیر خان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے
آپ کے خیالات و جذبات واقعی قابل قدر ہیں لیکن آپ نے
پڑھتے ہوئے دیکھا ہوگا کہ متروکام کے ساتھ لفظ عظیم عمران یا
کے ساتھی استعمال نہیں کرتے بلکہ شیطان کے پیروکار کرتے
ن واقعی عظیم نہیں ہو سکتا۔آپ کی بات درست ہے لیکن
ی پیروکاری کرتے ہیں وہ تو ظاہر ہے اسے اپنا راہنما سمجھ کر
ہیں۔اس لئے اصل بات تو یہ ہے کہ ہم عملی طور پر شیطان
کاری سے بچیں۔امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ون تحصیل و ضلع صوابی سے بخت زمان لکھتے ہیں۔" بلیک
ر کا سلسلہ مجھے بے حد پسند ہے۔خاص طور پر" سپر مائینڈ ایجنٹ"
ٹامور کا کردار تو بے حد شاندار تھا۔امید ہے آپ ٹامور کو آئندہ
کسی ناول میں ایک بار پھر عمران کے مقابلے پر لے آئیں گے
فیصلہ ہو سکے کہ ان دونوں میں سے سپر مائینڈ کون ہے"۔

محترم بخت زمان صاحب۔خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد
۔ٹامور کی ذہانت اور کارکردگی کا اعتراف تو خود عمران نے بھی
۔جہاں تک ٹامور کے کسی آئندہ ناول میں عمران کے مقابلے
نے کا تعلق ہے تو اس کا فیصلہ تو ظاہر ہے بلیک تھنڈر نے کرنا ہے
لئے فی الحال تو انتظار ہی کیا جا سکتا ہے۔امید ہے آپ آئندہ بھی
لکھتے رہیں گے۔

سیتا روڈ ضلع دادو سے افتخار علی طور لکھتے ہیں۔"طویل عرصے سے
کے ناولوں کا قاری ہوں اور ہر ناول پڑھ کر آپ کو خط تو لکھ دیتا

ہوں لیکن اسے پوسٹ نہیں کرتا۔ اس لئے بے شمار
پاس جمع ہو چکے ہیں۔ اب پہلی بار یہ خط پوسٹ کر رہا ہوں
عمران سے چند ایسی شکایات پیدا ہو گئی ہیں جن کا اس
ضروری ہے۔ عمران اب بہت بولنے لگ گیا ہے اور اب اس
شاگرد ٹائیگر کو سیکرٹ سروس کے ارکان پر ترجیح دینا شروع کر
حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ امید ہے آپ یہ شکایات ضرو
تک پہنچا دیں گے"۔

محترم افتخار علی طور صاحب۔ ناول پسند کرنے اور
پوسٹ کر دینے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی شکایات عمران تک
گی۔ یہ تو طے ہے لیکن آپ نے اس کے زیادہ بولنے پر اعتراض
حالانکہ اگر وہ سنجیدہ ہو جائے تو سرداور اور سر سلطان جیسی
شخصیات بھی پریشان ہو جاتی ہیں اور جہاں تک ٹائیگر سے کا
تعلق ہے تو ظاہر ہے شاگرد سیکھ تو اس وقت ہی سکتا ہے
سے کام لیا جائے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسّلام
مظہر کلیم ایم اے

ان اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہاکاڈو میں اپنے دوست رچرڈ کی
کوٹھی میں موجود تھا جبکہ رچرڈ کا بااعتماد آدمی رانسن عمران
ضروری اسلحہ لینے مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ لیکن پھر اچانک رانسن
میں داخل ہوا تو اس کے ساتھ ایک اجنبی بھی تھا اور عمران اور
ساتھی اس اجنبی کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ وہ
بھی نہ کر سکتے تھے کہ ان خوفناک حالات میں کوئی اجنبی اس
ان کے سروں پر پہنچ جائے گا۔

باس رچرڈ کے بیٹے اور ان کے اسسٹنٹ ڈیوڈ ہیں"۔
شاید عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر ابھر آنے
ات دیکھ کر فوراً ہی اپنے ساتھ آنے والے اجنبی کا تعارف
دیتے کہا اور اس کے تعارف سے عمران اور اس کے
کے تنے ہوئے اعصاب بے اختیار ڈھیلے پڑ گئے تھے۔

"آپ میں سے پرنس کون ہیں"...... ڈیوڈ نے آگے
کہا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔
"میرا نام پرنس ہے۔ رچرڈ نے تو کبھی تمہارے
سے کوئی ذکر نہیں کیا تھا"...... عمران نے مصافحہ
بڑھاتے ہوئے کہا۔
"ان کی زندگی میں مجھے سامنے آنے کی ضرورت
میں صرف انہیں اسسٹ کیا کرتا تھا"...... ڈیوڈ نے
ہوئے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے
اختیار اٹھ کر کھڑے ہوگئے۔
"کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے رچرڈ کو۔ کیا اس کے جہاز
پیش آگیا ہے"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے
"جی نہیں۔ انہیں پہلے اغوا کیا گیا اور اب سے تھوڑی
کی لاش ایک ویران جگہ سے ملی ہے۔ ان پر بدترین تشدد
ان کے چہرے اور پورے جسم پر کوڑوں کے نشانات اور
ڈیڈی دل کے مریض تھے اس لئے شاید وہ یہ سفاکانہ تشدد
کر سکے اور ہلاک ہوگئے"...... ڈیوڈ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے
کے چہرے پر غم کے گہرے سائے تھے جبکہ ساتھ کھڑے
رانسن کا چہرہ بھی لٹکا ہوا تھا۔
"کس نے اغوا کیا ہے۔ اور کب۔ اس نے تو مجھے
کہ وہ فوری طور پر اپنے خصوصی طیارے سے باچان جا رہا

وہ پہلی فلائٹ سے ایکریمیا چلا جائے گا"...... عمران نے
لہجے میں کہا۔
اہوں نے مجھے بھی یہی کہا تھا لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ
ٹ پر ان کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی ہے اور انہیں
ہتال لے جایا گیا ہے۔ میں نے ہاکاڈو کے تمام ہسپتالوں سے
لے کئے لیکن کہیں سے بھی ان کی موجودگی کی اطلاع نہ ملی۔ ابھی
نہیں تلاش کر ہی رہے تھے کہ اچانک ان کی لاش ملنے کی اطلاع
نانچہ ہم موقع پر پہنچے تو وہاں ان کی لاش موجود تھی۔ ان کے
جسم اور چہرے پر کوڑوں کے زخم اور نشانات تھے۔ پولیس
ڑ نے انہیں چیک کیا اور کہا کہ ان کی موت ہارٹ اٹیک سے
ہے۔ ویسے وہ دل کے بھی مریض تھے۔ اس پر میں نے اپنے
ی ڈاکٹر کو بلایا۔ اس نے بھی یہی رپورٹ دی کہ بے پناہ اور
تہائی سفاکانہ تشدد کی بنا پر ان کا ہارٹ فیل ہو گیا ہے۔ مجھے آپ
بارے میں تو انہوں نے بتایا تھا لیکن آپ کہاں تھے اس بارے
ں مجھے معلوم نہ تھا۔ پھر رانسن نے مجھ سے رابطہ کیا اور پھر اس نے
تایا کہ آپ یہاں ہیں تو میں رانسن کے ساتھ یہاں آگیا"...... ڈیوڈ
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"میں مارکیٹ میں تھا کہ وہاں میں نے بگ باس کی لاش ملنے کے
بارے میں سنا تو میں پریشان ہو گیا اور پھر میں نے بار میں رابطہ کیا
تو چیف ڈیوڈ سے بات ہوئی۔ انہوں نے آپ کے بارے میں پوچھا تو

میں نے بتا دیا جس پر انہوں نے مجھے بار میں بلایا اور
یہاں آ گئے"...... رانسن نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ اسے باقاعدہ ایئر پورٹ سے اغو
پھر اس پر تشدد کیا گیا اور اس تشدد کے نتیجے میں رچرڈ ہلاک
کچھ پتہ چلا کہ کس نے ایسا کیا ہے۔ کوئی کلیو"......
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی
تاثرات نمایاں تھے۔
"جی ہاں۔ اور اسی لئے میں آپ سے فوری ملنا چاہتا تھا
آدمیوں نے جو تحقیقات کی ہے اس کے مطابق یہ سار
آرمی کے بغیر وردی والوں نے کیا ہے۔ وہ ایئر پورٹ پہنچے۔
وہاں ایک ویٹر کو بھاری رقم دے کر ڈیڈی کی شراب میں
کی دوا ملوائی اور جب ڈیڈی بے ہوش ہو گئے تو انہوں نے
کو ڈیڈی کے آدمی بتا کر انہیں ہسپتال لے جانے کا کہہ کر
میں ڈال کر لے گئے۔ اس کار کا نمبر معلوم ہو گیا ہے اور
معلوم ہو گیا کہ یہ کار ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے نا
ہے اور ان آدمیوں کے حلیوں سے بھی یہ معلوم ہو گیا کہ
ریڈ آرمی سے ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔
"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ میری اور رچرڈ کی فون کال
کر لی گئی اور اسے اس لئے اغوا کیا گیا کہ اس سے ہمارے بار
تفصیلات معلوم کی جائیں لیکن رچرڈ نے بہادروں کی طرح جار

نہیں اس رہائش گاہ کے بارے میں کچھ نہیں بتایا ورنہ اب
ارمی یہاں ریڈ کر چکی ہوتی۔ ڈیوڈ مجھے رچرڈ کی موت پر دلی
ا ہے۔ وہ میرا بہت طویل عرصے سے گہرا دوست تھا"۔
کہا۔
معلوم ہے۔ آپ نے جب پہلی بار انہیں ٹرانسمیٹر پر کال کیا
میں ان کے پاس موجود تھا اور پھر میرے پوچھنے پر انہوں نے
ے بارے میں تفصیل بتائی تھی۔ میں آپ سے اس لئے ملنا
لہ اب ڈیڈی کے بعد میں بگ باس ہوں اور آپ ڈیڈی کے
ہیں اس لئے آپ میرے لئے بھی قابل احترام ہیں۔ آپ قطعی
رہیں اور جو سہولیات آپ کو ڈیڈی نے دی ہیں میں اس سے
دوں گا"...... ڈیوڈ نے کہا۔
شو۔ تم واقعی رچرڈ کے قابل فخر بیٹے ہو لیکن ایک بات بتا
۔ رچرڈ نے چونکہ زبان نہیں کھولی اس لئے کرنل جوشن اب
بر بار کے دوسرے آدمیوں کو ٹرائی کرے گا اور وہ انتہائی
ی ہے اس لئے تم نے محتاط رہنا ہے"...... عمران نے کہا۔
پ بے فکر رہیں۔ میں ہر طرف سے نہ صرف محتاط رہوں گا بلکہ
ڈ ارمی کے ساتھ ہماری کھلی جنگ ہو گی"...... ڈیوڈ نے اٹھتے
ہا۔
ہ سرکاری ادارہ ہے۔ اس سے کھلی جنگ کرنے کی حماقت نہ
حکومت سے مقابلہ تمہیں بہت مہنگا پڑے گا۔ البتہ جن

لوگوں نے رچرڈ پر تشدد کیا ہے یا کرایا ہے ان سے تم پرائ
پر انتقام لے سکتے ہو اور میرا وعدہ کہ رچرڈ پر تشدد کئے جا
لوگوں سے پورا پورا بدلہ لیا جائے گا"...... عمران نے
ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں۔ آپ بہرحال مجھ سے
کار ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔
"بس تم نے ہوشیار اور محتاط رہنا ہے"...... عمران
ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ عمران سے
رانسن کے ساتھ واپس چلا گیا۔
"میں گیٹ بند کر آؤں"...... رانسن نے کہا اور
اثبات میں سر ہلا دیا۔
"رچرڈ کی بات اور تھی لیکن یہ ڈیوڈ ابھی ناتجربہ کار ہے۔
پوچھ گچھ ہوئی تو یہ اپنی زبان بند نہ رکھ سکے گا اس لئے میرا
کہ ہمیں فوری طور پر یہ کوٹھی چھوڑ دینی چاہئے"......
رانسن اور ڈیوڈ کے باہر جاتے ہی کہا۔
"ہاں۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے نئے
رانسن کو بھی علم نہ ہو سکے۔ رانسن میک اپ کا سامان او
آیا ہو گا اس لئے ہم رانسن کو کسی کام کے لئے مارکیٹ
دیتے ہیں۔ اس کی غیر حاضری میں میک اپ اور لباس
یہاں سے نکل جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

لباس کی تفصیلات تو رانسن کو معلوم ہو گی"...... جولیا

کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ہم علیحدہ علیحدہ دوبارہ بھی
ہیں۔ اصل بات ہمارے چہروں پر میک اپ کی تھی"۔
ے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے رانسن
ایا تو اس نے بڑے بڑے کئی ڈبے اٹھائے ہوئے تھے۔
۔۔ آپ کا سامان ان ڈبوں میں موجود ہے"...... رانسن نے

ٹھیک ہے۔ اب تم ایسا کرو کہ اسلحہ مارکیٹ چلے جاؤ۔ میں
ایک لسٹ دے دیتا ہوں صرف چند خاص چیزیں لینی ہیں۔ وہ
عمران نے کہا۔
یک ہے سر"...... رانسن نے جواب دیا تو عمران نے میز پر
ایک عام سے پیڈ کا کاغذ پیڈ سے علیحدہ کیا اور پھر اس پر تین چار
لکھ کر اس نے لسٹ رانسن کے ہاتھ میں دے دی۔
قم کا پرابلم تو نہیں ہے"...... عمران نے پوچھا۔
سر"...... رانسن نے کہا تو عمران نے سر ہلایا تو رانسن لسٹ
ب میں ڈال کر کمرے سے باہر چلا گیا۔
صفدر تم جا کر پھاٹک بند کر آؤ"...... عمران نے کہا اور صفدر
اہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔
سامان اٹھاؤ اور تیاری کرو"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر

بعد وہ سب اپنے اپنے ناپ کے لباس لے کر مختلف
ڈریسنگ رومز کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے بھی اپنے
لیا اور پھر اس نے بھی ملحقہ باتھ روم میں جا کر لباس
لباس تبدیل کر کے جب وہ باہر آیا تو صفدر لباس لے کر
عمران نے ماسک منگوائے تھے کیونکہ انہیں آسانی سے
جا سکتا تھا اور اتارا بھی جا سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک
لئے منتخب کیا اور پھر اس نے اسے سر اور چہرے پر
دونوں ہاتھوں سے مخصوص انداز میں دبانا شروع کر دیا
بعد جب وہ مطمئن ہو گیا تو ڈریسنگ روم گیا اور اس
چیک کیا اور پھر مطمئن ہو کر واپس آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد
بھی ایک ایک کر کے وہاں پہنچ گئے۔ وہ سب لباس تبدیل
تھے پھر انہوں نے بھی ماسک میک اپ کر لیا۔

" اب ہمارے پرانے لباس اور یہ ڈبے وغیرہ سب اٹھا کر
لے جاؤ اور انہیں جلا کر راکھ کر دو ورنہ ان کی وجہ سے بھی
ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر اور تنویر نے لبا
ڈبے وغیرہ اٹھائے اور کمرے سے باہر چلے گئے۔

" اب اس مار کو تھم ریز کا کیا ہو گا عمران صاحب۔ اب
ہلاک ہو چکا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ اب فوری طور پر اینٹی مار کو تھم ریز کی فراہمی تو ممکن
ہے"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

ں جارج کی ٹپ آپ نے رچرڈ کو دی تھی وہ اسے براہ راست
نہیں بھجوا سکتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

نہیں۔ یہ انتہائی مہنگی ریز ہیں اور ایکریمین دفاعی لیبارٹریوں
حاصل کرنا پڑتا ہے اس لئے سوائے اس کے کہ کوئی اس
۔ چڑھ جائے وہ اسے حاصل کرنے کے لئے پورا زور نہیں لگائے
عمران نے کہا۔

تو پھر ایسا کیوں نہ کریں کہ یہاں سے ہم باچان اور وہاں سے
یلیا پہنچ جائیں۔ وہاں سے یہ اینٹی مار کو تھم ریز بھی حاصل کر
ر ڈولفن کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام بھی کر لیں"...... کیپٹن
نے کہا۔

نہیں۔ ہمارا مشن فی الحال اس واگ پر ڈولفن کے پریس سیکشن
خلاف ہے اس لئے میں کسی اور چکر میں نہیں الجھنا چاہتا لیکن اب
گیا ہے کہ ریڈ آرمی کے خلاف کھل کر کام کیا جائے کیونکہ
ارنل جوشن بھی کھل کر مقابلے پر آ گیا ہے"...... عمران نے کہا
لمحے ٹائیگر اور تنویر واپس آ گئے۔

باس۔ حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

اوکے"...... عمران نے کہا اور پھر سامنے پڑے ہوئے فون کا
اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

یس۔ انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

کسی اسٹیٹ ایجنسی کا نمبر دے دیں"...... عمران نے ایکریمین

لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر وہی نمبر پریس کرنے شروع لیکن ابھی آدھے نمبر ہی اس نے پریس کئے تھے کہ اس کریڈل پر رکھ دیا۔

"کیا ہوا"...... صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ چھوٹا سا شہر ہے اس لئے ریڈ آرمی یہاں آسانی سے لے گی کہ ہم نے کسی اسٹیٹ ایجنسی سے کوئی رہائش گاہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"آتے ہوئے میں نے ایک کوٹھی کے باہر کرائے کے ہے کا بورڈ دیکھا تھا اور یہاں کوٹھیاں فرنشڈ حالت میں کرائے جاتی ہیں اس لئے وہاں لازماً فرنیچر وغیرہ بھی موجود ہو گا۔ فی وہاں چلتے ہیں پھر آئندہ کے بارے میں سوچ لیا جائے گا"...... نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ ایک ایک کوٹھی سے نکلے۔ عمران سب سے آخر میں کوٹھی سے باہر آیا۔ ایک رقعہ لکھ کر رانسن کے لئے میز پر رکھ دیا تھا کہ انہیں پاکیشیا سے کال آ گئی ہے اس لئے وہ فوری طور پر واپس جا رہے ہیں اور پھر وہ کوٹھی سے باہر نکلا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس پر پہنچ گیا جس پر کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ موجود تھا اور بو ایک اسٹیٹ ایجنسی کا نام اور فون نمبر بھی درج تھا۔ عمران

ادھر موجود تھے۔ کوٹھی کے پھاٹک پر تالا لگا ہوا تھا۔ عمران ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا اور پھر وہ کوٹھی کی سائیڈ گلی عقب میں آ گیا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے اچھل کر دیوار پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے اور پھر پلک جھپکنے میں وہ لمحے کے لئے دیوار پر نظر آیا اور دوسرے لمحے وہ اندر اتر چکا تھا۔ طرف ایک دروازہ موجود تھا جو اندر سے بند تھا۔ عمران نے دروازہ اسے کھول دیا تو اس کے ساتھی ایک ایک کر کے اندر آ

"دروازہ بند کر دو ٹائیگر"...... عمران نے ٹائیگر سے کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا اور وہ دروازے کے قریب ہی تھوڑی دیر وہ اندر ایک سٹنگ روم میں پہنچ گئے۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا ہونا چاہئے"...... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ بات تم ہم سے پوچھ رہے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا خاموشی سے ایک طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ بات میں نے اس لئے کی ہے کہ اب ہمارے سامنے دو ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم خود اینٹی مار کو تھم ریز ایکریمیا سے ہیں اور پھر جا کر اس واگ جزیرے کو اوپن کر کے اسے تباہ دوسرا حل یہ ہے کہ ہم باچان حکومت کو کال کر کے اسے

سارے حالات بتا دیں۔ پھر وہ انکوائری کر کے خود ہی ڈولفو
پریس سیکشن کے خلاف کارروائی کریں اس لئے تم بتاؤ کہ
کرنا چاہئے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ایکریمیا چلا جاتا
وہاں سے اینٹی مار کو تھم ریز لے آتا ہوں"...... اچانک
کہا۔

"تمہارا مقصد ہے کہ ہمیں خود تمام کارروائی کرنی
تمہاری رائے میں نے سن لی ہے لیکن یہ سیکرٹ سروس کا
اس لئے سیکرٹ سروس کے ممبران اور ڈپٹی چیف کی را
اہمیت رکھتی ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"میرا تو اب بھی یہی خیال ہے کہ چیف کے سامنے یہ
صورتیں رکھ دی جائیں۔ پھر وہ جیسے حکم دیں ویسے ہی کیا جا
تم کہتے ہو کہ فارن کال چیک ہو سکتی ہے"...... جولیا
ہوئے لہجے میں کہا۔
"کرنل جوشن اب کھل کر مقابلے پر آ گیا ہے اس۔
ڈیفنس سیکرٹری والی دھمکی بھی کارگر نہیں رہی"......
کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ صرف دھمکی تھی"...... جولیا نے حیرا
کہا۔

"ہاں۔ یہ بات درست ہے کہ ڈیفنس سیکرٹری مجھے جا

ت بھی جانتا ہوں کہ باچان میں کرنل جوشن کی جو
ڈیفنس سیکرٹری کو آسانی سے مطمئن کر سکتا ہے اس
ھمکی تھی"...... عمران نے جواب دیا۔
"تمہاری اس بات کا کیا مطلب تھا کہ باچان حکومت کو
سے بتایا جائے اور وہ کارروائی کرے"...... جولیا نے کہا
بے اختیار مسکرا دیا۔
"حکومت صرف ڈیفنس سیکرٹری پر ہی مشتمل نہیں ہے۔
منسٹر بھی ہوتا ہے اور وہ ڈیفنس سیکرٹری سے بھی زیادہ
تا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تمہارے باچان کے پرائم منسٹر سے بھی تعلقات ہیں"۔ جولیا
لہجے میں کہا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو۔
"تعلقات کیا ہونے ہیں۔ میں اس کے ملٹری سیکرٹری کو کال کر
ہمدرد کے طور پر ساری بات کہہ دوں گا۔ ظاہر ہے اس کے
انکوائری ہو گی اور پھر یہ بات سامنے آ جائے گی اور پھر اس
کارروائی لازمی ہے"...... عمران نے کہا۔
"ان صاحب۔ اس طرح نامعلوم کالوں پر حکومتیں کارروائی
کرتیں۔ آپ چیف کو کہیں وہ بات کر لیں گے"...... صفدر

"نہیں یہ کوٹھی بھی چھوڑنی پڑ جائے گی"...... عمران نے کہا۔
ایک لحاظ سے تو ویسے ہی اب بے کار ہو کر رہ گئے ہیں۔

مشن تو کسی صورت بھی فوری طور پر مکمل نہیں ہو سکتا
حرج ہے۔ کال کرنے کے بعد ہم یہاں سے باچان چلے جا
صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ بے کار ہونے کے الفاظ تم نے سیکرٹ سروس
استعمال کئے ہیں یا میرے لئے"...... عمران نے بھی
بھرے لہجے میں کہا۔

" آپ اس وقت سیکرٹ سروس کے لیڈر ہیں"...
مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن میں تو بے کار نہیں رہ سکتا۔ ٹائیگر جاؤ اور جا کر
کوئی کار اڑا لاؤ تاکہ کم از کم صفدر ہمیں تو بے کار ہونے کا
دے سکے"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو
اختیار ہنس پڑے۔

" فضول مذاق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا خیال
اور ہم اپنے پورے کیریئر میں پہلی بار مشن کے سلسلے میں
محسوس کر رہے ہیں۔ جو دونوں راستے تم نے بتائے ہیں
ہی طویل ہیں۔ ہمیں بہرحال فارن کال کا رسک لینا پڑے
کرتی ہوں چیف سے بات"...... جولیا نے کہا اور رسیور اٹھا

" ایک منٹ۔ رسیور مجھے دو۔ اگر فارن کال کا رسک لینا
تو میرے ذہن میں ایک اور ٹپ موجود ہے"...... عمران نے

" کون سی ٹپ"...... جولیا نے رسیور عمران کی طرف

منٹ"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے انکوائری کے
دیئے۔

ی پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز

سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور وہاں سے دارالحکومت کا رابطہ
...... عمران نے کہا۔

ریں۔ میں کمپیوٹر سے معلوم کر کے بتاتی ہوں"۔ دوسری
ہا گیا اور پھر تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد وہی آواز دوبارہ

پ لائن پر موجود ہیں"...... انکوائری آپریٹر نے کہا۔

...... عمران نے جواب دیا تو آپریٹر نے ہاکاڈو سے پاکیشیا کا
ر پھر دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دیا۔ عمران نے شکریہ ادا
یڈل دبا دیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے لیکن
کے بعد جب اس نے نمبر پریس کرنے شروع کئے تو جولیا
چونک پڑی کیونکہ یہ نمبر بہرحال چیف کے نہیں تھے۔

۔ داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی
دی۔

سر کے آپ کیسے بول لیتے ہیں۔ مجھے تو یہ سمجھا دیں"۔
اپنی اصل آواز میں کہا۔

"اوہ۔ عمران تم۔ جس طرح میں بغیر سر کے تمہاری
ہوں اس طرح بول بھی لیتا ہوں"...... دوسری طرف
مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران ان کے اس خو
پر بے اختیار ہنس پڑا۔
"یعنی لوگ سر کی وجہ سے عقلمند ہوتے ہیں لیکن آپ
عقلمند ہیں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔
"چلو ایسا ہی سمجھ لو"...... سرداور نے ہنستے ہوئے کہا۔
"لیکن جو کچھ میں پوچھنا چاہتا ہوں اس کے لئے عقل
ضرورت ہے"...... عمران نے کہا۔
"اگر ایسی بات ہے تو تمہیں پوچھنے کی کیا ضرورت ہے
نے کہا اور عمران ایک بار پھر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس
سرداور نے واقعی بھرپور چوٹ کی تھی کہ عمران اس لئے پو
کہ اس کے پاس عقل نہیں ہے۔
"آپ آج موڈ میں لگتے ہیں۔ بہرحال میں باجان سے
کر رہا ہوں اور اماں بی کا حکم ہے کہ پردیس میں کم سے
جائے اس لئے مجبوری ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ایک
سلسلے میں ہمارے سامنے ایک سائنسی رکاوٹ ایسی آگئی ہے
فوری طور پر کوئی حل سامنے نہیں آ رہا اس لئے سوچا کہ
کوئی حل بتا دیں کیونکہ ماشاء اللہ آپ کے پاس دو دو سر ہیں
نے کہا۔

ں رکاوٹ"...... سرداور نے اس کی دو سروں والی بات کا
اب دینے کی بجائے صرف ہنستے ہوئے بات کی تھی اور اس
ہی معلوم ہو جاتا تھا کہ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئے
پھر عمران نے جواب میں انہیں مار کو تھم ریز سے جزیرہ سیلڈ
ور اینٹی مار کو تھم ریز کے ایکریمیا کے علاوہ اور کہیں سے
اب نہ ہونے کے بارے میں بتا دیا۔
تم نے جو کچھ بتایا ہے اس سے تو واقعی یہی ثابت ہوتا ہے کہ
رت سے زیادہ عقلمند ہو"...... سرداور نے کہا تو عمران بے
نس پڑا۔
یا مطلب۔ کیا اینٹی مار کو تھم ریز کے علاوہ بھی کوئی طریقہ
لو تھم ریز کے سرکٹ ختم کرنے کا"...... عمران نے حیرت
جے میں کہا۔
اں پہلے تو واقعی نہیں تھا لیکن مار کو تھم ریز پر تو اب ریسرچ
آگے بڑھ چکی ہے کہ مجھے تمہاری بات سن کر حیرت ہو رہی
تم اس ریسرچ سے واقف نہیں ہو حالانکہ تم ہمیشہ جدید
ریسرچ سے واقف رہتے ہو"...... سرداور نے کہا۔
مجھے اپنی غلطی تسلیم ہے۔ بہرحال بتائیں اور کیا طریقہ ہے"۔
ان نے کہا۔
ان ریز کا سرکٹ تو تلاش کر لو گے"...... سرداور نے پوچھا۔
ہاں۔ وہ جزیرے کی بیرونی سطح پر ہے اس لئے اسے آسانی سے

ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اس مرکز پر کاربن استعمال کرو۔ کاربن مارکو تھم ریز

توڑ دیتا ہے۔ کاربن سے تم میری مراد سمجھ رہے ہوں ناں"

نے کہا تو عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"آپ مذاق تو نہیں کر رہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں انتہائی سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں"......

جواب دیا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کو مارکو تھم ریز کے

تفصیلات کا علم ہی نہیں ہے ورنہ آپ یہ حل نہ بتاتے۔ ان

خاصیت ہی یہ ہے کہ ان پر کسی قسم کی کوئی چیز چاہے وہ

بنی ہوئی ہو، کوئی ریز ہو یا گیس اثر ہی نہیں کرتی اس لئے

ناقابل شکست سمجھا جاتا ہے۔ اس پر کاربن کیسے اثر کر سکتا

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مارکو تھم پر جدید ترین تحقیقات کے نتیجے میں یہ بات

ہے کہ کاربن میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ اس کا سرکٹ تو

ہیں۔ سائنس دانوں کو ابھی یہ تو معلوم نہیں ہو سکا کہ

طرح ہوتا ہے لیکن عملی طور پر ایسا ہوا ہے۔ بہرحال تحقیق

رہے گی البتہ تمہارا کام یقیناً ہو جائے گا"...... سرداور نے کہا۔

"آپ نے یہ تحقیق کب پڑھی ہے"...... عمران کو شاید ابھی

اس بات پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

ہوں ہی گریٹ لینڈ سے واپس آیا ہوں۔ وہاں ایک

نفرنس میں اسی پوائنٹ پر مقالہ پڑھا گیا ہے اور یہ بھی بتا

یہ مقالہ پروفیسر مارکو تھم کے شاگرد پروفیسر فرانزے نے

مارکو تھم ریز کی ایجاد میں اس پروفیسر فرانزے کا بھی حصہ

اور جو اینٹی مارکو تھم ریز بنائی گئی تھیں وہ بھی پروفیسر فرانزے

تھیں اور پروفیسر فرانزے اس توڑ پر ہی مستقل ریسرچ

رہے ہیں"...... سرداور نے کہا۔

"تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ آپ کا بے حد شکریہ۔ تفصیلی

بات پاکیشیا واپسی پر ہو گی۔ اللہ حافظ"...... عمران نے کہا اور

رکھ دیا۔

کہتے ہیں کہ بچہ بغل میں اور ڈھنڈورا شہر میں"...... عمران

تے ہوئے کہا۔

تم پہلے ہی سرداور سے بات کر لیتے تو ہمیں اتنا خراب تو نہ

جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب۔ سرداور کا مقصد شاید خالص کاربن سے ہے

خالص کاربن کس طرح حاصل ہو گا"...... صفدر نے عمران

ب دینے سے پہلے ہی سوال کر دیا۔

ربن دو طریقوں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ ہیرے سے یا کوئلے

ہیرا تو ظاہر ہے موجود نہیں ہے اس لئے کوئلہ استعمال ہو

یہاں لکڑی جلا کر اس کا کوئلہ بنا کر اسے پیس لیں تو کاربن

تیار ہو جائے گا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا
چہروں پر انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے اور پھر
کہ کوئی مزید بات ہوتی ٹائیگر جو دروازے کے قریب
اچھل کر مڑا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل۔

"نام کا ہی سہی۔ بہرحال ٹائیگر نے شاید کسی شکار کی
ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ہی تھا
دوڑتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

"باس۔ کوٹھی کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا ہے۔
کوٹھی کی چھت پر پہنچنا ہو گا۔ میں نے چیک کر لیا ہے
تھوڑا سا فاصلہ ہے۔ آئیں جلدی کریں"...... ٹائیگر نے
کہا تو سب بجلی کی سی تیزی سے اٹھے اور پھر ٹائیگر کے پیچھے
ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلے اور پھر ایک کمرے میں سے اوپر
پر جاتی ہوئی سیڑھیاں چڑھ کر وہ دوسری منزل سے گزرتے
چھت پر پہنچ گئے۔ واقعی سائیڈ کوٹھی کی چھت اور اس کوٹھی
کے درمیان صرف اڑھائی تین فٹ کا فاصلہ تھا۔

"جھک کر اور انتہائی احتیاط سے دوسری طرف کود و
میں موجود افراد چھت پر دھماکے سن کر باہر آ جائیں گے"......
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر چھلانگ لگا
دوسری کوٹھی کی چھت پر پہنچ گیا۔ وہ تیزی سے سائیڈ پر
سیڑھی والے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے باقی

لے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے باقی ساتھیوں
نی پیروی کی اور پھر وہ پنجوں کے بل سیڑھیاں اترتے ہوئے
لوٹھی کے برآمدے میں پہنچ گئے۔

ٹھی خالی لگتی ہے۔ شاید اس کے مکین کہیں گئے ہوئے ہیں"۔
نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

باس۔ سائیڈ دیوار میں دروازہ ہے اور دوسری طرف گلی ہے۔
طرف نگرانی نہیں ہو رہی"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے
یں سر ہلا دیا۔ وہ تیزی سے کوٹھی کی عمارت کی دیوار کے
اتھ ہو کر سائیڈ دیوار کے قریب پہنچ گئے۔ وہاں واقعی ایک
ز موجود تھا جو اندر سے بند تھا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور سر
نکال کر جھانکا۔

تم سب یہاں سے علیحدہ علیحدہ نکلو گے اور علیحدہ علیحدہ سڑک
یں پہنچو گے۔ ٹائیگر تم سب سے آخر میں آؤ گے۔ دروازہ اندر
اب کر کے دیوار کود کر آؤ گے"...... عمران نے پیچھے ہٹ کر
اتھیوں اور ٹائیگر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
ں نے جولیا کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا اور جولیا باہر نکل کر اطمینان
تی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس کے بعد صفدر اور پھر ایک
کے وہ سب باہر نکلے۔ ان میں کوئی تو دائیں طرف سڑک کی
۔ بڑھ گیا اور کوئی بائیں طرف عقبی سڑک کی طرف۔ اندر
ن اور ٹائیگر دونوں رہ گئے تھے۔ عمران نے ٹائیگر کی طرف مڑ کر

دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران مسکراتا ہوا
سے باہر آگیا۔ پھر وہ اطمینان سے چلتا ہوا سامنے والی سڑک
بڑھتا چلا گیا لیکن گلی کے کونے میں جا کر وہ رک گیا۔ اسے
اپنے عقب میں ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی تو عمران
لمحے کے لئے مڑ کر دیکھا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں
گیا۔ سڑک کراس کر کے وہ دوسری سائیڈ پر آیا اور پھر
چلتا ہوا اس کوٹھی کے سامنے سے گزرنے لگا جس کوٹھی کا
ابھی تک کرائے کے لئے خالی ہے کا بورڈ موجود تھا اور پھاٹک
لگا ہوا تھا۔ عمران اس انداز میں چل رہا تھا جیسے وہ اس
رہائشی ہو اور ویسے ہی ٹہلنے کے لئے باہر آیا ہو۔ ابھی وہ
کے لئے خالی ہے۔ کوٹھی کے سامنے پہنچا ہی تھا کہ اس نے
رنگ کی کار کو تیزی سے آکر اس کوٹھی کے پھاٹک کے
ہوئے دیکھا۔ اسی لمحے دوسری طرف سے سائیڈ گلی سے دو
سے سڑک پر آئے اور دوڑتے ہوئے اس کار کے قریب پہنچ
میں سے ایک باچانی باہر نکل آیا تھا۔ عمران انہیں سرسری
دیکھتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا البتہ اس کی تیز نظریں ارد گرد کا
لے رہی تھیں لیکن وہاں کوئی مشکوک آدمی موجود نہ تھا جبکہ
قریب آنے والے دونوں باچانی اب تیزی سے مڑ کر واپس گلی
گئے اور کار سے نکلنے والا باچانی دوبارہ کار میں بیٹھ گیا تھا
دوسرے لمحے کار تیزی سے آگے بڑھی اور پھر گھوم کر وہ سڑک

ی سائیڈ پر آگئی جہاں عمران چل رہا تھا اور پھر عمران سے
گئی لیکن عمران نے اپنے قدم نہ روکے اور آگے بڑھتا چلا
کے جانے کے بعد ایک کافی بڑی رہائشی پہاڑی سی بنی
پر بلندی سے پانی نیچے بہہ رہا تھا۔ عمران اس پہاڑی کی
میں چلا گیا اور پھر وہ اس پہاڑی کو کراس کر کے دوبارہ
وہ ایک بڑے سے رہائشی گملے کی اوٹ میں ہو کر کھڑا ہو
انداز ایسا تھا جیسے وہ اس پہاڑی کو دیکھ رہا ہو لیکن اس کی
دراصل اس کار پر جمی ہوئی تھیں۔ کار پر ایک نمبر پلیٹ
تھی اور اس نمبر پلیٹ پر ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا نشان بنا
نشان واضح نہ تھا یوں لگتا تھا جیسے دو قدیم دور کی بندوقیں
کو کراس کرتی ہوئی بنائی گئی ہوں۔ کار میں سے وہی
باہر نکل کر کھڑا ہو گیا تھا جو اس سے پہلے پھاٹک کے سامنے کار
نکلا تھا۔ عمران کی نظریں اس باچانی پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے
ہو رہا تھا جیسے وہ اسے پہچانتا ہو لیکن اس کے لاشعور میں
موجود تھا لیکن شعور میں نہ آرہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہی
دوڑتے ہوئے گلی سے نکلے اور سڑک کراس کرتے ہوئے اس
آنے لگے تو عمران ذرا سا سائیڈ میں ہو گیا تاکہ ان کی
اس پر نہ پڑیں۔
ہاں۔ کوٹھی تو خالی ہے"..... ان میں سے ایک کی ہلکی سی
ائی دی۔

"خالی ہے۔ کیا مطلب۔ تم نے خود کہا ہے کہ یہاں کال کی گئی ہے تو کیا جن بھوتوں نے کال کی ہے"..... انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ ہم کال کے درمیان یہاں پہنچے تھے اور کال الفاظ میں نے یہیں آکر ٹیپ کئے تھے اور اسی بنا پر آپ کو تھی۔ اس کے بعد ہم سامنے، سائیڈ اور عقب سے کوٹھی کرتے رہے لیکن اب ڈی ایم سے چیک کیا ہے تو کوٹھی ہے"..... اس آدمی نے جواب دیا۔ عمران کی چونکہ پوری تو طرف تھی اس لئے ان کی آوازیں اس کے کانوں تک بہرحال تھیں۔

"وہ نیچے تہہ خانے میں نہ ہوں۔ تم عقب سے اندر پوری کوٹھی کو چیک کرو"..... باس نے کہا۔

"یس باس"..... ان دونوں نے جواب دیا اور پھر تیزی واپس سڑک کراس کر کے اس گلی میں غائب ہو گئے۔ وہ کچھ دیر کھڑا رہا اور پھر وہ بھی تیزی سے چلتا ہوا سڑک کراس کر گلی میں چلا گیا تو عمران اس زیبائشی پہاڑی کے عقب سے تیز تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف بڑھ گیا۔ کار میں کوئی آدمی موجود عمران کار کے قریب سے گزرا تو اسے سائیڈ فرنٹ سیٹ ڈائری پڑی ہوئی نظر آئی۔ اس پر نہ صرف وہی مونوگرام بنا کار کی نمبر پلیٹ پر تھا بلکہ اس کے نیچے الفاظ بھی پرنٹ

عمران کی نظریں ان الفاظ پر پڑیں اس کے ذہن میں دھماکہ ہ کار والے باچانی کو وہ پہچان گیا تھا۔ ڈائری پر موجود مطابق یہ ڈائری ریڈ آرمی کے سپیشل سیکشن کی تھی اور تا تھا کہ ریڈ آرمی کے سپیشل سیکشن کا چیف میجر اوساکا ہے ایان کی ملٹری انٹیلی جنس کا انتہائی فعال اور سرگرم ایجنٹ ن اب تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر کچھ آگے ایک سائیڈ گلی میں گھوم گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور سڑک ذرا سا آگے بڑھتے ہی اسے ایک بس مل گئی۔ وہ بس میں لیا اور پھر وہ سٹی پارک کے سامنے بس سے اترا اور اطمینان وہ پارک میں داخل ہوا تو اس نے اپنے ساتھیوں کو ایک ے علیحدہ ادھر ادھر گھومتے ہوئے دیکھ کر وہ مسکراتا ہوا درمیان بنے ہوئے ہوٹل کی طرف بڑھ گیا۔ ہوٹل کے اندر خاصا رش تھا۔ ایک سائیڈ پر باقاعدہ ایک چھوٹا سا گیم ہوا تھا جس میں جوئے کی مشینیں موجود تھیں اور مختلف ے لوگ وہاں بڑے زور شور سے ان مشینوں کے ذریعے انداز میں جوا کھیلنے میں مصروف تھے۔ عمران کو اس وقت رقم ضرورت تھی۔ وہ چاہتا تو رچرڈ کی کوٹھی کے سیف میں موجود رقم اٹھا لیتا لیکن اس نے اسے مناسب نہ سمجھا تھا۔ البتہ ی رقم اس نے ہنگامی صورت حال کے تحت جیب میں رکھ لی وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں رقم دے کر مشینوں میں

استعمال کے لئے ٹوکن دیئے جاتے تھے۔ عمران نے
نکال کر کاؤنٹر پر دیا اور ٹوکن لے کر وہ مڑا اور پھر تقریباً آدھ
جب وہ واپس کاؤنٹر پر پہنچا تو اس نے کاؤنٹر پر سرخ رنگ
ایک چھوٹا سا ڈھیر لگا دیا۔
"اوہ۔ اوہ۔ آپ نے تو آج کلب کا دیوالیہ کر دیا جناب
مبارک ہو"...... کاؤنٹر مین نے ٹوکن سمیٹتے ہوئے کہا۔
"میں تو تفریح کے لئے چند لمحے گزارتا ہوں ورنہ تم
کر کے بھی رقم ادا نہ کر سکتے"...... عمران نے مسکراتے ہ
"آپ واقعی ایسا کر سکتے ہیں جناب اس لئے درخواست
کاؤنٹر مین نے دراز سے بڑے نوٹوں کی دو گڈیاں نکال
رکھتے ہوئے کہا۔
"مجھے معلوم ہے تمہاری درخواست۔ بے فکر رہو
درخواست سمجھو منظور ہو گئی"...... عمران نے اس کو ٹو
کہا اور گڈیاں جیب میں ڈال لیں۔
"بے حد شکریہ جناب۔ آپ واقعی سمجھ دار ہیں۔ بہرحا
چاہیں تو ایک جام میری طرف سے پی لیں"...... کاؤنٹر مین
"کیا تم ہی اس کلب کے مالک ہو"...... عمران نے کہا
"جی ہاں"...... اس آدمی نے جواب دیا۔
"فی الحال شراب پینے کا تو موڈ نہیں ہے البتہ اگر تم
کر سکو تو تم نے جو کچھ مجھے دیا ہے اس میں سے خاصی

ٹلتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی

وہ۔ ضرور جناب۔ میرے لئے تو یہ خوشخبری ہے۔ ویسے
ں ہے اور میں ایکریمی ہوں"...... اس آدمی نے جواب
کہا۔
"اچھا۔ بہرحال کام بھی کوئی غلط نہیں ہے۔ مجھے اور میرے
لو ایک رہائش گاہ چاہئے لیکن ہم یہ رہائش گاہ کسی اسٹیٹ
ے ذریعے حاصل نہیں کرنا چاہتے کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ
ایجنسی والے سیاحوں کو بلیک میل کرتے رہتے ہیں"۔
مسکراتے ہوئے کہا۔
"جناب یہ تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ میری ذاتی رہائش گاہ
الی ہوئی ہے۔ میں اور میری بیوی تو بس ایک کمرے میں
ٹی پارک کے عقب میں ہے"...... ہیرس نے کہا اور
ساتھ ہی اس نے ایک ماہ کا کرایہ بھی بتا دیا۔
یہ تو معقول ہے لیکن ہمیں کار بھی چاہئے اور میرا نام مائیکل
عمران نے کہا۔
ی ہے کوٹھی میں جناب۔ یہاں سیاح کار کے بغیر رہائش گاہ
ہیں ہیں۔ نئے ماڈل کی آکسفورڈ کار ہے"...... ہیرس نے
تو عمران نے جیب سے ایک گڈی نکالی اور ہیرس کی طرف

"دو ماہ کا کرایہ ہے اور باقی تمہاری ٹپ"......
مسکراتے ہوئے کہا تو ہیرس کے چہرے پر انتہائی مسرت
ابھر آئے۔
"آپ کو وہاں کوئی تکلیف نہ ہو گی جناب"......
اور دراز سے ایک چابی جس کے ساتھ ٹوکن لگا ہوا تھا
کی طرف بڑھا دی۔
"بس یہ خیال رکھنا ہے کہ ہمیں کسی قسم کی ڈسٹربنس
ہے"۔ عمران نے چابی اٹھا کر اس کے ساتھ منسلک ٹوکن
کوٹھی کا نمبر درج تھا دیکھتے ہوئے کہا۔
"آپ بے فکر رہیں جناب میں سمجھتا ہوں"...... ہیرس
"اوکے"...... عمران نے کہا اور چابی جیب میں ڈال
سے مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ دوبارہ پارک میں آگیا اور
بعد وہ اپنے ساتھیوں سمیت اس نئی رہائش گاہ میں موجو
"کون لوگ تھے۔ مجھے تو وہاں کوئی نظر نہیں آیا تھا
نے کہا۔
"نہیں۔ وہ دوسری طرف گلی اور عقب میں تھے۔ ان کا
آرمی کے سپیشل سیکشن سے تھا اور سپیشل سیکشن بالکل
سروس کے انداز میں کام کرتا ہے اور انتہائی باوسائل اور
ہے۔ اس کا چیف میجر اوساکا ہے جو پہلے باچان ملٹری انٹیلی
رہ چکا ہے اور خاصا ذہین اور فعال ایجنٹ رہا ہے"...... عمرا

ساتھ ہی اس نے تفصیل سے وہ ساری کارروائی بتا دی جو
یلیں تھی۔
ا مطلب ہے کہ تمہاری سرداور سے ہونے والی کال چیک
...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
اں۔ نہ صرف چیک ہوئی ہے بلکہ اسے ٹیپ بھی کیا گیا ہے اور
طلب ہے کہ اب جو نسخہ سرداور نے بتایا ہے وہ ان تک بھی
ے اور میجر اوساکا بے حد ذہین آدمی ہے۔ اب وہ لازماً واگ پر
ک کرے گا"...... عمران نے کہا۔
اب تمہارا کیا پروگرام ہے"...... جولیا نے کہا۔
اب ہمیں سب سے پہلے اس میجر اوساکا اور اس کے گروپ کے
کام کرنا ہو گا کیونکہ یہ لوگ اس وقت تک ہمارا پیچھا نہ
گے جب تک ان کا خاتمہ نہیں ہو جائے گا اس لئے میرا خیال
یں ٹائیگر کے ساتھ واگ چلا جاؤں جبکہ تم اس میجر اوساکا اور
ے گروپ کے خلاف کام کرو"...... عمران نے کہا۔
یہ کام تم مجھ پر چھوڑ دو"...... تنویر نے کہا۔
ان لوگوں کے بارے میں جتنا عمران جانتا ہے ہم نہیں جانتے
لئے عمران کے بغیر ان کے خلاف کام نہیں ہو سکے گا"...... جولیا
ا۔
سپیشل سیکشن کا یہاں باقاعدہ ہیڈ کوارٹر ہو گا۔ اس ہیڈ کوارٹر
یس کرنا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ظاہر ہے وہ خفیہ ہو گا۔ اب اس کے باہر بورڈ تو
گا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"اس کو ٹریس کرنے کے لئے ایک کلیو میرے پاس
جس کار میں میجر اوساکا اس کوٹھی میں پہنچا تھا اس کار کا
نمبر، اس کا ماڈل اور رنگ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ ہاکاڈو زیادہ
نہیں ہے اس لئے تم اسے جلد ٹریس کر لو گے"...... عمران نے
"لیکن تم خود اس کے خلاف کام کیوں نہیں کرنا چاہتے"
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"میں دراصل اب اس مشن کو مکمل کرنا چاہتا ہوں۔ اس
لانگ مشن شاید ہی پہلے کبھی سامنے آیا ہو۔ اب سرداور نے جو
بتایا ہے اس کے تحت اسے آسانی سے مکمل کیا جا سکتا ہے اس
میں چاہتا ہوں کہ تم انہیں یہاں الجھالو جبکہ میں اس دوران یہ
مکمل کر دوں"...... عمران نے کہا۔
"عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں مس جولیا۔ لیکن میر
ہے کہ عمران صاحب کے ساتھ صرف ٹائیگر کی بجائے ایک
بھی جانا چاہئے کیونکہ کیڈو جزیرے سے بھی واگ جزیرے کی
کی جا رہی ہو گی اور اب جبکہ سرداور کا نسخہ بھی ان کے پاس
ہے تو لازمی بات ہے انہوں نے اس کو کور کرنے کے لئے
خصوصی انتظامات کرلئے ہوں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"اوکے۔ پھر تم عمران کے ساتھ چلے جاؤ جبکہ تنویر اور صفدر

یں یہاں سپیشل سیکشن کے خلاف کام کروں گی"...... جولیا
کہا۔
"اگر عمران صاحب کو کوئی اعتراض نہ ہو تو"...... کیپٹن شکیل
کہا۔
"ارے مجھے کیوں اعتراض ہو گا۔ اعتراض اس صورت میں ہو گا
صفدر ان کے ساتھ نہ ہوتا"...... عمران نے چونک کر کہا تو
بے اختیار ہنس پڑے۔
کیا مطلب۔ یہ تم نے کیا بات کی ہے"...... جولیا نے یکلخت
تے ہوئے لہجے میں کہا۔
م۔ م۔ میرا مطلب ہے کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔
ان نے اس طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا جیسے جولیا کی غراہٹ سے
گیا ہو۔
ہر وقت کی بکواس اچھی نہیں ہوتی سمجھے۔ اس لئے ذہن کو حاضر
بات کیا کرو"...... جولیا نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔
لیکن ابھی تو وہ وقت نہیں آیا۔ کیوں صفدر"...... عمران نے
ح سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔
کیا مطلب۔ کون سا وقت"...... جولیا نے صفدر کو ہنستے دیکھ
زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔
م۔ م۔ میرا مطلب ہے کہ ابھی صفدر نے خطبہ نکاح یاد نہیں
ر تم نے ابھی سے غرانا شروع کر دیا ہے۔ بعد میں کیا ہو گا"۔

عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔
"پھر وہی بکواس"...... جولیا نے اور زیادہ پھنکارتے
میں کہا۔
"اوکے۔ اگر تمہارا یہی حال ہے تو پھر ٹھیک ہے
صفدر تمہاری پارٹی میں رہیں گے۔ چلو مجھے تسلی تو رہے گی
جگہ تنویر جھاڑیں کھا رہا ہو گا"...... عمران نے ایک
لیتے ہوئے کہا۔
"میں کیوں کھاؤں گا جھاڑیں۔ تم خود ہی ایسی باتیں
کر دیتے ہو"...... تنویر نے کہا۔
"عمران صاحب۔ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ
موجود مار کو تھم ریز کا سرکٹ ختم کر کے کوئی اور چکر چلا
کیپٹن شکیل نے کہا۔
"اس کی تم فکر مت کرو کیپٹن شکیل۔ بس یہی مار کو
میرے لئے پہاڑ بن گئی تھی ورنہ باقی سب چکر میں بھگتا سکتا
عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا
اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک پاس پڑے
کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران سمیت سب چونک پڑے۔ عمرا
چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات موجود تھے کیونکہ
ہیرس کے اور کسی کو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ وہ یہاں موجود
نئے اسے فوراً خیال آگیا کہ شاید ہیرس کی کال ہو۔

ہیلو...... عمران نے رسیور اٹھا کر احتیاط بھرے لہجے میں کہا۔
"میں ہیرس بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ہیرس کی آواز
دی۔
"کیا بات ہے مسٹر ہیرس۔ میں نے کہا تھا کہ میں ڈسٹربنس پسند
کرتا"...... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔
"مسٹر مائیکل۔ میں بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ میری یہ کوٹھی
سے تباہ کر دی جائے اس لئے آپ پلیز اپنی رقم مجھ سے
لے لیں اور کوٹھی کو فوراً خالی کر دیں"...... دوسری طرف
والے نے بھی سخت لہجے میں کہا۔
"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... عمران نے
بھرے لہجے میں کہا۔
"مسٹر مائیکل۔ ریڈ ارمی کا سپیشل سیکشن تمہاری تلاش میں
نہیں نجانے کہاں سے یہ اطلاع مل گئی کہ تم اس پارک میں
میں آئے ہو۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے پوچھ گچھ کی۔ انہیں
بھی بھی معلوم تھا اور یہ بھی معلوم تھا کہ آپ یہاں گیم کلب
میں رہے ہیں۔ جس پر میں نے انہیں بتایا کہ آپ یہاں آئے
اور خاصی رقم جیت کر چلے گئے ہیں اور بس جس پر وہ لوگ چلے
لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ بھوت ہیں۔ یہ آپ کا پیچھا نہیں
چھوڑیں گے اور انہیں اگر معلوم ہو گیا کہ میں نے اپنی کوٹھی آپ کو
دی ہے تو نہ صرف انہوں نے میری کوٹھی کو میزائلوں سے تباہ کر

دیتی ہے بلکہ مجھے اور میری بیوی کو بھی گولیوں سے اڑا
لئے پلیز آپ میری کوٹھی خالی کر دیں"...... ہیرس نے
بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سپیشل سیکشن کا مجھ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے
نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم کہ کیا تعلق ہے اور کیا نہیں۔ لیکن
پیچھے لگے ہوئے ہیں"...... ہیرس نے کہا۔

"اوکے۔ تم فکر مت کرو۔ میں ابھی تمہاری کوٹھی
اور تم رقم بھی اپنے پاس ہی رکھو۔ میں نہیں چاہتا کہ
نقصان ہو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ
اس کے ساتھ ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"یہ میرا حلیہ انہیں کیسے معلوم ہو گیا۔ ہم نے اس
باقاعدہ میک اپ کیا تھا"...... عمران نے حیرت بھرے

"یہ تو انتہائی تیز رفتاری سے کام کر رہے ہیں"......
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہرحال اب ان کا پہلے خاتمہ ضروری ہے اس لئے
ماسک بدل لو اور یہاں سے نکل چلو"...... عمران نے اپنی
ماسک میک اپ کا باکس نکالتے ہوئے کہا۔ یہ پتلا سا باکس
جیب میں ہی رکھا ہوا تھا۔

"لیکن کہاں"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اب یہاں سب سے محفوظ جگہ ایک ہی رہ گئی ہے۔ ہمیں پہلے
پر قبضہ کرنا ہو گا"...... عمران نے میک اپ باکس کھول کر
میں سے ایک ماسک نکالتے ہوئے کہا۔

کون سی جگہ"...... سب نے چونک کر کہا۔

یڈ ارمی کا سیکشن ہیڈ کوارٹر"...... عمران نے جواب دیا اور
نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن ابھی وہ سب ماسک
اپ کرنے میں ہی مصروف تھے کہ اچانک کمرے سے باہر دو
لے دھماکے ہوئے اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا
س محسوس ہوا جیسے اسے کسی انتہائی تیز رفتاری سے گھومتے
نکھے کے ساتھ باندھ دیا ہو اور یہ احساس بھی صرف ایک
نے تھا اس کے بعد اس کے ہوش و حواس اس کا ساتھ چھوڑ

میجر اوساکا نے کار سٹی پارک کی پارکنگ میں روکی اور پھر
اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سٹی پارک کے اندر بنے ہوئے
طرف بڑھتا چلا گیا۔ کلب میں خاصا رش تھا۔ ایک طرف گیم
جس میں کھیلنے والوں کی بھی خاصی تعداد موجود تھی۔ میجر او
ہی کلب کے ہال میں داخل ہوا ایک کونے میں بیٹھے ہوئے
نے ہاتھ اٹھایا تو میجر اوساکا سر ہلاتا ہوا تیزی سے اس میز کی
بڑھتا چلا گیا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے ہاکیٹو"...... میجر اوساکا نے اس
سے مخاطب ہو کر کہا۔ یہ نوجوان اس کا نمبر تو تھا اور سپیشل
میں اسے میجر اوساکا کا دست راست سمجھا جاتا تھا۔ ویسے ہاکیٹو
تیز، ہوشیار اور ذہین نوجوان تھا۔ اسے کسی کو تلاش کر
خصوصی مہارت حاصل تھی۔ یہی وجہ تھی کہ جب عمران

تھی اس کوٹھی سے پراسرار انداز میں غائب ہو گئے جہاں سے
نے پاکیشیا فون کال کی تھی تو میجر اوساکا نے خصوصی طور پر
ان کی تلاش پر مامور کیا تھا اور ابھی تھوڑی دیر پہلے ہاکیٹو نے
کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس نے عمران کو تلاش کر لیا ہے
اوساکا کو اس نے سٹی پارک کے اندر واقع کلب میں بلایا تھا
کی کال پر میجر اوساکا یہاں پہنچا تھا۔
"...ں۔ عمران کو گیم کلب کے مالک ہیرس نے رہائش گاہ مہیا
ہاکیٹو نے آہستہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
اشارہ کیا اور اسے دو جام وہسکی لانے کا آرڈر دے دیا۔
"کیا تم کنفرم ہو"...... میجر اوساکا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"یس باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہاکیٹو کبھی غلط بات نہیں
ہاکیٹو نے اس بار قدرے ناگوار سے لہجے میں کہا جیسے میجر
کی بات اسے بری لگی ہو تو میجر اوساکا بے اختیار مسکرا دیا۔
"...ات میں نے اس لئے کی ہے کہ مقابلہ عمران جیسے شخص سے
...یں جانتا ہوں کہ وہ دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ
میجر اوساکا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہاکیٹو کا بگڑا ہوا چہرہ
...ہ لیا۔
"...ں باس۔ بہرحال یہ بات کنفرم ہے"...... ہاکیٹو نے اس
...ن سے لہجے میں کہا۔
"...مجھے تفصیل بتاؤ کہ تم یہاں تک کیسے پہنچے اور پھر کنفرمیشن

کس پوائنٹ پر ہیں"...... میجر اوساکا نے کہا۔
"اس سے پہلے تو آپ کبھی اس قدر محتاط نہیں رہے تھے
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تمہاری بات کا جواب میں پہلے ہی دے چکا ہوں اس
وقت ضائع نہ کرو"...... اس بار میجر اوساکا نے ناگوار سے
جواب دیا۔ اسی لمحے ویٹر آیا اور اس نے وہسکی کے دو جا
سامنے رکھ دیئے اور پھر واپس چلا گیا۔
"باس۔ عمران کا قدوقامت مجھے معلوم تھا۔ میں نے
میں جہاں سے یہ لوگ پراسرار انداز میں غائب ہوئے
مخصوص انداز میں کام کیا۔ وہاں میں نے سپیشل پاؤڈر
پیروں کے نشانات تلاش کیے تو معلوم ہوا کہ چھ افراد جن
عورت تھی سٹنگ روم میں بیٹھے رہے تھے پھر یہ چھ کے چھ
کر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چھت پر گئے اور پھر ان کے قد
نشانات ملحقہ کوٹھی کی چھت پر پائے گئے۔ اس کوٹھی
ایکریمیا گئے ہوئے تھے اس لئے کوٹھی خالی تھی۔ پھر یہ
کوٹھی کی دوسری سائیڈ کی دیوار میں موجود دروازہ کھول کر
گئے۔ یہ وہ سائیڈ تھی جہاں ہمارے آدمی موجود نہ تھے۔ اب
لوگ پختہ سڑک پر پہنچ گئے تھے اس لئے نشانات مزید
مشکل تھے لیکن اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ یہ لوگ
کوٹھی سے غائب ہوئے ہیں یقیناً انہیں کسی طرح معلوم

نگرانی کی جا رہی ہے"...... ہاکینٹو نے کہا۔
"مت کرو۔ صرف اپنی رپورٹ دو"...... میجر اوساکا نے
لہجہ میں کہا۔
"باس۔ میں نے وہاں سڑک پر مختلف لوگوں سے معلومات
کیں۔ خاص طور پر قدوقامت بتا کر اور پھر مجھے بتایا گیا کہ اس
کا ایک ایکریمی نوجوان کوٹھی سے ذرا ہٹ کر سڑک کے
رہائشی پہاڑی کے عقب میں کافی دیر تک کھڑا رہا تھا۔ پھر
اس طرف چلا گیا تھا جدھر سے وہ آیا تھا اور مزید تفصیل
جانے اتنا بتا دوں کہ اس وقت اس پہاڑی کے قریب آپ
تھی۔ اس سے میں کنفرم ہو گیا کہ یہ یقیناً عمران ہی ہو گا
نے اس کے بارے میں بتایا تھا۔ اس سے عمران کا ایکریمی
معلوم ہو گیا اور اپنے گروپ کو یہ حلیہ بتا کر اسے تلاش
حکم دیا گیا۔ پھر مجھے اطلاع ملی کہ اس حلیے کے آدمی کو یہاں
دیکھا گیا ہے۔ وہ کافی دیر تک گیم کلب میں رہا اور پھر کلب
ہیرس سے جو کاؤنٹر پر موجود تھا باتیں کرتا رہا۔ اس نے
مالیت کے نوٹوں کی گڈی دی اور اس سے ایک چابی
ٹوکن منسلک تھا لے کر واپس چلا گیا۔ میں نے ہیرس
تو ہیرس نے صرف اتنا بتایا کہ یہ آدمی جوئے میں کافی
گیا تھا اور رقم لے کر چلا گیا البتہ ہیرس کا چہرہ اور انداز ایسا
چھپا رہا ہو۔ میں نے اچانک اسے ریڈ آرمی کے سپیشل

سیکشن کا حوالہ دیا تھا تاکہ وہ سب کچھ سچ سچ بتا دے
جواب میں ریڈ آرمی کے کرنل جوشن کا حوالہ دیا کہ اس
گہرے تعلقات ہیں کیونکہ اس کی بیوی کرنل جوشن کی
کلاس فیلو رہی ہے۔ چنانچہ میں یہاں آگیا اور پھر میں نے
کی تاکہ آپ مزید ہدایات دے سکیں"...... ہاکیشو نے کہا۔
" مطلب ہے کہ کرنل جوشن کے حوالے کی وجہ سے
تحقیقات بند کر دیں"...... میجر اوساکا نے مسکراتے ہوئے
" بالکل سر۔ آپ تو چیف ہیں۔ آپ کی بات اور ہے
نے جواب دیا۔
" باہر ہمارا کوئی آدمی موجود ہے"...... میجر اوساکا نے
" یس باس۔ دو آدمی موجود ہیں"...... ہاکیشو نے جوا
" ان کے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس ٹی
کیپسول پسٹل ہیں یا نہیں"...... میجر اوساکا نے کہا۔
" یس سر۔ ہیں۔ تو کیا آپ ہیرس کو بے ہوش کرنا
ہاکیشو نے کہا۔
" نہیں۔ میں اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے
ہوں"...... میجر اوساکا نے کہا۔
" اوہ۔ لیکن پہلے تو آپ نے حکم دیا تھا کہ انہیں گو
دیا جائے"...... ہاکیشو نے کہا۔
" ہاں۔ لیکن اس عمران اور پاکیشیائی سائنس دا

میان فون پر جو بات چیت ہوئی ہے اس کی ٹیپ میں نے سنی
اس میں کچھ باتیں وضاحت طلب ہیں۔ میں ان کی وضاحت
واں"...... میجر اوساکا نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو ہاکیشو نے
میں سر ہلا دیا۔ ان دونوں کے اٹھتے ہی ویٹر تیزی سے ان کے
ایا تو ہاکیشو نے اسے ایک بڑا نوٹ یا اور بل کاٹ کر باقی رقم
ے دی تو ویٹر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ میجر
اور ہاکیشو دونوں اٹھ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔
یرس کاؤنٹر پر نہیں ہے۔ کہیں فرار تو نہیں ہو گیا"...... ہاکیشو
کہا۔
ابھی معلوم ہو جاتا ہے"...... میجر اوساکا نے کہا اور پھر وہ کاؤنٹر
گیا۔
مسٹر ہیرس کہاں ہیں"...... میجر اوساکا نے کاؤنٹر پر کھڑے
ان سے مخاطب ہو کر انتہائی خشک لہجے میں کہا۔
وہ آفس میں ہیں جناب"...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے
اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ سے سائیڈ راہداری کی طرف
دیا۔
"...... میجر اوساکا نے کہا اور مڑ کر اس راہداری میں آگے
بڑھ گیا۔ آفس کا دروازہ شیشے کا تھا اور اندر آفس میں ایک ادھیڑ
ہاتھ میں رسیور پکڑے کسی سے بات کرنے میں مصروف
ب تک وہ دروازے تک پہنچتے اس نے رسیور رکھ دیا۔ میجر

اوساکا نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے ہاکیو
ادھیڑ عمر ایکریمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"میرا نام میجر اوساکا ہے اور میں سپیشل سیکشن کا چیف ہوں"
میجر اوساکا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور خود ہی میز کی دوسری
رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ
تھا۔

"میں نے ان صاحب کو بتایا تھا کہ ..... اس آدمی نے
چباتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"تشریف رکھیں اور اطمینان سے بات کریں" ..... میجر
نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا لیکن اس کا لہجہ سرد تھا تو
ایک جھٹکے سے واپس کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ہاکیٹو بیٹھنے کی
مؤدبانہ انداز میں کھڑا رہا۔ البتہ اس کا ہاتھ اس کی جیب میں تھا

"آپ کا نام ہیرس ہے اور آپ اس کلب کے مالک ہیں
کے تعلقات کرنل جوشن سے ہیں۔ یہی بتانا چاہتے تھے ناں
میجر اوساکا نے کہا۔

"ہاں اور یہ بھی کہ" ..... ہیرس نے ایک بار پھر بولنا
کیا۔

"سنو ہیرس۔ تمہارے تعلقات باچان کے شہنشاہ کے
کیوں نہ ہوں سپیشل سیکشن کو اختیار ہے کہ وہ تم سے اصل
حالت میں اگلوائے اور میں تمہیں صرف ایک موقع دینا چاہتا

تم نے علی عمران کو کس کوٹھی میں ٹھہرایا ہے" ..... میجر
نے انتہائی سخت لہجے میں اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ اس
بات کرتے ہی ہاکیٹو نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کا
ہیرس کی طرف کر دیا۔ ہیرس نے مشین پسٹل کی طرف دیکھا تو
چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"علی عمران۔ کون علی عمران" ..... ہیرس نے کہا۔

ن ایکریمی جسے تم نے ٹوکن والی چابی دی تھی اور یہ بات
ب۔ سنو۔ چونکہ تم اسے جانتے نہیں تھے اس لئے ظاہر ہے تم
ف اسے سیاح سمجھ کر کوٹھی دی ہو گی اس لئے تمہیں معاف
تا ہے لیکن اگر تم نے بتانے میں ہچکچاہٹ سے کام لیا تو پھر
ملی ایجنٹوں کے ساتھ تمہیں بھی شامل کر لیا جائے گا اور باچان
اس کی سزا موت ہے۔ فوری موت" ..... میجر اوساکا نے تیز لہجے
کہا تو ہیرس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

چ ہے کہ میں نے اسے سیاح سمجھ کر اپنی رہائش گاہ جو اس
ے عقب میں ہے دی ہے۔ جب یہ صاحب میرے پاس آئے
پوچھ کی تو میں سمجھ گیا کہ یہ آدمی خطرناک ہیں چنانچہ میں نے
ون کیا اور اسے کہا کہ وہ کوٹھی چھوڑ دے" ..... ہیرس نے

تم نے اسے بتایا تھا کہ سپیشل سیکشن کی وجہ سے تم یہ بات کر
..... میجر اوساکا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... ہیرس نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔
"ہاکیٹو۔ اسے بے ہوش کر دو اور آؤ"...... میجر
دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا اور پھر درواز
وہ تیزی سے راہداری میں چلتا ہوا گیم کلب میں آیا اور پھ
کلب ہال میں پہنچ گیا۔ پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ
لمحے ہاکیٹو بھی اس کے پیچھے پہنچ گیا۔
"اپنے آدمیوں کو بلاؤ۔ ہم نے فوری ریڈ کرنا ہے
کرو"...... میجر اوساکا نے ہاکیٹو سے کہا اور اس کے ساتھ ہی
چلتا ہوا کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جس کوٹھی کا ذکر
کیا تھا وہ عقبی سائیڈ پر تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد میجر اوساکا
کے سامنے پہنچ گیا۔ اس کوٹھی پر واقعی ہیرس کی نیم پلیٹ
تھی۔ اسی لمحے ہاکیٹو بھی دو آدمیوں کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔
"سائیڈ گلی سے اندر ٹی ایم ون فائر کر دو۔ اکٹھے سارے
فائر کر دو۔ جلدی کرو"...... میجر اوساکا نے ان دونوں آدمیوں
تو وہ دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈال کر تیزی سے دوڑتے ہوئے
کراس کر کے دوسری طرف موجود کوٹھی کی سائیڈ گلی میں دوڑ
گئے اور پھر گلی میں پہنچ کر انہوں نے جیبوں سے کیپسول پسٹل
اور دوسرے لمحے کیپسول اڑ اڑ کر کوٹھی کے اندر گرنے لگے۔
بعد ان دونوں نے پسٹل واپس جیبوں میں ڈالے اور مڑ کر
آئے اور پھر سڑک کراس کر کے واپس میجر اوساکا اور ہاکیٹو

"کیپسول فائر کئے ہیں"...... میجر اوساکا نے پوچھا۔
"میگزین خالی کر دیا ہے باس"...... دونوں نے کہا اور میجر
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"اب دس منٹ گزر چکے ہیں اس لئے اب گیس کے اثرات
ہو گئے ہوں گے"...... میجر اوساکا نے کچھ دیر بعد کہا اور پھر سڑک
وہ کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔ ہاکیٹو اور دونوں آدمی اس
۔ کوٹھی کے سامنے پہنچ کر وہ رک گئے۔
"یہاں کافی ٹریفک ہے اس لئے عقبی طرف سے جا کر اندر کود
کو چیک کرو اور پھر چھوٹا پھاٹک کھول دو"...... میجر اوساکا
آدمی سے کہا تو وہ آدمی سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا
گلی میں چلا گیا جبکہ میجر اوساکا، ہاکیٹو اور ایک آدمی کے ساتھ
رہا۔ ان کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ کوٹھی کا پھاٹک کھلنے
انتظار میں ہوں اور پھر تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور وہی
باہر آ گیا۔
"باس۔ اندر پانچ مرد اور ایک عورت بے ہوش پڑے ہوئے
اس آدمی نے کہا تو میجر اوساکا اور ہاکیٹو دونوں کی آنکھوں
اختیار چمک آ گئی اور پھر وہ سب تیزی سے اندر داخل ہو گئے
دم میں واقعی پانچ مرد اور ایک عورت قالین پر ٹیڑھے
انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

"ہاکیشو۔ ان کو کاروں میں بھر دو اور ہیڈ کوارٹر پہنچاؤ۔ جا رہا ہوں۔ جلدی کرو"...... میجر اوساکا نے انتہائی مطمئن کہا اور ہاکیشو کے سر ہلانے پر وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی گیا۔

نل جوشن باچان کے پرائم منسٹر کے خصوصی میٹنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ ونہی بتایا گیا تھا کہ پرائم منسٹر صاحب نے کیڈو جزیرے کے یں کوئی خصوصی میٹنگ کال کی ہے لیکن یہاں اس کے علاوہ لی آدمی موجود نہ تھا اور نہ ہی ابھی تک کوئی آیا تھا۔ ابھی وہ اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک مخصوص دروازہ کھلا رائم منسٹر اندر داخل ہوئے تو کرنل جوشن نہ صرف اٹھ کھڑا ہوا اس نے باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

بیٹھیں کرنل"...... پرائم منسٹر نے سر ہلا کر سیلوٹ کا جواب ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے انل جوشن بھی بیٹھ گیا۔

"مجھے اطلاع دی گئی تھی کہ خصوصی میٹنگ ہے"...... کرنل

جوشن نے کہا تو پرائم منسٹر بے اختیار مسکرا دیئے۔
"کیا میں آپ کے ساتھ میٹنگ نہیں کر سکتا"......
نے کہا۔
"اوہ۔ سر۔ میرا مطلب تھا کہ شاید زیادہ لوگ ہوں
میں"...... کرنل جوشن نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔
"کرنل جوشن۔ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے ڈو
ہیڈ کوارٹر کہیں ایکریمیا میں ہے۔ یہ تنظیم جعلی کرنسی
لیکن اس کا دائرہ کار ایکریمیا اور یورپ تک ہی محدود ہے
دنوں مجھے ملٹری انٹیلی جنس کی طرف سے رپورٹ ملی ہے
نے یہاں ہمارے ملک میں اپنا کوئی اڈا بنایا ہوا ہے اور
کیڈو کے قریب ہے۔ گو اس کے بارے میں درست
نہیں مل سکیں لیکن پھر بھی یہ اطلاع بہرحال کنفرم ہے کہ
قریب اس نے کوئی خفیہ اڈا بنایا ہے۔ اس اطلاع پر مجھے
تشویش ہے کیونکہ کیڈو میں ہماری خفیہ تنصیبات موجود
ڈیفنس سیکرٹری صاحب ملک سے باہر ہیں اس لئے میں نے
کال کیا ہے کہ آپ ریڈ آرمی کے ذریعے اس کا کھوج نکالیں
ایسا کوئی اڈا ہے تو اسے فوری طور پر ختم کر دیا جائے
منسٹر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"یس سر۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کے پاس پہلے ہی یہ
پہنچ چکی ہے سر اور انہوں نے مجھے حکم دیا تھا جس پر میں خود

میں وہاں اس مشن پر کام کر رہا تھا کہ آپ کی طرف سے
ین واپس آیا ہوں"...... کرنل جوشن نے مؤدبانہ لہجے میں
یتے ہوئے کہا۔
د۔ پھر کچھ پتہ چلا۔ کیا رپورٹ ہے"...... پرائم منسٹر نے

۔ ہاکاڈو جا کر مجھے ایک اور اطلاع بھی ملی ہے کہ ڈولفن کے
اڈے کے سلسلے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی کام کر رہی ہے
پاکیشیا سیکرٹ سروس یہ سمجھ رہی ہے کہ یہ اڈا کیڈو میں ہے
نے وہ کیڈو پر حملہ کرنا چاہتی ہے۔ میں نے ریڈ آرمی کے ذریعے
ہیں روکنے کی کوشش کی لیکن وہ باز نہ آرہے تھے اس لئے میں نے
الیاں گروپ کو ان کے روکنے کے لئے وہاں ہاکاڈو میں بلایا ہے۔
ٹیم کے لیڈر علی عمران سے میرے ویسے بھی ذاتی تعلقات ہیں
ے میں نے خود اس سے بات کی اور اسے یقین دلایا کہ کیڈو
جاپان کے قبضے میں ہے اور وہاں اس تنظیم کا کوئی اڈا نہیں
۔ اگر کیڈو سے ہٹ کر کسی اور جزیرے پر ہو تو ریڈ آرمی اس کے
ذ مل کر اس تنظیم کے خلاف کام کرنے کے لئے تیار ہے لیکن اس
مجھ پر الزام لگا دیا کہ میں ڈولفن کے سربراہ سے ملا ہوا ہوں اور
نے ان سے دولت لے کر وہاں اس کا اڈا قائم کیا ہوا ہے حالانکہ
بی جانتے ہیں سر کہ میں ایسا آدمی نہیں ہوں۔ جب میں نے
یقین دلایا کہ ایسا نہیں ہے تو وہ اپنی بات پر اڑ گیا جس پر مجبوراً

مجھے سپیشل گروپ کو کال کرنا پڑا"...... کرنل جوشن
غنیمت سمجھتے ہوئے پیش بندی کرتے ہوئے ساری بات
پلٹ دی۔
"اوہ۔ پھر تو ہمیں حکومت پاکیشیا سے باقاعدہ
چاہئے"۔ پرائم منسٹر نے کہا۔
"سر جب انہوں نے ہمیں کوئی اطلاع نہیں دی تو
ضرورت ہے۔ سپیشل سیکشن خود ہی ان سے نمٹ لے گا
جوشن نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ لیکن اس کا مطلب ہے کہ رپورٹ درست
لئے آپ کو نہ صرف کیڈو کا تحفظ کرنا ہے بلکہ اس اڈے کا
کرنا ہے"...... پرائم منسٹر نے کہا۔
"یس سر۔ ایسا ہی ہو گا سر"...... کرنل جوشن نے کہا۔
"آپ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو تفصیلی رپورٹ دیں
مجھے دے دیں گے"...... پرائم منسٹر نے اٹھتے ہوئے کہا۔
"یس سر"...... کرنل جوشن نے اٹھ کر ایک بار پھر
میں سیلوٹ کرتے ہوئے کہا اور پرائم منسٹر سر ہلاتے ہوئے
اس دروازے کی طرف بڑھ گئے جدھر سے وہ آئے تھے۔
میٹنگ روم سے باہر چلے گئے تو کرنل جوشن تیزی
دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے
تاثرات موجود تھے کیونکہ اس نے پرائم منسٹر کے کان میں

تھی۔ اب اگر عمران یا حکومت پاکیشیا کوئی بات کرے گی تو
منسٹر خود ہی اس کی سائیڈ لے لیں گے اس طرح اس پر موجود
ختم ہو جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی سرکاری کار میں بیٹھا
لامت میں واقع ریڈ آرمی کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا
وہ اب میجر اوساکا سے تازہ ترین رپورٹ حاصل کرنا چاہتا تھا۔
ہیڈ کوارٹر پہنچ کر وہ اپنے آفس میں آیا اور پھر اس نے میز کی دراز
ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس پر میجر اوساکا کی مخصوص
ی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... کرنل جوشن نے
کال دیتے ہوئے کہا۔
"یس سر۔ میجر اوساکا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد
طرف سے میجر اوساکا کی آواز سنائی دی۔
"میجر اوساکا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا
ت ہے۔ کچھ پتہ چلا ان کا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے پوچھا۔
"وہ اس وقت میرے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں سر۔ اوور"...... میجر
نے جواب دیا تو کرنل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے
انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
"تمہارے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں۔ کیا مطلب۔ اوور"۔ کرنل
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
سپیشل گروپ نے انہیں ٹریس کر لیا تھا۔ پھر ہم نے انہیں بے

ہوش کیا اور یہاں باکاڈو میں اپنے ہیڈ کوارٹر میں لے آئے
لوگ یہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ میں انہیں ہوش
ان سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ اوور
اوساکا نے جواب دیا۔

"پوچھ گچھ۔ کیسی پوچھ گچھ۔ اوور"...... کرنل جوشن
کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ اس عمران نے باکاڈو سے پاکیشیا کسی سائنس
کو کال کی۔ اس کی ٹیپ میرے پاس موجود ہے۔ اس نے
واگ جزیرے پر مار کو تھم ریز کا سرکٹ توڑنے کے لئے پوچھا
نے اسے بتایا کہ اب جدید ترین ریسرچ کے مطابق اس کے
مار کو تھم ریز کی ضرورت نہیں ہے بلکہ کاربن کے ذریعے
سرکٹ توڑا جا سکتا ہے لیکن اس عمران نے کیڈو کے بارے
بات نہیں کی بلکہ واگ جزیرے کے بارے میں بات کی
میں اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ اس کا مشن کیڈو کے خلاف
آباد واگ جزیرے کے خلاف کیونکہ باچان حکومت کی
بہرحال کیڈو پر ہیں۔ اوور"...... میجر اوساکا نے کہا۔

"میں نے تمہیں واگ کے بارے میں نہیں بتایا تھا
کرنل جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک مجھے یاد ہے سر آپ نے کیڈو کے بارے
تھی۔ اوور"...... میجر اوساکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ لیکن عمران واقعی واگ جزیرے کو تباہ
کے درپے ہے جبکہ واگ جزیرے پر بھی باچان حکومت کا
اپ موجود ہے اور اسے مار کو تھم ریز سے سیلڈ بھی اسی لئے کیا
ہے کہ عمران اسے تباہ کرنے آیا ہے اور مار کو تھم ریز ایسی ریز ہیں
انتہائی نایاب ہیں۔ ایکریمیا، روسیاہ اور باچان جیسے ملک ہی اسے
عمال کر سکتے ہیں اور اس کی اینٹی ریز تو اس سے بھی زیادہ نایاب
ان سے مجھے یقین تھا کہ وہ خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلا جائے گا
وہ انتقامی طور پر کیڈو کے خلاف کام کرنے لگ گیا تو میں نے یہ
تمہارے ذمے لگا دیا تھا اور یہ بھی سن لو کہ اسے ہوش میں
بغیر گولیوں سے اڑا دو کیونکہ ایک بار پہلے بھی وہ ریڈ آرمی کے
ہیڈ کوارٹر سے راڈز میں جکڑے ہونے کے باوجود فرار ہو چکا
ساتھ ہی اس نے سیکشن کی تمام مشینری تباہ کر دی تھی اور
موجود سب افراد کو ہلاک کر دیا تھا اور ایک ہیلی کاپٹر بھی لے
اوور"...... کرنل جوشن نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"ریڈ آرمی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے تو فرار ہو سکتا ہے سر لیکن
سیکشن کے ہیڈ کوارٹر سے نہیں اس لئے آپ بے فکر رہیں
جہاں تک اسے بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کرنے کی بات ہے
اس ضرورت نہیں ہے۔ میں اسے ہوش میں لا کر پھر اسے بتا کر
سپیشل سیکشن کے ہاتھوں ہلاک ہو رہا ہے پھر ہلاک کروں گا
نے سے پہلے اسے معلوم ہو سکے کہ اسے کس نے ہلاک کیا

ہے۔ اوور"...... میجر اوساکا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تو پھر سنو۔ میں اپنے ہیلی کاپٹر پر تمہارے پاس
میرے آنے تک اسے ہوش میں نہ لانا۔ میں اپنے ہاتھوں
گولی مارنا چاہتا ہوں۔ اوور"...... کرنل جوشن نے تحکما
کہا۔
"یس سر۔ جیسے آپ کا حکم۔ اوور"...... میجر اوساکا نے
دیا۔
"اوکے۔ میں ابھی روانہ ہو رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"......
جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا
میز کی دراز میں رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھالیا تاکہ
کو روانگی کے لئے تیار ہونے کا حکم دے سکے۔ وہ میجر اوساکا
سے ہی مشکوک ہو گیا تھا کہ میجر اوساکا کو ضرور کوئی شک
اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ گو میجر اوساکا اس کا ماتحت ہے
اوساکا کے تعلقات اعلیٰ حکام تک ہیں اور اگر میجر اوساکا نے
خلاف اعلیٰ حکام تک کوئی رپورٹ پہنچا دی تو اس کے لئے
مشکلات پیدا ہو جائیں گی اس لئے اس نے خود جانے کا فیصلہ
کہ وہ خود وہاں جا کر عمران کو اسی بے ہوشی کے عالم میں
دے گا اور اگر میجر اوساکا نے کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش
اس میجر اوساکا کو بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔

ان کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ذہن میں فوراً ہی بے ہوش
ہلے کے واقعات گھوم گئے۔ وہ ہیرس کی کوٹھی میں اپنے
میت موجود تھا کہ ہیرس نے فون کر کے اسے بتایا کہ
یلشن اسے تلاش کر رہا ہے اس لئے وہ کوٹھی چھوڑ دے اور
ی دیر بعد ہی باہر ہلکے ہلکے دھماکے ہوئے اور اس کا ذہن تیزی
ننے لگ گیا تھا اور پھر اس کے ہوش حواس پر تاریک پردہ پڑ

ارا منظر جیسے ہی اس کے ذہن میں ابھرا اس نے چونک کر
ٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک
ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے جسم کے گرد راڈز
ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے دونوں ہاتھوں کو اس کے عقب
کلپ ہتھکڑی بھی ڈالی گئی ہے اور ساتھ ہی رسی بھی

باندھی گئی ہے۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے سارے
کے ساتھ ہی اسی حالت میں موجود تھے البتہ ان سب کے
راڈز میں جکڑے ہوئے تھے اور باچانی دروازے کے ساتھ
ساتھ لگا ہوا کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور
نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں جبکہ عمران کے ساتھی ویسے
ہوش تھے۔

"تمہیں اتنی جلدی کیسے ہوش آگیا ہے۔ جبکہ ابھی انجکشن
منٹ بھی نہیں ہوئے اور انجکشن لگنے کے دس منٹ بعد
آنا چاہئے تھا"...... اس باچانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"انجکشن تم نے لگائے تھے"...... عمران نے مسکراتے
لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی انگلیاں تیزی سے کلپ ہتھکڑی
کو ٹٹولنے میں مصروف ہو گئی تھیں۔

"نہیں۔ سارتو نے لگائے تھے۔ میں تو یہاں پہرے پر
نے مجھے بتایا تھا کہ تم سب کو دس منٹ بعد ہوش آئے
باچانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا نام شی چو ہے"...... اس باچانی نے کہا۔

"شی چو۔ یا شی چوہا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

"یہ چوہا کیا ہوتا ہے۔ شی چو میرا نام ہے"...... باچا
عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ ظاہر ہے پاکیشیائی زبان کے

مطلب ہی نہ آسکتا تھا۔

"شی چو صاحب ہو سکتا ہے کہ تمہارے سارتو صاحب نے
میں زیادہ دوا انجیکٹ کر دی ہو اس لئے مجھے پہلے ہوش آ
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شی چو چونک پڑا۔

"ایسا ہو سکتا ہے"...... شی چو نے کہا۔

"کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ میجر اوساکا کہاں ہے"...... عمران
اس بار شی چو بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہے کہ تم میجر اوساکا کی قید میں ہو جبکہ تم
اس سے پہلے ہی بے ہوش تھے اور تمہاری اس رہائش گاہ
ایم دن کیپسول فائر کرنے والوں میں میں بھی شامل تھا"۔ شی
کہا۔

"مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ سپیشل سیکشن ایسا کرے گا لیکن میں
اوساکا سے ملنا چاہتا تھا اس لئے میں نے کوئی احتجاج نہ کیا اور
تے اپنے ساتھیوں سمیت بے ہوش ہو گیا"...... عمران نے
ہوئے جواب دیا۔

"لیکن اگر باس تمہیں اسی بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر دیتا
شی چو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں ہلاک ہو جاتا۔ اس میں اتنا پریشان ہونے والی کون
ہے۔ لوگ ہلاک تو ہوتے ہی رہتے ہیں"...... عمران نے

"حیرت ہے۔ تم ایسی باتیں کر رہے ہو۔ تم واقعی عام
سے مختلف ہو"...... شی چو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تم جا کر میجر اوساکا کو اطلاع دے دو تاکہ اس سے مذاکر
سکیں"...... عمران نے کہا۔
"نہیں۔ میری ڈیوٹی یہاں ہے۔ وہ خود ہی آ جائیں گے
چو نے جواب دیا۔
"کمال ہے۔ ہم سب بندھے ہوئے ہیں اور بے بس ہیں
تم یہاں ہمیں دیکھنے کی ڈیوٹی پر مامور ہو"...... عمران نے کہا
"چیف کا کہنا ہے کہ تم انتہائی خطرناک ایجنٹ ہو اس
کچھ بھی کر سکتے ہو۔ اس نے میری ڈیوٹی اسی لئے یہاں لگائی
تم یا تمہارے ساتھی کوئی غلط حرکت کریں تو میں تمہیں
سے اڑا دوں"...... شی چو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"جب میں خود میجر اوساکا سے ملنا چاہتا ہوں اور اسی
ہوش بھی ہوا ہوں تو پھر مجھے کیا ضرورت ہے کوئی غلط حرکم
کی"...... عمران نے کہا۔
"میں بہرحال یہاں سے نہیں جا سکتا"...... شی چو نے
لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا
ہے اب وہ راڈز سے آزادی کے لئے کچھ نہ کر سکتا تھا البتہ
ہتھکڑی بھی کھول لی تھی اور رسی بھی ناخنوں میں موجود
مدد سے کاٹ لی تھی۔ اس کے باوجود وہ آزاد نہ ہو سکتا تھا اور

کے اس کے ساتھی بھی ہوش میں آتے چلے گئے کیونکہ
اثر اب ان پر ہونا شروع ہوا تھا جبکہ عمران پر ظاہر ہے اپنی
مشقوں کی وجہ سے انجکشن کے اثرات جلدی نمودار ہو گئے تھے۔
"یہ ہم کہاں ہیں"...... سب نے باری باری ہوش میں آتے
ہی جیسا سوال کیا۔
"ملٹری کے سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں"...... عمران
اتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی
ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور آگے پیچھے چلتے ہوئے دو باچانی اندر
ئے۔ ان دونوں کے پیچھے ایک مشین گن بردار باچانی اور
ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی پہلے سے اندر موجود
ں چو یکلخت مؤدب ہو گیا تھا اور عمران سب سے پہلے اندر
ہونے والے کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ اسے
تھا۔ یہ میجر اوساکا تھا۔ میجر اوساکا نے ایک نظر سب پر ڈالی اور
سامنے رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا جبکہ اس
پہ آنے والا باچانی اس کے ساتھ ہی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔
"میرا خیال ہے کہ تم مجھے پہچانتے ہو"...... میجر اوساکا نے
مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"تمہارا خیال سو فیصد درست ہے"...... عمران نے بھی
تے ہوئے جواب دیا۔
"تم نے جو کال پاکیشیا کی تھی اس کی ٹیپ میں نے سنی ہے۔

میں نے اس لئے تمہیں بے ہوش کیا تھا کہ میں اس
سے چند باتیں کرنا چاہتا تھا ورنہ ہیرس کی اس کوٹھی میں
کرنے والے کیپسولوں کی بجائے خوفناک میزائل بھی فائر
تھے"...... میجر اوساکا نے کہا۔
"کس قسم کی باتیں"...... عمران نے پوچھا۔
"تم نے اس کال میں واگ جزیرے پر کسی مجرم
کے اڈے کے بارے میں کہا ہے۔ کیا یہ بات درست ہے
اوساکا نے کہا۔
"تمہیں اس مشن پر کرنل جوشن نے کال کیا تھا"...
نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر
"ہاں۔ کیوں"...... میجر اوساکا نے چونک کر کہا۔
"تو یہ سوال تم نے اس سے کرنا تھا"...... عمران نے
ہوئے جواب دیا۔
"کرنل جوشن نے مجھے بتایا تھا کہ تم اور تمہارے
جزیرے کے خلاف کام کر رہے ہیں لیکن تم نے اس کال
ذکر تک نہیں کیا اور اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بات کیسے
لوں کہ واگ جزیرے پر کسی مجرم تنظیم کا اڈا ہو سکتا ہے
اوساکا نے کہا۔
"کیا کرنل جوشن یہاں ہاکاڈو میں موجود ہے"......
پوچھا۔

نہیں۔ وہ کسی سرکاری میٹنگ کے سلسلے میں دارالحکومت چلے
...... میجر اوساکا نے جواب دیا۔
ن کے ساتھ اس کا ایک مہمان تھا الفریڈ۔ وہ کہاں ہے"۔
نے پوچھا۔
مجھے نہیں معلوم۔ تم میرے سوالوں کا جواب دو"...... میجر
نے کہا۔
یا تم کرنل جوشن کے خلاف کام کرنے کی ہمت رکھتے ہو"۔
نے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔
ں حقائق جاننا چاہتا ہوں"...... میجر اوساکا نے منہ بناتے
کہا۔
رنل جوشن کا مہمان الفریڈ ڈولفن کا سپر چیف تھا۔ بس اس
تم سمجھ سکتے ہو کہ معاملات کیا ہیں"...... عمران نے جواب دیا
اوساکا بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے
ت ابھر آئے تھے۔
غلط ہے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔
یا پورا پاچان کرنل جوشن کے بارے میں ایسا سوچ بھی نہیں
میجر اوساکا نے کہا۔
تو پھر تمہیں کس بات پر شک ہوا تھا کہ تم نے پوچھ گچھ شروع
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
ٹھیک ہے۔ میں اب خود ہی معلومات حاصل کر لوں گا"۔ میجر

اوساکا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ
گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت زلزلے کے سے اثرات ظاہر ہو
"مشین گن مجھے دو"...... اس نے مڑ کر ایک مشین
سے کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین گن لیتا اچانک کمرے کا
کھلا اور ایک آدمی ہاتھ میں ٹرانسمیٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔
"باس۔ آپ کی کال ہے"...... اس آدمی نے ٹرانسمیٹر میجر
کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور میجر اوساکا نے مشین گن
بجائے مڑ کر ٹرانسمیٹر آنے والے کے ہاتھ سے لے لیا اور پھر اس
پریس کر دیا۔
"ہیلو ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے
جوشن کی آواز سنائی دی۔
"اوہ۔ میں یہ کال اپنے آفس میں سنوں گا۔ آؤ ہاکیٹو"......
اوساکا نے تیزی سے ٹرانسمیٹر اٹھائے بیرونی دروازے کی طرف
ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ ہاکی
اس کے پیچھے چلا گیا جبکہ ان کے ساتھ آنے والا مشین گن برد
مڑ کر ان کے پیچھے چلا گیا۔ شاید وہ ان کا باڈی گارڈ تھا۔ اب کمر
وہی شی چو ہی رہ گیا تھا۔
"اس کال نے تمہاری زندگی کے چند لمحے مزید بڑھا دیئے
دروازہ بند ہوتے ہی شی چو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی لگ رہا ہے لیکن اصل بات کا

اللہ تعالیٰ کو ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب

مران صاحب۔ کیا ہم نے اسی طرح بے بس ہو کر بیٹھے رہنا
اچانک ساتھ موجود صفدر نے پاکیشیائی زبان میں کہا۔
فی الحال اس چوہے کی موجودگی میں کچھ کیا بھی تو نہیں جا
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
مسٹر شی چو۔ کیا آپ میری ایک بات مان سکتے ہیں"۔ اچانک
نے شی چو سے مخاطب ہو کر کہا۔
کیا بات ہے"...... شی چو نے چونک کر پوچھا۔
کیا آپ میرے ساتھی کی آنکھوں کی پتلیوں کا صحیح رنگ بتا سکتے
...... صفدر نے کہا تو شی چو کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک
اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔ وہ صفدر
بات کی تہہ تک پہنچ گیا تھا اور واقعی صفدر نے جو بات سوچی تھی
مران کے ذہن میں بھی نہ آئی تھی۔
کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"...... شی چو نے
ت بھرے لہجے میں کہا۔
میرے ساتھی کی آنکھوں کی پتلیوں کا رنگ اگر بھورا ہے تو پھر
اقعی میرا ساتھی ہے اور اگر اس کی آنکھوں کی پتلیوں کا رنگ
ی مائل ہے تو پھر یہ ہمارا ساتھی نہیں ہے کوئی اور آدمی ہے اور یہ
چونکہ میں خود چیک نہیں کر سکتا اس لئے تمہیں کہہ رہا ہوں۔

اصل بات سامنے آنے سے نہ صرف تمہارے باس کا بلکہ ہمارا
فائدہ ہو گا"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم مجھ پر شک کر رہے ہو"
نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"تم نے میجر اوساکا کے ساتھ جو باتیں کی ہیں مجھے معلوم
وہ سب غلط ہیں اس لئے مجھے شک ہے کہ تم ہمارے ساتھی
ہو"...... صفدر نے بھی جواب میں غصیلے پن کا اظہار کرتے ہوئے
کہا۔
"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے میں چیک کرتا ہوں
چو نے کہا اور پھر وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگا۔
اس نے کاندھے سے لٹکا لی تھی۔ باقی ساتھی حیرت سے
رہے تھے کیونکہ انہیں اس کی سمجھ ہی نہ آرہی تھی۔
"اگر میں آنکھیں بند کر لوں تو"...... عمران نے جھلائے
لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ شی چو یا صفدر اس کی بات
دیتا اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو عمران کی طرف
شی چو تیزی سے مڑا۔
"یہ تم کیا کر رہے ہو"...... دروازے میں داخل ہو
دوسرے سپاہی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں اس کی آنکھیں چیک کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس
کے مطابق یہ جعلی آدمی ہے"...... شی چو نے کہا۔

ہر چلو۔ باس نے انہیں دوبارہ بے ہوش کرنے کا کہا ہے
نل جوشن خود آرہے ہیں۔ چلو باہر۔ یہ کام باس خود کرے
آنے والے نے کہا تو شی چو اثبات میں سر ہلاتا ہوا بیرونی
کی طرف مڑ گیا۔ وہ آدمی بھی مڑا اور پھر دروازے میں رک
نے جیب میں سے ایک کیپسول نکالا اور اسے فرش پر دے
پسول ہلکے سے دھماکے سے پھٹ گیا۔ عمران اور اس کے
کو چونکہ معلوم ہو چکا تھا کہ انہیں بے ہوش کیا جا رہا ہے
انہوں نے سانس روک لئے تھے۔ عمران بھی سانس روکے
تھوڑی دیر بعد اس نے یکلخت جولیا کی گردن ڈھلکتے ہوئے
پھر ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی بے ہوش ہو
نے یقیناً سانس لے لیا ہو گا البتہ ٹائیگر سیدھا بت بنا
تھا۔ اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔
تک سانس روکے ہوئے تھا۔
اتنا ہی کافی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
تھ ہی اس نے سانس لیا کیونکہ اسے یقین تھا کہ اب تک
ختم ہو چکا ہو گا لیکن جیسے ہی اس نے سانس لیا اس کا ذہن
تیزی سے گھومنے لگا لیکن اس نے فوراً ہی اپنے ذہن کو
ل کر لینے کی جدوجہد شروع کر دی اور پھر آہستہ آہستہ وہ
ل کر لینے میں کامیاب ہو گیا تو اس نے دوبارہ سانس لیا
کو سانس لینے سے کچھ نہ ہوا تو اس نے گردن موڑ کر

ٹائیگر کی طرف دیکھا لیکن اب ٹائیگر کی گردن بھی دوسرے
کی طرح ڈھلکی ہوئی تھی۔
"ہونہہ۔ مشقیں چھوڑ رکھی ہیں اس نے"
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی ٹانگ
اپنے جسم کو پیچھے کی طرف کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کی
کے عقبی پائے تک پہنچ گئی کیونکہ عمران کے اس طرف
نہیں تھی اس لئے وہ ٹانگ کو موڑ کر آزادی سے عقب
تھا لیکن اس عقبی پائے کو پیر کی مدد سے اس نے اچھی طرح
اس پائے میں کوئی بٹن نہ تھا۔
"اوہ۔ یہ بٹن خلاف معمول دوسرے پائے میں ہے
تک تو پیر جا ہی نہیں سکتا اور ساتھ ہی صفدر کی کرسی ہے
ہو گا"...... عمران نے ٹانگ کو واپس موڑ کر سیدھی
کہا۔
"باس۔ میں نے بٹن چیک کر لیا ہے"...... اچانک
سائیڈ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور اس
کٹاک کی آواز سنائی دی اور ٹائیگر کے جسم کے گرد موجود
ہو گئے اور وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔
"ارے۔ تم تو بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر"...... عمران نے
بھرے لہجے میں کہا۔
"میں بے ہوش ہونے لگا تھا باس لیکن میں نے

کر لیا۔ پھر اب میں نے ذہن کو دوبارہ بحال کیا تو آپ ٹانگ
نے کی جدوجہد میں مصروف تھے۔ میں نے بھی ٹرائی شروع کر
...... ٹائیگر نے عمران کی کرسی کے عقب میں آ کر بٹن پریس
ہوئے کہا اور عمران بھی راڈز کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔
ی وہ پہلے ہی کھول چکا تھا اور رسی بھی اس حد تک کٹ چکی تھی
جھٹکے سے ٹوٹ گئی تھی۔
اوہ۔ تو تم نے اس طرح ذہن کو کنٹرول کیا ہے لیکن اس کا
ہے کہ تم ذہن کو کنٹرول کرنے کی مشقیں نہیں کر رہے۔
نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
مشقیں تو کرتا رہتا ہوں باس لیکن سانس روکنے کی وجہ سے
ری طور پر ذہن کو کنٹرول نہ کر سکا اس لئے میں نے اسے
کر دیا"...... ٹائیگر نے کہا۔
ہاں۔ سانس روکنے سے ذہن میں آکسیجن کی کمی ہو جاتی ہے۔
مشق بھی کرنی چاہئے کہ آکسیجن کی کمی کے باوجود تم ذہن کو
کر سکو"...... عمران نے کہا۔
یس باس"...... ٹائیگر نے کہا۔
ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا۔
لیکن باس۔ یہ تو گیس سے بے ہوش ہوئے ہیں۔ اینٹی گیس
یہ ہوش میں نہیں آئیں گے"...... ٹائیگر نے حیران ہوتے
کہا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں۔ کیا تمہارا ذہن بالکل ہی مفلوج ہو گیا ہے
تمہیں میں نے کئی بار بتایا ہے کہ ایسی صورت میں گردن
حرام مغز پر انگوٹھا رکھ کر جھٹکے پیدا کر کے گیس کے اثرات
جا سکتے ہیں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری باس۔ مجھے خیال نہ رہا تھا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اگر تمہارا یہی حال رہا تو کسی روز چڑیا گھر کے پنجرے
کھڑے نظر آؤ گے اور بچے تمہیں مونگ پھلیاں کھلائیں گے"
نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف
گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور سر باہر نکال کر دیکھا تو دوسری
ایک کمرہ تھا لیکن اس کمرے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران
سے آگے بڑھا لیکن اس کمرے کا دروازہ دوسری طرف سے
عمران نے تیزی سے اس کمرے کی تلاشی لینا شروع کر دی
دراصل کسی اسلحے کی تلاش تھی لیکن کمرے میں سوائے فرنیچر
کوئی چیز نہ تھی۔ ابھی عمران تلاشی لینے میں ہی مصروف تھا کہ
اسے دروازے کی دوسری طرف سے قدموں کی آواز سنائی
عمران بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں دیوار سے
کر کھڑا ہو گیا۔ دروازے کا لاک کھلنے کی آواز سنائی دی
دروازے کا پٹ عمران کے سامنے آگیا۔ اس کے ساتھ ہی
باچانی اندر آیا اور پھر وہ جیسے ہی دروازے کے پٹ سے
عمران کسی بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔

نے کے ساتھ حکڑا ہی تھا کہ اچانک عمران کے قدم زمین سے
دوسرے لمحے وہ ہوا میں قلابازی کھاتا ہوا ایک دھماکے سے
بل زمین پر جا گرا۔ گو نیچے گرتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے
ڑا ہو گیا تھا لیکن اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات
تھے جبکہ وہ باچانی اب سامنے کھڑا حیرت بھری نظروں سے
رہا تھا۔ جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ عمران اس طرح کھڑا
ہے۔

تم نے کیا داؤ کھیلا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے

رسی سے رہا کیسے ہو گئے"...... اس بار باچانی نے عمران کی
اب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے حیرت
میں کہا۔

نے پوچھا ہے وہ بتاؤ۔ تم نے تو مجھے حیران کر دیا ہے۔
پر انتہائی مہارت سے کراس داؤ لگایا ہے"۔ عمران نے
میں کہا جیسے وہ ٹی وی کے کسی مذاکرے میں مارشل آرٹ
پر بات چیت کر رہا ہو تو وہ باچانی بے اختیار مسکرا دیا۔

داؤ کا تم نے نام لیا ہے یہ تو بچوں کا داؤ ہے۔ یہ وارم اپ
...... اس باچانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے
کر باچانی کے سینے پر سر کی ٹکر مارنی چاہی۔ گو عمران کے
بے پناہ تیزی تھی لیکن اس سے بھی زیادہ تیزی سے باچانی

نے اس کی گردن پکڑ لی اور اس کے ساتھ ہی عمران ہوا میں ا
ایک دھماکے سے کمرے کی سائیڈ دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس
کی سی تیزی سے دونوں ہاتھ دیوار کی طرف بڑھائے تاکہ اپنے
سکے لیکن اس کے ہاتھ حرکت میں نہ آئے اور اس کا سر ایک
سے دیوار سے ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس
اس کے سر کے ہزاروں ٹکڑے ہو گئے ہوں۔ یہ احساس
چند لمحوں کے لئے ہوا تھا پھر اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا

عمران کے کمرے سے جانے کے بعد تیزی سے صفدر کی
اس نے اس کے عقب میں جا کر اس کی گردن کی پشت
رکھا اور اسے مخصوص انداز میں حرکت دینے لگا۔ تھوڑی
ر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو
کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے
پھر چند لمحوں بعد صفدر نے جب آنکھیں کھولیں اور اس
اس کا ڈھلکا ہوا جسم سیدھا ہوا تو ٹائیگر تیزی سے مڑ کر
کے عقب میں آیا اور اس نے کرسی کے عقبی پائے میں
لیس کر دیا۔ کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز غائب ہو

کیا مطلب۔ عمران صاحب کہاں ہیں"...... صفدر
ے ہوتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹائیگر اس

کی بات کا جواب دیتا اچانک دور سے عمران کی کربناک چیخ
تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔
"اوہ۔ اوہ۔ باس کو کچھ ہو گیا ہے ورنہ"...... ٹائیگر نے
تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ
تھا۔ کمرے کا دروازہ دوسرے کمرے میں کھلتا تھا۔ ٹائیگر او
دونوں آگے پیچھے دوڑتے ہوئے اس کمرے میں پہنچے تو کمرہ
البتہ دیوار کے ساتھ ہی عمران فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں
تھا جبکہ اس کی ناک سے خون بہہ رہا تھا اور اس کا چہرہ بدن
زرد ہو رہا تھا۔
"باس۔ باس"...... ٹائیگر نے جھپٹ کر عمران کو
پھر اس کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا جبکہ صفدر اس کمرے
دروازے کی طرف لپکا لیکن دروازہ دوسری طرف سے بند تھا
"باس کی حالت خراب ہے صفدر"...... ٹائیگر نے کہا
کے ساتھ ہی اس نے جھک کر عمران کو اٹھا کر کاندھے
تیزی سے واپس اس کمرے کی طرف دوڑا جہاں سے وہ ا
صفدر بھی اس کے پیچھے دوڑ پڑا۔ ٹائیگر نے عمران کو فرش
پھر دوڑتا ہوا ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری
اس میں سے پانی کی ایک بوتل نکال کر اس نے اس کا ڈھکن
تیزی سے جھک کر اس نے عمران کے دونوں جبڑے دبا
کو اس کے منہ سے لگا کر اونچا کر دیا۔ بوتل میں موجود پانی

کے حلق میں اترتا چلا گیا۔ صفدر بھی انتہائی پریشانی کے عالم
پر جھکا ہوا تھا۔ اس نے اس کی نبض پکڑی ہوئی تھی۔
"اوہ۔ ویری گڈ۔ اور پانی پلاؤ۔ نبض معمول پر آ رہی
صفدر نے یکلخت مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے
سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب کافی پانی عمران کے حلق
تر گیا تو عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے
گئے تو ٹائیگر نے بوتل ہٹائی اور باقی پانی اس نے عمران
پر ڈالنا شروع کر دیا اور صفدر بھی مطمئن ہو کر سیدھا ہو

کا دروازہ بند کر دیں صفدر صاحب۔ ایسا نہ ہو کہ اچانک
...... ٹائیگر نے کہا تو صفدر تیزی سے مڑا اور دروازے
بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ بند کر کے اندر سے چٹخنی چڑھا
لمحے عمران نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی
کے خون کی طرح گہری سرخ ہو رہی تھیں۔
باس"...... ٹائیگر نے عمران کو آوازیں دیتے ہوئے کہا اور
اختیار کراہتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس
ہاتھ اس کے سر پر پہنچ گئے۔
"آپ کے سر پر چوٹ آئی ہے"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران
کو جھٹکا دیا اور پھر وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے
کر رہا ہو۔

"وہ۔ وہ آدمی کہاں ہے جس نے مجھے ضرب لگائی تھی"۔
نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
"آدمی۔ وہاں تو کوئی آدمی نہیں تھا باس۔ آپ کی چیخ سن
اور صفدر یہاں آئے تو آپ دیوار کے ساتھ بے ہوش پڑے
تھے اور آپ کی ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ
روم میں یقیناً پانی کی بوتلیں رکھی جاتی ہیں اور آپ کو فوری طور
پانی کی ضرورت تھی اس لئے میں آپ کو اٹھا کر یہاں لے
تھا"...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اس کمرے کا دروازہ باہر سے بند تھا لیکن ہوا کیا تھا
صاحب۔ آپ تو انتہائی سخت ترین حالات میں بھی کبھی نہیں
صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار
طویل سانس لیا۔
"آج سیر کو سوا سیر مل گیا تھا۔ بہرحال جلدی کرو باقی
کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر تیزی سے
آگے بڑھا اور تنویر کے عقب میں آیا اور پھر اس نے اس
عقبی حصے میں ایک مخصوص جگہ پر انگوٹھا رکھ کر اسے
شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ہی تنویر کے جسم میں حرکت
نمودار ہونے شروع ہو گئے اور عمران اسے چھوڑ کر ساتھ
جولیا کی طرف بڑھ گیا جبکہ ٹائیگر نے یہی کارروائی کیپٹن
ساتھ شروع کر رکھی تھی اور پھر چند لمحوں بعد ایک ایک

ساتھی ہوش میں آ گئے تو عمران اور ٹائیگر نے کرسیوں کے
میں موجود بٹن پریس کر کے انہیں راڈز سے نجات دلا
اس دوران اندر دروازے کے ساتھ کھڑا رہا تھا۔ شاید وہ
کرنا چاہتا تھا کہ دوسری طرف سے کوئی آ رہا ہے یا نہیں۔
ے پاس اسلحہ نہیں ہے اور یہ سپیشل سیکشن کا ہیڈ کوارٹر
عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
صاحب۔ اس کمرے سے خفیہ راستہ نکلتا ہے"۔ اچانک
یل کی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی
سے مڑ کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگے۔
تمہیں الہام ہونے لگ گیا ہے"...... عمران نے حیرت
میں کہا لیکن کیپٹن شکیل کوئی جواب دینے کی بجائے تیزی
پھر اس نے سائیڈ دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو سرر کی آواز کے
یوار درمیان سے پھٹ گئی۔ اب دوسری طرف ایک
ہداری تھی۔
ویری گڈ۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور وہ تیزی سے اس
داخل ہو گئے۔ کیپٹن شکیل سب سے آخر میں راہداری
اور پھر اس نے راہداری کے کونے میں پیر مارا تو سرر کی
ی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی اور پھر وہ بھی دوڑتا ہوا
ساتھیوں کے قریب پہنچ گیا۔ راہداری خاصی طویل تھی
کر وہ بند ہو گئی تو اس بار عمران نے اس کی جڑ میں ایک

ابھرے ہوئے پتھر پر پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار
سے کھل گئی اور وہ سب ایک کمرے میں پہنچ گئے جو خالی پڑا
سب سے آخر میں کیپٹن شکیل باہر آیا اور پھر اس نے اس
دوبارہ بند کر دیا۔ اس دوران باقی ساتھی تیزی سے مختلف
چیک کر چکے تھے۔ یہ چھوٹی سی کوٹھی تھی جو خالی پڑی ہوئی تھی۔

"آؤ۔ اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے"...... عمران نے پھاٹک
طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب ہم کہاں جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"فی الحال یہاں سے تو نکلیں"...... عمران نے کہا اور
پھاٹک کھول کر وہ باہر نکلا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ
اس کے ساتھی بھی ایک ایک کر کے وقفہ دے کر باہر آ گئے۔
ابھی تھوڑا ہی آگے گیا تھا کہ اس نے کوٹھی کے پھاٹک سے
ایک کار کھڑی دیکھی۔ کار میں ایک عورت اور دو بچے بیٹھے
تھے۔ کار کی چھت پر لگے ہوئے سٹینڈ پر سامان بندھا ہوا تھا
آدمی کوٹھی کے پھاٹک کو تالا لگا رہا تھا۔ پھر وہ تیزی سے مڑا
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کار ایک جھٹکے
بڑھی اور سڑک پر پہنچ کر اس کی رفتار اور بھی تیز ہو گئی اور
عمران اس کوٹھی تک پہنچا کار موڑ کاٹ کر نظروں سے غا
تھی۔ عمران تیزی سے اس کوٹھی کے گیٹ پر پہنچا۔ اس
اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص

گیا اور دوسرے لمحے وہ کسی بندر کی سی پھرتی سے پھاٹک پر چڑھ
جھپکنے میں اندر کود گیا اور پھر جب اس کے ساتھی گیٹ تک
مران نے اندر سے کنڈی کھول کر چھوٹا پھاٹک کھول دیا۔ چند
یک ایک کر کے اس کے سب ساتھی اندر داخل ہو گئے تو
نے پھاٹک بند کر دیا۔

کوٹھی کے مکین کسی لمبے سفر پر گئے ہیں اس لئے ہم یہاں
اطمینان سے گزار سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
تھیوں سے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ دور
بھی اس کوٹھی کے گیٹ پر موجود کار اور اس کے سٹینڈ پر بندھا
دیکھ چکے تھے اس لئے کسی کو مزید کچھ پوچھنے کی ضرورت نہ

بار ہم سب بال بال بچے ہیں"...... عمران نے سٹنگ روم
کر ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

پٹن شکیل۔ کیا تم نے اس راستے کے بارے میں معلوم کر
لیا واقعی تمہیں الہام ہو گیا تھا"...... جولیا نے کیپٹن شکیل
ہو کر کہا۔

نہیں مس جولیا۔ دوسری بار بے ہوش ہونے سے پہلے
نے دیوار کی جڑ میں ابھرے ہوئے پتھر کو چیک کر لیا تھا
ساخت سے مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہاں سے دیوار پھٹ
ستہ باہر جاتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے

ہوئے کہا اور جولیا نے تحسین آمیز انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کو کیا ہوا تھا۔ آپ نے
وہ سیر پر سوا سیر والی بات کیوں کی تھی"...... صفدر نے کہا تو
کیپٹن شکیل اور تنویر سب چونک کر عمران کی طرف دیکھنے
کیونکہ وہ اس دوران بے ہوش تھے اس لئے انہیں اس بارے
کچھ معلوم نہ تھا۔

"کیا ہوا۔ کیا مطلب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی تھی۔"
نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ خاص نہیں بلکہ خاص الخاص۔ آج بڑے طویل عرصے
کسی نے مجھے مارشل آرٹ میں شکست دی ہے"...... عمران نے
تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"تمہیں مارشل آرٹ میں شکست دی ہے۔ کیا مطلب۔
کس نے"...... جولیا نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا
نے اپنے اور ٹائیگر کے ہوش میں آنے اور پھر دوسرے کمرے
جانے اور ایک باچانی کے اندر آنے کے بعد اس پر جھپٹنے
دیوار سے ٹکرا کر بے ہوش ہونے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ کون تھا وہ جس نے تمہیں اس انداز میں شکست
ہے۔ یہ تو ناممکن ہے۔ تم تو مارشل آرٹ کے جادوگر ہو"
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو وہ جادوگروں کا شہنشاہ تھا۔ میں تو خود حیران ہوں۔

وہ پھر مل گیا تو میں پگڑی اور مٹھائی اس کے سامنے رکھ کر
کر دی ضرور اختیار کروں گا لیکن وہ نجانے کہاں چلا گیا تھا۔
میری سمجھ میں نہیں آئی"...... عمران نے کہا۔

رت ہے۔ پھر تو اس آدمی سے واقعی ملنا چاہئے۔ میں تو آج
سمجھتا رہا تھا کہ تمہیں مارشل آرٹ میں شکست دینا ناممکن
جیسا آدمی تمہیں شکست نہ دے سکا۔ حیرت ہے"۔ تنویر

کیا آپ مذاق کر رہے ہیں یا"...... ٹائیگر نے حیرت
میں کہا۔

تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے شوق تھا دیوار سے سر ٹکرا کر
نے کا۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں درست کہہ رہا ہوں اور یہ
حیرت انگیز بات بھی نہیں ہے۔ ایسا اکثر ہوتا ہے کہ
بات میں اپنے آپ کو حرف آخر سمجھ لیتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ
اس سے زیادہ برتر اس کے سامنے لا کر اسے بتاتا ہے کہ
طاقتور اور سب سے بڑی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے"۔
کہا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

ل اب کیا کرنا ہے۔ یہ مشن تو ہمارے لئے عذاب بن گیا
جولیا نے کہا۔

مکمل کرنا ہے اور کیا کرنا ہے"...... عمران نے مسکراتے

"لیکن کیسے"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"اس سپیشل سیکشن کا خاتمہ ہمیں پہلے کرنا ہو گا عمران صاحب
ورنہ یہ لوگ ہمارا پیچھا نہ چھوڑیں گے اور جس انداز کی ان
کارکردگی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ ہمیں ایک قدم
آگے نہ بڑھنے دیں گے"...... عمران کے بولنے سے پہلے کیپٹن
نے کہا۔
"لیکن اس کے لئے اسلحہ، میک اپ، کاریں اور دوسرا
سامان چاہئے جبکہ ہمارے پاس نہ رقم ہے اور نہ ہی اسلحہ"
نے کہا۔
"یہ سارا بندوبست ہو سکتا ہے۔یہاں کے گیم کلب اندر
آئیں گے"...... صفدر نے کہا۔
"اب تک ہمارے فرار کے بارے میں انہیں علم ہو چکا
لئے وہ ہمیں تلاش کرنے کے لئے یقیناً نکل چکے ہوں گے
دوں کہ میجر اوساکا کو بھی معلوم ہے کہ ہمارے پاس رقم نہیں
اس لئے ہم نے لامحالہ گیم کلب کا رخ کرنا ہے"......
مسکراتے ہوئے کہا۔
"تو پھر کیا کیا جائے۔تم بتاؤ"...... جولیا نے کہا۔
"اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم یہاں سے نکلیں اور
راستے کے ذریعے دوبارہ اندر پہنچ جائیں اور پھر وہیں سے
کر کے وہیں کارروائی کی جائے"...... عمران نے کہا تو سب

پہلے تو ان سب کے چہروں پر ایسے تاثرات ابھرے جیسے
عمران کی بات سمجھ میں نہ آئی ہو لیکن چند لمحوں بعد جب انہیں
کی بات سمجھ میں آئی تو سب کے چہروں پر تحسین کے تاثرات

اوہ۔واقعی۔ویری گڈ۔یہ انتہائی شاندار اور ذہانت سے پر
ویری گڈ"...... سب سے پہلے تنویر نے اپنی عادت کے
مل کر عمران کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔
لیا تم نے جولیا۔اسے کہتے ہیں رقابت۔اب یہ مجھے عقلمند
کے میرا سکوپ ختم کرنا چاہتا ہے"...... عمران نے
ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔
را سکوپ احمق بن کر بھی نہیں بن سکتا۔سمجھے۔بہرحال
یز موجودہ حالات میں بہترین ہے"...... تنویر نے فوراً ہی
بار پھر سب ہنس پڑے۔
احب۔تنویر درست کہہ رہا ہے۔وہ لوگ ہمیں تلاش
لئے شہر میں پھیلے ہوئے ہوں گے اس لئے اس ہیڈ کوارٹر
یادہ آدمی موجود نہ ہوں گے اور ہیڈ کوارٹر میں لازماً میک
بھی مل جائے گا، لباس بھی اور اسلحہ بھی"...... صفدر
مران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

میجر اوساکا اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی فراخ پیشانی
موجود شکنیں بتا رہی تھیں کہ وہ ذہنی طور پر خاصا الجھا ہوا ہے۔
جوشن نے کال میں سب سے پہلے عمران کے بارے میں پوچھا
میجر اوساکا نے جب اسے بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھی بیہ
میں بے ہوش پڑے ہیں تو کرنل جوشن نے انہیں ہوش میں
سے پہلے ہی ہلاک کر دینے پر اصرار کیا لیکن جب میجر اوساکا نے
کرنے سے معذرت کر لی اور واگ اور کیڈو جزیرے کے با
بات کی تو کرنل جوشن نے اسے حکم دیا کہ وہ خود فوری طور
رہا ہے اور جب تک وہ نہ آئے اس وقت تک عمران کو ہوش
لایا جائے تو میجر اوساکا نے اس سے وعدہ کر لیا لیکن اب وہ
سوچ رہا تھا کہ کیا واقعی کرنل جوشن نے ڈولفن کے ساتھ
باچان کے مفادات سے غداری کی ہے لیکن اسے اس بات پ

یونکہ آج تک کرنل جوشن کو انتہائی بااصول اور انتہائی محب
جاتا تھا لیکن عمران نے جو باتیں کی تھیں اور اب کرنل
جس طرح عمران کو بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کرنے پر
تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ بہرحال دال میں کچھ نہ کچھ کالا
وہ بیٹھا اس بارے میں سوچ رہا تھا کہ اسے اس سلسلے
قدام کرنا چاہئے لیکن کوئی بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ وہ
بشن کے اختیارات سے بھی اچھی طرح واقف تھا۔ اسے
کہ کرنل جوشن کے خلاف کی جانے والی کوئی بات بھی
مشکل میں ڈال سکتی ہے۔ آخرکار اس نے سوچ سوچ کر
کیا کہ وہ ان حالات کو ڈیفنس سیکرٹری کے نوٹس میں لے
یفنس سیکرٹری سے اس کے خاصے گہرے تعلقات تھے کیونکہ
اس کے دور کے رشتہ دار تھے بلکہ ڈیفنس سیکرٹری کی
کی مرحومہ والدہ کی کلاس فیلو بھی رہی تھی۔ اس حوالے
یفنس سیکرٹری کے ساتھ اس کے خاندانی تعلقات تھے اور
کہ ڈیفنس سیکرٹری باچان میں سب سے طاقتور حیثیت
ہیں اس لئے اسے یہ فیصلہ کر کے خاصا ذہنی اطمینان سا
رہا تھا۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر کئی نمبر پریس

سر"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
یشیائی ایجنٹوں کی کون نگرانی کر رہا ہے"...... میجر اوساکا

نے پوچھا۔
"سر۔ آپ کے حکم پر انہیں بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ وہ
راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں اس لئے زیرو ہال میں تو کوئی ......
ہے البتہ فرسٹ روم میں ماسٹر سکاٹا موجود ہے اور آپ جانتے ہیں
ماسٹر سکاٹا اکیلا ہی ان سب کے لئے کافی ہے"...... دوسری طرف
جواب دیا گیا۔
"ٹھیک ہے۔ جب کرنل جوشن کا ہیلی کاپٹر لینڈ کرے
مجھے اطلاع کر دینا"...... میجر اوساکا نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ
آفس کی سائیڈ میں بنے ہوئے ریسٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔
کرنل جوشن کے آنے تک آرام کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے
سے اپنی پسندیدہ شراب کی بوتل نکالی اور اسے میز پر رکھ کر
ٹی وی آن کیا اور پھر اطمینان سے ایزی چیئر پر بیٹھ کر اس نے
دیکھنا اور شراب پینا شروع کر دی لیکن ابھی اسے بیٹھے ہوئے
پندرہ منٹ ہوئے تھے کہ ساتھ ہی تپائی پر پڑے ہوئے انٹرکام
گھنٹی بج اٹھی تو میجر اوساکا چونک پڑا۔ اس نے ریموٹ کنٹرول
ذریعے ٹی وی آف کیا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔
"یس"...... میجر اوساکا نے کہا۔
"سر۔ ماسٹر سکاٹا نے آکر عجیب سی رپورٹ دی ہے"
طرف سے کہا گیا تو میجر اوساکا بے اختیار چونک پڑا۔
"کیا"...... میجر اوساکا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اس نے بتایا ہے کہ وہ باتھ روم گیا تھا لیکن جب وہ واپس
میں گیا تو کسی نے اچانک اس پر حملہ کر دیا۔ اس نے
کر فرش پر پھینک دیا لیکن وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو اس نے
دیوار پر مارا اور ہلاک کر دیا اور پھر وہ باہر سے دروازہ بند
لاک دینے آیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
روم میں اس پر حملہ ہوا۔ کیا مطلب۔ کیا وہ نشے میں تو
یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ تو بے
اور راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں"...... میجر اوساکا نے منہ
بنائے کہا۔
تو کیا سر شراب بھی نہیں پیتا۔ آپ کو تو معلوم ہے
دوسری طرف سے سیکشن کے انچارج کیپٹن باٹو نے جواب
کہا۔
کیا اس پر کسی فرشتے نے حملہ کر دیا تھا۔ جاؤ اور جا کر
اور پھر مجھے اطلاع دو۔ نانسنس"...... میجر اوساکا نے کہا اور
کر اس نے ایک بار پھر ریموٹ کنٹرول کے ذریعے ٹی وی
میز پر رکھی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ اس
پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے خواہ مخواہ ڈسٹرب کیا گیا ہو۔
کتنا وقت گزر گیا کہ ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی
بج اٹھی۔
اب کہیں گے کہ اس نانسنس ماسٹر سکاٹا نے خواب

دیکھا تھا۔ ہونہہ "...... میجر اوساکا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس
پھر ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی آف کر کے رسیور اٹھا لیا۔
"یس"...... میجر اوساکا نے کہا۔
"باس غضب ہو گیا۔ تمام پاکیشیائی ایجنٹ غائب ہیں۔
جسے ماسٹر سکاٹا نے ہلاک کیا تھا اس کی لاش بھی غائب ہے"۔
طرف سے کہا گیا تو میجر اوساکا بے اختیار اچھل پڑا۔
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے
اوساکا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"آپ فوراً آجائیں باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوکے"...... میجر اوساکا نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا ا
دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ اپنا
ہال میں پہنچ گیا جہاں کیپٹن باٹو اور ماسٹر سکاٹا دونوں موجود تھے
"کیا ہوا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... میجر اوساکا نے کہا۔
"میرے ساتھ آئیے باس۔ یہ لوگ واقعی نکل گئے ہیں۔
باٹو نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ فرسٹ روم میں داخل ہ
"یہ دیکھیں باس۔ یہ اس آدمی کا خون جس کو میں نے ہلا
تھا"...... ماسٹر سکاٹا نے دیوار کے ساتھ موجود خون کے
دھبے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور میجر اوساکا نے اثبات
سر ہلا دیا اور پھر دوڑتا ہوا وہ زیرو روم میں پہنچا اور زیرو روم
ہوتے ہی یکلخت وہ ٹھٹھک کر رہ گیا۔ اس کے چہرے پر

جس آدمی کے بارے میں کہہ رہے ہو کہ وہ ہلاک ہو گیا
ہلاک نہیں ہوا بلکہ صرف بے ہوش ہوا تھا جسے اس کے
سٹ روم سے اٹھا کر یہاں لے آئے اور پھر انہوں نے الماری
کی بوتل نکال کر اسے پانی پلایا۔ وہ یقیناً ہوش میں آگیا ہو گا
اس خفیہ راستے سے نکل گئے"...... میجر اوساکا نے کہا۔
باس۔ وہ آدمی بچ ہی نہیں سکتا۔ اس کا سر جس قوت سے
ٹکرایا تھا اس کے بعد وہ کیسے بچ سکتا ہے"...... ماسٹر سکاٹا
یقینی لہجے میں کہا۔
یکھو یہاں خون کے نشانات بھی ہیں اور پانی کی خالی بوتل
ہے۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارا
عمران سے ہوا ہے۔ اس علی عمران سے جسے تمہاری طرح
کا جادوگر کہا جاتا ہے اور شاید اسی لئے وہ بچ بھی نکلا
کی جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً ہلاک ہو جاتا"...... میجر اوساکا

بچ نکلا ہے باس تو پھر میرا ریکارڈ خراب ہو گیا ہے۔ مجھے
درست کرنے کے لئے اسے ہر صورت میں ہلاک کرنا
...... ماسٹر سکاٹا نے کہا تو میجر اوساکا بے اختیار مسکرا دیا۔
ا ہے۔ جب وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا"...... میجر
کہا۔ اسی لمحے کیپٹن باٹو واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک
لی نال والی گن موجود تھی جس کا دستہ غبارے کی طرح

پھولا ہوا تھا۔

"پہلے وہاں پاؤڈر سپرے کرو۔ اس فرسٹ روم میں" ۔ ... نے کہا۔

" باس۔ یہ تو ہوتا رہے گا ہمیں ان کی تلاش کے لئے ... بھیج دینا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ نکل جائیں" ...... کیپٹن ... کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ٹھیک ہے۔ یہ گن تم ماسٹر سکاٹا کو ... کر پورے سیکشن کو ان کی تلاش پر مامور کر دو۔ ویری بیڈ۔ ... تو وہ اپنا میک اپ تبدیل کر کے ہماری نظروں سے اوجھل ... گے۔ ان کے حلیئے اور قدوقامت بتا دو" ...... میجر اوساکا ... کیپٹن بانو گن ماسٹر سکاٹا کے ہاتھ میں دے کر تیزی سے ... گیا۔ پھر ماسٹر سکاٹا نے میجر اوساکا کی ہدایت کے مطابق ... فرسٹ روم میں پاؤڈر سپرے کیا تو واقعی قدموں کے نشانات ... وہی سب کچھ سامنے آگیا جیسا کہ میجر اوساکا نے اندازہ لگایا ... کے بعد خفیہ راستہ کھولا گیا۔ وہاں بھی قدموں کے نشانات ... جاتے واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔ دوسری طرف بھی ... نشانات نظر آئے۔

" تم نے دیکھا ماسٹر سکاٹا کہ تمام قیدی پیروں پر چل ... ایک عورت اور پانچ مردوں کے قدموں کے نشانات ... کا مطلب صاف ہے کہ جسے تم نے ہلاک کیا تھا وہ بلا...

...ے اپنے قدموں پر چل کر نہیں جایا کرتے" ۔ میجر اوساکا ... زیرو روم میں آتے ہوئے کہا۔

... باس۔ لیکن آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس آدمی کو تلاش کر دوں" ...... ماسٹر سکاٹا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

...شن انہیں جلد ہی تلاش کر لے گا۔ اس کے بعد میں خود ...بلہ اس عمران سے کراؤں گا۔ تم بے فکر رہو" ...... میجر ... جواب دیا اور ماسٹر سکاٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر ... روم سے نکل کر واپس اپنے دفتر جا رہا تھا کہ کیپٹن بانو ...قریب آیا۔

... جوشن صاحب کا ہیلی کاپٹر لینڈ کر رہا ہے باس" ۔ کیپٹن ...

...چھا" ...... میجر اوساکا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف ...جدھر ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو کرنل جوشن ...سے اتر کر عمارت کی طرف بڑھ رہا تھا۔ میجر اوساکا نے فوجی ...سیلوٹ کیا۔

...ہے وہ عمران اور اس کے ساتھی۔ انہیں ہوش تو نہیں ...کرنل جوشن نے سیلوٹ کا جواب دیتے ہوئے انتہائی بے ...لہجے میں کہا۔

...وہ پراسرار طور پر فرار ہو گئے ہیں لیکن ہم جلد ہی انہیں ...لیں گے" ...... میجر اوساکا نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ فرار ہو گئے ہیں۔ کیا مطلب۔ بے
ہونے کے باوجود فرار ہو گئے ہیں"...... کرنل جوشن نے
چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ بے ہوش ہونے کے باوجود فرار ہو گئے ہیں۔
آپ کو دکھاتا ہوں"...... میجر اوساکا نے کہا تو کرنل جوشن
اختیار ہونٹ بھینچ لئے پھر میجر اوساکا نے اسے زیرو روم،
اور خفیہ راستے میں موجود قدموں کے نشانات دکھانے اور
سے ایک آدمی کی لڑائی کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"کیا تم نے پہلے انہیں ہوش دلایا تھا"...... کرنل
واپس آپریٹنگ روم میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں نے ان سے پوچھ گچھ کی تھی۔ پھر آپ
اور میں نے انہیں دوبارہ بے ہوش کرا دیا لیکن وہ کسی
میں ہوش میں آ گئے اور اس خفیہ راستے سے فرار ہو گئے
اوساکا نے کہا۔

"لیکن جب میں نے تمہیں کال کیا تو تم نے بتایا تھا
ہوش ہیں۔ اب تم کہہ رہے ہو کہ اس وقت وہ ہوش
بہرحال کیا باتیں ہوئی تھیں ان سے"...... کرنل جوشن نے
چباتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ کمرے میں کیپٹن
ماسٹر سکاٹا ایک طرف مؤدبانہ انداز میں کھڑے تھے
جوشن اور میجر اوساکا دونوں آمنے سامنے کرسیوں پر بیٹھے

میں نے اس عمران سے اس ٹیپ کے بارے میں پوچھ گچھ
...... میجر اوساکا نے جواب دیا۔

ہاں۔ کہاں ہے وہ ٹیپ۔ مجھے سنواؤ فوراً"...... کرنل جوشن
تو میجر اوساکا نے کیپٹن باٹو سے کہا کہ اس کے آفس سے
ریکارڈر اور ٹیپ اٹھا لائے۔ پھر تھوڑی دیر بعد ٹیپ ریکارڈر وہاں
اور پھر اسے آن کر دیا گیا۔ کرنل جوشن خاموش بیٹھا اسے سنتا

۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ واگ جزیرہ اب اوپن ہو
ور یہ شیطان اسے تباہ کر دیں گے۔ ویری بیڈ"...... کرنل
نے بے اختیار انداز میں کہا۔

سے باچان کو کیا فرق پڑے گا سر۔ یہ بات میری سمجھ میں
ہی۔ باچان حکومت کو واگ سے کیا دلچسپی ہے۔ اس کی
تو کیڈو میں ہیں اور کیڈو کے بارے میں تو کوئی بات نہیں
...... میجر اوساکا نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیار چونک پڑا۔

تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ لوگ کیوں تباہ کرنا چاہتے ہیں"۔
شن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ واگ میں واقعی مجرم تنظیم
پریس سیکشن موجود ہے۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ بات
میں نہیں آ رہی کیونکہ واگ جزیرہ تو کیڈو جزیرے کے
علاقات کے دائرہ میں ہے وہاں کوئی مجرم تنظیم کیسے اپنا اڈا

بنا سکتی ہے"...... میجر اوساکا نے کہا۔
"پھر تم نے کیا نتیجہ نکالا ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔ اس
ایک ہاتھ اس کی جیب میں رینگ گیا تھا۔
"مجھے کوئی بات سمجھ نہیں آ رہی اس لئے میں نے فیصلہ
کہ یہ ٹیپ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو پہنچا دوں پھر وہ
انکوائری کر لیں گے"...... میجر اوساکا نے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں مجھ پر شک ہے کہ میں مجرم
سے ملا ہوا ہوں۔ کیوں"...... کرنل جوشن نے انتہائی غصیلے
میں کہا۔
"میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ انکوائری پر خود ہی ساری بات
جائے گی"...... میجر اوساکا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے"...... کرنل جوش
ہنکارا بھرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ جیب سے
آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔ پھر اس سے
میجر اوساکا سنبھلتا ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی میجر او
ہوا کرسی سمیت پیچھے جا گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔
"ہونہہ۔ تو تم میری سیٹ لینا چاہتے تھے نانسنس۔ کرنل
کی سیٹ۔ غدار"...... کرنل جوشن نے ایک بار پھر ٹریگر
ہوئے چیخ کر کہا اور اس بار سائلنسر لگے مشین پسٹل سے گولیاں
کی صورت میں نکل کر فرش پر پڑے تڑپتے ہوئے میجر اوساکا۔

گئیں اور چند لمحوں بعد ہی میجر اوساکا کا جسم ساکت ہو گیا۔
ہو چکا تھا۔
پٹن باٹو"...... کرنل جوشن نے چیخ کر کہا۔
سر"...... ایک طرف حیرت سے بت بنے کھڑے کیپٹن
تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔
غدار کی لاش کو جلا کر راکھ کر دو اور سنو میں تمہیں میجر کے
پر ترقی دیتا ہوں۔ اب تم سپیشل سیکشن کے انچارج ہو"۔
شن نے کہا۔
سر۔ میں آپ کا مکمل طور پر تابعدار رہوں گا"...... کیپٹن
انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
سٹر سکاٹا۔ ادھر آؤ"...... کرنل جوشن نے ماسٹر سکاٹا سے
ہو کر کہا۔
سر"...... ماسٹر سکاٹا نے آگے بڑھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
سارجنٹ ہو"...... کرنل جوشن نے پوچھا۔
سر"...... ماسٹر سکاٹا نے جواب دیا۔
تمہیں میں کیپٹن کے عہدے پر ترقی دے کر ہاکاڈو کے
سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج بناتا ہوں۔ کیا تم یہاں کا نظام
گے"...... کرنل جوشن نے کہا۔
سر۔ مجھے یہاں دس سال ہو گئے ہیں سر۔ میں سب کچھ
لوں گا"...... ماسٹر سکاٹا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس نے فوجی انداز میں سیلوٹ مارا۔

" میجر باٹو۔ اب تم نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش
انہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑانا ہے۔ سمجھے۔ ایک لمحے کی
دیئے بغیر۔ جاؤ اور حکم کی تعمیل کرو"...... کرنل جوشن نے
لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... میجر باٹو نے کہا اور تیزی سے مڑ کر
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" کیپٹن ماسٹر سکاٹا۔ تم ٹرانسمیٹر لے کر آفس میں پہنچاؤ میں
جزیرے پر میجر جوگم سے بات کرنا چاہتا ہوں"...... کرنل جوشن
کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے
نظر میجر اوساکا کی لاش پر ڈالی اور پھر کندھے اچکاتا ہوا آگے بڑھ گیا

" نانسنس۔ سمجھ رہا تھا کہ وہ کرنل جوشن کا کورٹ مارشل
دے گا۔ نانسنس"...... دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کرنل
جوشن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آفس
پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد ماسٹر سکاٹا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ
جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا جو اس نے کرنل جوشن کے سامنے
دیا۔

" اس میجر اوساکا کی لاش ٹھکانے لگا دو"...... کرنل جوشن
ٹرانسمیٹر اٹھاتے ہوئے کہا۔

" یس سر"...... ماسٹر سکاٹا نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا جبکہ

نے ٹرانسمیٹر پر کیڈو کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع

ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... کرنل جوشن نے
دیتے ہوئے کہا۔

سر۔ میجر جوگم بول رہا ہوں سر۔ اوور"...... چند لمحوں بعد
مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

زیشن ہے کیڈو جزیرے کے سیکشن کی۔ اوور"...... کرنل
پوچھا۔

سر۔ میں نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ اب کیڈو
کوئی چڑیا بھی میری اجازت کے بغیر پر نہیں مار سکتی۔
.. میجر جوگم کی فاخرانہ آواز سنائی دی۔

میجر جوگم۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران نے پاکیشیا میں
لس دان سے مارکو تھم ریز کا توڑ معلوم کیا ہے اور اس
نے اسے بتایا ہے کہ جدید ترین تحقیقات کے مطابق
کٹر فرانزے کی ریسرچ ہے اگر مارکو تھم ریز کے سرکٹ کے
ڈالا جائے تو سرکٹ ختم ہو جاتا ہے۔ کیا ایسا ممکن
...... کرنل جوشن نے کہا۔

فرانزے نے اگر یہ ریسرچ کی ہے تو پھر یہ ٹھیک ہی ہو گی
معلوم ہے کہ ڈاکٹر فرانزے ڈاکٹر مارکو تھم کے شاگرد ہیں
کل مارکو تھم ریز پر ریسرچ کر رہے ہیں لیکن میں نے اس

بارے میں کہیں پڑھا تو نہیں ہے۔ اوور"...... میجر جوگم نے
"ہونہہ۔ اس سائنس دان نے بھی عمران کو یہی بتایا تھا
فرانزے ڈاکٹر مارکوتھم کے شاگرد ہیں اور اس عمران نے بھی
تھا کہ اس نے اس بارے میں کہیں نہیں پڑھا تو اس سائنس
نے بتایا کہ یہ مقالہ چند روز پہلے کسی سائنس کانفرنس میں
ہے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے تشویش بھرے لہجے میں کہا
"پھر تو یہ یقیناً درست ہو گا سر۔ اوور"...... میجر جوگم نے
دیا۔

"کیا کوئی ایسی ترکیب ہو سکتی ہے کہ ایسا نہ ہو سکے
کرنل جوشن نے کہا۔

"کیسی ترکیب سر۔ اوور"...... میجر جوگم نے چونک کر

"یہی کہ وہاں کاربن ڈلنے کے باوجود سرکٹ ختم نہ
کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ کیوں نہیں ہو سکتی۔ میں اس مرکز پر
کر دیتا ہوں۔ اس سے کاربن اثرانداز نہ ہو سکے گا۔ اوور
نے کہا۔

"لیکن اس سے کہیں مارکوتھم ریز کا سرکٹ خود
جائے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"ایسا نہیں ہو گا سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور"
کہا۔

کے۔ پھر فوراً ایسا کر دو اور سنو اب تم نے واگ جزیرے کی
نسی طور پر اسی طرح حفاظت کرنی ہے جیسی تم کیڈو کی کر
تاکہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچ ہی نہ سکیں۔
کرنل جوشن نے کہا۔

اس طرح یہ لوگ ہمیں نہ چھوڑیں گے اس لئے کیوں نہ
یب کی جائے کہ جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں یقینی طور پر
جائیں۔ اوور"...... میجر جوگم نے کہا۔

کرو گے وہاں پر۔ ان مارکوتھم ریز کی وجہ سے کسی قسم کا
ئل کام ہی نہیں کر سکتا۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

میرے ذہن میں ایک ترکیب ہے۔ میں شعاعی ہتھیار ایس
ال کسی درخت پر نصب کر دیتا ہوں۔ جیسے ہی یہ لوگ
گے میں اسے وائرلیس کے ذریعے آپریٹ کر دوں گا۔
ہتھیار تو کام نہیں کرتا لیکن شعاعی ہتھیار اگر پہلے سے وہاں
تو وہ کام کرے گا اس طرح یہ لوگ یقینی طور پر جل کر راکھ
گے۔ اوور"...... میجر جوگم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ضرور ایسا کرو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے اس بار
لہجے میں کہا۔

بے فکر رہیں سر۔ نصف گھنٹے کے اندر تنصیب مکمل ہو
...... میجر جوگم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

۔ لیکن ایک بات اور بتا دوں کہ اس پاکیشیائی ایجنٹ

عمران میں یہ صلاحیت ہے کہ یہ کسی بھی آدمی کی آواز او
فوری اور انتہائی کامیاب نقل کر لیتا ہے اس لئے میں تمہیں
دیتا ہوں۔ میں اب تمہارے ساتھ بات کرتے ہوئے کرنل ہ
کے ساتھ کنگ بھی کہا کروں گا۔ اگر میں اپنے نام کے ساتھ کنگ
کہوں تو تم سمجھ جانا کہ میں نہیں بول رہا۔ اوور اینڈ آل ۔ ا
جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ فریکونسی ایڈ
کر کے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... کرنل جوشن
فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ ڈولفن ہیڈ کوارٹر۔ اوور"...... چند لمحوں بعد
ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ چیف آف ریڈ آرمی۔
چیف سے بات کراؤ۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"یس سر۔ ویٹ کریں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا

"ہیلو۔ ایلفرڈ بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ا
آواز سنائی دی۔

"کرنل جوشن بول رہا ہوں۔ میں نے تمہیں اس لئے کال
کہ معلوم کر سکوں کہ تم صحیح سلامت واپس پہنچ بھی گئے ہو یا
اوور"...... کرنل جوشن نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے

"کرنل جوشن۔ تم نے جس انداز میں بات کی ہے اس

کہ شاید تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں وہاں سے خوفزدہ ہو کر
۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ ڈولفن تنظیم تمہاری آرمی سے
تور اور باوسائل ہے۔ ہم جو کام کرتے ہیں اس میں ہمارا
یمیا اور پورے یورپ کی سیکرٹ ایجنسیوں سے ہوتا رہتا
ہم کمزور ہوتے تو اب تک ہمارا نام و نشان بھی مٹ چکا
وہاں سے فوری طور پر اس لئے آیا تھا کہ تنظیم کے بے
ایسے تھے جو میری وجہ سے رک گئے تھے۔ دوسری بات یہ
اسرائیلی حکام سے فائنل بات کرنا تھی تاکہ میں حتمی طور
سکوں اور اب ان سے جو بات ہوئی ہے اور میں نے جو
یں بتائی ہے انہوں نے کہا ہے کہ جب پاکیشیا سیکرٹ
مشن کے خلاف کام شروع کر دے تو پھر اس مشن کو
بھی مکمل نہیں کیا جا سکتا اور چونکہ پاکیشیا سیکرٹ
مشن کے بارے میں علم ہو چکا ہے اس لئے اب اگر
چھاپ بھی لی جائے تو اسے ان مسلم ممالک میں نہ
پھیلایا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس سے مطلوبہ مقاصد پورے
ہیں اس لئے انہوں نے اپنا مشن منسوخ کر دیا ہے اور جو
نے دی تھی وہ بھی انہوں نے چھوڑ دی ہے اور موجودہ
اب چاہے وہ پاکیشیائی ایجنٹ ختم ہی کیوں نہ ہو جائیں
وجود پریس سیکشن بہرحال اوپن ہو گیا ہے اس لئے اب
کام کا نہیں رہا۔ اس لئے اب میں نے بھی اس پریس

سیکشن کو بھلا دیا ہے اس لئے میری طرف سے تم چاہو تو
کرنسی حاصل کر کے پھیلا کر دولت بنا لو یا اسے آگ لگا دو۔
اب ڈولفن اس سلسلے میں مزید کوئی ایکشن نہیں لے گی اور
اب واگ جزیرے میں اس پریس سیکشن سے کوئی تعلق
اب ہم ڈولفن کا نیا پریس سیکشن ایکریمیا میں کسی جگہ بنائیں
بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے اس سلسلے میں بھرپور تعاون ا
تم اس کے لئے ساری مطلوبہ رقم پہلے ہی وصول کر چکے ہو
تمہیں بھی کوئی نقصان نہ ہو گا۔ گڈ بائی اینڈ اوور اینڈ آل
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"نانسنس۔ یہ تنظیم ... وہ اسرائیلی تو بالکل ہی بزدل ہیں
بہرحال اب یہ کرنسی میں خود اپنے ذرائع سے اسلامی مما
پھیلاؤں گا اور اس طرح میں دنیا کا سب سے امیر آدمی بن جا
گڈ شو ...... کرنل جوشن نے انتہائی مسرت بھرے انداز
بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے اسے اچانک یوں محسوس
اس کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگ گیا ہو۔ اس
اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن تاریکی
چلا گیا۔

پنے ساتھیوں سمیت اطمینان سے اس کوٹھی میں بیٹھا
یصلہ ہو چکا تھا کہ وہ وہاں سے نکل کر دوبارہ اس جگہ
ہاں سے نکل کر وہ یہاں آئے تھے اور پھر اسی خفیہ راستے
ئے وہ سپیشل سیکشن میں گھس کر اس پر قبضہ کر لیں
ہیں معلوم تھا کہ سپیشل سیکشن کے تمام لوگ انہیں
کے لئے شہر میں پھیل گئے ہوں گے اس طرح سپیشل
کوارٹر ایک طرح سے خالی ہو گا لیکن اس فیصلے کے
اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ جیسے اس نے یہاں سے نہ
کالی ہو۔

ہے۔ تم اٹھ کیوں نہیں رہے۔ جب فیصلہ ہو چکا ہے
بارہ سپیشل سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں جانا ہے تو یہاں
...... آخر کار جولیا سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑی۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ لوگ کتنی پرسکون زندگی گذارتے ا
اب دیکھو جن صاحب کی کوٹھی میں ہم اس وقت بیٹھے ہیں ...
خوبصورت بیگم اور دو پیارے پیارے بچوں کے ساتھ ...
گئے ہیں اور ایک ہم ہیں کہ پردیس میں مارے مارے ...
اور کوئی پرسان حال ہی نہیں ہے۔ لوگوں کو مارتے رہو ...
تباہ کرتے رہو اور پھر کسی روز خود بھی کسی گولی کا شکار ہو ...
بس یہی ہماری زندگی ہے اور تمہارا چوہا باس ہے کہ
ہیڈ کوارٹر میں بیٹھا ہے۔ بس فون اٹھایا اور حکم دے دیا۔ ...
بھی ہیں، دولت بھی ہے اور کام بھی کوئی نہیں۔ ہم ...
تکلیفیں بھگت کر واپس جاتے ہیں تو ایک معمولی سا چیک
دیتا ہے۔ یہ ہے ہماری زندگی"...... عمران نے بڑے افسر...
میں کہا۔

"یہ تم پر بیٹھے بٹھائے افسردگی کا دورہ کیوں پڑ گیا ہے۔ ...
نے کبھی ایسی بات نہیں کی تھی۔ ہمیشہ جوش و جذبے ...
کوٹ کر بھرا ہوا نظر آتا تھا"...... جولیا نے انتہائی حیرت
میں کہا۔

"میں بتاتا ہوں کہ عمران کو ڈیپریشن کا دورہ کیوں ...
اچانک تنویر نے کہا تو سب چونک کر اس کی طرف
عمران بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"منہ سے کوئی فضول بات نہ نکالنا۔ سمجھے

ڈانٹتے ہوئے کہا۔
... عادت نہیں ہے مس جولیا فضول باتیں کرنے کی۔ یہ کام
... ہی کرتا رہتا ہے"...... تنویر بھی شاید اس ڈانٹ پر برا منا
... لئے اس نے قدرے تلخ لہجے میں جواب دیا۔
... وہ وجہ بتاؤ جو بتانے جا رہے تھے"...... صفدر نے کہا۔
... ل بات یہ ہے کہ آج تک عمران اپنے آپ کو مارشل آرٹ
کا سب سے بڑا ماہر سمجھتا تھا اور ہم بھی اور ساری دنیا کے
... اسے یہ جتاتے رہتے تھے کہ بس تم ہی تم ہو لیکن آج پہلی
... نے اسے مارشل آرٹ میں شکست دی ہے اور وہ بھی چند
اس لئے اس کا غرور چکنا چور ہو گیا ہے اور یہ ڈیپریشن اسی کا
...... تنویر نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا تو سب بے اختیار
... ے۔
... اقعی ایسی ہی بات ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے
... سے مخاطب ہو کر کہا۔
... کا تجزیہ تو درست ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے

... ؤ عمران۔ کیا واقعی تم اسی لئے ڈیپریس ہو رہے ہو اور اگر
... ہے تو تم فکر مت کرو میں اس آدمی کو شکست دوں
... لیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
... مطلب ہے کہ میں اور تنویر دونوں ایک دوسرے کے

گلے لگ کر آہ وزاریاں کریں۔ وہ ہائے گل کہے اور میں چلاؤں ہا
دل"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"یہ کیا بات ہوئی"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں
"بات تو تم نے ہی کہی ہے۔ اگر تم اس آدمی کو مارشل
میں شکست دے سکتی ہو تو پھر ظاہر ہے میرا اور تنویر کا کیا
اس لئے بہتر ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے گلے مل کر ابھی
آہ و زاریاں شروع کر دیں"...... عمران نے کہا تو سب بے
ہنس پڑے۔
"تمہارا مطلب ہے کہ میں نے غلط بات کی ہے۔ میں
شکست نہیں دے سکتی"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے
کہا۔
"میں کب کہہ رہا ہوں کہ نہیں دے سکتی۔ میں تو ان
رہا ہوں کہ تم اسے شکست دے سکتی ہو۔ اسی لئے تو میں
وزاریاں کریں گے کہ پھر ہمارا کیا حشر ہوگا"...... عمران
اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔
"ویسے عمران صاحب۔ مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا
سکتا ہے لیکن آپ کی جو حالت تھی اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا
لحاظ سے تو اس نے آپ کو ہلاک کر دیا تھا"...... صفدر نے
"وہ واقعی حیرت انگیز آدمی تھا۔ اس نے مجھے بھی حیران کر
لیکن بہرحال یار زندہ صحبت باقی"...... عمران نے مسکرا

تم اس وجہ سے ڈیپریس نہیں ہو تو پھر کس وجہ سے ڈیپریس
جولیا کے ذہن پر ابھی تک وہی پہلے والی بات سوار تھی۔
تمہارے نزدیک سچ بولنا ڈیپریشن میں شمار ہوتا ہے۔ میں
غلط بات تو نہیں کی۔ تم خود بتاؤ کیا ہے تمہاری زندگی۔
طرح جگہ جگہ ماری ماری پھر رہی ہو حالانکہ خواتین اطمینان
میں رہتی ہیں، بچے پالتی ہیں، شوہر کی خدمت کرتی ہیں اور
زندگی گذارتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
عورتیں پر سکون ہوں گی لیکن میں بھی پر سکون ہوں۔ وہ
ور پر اپنے فرائض ادا کر رہی ہیں جبکہ میں اجتماعی طور پر۔
ملک اور اپنی قوم کے لئے سب کچھ کرتی ہوں"...... جولیا
لہجے میں کہا۔
صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اب کافی وقت گزر چکا ہے
ہمیں روانہ ہو جانا چاہئے"...... اچانک خاموش بیٹھے
شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔
ی اسی بصیرت سے مجھے بعض اوقات واقعی خوف آنے لگ
پٹن شکیل"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
طلب۔ یہ کیا بات ہوئی"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے

صاحب اس لئے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہماری گمشدگی

کا پتہ لگنے کے بعد سپیشل سیکشن کے لوگ سیکشن ہیڈ کوا
چلے جائیں۔ ظاہر ہے اس میں کچھ وقت تو لگنا ہی ہے اس
صاحب یہاں بیٹھے ہوئے وقت گذار رہے تھے"......
نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں اس نے بتا دیا تھا"...... جولیا نے او
ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ میں بھی تو آپ کے ساتھ ہی بیٹھا
صرف اندازہ ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"حیرت ہے۔ تم اس شیطان کی گہری باتوں کی تہہ تک
جاتے ہو"...... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"گہرائی بہت زیادہ ہے اس لئے اسے تہہ تک پہنچتے
دیر لگ جاتی ہے۔ بہرحال آؤ۔ اب واقعی کافی وقت گذ
لئے چلیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے
وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے

"میرا خیال ہے کہ ہمیں مارکیٹ سے بے ہوش کر
گیس کے کیپسول یا شیل منگوا لینے چاہئیں۔ ہیڈ کوار
سیکشن کا ہی کیوں نہ ہو بہرحال ہیڈ کوارٹر ہی ہوتا ہے
نے کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے صفدر لیکن مسئلہ تو یہ
مارکیٹ جانے والا اگر کسی سپیشل سیکشن کے آدمی کی نظروں

وہ لوگ ہمیں گھیر لیں گے اور اس وقت ہماری پوزیشن یہ ہے
ہمارے پاس رقم ہے نہ اسلحہ اور نہ ہی میک اپ کا سامان"
نے کہا۔

"باس۔ آپ مجھے اجازت دیں میں لے آؤں گا مطلوبہ سامان"
نے کہا۔

"کیسے۔ کیا پوائنٹ ہے تمہارے ذہن میں"...... عمران نے اس
دیکھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میرے پاس ایک ماسک موجود ہے۔ میں نے اسے ڈبے
ر ایک خفیہ جیب میں ڈال لیا تھا۔ میں نے چیک کیا ہے
ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"تو تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔ اب تک تم واپس بھی آ
تے۔ بہرحال جاؤ اور بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول
آؤ اور ساتھ ہی ان کا اینٹی بھی۔ جلدی واپس آنا"...... عمران
تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے جیب سے
سک نکال کر سر اور چہرے پر چڑھایا اور دونوں ہاتھوں سے
تھپا کر ایڈجسٹ کر کے وہ تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر

اسے رقم حاصل کرنا پڑے گی پھر ہی یہ کیپسول لے آئے گا
میں ظاہر ہے کافی وقت لگ جائے گا"...... جولیا نے کہا۔
ہر ہے رقم کے بغیر تو کوئی چیز حاصل نہیں کی جا سکتی

عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن تقریباً
گھنٹے بعد ہی ٹائیگر واپس آگیا۔
"کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا تو ٹائیگر نے جیب سے ایک
رنگ کا مخصوص ساخت کا پسٹل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔
"گڈ۔ ایگلیم پسٹل زیادہ پر اثر ہیں۔ لیکن یہ پسٹل تو ب
ہوتے ہیں۔ کتنی رقم خرچ کی ہے"...... عمران نے کہا۔
"باس۔ رقم کے حصول میں زیادہ دقت پیش نہیں آئی۔
سے اگلے چوک پر ہی ایک گیم کلب ہے۔ صرف دس منٹ میں
نے وہاں سے خاصی رقم حاصل کر لی اور ٹیکسی میں بیٹھ کر مار
گیا اور وہاں سے یہ پسٹل خرید کر اسی ٹیکسی میں واپس ا
گیا"...... ٹائیگر نے کہا۔
"اگر رقم خاصی ہاتھ لگ گئی تھی تو مشین پسٹل اور
ماسک بھی لے آتے"...... عمران نے کہا۔
"وہ بھی لے آیا ہوں"...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے
دوسری جیب سے ایک مشین پسٹل اور دو ماسک میک اپ
نکال کر اس نے میز پر رکھ دیا۔
"گڈ۔ اب سب ماسک پہن لیں۔ سوائے جولیا کے تاکہ
سے واپسی کے دوران کہیں ہم چیک نہ ہو جائیں"...... عمران
گیس پسٹل اور مشین پسٹل اپنی جیبوں میں ڈالتے ہوئے کہا۔
دیر بعد وہ سب ایک ایک کر کے اس کوٹھی سے نکلے اور واپس

طرف بڑھتے چلے گئے جہاں سے خفیہ راستہ نکلتا تھا۔ کوٹھی
خالی پڑی ہوئی تھی۔
سب یہیں رکو گے صرف ٹائیگر میرے ساتھ جائے گا۔ جب
ل کرنے والی گیس پھیل جائے گی تو ٹائیگر ہی واپس آ کر
بلا لے گا"...... عمران نے کہا اور پھر خفیہ راستہ کھول کر وہ
اندر داخل ہو گئے۔
۔ جب میں چوک پر پہنچا تھا تو کرنل جوشن کا ہیلی کاپٹر اس
اترتا ہوا میں نے دیکھا تھا"...... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے
چونک پڑا۔
ہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ ہیلی کاپٹر کرنل جوشن کا ہے"۔
چونک کر پوچھا۔
پر چیف آف ریڈ آرمی کے الفاظ لکھے ہوئے دور سے پڑھے
...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور
دیر بعد وہ اسی ٹارچنگ روم میں پہنچ گئے۔
تم نے محتاط رہنا ہے۔ میں جیسے ہی فائر کروں تم نے
لینی ہے"...... عمران نے ٹارچنگ روم کے بیرونی
کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا
روم سے وہ اس کمرے میں پہنچے جہاں عمران اور باچانی
ہوئی تھی لیکن یہ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران اس کمرے کے
، کی طرف بڑھ گیا لیکن دروازہ دوسری طرف سے بند

تھا۔

"سانس روک لو"...... عمران نے مڑ کر ٹائیگر سے کہا
کے ساتھ ہی اس نے گیس پسٹل کے چیمبر دبانے کو اس
رکھا اور ٹریگر دبا دیا۔ چٹک چٹک کی آوازوں کے ساتھ
چھوٹے کیپسول دوسری طرف گرنے لگے۔ عمران نے چند
پورا میگزین خالی کر دیا۔ پھر اس نے گیس پسٹل کو ایک
اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے ہاتھ میں لے
دونوں پانچ منٹ تک سانس روکے کھڑے رہے۔ جب
اندازے کے مطابق پانچ منٹ گزر گئے تو اس نے آہستہ سے
لیا لیکن جب اسے کوئی بو محسوس نہ ہوئی تو اس نے باقا
لینا شروع کر دیا۔ ٹائیگر بھی اب سانس لے رہا تھا۔
مشین پسٹل کی نال کا رخ دروازے کے لاک کی طرف
دبا دیا۔ زوردار دھماکوں کے ساتھ ہی لاک کے پرخچے
عمران نے دروازہ کھول دیا۔ دوسری طرف راہداری
سائیڈ بند تھی جبکہ دوسری سائیڈ آگے جا کر مڑ گئی تھی۔

"اب جا کر ساتھیوں کو لے آؤ"...... عمران نے ٹائیگر
خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ راہدا
جا کر ایک دروازے پر ختم ہو گئی تھی لیکن یہ دروازہ کھلا
ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس میں میز اور کرسیاں موجود تھیں۔
ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا۔ دو تین مشینیں بھی تھیں لیکن یہ

میں صرف ایک آدمی تھا جو کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کا
کرسی پر ہی ڈھلک گیا تھا۔ عمران اسے دیکھ کر بے اختیار
کیونکہ وہ پہچان گیا تھا کہ یہی وہ باپانی ہے جس نے اسے
میں شکست دی تھی لیکن عمران نے اسے نظرانداز کر دیا
سے آگے بڑھا اور سائیڈ کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
بعد وہ ایک اور کمرے کے دروازے کے سامنے سے گزرا
کی پلیٹ موجود تھی۔ اس کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے
کو دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔ عمران اندر داخل ہوا تو بے
کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ میز کے پیچھے
چیئر پر کرنل جوشن موجود تھا۔ میز پر ایک جدید ساخت کا
پڑا ہوا تھا۔ کرنل جوشن کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ وہ
تھا۔ عمران نے ایک نظر میں اس کے آفس کا جائزہ لیا اور
گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس اسی بڑے کمرے میں
مشینیں موجود تھیں تو اس کے سارے ساتھی وہاں پہنچ

ہیڈ کوارٹر میں صرف ایک باپانی اور دوسرا کرنل جوشن
ں کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ باہر ہیلی پیڈ پر
ن کا ہیلی کاپٹر بھی موجود ہے"...... عمران نے اپنے
کہا۔

صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں وقت ضائع کرنے کی

بجائے ان دونوں کا خاتمہ کر کے ہیلی کاپٹر لے اڑنا چاہئے تاکہ
از جلد واگ پہنچ کر مشن مکمل کر سکیں"..... صفدر نے کہا۔

"کرنل جوشن کو تو ہلاک نہیں کیا جا سکتا کیونکہ
حکومت نے لازماً اس کی موت کی انکوائری کرانی ہے اور
سنگین ہو جائیں گے۔ کسی نے اس بات پر یقین نہیں کرنا
جوشن ڈولفن کے ساتھ ملا ہوا ہے اس لئے میرا خیال ہے
دونوں کو چھوڑ کر یہاں سے ہیلی کاپٹر لے اڑیں اور مشن مکمل
واپس آ جائیں"..... عمران نے کہا۔

"لیکن کوئی نہ کوئی یہاں آئے گا اور پھر انہیں معلوم ہو
کہ ہم ہیلی کاپٹر لے اڑے ہیں اس لئے کیوں نہ کرنل جوشن
لے لیا جائے اس طرح کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا".....
کہا۔

"ویری گڈ صفدر۔ ویری گڈ۔ کرنل جوشن ہمارے
بچنے کا کام دے گا۔ جاؤ۔ وہ آفس میں بے ہوش پڑا ہے
باہر ہیلی کاپٹر میں ڈال دو"..... عمران نے کہا اور صفدر
دونوں تیزی سے آگے بڑھ گئے جبکہ عمران باقی ساتھیوں
باہر احاطے میں آ گیا جہاں ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

"اس آدمی کو کیوں زندہ چھوڑ دیا ہے۔ اسے تو ہلاک
تھا"..... تنویر نے کہا۔

"نہیں ورنہ سب کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم اندر

ہی سوچتے رہیں گے"..... عمران نے کہا اس نے جان بوجھ کر
یہ نہیں بتایا تھا کہ یہی وہ باچانی ہے جس نے اسے شکست
کیونکہ اس طرح سب اسے دیکھنے اور اس سے باتیں کرنے پر
تے اور عمران کے نقطہ نظر سے کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا تھا
وہ اس بارے میں خاموش رہا تھا۔ البتہ اس نے اسے زندہ
لئے دوسرا بہانہ بنا دیا تھا۔

"ایک منٹ۔ وہ ٹرانسمیٹر بھی ہم نے ساتھ لینا ہے۔ جاؤ
میں جہاں کرنل جوشن موجود تھا وہاں میز پر ایک ٹرانسمیٹر
اسے اٹھا لاؤ"..... عمران نے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا مڑا اور
طرف کو بڑھ گیا۔

میجر باٹو کار کی عقبی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا
وقت ایک چوک کی سائیڈ پر کھڑی تھی۔ میجر باٹو کرنل جوشن
پر سیکشن ہیڈ کوارٹر سے تو باہر آگیا تھا لیکن ظاہر ہے اب
سیکشن کا چیف تھا اس لئے اب اس کے نقطہ نظر سے ا
میں کام کرنے کی ضرورت نہ تھی البتہ اس نے ٹرانسمیٹر
تمام افراد تک یہ اطلاع پہنچا دی تھی کہ کرنل جوشن
کو غداری کے الزام میں موت کے گھاٹ اتار دیا ہے
کے عہدے پر ترقی دے کر میجر اوساکا کی جگہ چیف بنا دیا
سیکشن کے تمام افراد نے شاید سیکشن ہیڈ کوارٹر کال کر
بات کو کنفرم کر لیا تو انہوں نے باری باری میجر باٹو کو
کا یقین دلایا اس لئے میجر باٹو اب بڑے اطمینان سے
بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ کسی ہوٹل میں

بلکہ اسے معلوم تھا کہ اگر کرنل جوشن کو یہ اطلاع مل گئی
میں بیٹھا جشن منا رہا ہے تو کرنل جوشن نے سوچے سمجھے
گولی سے اڑا دینا ہے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے اس لئے اس نے
چوک کی سائیڈ پر روک دی تھی اور پھر خود عقبی سیٹ پر
سے بیٹھ گیا تھا۔ چونکہ کار پر ریڈ آرمی کا مخصوص نشان موجود
اسے یہ فکر نہ تھی کہ یہاں کی پولیس اسے اس طرح یہاں
لس لے گی اور یہی ہوا تھا۔ اب تک کسی پولیس والے نے
ت نہ کی تھی۔ اب اسے اپنے کسی ساتھی کی طرف سے کال
لہ جیسے ہی اسے کسی پاکیشیائی ایجنٹ کے بارے میں
وہ فوراً حرکت میں آجائے لیکن کسی طرف سے کوئی
ہی تھی۔ اچانک سیٹ کی سائیڈ پر موجود چھوٹے سے
سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی تو میجر باٹو نے چونک کر
تیزی سے اس کا بٹن دبا دیا۔
میجر جوگم کالنگ میجر اوساکا۔ اوور"۔ بٹن آن ہوتے
کی آواز سنائی دی تو میجر باٹو بے اختیار چونک پڑا۔ اس
حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا
یڈ جزیرے پر مشین روم کا ان دنوں انچارج ہے۔
باٹو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... میجر باٹو نے قدرے
کہا۔
کیا مطلب۔ میں نے تو میجر اوساکا کی فریکونسی پر کال

کی ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے میجر جوگم کی حیرت
سنائی دی۔
"میجر اوساکا کو کرنل جوشن نے غداری کے الزام میں
سزا دے دی ہے اور اب میں سپیشل سیکشن کا انچارج ہوں
میجر باٹو نے کہا۔
"اوہ۔ تو اب تم سپیشل سیکشن کے انچارج بن گئے ہو۔
ہو۔ لیکن یہ بتاؤ کہ کرنل جوشن کو میں نے کال کی ہے لیکن
اٹنڈ ہی نہیں کر رہے۔ پھر میں نے سپیشل سیکشن ہیڈ کوارٹر
لیکن وہاں سے بھی کال اٹنڈ نہیں کی جا رہی اس لئے میں
اوساکا کی فریکونسی پر ٹرائی کی تھی۔ اوور"...... میجر جوگم نے
"کیا مطلب۔ وہاں کال کیوں اٹنڈ نہیں کی جا رہی۔
اب وہاں کا میری جگہ انچارج ہے اور کرنل صاحب بھی
ہیں۔ اوور"...... میجر باٹو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"وہاں کوئی کال اٹنڈ نہیں کر رہا۔ اوور"...... میجر
"میں خود چیک کرتا ہوں اور اگر واقعی وہاں کسی نے
کی تو میں خود جا کر معلوم کرتا ہوں۔ تمہاری فریکونسی
میں تمہیں کال کر کے بتا سکوں۔ اوور"...... میجر باٹو
دوسری طرف سے میجر جوگم نے اپنی مخصوص فریکونسی بتا دی
"ٹھیک ہے۔ میں ابھی تمہیں کال کرتا ہوں۔ اوور
میجر باٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے

کوارٹر کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا کر اس نے
دینا شروع کر دی۔ لیکن دوسری طرف سے واقعی کال رسیو
تھی۔
مطلب۔ یہ کیا ہو گیا ہے"...... میجر باٹو نے بڑبڑاتے ہوئے
میٹر بند کر کے اس نے اسے اگلی سائیڈ سیٹ پر رکھا اور
کھول کر نیچے اترا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند
کی کار تیزی سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑی چلی جا
ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوتے ہی وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ
اجو دھیلی کا پڑ غائب تھا۔
کا مطلب ہے کہ کرنل صاحب چلے گئے ہیں۔ میجر
ہوئے کہا اور پھر کار کو مخصوص جگہ پر روک کر وہ
تیزی سے اندرونی طرف کو بڑھتا چلا گیا لیکن جب وہ
میں داخل ہوا تو بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ وہاں کرسی
پے ہوش پڑا ہوا تھا۔
یہ کس طرح بے ہوش ہو گیا"...... میجر باٹو نے
لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر دوڑتا ہوا ایک
یا اور آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے آفس کا
دوسرے لمحے وہ تیزی سے واپس مڑ گیا کیونکہ آفس
مطلب تھا کہ کرنل جوشن واقعی جا چکا ہے لیکن یہ
آ رہی تھی کہ ماسٹر سکاٹا کو کس نے بے ہوش کیا

ہے اور کرنل جوشن اچانک کہاں چلے گئے ہیں۔ وہ ایک …
ہوا ایک کمرے میں داخل ہوا اور اس کمرے میں موجود …
کھول کر اس نے اس میں سے ایک چھوٹا سا باکس اٹھا کر …
اس میں موجود سرنجوں میں سے ایک سرنج اٹھا کر اس نے …
کیا اور پھر باکس واپس الماری میں رکھ کر وہ سرنج اٹھائے …
آپریٹنگ روم میں پہنچ گیا۔ اس نے سوئی پر موجود کیپ …
سوئی اس نے ماسٹر سکاٹا کے بازو میں اتار دی۔ چند لمحوں …
سرنج میں موجود تمام محلول انجیکٹ کر کے سوئی واپس …
سرنج کو سائیڈ پر پڑے ہوئے ڈسٹ بن میں اچھال دیا …
طویل عرصے سے یہاں کا انچارج رہا تھا اس لئے اسے …
یہاں کیا کیا چیزیں موجود ہیں اور کہاں کہاں موجود ہیں …
میں ایسا محلول تھا جو ہر قسم کی بے ہوشی کر دینے …
اثرات کو زائل کر دیتا ہے۔ یہ بات بہرحال وہ جانتا تھا …
کو صرف گیس سے ہی بے ہوش کیا جا سکتا ہے ویسے بھی …
اور جسم پر کسی ضرب کا کوئی نشان نہ تھا اس لئے وہ …
اسے گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے۔ چند لمحوں بعد …
جسم میں حرکت کے اثرات نمودار ہوئے اور پھر اس نے …
سے آنکھیں کھول دیں لیکن اس کی آنکھوں میں دھند …
ماسٹر سکاٹا …… میجر باٹو نے تیز لہجے میں کہا تو …
اختیار ہڑبڑا کر اٹھنے لگا لیکن فوری طور پر اٹھ نہ سکا …

… ے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
… تم بے ہوش پڑے تھے۔ کیا ہوا تھا یہاں …… میجر باٹو نے

… بے ہوش۔ اوہ۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ میں تو یہاں کرسی پر
… کہ اچانک مجھے نیند آ گئی اور اب آپ کی آواز سن کر میری
… لی ہے …… ماسٹر سکاٹا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
… کسی گیس سے بے ہوش ہوئے تھے۔ میں نے انجکشن لگا کر
… ہوش دلایا ہے۔ کرنل صاحب کہاں ہیں۔ وہ خود بھی موجود
… اور ان کا ہیلی کاپٹر بھی نہیں ہے …… میجر باٹو نے ہونٹ
… ہوئے کہا۔
… وہ تو آفس میں تھے۔ وہ تو باہر نہیں گئے …… ماسٹر سکاٹا

… اوہ۔ کہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ تو انہیں ہیلی کاپٹر سمیت
… لے گئے۔ اوہ۔ جلدی بیٹھو۔ وہ یقیناً واگ یا کیڈو گئے
…… اچانک میجر باٹو نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
… سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز پر پڑے ہوئے
… ٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس پر میجر جوگم کی فریکونسی
… شروع کر دی۔
… ہیلو۔ میجر باٹو کالنگ۔ اوور …… میجر باٹو نے فریکونسی
… کے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ میجر جوگم انٹڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد

طرف سے میجر جوگم کی آواز سنائی دی۔

"میجر جوگم۔ کرنل جوشن اور ان کا ہیلی کاپٹر ہیڈ

غائب ہے جبکہ یہاں کا انچارج کیپٹن ماسٹر سکاٹا بے ہوش

اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ واردات ان پاکیشیائی ایجنٹوں

گی۔ ہم سب انہیں باکاڈو میں تلاش کر رہے تھے جبکہ وہ یہاں

ماسٹر سکاٹا کو کسی گیس سے بے ہوش کر کے کرنل جوشن

ہیلی کاپٹر لے اڑے ہیں۔ وہ یقیناً واگ یا کیڈو کی طرف

گے۔ اوور"...... میجر باٹو نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہارا اندازہ درست ہے۔ ٹھیک ہے اب

سنبھال لوں گا۔ اوور اینڈ آل"...... میجر جوگم نے جلدی

اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو میجر باٹو نے ٹرانسمیٹر

"اب کیا ہو گا میجر باٹو۔ کرنل صاحب تو مجھے

گے"...... ماسٹر سکاٹا نے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں

ایجنٹوں کا خاتمہ ہونے دو۔ پھر بات ہو گی"...... میجر باٹو

ماسٹر سکاٹا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

لی پائلٹ سیٹ پر عمران خود موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ

عقبی سیٹوں پر اس کے باقی ساتھی کسی نہ کسی طرح ٹھنسے

ود تھے جبکہ سب سے آخر میں سامان رکھنے والی جگہ پر کرنل

وا تھا۔ عمران کو معلوم تھا کہ جب تک کرنل جوشن کو

اثرات ختم کرنے والا خصوصی انجکشن نہ لگایا جائے گا وہ

ہ آئے گا اس لئے وہ اس کی طرف سے پوری طرح مطمئن

پٹر سیکشن ہیڈ کوارٹر سے نکلنے کے بعد تیزی سے سمندر کی

چلا جا رہا تھا کہ اچانک عمران نے ہیلی کاپٹر کو ایک لمبا چکر

اور ایک بار پھر اس کا رخ اسی طرف کر دیا جدھر سے وہ

"کیا تم واپس جا رہے ہو"...... جولیا نے چونک کر

لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہم سے مسلسل حماقتیں سرزد ہو رہی ہیں۔ ہم
ہیلی کاپٹر لے کر چل تو پڑے ہیں لیکن واگ جزیرے کو تباہ
کے لئے ہمارے پاس کوئی اسلحہ موجود نہیں ہے"......
کہا۔
"اوہ۔ واقعی۔ اس کا تو ہمیں خیال ہی نہ رہا تھا۔ تو کیا
سیکشن ہیڈ کوارٹر جاؤ گے"...... جولیا نے کہا۔
"ہاں۔ وہاں یقیناً ہمارے مطلب کا اسلحہ موجود ہو گا
ایک بار پھر گیم کلب سے رقم حاصل کر کے مارکیٹ جانا
وہاں شہر میں سپیشل سیکشن ابھی تک ہمیں تلاش کر رہا
عمران نے کہا اور جولیا کے ساتھ ساتھ عقب میں موجود
ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔
"لیکن عمران صاحب۔ اگر وہاں لوگ پہنچ چکے ہوئے تو
نے کہا۔
"تو کیا ہوا۔ مشین پسٹل میری جیب میں موجود ہے
نے کہا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو دوبارہ ہیڈ کوارٹر کے
بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اتار دیا۔
"تم یہاں رک کر خیال رکھو گے"...... عمران نے کہا
کر ایک لمحے کے لئے اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر جیب
پسٹل نکال کر وہ دوڑتا ہوا اندرونی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا
سے پہلے وہ آپریٹنگ روم میں گیا۔ وہ باچانی ابھی تک وہاں

پڑا ہوا تھا۔ عمران نے اس کمرے کی الماریوں کو کھول کر
جائزہ لیا لیکن وہاں کسی قسم کا کوئی اسلحہ موجود نہ تھا۔ عمران
مڑا اور پھر اس نے اسلحہ کی تلاش کا کام شروع کر دیا۔ تھوڑی
وہ ایک کمرے کو ٹریس کر لینے میں کامیاب ہو گیا جسے باقاعدہ
مانے کی شکل دی گئی تھی۔ وہاں واقعی ہر قسم کا اسلحہ موجود
ان نے مختلف الماریوں سے اپنے مطلب کا اسلحہ نکالا اور
بکس خالی کر کے اس نے مخصوص اسلحہ اس میں ڈالا اور پھر
اٹھائے وہ باہر آ گیا۔ اسی لمحے اسے آپریٹنگ روم کی طرف سے
ٹر کی مخصوص سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی لیکن عمران وہاں رکا
لہ دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچ گیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل
دتھے جبکہ باقی لوگ اندر ہی تھے۔
مران صاحب۔ ٹرانسمیٹر پر کال آئی تھی لیکن ہم نے اننڈ نہیں
صفدر نے کہا۔
ٹرانسمیٹر پر"...... عمران نے باکس کو ہیلی کاپٹر میں موجود
طرف بڑھاتے ہوئے پوچھا۔
ٹرانسمیٹر پر جو کرنل جوشن کے آفس سے اٹھایا گیا تھا"۔
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
ہنہ۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال ہم نے اب فوری طور پر یہاں سے
کیونکہ اندر ٹرانسمیٹر پر بھی کال آ رہی ہے اور جب یہ کال اننڈ
جائے گی تو پھر لازماً کوئی نہ کوئی یہاں آئے گا"۔ عمران نے

کہا اور اچھل کر دوبارہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ باہر موجود
بھی جب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے تو عمران نے انجن سٹارٹ
چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر پہنچ کر تیزی سے واگ جزیرہ
طرف بڑھنے لگا۔

" صفدر۔ باکس کو کھول کر اس میں موجود اسلحہ باہر نکالو۔
میں ڈبلیو ڈبلیو ہنڈرڈ ریج بھی موجود ہیں اور اس کا ریموٹ
بھی۔ باقی اسلحہ بھی شاید کام آجائے۔ بہرحال اس ڈبلیو
نے واگ جزیرے کی تباہی کے لئے استعمال کرنا ہے"
نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر سمندر پر
ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

" اس کا فیول چیک کر لیا تھا ناں۔ کہیں پہلے والے ہیلی
طرح یہ بھی سمندر میں نہ جا گرے"...... اچانک جولیا نے
عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں نے چیک کر لیا ہے۔ ویسے بھی یہ کرنل جوشن کا ہیلی
ہے اس لئے اس کے فیول ٹینک فل ہیں"...... عمران
مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

" عمران صاحب۔ اس واگ جزیرے پر کہیں پہلے کی طرح
حفاظتی انتظامات نہ ہوں"...... عقب میں بیٹھے ہوئے کیپٹن
نے کہا۔

" اگر ایسا ہو گا بھی ہی تو ظاہر ہے اس کی چیکنگ کیڈو

اور یہ ہیلی کاپٹر کرنل جوشن کا ہے اس لئے اسے دیکھتے ہی
آف کر دیئے جائیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر اس
کہ وہ مزید کوئی بات کرتے اچانک ہیلی کاپٹر ٹرانسمیٹر سے
شروع ہو گئی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

ہیلو۔ میجر جوگم کالنگ فرام کیڈو۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر آن
ایک آواز سنائی دی۔

کرنل جوشن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران کے منہ سے
شن کی آواز نکلی۔

سر آپ کا ہیلی کاپٹر واگ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ میں اسے
چیک کر رہا ہو اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ
ہے ہیں یا کسی اور طرف۔ اوور"...... دوسری طرف سے
ؤدبانہ آواز سنائی دی۔

واگ جا رہا ہوں۔ میں نے وہاں ایک خاص تجربہ کرانا
...... عمران نے کرنل جوشن کی آواز میں جواب دیتے

اسر۔ پھر میں وہاں کے حفاظتی انتظامات آف کر دیتا ہوں۔
،، میجر جوگم نے جواب دیا۔

ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

سر۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عمران صاحب۔ یہ جوگم تو کہہ رہا ہے کہ وہ سکرین پر
کچھ دیکھ رہا ہے اس لئے جب ہم واگ پر ہیلی کاپٹر سے اتریں
چیک نہ کرے گا"...... صفدر نے کہا۔
"کرتا رہے۔ ہم کرنل جوشن کو بھی ہوش میں لا کر ساتھ
گے۔ پھر یہ سب کچھ نہ ہو سکے گا جبکہ تم اس دوران کسی
پر چڑھ کر ڈبلیو ڈبلیو نصب کر دینا"...... عمران نے کہا اور
اثبات میں سر ہلا دیا۔

گم کیڈو کے مشین روم میں ایک سکرین پر نظریں جمائے بیٹھا
سکرین پر نیچے سمندر اور اوپر آسمان سب کچھ نظر آ رہا تھا۔ پھر
بعد اچانک سکرین کے ایک کونے سے ایک ہیلی کاپٹر سکرین
ل ہوا تو جوگم بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے سامنے
کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین پر نظر
لے ہیلی کاپٹر کا سائز تیزی سے بڑا ہونا شروع ہو گیا اور اس کے
اس کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ ہیلی کاپٹر پر نہ صرف ریڈ آرمی
نشان موجود تھا بلکہ اس پر چیف آف ریڈ آرمی کے الفاظ
پڑھے جا رہے تھے۔
ہنہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کرنل جوشن کو ساتھ لے کر
رہے ہیں لیکن یہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ ان کا واسطہ جوگم
ہے۔ ویسے اگر میجر باٹو مجھے بتا نہ دیتا تو یہ واقعی کامیاب ہو

جاتے"..... جوگم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے کنٹرولنگ مشین کو دوبارہ آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ پھر اس
مشین کی سائیڈ میں موجود ٹرانسمیٹر پر تیزی سے فریکونسی ایڈ
کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر
اور پھر بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس کرنل جوشن اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... دوسری طرف
کرنل جوشن کی آواز سنائی دی تو جوگم بے اختیار اچھل پڑا
کرنل جوشن کا لہجہ اور آواز بالکل نارمل تھی حالانکہ اس کے خیال
مطابق چونکہ کرنل جوشن کو اغوا کر کے لے آیا جا رہا تھا اس لئے
کا لہجہ اور آواز نارمل نہیں ہونی چاہئے تھی لیکن اسی لمحے اس
میں جھماکا سا ہوا اور اسے یاد آ گیا کہ کرنل جوشن نے جب
کیا تھا تو اسے بتایا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران کسی
طور پر آواز اور لہجے کی کامیاب نقل کر لیتا ہے اور کرنل
خود ہی کنگ کا کوڈ بھی بتا دیا تھا لیکن اب کرنل جوشن
دوہرایا تھا اس لئے وہ سمجھ گیا کہ بولنے والا کرنل جوشن
وہی علی عمران ہے۔ چنانچہ اس نے بھی نارمل انداز میں
واقعی کرنل جوشن سے بات کر رہا ہو۔ عمران نے اسے بتا
جزیرے پر کوئی خاص تجربہ کرانے جا رہا ہے۔ چنانچہ جوگم
حفاظتی انتظامات ختم کرنے کی آفر کر دی تھی۔ لیکن ظاہر
تھا۔

واگ پہنچو تو سہی۔ پھر دیکھو تمہارا کیا حشر ہوتا ہے اور مجھے
کہ تم وہاں کیا تجربہ کرنے جا رہے ہو۔ وہ بھی کامیاب
گا"..... جوگم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ سکرین پر
سے ہونے لگے پھر چند لمحوں بعد سکرین پر واگ جزیرے کا
نظر ابھر آیا تو جوگم نے اسے سکرین پر پوری طرح پھیلا دیا اور
روک دیا۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ تیزی سے اٹھ کر
میز پر موجود مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کا مین
کر کے اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر تک وہ اس پر
رہا۔ پھر وہ تیزی سے واپس اس کنٹرولنگ مشین کے سامنے آ

ایک بار یہ ہیلی کاپٹر جزیرے پر اتر جائے پھر میں دیکھوں گا
زندہ واپس جاتے ہیں"..... جوگم نے ایک بار پھر
ہوئے کہا۔ اب اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔
بعد سکرین پر ہیلی کاپٹر نظر آنا شروع ہو گیا اور جوگم نے بے
بھینچ لئے۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر نیچے اتر کر رک گیا اور
سے پہلے ایک عورت باہر آئی۔ اس کے بعد مرد نکلنا
گئے۔ جوگم خاموش بیٹھا انہیں دیکھتا رہا۔ پھر اس نے
کو ہیلی کاپٹر سے باہر آتے ہوئے دیکھا۔ اس کے دونوں
عقب میں بندھے ہوئے تھے اور وہ لڑکھڑاتا ہوا چل رہا

تھا۔ اس نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کر
دیا۔ چند لمحوں بعد جب ایک ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی
کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اس
تھا کہ اب واگ جزیرے پر موجود عمران کے ہیلی کاپٹر کا
چکا ہے۔ اب وہ کسی صورت بھی اس ہیلی کاپٹر کی مدد سے
باہر نہیں جا سکتے تھے۔

"اب میں دیکھوں گا کہ یہ کیا کرتے ہیں۔ کاش ان
کرنل جوشن نہ ہوتا تو میں ان پر ایس ٹی ون فائر کر دیتا
جل کر راکھ ہو جاتے"...... جوگم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا
پیشانی پر سوچ کی لکیریں سی پھیل گئی تھیں۔ اچانک اس
میں ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایس ٹی ون کو اگر ہلکی طاقت پر فائر کیا جا
جل کر راکھ ہونے کی بجائے بے ہوش ہو جائیں گے
آدمی بھیج کر کرنل جوشن کو بچایا اور انہیں ہلاک کیا جا
اوہ۔ ویری گڈ"...... جوگم نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا
کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو
شروع کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی جزیرے پر اس طرح
پھر رہے تھے جیسے انہیں کسی خاص جگہ کی تلاش ہو اور
کہ وہ مارکوتھم ریز کے سرکٹ کا مرکز تلاش کر رہے ہیں
اندر دبا ہوا تھا تاکہ اس پر کاربن ڈال کر اس سرکٹ کو

ر میں نے ٹرانسکم کو ٹننگ کر دی ہے اس لئے اگر تم اسے
کر لو تب بھی تم اسے آف نہ کر سکو گے اور ویسے بھی تم
بے ہوش ہو جاؤ گے"...... جوگم نے خود کلامی کے انداز میں
کے ساتھ ہی اس نے ایک بٹن دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی
سرخ رنگ کا ایک بلب تیزی سے جلا اور پھر بجھ گیا۔ اسی
نے سکرین پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو زمین پر اس
ہوئے دیکھا جیسے ان کے جسموں سے اچانک روح نکل
وہ زمین پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے اور مشین روم
حلق سے نکلنے والے قہقہے سے گونج اٹھا۔ اس نے جلدی سے
مشین کو آف کیا اور پھر ٹرانسمیٹر پر ایک فریکونسی
کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ میجر جوگم کالنگ۔ میجر فومانچو۔ اوور"...... جوگم نے
دیتے ہوئے کہا۔

"میجر فومانچو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد جزیرے
حصے پر موجود ریڈ آرمی کے انچارج میجر فومانچو کی آواز سنائی
فومانچو پہلے کیپٹن تھا لیکن جوشن نے اسے میجر کے عہدے
کر کیڈو جزیرے پر ریڈ آرمی کے حفاظتی دستے کا انچارج بنا

فومانچو۔ واگ جزیرے پر پاکیشیائی ایجنٹ چیف کرنل
ہیلی کاپٹر میں کرنل جوشن کو اغوا کر کے لے آئے ہیں۔

میں نے ان سب کو بے ہوش کر دیا ہے۔ کرنل جوشن کی
میں انہیں ہلاک نہ کر سکتا تھا ورنہ کرنل جوشن بھی ساتھ
ہو جاتے۔ بہرحال اب وہ وہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔
لے کر جاؤ اور وہاں سے کرنل جوشن کو اٹھا کر لے آؤ۔ اوور
نے کہا۔

"ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا کرنا ہے۔ کیا انہیں ہلاک
جائے۔ اوور"...... میجر فومانچو نے کہا۔

"میں نے ہیلی کاپٹر کی مشینری جام کر دی ہے اس لئے
وہاں سے کہیں جا نہیں سکتے اور کرنل جوشن کے وہاں
جانے کے بعد میں انہیں آسانی سے ہلاک کر سکتا ہوں اور
ہوں کہ یہ کام کرنل جوشن کے سامنے بلکہ ان کے ہاتھوں
تاکہ کرنل جوشن کو یقین آجائے کہ واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک
چکے ہیں اس لئے تم انہیں وہیں اسی حالت میں پڑے رہنے دو
کرنل جوشن یہاں آجائیں گے تو میں انہیں ہوش میں لا
پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کروں گا۔ اوور"...... جوگم نے کہا

"یس سر۔ جیسے آپ کا حکم۔ اوور"...... میجر فومانچو نے کہا۔

"جلدی کرو۔ جلدی جاؤ۔ میں سکرین پر تمہیں چیک کرتا
لیکن ہر طرح سے محتاط رہنا۔ اوور اینڈ آل"...... جوگم نے
ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک بار پھر کنٹرولنگ مشین
سکرین آن کر دی۔ سکرین پر عمران اور اس کے ساتھی

ہوئے تھے۔ کرنل جوشن بھی ان میں شامل تھا۔ وہ
دیکھتا رہا۔ پھر اس نے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا
دیا تو سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے۔ چند لمحوں بعد جب
سکرین پر ابھرا تو سمندر میں ایک لانچ تیزی سے چلتی ہوئی
لانچ پر میجر فومانچو کے ساتھ چار مسلح افراد موجود تھے۔
ساتھ ناب گھما گھما کر لانچ کو سکرین پر فکسڈ کرنے لگا اور
انچ واگ جزیرے کے قریب پہنچ گئی تو اس نے ایک بار پھر
کا منظر سکرین پر فکسڈ کر دیا۔ چند لمحوں بعد میجر فومانچو
کے ساتھ جزیرے پر نظر آیا۔ وہ سب بڑے محتاط انداز
کو بڑھتے چلے جا رہے تھے جس طرح عمران اور اس کے
ہوش پڑے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ وہاں پہنچ گئے۔
کے تینوں ساتھیوں نے جھک کر کرنل جوشن کو اٹھایا اور
ندھے پر لادے تیزی سے مڑے اور واپس لانچ کی طرف
وگم نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے خطرہ
یں یہ پراسرار لوگ اچانک حرکت میں نہ آجائیں لیکن وہ
وش پڑے ہوئے تھے۔ اس نے لانچ کو ایک بار پھر فوکس
کر دیا اور پھر جب لانچ کیڈو جزیرے پر پہنچ گئی تو اس نے
کی اور اٹھ کر مشین روم کا راستہ کھولنے کے لئے ایک
طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد میجر فومانچو اپنے تینوں
ساتھ مشین روم میں پہنچ گیا۔ کرنل جوشن اسی طرح

بے ہوشی کے عالم میں دو آدمیوں کے کندھوں پر لدا ہوا تھا
کے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھ کھول دیئے گئے تھے۔
"انہیں یہاں کاؤچ پر لٹا دو اور تم جاؤ"...... جوگم نے
کے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔
"میجر جوگم ایک آدمی ان سے علیحدہ درختوں کے جھنڈ
بے ہوش پڑا ہوا تھا"...... میجر فومانچو نے کہا۔
"پڑا رہے۔ اب یہ کسی صورت نہیں بچ سکتے"
مسکراتے ہوئے کہا اور میجر فومانچو سلام کر کے مڑا اور
ساتھیوں سمیت مشین روم سے باہر چلا گیا تو جوگم نے
مشین روم کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ سائیڈ کمرے کی طرف
تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی
جس کی سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی۔ اس نے سوئی پر سے
کیپ اتاری اور پھر سوئی اس نے کاؤچ پر بے ہوش پڑے
کرنل جوشن کے بازو میں اتار دی۔ سرنج میں موجود
محلول تیزی سے کرنل جوشن کے جسم میں غائب ہونا شروع
جب سرنج خالی ہو گئی تو اس نے سوئی کھینچی اور پھر
نے سائیڈ پر پڑے ہوئے ڈسٹ بن میں اچھال دی۔
سے واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل
دس منٹ بعد ہوش آئے گا اس لئے وہ اطمینان سے بیٹھا
پھر واقعی دس منٹ بعد کرنل جوشن کے جسم میں حرکت

ہونے شروع ہو گئے اور چند لمحوں بعد کرنل جوشن کی آنکھیں
ئیں لیکن اس کی آنکھوں میں دھند چھائی ہوئی تھی۔
رنل صاحب۔ میں میجر جوگم ہوں"...... میجر جوگم نے کہا تو
وشن کے جسم کو ایک جھٹکا لگا اور وہ کاؤچ سے نیچے گرنے لگا
جوگم نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے سنبھالا اور پھر اٹھا کر بٹھا

تم میجر جوگم۔ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"۔
وشن نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے
کہا۔
جزیرے کیڈو کے مشین روم میں ہیں کرنل صاحب"۔
کہا اور دوبارہ اپنی کرسی پر جا بیٹھا۔
یرہ کیڈو کے مشین روم میں۔ اوہ۔ اوہ۔ مگر میں تو واگ
پر تھا۔ ان شیطانوں کے قبضے میں"...... کرنل جوشن نے
یرت بھرے لہجے میں کہا۔
سر۔ اور آپ کی وجہ سے میں انہیں ہلاک نہیں کر سکا تھا
یں میں نے بے ہوش کر دیا ہے اور آپ بھی ساتھ ہی بے
گئے تو میں نے یہاں سے میجر فومانچو کو لانچ پر بھیجا۔ وہ آپ
سے اٹھا کر یہاں لے آیا ہے اور اب میں نے آپ کو ہوش
"...... میجر جوگم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اوہ۔ میجر جوگم تم نے واقعی کارنامہ

سرانجام دیا ہے۔ وہ شیطان کیا واقعی ہلاک کر دیئے گئے ہیں
جوشن نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔
" ابھی وہ بے ہوش پڑے ہیں سر کیونکہ میں چاہتا تھا
انہیں آپ کے ہاتھوں ہلاک کراؤں "...... میجر جوگم نے جوا
" اوہ۔ جلدی کرو۔ کہاں ہیں وہ۔ اوہ۔ جلدی کرو۔ وہ
نہیں ہیں شیطان ہیں۔ انہیں جلدی ہلاک ہو جانا چاہئے "
جوشن نے اچھلتے ہوئے کہا۔
" آپ بے فکر رہیں۔ اب وہ ہوش میں نہ آسکیں گے
جوگم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین آن کر دی
لمحوں بعد سکرین پر جھماکے سے واگ جزیرے کا منظر ابھر آیا
دوسرے لمحے نہ صرف کرنل جوشن بلکہ میجر جوگم بھی بے اختیار
پڑا کیونکہ سکرین پر عمران اور اس کے ساتھی درختوں کے نیچے
اندر بیٹھے ہوئے نظر آرہے تھے۔ وہ سب ہوش میں تھے۔
" کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہوش میں آگئے۔ ایسا ہونا تو …
ہے "...... میجر جوگم نے کہا۔
" دیکھا تم نے۔ یہ انسان نہیں شیطان ہیں۔ تم نے انہیں
ہلاک کر دینا تھا۔ اب کیا ہو گا۔ یہ تو مار کو تھم ریز کا سرکٹ
کے واگ جزیرے کو تباہ کر دیں گے۔ میں نے دیکھا ہے کہ
پاس ڈبلیو ڈبلیو موجود ہے "...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر
اختیار اچھل پڑا۔

ڈبلیو۔ اوہ تو یہ اسی لئے خود بخود ہوش میں آگئے ہیں۔ مجھے
علم نہ تھا ورنہ میں واقعی میجر فومانچو کے ذریعے ہی انہیں
دیتا "...... میجر جوگم نے کہا۔
مطلب۔ ڈبلیو ڈبلیو سے یہ کیسے ہوش میں آ سکتے ہیں "۔
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
انہیں ایس ٹی ون کو ہلکی طاقت میں چارج کر کے ایس
کے ذریعے بے ہوش کیا تھا کیونکہ اگر میں انہیں فل چارج
پھر یہ سب تو جل کر راکھ ہو جاتے لیکن اس کے ساتھ ساتھ
اس لئے میں نے ہلکی طاقت پر اسے چارج کیا اور آپ
سب بے ہوش ہو گئے۔ ڈبلیو ڈبلیو اگر چارج نہ بھی ہو تب
کرازم ریز نکلتی رہتی ہیں جو ویسے تو بے ضرر ہوتی ہیں
ٹی ون ریز کے اثرات کو بہرحال ختم کر دیتی ہیں۔ چونکہ
ڈبلیو ڈبلیو تھا اس لئے اس سے نکلنے والی ریز نے ان پر اثر
ہوش میں آگئے "...... میجر جوگم نے تفصیل سے جواب
کہا۔
تو پھر اب کیا ہو گا "...... کرنل جوشن نے بے چین ہو کر

میں نے آپ کے ہیلی کاپٹر کی مشینری جام کر دی ہے اس
وہاں سے نکل ہی نہیں سکتے اور ایس ٹی ون کو اب میں
چارج کر دوں گا "...... میجر جوگم نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر جلدی کرو۔ فوراً انہیں ہلاک
کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے تیزی سے کنٹرولنگ
آپریٹ کرنا شروع کر دیا جبکہ کرنل جوشن کی نظریں
ہوئی تھیں جہاں عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک در
جھنڈ میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"یہ وہاں کیوں بیٹھے ہیں۔ کیا کر رہے ہیں" ......
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کون سر" ...... میجر جوگم نے چونک کر پوچھا۔

"یہ شیطان۔ یہ اس جھنڈ میں کیوں اس طرح اطمینان
ہوئے ہیں" ...... کرنل جوشن نے کہا۔

"اوہ سر۔ میں اس کی وجہ جانتا ہوں۔ ایس ٹی ون کے
کے جسموں پر ابھی تک موجود ہیں۔ یہ اثرات دور ہونے
وقت لیتے ہیں اور جب تک یہ اثرات پوری طرح ختم نہیں
یہ لوگ تیزی سے حرکت نہ کر سکیں گے اس لئے یہ وہاں
ہیں" ...... میجر جوگم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر ٹھیک ہے" ...... کرنل
اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لیجئے سر۔ ایس ٹی ون اپنے فل پاور میں چارج ہونے
تیار ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ ان لوگوں کا خاتمہ آپ
سے ہو" ...... میجر جوگم نے خوشامدانہ لہجے میں کہا اور ا

ی سے اٹھ کر ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

وہ ہاں۔ واقعی انہوں نے مجھے اور ریڈ آرمی کو نیچا دکھا دیا
...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر میجر
جگہ اس کی کرسی پر بیٹھ گیا۔

یہ سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیں سر" ...... میجر جوگم نے
پر ایک سرخ رنگ کے بٹن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

لیا ان سے مرنے سے پہلے بات ہو سکتی ہے" ...... اچانک
وشن نے کہا۔

سر۔ کیونکہ ٹرانسمیٹر ہیلی کاپٹر میں ہے اور ہیلی کاپٹر کی مشینری
...... میجر جوگم نے کہا۔

۔ان کے پاس میرے والا علیحدہ ٹرانسمیٹر بھی موجود ہے" ۔
وشن نے کہا۔

تو اس پر انہیں کال کیا جا سکتا ہے لیکن سر۔ میرا خیال ہے
ان کا خاتمہ ہی کر دیں تو زیادہ بہتر ہے" ...... میجر جوگم نے

ٹھیک ہے۔ اب واقعی انہیں مزید کوئی مہلت نہیں ملنی
...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سرخ
بٹن پریس کر دیا۔ مشین سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی
لمحوں بعد ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین بھی آف ہو

" یہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ سکرین کیوں آف ہو گئی ہے"...... کرنل
جوشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" میں دیکھتا ہوں سر"...... میجر جوگم نے کہا اور تیزی سے
مشین کی طرف بڑھ گیا جس کی سکرین پر منظر نظر آ رہے تھے۔
نے مشین کے نیچے مختلف بٹن پریس کئے تو سکرین ایک بار پھر ایا
جھماکے سے روشن ہو گئی لیکن اس پر مسلسل جھماکے ہو رہے تھے۔
" کیا ہوا تھا"...... کرنل جوشن نے پوچھا۔
" سر۔ ایس ٹی ون کے فل چارج ہونے کی وجہ سے مشین کی با
پر اثرات پڑے ہیں جو ابھی دور ہو جائیں گے"...... میجر جوگم نے
اور کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد سکرین ا
جھماکے سے دوبارہ پہلے والا منظر نمودار ہو گیا اور پھر وہ دونوں
اختیار خوشی سے اچھل پڑے کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی زمین
ساکت پڑے ہوئے تھے۔
" مبارک ہو سر۔ دشمن ایجنٹ ہلاک ہو گئے ہیں"...... میجر
نے کہا۔
" لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ یہ جل کر راکھ ہو جائیں گے
کرنل جوشن نے قدرے مشکوک لہجے میں کہا۔
" ایسا ہی ہوتا سر۔ لیکن چونکہ ان کو بے ہوش کرنے کی وا
سے پہلے ایس ٹی ون کو چارج کیا گیا تھا اس لئے اس کی پاور استعما
ہو جانے کی وجہ سے اب کم ہو گئی ہے۔ بہرحال یہ ہلاک

.. میجر جوگم نے جواب دیا۔
انہیں ٹرانسمیٹر پر کال کرو۔ میں پوری تسلی کرنا چاہتا
... کرنل جوشن نے کہا۔
سر"...... میجر جوگم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
پر کرنل جوشن کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس
دیا۔
ہیلو۔ میجر جوگم کالنگ۔ اوور"...... میجر جوگم نے بار بار
ہوئے کہا لیکن دوسری طرف سے کال اٹنڈ ہی نہ کی جا رہی

کر دو۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ یہ واقعی ہلاک ہو چکے
شو"...... تم نے ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ تمہیں نہ
کا خصوصی انعام دیا جائے گا بلکہ میں تمہیں ریڈ آرمی کا
، بنا دوں گا"...... کرنل جوشن نے انتہائی مسرت بھرے
کہا تو میجر جوگم کے چہرے پر بھی انتہائی مسرت کے تاثرات
ظاہر ہے ریڈ آرمی کا سیکنڈ چیف بن جانے کا تو اسے تصور.

یو سر"...... میجر جوگم نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اٹھتے
اور پھر اس نے باقاعدہ کرنل جوشن کو فوجی سیلوٹ کیا اور
نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہیلی کاپٹر تیزی سے واگ جزیرے کی طرف اڑا چلا جا رہا
عمران کے کہنے پر کرنل جوشن کو ہوش میں لایا جا رہا تھا اور
ٹائیگر سرانجام دے رہا تھا کیونکہ وہ مارکیٹ سے بے ہوش ا
دالی گیس کا توڑ بھی خرید لایا تھا۔ یہ ایک لمبی گردن والی بوتل
اور ٹائیگر نے اس بوتل کا ڈھکن ہٹا کر بوتل کا دہانہ بے ہوش پ
ہوئے کرنل جوشن کی ناک سے لگایا ہوا تھا۔ عمران کی ہدا
ٹائیگر نے اسے ہوش میں لانے سے پہلے اس کے دونوں ہاتھ
میں کر کے اپنی بیلٹ سے باندھ دیئے تھے۔

" یہ مارکوتھم ریز کے سرکٹ کا مرکز کیا ہوتا ہے"۔
جولیا نے پوچھا۔

" مارکوتھم ریز نظر نہیں آتیں لیکن سرکٹ بناتے ہوئے
ریز کسی جگہ آپس میں ملتی ہیں تو وہاں جوڑ پر ان کا رنگ نیلا

یہ نظر آنے لگ جاتی ہیں لیکن پھر بھی انہیں غور سے دیکھنا
"...... عمران نے جواب دیا۔

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس کا مرکز سمندر کی تہہ میں
"...... جولیا نے کہا۔

یہ پانی میں نہیں ملتیں۔ لازماً خشکی پر ملتی ہیں اس لئے
یہ مرکز واگ جزیرے کے اوپر ہی ہو گا"...... عمران نے
اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے کرنل جوشن کی
وئی آواز سنائی دی۔

یہ میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب"...... اچانک کرنل جوشن
حیرت بھری آواز سنائی دی۔

اپنے سرکاری ہیلی کاپٹر میں ہو کرنل جوشن اور ہم تمہیں اپنے
جزیرے پر لئے جا رہے ہیں تاکہ تم اپنی آنکھوں سے اس
دیکھ سکو"...... عمران نے جواب دیا۔

اوہ۔ کیا مطلب۔ میں تو سیکشن ہیڈ کوارٹر کے آفس میں
لوگ فرار ہو گئے تھے۔ پھر"...... کرنل جوشن نے اٹھ کر
ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن ہاتھ عقب میں
نے اور ہیلی کاپٹر کی پرواز کی وجہ سے وہ ایسا نہ کر سکا تھا۔

تمہارے بغیر کیسے فرار ہو سکتے تھے کرنل جوشن اس لئے
ہیلی کاپٹر پر سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچے تو ہم بھی وہاں پہنچ گئے۔
۔ اب تم اور ہم اکٹھے واگ جا رہے ہیں"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے سیکشن ہیڈ کوارٹر" باہ
ہے"...... کرنل جوشن نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ ہمیں کیا ضرورت ہے باچان حکومت کے کس
ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کی۔ حتیٰ کہ میں نے تو وہاں موجود تمہارے
علاوہ اکلوتے باچانی کو بھی ہلاک نہیں کیا بلکہ صرف بے ہوش
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اکلوتے باچانی کو۔ کیا مطلب۔ کون سا اکلوتا باچانی
جوشن نے اور زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مجھے اس کا نام تو معلوم نہیں۔ بہرحال سیکشن ہیڈ
اس بڑے کمرے میں جہاں مشینیں نصب ہیں وہاں وہ اکیلا
بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ تم اپنے آفس میں تھے اور کوئی آدمی
موجود نہ تھا۔ میرے ساتھی تو اسے ہلاک کرنا چاہتے تھے لیکن ا
ہماری لڑائی باچان حکومت یا اس کے آدمیوں سے نہ تھی
میں نے انہیں روک دیا۔ البتہ مجھے اس کا نام جاننے کی شدید
ضرور ہے۔ اگر میرے پاس وقت ہوتا تو میں ضرور اسے ہوش
کر اس سے اس کا نام پوچھ لیتا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے

" اوہ۔ اوہ۔ تمہارا مطلب ماسٹر سکاٹا سے ہے۔ وہی اب
انچارج تھا"...... کرنل جوشن نے کہا تو عمران بے اختیار چو

" ماسٹر سکاٹا۔ کیا یہ وہی ماسٹر سکاٹا ہے جسے مارشل آرٹ

ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

۔ یہ وہی ماسٹر سکاٹا ہے۔ یہ ریڈ آرمی کے سپیشل سیکشن
کرتا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس کی لڑائی تم سے ہوئی تھی۔
کہا تھا کہ اس نے تمہیں دیوار سے مار کر ہلاک کر دیا ہے
بچ گئے تھے"...... اس بار کرنل جوشن نے سنبھلے ہوئے لہجے
یکن کرنل جوشن کی بات سن کر عمران کے ساتھی بے اختیار
کیونکہ کرنل جوشن نے جو کچھ بتایا تھا اس کے مطابق
دلڑائی میں شکست دینے والے کا نام ماسٹر سکاٹا تھا۔

نے اسے پہچان تو لیا تھا لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہی
اٹا ہے۔ بہرحال شکر ہے کہ وہ زندہ بچ گیا ہے"۔ عمران نے
ہوئے کہا۔

مطلب۔ تم شکر کیوں ادا کر رہے ہو"...... کرنل جوشن

لئے کہ میں اسے اپنا استاد بنا سکوں"...... عمران نے

کسی کو شاگرد نہیں بناتا البتہ وہ تم سے لڑنا زیادہ پسند
"...... کرنل جوشن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

تو وقت آنے پر دیکھا جائے گا کہ کیا ہوتا ہے کیا نہیں"۔
کہا لیکن کرنل جوشن نے کوئی جواب نہ دیا۔ ہیلی کاپٹر اب
ے پر پہنچ چکا تھا۔

"صفدر تمہیں معلوم ہے کہ تم نے ڈبلیو ڈبلیو کا کیا کر
عمران نے ہیلی کاپٹر کو جزیرے پر اتارتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ مجھے معلوم ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔
"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ ڈبلیو ڈبلیو تم نے کہاں سے حاصل
اوہ۔ اس سے تو واگ جزیرہ مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا"
جوشن نے کہا۔
"یہ تمہارے سپیشل سیکشن ہیڈ کوارٹر کے اسلحہ خانے میں
تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
نے ہیلی کاپٹر کو جزیرے پر اتار کر اس کا انجن بند کر دیا۔
"وہ سیاہ تھیلا بھی ساتھ لے لینا تنویر"...... عمران نے
بیٹھے ہوئے تنویر سے کہا۔
"لے آؤں گا"...... تنویر نے جواب دیا اور پھر عمران
سے نیچے اتر آیا جبکہ جولیا اس سے پہلے ہی نیچے اتر چکی تھی۔
ایک کر کے سارے ساتھی نیچے آ گئے۔ سب سے آخر میں
کرنل جوشن کو بھی نیچے اتار لایا۔ صفدر تیزی سے مڑ کر
موجود درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ عمران
ساتھیوں سمیت جزیرے پر گھومنے لگا۔ اس کی تیز نظریں
جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ باقی ساتھی بھی غور سے زمین
ہوئے آگے چل رہے تھے۔ چونکہ عمران نے انہیں بتا
کہ تھم ریز کا مرکز نیلے رنگ میں نظر آئے گا اس لئے وہ

ہی تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ کرنل جوشن کو بھی انہوں نے
رکھا ہوا تھا کہ اچانک ایک جگہ پر عمران رک گیا۔
"واقعی یہاں یہ نیلا رنگ نظر آ رہا ہے"...... جولیا نے کہا اور
نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے۔
ر ایک جگہ ہلکا سا نیلا رنگ چمکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔
یک چھوٹے سے بٹن جتنا تھا اور رنگ اس قدر ہلکا تھا کہ
سے ہی نظر آ سکتا تھا۔
ڑی جلا کر کوئلہ بنانا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور
بات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے لائٹر
کر ایک بڑی سی سوکھی لکڑی اس پر ڈال دی۔ تھوڑی دیر
جل گئی تو عمران نے چشمے سے پانی چلوؤں میں بھر کر
تھوڑی دیر بعد لکڑی کوئلہ میں تبدیل ہو چکی تھی۔ عمران
اور پھر وہ سب واپس اس مارکو تھم ریز کے مرکز پر پہنچ
جوشن بھی ان کے ساتھ تھا لیکن وہ خاموش رہا تھا۔
ئلے کو زمین پر رکھا اور پھر بوٹ کی ایڑی سے اسے پیسنا
کوئلہ ٹوٹ کر آہستہ آہستہ برادے میں تبدیل ہوتا چلا
نے اس پسے ہوئے کوئلے کی ڈھیری میں سے کوئلہ اٹھایا
ر پر ڈال دیا لیکن کوئلہ پڑنے کے باوجود وہ نیلا رنگ
تھا اور ظاہر ہے اس کا مطلب تھا کہ مارکو تھم ریز کا مرکز

" یہ کیا ہوا۔ یہ سرکٹ تو ختم نہیں ہوا۔ کیا اس ڈاکٹر ذا
تحقیق غلط ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو
کرنل جوشن کا قہقہہ گونج اٹھا اور عمران سمیت سب اس کی
گئے۔

"کیا ہوا"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
" تم چاہے دنیا بھر کا کوئلہ پیس کر اس پر ڈال دو یہ
نہیں ہو سکتا کیونکہ میجر جوگم نے پہلے ہی اس کا انتظام کر
اس نے اس پر کوئی خاص کوٹنگ کر دی ہے"...... کرنل
طنزیہ لہجے میں کہا۔
"لیکن میجر جوگم کو کیسے معلوم ہوا کہ ہم اس پر پسا ہو
چاہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔
" تم نے پاکیشیا میں سائنس دان سرداور سے فون
چیت کی تھی اس کی ٹیپ میں نے سنی تھی اور میں نے ڈا
جوگم سے بات کی تھی۔ میجر جوگم سائنس دان بھی ہے
کہ وہ اس سرکٹ پر ایسی کوٹنگ کر دے گا کہ یہ ترکیب
ہو سکے گی اور دیکھ لو ہوا بھی ایسے ہی"...... کرنل جوشن
عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
" ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ وہ لے آؤ ٹائیگر
نے کہا تو ٹائیگر واپس مڑ گیا لیکن ٹائیگر ابھی ہیلی کاپٹر کی
ہی تھا کہ اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے

غائب ہوتی جا رہی ہو۔
کیا ہو رہا ہے"...... اسی لمحے عمران کے کانوں میں اپنے
کی حیرت بھری آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی اس
تاریکی سی چھا گئی۔ پھر جس طرح انتہائی تاریکی میں روشنی
چمکتا ہے اس طرح عمران کے ذہن پر بھی روشنی کا ایک
ہوا اور پھر یہ نقطہ آہستہ آہستہ پھیلتا چلا گیا اور عمران کی
جھٹکے سے کھل گئیں۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی
لیکن اسے محسوس ہوا کہ اس کے اٹھنے کی رفتار بے حد
لیکن بہرحال وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا
مارے ساتھی اس کے قریب ہی زمین پر پڑے ہوئے تھے
کے جسموں میں ہلکی ہلکی حرکت ہو رہی تھی۔ اس کا
وہ بھی اسی کی طرح ہوش میں آ رہے ہیں۔ عمران آہستہ
کھڑا ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس
تھی ہوش میں آ گئے لیکن اسی لمحے عمران یہ دیکھ کر بے
ڈا کہ کرنل جوشن وہاں موجود نہ تھا۔
یہ کرنل جوشن کہاں گیا"...... عمران نے انتہائی
لہجے میں کہا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا لیکن وہاں دور دور
ن کا نام و نشان موجود نہ تھا۔ اس کے ساتھی بھی
اور پھر وہ بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔
بات ہے۔ یہاں آ کر کوئی کرنل جوشن کو لے گیا

ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اس
ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔
"کیا۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ کرنل جوشن تو یہاں موجود
تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں۔ یہ دیکھو قدموں کے تازہ نشانات۔ اس کا مطلب
ہماری بے ہوشی کے دوران یہاں کچھ لوگ آئے اور کرنل
ساتھ لے گئے"...... عمران نے ایک طرف اشارہ کرتے ہو
"لیکن کون لوگ۔ اور وہ یہاں کس طرح پہنچے
اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یہ یقیناً اس میجر جوگم کی ہی کارگزاری ہے اس نے
ہمیں بے ہوش کیا اور پھر کیڈو جزیرے سے لانچ پر آدمی
سے کرنل جوشن کو لے گئے۔ کرنل جوشن یقیناً اب
پہنچ چکا ہو گا"...... عمران نے کہا۔
"لیکن وہ ہمیں بھی تو یہاں ہلاک کر سکتے تھے مگر ایسا
اس بار جولیا نے کہا۔
"ہاں۔ کر تو سکتے تھے بلکہ انتہائی آسانی سے کر سکتے
نہیں ہوا تو لازماً اس کی بھی کوئی نہ کوئی وجہ ہو گی۔
شدید پیاس محسوس ہو رہی ہے۔ درختوں کے جھنڈ
وہاں چلتے ہیں پھر اس پوائنٹ پر غور کریں گے"......
"صفدر بھی وہاں موجود ہو گا۔ نجانے اسے

...... جولیا نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے مڑ کر درختوں کے
کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ سب اس طرح چل رہے تھے جیسے
تھکے ہوئے لوگ چلتے ہیں۔ جب وہ درختوں کے جھنڈ کے
پہنچے تو وہاں ایک درخت کے تنے سے پشت لگائے صفدر بیٹھا
لیکن اس کی حالت بھی ان جیسی ہی نظر آ رہی تھی۔ عمران اور
ساتھیوں کو دیکھ کر صفدر نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی
کی اور پھر وہ درخت کا سہارا لے کر کھڑا ہو گیا۔
"عمران صاحب۔ یہ کیا ہوا تھا۔ میں اچانک بے ہوش ہو گیا
...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ہاں کوئی ایسا ہتھیار موجود ہے جسے کیڈو سے چارج کیا گیا ہے
بے ہوش ہو گئے تھے"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے
وہ رکنے کی بجائے جھنڈ کے اندر موجود چشمے کی طرف بڑھنے

"کرنل جوشن۔ وہ کہاں ہے"...... صفدر نے بھی عمران اور
کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔
نہیں آتا کہ یہاں ہماری بے ہوشی کے دوران کیا ہوا ہے۔
نشانات تو بتا رہے ہیں کہ کچھ لوگ آئے ہیں اور کرنل
اٹھا کر لے گئے لیکن انہوں نے ہمیں ہلاک کیوں نہیں کیا
انتہائی آسانی سے ایسا کر سکتے تھے"...... عمران نے چشمے پر
کے کنارے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"واقعی حیرت انگیز بات ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر وہ
باری باری چشمے سے چلو بھر بھر کر پانی پینے میں مصروف ہو گئے۔ پانی
پینے سے ان کے جسموں میں توانائی پہلے کی نسبت کافی بڑھ گئی لیکن
اس کے باوجود وہ اپنی اصل حالت میں نہیں آسکے تھے۔
"ٹائیگر"...... عمران نے وہیں چشمے کے ساتھ ہی بیٹھتے
کہا۔
"یس باس"...... ٹائیگر نے کہا۔
"جا کر چیک کرو کہ ہیلی کاپٹر کی مشینری درست حالت میں
نہیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔
"اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ انہوں نے
خراب کر دی ہو گی۔ لیکن کیوں"...... جولیا نے حیرت بھرے
میں کہا۔
"ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں سسکا سسکا کر مارنا چاہتے ہوں
یہاں سے واپسی کا اس ہیلی کاپٹر کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں
یہاں سوائے اس چشمے کے پانی کے کھانے کا اور کوئی سامان
ہے"...... عمران نے جواب دیا اور سب ساتھیوں نے اثبات
ہلا دیئے۔
"اب اس مار کو تھم ریز کے سرکٹ کا کیا ہو گا۔ کرنل
مطابق تو اس پر کوئی خاص کوٹنگ کر دی گئی ہے"
خاموش رہنے کے بعد جولیا نے کہا۔

تو کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ صفدر وہ ڈبلیو ڈبلیو
...... عمران نے جولیا کو جواب دینے کے ساتھ ساتھ صفدر
ہو کر کہا۔
نے ایک درخت کے کھوکھلے تنے کے اندر نصب کر دیا
نصب کر کے میں آپ کی طرف آ ہی رہا تھا کہ جھنڈ کے
ے پر پہنچتے ہی اچانک بے ہوش ہو گیا"...... صفدر نے
ہوئے کہا۔
ہیلی کاپٹر کی مشینری تو درست حالت میں ہے لیکن اسے
لیا ہے"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے واپس آتے ہوئے
ہاتھ میں البتہ ٹرانسمیٹر موجود تھا جو عمران کرنل جوشن
اٹھا لایا تھا۔
یرا خیال درست نکلا ہے"...... عمران نے کہا۔
کیا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔
صاحب۔ آپ نے یہاں کسی آلے یا ہتھیار کی بات کی
یوں نہ تلاش کیا جائے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے

ارج ہو کر ختم ہو چکا ہو گا۔ اب اس میں کیا ملے گا"۔
اب دیا۔
انسمیٹر پر کیوں نہ جوگم سے بات کی جائے"...... صفدر

"کیا بات کریں۔ تم بتاؤ۔ کرنل جوشن ہمارے پاس
تھا وہ بھی ہاتھ سے گیا۔ اب تو ایک ہی حل ہے کہ ہم بھی
جائیں اور وہاں سے ڈی کوٹنگ کا سامان لے کر دوبارہ یہاں
بار کو تھم ریز کا سرکٹ ختم کر کے اس بار کو تھم ریز کے
جان چھڑائیں اور پھر ڈبلیو ڈبلیو کی مدد سے واگ جزیرے کو
اپنا مشن مکمل کریں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ سب کس طرح ہو گا۔ ہیلی کاپٹر کی مشینری
ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ کم از کم ناشتہ تو ہو جائے گا"...
مسکراتے ہوئے کہا تو سب ساتھی اس طرح چونک
دیکھنے لگے جیسے انہیں یقین ہو گیا ہو کہ دباؤ کی وجہ سے
توازن درست نہ رہا ہو۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ ناشتے کا کیا مطلب"...... جولیا
بھرے لہجے میں کہا۔

"جام ناشتے میں ہی استعمال ہوتا ہے"...... عمران
سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اچھی بھلی بات کرتے کرتے نجانے تمہارا ذہن
ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اگر ہم اس انداز میں بیٹھے سوچتے رہے اور مشورے
رہے تو میرے ساتھ ساتھ تم سب کے ذہن بھی پلٹ جا

نے جواب دیا۔

مران صاحب۔ آپ اس جام مشینری کو حرکت میں نہیں لا
اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

جنگ عظیم کے کسی کباڑیئے سے سٹارٹنگ راڈ ڈھونڈ کر
گا"...... عمران نے جواب دیا تو ایک بار پھر سب بے
پڑے۔

ارٹنگ راڈ۔ کیا مطلب۔ یہ آخر تمہیں ہو کیا گیا ہے۔ کیا
دماغ پر اثرات تو نہیں ہو گئے"...... جولیا نے اس بار
بھرے لہجے میں کہا۔

دور کی کاریں اور بسیں سٹارٹ کرنے کے لئے ایک
راڈ ہوا کرتا تھا جسے کار کے سامنے ایک سوراخ میں ڈال کر
گھمایا جاتا تھا جس سے انجن سٹارٹ ہو جاتا تھا۔ بڑا دلچسپ
کرتا تھا۔ اب تو بیٹری کی مدد سے کاریں سٹارٹ ہو جاتی
رحال جام مشینری کو حرکت میں لانے کے لئے ایسے ہی کسی
ضرورت ہے اور ایسا راڈ ظاہر ہے کسی کباڑیئے سے ہی مل سکتا
ذشتہ جنگ عظیم کے دور کا سامان لئے بیٹھا ہو"۔ عمران نے
تے ہوئے وضاحت کی تو سب ساتھی ایک بار پھر بے اختیار

اگر آپ اجازت دیں تو میں ہیلی کاپٹر کی مشینری پر کام
...... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا تم اس کی مشینری کو سمجھتے ہو"...... عمران نے چونک پوچھا۔

"باس۔ میں نے جو اندازہ لگایا ہے اس کے مطابق مشینری ٹرانکو ریز کے ذریعے جام کیا گیا ہے اور ٹرانکو ریز کی یہ خاصیت ہے کہ وہ کسی ایک جگہ جمع ہو جاتی ہیں اگر اس جگہ کو ہٹا دیا تو ان کے اثرات بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ اب میں دیکھوں گا کہ مشینری میں کہاں جمع ہوئی ہیں اگر اس پرزے کے بغیر ہیلی حرکت میں آ سکتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ کچھ اور سوچنا پڑے" ٹائیگر نے وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے اندازہ ہوا ہے کہ ٹرانکو ریز استعمال کی گئی ہیں" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ پوری مشینری پر ہلکے زرد رنگ کی تہہ نظر آ رہی ہے یہ ٹرانکو ریز کی مخصوص نشانی ہے"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا خیال ٹھیک ہے لیکن پھر چیک کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ٹرانکو ریز کسی بھی ایسی مشینری میں ہمیشہ پٹرول میں اکٹھی ہوتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر تو اسے حرکت میں نہیں لایا جا سکتا"...... صفدر نے بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تقریباً ایک یا دو گھنٹے بعد ٹرانکو ریز کے اثرات خود

ئیں گے۔ پٹرول سے نکلنے والی مخصوص گیس اس کے
کر دیتی ہے اس لئے ہمیں انتظار کرنا ہو گا۔ پھر یہ مشینری
لت میں آجائے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

باس۔ اگر انہوں نے ایک بار پھر اس پر ٹرانکو ریز فائر کر
"...... ٹائیگر نے کہا۔

یہ ریز جس پر ایک بار فائر ہو جائیں دوبارہ اس پر فائر
سکتیں"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ
میان مزید کوئی بات ہوتی اچانک درختوں کے جھنڈ کے
یان میں واقع ایک اونچے درخت پر سے یکلخت سیٹی کی تیز
دی اور اس کے ساتھ ہی ایسی چمک ابھری جیسے بجلی چمکتی
کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس چمک نے
ہن پر سیاہ چادر ڈال دی ہو۔ پھر جس طرح سیاہ اور گہرے
بجلی چمکتی ہے اس طرح عمران کے ذہن میں بھی بجلی کی
اور پھر آہستہ آہستہ روشنی سی پھیلتی چلی گئی۔ عمران کی
ملیں تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں تک تو اس کا
سا رہا لیکن پھر جیسے اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو
ہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے سنائی دینے والی تیز سیٹی
بجلی جیسی چمک کا منظر ابھرا اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔
سارے ساتھی وہیں ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے
ن اٹھ کر کھڑا ہوا تو اسے محسوس ہوا کہ اب اس کے جسم

میں وہ پہلے جیسی پھرتی پیدا ہو گئی ہے۔ وہ تیزی سے اس در
طرف لپکا جہاں اس نے چمک دیکھی تھی۔ چند لمحوں بعد
پھرتیلے بندر کی طرح اس درخت پر چڑھتا چلا گیا اور پھر درخت
شاخوں میں پہنچ کر اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا
ایک ٹہنی کے ساتھ ایک چوڑا سا ڈبہ بندھا ہوا تھا جس کی
طرح تھی جیسے سطح پر باقاعدہ آئینہ لگایا گیا ہو۔

"اوہ۔ تو یہ ایس ٹی ون یہاں نصب کیا گیا ہے لیکن ایس
ریز سے تو ہمیں جل کر راکھ ہو جانا چاہئے تھا"...... عمران نے
بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ا
ذہن میں ایک اور خیال آیا تو اس نے آگے بڑھ کر اس ڈبے ا
سے علیحدہ کرنا شروع کر دیا۔ ڈبہ باقاعدہ کلپوں سے شاخ سے
تھا۔ عمران نے کلپ کھولے اور پھر وہ درخت سے نیچے اتر آیا
کے ساتھی ویسے ہی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے اس
کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے اس نے ڈبے ا
طرف رکھا اور آگے بڑھ کر اس نے صفدر کی ناک اور منہ
ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد صفدر کے جسم میں حرکت
تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا دیئے
لمحوں بعد صفدر نے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ لاشعوری طور پر
بیٹھ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ یہ کیا ہوا تھا"...... صفدر نے

یں آتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر حیرت بھرے لہجے

تعالیٰ کو ہماری زندگیاں مقصود ہیں اس لئے ہم سب زندہ
نظر آرہے ہیں۔ یہ دیکھو یہ ایس ٹی ون جس کی مدد سے ہمیں
کھ کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی تھی لیکن بزرگ کہتے ہیں کہ
لے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے"...... عمران نے وہ ڈبہ
فدر کو دکھاتے ہوئے کہا۔

مطلب۔ میں سمجھا نہیں عمران صاحب"...... صفدر نے

ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ پھر تفصیل سے بات ہو گی"۔
کہا۔

طرح۔ کیا ناک اور منہ بند کرنا ہو گا"...... صفدر نے

ریز سے بے ہوش ہونے والا اس طریقے سے بھی ہوش
ہے۔ صرف گیس سے بے ہوش ہونے والے کے لئے اس
ستعمال کرنا پڑتا ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے
اور صفدر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا جبکہ عمران نے وہ
اور اس کے عقب میں موجود پیچ اس نے ناخنوں میں موجود
سے کھولنا شروع کر دیئے۔ پیچ کھولنے کے بعد اس نے عقبی
اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک

طویل سانس نکل گیا اور اس نے ڈبہ علیحدہ رکھ دیا۔ تھوڑی د
ایک ایک کر کے سب ساتھی ہوش میں آ گئے۔

" ہاں۔ اب بتائیں عمران صاحب۔ کیا ہوا تھا"...... صفدر
کہا۔

" یہ ایس ٹی ون یہاں پہلے سے نصب تھا۔ ایس ٹی ون
ریز نکلتی ہیں جو اگر فل پاور چارج ہوں تو یہاں موجود تمام جا
کو جلا کر راکھ کر دیں لیکن اگر اسے ہلکی پاور پر چارج کیا جا
ریز جانداروں کو بے ہوش کر دیتی ہیں۔ چنانچہ پہلے چونکہ
ساتھ کرنل جوشن تھا اس لئے اس کو بچانے کے لئے اسے ہلکا
چارج کیا گیا۔ اس سے ہم بے ہوش ہو گئے اور وہ لوگ
کرنل جوشن کو لے گئے۔ انہیں چونکہ معلوم تھا ایس ٹی ون
سب کو جلا کر راکھ کر دیں گی اس لئے انہوں نے ہمیں ہلاک
شاید وہ کرنل جوشن کو یہ سارا منظر دکھانا چاہتے تھے۔ بہرحال
نے ہمیں ہلاک نہ کیا اور پھر جب کرنل جوشن وہاں پہنچ گیا
نے ایس ٹی ون کو فل پاور چارج کر دیا"...... عمران نے
بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن باس پھر تو ہمیں جل کر راکھ ہو جانا چاہئے تھا
نہیں ہوا"...... ٹائیگر نے کہا۔

" بس یہیں پر وہ قول صادق آنا شروع ہو جاتا ہے کہ مارنے
سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے۔ صفدر نے یہاں درخت کے

ڈبلیو ڈبلیو نصب کیا تھا۔ ڈبلیو ڈبلیو سے نکلنے والی غیر مرئی ریز
سے ہم ہوش میں آ گئے کیونکہ وہ ایس ٹی ون ریز کے اثرات کو
آہستہ ختم کر دیتی ہیں اور پھر جب انہوں نے ایس ٹی ون کو
پر چارج کیا تو اس وقت تک ڈبلیو ڈبلیو سے نکلنے والی ریز فضا
کر زیادہ طاقتور ہو چکی تھیں اس لئے انہوں نے ایس ٹی ون
پاور کو اس قدر ہلکا کر دیا کہ ہم جلنے کی بجائے صرف بے ہوش
اور پھر مجھے اپنی ذہنی مشقوں کے ساتھ ساتھ ڈبلیو ڈبلیو کی ریز
سے ہوش آ گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور کام بھی ہوا جس
مرنے سے بچایا کہ ایس ٹی ون چونکہ پہلے ہلکی طاقت سے
چکا تھا اس کی پاور خرچ ہو جانے کی وجہ سے ہلکی ہو گئی تھی
دوبارہ جب اسے فل پاور چارج کیا گیا تو یہ فل چارج نہ ہو
...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ تو واقعی رحیم و کریم ہے"۔ عمران
تفصیل سن کر ایک ایک کر کے سب ساتھیوں نے اللہ تعالیٰ کا
شکر ادا کرنا شروع کر دیا۔

جا کر دیکھو ٹائیگر۔ کیا اب بھی مشینری پر ٹرانکو ریز کے
وجود ہیں یا نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر
ہو کر کہا۔

کیا اتنا وقت گزر گیا ہے باس"...... ٹائیگر نے چونک کر

"نہیں۔ اتنا وقت تو نہیں گزرا لیکن ایس ٹی ون کی ریز نے
ریز کے اثرات ختم کر دیئے ہوں گے"...... عمران نے مسکرا
ہوئے کہا تو ٹائیگر تیزی سے اٹھ کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔
"ہمیں کیڈو پر چیک تو کیا جا رہا ہو گا اور جب وہ دیکھیں
ہم زندہ ہیں تو وہ کوئی اور چکر نہ چلا دیں"...... صفدر نے کہا۔
"ہاں۔ اب تم سب ٹھیک ہو چکے ہو اور پھر بھی ایس ٹی ون
اثرات ہیں اس لئے مختلف درختوں پر چڑھ کر چیکنگ کر وا
تم ایسا کرو کہ ڈبلیو ڈبلیو کو تنے کے اندر سے نکال کر باہر نکال
نصب کر دو تا کہ اس کی ریز مزید طاقتور ہو سکیں"...... عمران
تو سب ساتھی سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور تیزی سے درختوں کی
بڑھ گئے۔ اسی لمحے ٹائیگر دوڑتا ہوا جھنڈ میں آیا۔
"باس۔ ہیلی کاپٹر ٹھیک ہو گیا ہے۔ ٹرانکو ریز کے اثرات
چکے ہیں اور اب ہم پرواز کر سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے مسرت
لہجے میں کہا۔
"پرواز کر کے کہاں جائیں گے"...... عمران نے کہا۔
"باس۔ ہم کم از کم اب یہاں سے تو نکل سکتے ہیں۔ ہاکا... ہی ا
ہیں"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔
"پہلی بات تو یہ کہ ہم مشن مکمل کئے بغیر واپس نہیں جا
دوسری بات یہ کہ اب کرنل جوشن ہمارے ساتھ نہیں ہے ا
جیسے ہی ہیلی کاپٹر واگ جزیرے سے دور جائے گا اسے

کی مدد سے آسانی سے ہٹ کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے
دیا تو ٹائیگر کا مسرت سے دمکتا ہوا چہرہ بجھ سا گیا۔
اوہ باس۔ واقعی"...... ٹائیگر نے کہا۔
تم بتاؤ کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہئے"۔ عمران
بنائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
باس۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ہیلی کاپٹر کی مدد سے کیڈو جزیرے
جانا چاہئے کیونکہ ہم لو شارٹ اینگل میں جائیں گے اس طرح
کی زد سے بچ جائیں گے"...... ٹائیگر نے کہا۔
پہلی بات تو یہ ہے کہ وہاں مسلح ریڈ آرمی موجود ہے۔ وہ وہاں
ائل گن سے بھی ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر سکتے ہیں۔ دوسری بات
ہاں پہنچ کر ہمیں پہلے وہاں موجود ریڈ آرمی کے تمام لوگوں کا
نا پڑے گا۔ اس کے بعد ہی ہم اس مشین روم میں داخل ہو
اور تیسری بات یہ کہ ہمیں وہاں سکرین پر چیک کیا جا رہا ہو
تھی بات یہ کہ کیڈو کے گرد باقاعدہ حفاظتی نظام بھی آن ہو
صورت میں ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ ہی نہیں سکتا"...... عمران
بتاتے ہوئے کہا۔
میں کیا کہہ سکتا ہوں باس۔ اب تو آپ ہی سوچ سکتے
ئیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو عمران کے
بلکت سختی کے تاثرات ابھر آئے۔
تمہارے چہرے پر ایسی مایوسی نظر آئی تو دوسرا سانس نہ

لے سکو گے۔ سمجھے۔ مسلمان کے لئے مایوسی کفر ہے۔ تمہ
خیال ہے کہ اب تک جو کچھ ہم کرتے رہے ہیں کیا یہ سب کچھ ہما
عقلمندی اور کارکردگی سے ہوا ہے۔ کیا اس مشن کے دوران
بے شمار بار یقینی موت سے بچ نکلے ہیں تو اس میں ہماری عقل
سوچ کا اختیار تھا۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوا ہے۔
کے باوجود تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو رہے ہو۔ ناسنو
آخری لمحے تک جدوجہد کیا کرو اور کسی حالت میں بھی امید کا دا
ہاتھ سے نہ چھوڑا کرو۔ تمہیں معلوم ہے کہ ابلیس کے معنی کیا
میں بتاتا ہوں۔ ابلیس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے
اور کوئی مسلمان کسی حالت میں بھی ابلیس نہیں بن سکتا۔
نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ آئندہ ایسا نہیں ہو گا"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اب سوچو کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے"...... عمران نے کہا
لمحے ایک ایک کر کے سارے ساتھی واپس آ گئے۔

"وہاں کوئی چیز نہیں ہے۔ ہم نے پوری طرح چیکنگ
ہے"...... سب نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا

"عمران صاحب۔ ہیلی کاپٹر کا کیا ہوا"...... صفدر نے

"وہ ٹھیک ہو چکا ہے اور پرواز کے لئے تیار ہے"...
مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر بے اختیار
تاثرات ابھر آئے۔

ہم یہاں کس بات کی انتظار میں بیٹھے ہیں۔ ہمیں فوراً یہاں
نہ وہ جانا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

یہاں"...... عمران نے پوچھا۔

ے ہاکاڈو کے اور کہاں جا سکتے ہیں"...... جولیا نے چونک

مشن کون مکمل کرے گا"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو

ن اب یہاں خالی بیٹھے بیٹھے تو مکمل نہیں ہو سکتا۔ وہ طریقہ
نہ ہوا اب کوئی اور طریقہ سوچتا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

سوچو۔ میں نے منع تو نہیں کیا تمہیں"...... عمران نے

ہے۔ تم مرچیں کیوں چبا رہے ہو۔ مار کو تھم ریز کا توڑ
ہو رہا اور آنکھیں ہم پر نکال رہے ہو"...... جولیا نے بھی
جواب دیتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ ٹائیگر کی طرح اس
تھی کہ اس کی بات سن کر سہم جاتی۔

صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اب ہمیں کیڈو جزیرے پر پہنچ
اس جوگم کو اغوا کر کے اس سے اس کو ڈی کوڈ کرانا
کے بعد ہی کاربن والا طریقہ کامیاب ہو گا"۔ صفدر نے
سے پہلے کہا۔

مارے لئے ریڈ آرمی پھولوں کے ہار لئے بیٹھی ہو گی۔

"کیوں"...... عمران نے ایک بار پھر پہلے جیسے موڈ میں کہا۔
"اوہ۔ واقعی آپ کا موڈ خراب ہے"...... صفدر نے کہا۔
"آخر ہوا کیا ہے۔ کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ۔ اچھا بھلا تمہیں
گئے تھے۔ کیا ہوا ہے تمہیں جو یوں جھلا رہے ہو"......
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"باس۔ میں نے ایک طریقہ سوچ لیا ہے"...... اچانک
نے کہا اور وہ سب چونک کر ٹائیگر کی طرف دیکھنے لگے۔
"کیا ہے طریقہ۔ بتاؤ"...... عمران نے اسی طرح سرد اور
میں کہا۔
"باس۔ مار کو تھم ریز کے مرکز کو اس کی جگہ سے کس
شفٹ کیا جا سکتا ہے اور شفٹ ہوتے ہی اس پر کی جا
کوٹنگ خود بخود بے کار ہو جائے گی"...... ٹائیگر نے کہا تو
چہرے پر چھائی ہوئی تندی اور سختی بے اختیار مسرت میں
گئی۔
"کیسے شفٹ ہو گا مرکز"...... عمران نے اس بار
ہوئے پوچھا۔
"باس۔ ریز پر اگر بے پناہ وزن ڈالا جائے تو ریز ہمیشہ
پھیلتی ہیں اور جب وہ پھیلتی ہیں تو پھر وہ خود بخود اپنا مر
سے ہٹ کر بنا لیتی ہیں اس لئے اگر ہم سب ہیلی کاپٹر پ
ہیلی کاپٹر کو اس مرکز پر اتار دیں تو ہمارا کام ہو جائے گا"

گا تو عمران بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر
مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔
گڈ شو ٹائیگر۔ اب تم نے میرا شاگرد ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔
...... عمران نے اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو
کے چہرے پر جیسے مسرت کا آبشار سا بہنے لگا۔
تو کیا تم ٹائیگر کی وجہ سے جھلائے ہوئے تھے"...... جولیا نے
بھرے لہجے میں کہا۔
ہاں۔ اس نے مایوسی کا اظہار کیا تھا اور میں مایوسی کے الفاظ تو
طرف چہرے پر ابھر آنے والے مایوسی کے تاثرات بھی برداشت
کر سکتا۔ اب دیکھو اس نے مایوسی چھوڑ کر جب ذہن کو
ل کیا تو کتنا شاندار اور آسان حل تلاش کر لیا ہے"۔ عمران
سکراتے ہوئے کہا۔
اگر غصہ تمہیں ٹائیگر پر تھا تو ہم پر کیوں آنکھیں نکال رہے
نے غصیلے لہجے میں کہا۔
لئے کہ تم نے بھی واپس جانے کی ہی بات کی تھی"۔
نے کہا۔
اور کیا کرتے۔ یہ حل اگر نکالا ہے تو ٹائیگر نے نکالا ہے۔ تم
ایوس نظر آ رہے تھے۔ یہ اور بات ہے کہ ٹائیگر تمہارا شاگرد
لئے تم اس پر رعب جھاڑ لیتے ہو۔ یہ بے چارہ بھی خواہ مخواہ
اگرد بن کر عذاب بھگت رہا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"اب بتاؤ کیا کروں۔ نہ تم رعب مانتی ہو نہ تنویر"...... عمران نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ کیا ٹائیگر نے جو حل بتایا ہے وہ درست ہے۔ آپ نے صرف ٹائیگر کا دل رکھنے کے لئے اسے شاباش دے دی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"وہ کیا نسوانی سا محاورہ ہے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ ابھی لیتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نسوانی محاورہ۔ کیا مطلب۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"کنگن خواتین ہی پہنتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ کنگن صرف خواتین ہی نہیں پہنتیں زمانے میں بڑے سردار بھی کنگن پہنا کرتے تھے"...... صفدر مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس زمانے میں عورتوں کے حقوق کی علمبردار تنظیمیں میں نہ آئیں تھیں"...... عمران نے جواب دیا اور فضا بے قہقہوں سے گونج اٹھی لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات وہاں پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور اختیار چونک پڑے۔

"کرنل جوشن کو کہیں ٹائیگر کے نسخے کا علم تو نہیں عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

ہیلو ہیلو۔ کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... کرنل جوشن کی نائی دی۔

علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) فرام دس اوور"...... عمران نے بڑے شگفتہ سے لہجے میں جواب دیتے کہا۔

تم انسان ہو یا کوئی اور مخلوق۔ تم پر کسی حربے کا اثر ہی نہیں تب بھی تمہارے خلاف کچھ کیا جائے پھر تمہاری یہ منحوس آواز مل جاتی ہے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے بری طرح جھلائے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

نل جوشن۔ جو لوگ حق پر ہوتے ہیں انہیں تم جیسے بے گ ہلاک نہیں کر سکتے۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ دنیا کب کی فنا ہو حق کے مقابلے میں باطل نے ہمیشہ شکست کھائی ہے اور تمہارا ہو گا۔ اوور"...... عمران نے ہنستے ہوئے لہجے میں

واس مت کرو۔ سنو۔ میں نے تمہیں کال اس لئے کی ہے کہ یہاں سے زندہ کہیں بھی نہیں جا سکتے۔ تم نے اب یہیں سسک کر مرنا ہے۔ اگر تم سوچ رہے ہو کہ اس ٹرانسمیٹر یعے تم کسی کو کال کر سکتے ہو تو یہ خیال بھی ذہن سے نکال کی ویوز کو ہم آسانی سے جام کر سکتے ہیں اور ہم ایسا ہی کریں میں تمہیں گذشتہ تعلقات کی بنا پر آخری چانس دینا چاہتا

ہوں۔اوور"...... کرنل جوشن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"کیسا چانس۔اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

"اگر تم وعدہ کرو کہ خاموشی سے واپس اپنے ملک چلے
آئندہ پھر کبھی اس مشن پر کام کرنے نہیں آؤ گے تو میں
سے زندہ بچا کر ہاکاڈو پہنچا سکتا ہوں۔اسے میری طرف
سمجھنا۔بولو۔جواب دو۔اوور"...... کرنل جوشن نے
کہا۔

"کیا کرو گے۔ہم یہاں سے تیر کر تو ہاکاڈو پہنچنے
اوور"۔عمران نے کہا۔

"میں نے ہیلی کاپٹر کی مشینری جس طرح جام کی ہے
اسے حرکت میں بھی لا سکتا ہوں۔اوور"...... کرنل جوشن

"جوگم تمہارے پاس موجود ہو گا۔اوور"...... عمران نے

"ہاں۔کیوں۔اوور"...... کرنل جوشن نے چونکتے ہوئے

"اس سے پوچھو کہ ٹرانکو ریز سے اس نے ہیلی کاپٹر کی
کی ہے اور اسے یقیناً معلوم ہو گا کہ جب ایس ٹی ون فل پا
کر دی جائے تو ٹرانکو ریز کے اثرات خود بخود ختم ہو جاتے ہیں
اس وقت ہیلی کاپٹر بالکل درست حالت میں ہے۔اوور
نے کہا تو دوسری طرف سے کافی دیر تک خاموشی طاری رہی۔

"ہم اسے دوبارہ بھی جام کر سکتے ہیں اور اسے تباہ بھی
ہیں۔اوور"...... کرنل جوشن نے کافی دیر بعد کہا لیکن

تھا۔

بھی تمہیں جوگم بتا دے گا کہ ٹرانکو ریز جس مشینری پر ایک
ہو جائیں اس پر نہ انہیں دوبارہ فائر کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی
اور ریز اس پر فائر ہو سکتی ہے۔اوور"...... عمران نے ہنستے
کہا۔

ہم تمہارے ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی ہٹ کر دیں گے۔تم
زندہ بچ کر یہاں سے نہیں جا سکتے۔اوور"...... کرنل جوشن
لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر جوش بھرے لہجے میں

جوشن۔اب تک تم نے ہمارے خلاف کیا کچھ نہیں کیا۔
کتنے ایجنٹس، کتنی فورسز ہمارے مقابلے پر آئی ہیں لیکن جو حق
ہے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص مدد ہوتی ہے۔سمجھے۔ہاں
توبہ کر لو اور خود ہی اس واگ جزیرے کو تباہ کر دو تو تم
مارشل سے بچ سکتے ہو ورنہ اس نے تو بہرحال تباہ ہونا ہی
تمہارا کورٹ مارشل بھی یقینی ہو گا۔اوور"...... عمران نے

میں خود اس جزیرے کو تباہ کر دوں تو کیا تم وعدہ کرتے ہو
ش رہو گے اور میرے خلاف کوئی رپورٹ پاچان حکومت کو
گے۔اوور"...... چند لمحوں بعد کرنل جوشن نے نرم لہجے میں

کھائی ہے اس کی فطرت ہی بدل گئی ہے"...... تنویر نے
عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹائیگر۔ تمہارا کیا خیال ہے"...... عمران نے ٹائیگر
مڑتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے ٹرانسمیٹر اس لئے
کرنل جوشن جوش میں آکر ہمارے خلاف کوئی کارروائی کرے
طرح کیڈو جزیرہ اوپن ہو جائے گا"...... ٹائیگر نے جواب دیتے
کہا۔

"وہ کیا کارروائی کر سکتا ہے۔ یہ بتاؤ"...... عمران
ہوئے کہا۔

"بس بس۔ پہلے مشن مکمل کرو بعد میں یہ امتحانی سوال
رہنا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ آخر شاگرد کا امتحان تو لینا ہی پڑتا ہے تاکہ ا
میں فیل کر کے اپنی استادی کا بھرم قائم رکھا جائے"......
کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ آپ چاہتے ہیں
جوشن یہاں مسلح افراد سے بھری لانچیں بھیج دے کیونکہ
کا سرکٹ تو وہ بھی ختم نہیں کر سکتے اور جب تک بار
سرکٹ ختم نہیں ہو گا اس وقت تک یہاں کسی قسم کا میزائل
نہیں کر سکتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

پہلے لانچیں بھیج کر وہ دیکھ چکا ہے۔ اب وہ اس جوگم پر غصہ
ہو گا کہ اس نے جب اسے یہاں سے اٹھوایا تھا تو ہمیں ہلاک
نہیں کرایا۔ ویسے تم نے یہ تو چیک کر لیا ہو گا کہ اگر بارودی
یہاں اثر نہیں کر سکتا تو شعاعی ہتھیار تو بہرحال اثر کرتے ہیں
بی ٹی ون اور ٹرانکو ریز"...... عمران نے کہا۔

لیکن شعاعی ہتھیار اتنے طویل فاصلے پر فائر نہیں ہو سکتے اور
سے صرف مشینری جام ہو سکتی ہے انسان ہلاک نہیں ہو
.. کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

یہ بحث چھوڑو۔ پہلے تم وہ ترکیب استعمال کرو جو ٹائیگر نے
ہے"...... جولیا نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

ٹھیک ہے۔ تم سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو جاؤ اور ٹائیگر تم
کنٹ کرو میں یہاں کھڑا ہو کر تمہیں ہدایات دوں گا تاکہ تم
جگہ پر ہیلی کاپٹر اتار سکو"...... عمران نے کہا۔

یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ
پٹر کی طرف مڑ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے چل رہے تھے۔
دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا اور پھر کچھ بلندی پر
کے بعد اس کا رخ اس طرف کو ہو گیا جدھر عمران موجود تھا۔
نے ہاتھ اٹھا کر اسے اشارے دینے شروع کر دیئے اور پھر
بعد ہیلی کاپٹر عین اس جگہ پر آکر ٹک گیا جہاں بار کو تھم ریز
گٹ کا مرکز تھا اور عمران تیزی سے اس جگہ کی طرف بڑھا۔

قریب جا کر اسے غور سے دیکھا پھر پیچھے ہٹنے لگا۔

"اب اسے اڑا کر سائیڈ پر اتار دو"...... عمران نے کہا تو ...لی
ایک بار پھر جھٹکے سے اوپر کو اٹھا اور پھر کچھ فاصلے پر دوبارہ زمین...
گیا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا تیزی سے نیچے اتری اور دوڑتی ہوئی
کی طرف بڑھی۔

"کیا ہوا۔ کیا درست نتیجہ نکلا ہے"...... جولیا نے انتہائی
لہجے میں پوچھا۔

"فیل"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ...
اختیار ٹھٹھک کر رک گئی۔

"کیا مطلب۔ اس وقت تو تم بھی اسے درست قرار ...
تھے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ریز پھیلی ضرور ہیں لیکن اتنی نہیں کہ مرکز بدل دیتیں...
مطلب ہے کہ طریقہ درست ہے لیکن وزن کم تھا۔ اب مجھے...
تو میں جوزف اور جوانا کو بھی ساتھ لے آتا"...... عمران نے ...
دیا۔

"باس۔ واقعی وزن کم رہا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس مشن میں نجانے کیا مسئلہ ہے...
ناکامی سے دوچار ہو جاتا ہے"...... صفدر نے ایک طویل...
ہوئے کہا۔

"اگر تنویر رقابت چھوڑ دے تو مشن فوراً کامیاب ہو جا...

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔ کیا تمہارا مطلب ہے کہ میں
ہوں"...... تنویر نے یکلخت بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

، ارے۔ تنویر کا مطلب روشنی ہوتی ہے اور روشنی تو الٹا
لو دور کر دیتی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

پھر تم نے میرا نام کیوں لیا تھا"...... تنویر نے اس بار نرم

صفدر خطبہ نکاح یاد کر لے گا"...... عمران نے مسکراتے
تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

کا مطلب اس خاص مشن سے تھا"...... صفدر نے ہنستے

ایک مشن تو ایسا ہے کہ ہر بار ناکامی سے دوچار ہو جاتا
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

خیال ہے کہ اب تمہارے اپنے ذہن میں یہ مشن مکمل
وئی لائحہ عمل نہیں رہا اس لئے اب اس کے سوا اور کوئی
میں کہ ہم واپس چلے جائیں اور جا کر چیف کو رپورٹ دے
. جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

تم نے اسے ہمیشہ کامیابی کی ہی رپورٹ دی ہے۔
لیال ہے کہ جب تم اسے ناکامی کی رپورٹ دو گی تو وہ اس
شاباش دے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیڈر تم ہو اس لئے ناکامی بھی تمہاری ہی سمجھی جائے
نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو واپسی کی بات نہیں کی"...... عمران نے
"تو پھر آخر تم کیا کرنا چاہتے ہو"...... جولیا نے اس
جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مشن مکمل کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے بڑے
لہجے میں کہا۔

"تو پھر کرو۔ یہاں کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو
نے اور زیادہ جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صفدر کی یادداشت تیز ہونے کی دعائیں مانگ
عمران نے جواب دیا۔

"شٹ اپ۔ نانسنس۔ ہر وقت کا مذاق اچھا نہیں ہوتا۔
ہے اس طرح کے فضول مذاق کرنے کا"...... جولیا نے
ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ آپ ذہن کو ٹھنڈا رکھیں اس طرح
کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں
ناکامی کی رپورٹ دینے کا مطلب ہے کہ اس کے بعد ہم
عبرتناک سزائیں ملنا شروع ہو جائیں گی۔ آپ جانتی تو ہیں
کے اصول کس قدر بے لچک ہیں"...... کیپٹن شکیل نے
مخاطب ہو کر کہا۔

ٹھیک ہے۔ جو مرضی آئے کرتے رہو۔ اب میں نہیں بولوں
..جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

نو مکمل کرو"...... عمران نے کہا۔

سا فقرہ"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

میں نہیں بولوں گی تنویر سے"...... عمران نے فقرہ مکمل
کہا اور جولیا باوجود جھلاہٹ کے بے اختیار ہنس پڑی۔

سے خدا سمجھے۔ تم ہر بات مذاق میں ہی لے جاتے ہو۔
اب کھڑے سوچتے رہو۔ میں جا کر ہیلی کاپٹر میں بیٹھتی
جولیا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر قریب ہی موجود ہیلی کاپٹر کی
گئی۔

بھی چلتا ہوں۔ تم کھڑے سوچتے رہو"...... تنویر نے کہا
ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا۔

ن صاحب۔ اب اس کے سوا اس مشن کا اور کوئی حل نہیں
کیڈو پر حملہ کر دیں۔ اس بار اسلحہ ہمارے پاس ہے۔ اب
اس مار کو تھم ریز کے مرکز کو ڈی کوٹنگ نہیں کیا جائے گا
مل نہیں ہو سکتا اور ڈی کوٹنگ کا سامان بہرحال کیڈو سے
ا ہے"...... صفدر نے کہا۔

کاپٹر جیسے ہی اس جزیرے سے باہر نکلا اسے میزائل سے
ہ جائے گا۔ چاہے ہم کیڈو جائیں یا ہاکاڈو"...... عمران نے
ہوئے کہا۔

" باس۔ اس جزیرے پر ہمارے غوطہ خوری کے لباس ہ ہ
جسے کرنل جوشن نے اتار لیا تھا۔ آپ کہیں تو میں تیر کر وہاں
اور وہاں سے لباس لے آؤں"...... ٹائیگر نے کہا۔
" نہیں۔ وہ تمہیں سکرین پر چیک کر لیں گے اور
موت سمندر میں ہی ہو سکتی ہے۔ ہم جب تک اس جزیرے
ہیں مار کو تھم ریز کی وجہ سے ہی یہ وہ ہم پر کوئی حربہ استعم
کر سکتے ورنہ میں نے ان کا مشین روم دیکھا ہے۔ وہاں
موجود ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" پھر میرا خیال ہے کہ ہمیں اس بارے میں سوچنا
چاہئے۔ میرا تجربہ ہے کہ جب کوئی بات کسی صورت
رہی ہو تو اس پر غور کرنا بند کر دیا جائے تو ذہن میں اپ
کوئی نہ کوئی حل آ ہی جاتا ہے"...... صفدر نے کہا۔
" اوکے۔ آؤ پھر تنویر اور جولیا کے ساتھ جا کر ہیلی کا
جائیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ہیلی ک
مڑ گیا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگ
ہیلی کاپٹر کے باہر ہی ٹہل رہا تھا جبکہ جولیا ہیلی کاپٹر کی
بیٹھی ہوئی تھی۔
" ارے کیا ہوا۔ کیا بہن بھائی میں لڑائی ہو گئی ہے
نے کہا۔
" میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اکیلا اندر بیٹھوں

دیا۔
کیا مطلب۔ جولیا تو اندر بیٹھی ہوئی ہے"...... عمران
مراتے ہوئے کہا۔
س مت کرو۔ جو میں نے کہا ہے وہ تم بھی سمجھ رہے ہو اور
...... تنویر نے کہا۔
لو تنویر۔ اس کو آدمی کی عظمت کہتے ہیں۔ بہرحال آؤ اب ہم
کاپٹر میں بیٹھیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
ساتھ ہی وہ اچھل کر پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے
ساتھی بھی ایک ایک کر کے ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے
انجن سٹارٹ کر دیا۔
طلب۔ کیا تم واپس جا رہے ہو"...... جولیا نے چونک کر
لہجے میں کہا۔
کروں۔ اب میں نے باقی عمر یہاں قوالیاں گا گا کر تو
...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی
ٹھ گیا۔
ران صاحب۔ آپ تو کہہ رہے تھے کہ ہیلی کاپٹر کو ہٹ
پھر"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
ہے جو کچھ میں نے کہا تھا"...... عمران نے مسکراتے
دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو بجائے
لے جانے کے تیزی سے آگے بڑھانا شروع کر دیا۔ ہیلی

کاپٹر سمندر کی سطح کے قریب قریب اڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا

"کیا اس طرح اس پر میزائل فائر نہ ہو سکے گا"......
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میزائل جب تک قریب پہنچے گا ہم سمندر میں غوطہ لگا
گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب کیا آپ ہاکاڈو جا رہے ہیں"...... صفد

"نہیں۔ اس جزیرے پر جہاں ٹائیگر جا کر غوطہ خوری
لے آنا چاہتا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ آپ واقعی بے پناہ ذہانت کے حامل ہیں
سمجھ میں یہ بات اب آئی ہے کہ آپ ہیلی کاپٹر کو سطح سے
قریب کیوں اڑا رہے ہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے

"اس تعریف کا شکریہ۔ گو یہ تعریف مجھے مزید کی
کنوارہ رکھے گی لیکن بہرحال پھر بھی تعریف تو تعریف
ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب بے ا
پڑے۔

"کیا مطلب کیوں عمران ایسا کر رہا ہے۔ کچھ مجھے بھ
جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب نے ہیلی کاپٹر کو اس لئے کم بلندی
کہ ہیلی کاپٹر اور کیڈو کے درمیان وہ واگ جزیرہ آ جاتا
کیڈو جزیرے سے ہیلی کاپٹر کو سکرین پر دیکھا ہی نہیں جا

دیکھا نہ جائے اس پر کوئی حربہ کیسے استعمال ہو سکتا
کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

اوہ۔ واقعی۔ اوہ گڈ شو۔ تم تو واقعی بے پناہ ذہین ہو۔
بے اختیار ہو کر کہا۔

اب تو نصیب مکمل طور پر ہی ڈوب گیا"...... عمران نے
کاپٹر بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

مطلب۔ کیا میری تعریف تمہیں بری لگی ہے"...... جولیا نے
میں کہا۔

سے پوچھو۔ وہ تمہاری تعریف سے اس طرح خوش ہو رہا
کا کوئی بڑا مسئلہ حل ہو گیا ہو"...... عمران نے کہا۔

ہر بار میرا نام کیوں لے دیتے ہو"...... تنویر نے غصیلے

قیب روسیاہ۔ اوہ سوری میرا مطلب ہے اکلوتے رقیب
ہوئے"...... عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر سب

مت کرو مجھے احمق نہیں بلکہ عقلمند پسند ہیں"...... اس
سکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید عمران کی بات کا مطلب

تنویر۔ تمہارا پتہ تو کٹ گیا"...... عمران نے فوراً ہی
پلٹتے ہوئے کہا۔

" تمہارا یہ مطلب ہے کہ میں احمق ہوں۔ کیوں "...... تنویر
پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔
" تنویر تم سے زیادہ عقلمند ہے۔ سمجھے "...... جولیا نے مسکرا
ہوئے کہا۔
" ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ اسے کہتے ہیں ہونہار بروا کے چکنے
پات۔ اب بچپن میں ہی یہ حالت ہے تو بڑے ہو کر کیا کرے
عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔
" یہ اس میں بچپن والی بات کہاں سے آ گئی عمران صاحب
صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔
" ہونہار بچے ہی ہوتے ہیں چاہے ان کے پات چکنے
کھردرے "...... عمران نے جواب دیا اور سب اس کی اس
وضاحت پر ایک بار پھر ہنس پڑے۔
" عمران صاحب۔ یہ بروا کیا کسی پودے کا نام ہے جو
چکنے پاتوں کی بات کی جاتی ہے "...... صفدر نے کہا۔
" بروا بچے کو ہی کہتے ہیں اور ایک پودے کا نام بھی ہے
نے جواب دیا۔
" ہونہار ساتھ لگانے سے تو میرا خیال ہے کہ بچہ ہی
لیکن پھر یہ چکنے پات کس لئے محاورے میں استعمال
ہیں "...... صفدر باقاعدہ جرح پر اتر آیا تھا۔
" بروا جس پودے کو کہا جاتا ہے اس پودے کے پات

باقی رہا ہونہار تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ چاہے یہ بروا
ٹا ہی کیوں نہ ہو اس کے پات چکنے ہی ہوتے ہیں "۔ عمران
حت کرتے ہوئے کہا۔
تو یہ مطلب ہوتا ہے اس محاورے کا۔ آج پہلی بار سمجھ
"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
محاورے کنواروں کی سمجھ میں نہیں آیا کرتے البتہ شادی
دو بخود سمجھ میں آ جاتے ہیں "...... عمران نے کہا تو ہیلی کاپٹر
گونج اٹھا۔ اس بار جولیا اور تنویر بھی اس کی بات پر بے
پڑے تھے۔
تمہاری تو ابھی شادی نہیں ہوئی پھر تمہیں ان محاوروں کی
گئی "...... جولیا نے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔
نہیں ہوئی "...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک

طلب۔ کیا تمہاری شادی ہو چکی ہے "...... جولیا نے حیرت
کہا۔
میں نے کہا کہ ایک بار نہیں ہزاروں لاکھوں بار ہو چکی
مجھے اٹھا کر ہیلی کاپٹر سے باہر پھینک دینا ہے اس لئے
احت کر دوں کہ شادی کا مطلب ہوتا ہے خوشی "۔ عمران
تو جولیا نے ایک طویل سانس لیا۔
دیرا میزائل "...... اچانک سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے

ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا تو عمران سمیت سب لوگ
چونک پڑے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ایک بٹن دبایا
کاپٹر کے تمام شیشے خود بخود بند ہو گئے اور پھر عمران نے انتہائی
سے ہیلی کاپٹر کا انجن بند کر دیا۔
"ہوشیار"...... عمران نے کہا اور سب کے جسم تن گئے
بند ہونے کی وجہ سے ہیلی کاپٹر انتہائی تیزی سے نیچے سمندر
گرنے لگ گیا تھا۔ وہ چونکہ پہلے ہی سمندر کی سطح سے کم بلندی
کر رہے تھے اس لئے پلک جھپکنے میں ہیلی کاپٹر ایک زور دار
سے سمندر کی سطح پر گرا اور پھر سمندر میں ڈوبتا چلا گیا۔
خاموش بت بنے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیلی کاپٹر پانی میں کچھ
گیا پھر آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھنے لگا لیکن ہیلی کاپٹر کے اندر پانی
نہ ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر پانی کی سطح پر آ گیا اور
کی طرح تیرنے لگا۔ عمران کی نظریں ہیلی کاپٹر کے بند
باہر دیکھ رہی تھیں۔ کوبرا میزائل شاید سمندر میں گر کر
تھا یا پھر آگے نکل گیا تھا اس لئے عمران نے دوبارہ انجن
اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے ہوا میں بلند ہوا
میں اٹھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے بٹن دبا
شیشے کھول دیئے۔
"یہ شاید خصوصی ساخت کا ہیلی کاپٹر ہے عمران صاحب
نے کہا۔

اسی لئے تو سمندر میں گر کر واپس سطح پر آ گیا اور پھر پانی
ہونے کے باوجود انجن سٹارٹ ہو گیا اور پھر فضا میں بھی
ہے۔ یہ کرنل جوشن کا ہیلی کاپٹر ہے اسے خصوصی طور پر
گیا ہو گا ورنہ تو ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی راستہ نہ
پہلے کی طرح سمندر میں چھلانگیں لگا دیتے"۔ عمران نے
ہوئے کہا۔
ن صاحب۔ انہوں نے واقعی بڑا خوفناک حربہ استعمال کیا
میزائل تو فضا میں موجود کسی بھی ہیلی کاپٹر یا جہاز کو ہٹ
چھوڑتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
میزائل ہیلی کاپٹر یا جہاز کی ایگزاسٹ گیس کا پیچھا کرتا ہے
نے انجن بند کر دیا تھا تاکہ انجن سے نکلنے والی گیس
ہی نہ ہو ورنہ کوبرا میزائل کسی صورت بھی پیچھا نہ
... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے دور
یرہ نظر آنے لگا جسے کرنل جوشن نے تباہ کیا تھا لیکن جب
دور سے اس جزیرے پر نقل و حرکت دیکھی تو عمران نے
تبدیل کر دیا اور پھر اس جزیرے سے کافی فاصلے سے
کرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔
خاصی تیز نقل و حرکت تھی۔ کیا ہو رہا تھا وہاں"۔
بھرے لہجے میں کہا۔
کا جزیرہ تھا جسے تباہ کر دیا گیا تھا اب دوبارہ اس پر کام کیا

جا رہا ہے اس لئے نقل و حرکت بغیر دور بین کے ہی نظر آ رہی تھی
عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس
پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہیلی کاپٹر میں موجود ٹرانسمیٹر سے کال
شروع ہو گئی۔

" بڑی دیر سے کرنل جوشن کو اس ٹرانسمیٹر کا خیال آیا
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ تو تم نے اس لئے وہ ٹرانسمیٹر پتھر پر مار کر توڑ دیا تھا
وہ رابطہ نہ کر سکیں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

" ہاں۔ بس مجھے یہی خطرہ تھا کہ کہیں انہیں ہیلی کاپٹر میں
ٹرانسمیٹر کا خیال نہ آ جائے"...... عمران نے کہا۔ ہیلی کا
ٹرانسمیٹر سے کال مسلسل جاری تھی لیکن عمران اطمینان
کاپٹر اڑائے لئے چلا جا رہا تھا۔

" تم کال نہیں سن رہے۔ کیوں"...... جولیا نے حیرت
لہجے میں کہا۔

" میں چاہتا ہوں کہ کرنل جوشن یہ سمجھے کہ اس کا ہیلی
میزائل سے ہٹ ہو چکا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" تو کیا وہ سکرین پر ہمیں چیک نہ کر رہے ہوں گے کیو
اینگل بدل گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" اتنے فاصلے سے چیکنگ نہیں ہو سکتی"...... عمران نے
دیا۔ کال کافی دیر تک آتی رہی پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

ان صاحب۔ اب ہم واپس ہاکاڈو جا رہے ہیں شاید"۔ صفدر

میں چاہتا ہوں اپنے استاد کو سلام پیش کر کے ہی پاکیشیا
...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کو۔ کس استاد کو"...... سب نے ہی حیرت بھرے لہجے

ڑ سکاٹا۔ مارشل آرٹ کا جادوگر۔ جس نے مجھے شکست دی
بھی تک سپیشل سیکشن میں موجود ہو گا"...... عمران نے
ہوئے جواب دیا۔

تو تم اس سے حساب کتاب برابر کرنا چاہتے ہو"۔ جولیا

ں۔ حساب کتاب کیسے برابر ہو سکتا ہے۔ وہ جاپانی ہے اور
بائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مران صاحب۔ اس طرح تو کرنل جوشن کو اطلاع مل
اس کا ہیلی کاپٹر ہٹ نہیں ہوا"...... صفدر نے کہا۔

سکاٹا کو سلام پیش کر دوں اس کے بعد کرنل جوشن کو
اطلاع کر دوں گا اور خاص طور پر اس کے ہیلی کاپٹر کی
لر دوں گا اور ساتھ ہی لعنت ملامت بھی کہ وہ خواہ مخواہ
ہی ہیلی کاپٹر کو تباہ کرنا چاہتا تھا"...... عمران نے جواب
کہا۔

" تو اب آپ سپیشل سیکشن پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں"
شکیل نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
" تم صرف سوچتے ہی رہا کرو بولا نہ کرو تاکہ میں ان
دیر تو رعب ڈال ہی سکوں" ...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا
بے اختیار ہنس پڑے۔
" لیکن عمران صاحب" ...... صفدر نے کچھ کہنا چاہا۔
" ابھی نہیں۔ ماسٹر سکاٹا کو سلام کرنے کے بعد باقی
گی" ...... عمران نے اس کی بات کو درمیان میں ہی کاٹتے
اور صفدر اثبات میں سرہلا کر خاموش ہو گیا۔

نل جوشن کے چہرے پر انتہائی مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔
جوگم کے ساتھ کیڈو کے مشین روم میں موجود تھا۔
عمران ناقابل تسخیر ہے میجر جوگم۔ یہ انسان نہیں ہے۔
لفطرت ہے۔ اب دیکھو اتنا بڑا ہیلی کاپٹر ہی غائب ہو گیا ہے۔
مشینری تم نے جام کر دی تھی وہ بھی اس نے چالو کر لی۔ اب
" ...... کرنل جوشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا کیونکہ
سکرین پر صرف واگ جزیرہ اور اس کے ارد گرد سمندر نظر آ رہا
کاپٹر جو ان کی نظروں کے سامنے واگ جزیرے سے نکلا تھا
چکا تھا۔
عمران اس ہیلی کاپٹر کو کیڈو اور واگ کی سیدھ میں لے
اس لئے واگ جزیرہ درمیان میں آ جانے کی وجہ سے وہ ہمیں
آ رہا" ...... میجر جوگم نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیار اچھل

پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ حیرت ہے۔ یہ آدمی اس طرح
باتیں آخر سوچ کیسے لیتا ہے۔ لیکن اب اسے کیسے ہلاک کیا جا
کرنل جوشن نے کہا۔

" اب آخری حل کوبرا میزائل ہے سر۔ لیکن آپ کا یہ قیمتی
کاپٹر مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا"...... میجر جوگم نے کہا تو
جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ جلدی کرو۔ کوبرا میزائل فائر کرو۔ لعنت بھیجو میرے
کاپٹر پر۔ میں اور تیار کرا لوں گا۔ حکومت باچان غریب نہیں۔
لیکن اس شیطان اور اس کے ساتھیوں کو بہرحال ہلاک ہونا چاہیے
ہر صورت میں اور ہر قیمت پر"...... کرنل جوشن نے تیز لہجے
کہا۔

" یس سر۔ ابھی یہ ہلاک ہو جائیں گے۔ صرف آپ کی اجازت
ضرورت تھی"...... میجر جوگم نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے
مشین روم کی سائیڈ میں موجود کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل
ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد میجر جوگم وا
اور پھر وہ دوبارہ کنٹرولنگ مشین کے سامنے بیٹھ گیا۔

" میں کوبرا میزائل فائر کر رہا ہوں سر۔ میں نے اس کی رینج
جزیرے سے کم از کم سو کلومیٹر کے فاصلے تک رکھی ہے۔ اس
وہ خود ہی ہیلی کاپٹر کو ٹریس کر کے اسے تباہ کر دے گا"

کہا اور کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر جوگم نے
سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر اس
ہی ایک بٹن دبایا سکرین پر ایک چھوٹا سا میزائل تیزی سے
یرے کی طرف بڑھتا نظر آنے لگا۔ اس کی رفتار بے حد تیز
روہ واگ جزیرے کو کراس کر کے ان کی نظروں سے غائب
اب سکرین خالی تھی لیکن میجر جوگم اور کرنل جوشن دونوں
سکرین کی سائیڈ پر ایک خانے پر جمی ہوئی تھیں اور پھر جیسے
عانے میں فائر کا لفظ نمودار ہوا کرنل جوشن بے اختیار اچھل

مارا۔ تو آخر کار کوبرا میزائل نے ان کا خاتمہ کر ہی دیا۔ ویری
کرنل جوشن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
سر۔ یہ تو ہیلی کاپٹر کو کسی صورت بھی نہ چھوڑ سکتا تھا"۔
نے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرتے ہوئے مسرت بھرے
لہا۔

اب ہم اس بات کو کنفرم کیسے کریں گے کہ وہ شیطان اور
ساتھی واقعی ہلاک ہو گئے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ پھر زندہ
ظر آنا شروع ہو جائیں"...... کرنل جوشن نے کہا۔

۔ ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ آپ کال کر کے دیکھ
کال رسیو ہو جائے تو سمجھیں کہ وہ ہلاک نہیں ہوئے ورنہ
طور پر ہلاک ہو چکے ہوں گے"...... میجر جوگم نے کہا۔

" اوہ۔ ویری گڈ۔ تم واقعی بے حد ذہین ہو بلکہ اس شیطان
بھی زیادہ ذہین ہو۔ تم نے میرے دل میں اپنی قدر مزید بڑھا لی
کال ملاؤ اس ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے"...... کرنل جو
تحسین آمیز لہجے میں کہا۔
" تھینک یو سر۔ آپ جیسے قدر دان بہت کم ہوتے ہیں
جوگم نے جواب دیا اور کرنل جوشن نے اثبات میں سر ہلا
جوگم نے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر
اس نے خود ہی کال دینا شروع کر دی۔ کال دینے والا بلب
جل بجھ رہا تھا لیکن دوسری طرف خاموشی تھی۔
" بس کافی ہے۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ یہ لوگ
ہیں"...... کرنل جوشن نے کہا اور میجر جوگم نے ٹرانسمیٹر آف کر
" ٹرانسمیٹر مجھے دو۔ میں سپیشل سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات
گا"...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر
جوشن کے سامنے رکھ دیا۔ کرنل جوشن نے ٹرانسمیٹر پر سپیشل
ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔
" ہیلو ہیلو کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... کرنل جوشن
بار کال دیتے ہوئے کہا۔
" یس سر۔ کیپٹن ماسٹر سکاٹا اٹنڈنگ یو۔ اوور"
بعد ٹرانسمیٹر سے ماسٹر سکاٹا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
" ماسٹر سکاٹا۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور

نے پوچھا۔
ٹھیک ہے سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
وہ پاکیشیائی ایجنٹ ختم ہو چکے ہیں اس لئے اب تم نے اپنے
کے کام کرنے ہیں۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔
یس سر۔ کیا آپ سیکشن ہیڈ کوارٹر تشریف لے آئیں گے سر۔
...... ماسٹر سکاٹا نے کہا۔
نہیں۔ میں براہ راست دارالحکومت جاؤں گا۔ اوور"...... کرنل
نے کہا۔
یس سر۔ اوور"...... ماسٹر سکاٹا نے کہا۔
اوور اینڈ آل"...... کرنل جوشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے ٹرانسمیٹر پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور
کا بٹن آن کر دیا۔
ہیلو ہیلو کرنل جوشن کالنگ۔ اوور"...... کرنل جوشن نے بار
دیتے ہوئے کہا۔
یس سر۔ کیپٹن ہوچو فرام ریڈ آرمی سیکشن ہیڈ کوارٹر ہاکاڈو
یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔
یپٹن ہوچو۔ لیکن تم تو سٹی ہیڈ کوارٹر میں تھے یہاں کب اور
گئے ہو۔ اوور"...... کرنل جوشن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے

یس سر۔ مجھے ہیڈ کوارٹر سے یہاں انچارج بنا کر بجھوایا گیا ہے۔

میں نے کل ہی چارج لیا ہے سر۔ اوور"...... کیپٹن ہوچو نے
لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ میں کیڈو سے بول رہا ہوں۔ اوور"...... کرنل جوشن
کہا۔
"یس سر۔ ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہے سر کہ آپ کیڈو کے دورے پر
ہیں سر۔ اوور"...... کیپٹن ہوچو نے جواب دیا۔
"سیکشن میں کوئی ہیلی کاپٹر موجود ہے یا نہیں۔ اوور"......
جوشن نے پوچھا۔
"یس سر۔ ایک ہیلی کاپٹر موجود ہے سر۔ اوور"...... کیپٹن
نے کہا۔
"تم اس کے پائلٹ سے کہو کہ وہ فوری طور پر ہیلی کاپٹر لے
کیڈو پہنچ جائے۔ میرا ہیلی کاپٹر ایک حادثے کے نتیجے میں سمندر میں
کر تباہ ہو گیا ہے۔ اوور"...... کرنل جوشن نے کہا۔
"یس سر۔ میں ابھی بھجوا دیتا ہوں سر۔ اوور"...... دوسری طرف
سے کہا گیا۔
"پائلٹ کو بلا کر اس سے میری بات کراؤ۔ اوور"......
جوشن نے کہا۔
"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو سر۔ میں پائلٹ تسابو بول رہا ہوں سر۔ اوور"......
دیر کی خاموشی کے بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

تم پہلے کبھی کیڈو جزیرے پر آئے ہو یا نہیں۔ اوور"...... کرنل
نے پوچھا۔
یس سر۔ اوور"...... پائلٹ نے جواب دیا۔
اوکے۔ کیا نمبر ہے تمہارے ہیلی کاپٹر کا۔ اوور"...... کرنل
نے پوچھا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔
کے۔ تم فیول ٹینک فل کروا کر جلد از جلد کیڈو پہنچو۔
... کرنل جوشن نے کہا۔
سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل جوشن
اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
رفوما نچو کو ہیلی کاپٹر کو نمبر بتا کر کہہ دو کہ وہ ہیلی کاپٹر کے
بعد مجھے اطلاع کر دے گا"...... کرنل جوشن نے کہا۔
سر"...... میجر جوگم نے کہا اور پھر اس نے میجر فوما نچو سے
کے اسے کرنل جوشن کا پیغام دے دیا۔
اس ڈاگ جزیرے کو اوپن کر کے اس میں موجود تمام غیر
کرنسی یہاں شفٹ کرانی ہے۔ اس کے لئے کیا کیا
... کرنل جوشن نے کہا۔
مار کو تھم ریز کا سرکٹ ختم کرنا ہو گا اور اینٹی مار کو تھم ریز
یا سے منگوانا پڑیں گی جس پر کافی وقت لگ جائے گا البتہ
سکتا ہے کہ سرکٹ کے مرکز کو ڈی کوٹ کر دیا جائے اور پھر
ایکیشیا کے سائنس دان کا بتایا ہوا طریقہ استعمال کیا جائے

اس طرح یہ سرکٹ ختم ہو جائے گا اور جزیرہ اوپن ہو جائے گا۔
جوگم نے کہا۔

"کیا تم یہ کام کر سکتے ہو"...... کرنل جوشن نے پوچھا۔

"یس سر۔ آسانی سے سر"...... میجر جوگم نے جواب دیا۔

"لیکن اس کرنسی کو یہاں سے کیسے لا جائے گا۔ یہ کافی
میں ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"آپ اس کرنسی کو کہاں لے جانا چاہتے ہیں۔ یہ تو جعلی ا
ہے"...... میجر جوگم نے کہا۔

"ہاں ہے تو جعلی لیکن اصل سے زیادہ اصلی ہے۔ ڈولفن
اسی لئے پوری دنیا میں مشہور ہے"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"وہ تو ہے سر لیکن یہ کرنسی تو پاکیشیا اور دوسرے اسلامی
کی ہے۔ وہاں کیسے پہنچائی جائے گی اور اسے کیسے تبدیل کیا جا
کیونکہ جب تک اسے تبدیل نہ کیا جائے اس کا کوئی فائدہ نہیں
گا"...... میجر جوگم نے جواب دیا۔

"دارالحکومت میں میرے پاس ایک بہت بڑا خفیہ گودام
ہے۔ یہ کرنسی وہاں پہنچا دی جائے تو پھر اسے نکالنے کے بھی
میسر آجائیں گے اور سنو میجر جوگم تم نے چونکہ اس مشن میں
ساتھ مکمل تعاون کیا ہے اس لئے آدھی کرنسی کے مالک تم ہ
میرا مطلب ہے کہ اس جعلی کرنسی کے عوض جو اصل
اسے ڈالروں میں تبدیل کرا لیا جائے گا اور یہ کروڑوں ڈالر بن

ان میں سے نصف تمہارے ہوں گے اور یہ میری طرف سے
انعام ہو گا۔ تم دنیا کے چند امیر ترین آدمیوں میں سے ایک
گے"...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم کے چہرے پر بے
کے تاثرات ابھر آئے۔

یو سر۔ آپ واقعی بے حد فیاض ہیں سر"...... میجر جوگم
حرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

اصل مسئلہ اسے واگ جزیرے سے دارالحکومت شفٹ کرنا ہے
کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ اس بارے میں بتاؤ"۔
شن نے کہا۔

اس کا ایک ہی حل ہے کہ اس کرنسی کو کسی آبدوز میں
دارالحکومت کے ساحل پر پہنچا دیا جائے اور وہاں سے
میں"...... میجر جوگم نے کہا۔

کیڈو کی آبدوز تو تباہ ہو چکی ہے"...... کرنل جوشن نے

عارضی طور پر نیوی کی آبدوز حاصل کر لیں۔ آپ ریڈ آرمی
ہیں آپ کو کیسے انکار کیا جا سکتا ہے"...... میجر جوگم نے

یہ ٹھیک ہے۔ میں اپنی آبدوز کی تباہی کی رپورٹ دے
سے مستقل طور پر آبدوز حاصل کر لوں گا۔ دارالحکومت انکار
ے گا۔ بہرحال پہلے اس جزیرے کو اوپن کرنا ہو گا پھر وہاں

موجود کرنسی کو چیک کرنا ہو گا کہ کتنی ہے اس کے بعد تم اس
نگرانی کرنا۔ میں دارالحکومت جا کر آبدوز حاصل کر کے واپس آؤں
اور پھر اس کرنسی کو شفٹ کیا جائے گا"...... کرنل جوشن نے کہا
"یس سر۔ میں ڈی کوٹنگ کے انتظامات کرتا ہوں سر۔ جب
ہیلی کاپٹر یہاں پہنچے گا ہم اس ہیلی کاپٹر پر واگ جزیرے پر جا کر اس
ڈی کوٹ کر کے جزیرے کو اوپن کر دیں گے"...... میجر جوگم
کہا۔

"او کے۔ پھر تیاری کرو"...... کرنل جوشن نے کہا اور میجر
سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ایک بار پھر سائیڈ روم کی طرف بڑھ گیا
تقریباً ایک گھنٹے بعد انہیں ہیلی کاپٹر کی آمد کی اطلاع مل گئی
دونوں مشین روم سے نکل کر باہر جزیرے کی سطح پر آ گئے۔ میجر
کے ہاتھ میں ایک بریف کیس موجود تھا۔

"پائلٹ تم یہیں رکو گے میں خود ہیلی کاپٹر کو پائلٹ کروں
ہم ایک ضروری کام کے لئے جا رہے ہیں پھر واپس آئیں گے"
جوشن نے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... پائلٹ نے سیلوٹ مارتے ہوئے کہا
جوشن ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔ میجر جوگم بھی سائیڈ سیٹ پر
کرنل جوشن نے ہیلی کاپٹر کا انجن سٹارٹ کیا اور چند لمحوں
کاپٹر فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ پھر کرنل جوشن نے اس کا
کی طرف موڑ دیا اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر واگ جزیرے

کے قریب کھلی جگہ پر اتر گیا اور کرنل جوشن اور میجر جوگم
اتر آئے۔

سے ڈی کوٹ کر کے اوپن کر دیں اس دوران ان درختوں
کو چیک کر لوں۔ یہاں کوئی ایسی چیز موجود نہ ہو جو
خطرناک ہو"...... کرنل جوشن نے کہا اور میجر جوگم کے
سر ہلانے پر وہ تیزی سے مڑا اور درختوں کے جھنڈ کی طرف

" ہم ہاکاڈو پہنچنے والے ہیں۔ تیار رہنا میں کوشش کروں
سپیشل سیکشن ہیڈ کوارٹر میں زیادہ گڑبڑ نہ ہو لیکن بہرحال
سپیشل سیکشن ہے"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں
اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران نے ہیلی
سپیشل سیکشن کے احاطے میں بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اتار
دوسرے لمحے وہ سب اچھل کر ہیلی کاپٹر سے نیچے آئے تو وہاں
چار مسلح آدمی حیرت سے اچھل پڑے۔ ان کے ہاتھوں میں
گنیں موجود تھیں۔

" تم۔ تم کون ہو۔ یہ تو چیف کا ہیلی کاپٹر ہے"...... ان میں
ایک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمیں چیف نے ہی بھیجا ہے۔ ہم انجینئر ہیں اور کیڈ
ایک خصوصی مشینری ٹھیک کر رہے ہیں۔ ماسٹر سکاٹا کہاں

ناں یہاں کا انچارج"...... عمران نے خالصتاً ایکریمی لہجے میں
راستے میں انہوں نے ٹائیگر کے پاس موجود ماسک میک
کس سے ماسک نکال کر اپنے اپنے چہرے بدل لئے تھے۔ وہ اب
یکریمین نظر آ رہے تھے حتیٰ کہ جولیا بھی ایکریمی عورت ہی
دے رہی تھی۔

وہ اچھا۔ آئیے"...... اس آدمی نے اس بار اطمینان بھرے لہجے
اور اس کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی
کے تاثرات ابھر آئے اور پھر وہ اس آدمی کی رہنمائی میں چلتے
دوبارہ اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں پہلے ماسٹر سکاٹا کو بے
عالم میں چھوڑ گئے تھے۔ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر
شتیاق کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ دراصل اس آدمی کو دیکھنا
جس نے عمران جیسے فائٹر کو شکست دے دی تھی حالانکہ وہ
پر یہ سمجھتے تھے کہ عمران کو مارشل آرٹ میں شکست دینا
ہے لیکن یہ ناممکن ایک آدمی نے ممکن بنا دیا تھا اس لئے وہ
کو دیکھنا چاہتے تھے۔ کرسی پر بیٹھا ہوا ماسٹر سکاٹا انہیں آتا
ر بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

کون ہیں یہ"...... اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں انہیں
والے سے پوچھا۔

تمہارا نام ماسٹر سکاٹا ہے اور تم سپیشل سیکشن کے اس سیکشن
رٹر کے انچارج ہو"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو"...... ماسٹر سکاٹا نے انتہائی حیرت
لہجے میں کہا۔ عمران کے سارے ساتھی انتہائی حیرت بھری
سے ماسٹر سکاٹا کو دیکھ رہے تھے کیونکہ بظاہر وہ ایک عام سا
نظر آرہا تھا۔ ان کے تصور میں شاید ماسٹر سکاٹا کی شبیہہ کچھ
کیونکہ جوانا جیسے گرانڈیل آدمی کو عمران نے شکست دے
اس لئے ان کے خیال میں ماسٹر سکاٹا جوانا سے کہیں زیادہ
ہی ہو گا لیکن ان کے سامنے ایک عام سا باچانی نوجوان
جس کے کسی انداز سے بھی محسوس نہ ہو رہا تھا کہ وہ ایسا لڑ
سکتا ہے کہ عمران کو شکست دے دے۔

"سر۔ یہ کیڈو سے چیف کے ہیلی کاپٹر آئے ہیں۔ یہ ا
اور کیڈو میں کوئی مشینری ٹھیک کر رہے ہیں"...... عمران
کے ساتھیوں کو لے آنے والے نے ماسٹر سکاٹا سے مخاطب ہو

"چیف کے ہیلی کاپٹر ہیں۔ اوہ۔ لیکن ابھی چیف نے مجھے
ہے۔ انہوں نے تو ان کے بارے میں کچھ نہیں کہا"......
نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر سکاٹا۔ آپ بے شک کرنل جوشن سے ٹرانسمیٹر پر با
لیں تاکہ آپ کو تسلی ہو جائے۔ ہمیں آپ سے ایک انتہائی
کام ہے اور یہ کام آپ کی مکمل تسلی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ بیٹھو۔ پہلے بتاؤ کہ کیا کام ہے۔

کوئی فیصلہ کروں گا"...... ماسٹر سکاٹا نے چند لمحے خاموش رہنے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس باچانی کو واپس جانے کا
کر دیا جو انہیں لے آیا تھا۔

شکریہ"...... عمران نے کہا اور اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔
کے بیٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ماسٹر سکاٹا
کرسی پر دوبارہ بیٹھ گیا تھا لیکن اس کے چہرے پر ابھی تک
الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

آپ وہی ماسٹر سکاٹا ہیں جسے پوری دنیا میں مارشل آرٹ کا
کہا جاتا ہے"...... عمران نے ماسٹر سکاٹا سے مخاطب ہو کر کہا
ٹر سکاٹا بے اختیار چونک پڑا۔

کیسے جانتے ہیں۔ آپ تو انجینئر ہیں"...... ماسٹر سکاٹا نے
بھرے لہجے میں کہا۔

رشل آرٹ میرا شوق ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے

اوہ اچھا۔ لیکن آپ بتائیں کہ آپ کو کیا کام ہے"...... ماسٹر
نے کہا۔

ہمیں ڈی کوٹنگ کا سامان چاہئے"...... عمران نے مسکراتے
کہا۔

کوٹنگ۔ کیا مطلب۔ کس کی ڈی کوٹنگ"...... ماسٹر سکاٹا
ہران ہو کر کہا۔

"آپ انجینئر ہیں"...... عمران نے سوالیہ لہجے میں کہا۔
"نہیں۔ کیوں"...... ماسٹر سکاٹا نے حیران ہو کر کہا۔
"تو پھر آپ کو کیسے ڈی کوٹنگ کا علم ہو جائے گا۔ یہاں
سیکشن کی مشینری کا انچارج کون ہے"...... عمران نے
ہوئے کہا۔
"کیپٹن راسٹو"...... ماسٹر سکاٹا نے کہا۔
"اسے بلائیں۔ وہ میری بات سمجھ جائے گا"...... عمران
ماسٹر سکاٹا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے انٹر کام کا
کر اس کے چند نمبر پریس کر دیئے۔
"ماسٹر سکاٹا بول رہا ہوں۔ آپریٹنگ روم میں آؤ فوراً
سکاٹا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی
ادھیڑ عمر باچانی اندر داخل ہوا اور حیرت سے عمران
ساتھیوں کو دیکھنے لگا۔
"یہ انجینئر ہیں اور کیڈو میں کسی مشینری کو ٹھیک کر
انہیں کوئی چیز چاہئے اس لئے چیف نے انہیں اپنے خصو
کاپٹر پر یہاں بھجوایا ہے۔ تم پوچھو کہ انہیں کیا چیز چاہئے
سکاٹا نے آنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یس سر۔ فرمایئے"...... آنے والے نے کہا اور عمران
ڈی کوٹنگ کرنے والے خصوصی سامان کی تفصیل بتا دی۔
"یس سر۔ یہ کٹ تو ہمارے پاس موجود ہے"......

کہا۔
اوہ۔ میں سمجھا شاید مارکیٹ سے منگوانا پڑے گی۔ بہرحال وہ
لا دیں تاکہ ہم جلد از جلد واپس جا سکیں کیونکہ جتنی دیر ہو گی اتنا
زیادہ وہاں نقصان ہو گا"...... عمران نے کہا۔
میں ابھی لا دیتا ہوں جناب"...... آنے والے نے کہا اور تیزی
واپس مڑ گیا۔
ماسٹر سکاٹا۔ آپ نے مارشل آرٹ کا فن کس سے سیکھا
...... عمران نے ماسٹر سکاٹا سے مخاطب ہو کر کہا۔
مارشل جنگ شو سے"...... ماسٹر سکاٹا نے جواب دیا تو عمران
اختیار مسکرا دیا۔
اوہ۔ پھر تو آپ کو ریلیکس سپر کراس سیریز میں خصوصی مہارت
ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
ہاں۔ مگر آپ کیسے جانتے ہیں۔ یہ تو میرے استاد اور صرف مجھے
علوم ہے"...... اس بار ماسٹر سکاٹا کے چہرے پر بے پناہ حیرت
تھی۔
تفصیل سے بعد میں بات ہو گی فی الحال ہمیں جلدی ہے کیونکہ
مشینری کو نقصان پہنچ گیا تو باچان حکومت کو کروڑوں ڈالرز
ان ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو ماسٹر سکاٹا نے اثبات
سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن راسٹو اندر داخل ہوا اور اس کے
یں ایک مکینکل کٹ بیگ موجود تھا۔

"یہ لیجئے جناب۔ یہ مکمل کٹ ہے"...... کیپٹن راسٹو۔
عمران نے اس سے کٹ بیگ لیا اور پھر اسے کھول کر دیکھنے
"ویری گڈ۔ میں کرنل جوشن سے آپ کی کارکردگی
کروں گا"...... عمران نے کٹ بیگ کو بند کرتے ہوئے کہا۔
"تھینک یو"...... کیپٹن راسٹو نے مسرت بھرے لہجے میں
"اور آپ کا بھی جناب۔ آپ واقعی انتہائی فرض شناس
ہیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے ماسٹر سکاٹا سے مخاطب ہو
ماسٹر سکاٹا بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر بھی
تاثرات ابھر آئے تھے۔
"تھینک یو سر۔ یہ تو میرا فرض تھا سر"...... ماسٹر سکاٹا
بار انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر عمران اپنے
سمیت واپس مڑا۔
"آیئے سر میں آپ کو ہیلی کاپٹر تک چھوڑ آؤں"...
عمران کی بات سن کر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی مہربان ہو گیا تھا
"ماسٹر سکاٹا آپ سے مل کر واقعی بے حد خوشی ہوئی ہے
سے جلد ہی تفصیلی ملاقات ہو گی فی الحال گڈ بائی"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کے
لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔
"عمران صاحب اس کا فیول چیک کر لیجئے"...... اچانک
میں بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

فکر مت کرو ابھی یہ کیڈو کے دس پھیرے لگا سکتا ہے"۔ عمران
جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
تو تم اس آدمی سے شکست کھا گئے تھے۔ اس جھینگر سے"۔
تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
تم جسے جھینگر کہہ رہے ہو تنویر یہ شخص واقعی مارشل آرٹ کا
ہے۔ ویسے اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ اس نے مجھ پر کون سا
ستعمال کیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
کون سا"...... تنویر نے چونک کر پوچھا کیونکہ اسے خود مارشل
سے بے حد دلچسپی تھی۔
اس کے استاد مارشل جنگ شو کے مخصوص داؤ کی سیریز ریلیکس
اس کا ایک داؤ"...... عمران نے جواب دیا۔
یہ کون سی سیریز ہے عمران صاحب۔ ہم تو یہ نام ہی پہلی بار
ہے ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
اس سیریز کا موجد بھی جنگ شو تھا اور کہا جاتا تھا کہ وہ اس سیریز
ساتھ قبر میں لے گیا ہے۔ اس کے بارے میں تفصیلات نہ
کتاب میں چھپی تھیں اور نہ پہلے کسی ایسے آدمی کے بارے میں
ہوا تھا جو اس سیریز کے ایک سو داؤ کی پیچیدگیوں اور نزاکتوں
ہتا ہو۔ اب پہلی بار پتہ چلا ہے کہ جنگ شو نے اسے اس ماسٹر
کو دیا ہوا ہے اور اس کی وجہ سے ہی اسے مارشل آرٹ کا جادوگر
ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ سیریز ہے کیا"...... تنویر نے جھلائے ہوئے
کہا۔

" اس سیریز کے تمام داؤ کی بنیاد انسانی جسم میں رگوں
ان کا بروقت اور درست استعمال ہے۔ دماغ سے اعصاب
والی تمام رگیں انسانی گلے سے گزرتی ہیں۔ یہ انتہائی
ہوتی ہیں جن کا مرکز انسان کے سر کے پیچھے حرام مغز ہوتا
سے تحریکات حرام مغز میں پہنچتی ہیں اور پھر حرام مغز سے
پورے جسم کے اعصاب کو حرکت میں لاتی ہیں یا حرکت
ہیں۔ ویسے تو شاید تمام ڈاکٹر اور حکیم ان رگوں کے
تفصیلات جانتے ہوں گے لیکن جنگ شو کا کمال تھا کہ ا
نازک اور باریک رگوں کو اپنی مرضی سے استعمال کر
حاصل کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جنگ شو نے یہ علم تابات
بوڑھے یوگی سے حاصل کیا تھا۔ بہرحال جنگ شو نے اس
حاصل کر لیا تھا۔ وہ صرف انگلیوں کی معمولی سی حرکت سے
مکمل طور پر بے دست و پا کر دیتا تھا بلکہ انگلیوں کی معمولی
سے مقابل کا خاتمہ بھی کر سکتا تھا اس کے لئے اسے کچھ ن
تھا۔ وہ مقابل کی گردن پر ہاتھ رکھتا اور دوسرے لمحے مقابل
جاتا تھا۔ اس کے علاوہ اور بھی بے شمار ایسے داؤ جنگ شو
کئے تھے جن سے کم ہی لوگ واقف تھے اور ان تمام داؤ کو
جاتا ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

آپ پر کیا یہی داؤ استعمال کیا گیا تھا"...... صفدر نے پوچھا۔
میں دروازے کے ساتھ کھڑا تھا کہ دروازہ کھلا اور ماسٹر سکاٹا
داخل ہوا۔ میں نے اسے پکڑ کر اپنے سینے کے ساتھ لگایا لیکن
لمحے میرے پیر زمین سے اٹھتے چلے گئے اور میں قلابازی کھا
سٹر سکاٹا کے سامنے زمین پر ایک دھماکے سے پشت کے بل جا
یہ بظاہر ایک مخصوص داؤ تھا جسے کراسی کہتے ہیں۔ اس میں
کی مدد سے آدمی کو اٹھانے کے لئے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا
ہے اور پھر اپنے جسم کو اسی انداز میں جھکایا جاتا ہے کہ عقب میں
آدمی الٹی قلابازی کھا کر سامنے آگرتا ہے۔ یہ سب کچھ اس قدر
سے ہوتا ہے کہ پلک جھپکنے میں مد مقابل سامنے پڑا ہوتا ہے۔
ی انتہائی مشکل داؤ ہے اگر ذرا سی بھی غلطی ہو جائے تو کراسی
استعمال کرنے والا اپنا کاندھا اتروا بیٹھتا ہے کیونکہ اس میں
طور پر بے پناہ طاقت استعمال کرنا پڑتی ہے۔ بہت کم لوگ
داؤ کو صحیح انداز میں استعمال کر سکتے ہیں۔ میں بھی یہی سمجھا تھا
سٹر سکاٹا نے مجھ پر انتہائی مہارت سے کراسی استعمال کی ہے
جب میں نے اس سے بات کی تو اس نے مجھے بتایا کہ کراسی تو
کا داؤ ہے۔ اس نے مجھ پر وارم اپ لیفٹ لگایا تھا اور یہ داؤ
جنگ شو کی سیریز کا مخصوص داؤ تھا۔ بہرحال مجھے یقین نہ آیا تو
تیزی سے اس پر وار کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے میری
پکڑ لی اور میرا سر دیوار میں مارا تاکہ میں ہلاک ہو جاؤں۔ میں

نے اپنے دونوں ہاتھ آگے کر کے اپنے سر کو دیوار سے ٹکرا
بچانے کی کوشش کی لیکن میرے بازو پوری طرح حرکت میں
کیونکہ اس نے میری گردن کی کوئی رگ دبا دی تھی جس سے
میں میرا سر پوری قوت سے دیوار سے جا ٹکرایا اور میں نیچے
ماسٹر سکاٹا مطمئن ہو کر واپس چلا گیا کہ میں ہلاک ہو چکا ہوں
میری ہلاکت میں واقعی کوئی کسر نہ رہتی کہ اگر صفدر اور نائیگر
نہ آجاتے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا اور میں بچ گیا ورنہ ایسا
ہو سکتا تھا کہ اگر میری زندگی بچ بھی جاتی تو میں ذہنی طور پر
جاتا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب ان دونوں داؤ کے ساتھ ساتھ جسمانی
بھی بے پناہ طاقت چاہئے۔ آپ جیسے آدمی کے پیر اکھاڑ کر
فرش پر پھینکنا اور پھر گردن پکڑ کر اس قدر قوت سے آپ کو
مارنے کے لئے انتہائی قوت کی ضرورت ہے جبکہ مجھے اس ماسٹر
کے جسم میں اس قدر قوت نظر نہیں آئی تھی"...... صفدر نے کہا۔

"ماسٹر سکاٹا کے جسم میں واقعی بے پناہ قوت ہے۔ تم شا
وقت تک اس کا درست طور پر اندازہ نہ کر سکو جب تک کہ
تم پر استعمال نہ کر لے۔ یہ عام جسمانی قوت نہیں ہوتی
طویل عرصے تک انتہائی سخت اور مشکل خصوصی ورزشوں
کیا جاتا ہے۔ یہ ورزشیں اس قدر سخت اور دشوار ہوتی ہیں کہ
لوگ اس کے چوتھائی حصے کو مکمل کر سکتے ہیں ورنہ اگر یہ

جائیں تو انسان صرف مکہ مار کر ایک چھوٹی پہاڑی کو اپنی جگہ
سکتا ہے۔ میں نے بھی یہ مشقیں کی ہوئی ہیں لیکن مجھے
ہے کہ میں اس کے چوتھائی حصے سے بھی کم مکمل کر سکا
یہ ماسٹر سکاٹا میرے خیال کے مطابق اس کو مکمل تو نہیں
ائی یا تیسرے حصے تک مکمل کر چکا ہے"...... عمران نے
ہوئے کہا۔

عمران صاحب اس کے جسم کی ظاہری ساخت تو نہیں
کے اندر اس قدر قوت ہو سکتی ہے"...... اس بار کیپٹن
کہا۔

نے مختلف پہلوانوں یا ریسلرز کو دیکھا ہو گا کہ بظاہر ان کے
نظر آتے ہیں لیکن جب وہ رنگ یا اکھاڑے میں آتے ہیں تو
کا مظاہرہ کرتے ہیں جبکہ بعض پہلوان یا ریسلرز کی
ہی ان کی طاقت کا اظہار کر دیتی ہے۔ ہماری پاکیشیا
مطلاح میں ایسے لوگ جو بظاہر عام جسمانی ساخت کے نظر
اصل ان کے اندر بے پناہ قوت ہو اسے جسم چور کہا جاتا
بے پناہ مشقیں کرتے ہیں لیکن ان کے جسم کی ساخت
نظر نہیں آتی جو عام حالات میں ان مشقوں کو کرنے
سم میں نظر آتی ہیں اس اصطلاح کے مطابق ماسٹر سکاٹا بھی
...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔
خواہ مخواہ اس کو ہوا بنا دیا ہے۔ تم مجھے بتاتے میں اسے

بتاتا کہ مارشل آرٹ کسے کہتے ہیں"۔ تنویر نے منہ بناتے ہو۔

"عمران صاحب کی جو حالت ہم نے دیکھی ہے وہ واقعی ناک تھی اس لئے عمران صاحب اس کے بارے میں جو کچھ ہیں وہ واقعی درست ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ان معاملات پر بعد میں بات ہو گی۔ واگ جزیرہ اب قریب والا ہے اس لئے میں آپ سب کو اس بارے میں چند دوں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا باتیں"...... جولیا نے کہا۔

"ماسٹر سکاٹا لازماً کرنل جوشن کو ہماری آمد اس کے ہیلی کٹ لے جانے کے بارے میں تفصیلات ٹرانسمیٹر پر بتا د طرح کرنل جوشن اور میجر جوگم کو معلوم ہو جائے گا کہ نہیں ہوئے اور نہ ہی ہیلی کاپٹر تباہ ہوا ہے اور کٹ کے بار سنتے ہی میجر جوگم فوراً سمجھ جائے گا کہ ہم کیا کرنا چاہتے ہیں ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں جزیرے تک پہنچنے ہی نہ دیں۔ گو میں کر رہا ہوں کہ اس اینگل پر جاؤں کہ کیڈو جزیرے سے ہمیں پر ٹارگٹ نہ بنایا جا سکے لیکن کیڈو میں انتہائی جدید ترین موجود ہیں۔ کوبرا میزائل جیسے اس لئے آپ سب لوگ پوری ہوشیار رہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ خطرہ کیڈو کی طرف سے میزائل کا ہی ہو سکتا ہے"...... نا نے کہا۔

ظاہر ہے وہ اب واگ پر تو موجود نہیں ہوں گے"۔ عمران اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم نے اس کٹ کو صحیح حالت میں جزیرے پر پہنچانا ہے۔ ذمہ داری ہو گی"...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر

باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

میزائل فائر ہوا اور باوجود پوری کوشش کے اگر ہیلی کاپٹر ئے تو تم سب نے نیچے سمندر میں چھلانگیں لگانی ہیں اور پھر جزیرے تک پہنچنا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ تمہیں لگانے کے بارے میں بتا سکوں لیکن ہو سکتا ہے کہ مجھے اس ہی نہ مل سکے اس لئے تم سب نے اپنے اپنے طور پر حالات رکھنا ہو گا اس لئے کھڑکیاں کھول لو اور کھڑکیوں کی پر اپنے آپ کو اس انداز میں ایڈجسٹ کر لو کہ پلک جھپکنے میں چھلانگیں لگا سکو"...... عمران نے کہا۔

اس بات سے کیا مطلب ہے کہ اگر تمہیں مہلت نہ مل تم چھلانگ نہ لگاؤ گے"...... جولیا نے یکلخت انتہائی بے چین کہا۔

جس سمت سے آنا ہے اس طرح تم موجود ہو اس لئے کا اس وقت پتہ لگتا ہے جب میزائل ہیلی کاپٹر کے اندر ری اور میری سیٹ کے درمیان اطمینان سے پھٹ جائے

گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار
پڑے۔

" عمران صاحب۔ واگ جزیرہ تو اب کافی قریب آگیا ہے
تک کوئی میزائل فضا میں نظر نہیں آیا اس لئے میرا خیال ہے
بخیر و عافیت واگ پر پہنچ جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ بہرحال ہمیں ہر لمحے محتاط
ضرورت ہے اور تم نے ڈبلیو ڈبلیو کی حفاظت کرنی ہے کیونکہ
کے بغیر واگ جزیرے کو تباہ نہیں کیا جا سکے گا"...... عمران
اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ہیلی کاپٹر تیزی سے
پر نظر آنے والے واگ جزیرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران اور
کے ساتھی بے حد محتاط اور چوکنا تھے۔ ان کی نظریں اسی سائیڈ
ہوئی تھیں جس طرف کیڈو تھا کیونکہ بہرحال میزائل کیڈو سے
ہونا تھا کہ اچانک سامنے واگ جزیرے کے درختوں سے ایک
سا چمکا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اور اس کے ساتھی
ایک انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور ہیلی کاپٹر کے پرزے فضا
بکھرتے چلے گئے۔ عمران کے کانوں میں آخری آواز ساتھ بیٹھی
جولیا کی چیخوں کی ابھری تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن
ہو گیا تھا لیکن اتنی بات بہرحال اس کے ذہن میں آ گئی تھی
اس کے ساتھی ہٹ ہو چکے ہیں اور انہیں بچ نکلنے کی بھی مہلت
مل سکی۔

جوشن درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو کر بڑے غور سے
درخت کو نظروں ہی نظروں سے چیک کرتا ہوا آگے بڑھتا
کے ذہن میں یہ خدشہ موجود تھا کہ کہیں عمران اور اس
میوں نے ان درختوں پر کوئی ایسی چیز نہ چھپا دی ہو جو کسی
ان کے لئے پریشانی یا نقصان کا باعث ہو کیونکہ وہ ذہنی طور
کی ذہانت سے کافی مرعوب ہو گیا تھا۔ ویسے بھی ڈی کوٹنگ
لو اوپن کرنے کا کام میجر جوگم کا تھا۔ اسے اس بارے
علوم نہ تھا۔ درختوں کو چیک کرتے ہوئے وہ جھنڈ کی آخری
تو اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ ایسی کوئی چیز جھنڈ میں موجود
اس لئے اب وہ اطمینان سے ٹہلتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا
، وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی آنکھیں سکڑ سی گئی تھیں۔
فضا میں ایک ہیلی کاپٹر نظر آ رہا تھا۔ وہ کچھ دیر تک اسے

دیکھتا رہا پھر وہ یکلخت اچھلا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے مڑا اور
تحاشہ دوڑتا ہوا جھنڈ میں سے گزر کر اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ
گیا۔ دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے ہیلی کاپٹر پر چڑھا اور ا
عقب میں موجود سیاہ رنگ کے تھیلے پر اس طرح جھپٹا جیسے
بھوکی بلی گوشت پر جھپٹتی ہے۔ یہ تھیلا ہنگامی حالات سے نمٹنے
لئے ریڈ آرمی کے ہر ہیلی کاپٹر میں موجود رہتا تھا۔ اس نے تھیلا اٹھا
اور پھر اس نے سائیڈ کھڑکی سے تھیلے سمیت نیچے چھلانگ لگا دی۔
"کیا ہوا سر"...... دور موجود میجر جوگم نے اونچی آواز میں کہا۔
"تم کام کرو"...... کرنل جوشن نے چیختے ہوئے کہا اور تھ
اٹھائے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا دوبارہ جھنڈ میں داخل ہو کر اس
میں پہنچ کر رک گیا۔ ہیلی کاپٹر اب پہلے سے کافی نمایاں ہو چکا
اس کا رخ واگ کی طرف ہی تھا۔ کرنل جوشن نے تھیلے کی
کھولی اور اسے زمین پر پلٹ دیا۔ تھیلے میں سے دیگر سامان کے
ایک خصوصی ساخت کی میزائل گن کے تین چار پارٹس اور میگزین
نکل کر باہر گرے تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے یہ پارٹس جھپٹے
پھر جس طرح مشین کام کرتی ہے اس طرح اس نے ان پارٹس
ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنا شروع کر دیا۔ وہ واقعی برق رفتار
سے کام کر رہا تھا۔ گن مکمل ہوتے ہی اس نے اس کا میگزین
میں ڈالا اور پھر اسے سیٹ کر کے اس نے ہیلی کاپٹر کی طرف دیکھا
اس کے ساتھ ہی اس کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ ہیلی کاپٹر اب

ہو گیا تھا اور اس نے دیکھ لیا تھا کہ یہ اسی کا ہیلی کاپٹر ہے۔ اس
لب تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہوئے بلکہ
کسی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ وہ اور میجر جوگم واگ جزیرے پر
ہیں اس لئے وہ یہاں آ رہے ہیں۔ میزائل گن اس نے کاندھے
لکائی اور پھر ایک اونچے درخت پر چڑھنے لگا۔ وہ بھی ایک فوجی
لئے بغیر کسی رکاوٹ کے وہ درخت پر چڑھ جانے میں کامیاب
تھا۔ پھر کافی بلندی پر پہنچ کر اس نے دو شاخوں کے درمیان
کو اچھی طرح ایڈجسٹ کیا اور پھر گن کو کاندھے سے اتار کر
میں لے لیا۔ چونکہ اس مخصوص گن کا زاویہ اس وقت درست
جب اسے بلندی سے فائر کیا جائے اس لئے اسے مجبوراً درخت
ھنا پڑا تھا۔ ہیلی کاپٹر بھی خاصی بلندی پر پرواز کرتا ہوا واگ
ے کی طرف آ رہا تھا۔ اس نے گن کو کاندھے سے لگایا اور پھر
لینے میں مصروف ہو گیا۔ نشانہ لینے کے بعد وہ اس وقت تک
س و حرکت بیٹھا رہا جب تک اس کے اندازے کے مطابق
اپٹر اس مخصوص میزائل کی رینج میں نہ آ گیا۔ ہیلی کاپٹر سیدھا اڑتا
ہا تھا اور اب اس پر چیف اور ریڈ آرمی کے الفاظ واضح طور پر نظر
گئے تھے۔ کرنل جوشن نے سانس روکا اور پھر گن کا ٹریگر دبا
وسرے لمحے گن کی نال کے دہانے پر ایک شعلہ سا چمکا اور ایک
ل دھماکے کے ساتھ پلک جھپکنے میں فضا میں اڑتے ہوئے
اپٹر کے پرزے فضا میں ہی بکھر گئے اور ان پرزوں کے ساتھ ہی

انسانی لاشیں بھی اڑتی ہوئی سمندر میں گر گئیں۔

" وہ مارا۔ وہ مارا"...... کرنل جوشن نے انتہائی مسرت امیز
میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گن نیچے پھینکی اور پھر تیزی
درخت سے نیچے اترنے لگا۔

" سر۔ سر۔ کیا ہوا ہے۔ یہ کیسا دھماکہ تھا"...... اسی لمحے
سے اسے میجر جوگم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کی
محسوس ہوتا تھا کہ وہ درختوں کے اس جھنڈ کی طرف دوڑا
ہے۔

" مار دیا۔ ہلاک کر دیا۔ ہم جیت گئے۔ ہم جیت گئے"...
جوشن نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا اور پھر اس نے بجائے
سے پوری طرح اترنے کے جوش کی شدت سے وہیں سے ہی
چھلانگ لگا دی۔ اس کا اندازہ تھا کہ وہ کم بلندی سے چھلانگ
ہے لیکن بلندی اس کے اندازے سے زیادہ تھی اس لئے وہ
دھماکے سے نیچے گرا اور اس کے قدم زمین پر نہ جم سکے اور وہ ا
کر سر کے بل گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں دھماکا
ہوا اور پھر تاریکی چھا گئی۔ پھر جس طرح بہت دور سے کسی کی
سنائی دیتی ہے اس طرح ایک آواز کرنل جوشن کو سنائی دی اور
کے ساتھ ہی اس کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہوتی چلی گئی
پھر ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

" کرنل صاحب۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ کو ہوش آگیا ورنہ میں

ہو گیا تھا"...... اس کے کانوں میں میجر جوگم کی آواز پڑی تو
جوشن نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔

لیٹے رہیں۔ آپ کے سر کا زخم ابھی ٹھیک نہیں ہوا"...... میجر
نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ یہ تو واگ جزیرہ نہیں ہے"۔
جوشن نے میجر جوگم کے کاندھے پر ہاتھ رکھنے کے باوجود تیزی
اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے سر میں شدید درد سا
راس کی آنکھوں کے سامنے ایک بار پھر تاریک دھبے سے پھیلنے
لن چند لمحوں بعد اس کا ذہن پھر روشن ہو گیا۔

آپ کیڈو کے ایمرجنسی ہسپتال میں ہیں جناب"...... میجر جوگم
ز سنائی دی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور کرنل جوشن نے چونک کر
کی طرف دیکھا۔ دروازے سے ایک ڈاکٹر اندر داخل ہو رہا

آپ کو ہوش آگیا۔ تھینک گاڈ"...... ڈاکٹر نے تیزی سے آگے
ہوئے کہا۔

اب میں ٹھیک ہوں۔ تم جا سکتے ہو۔ میں نے میجر جوگم سے اہم
کرنی ہے"...... کرنل جوشن نے ڈاکٹر سے کہا۔

یس سر"...... ڈاکٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر مڑ کر
سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

میں یہاں کیسے پہنچ گیا"...... کرنل جوشن نے کہا۔

"سر آپ درختوں کے جھنڈ کی طرف گئے جبکہ میں نے
ریز کے مرکز کو ڈی کوٹ کرنا شروع کر دیا۔ پھر جیسے ہی میں
ڈی کوٹ کیا اچانک دور درختوں کے جھنڈ کی طرف موزوگا
چلنے کا خوفناک دھماکہ سنائی دیا۔ میں یہ دھماکہ سن کر پریشان
اور درختوں کے جھنڈ کی طرف دوڑ پڑا۔ اسی لمحے ایک اور
سنائی دیا اور اس کے ساتھ ہی میں نے آپ کی چیخ سنی تو میں
سے دوڑا اور پھر میں نے آپ کو جھنڈ میں زمین پر پڑے ہوئے
آپ کے سر میں گہرا زخم تھا اور اس میں سے خون بہہ رہا تھا۔
ہی موزوگا میزائل گن بھی پڑی ہوئی تھی۔ میں آپ کی طرف
پھر میں نے دیکھا کہ آپ کی حالت بے حد خراب ہے تو میں
وہاں ایسی کوئی چیز نہ تھی جس سے میں آپ کا خون روکتا
حالت لمحہ بہ لمحہ خراب ہوتی جا رہی تھی۔ اس لئے میں نے آپ
کر کاندھے پر لادا اور ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ پڑا۔ مجھے آپ کی
بچانے کے علاوہ باقی سب کچھ بھول گیا تھا۔ پھر میں نے آپ
کاپٹر میں لٹایا اور ہیلی کاپٹر اڑا کر یہاں کیڈو لے آیا۔ یہاں
فوری طور پر ایمرجنسی ہسپتال پہنچایا گیا۔ یہاں ڈاکٹر نے
کوشش کی لیکن آپ کا خون ہی نہ رک رہا تھا اور آپ کی حالت
حد نازک ہو گئی تھی لیکن ڈاکٹر کوگن بے حد قابل ڈاکٹر ہیں۔
چار گھنٹوں کی اس کی سرتوڑ کوشش کے بعد آپ کی حالت
گئی اور آپ کے سر کے زخم سے نکلنے والا خون رک گیا۔ پھر اس

میں لانے کی کوششیں کی گئیں اور اب آپ کو دو گھنٹے بعد
آیا ہے"...... میجر جوگم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ اوہ۔ میجر جوگم تم نے واقعی میری زندگی بچائی ہے کیونکہ
واقعی ایسی بیماری ہے کہ میرے جسم پر زخم آ جائے تو پھر خون
سے نہیں رکتا۔ بہرحال مجھے فوراً وہاں سے یہاں لے آئے اور
بچ گیا ورنہ شاید میں نہ بچ سکتا۔ اب میں ذاتی طور پر تمہارا
ہو گیا ہوں"...... کرنل جوشن نے انتہائی ممنونانہ لہجے میں

آپ میرے چیف ہیں سر۔ آپ کی زندگی بچانا تو میرا فرض ہے۔
خوشی ہے کہ میں آپ کے کام آسکا لیکن یہ ہوا کیا تھا۔ آپ نے
گن فائر کی تھی۔ آپ شاید چیخ بھی رہے تھے"...... میجر جوگم نے

تو تمہیں کسی بات کی خبر نہیں ہوئی"...... کرنل جوشن نے
اتے ہوئے کہا۔
مر آپ کی حالت دیکھ کر تو مجھے اور کسی بات کا ہوش ہی نہ رہا
.... میجر جوگم نے جواب دیا۔
میں درختوں کے جھنڈ کو دیکھتا ہوا آگے بڑھا تو میں نے دور سے
ہیلی کاپٹر کو واگ کی طرف آتے دیکھا۔ وہ کافی فاصلے پر تھا لیکن
مجھے اس ہیلی کاپٹر کی ایک خاص نشانی نظر آ گئی۔ یہ میرا
ہیلی کاپٹر تھا"...... کرنل جوشن نے کہنا شروع کیا۔

"لیکن سر۔ وہ تو کوبرا میزائل سے ہٹ ہو چکا تھا"۔
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہم یہی سمجھتے رہے لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔ میں نے تمہیں
کہ عمران انسان نہیں شیطان ہے وہ نہ صرف بچ نکلے تھے بلکہ وہ
اس نیوی والے جزیرے میں چھپے رہے تھے۔ پھر جب انہوں نے
ہیلی کاپٹر واگ جزیرے پر اترتے دیکھا تو وہ ہیلی کاپٹر پر واگ کی
آنے لگے۔ اگر میں اتفاقاً ادھر نہ چلا جاتا تو وہ اچانک ہمارے
پہنچ جاتے اور ہم مکمل طور پر بے بس ہو جاتے۔ بہرحال مجھے یا
کہ ریڈ آرمی کے ہیلی کاپٹروں میں ہنگامی حالات سے نمٹنے کے
بیگ رکھا جاتا ہے اس میں موزوگا میزائل گن بھی ہوتی ہے
پارٹس کی صورت میں رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ میں دوڑ کر واپس
ہیلی کاپٹر سے میں نے تھیلا اٹھایا اور واپس جھنڈ میں چلا گیا۔ ا
کاپٹر واضح نظر آنے لگ گیا تھا اور وہ واقعی میرا سرکاری ہیلی کا
میں نے گن جوڑی اور اس میں میگزین ڈالا اور پھر درخت پر چڑ
میں نے ہیلی کاپٹر کا نشانہ لیا۔ موزوگا میزائل اگر درست نشانے
جائے تو پھر گن شپ ہیلی کاپٹر کے بھی پلک جھپکنے میں ٹکڑے
ہے۔ ہیلی کاپٹر سیدھا واگ کی طرف آ رہا تھا اور مجھے جب انداز
کہ وہ موزوگا میزائل گن کی رینج میں آ گیا ہے تو میں نے ٹریگر
اور میرا نشانہ درست ثابت ہوا۔ میزائل پلک جھپکنے میں ہیلی
کے آگے کی طرف کے نچلے حصے میں جہاں جوڑ ہوتا ہے لگا ا

فضا میں ہی پرزے اڑ گئے اور میں نے اپنی آنکھوں سے ہیلی
ٹکڑوں کے ساتھ انسانی لاشیں بھی سمندر میں گرتی ہوئی
ہیں۔ اب میں نے یقینی طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا
دیا تھا اس لئے میں مسرت کی شدت سے چیختا ہوا نیچے اترنے
تمہاری آواز بھی میرے کانوں تک پہنچ رہی تھی۔ چنانچہ میں
طرف سے تو کم بلندی سمجھتے ہوئے نیچے چھلانگ لگا دی لیکن
زہ لگانے میں غلطی ہوئی تھی۔ بلندی میرے اندازے سے
اس لئے نیچے گر کر میں سنبھل نہ سکا اور پلٹ کر گرا اور اس
ہی میرا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا اور اب مجھے ہوش آیا
کرنل جوشن نے کہا۔
پھر تو ڈبل مبارک ہو سر۔ آپ نے آخر کار اس شیطان گروہ
ہی دیا۔ ویسے بھی آپ چیف ہیں آپ ہی انہیں ختم کر سکتے
میجر جوگم نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔
ہم بھی سیف ہیں اور اب واگ میں موجود کروڑوں اربوں
بھی سیف ہو گئی ہے۔ اب تمام خطرے ختم ہو گئے ہیں"۔
ن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کے ساتھ ہی
تک ایک بار پھر آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے سے پھیلتے
ونے لگے۔
اوہ۔ میری آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے کیوں پھیل رہے
کرنل جوشن نے کہا۔

" اوہ۔ آپ آرام کریں سر۔ آپ نے بہت زیادہ باتیں
آپ آرام کریں۔ میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں" ...... میجر جوگم۔
کرنل جوشن بیڈ پر لیٹ گیا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔
بعد ڈاکٹر آ گیا لیکن اب کرنل جوشن کا ذہن دوبارہ سنبھل گیا تھا
" اب میں ٹھیک ہوں" ...... کرنل جوشن نے آنکھیں
مسکراتے ہوئے کہا۔
" سر۔ آپ کے سر پر کافی گہرا زخم آیا تھا شاید کسی پتھر
حصہ سر میں گھس گیا تھا اس لئے آپ کو آرام کی شدید
ہے" ۔ ڈاکٹر نے کہا اور کرنل جوشن نے مسکراتے ہوئے آنکھیں
کر لیں۔

کے تاریک ذہن میں روشنی نمودار ہوئی تو پھر یہ روشنی
چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں تو اسے
میں شدید ترین درد کی لہریں سی دوڑتی ہوئی محسوس
۔ یہ لہریں اس قدر تیز تھیں کہ عمران کے منہ سے کراہ نکل

کو ہوش آ گیا عمران صاحب۔ اس کے کانوں میں صفدر کی
عمران نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی۔
رہیں آپ شدید زخمی ہیں۔ آپ کے سینے پر زخم آیا ہے"۔
کہا۔
یہ ہم کہاں ہیں۔ وہ ہیلی کاپٹر" ...... عمران نے بے چین ہو

ا کاپٹر اچانک تباہ ہو گیا اور کھڑکیوں کے پاس ہونے کی وجہ

سے ہم سمندر میں جا گرے۔آپ کے سینے میں ہیلی کاپٹر کا کوئی
اس لئے آپ کے سینے پر زخم آ گیا لیکن ہم ٹھیک تھے اور آپ
ہوش ہو گئے تھے۔ پھر ہم نے آپ کو سنبھالا اور یہاں لے آ
میں گرنے کی وجہ سے آپ کا خون تو بند ہو گیا لیکن آپ کو
رہا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ کو ہوش آ گیا"...... صفدر نے

" لیکن تمہارا یہ لہجہ کیوں افسردہ ہے۔ کیا مطلب۔ باقی
کہاں ہیں"...... عمران نے یکلخت چونک کر کہا۔

" وہ تنویر کو تلاش کر رہے ہیں۔ میں آپ کی وجہ
ہوں"...... صفدر نے اور زیادہ افسردہ لہجے میں کہا تو عمران
اختیار تڑپ کر اٹھ بیٹھا۔

" کیا۔ کیا ہوا تنویر کو۔ کہاں ہے وہ"...... عمران نے
چین سے لہجے میں کہا۔

" وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے بچھڑ گیا ہے۔ اس کی لاش کو تلاش
رہا ہے"...... صفدر نے آہستہ سے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ مجھ سے پہلے
کوئی ساتھی نہیں مر سکتا۔ نہیں۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ نہیں۔ نہیں
عمران نے یکلخت کھڑے ہوتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ لڑ
کر واپس نیچے گرنے لگا تو صفدر نے اسے سنبھال لیا۔

" عمران صاحب۔ ایسا ہو چکا ہے۔ بہرحال اللہ کے کاموں
کس کا دخل ہے"...... صفدر نے اور زیادہ افسردہ لہجے میں کہا۔

نہیں صفدر۔ ایسا مت کہو۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ تنویر
۔وہ مر نہیں سکتا۔ کہاں ہے وہ۔ کہاں گرا تھا وہ۔ مجھے وہاں
میں خود اسے تلاش کروں گا"...... عمران نے انتہائی پریشان
کہا۔

ان صاحب۔آپ کا کیا خیال ہے کہ ہم نے کم کوشش کی ہو
کو تقریباً ایک گھنٹے بعد ہوش آیا ہے۔ اس دوران ہم نے
دور دور تک چھان مارا ہے لیکن تنویر کا کچھ پتہ نہیں چلا۔
یرے علاوہ باقی ساتھی حتیٰ کہ جولیا بھی اسے تلاش کر رہی
صفدر نے کہا۔

اوہ۔ مجھے بتاؤ پانی کی لہریں کس طرف بہہ رہی ہیں۔ مجھے
عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

جدھر سے ہمارا ہیلی کاپٹر آ رہا تھا۔ ادھر بہہ رہی ہیں۔ میں
کو دیکھ کر بہت دور تک اسے تلاش کیا ہے لیکن وہ
صفدر نے جواب دیا۔

کیڈو کی طرف سے آ رہی ہیں شاید"...... عمران نے کہا۔

آ تو ادھر ہی سے رہی ہیں لیکن جا مغرب کی طرف رہی
صفدر نے جواب دیا۔

اوہ۔ تم اس جزیرے کے اس طرف اسے تلاش کرو جدھر
جاؤ جلدی کرو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

ادھر وہ کیسے جا سکتا ہے۔ نہیں عمران صاحب ادھر تو نہ

وہ جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یو نانسنس۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ جاؤ ورنہ میں
گا"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے
اس نے ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی۔ اس کا چہرہ غصے
سے بگڑ سا گیا تھا۔

"آپ لیٹے رہیں میں جاتا ہوں ادھر چیک کرتا ہوں"
نے عمران کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔

"جاؤ۔ جلدی جاؤ وقت ضائع نہ کرو"...... عمران نے
چیختے ہوئے کہا۔

"صفدر۔ صفدر۔ تنویر مل گیا ہے۔ وہ زندہ ہے"
دور سے جولیا کی مسرت سے پر چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو
اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ یہ آواز اسی طرف سے آ رہی تھی
جزیرہ تھا۔

"اوہ۔ اوہ خدایا تیرا شکر ہے"...... صفدر نے بے اختیار
اور اس کے ساتھ ہی وہ دوڑتا ہوا ادھر کو بڑھ گیا۔

"یا اللہ۔ تو رحیم و کریم ہے تو نے میری دعا کی لاج ر
یا اللہ تو بڑا مہربان ہے"...... عمران نے یکلخت سر کو ز
ہوئے انتہائی گلو گیر لہجے میں کہا۔ وہ مسلسل یہی ورد کر
لمحوں بعد وہ اٹھا تو اسی لمحے اس کے ساتھی دور سے دوڑتے
دکھائی دیئے۔ تنویر کو کیپٹن شکیل نے کاندھے پر اٹھایا

ولیا اور ٹائیگر تیزی سے اس کے ساتھ ساتھ دوڑ رہے تھے۔

اللہ تیرا شکر ہے۔ تو نے میری دعا کی لاج رکھ لی"...... عمران
لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

مران۔ تنویر زندہ ہے۔ یا اللہ تو کتنا رحیم ہے"...... جولیا نے
کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

اللہ تعالیٰ بڑا رحیم و کریم ہے"...... عمران نے مسکراتے
واب دیا۔ اسے اپنی تکلیف وغیرہ سب بھول گئی تھی۔

کو ہوش آ گیا باس۔ شکر ہے"...... ٹائیگر نے قریب آ کر

اللہ کا شکر ہے۔ وہ واقعی ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ مردے کو
دیتا ہے۔ وہی سب کچھ ہے۔ وہی سب کچھ ہے"...... عمران
اسی لمحے کیپٹن شکیل نے تنویر کو نیچے لٹا دیا۔ تنویر بے
س کے سر پر کئی جگہ پر زخم تھے لیکن ان سے خون نہ بہہ

کے منہ میں پانی ڈالو"...... عمران نے تنویر کو دیکھتے
اتو جولیا سر ہلاتی ہوئی چشمے کی طرف دوڑ پڑی۔

ہ اٹھا کر چشمے کے قریب لے جاؤ۔ جلدی کرو اس کی حالت
...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے جھک کر تنویر کو
مایا۔ صفدر بھی ساتھ شامل ہو گیا اور پھر وہ اسے اٹھائے
شمے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران اٹھا اور اس نے بھی چلنے کی

کوشش کی۔ اس کا جسم ابھی تک لڑکھڑا رہا تھا۔ ٹائیگر نے
کر اسے سہارا دیا۔

"نہیں۔ مجھے چھوڑ دو میں خود جاؤں گا"...... عمران نے کہا
آہستہ آہستہ خود ہی چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ کچھ فاصلے کے بعد
اپنے آپ کو پوری طرح سنبھال لیا اور اب وہ درست طور
آگے بڑھنے لگا۔ ٹائیگر اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ پھر جب
پر پہنچے تو تنویر کو اس وقت ہوش آرہا تھا۔

"یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو نے میری دعا کی لاج رکھ لی۔ تیرا
شکر ہے"...... عمران نے تنویر کے قریب جا کر کہا اور پھر وہ
بیٹھ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہاری حالت بھی خراب تھی۔ اب کیسا
رہے ہو"...... جولیا نے یکلخت عمران کی طرف متوجہ ہوتے
کہا۔

"اللہ کا شکر ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب
جولیا کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"عمران صاحب۔ تنویر کو ٹائیگر نے اسی طرف سے دریا
ہے جدھر کیڈو ہے۔ آپ بھی مجھے ادھر ہی بھیج رہے تھے
سب کا خیال تھا کہ ادھر تنویر کسی صورت بھی نہیں جا سکتا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تنویر کی فطرت کو سمجھتا ہوں اور مجھ سے زیادہ

آخر یہ میرا رقیب روسیاہ۔ اوہ سوری رقیب روسفید بلکہ اب
ب روزرد ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میسی فطرت"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

نویر نے لازماً جزیرے کی طرف تیرنے کی کوشش کی ہو گی لیکن
لگنے کی وجہ سے اس کا توازن درست نہ رہا ہو گا اس لئے
یہ سائیڈ پر ہو گیا ہو گا اور اس صورت میں بہرحال وہ کیڈو والی
رہی پہنچ سکتا تھا۔ کہاں سے ملا تھا یہ"...... عمران نے بات
رتے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ساحل کے نیچے ایک کھاڑی میں اوندھے پڑے ہوئے تھے۔
خیال آگیا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ جدوجہد کرتے ہوئے ادھر
گئے ہوں"...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران مسکرا دیا۔ اسی
نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

تم۔ میں کہاں ہوں"...... تنویر نے لاشعوری انداز میں
دے کہا۔

الحال تو واگ جزیرے پر ہو۔ ویسے اگر تمہاری دستیابی میں
مزید تاخیر ہو جاتی تو تمہاری بجائے ہم سب جنت میں پہنچ
...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر تنویر
نیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

تم ٹھیک ہو عمران۔ تم ٹھیک ہو۔ میں نے تمہاری حالت
دیکھی تھی۔ میں نے تمہیں پکڑ کر ساتھ لے جانے کی کوشش

کی تھی لیکن پھر نجانے تم کہاں چلے گئے" ...... تنویر نے انتہائی
بے چین سے لہجے میں کہا اور عمران اس کی اس حالت میں بھی اس
بے چینی دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔
"تم ادھر سائیڈ پر کیسے چلے گئے تھے۔ ہم تمہیں دوسری
تلاش کرتے رہے" ...... صفدر نے کہا۔
"میرا ذہن میرے قابو میں نہ آ رہا تھا۔ اس جزیرے پر پہنچ
کوشش کرتا رہا پھر شاید میں جزیرے تک پہنچ بھی گیا لیکن اس
بعد مجھے کچھ خبر نہ رہی" ...... تنویر نے کہا۔
"تم لاشعوری طور پر جدوجہد کرتے رہے ہو۔ بہرحال اللہ
نے میری دعا کی لاج رکھ لی ہے۔ میں اس کا شکر گزار ہوں
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"صرف تمہاری ہی نہیں اللہ تعالیٰ نے ہم سب کی دعاؤں کی
رکھی ہے" ...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں نے بہت پہلے اللہ تعالیٰ سے انتہائی خلوص دل سے
تھی کہ میرا کوئی ساتھی میری موجودگی میں مجھ سے نہ بچھڑے
اس دعا کے بعد مجھے جو قلبی سکون ملا تھا اس سے میں سمجھ گیا تھا
میری دعا قبول ہو گئی ہے اور اب جبکہ مجھے ہوش آیا اور صفدر
مجھے بتایا کہ تنویر ہم سے بچھڑ گیا ہے تو مجھے اس لئے یقین نہ آ رہا تھا
ابھی میں تو زندہ ہوں پھر تنویر کیسے بچھڑ سکتا ہے۔ پہلے میں
پھر تمہارے ساتھ جو ہو سو ہوا اس لئے میں نے صفدر سے کہا ا

مر سکتا۔ وہ زندہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تنویر
ہے" ...... عمران نے کہا تو سب اس کے بے پناہ خلوص و محبت
جذبات کو دل کی گہرائیوں تک محسوس کرنے لگے۔
"خدا نہ کرے کہ تمہیں کچھ ہو۔ خبردار اگر آئندہ منہ سے ایسی
نکالی" ...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اس
پھر بھی عمران کے لئے موت کا لفظ منہ سے نہ نکالا تھا اور عمران
ساتھ ساتھ باقی سب ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔
"عمران صاحب۔ ہمارے ہیلی کاپٹر کو موزوگا میزائل گن سے
بنایا گیا تھا۔ یہاں درختوں کے جھنڈ کے نیچے ایک موزوگا گن
تھی جس میں میگزین بھی موجود تھا اور جب ہم آپ کو کھینچ کر
کی طرف لے آ رہے تھے تو ہم نے ایک ہیلی کاپٹر کو بھی اڑ کر
کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں"۔
نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔
"ظاہر ہے یہ کیڈو جزیرے کے لوگ ہی ہوں گے" ...... عمران
کہا۔
"لیکن وہ ہمیں ہٹ کر کے فوری نکل کیوں گئے تھے"۔ صفدر نے

باس۔ وہاں ایک خون آلود نوکیلا پتھر بھی موجود تھا اور اس کے
خون کی کچھ مقدار بھی زمین میں جذب نظر آئی تھی۔ شاید کوئی
ہوا تھا" ...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار

اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے کیا ہوا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یاس۔ میں نے وہاں ایک جھاڑی میں ایک سیاہ تھیلا
سامان دیکھا تھا اس وقت چونکہ تنویر صاحب کا مسئلہ تھا اس لئے
نے اسے نظرانداز کر دیا تھا۔ اب مجھے یاد آیا ہے میں وہ لے
ہوں"...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی
دیر بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ تھیلا تھا۔

"اس میں کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو ٹائیگر نے تھیلا کھول
کر وہیں الٹا دیا اور عمران چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس میں تو ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے اسلحہ ہے۔
شاید موزوگا گن بھی اس میں تھی اس لئے یہ وہاں موجود تھا"۔ عمران
نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن دوسرے لمحے عمران
بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"وہ۔ وہ کٹ کہاں ہے جو ہم سپیشل سیکشن سے لے آئے تھے"
عمران نے ٹائیگر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ وہ تو سمندر میں ہی گر گئی۔ میں ابھی اسے کمرے
کے لئے ایڈجسٹ کر رہا تھا کہ دھماکہ ہو گیا"...... ٹا
شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اور وہ ڈبلیو ڈبلیو بھی سمندر میں غائب ہو چکا ہے"

۔ دراصل یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا کہ ہم سنبھل ہی نہ
...... صفدر نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا لیکن
ے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

اوہ۔ اوہ۔ ایسا بھی ممکن ہے"...... عمران نے کہا۔

کیا ممکن ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

ٹائیگر صفدر کے ساتھ جاؤ اور جا کر چیک کرو مار کو تھم بیز کے
کو ڈی کوٹ تو نہیں کر دیا گیا"...... عمران نے کہا تو اس کی
سن کر سب بے اختیار اچھل پڑے۔

کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے
ہا۔

جاؤ جا کر معلوم کرو"...... عمران نے بے چین لہجے میں کہا تو
اور صفدر دونوں تیزی سے مڑے اور دوڑتے ہوئے جھنڈ سے
چلے گئے۔ کیپٹن شکیل بھی مڑ کر ان کے پیچھے چلتا ہوا جھنڈ سے
گیا۔

خیال تمہیں کیسے آیا ہے"...... جولیا نے پوچھا جبکہ تنویر
ہی آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا۔

دیکھو۔ پہلے انہیں آنے دو"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر
ہیں دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو
اختیار مسکرا دیا۔

خیال درست ثابت ہوا ہے شاید"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ وہ واقعی ڈی کوٹ ہو چکا ہے۔ وہاں باقاعد
کوٹنگ کٹ بھی موجود ہے"...... چند لمحوں بعد صفدر نے
جھنڈ کے اندر آتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ چلو"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس
اٹھتے ہی تنویر بھی اٹھنے لگا۔

"جولیا۔ تنویر کو سہارا دے کر لے آؤ"...... عمران نے جولیا
کہا اور پھر وہ آگے بڑھ گیا۔

"نہیں۔ اب میں ٹھیک ہوں۔ تمہارا شکریہ"...... اس
عقب سے تنویر کی آواز سنائی دی۔

"صفدر تم جا کر اسے سہارا دو ورنہ اب یہ گر گیا تو مسئلہ
جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا۔ وہ سمجھ
تھا کہ تنویر جولیا کا سہارا نہیں لینا چاہتا اور پھر وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔

"باس۔ باس۔ مبارک ہو مار کو تھم ریز کا سرکٹ ختم ہو
ہے"...... اسی لمحے دور سے ٹائیگر کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"سرکٹ ختم ہو گیا۔ اتنی جلدی۔ کیسے"...... عمران نے
بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت
تاثرات ابھر آئے تھے۔

"باس۔ پسے ہوئے کوئلے کی ڈھیری ابھی تک وہاں موجود تھی
میں نے کوئلہ اٹھا کر اس پر ڈال دیا اور واقعی سرکٹ فوراً ختم

ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں یہ کارنامہ خود سرانجام دینا چاہتا تھا بہرحال ٹھیک ہے۔
خوفناک ریز سے نجات ملی ورنہ اس سرکٹ نے واقعی اس بار
یں عذاب میں ڈال دیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
لیا اور اس کے ساتھی صفدر اور تنویر کے چہرے بھی مسرت سے
اٹھے۔

"اسے ڈی کوٹ کس نے کیا ہو گا"...... جولیا نے حیرت بھرے
یں کہا۔

"میجر جوگم اور کرنل جوشن نے"...... عمران نے کہا تو سب بے
اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ اوہ تو یہ لوگ یہاں موجود تھے"...... جولیا نے
ان ہو کر کہا۔

"ہاں۔ ہم پر فائر بھی کرنل جوشن نے کیا ہو گا جبکہ وہ میجر جوگم
وقت اسے ڈی کوٹ کرنے میں مصروف ہو گا۔ پھر شاید کرنل
شن درخت سے گر کر شدید زخمی ہو گیا تو میجر جوگم سب کچھ بھول
ور اسے ہیلی کاپٹر میں ڈال کر کیڈو لے گیا ہو گا۔ مجھے یہ خیال اس
آیا ہے کہ موزوگا گن کا صرف ایک فائر ہوا اور ہمارا خصوصی
اخت کا ہیلی کاپٹر تباہ ہو گیا۔ ایسا نشانہ کسی انتہائی تربیت یافتہ
می کا ہی ہو سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ وہی آدمی مخصوص جوڑ کا
لے سکتا ہے جسے اس خصوصی ہیلی کاپٹر کی ساخت کا علم ہو۔

اس طرح میرا خیال کرنل جوشن کی طرف گیا لیکن کرنل جوشن
یہاں آکر کچھ نہیں کر سکتا تھا اور نہ بظاہر اس کے یہاں آنے کی
وجہ تسمیہ نظر آتی تھی اس لئے یقیناً وہ میجر جوگم سمیت یہاں ایا
تاکہ بار کو تھم ریز کے سرکٹ کے مرکز کو ڈی کوٹ کر کے ا ـ
کرے اور جزیرہ اوپن کر سکے کیونکہ اس کے خیال کے مطابق
ہیلی کاپٹر کوبرا میزائل سے تباہ ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گیا کہ وہ زخمی ہو گیا اور یہ لوگ
یہاں سے نکل گئے ورنہ تو وہ اطمینان سے ہم سب پر فائر کھول
تھے"...... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ اللہ تعالیٰ واقعی رحیم و کریم ہے جسے ہم اتفاقات
ہیں وہ بھی اس کی حکمت کا حصہ ہوتے ہیں"...... عمران
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب ۔ اب وہ سکرین پر ہمیں چیک کر رہے ہوں
اور انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہم زندہ سلامت یہاں موجود ہیں
اب جبکہ بار کو تھم ریز کا سرکٹ ختم ہو چکا ہے اس لئے اب تو وہ
سٹار میزائل بھی فائر کر سکتے ہیں ۔ اب تو وہ کام کرے گا"......
شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ہاں واقعی ۔ چلو ہمیں واپس اس جھنڈ میں جانا چاہئے
جھنڈ کی بجائے کوئی ایسی کھاڑی تلاش کرو جو سطح سے کافی نیچے
تاکہ ہم سکرین پر نظر نہ آسکیں"...... عمران نے کہا تو وہ سب وا

لیکن عمران صاحب اب ہم یہاں سے نکلیں گے کیسے"۔ صفدر
کہا۔

مجھے یقین ہے کہ اگر وہ ہمیں سکرین پر چیک نہ کر سکے تو پھر وہ
آئیں گے"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا
پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے کیڈو سے مخالف سمت میں جزیرہ
سطح سے کافی نیچے ایک بڑی سی کھاڑی تلاش کر لی اور وہ سب
پہنچ گئے جبکہ عمران کے کہنے پر وہ سیاہ تھیلا بھی وہاں لے آیا گیا
وزو گا گن بھی۔

اب دعا کرو کہ وہ یہاں آ جائیں، ورنہ واقعی اس بار ہم ایڑیاں
رگڑ کر یہاں ختم ہو جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے
کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کرنل جوشن بیڈ پر لیٹا ہوا تھا کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے
سے کھلا تو کرنل جوشن نے چونک کر دیکھا۔

" سر۔ سر وہ پاکیشیائی زندہ ہیں سر۔ وہ واگ جزیرے پر موجود ہیں
سر"...... دروازے میں سے دوڑ کر آتے ہوئے میجر جوگم نے انتہائی
پریشان سے لہجے میں کہا تو کرنل جوشن بے اختیار اچھل کر اٹھ بیٹھا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے خود
گن سے ہیلی کاپٹر تباہ کیا ہے اور میرے سامنے ان کی لاشیں
میں گری تھیں۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو"...... کرنل جوشن
چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں نے خود سکرین پر انہیں دیکھا ہے سر۔ آپ چلیں
دیکھ لیں۔ وہ وہاں موجود ہیں سر"...... میجر جوگم نے کہا تو
جوشن تیزی سے بیڈ سے نیچے اترا اور پھر لڑکھڑاتا ہوا آگے بڑھنے
میجر جوگم نے اسے سہارا دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے

ین روم میں پہنچ گئے۔

" دیکھیں سر۔ یہ دیکھیں"...... میجر جوگم نے کہا اور کرنل جوشن
نکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ واقعی واگ جزیرے پر ایک
اور پانچ مرد موجود تھے۔ وہ اس جگہ موجود تھے جہاں مار کو تھم
کے سرکٹ کا مرکز تھا۔

" یہ۔ یہ تو ایکریمی ہیں۔ یہ عورت بھی ایکریمی ہے"...... کرنل
نے چند لمحوں بعد کہا۔

" سر۔ میں ان کا کلوز اپ سکرین پر لاتا ہوں۔ ان میں سے دو کا
میک اپ آدھے سے زیادہ ادھڑ چکا ہے۔ آپ دیکھ لیں وہ
ہیں"...... میجر جوگم نے کہا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر اس نے
سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے
ہی سکرین پر منظر سکڑتا چلا گیا اور اب صرف وہی منظر سامنے
جس میں وہ سب لوگ اکٹھے کھڑے تھے۔

" ہاں۔ یہ میک اپ میں ہیں۔ ان کے لباسوں کی حالت بتا رہی
۔ یہ سمندر سے باہر نکلے ہیں۔ ہاں۔ یہ وہی لوگ ہیں لیکن یہ
گئے۔ ان میں سے کوئی بھی ہلاک نہیں ہوا۔ یہ کیسے
...... کرنل جوشن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور سر انہوں نے مار کو تھم ریز کا سرکٹ بھی ختم کر دیا ہے۔ اب
اوپن ہو چکا ہے"...... میجر جوگم نے کہا۔

کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"...... کرنل جوشن نے بری طرح اچھلتے

ہوئے کہا۔
"سر جب میں نے سکرین اوپن کی تو میں نے نہیں وہاں
دیکھا تو مجھے شک پڑا۔ چنانچہ میں نے چیکنگ کی تو مار کو تھم
سرکٹ موجود نہ تھا۔ چونکہ جب میں آپ کو وہاں سے اٹھا
اس وقت میں سرکٹ کے مرکز کو ڈی کوٹ کر چکا تھا۔ انہوں
اس سے فائدہ اٹھایا اور اس پر پسا ہوا کوئلہ ڈال کر سرکٹ
دیا"...... میجر جوگم نے کہا۔
"لیکن اب یہ کیا کرنا چاہتے ہیں"...... کرنل جوشن نے
چباتے ہوئے کہا۔
"یہ زیادہ سے زیادہ جزیرہ اوپن کر لیں گے سر لیکن یہ یہاں
باہر نہیں جا سکتے کیونکہ ان کے پاس نہ کوئی لانچ ہے اور نہ ہی
کاپٹر"...... میجر جوگم نے جواب دیا۔ اب وہ اپنے آپ کو سنبھال
تھا۔
"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو جا رہے ہیں۔ یہ کہاں جا رہے ہیں"
جوشن نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا اور میجر جوگم نے سکرین کی طرف
دیکھا تو واقعی عمران اور اس کے ساتھی مڑ کر درختوں کے جھنڈ کی
طرف جا رہے تھے۔
"معلوم نہیں سر۔ شاید وہاں درختوں کے جھنڈ میں جا ر
ہوں"...... میجر جوگم نے کہا۔
"انہیں چیک کرتے رہو"...... کرنل جوشن نے کہا تو میجر

میں سر ہلا دیا۔ پھر سکرین پر منظر ساتھ ساتھ بدلتا چلا گیا۔
اور اس کے ساتھی درختوں کے جھنڈ میں سے ہوتے ہوئے
طرف گئے اور پھر وہ اچانک جزیرے کی سطح سے نیچے اتر کر
سے غائب ہو گئے۔
یا۔ کیا مطلب۔ کیا یہ سمندر میں اتر گئے ہیں"...... کرنل
نے حیران ہو کر کہا۔
سر۔ پانی تو کافی نیچے ہے۔ یہ کسی کھاڑی میں چھپ رہے
میجر جوگم نے کہا تو کرنل جوشن بے اختیار اچھل پڑا۔
وہ۔ اب میں ان کا مقصد سمجھ گیا ہوں۔ ان کا خیال ہو گا
چیک نہیں کیا جا رہا ہو گا اس لئے یہ کھاڑی میں چھپے رہیں
م جزیرے کو خالی سمجھ کر جب دوبارہ وہاں جائیں گے تو یہ ہم
یں گے"...... کرنل جوشن نے کہا۔
سر۔ آپ واقعی بے حد ذہین ہیں سر۔ آپ نے درست تجزیہ
...... میجر جوگم نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔
اوہ۔ میجر جوگم اگر مار کو تھم ریز کا سرکٹ ختم ہو چکا ہے تو
سٹار میزائل وہاں کام کر سکتا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ سٹار میزائل
پر"...... کرنل جوشن نے اچانک اچھلتے ہوئے کہا اور اس
ا تھا جیسے اسے اب اس بات کا خیال آیا ہو۔
سر۔ واقعی سر۔ لیکن اب تو یہ لوگ دوسری طرف ہیں۔
فائرنگ سے تو یہ ہلاک نہ ہوں گے"...... میجر جوگم

نے کہا۔

"تم میزائل کو عین اس جگہ ٹارگٹ کرو جہاں سے یہ پہنچے
ہیں۔ وہ پوری جگہ ہی اڑا دو پھر تو یہ ہلاک ہو جائیں گے"۔۔۔
جوشن نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ یس سر۔ میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ لیکن
صورت میں تمام میزائل کیوں نہ فائر کر دیا جائے اس طرح جزیرہ
یہ پورا حصہ ہی ختم ہو جائے گا۔ پانی سے بھی نیچے تک"۔۔۔
جوگم نے کہا۔

"ٹھیک ہے جو مرضی آئے کرو لیکن کسی طرح ان بدروحوں
ہلاک کر دو"۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا تو میجر جوگم نے اثبات میں
ہلایا اور پھر تیزی سے اٹھ کر وہ دوڑتا ہوا سائیڈ سیکشن کی طرف
گیا۔

"آخر یہ لوگ کس طرح ہلاک ہوں گے۔ کوئی تو طریقہ ایسا
جس سے ان کی موت یقینی ہو جائے"۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے
بے بس سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد میجر
واپس آ گیا۔

"سر۔ میں نے تمام میزائل ایڈجسٹ کر دیا ہے۔ اب ان کی
یقینی ہو گی سر"۔۔۔۔۔ میجر جوگم نے کہا۔

"کاش ایسا ہو جائے"۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا اور میجر جوگم
تیزی سے کنٹرولنگ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں

نے ایک بٹن پریس کیا تو تیز سیٹی کی آواز دور سے سنائی دی اور
لمحوں بعد سکرین پر ایک شعلہ سا آگ جزیرے کی طرف بڑھتا
دیا۔ میجر جوگم نے اب سکرین پر پورے جزیرے کو کور کیا
۔ چند لمحوں بعد یہ شعلہ جزیرے کے اس حصے سے جا ٹکرایا
درختوں کا جھنڈ تھا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر سرخ رنگ
لتا چلا گیا اور پھر سیاہی چھا گئی۔

سر۔ اب ان کی موت یقینی ہو چکی ہے۔ اب تو یہ ہر صورت
ک ہو گئے ہوں گے"۔۔۔۔۔ میجر جوگم نے مسرت بھرے لہجے

بکن مجھے کیسے یقین آئے گا"۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے کہا پھر آہستہ
سکرین صاف ہوتی گئی تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ جہاں
ائل جزیرے سے ٹکرایا تھا وہاں کا پورا حصہ غائب ہو چکا تھا۔
مندر کا پانی پھیلا ہوا تھا۔

اوہ۔ لاشیں کلوز اپ میں لے آؤ۔ مجھے ایک لاش نظر آئی
... کرنل جوشن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو میجر جوگم نے
کنٹرولنگ مشین کی ناب گھمانا شروع کر دی اور سکرین پر
کا منظر تیزی سے ابھرتا چلا گیا جہاں پہلے جزیرہ تھا اور اب
آ رہا تھا۔

اوہ۔ ہاں۔ اوہ۔ تھینک گاڈ۔ یہ ختم ہو گئے ہیں۔ یہ سب
گئے ہیں۔ تھینک گاڈ"۔۔۔۔۔ کرنل جوشن نے یکلخت انتہائی

مسرت بھرے لہجے میں کہا لیکن میجر جوگم کے بے اختیار ہونٹ
گئے ۔ اس نے کوئی تبصرہ نہ کیا تھا۔ وہاں پانی میں واقعی ایک
عورت اور پانچ مردوں کی لاشیں تیرتی پھر رہی تھیں۔

" ہاں - یہ ختم ہو گئے ۔ اب ختم ہو گئے ہیں ۔ بس اب آف کر
سکرین اور وہاں دو لانچیں بھیجو تاکہ یہ جا کر ان کی لاشیں اٹھا لائیں
جلدی کرو ایسا نہ ہو کہ یہ لاشیں تیرتی ہوئی سمندر میں دور نکل
جائیں" ...... کرنل جوشن نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

" سر - یہ لاشیں کٹی پھٹی ہوئی نہیں ہیں صحیح سالم ہیں" ۔ میجر
نے آخر کار وہ کہہ دیا جو اس کے ذہن میں تھا۔

" یہ کھاڑی میں تھے ان پر براہ راست تو میزائل نہیں گرا ہو
تم احمق تو نہیں ہو گئے ۔ سمندر پر زندہ انسان لاشوں کی طرح
تیر سکتا ہے ۔ نانسنس" ...... کرنل جوشن نے غصیلے لہجے میں
میجر جوگم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سکرین آف کی
ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر کے اس نے تیزی سے کال دینا شروع کر

" اوہ - اوہ - ٹھہرو - رک جاؤ - بند کرو یہ کال" ۔ اچانک
جوشن نے تیز لہجے میں کہا تو میجر جوگم نے جلدی سے ٹرانسمیٹر
دیا۔

" اس میزائل سے اگر جزیرہ اوپن ہو گیا ہو گا تو یہ لوگ ا
کرنسی کو بھی چیک کر سکتے ہیں اس لئے انہیں مت بھیجو
جوشن نے تیز لہجے میں کہا۔

یس سر - لیکن پھر کیا ہم وہاں جائیں" ...... میجر جوگم نے کہا۔

ہاں - میں تمام چیکنگ کر کے وہیں سے ٹرانسمیٹر پر آبدوز کال کر
گا" ...... کرنل جوشن نے کہا۔

سر جب تک ان پاکیشیائیوں کی موت کنفرم نہ ہو جائے آپ کو
نہیں جانا چاہئے ۔ ویسے یہ جزیرہ اوپن بھی ہو گیا ہو گا تب بھی
سیکشن اور اس کے گودام سامنے تو نہ ہوں گے" ...... میجر جوگم
یا تو کرنل جوشن چونک پڑا۔

تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں ان لاشوں پر یقین نہیں آ رہا"۔
جوشن نے کہا۔

میں نے ایک امکانی بات کی ہے سر - ایسا ہے کہ ہم لانچ پر
میجر فومانچو اور ایک دوسرا آدمی وہاں بھیج دیتے ہیں - وہ ٹرانسمیٹر
ساتھ لے جائیں گے پھر وہاں جا کر وہ لاشیں چیک کریں گے اور
ٹرانسمیٹر پر اطلاع دیں گے - جب کنفرمیشن ہو جائے تب
وہاں جائیں اور سر اگر آپ مزید راز رکھنا چاہتے ہیں تو پھر ان
کو ختم بھی کیا جا سکتا ہے" ...... میجر جوگم نے کہا۔

وہ ہاں یہ ٹھیک ہے - ویسے بھی یہ لاشیں دور بھی نکل جائیں
بھی انہیں لانچ کے ذریعے چیک کیا جا سکتا ہے اور ہاں ان
کو یہاں لانے کی ضرورت نہیں ہے - ہمیں صرف کنفرمیشن
ور بس - ٹھیک ہے کرو کال اور بھیجو میجر فومانچو کو" - کرنل
نے کہا اور میجر جوگم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کھاڑی میں موجود تھا۔ وہ
اگلے اقدام کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔
" عمران صاحب اگر انہوں نے ہمیں سکرین پر چیک
تب وہ یہاں نہیں آئیں گے اور ہم کب تک اس کھاڑی
ان کا انتظار کرتے رہیں گے "...... صفدر نے کہا۔
" تم بتاؤ کہ کیا کریں۔ ہمارے پاس نہ لانچ ہے اور نہ
کاپٹر۔ تنویر اور میں زخمی بھی ہیں "...... عمران نے ایک طویل
لیتے ہوئے کہا۔
" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں اس جزیرے
کے اس کے اندر جانا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ اندر کوئی
کشتی یا کوئی ایسی چیز موجود ہو جسے استعمال کیا جا سکتا ہو
کیپٹن شکیل نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے

وہاں۔ ویری گڈ۔ اندر اور کچھ ہو نہ ہو لامحالہ ٹرانسمیٹر تو ضرور
ہو گا اور ٹرانسمیٹر مل جائے تو میں پوری باچان حکومت کو
سکتا ہوں اور اب ایسا ہونا بھی چاہئے کیونکہ اب کرنل
کھل کر سامنے آ گیا ہے اور اس کی یقیناً اب یہ کوشش ہو گی
وہ یہاں سے جعلی کرنسی غائب کر دے تاکہ اس کے خلاف کسی
لوئی ثبوت بھی نہ مل سکے "...... عمران نے کہا۔
لیکن جزیرہ اوپن کس طرح ہو گا "...... جولیا نے کہا۔
اس ڈھکن والا حصہ توڑنا پڑے گا جیسا کہ ہم نے بہت پہلے
ام بنایا تھا "...... عمران نے کہا۔
لیکن کس طرح۔ ہمارے پاس تو اب ایسا کوئی ہتھیار بھی
ہے "...... جولیا نے کہا۔
تم اگر صرف غصیلی نظروں سے اس حصے کو دیکھ لو تو وہ بیچارہ
پھوٹ جائے گا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر
ختیار ہنس پڑا۔
سنجیدگی اختیار کرو عمران۔ اس وقت صورت حال انتہائی
ہے۔ ہم زندہ تو بچ گئے ہیں لیکن بے دست و پا ہو کر رہ گئے
...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
تو کیا سنجیدہ ہو جانے سے دست و پا لگ جائیں گے "۔ عمران
سکراتے ہوئے کہا۔
سنجیدگی سے سوچنے سے کوئی نہ کوئی ترکیب سمجھ میں آ ہی جاتی

ہے"...... جولیا اپنی بات پر بضد تھی۔

" تنویر بے چارہ تو سنجیدہ رہ رہ کر تھک گیا ہے لیکن اس کے
میں تو اب تک کوئی ترکیب نہیں آئی"...... عمران نے مسکر
ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی ترکیب"...... جولیا نے چونک کر پوچھا

" رقابت میں کامیاب ہونے کی۔ کیوں تنویر کوئی ترکیب
میں آئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرے سر میں شدید درد ہے اس لئے تم مجھے تو معاف
رکھو"...... تنویر نے آہستہ سے کہا۔ وہ آنکھیں بند کئے ایک سا
لیٹا ہوا تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ کیا زیادہ درد ہے۔ اوہ۔یہاں تو کوئی دوا بھی نہیں
ہے"...... جولیا نے تنویر کی بات پر یکلخت انتہائی پریشان ہوتے
ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ تنویر کے سر کے زخم بگڑ رہے ہیں اس لئے
ہو رہا ہے۔ مجھے بھی سینے میں درد محسوس ہو رہا ہے"...... اس
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" باس اگر آپ اجازت دیں تو میں باہر چیکنگ کروں۔ ہو
ہے کہ یہ لوگ ہیلی کاپٹر کی بجائے لانچوں پر آئیں"...... اچانک
خاموش بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

" تم ایسا کرو کہ درختوں کے جھنڈ میں سے کسی ایسے درخت

کر بیٹھو کہ تم چیکنگ بھی کر سکو اور سکرین پر بھی نظر نہ آ سکو۔
ہماری بات درست ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ لوگ ہیلی کاپٹر پر ہی
اور اگر وہ لانچوں پر آئے تو یقیناً وہ پہلے جزیرے کے چاروں طرف
ر لگائیں گے اور یہ کھاڑی بالکل سامنے ہے"...... عمران نے کہا تو
ٹائیگر تیزی سے اٹھا اور کھاڑی سے نکل کر اوپر سطح پر چڑھتا چلا گیا
دوسرے لمحے وہ بری طرح اچھل پڑا۔

" باس۔ باس کیڈو کی طرف سے میزائل فائر ہوا ہے۔ وہ ابھی
مان کی طرف بلند ہو رہا ہے"...... ٹائیگر نے چیختے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ سمندر میں اتر جاؤ اور تیرتے ہوئے جزیرے سے دور
جاؤ۔ اٹھو۔ اٹھو"...... عمران نے بے اختیار اچھل کر کھڑے
ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی بجلی کی سی تیزی
ٹھے حتیٰ کہ تنویر بھی اس طرح اٹھا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں
بجائے سپرنگ لگے ہوئے ہوں اور پھر وہ واقعی بجلی کی سی تیزی
سمندر میں اترتے چلے گئے اور پھر وہ ابھی جزیرے سے کچھ فاصلے پر
تھے کہ انتہائی تیز سیٹی کی آواز کے ساتھ ایک میزائل جزیرے
اس حصے سے ٹکرایا جہاں درختوں کا جھنڈ اور وہ جگہ تھی جس کے
کھاڑی میں وہ چھپے ہوئے تھے اور پھر ایک قیامت خیز دھماکے
ساتھ جزیرے کا وہ حصہ ٹکڑوں میں بکھرتا چلا گیا اور اس کی وجہ
پانی میں اس قدر خوفناک مدوجزر پیدا ہوا کہ عمران اور اس کے
یوں کے جسم پانی کے ساتھ ہی اس قدر تیزی سے الٹ پلٹ

ہوئے کہ ان کے دماغ بے اختیار سن ہو کر رہ گئے۔ ان کی ما
واقعی خوفناک لہروں سے الٹ پلٹ ہونے والے حقیر تنکوں
ہو گئی تھی لیکن جلد ہی اس دھماکے کی شدت ختم ہو گئی اور
اور اس کے ساتھی سنبھل جانے میں کامیاب ہو گئے۔

"یہ ٹام میزائل تھا اور اس کا ٹارگٹ عین وہی جگہ تھی جہاں ہم
موجود تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں باقاعدہ سکرین پر چیک کیا گیا
ہے اور انہیں معلوم تھا کہ ہم کہاں موجود ہیں۔ اگر ٹائیگر چند لمحے
پہلے باہر نہ جاتا تو اس وقت ہماری لاشوں کے ٹکڑے ہی سمندر میں
تیر رہے ہوتے"...... عمران نے پانی میں تیرتے ہوئے اونچی آواز میں
کہا۔ اس کے ساتھی بھی اب اپنے آپ کو سنبھال کر اس کے قریب
تیرتے ہوئے پہنچ گئے تھے۔

"ہاں۔ اس بار بھی واقعی قسمت نے ہمارا ساتھ دیا ہے عمران
صاحب ورنہ بچ نکلنے کا کوئی امکان نہ تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن قسمت کب تک ہمارا ساتھ دیتی رہے گی۔ یہ مشن تو لگتا
ہے کہ ہماری جانیں لے کر چھوڑے گا"...... جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب وہ لوگ اب بھی چیکنگ کر رہے ہوں گے"......
صفدر نے کہا۔

"ارے ہاں۔ سنو اب ہم سب لاشوں کی صورت میں تیرتے
ہوئے وہاں جائیں گے جہاں میزائل فائر ہوا تھا تاکہ ان کی تسلی
ہو سکے۔ اپنے جسم اکڑا لو اور پورے جسم کو سیدھا کر کے پانی کی

رہو۔ کیا ایسا کر لو گے تم"...... عمران نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ اگر جسم کو مکمل طور پر اکڑا لیا جائے تب
سارا پورا جسم پانی کے اوپر تیر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ ویسے مجھے تو
کے دوران اس کی باقاعدہ پریکٹس کرائی گئی تھی"...... کیپٹن
نے کہا۔

"تو چلو پھر تم لاشوں کے سپہ سالار بن جاؤ"...... عمران نے کہا
بے اختیار ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے"...... کیپٹن شکیل نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور
کے ساتھ ہی وہ یکلخت ہوا میں اچھلا اور دوسرے لمحے اس کا جسم
میں کسی تختے کی طرح اکڑ کر تیرنے لگا۔

"لیکن میں تو پانی میں اس طرح اچھل نہیں سکتی۔ نیچے سخت
ہو تو اس کے سہارے ہی جسم کو اچھالا جا سکتا ہے کیپٹن شکیل
اچھلا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں میں اچھال دیتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کا بازو پکڑا اور پھر واقعی جولیا
رر میں اچھلنے والی مچھلی کی طرح ہوا میں اچھلی اور پھر اس کا جسم
تا چلا گیا۔

"گڈ شو۔ بس اسی طرح تیرتی رہو"...... عمران نے کہا اور پھر
ایک کر کے سب اسی طرح تیرنے میں کامیاب ہو گئے لیکن وہ
جگہ سے دور تیر رہے تھے لیکن عمران نے انہیں ایک ایک کر کے

جزیرے کی طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔ وہاں گرد اور دھواں
تک فضا میں موجود تھا اس لئے عمران کو یقین تھا کہ جب تک
دھواں اور گرد صاف نہیں ہو گی اس وقت تک سکرین پر ا
چیک نہ کیا جا سکے گا اس لئے وہ لپک لپک کر انہیں دھکیلتا ہو
حصے میں لے آیا اور پھر وہ خود بھی ہوا میں اچھلا اور دوسرے لمحے اس
کا جسم بھی کسی لاش کی طرح تیرنے لگا۔ اب وہ اس حصے میں تیر
تھے جہاں میزائل فائر ہوا تھا۔

"باس۔ یہ راستہ"...... اچانک ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور اس
کے ساتھ ہی اس نے پلٹ کر پانی میں غوطہ لگایا اور تیزی سے آگے
بڑھتا چلا گیا۔

"بس کافی ہے۔ اب ہم کب تک اس طرح تیرتے رہیں گے
آؤ"...... عمران نے کہا اور پھر اس سمت تمام افراد نے بھی پلٹ کر
پانی میں غوطے لگا دیئے۔ چند لمحوں بعد وہ واقعی ایک سرنگ نما راستے
کے دہانے میں پہنچ گئے جہاں سمندر کا پانی تھوڑا سا نیچے تھا۔
سمندر کا پانی اندر کافی دور تک چلا گیا تھا۔ شاید میزائل کے دھماکے
کی وجہ سے یہ دہانہ کھلا تھا اور پانی چونکہ اچھلا تھا اس لئے وہ اندر بھی
چلا گیا تھا۔ عمران بھی اس دہانے سے اندر داخل ہوا اور پھر ایک
ایک کر کے باقی ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ وہ اب اس سرنگ
میں چلتے ہوئے گہرائی میں اترتے چلے جا رہے تھے۔ گو سرنگ تاریک
تھی لیکن ان کی آنکھیں اندھیرے میں بھی دیکھنے کے قابل ہو گئی

اس کا مطلب ہے کہ جو کام میں جولیا کی غصیلی نظروں سے لینا
نا تھا وہ اس ٹام میزائل نے کر دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے
ئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کرنل جوشن نے یہ میزائل تو ہمیں ہلاک کرنے کے لئے فائر کیا
یکن قدرت نے الٹا اس میزائل کی وجہ سے یہ دہانہ کھول دیا ہے
حقیقت یہ ہے کہ دہانہ کھولنا ہمارے بس میں نہ تھا"۔ صفدر
ہا اور ایک بار پھر سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ سرنگ
موڑ کاٹ کر ایک بہت بڑے ہال نما کمرے میں جا کر ختم ہو
ہال میں مختلف مشینیں نصب تھیں۔ عمران جو سب سے آگے
جیسے ہی ہال میں داخل ہوا یکلخت ہال کی چھت سے تیز روشنی کا
سا نکلا تو عمران بے اختیار اچھل کر پیچھے ہٹا لیکن دھارا ویسے ہی

اوہ۔ تو یہاں لائٹ کا آٹومیٹک نظام ہے"...... عمران نے ایک
سانس لیتے ہوئے کہا۔

لیکن یہ روشنی کیا کسی جنریٹر سے پیدا ہو رہی ہے"...... جولیا
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

نہیں۔ اس قدر تیز روشنی جنریٹر سے نہیں پیدا ہو سکتی۔ یہاں
ٹیمک بیٹریاں استعمال کی گئی ہیں"...... عمران نے کہا اور
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب۔ مجھے چکر آ رہے ہیں۔ میری آنکھوں کے
سیاہ دھبے آنے لگ گئے ہیں"...... اچانک تنویر نے کہا تو سب
اختیار اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔
"اوہ۔ اوہ۔ یہاں آکسیجن کی کمی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔
اب دہانہ کھل گیا ہے اس لئے ابھی آکسیجن کی کمی دور ہو جائے گی
لیکن تم بیٹھ جاؤ۔ صفدر اس کا خیال رکھو میں یہاں سے ایمرجنسی
میڈیکل باکس تلاش کرتا ہوں اور ٹائیگر تم باہر جا کر جزیرے کے
اوپر سطح پر لیٹ جاؤ۔ بیٹھنا یا کھڑے نہ ہونا ورنہ سکرین پر نظر آ جاؤ
گے اور ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ کوئی اور خوفناک میزائل فائر کر دیں
اور ہم اندر ہی دب کر ختم ہو جائیں"...... عمران نے کہا تو تنویر
وہیں موجود ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ٹائیگر تیزی سے مڑا اور واپس
سرنگ کی طرف بڑھ گیا۔
"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ یہاں کے بارے میں لازماً
تفصیلی فائل لازماً یہاں موجود ہو گی۔ اس سے یہاں کے بارے میں
تفصیلات معلوم ہو جائیں گی۔ آپ میڈیکل باکس تلاش کریں میں
اور صفدر اس دوران وہ فائل تلاش کرتے ہیں"...... کیپٹن شکیل
نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ اگر ایسی فائل دستیاب ہو جائے تو پھر سارا
ہی حل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا اور پھر
سائیڈ روم میں اسے ایک الماری میں ایمرجنسی میڈیکل باکس

وہ اسے اٹھا کر واپس آیا اور اس نے اسے تنویر کے قریب رکھا
پھر اسے کھول کر اس کا جائزہ لینے لگا۔
"گڈ۔ یہ تو عمرو عیار کی میڈیکل زنبیل ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا اور تنویر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔
عمران نے تنویر کو دو مختلف انجکشن لگائے اور پھر اس کے سر کے
زخم کو صاف کر کے ان پر بینڈیج کر دی۔ اسی لمحے صفدر واپس آیا
اس کے ہاتھ میں ایک عجیب ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا۔
"عمران صاحب یہ دیکھیں یہ ٹرانسمیٹر لیکن اس کی ساخت عجیب
......" صفدر نے کہا تو عمران نے چونک کر اس ٹرانسمیٹر کی
دیکھا۔
"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو مونو ٹائپ ٹرانسمیٹر ہے۔ اس کی کال کسی کیچر
کیچ نہیں ہو سکتی۔ اوہ۔ ویری گڈ"...... عمران نے اس کے ہاتھ
ٹرانسمیٹر لیتے ہوئے کہا۔
"صفدر۔ عمران بھی زخمی ہے تم ایسا کرو کہ پہلے اس کی بینڈیج
پھر کام ہوتا رہے گا"...... جولیا نے کہا۔
"ارے نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں"...... عمران نے کہا۔
"نہیں۔ جیسا میں کہہ رہی ہوں ویسے کرو۔ سمجھے۔ تمہاری زندگی
صحت ہمیں سب سے زیادہ مطلوب ہے"...... جولیا نے غصیلے
میں کہا۔
"کاش تم نے لفظ ہمیں کی بجائے مجھے کہہ دیا ہوتا تو بینڈیج کی

ضرورت ہی نہ پڑتی"...... عمران نے بڑے حسرت بھرے لہجے میں
تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ جولیا نے بے اختیار منہ
طرف کر لیا جبکہ تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے لیکن اس
کوئی بات نہ کی تھی۔

"مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ آیئے میں آپ کی بینڈیج ا
دوں"...... صفدر نے کہا۔

"کاش زخمی دل کی بھی بینڈیج کسی طرح ہو جاتی"......
نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے دزدیدہ نظروں سے جولیا کی طرف
ہوئے کہا۔

اس کی بینڈیج جوتوں سے کی جا سکتی ہے اور چونکہ تم
نہیں رہو گے اس لئے میں بھی کیپٹن شکیل کے ساتھ فائل تلاش
کرنے جا رہی ہوں"...... جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا
اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس طرف کو بڑھ گئی جدھر کیپٹن شکیل گیا
تھا۔ صفدر نے عمران کے سینے پر موجود زخموں کی نہ صرف بینڈیج کر
دی بلکہ اس نے عمران کی ہدایات کے مطابق اسے بھی دو
انجکشن لگا دیئے۔

"اب کیا محسوس کر رہے ہو تنویر"...... عمران نے اپنی
سے فارغ ہوتے ہی تنویر سے پوچھا۔

"اب میں ٹھیک ہوں"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ فائل یہ دیکھیں۔ اس میں یہاں کے

سب کچھ موجود ہے"...... اچانک دور سے کیپٹن شکیل کی تیز آواز
دی اور وہ سب اس طرف متوجہ ہو گئے۔ چند لمحوں بعد کیپٹن
نمودار ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کی فائل موجود
جولیا بھی اس کے ساتھ ہی آ رہی تھی اور کیپٹن شکیل نے
آ کر فائل عمران کے ہاتھ میں دے دی۔ عمران نے فائل
فائل میں باریک ٹائپ شدہ بیس پچیس صفحات تھے۔ عمران
طور پر انہیں دیکھتا رہا۔ آخر میں ایک تہہ شدہ نقشہ بھی تھا۔
ویری گڈ۔ یہ واقعی اہم فائل ہے۔ اس میں اس جزیرے کے
نی راستوں، انتظامات اور دیگر تمام تفصیلات موجود ہیں۔ ویری
لہاں سے ملی ہے یہ فائل"...... عمران نے انتہائی مسرت
لہجے میں کہا۔

یہ ایک خفیہ سیف میں موجود تھی۔ میں نے سیف دریافت کر
سیف کھلا ہوا تھا"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور پھر اس
پہلے کہ اس بارے میں مزید کوئی بات ہوتی دور سے سرنگ میں
کے دوڑنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ سب بے اختیار
پڑے۔

یہ ٹائیگر ہے"...... عمران نے کہا اور اسی لمحے ٹائیگر دوڑتا ہوا
اخل ہوا۔

باس۔ کیڈو کی طرف سے ایک لانچ آ رہی ہے۔ اس میں دو آدمی
اور اس کا رخ اسی جزیرے کی طرف ہے"...... ٹائیگر نے

کہا۔

" کتنی دور ہے ابھی "...... عمران نے پوچھا۔

" بس زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں پہنچ جائے گی "..
نے جواب دیا۔

" یہ یقیناً کنفرمیشن کے لئے آ رہے ہوں گے اور ا
سکرین پر بھی چیک کیا جا رہا ہو گا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل
ساتھ جائیں گے۔ جب یہ لانچ اس دہانے کے قریب آئے تو
ان دونوں کو زندہ پکڑ کر یہاں لے آنا ہے لیکن لانچ کو اس ا
ہک کرنا ہے کہ وہ سکرین پر نظر نہ آسکے اور اگر ان کے ساتھ
سامان یا اسلحہ وغیرہ ہو تو وہ بھی اٹھا لاؤ۔ بہرحال یہ خیال ر
کرنل جوشن اور میجر جوگم انہیں سکرین پر پکڑے جاتے نہ دیکھ
ورنہ وہ یہاں میزائلوں کی بارش کر دیں گے "...... عمران نے
ٹائیگر، صفدر اور کیپٹن شکیل سرہلاتے ہوئے تیزی سے مڑے
سرنگ کی طرف بڑھ گئے۔

" اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہاں ا
یقیناً موجود ہو گا جس سے اس جزیرے کو مکمل طور پر تباہ کیا جا
گا "...... جولیا نے کہا۔

" اس فائل میں تو کسی اسلحہ وغیرہ کا ذکر نہیں ہے۔ شاید
یہ توقع ہی نہ تھی کہ یہاں بھی بھاری اسلحہ کسی کام آ سکتا
عمران نے کہا۔

پھر اسے کیسے تباہ کیا جائے گا "...... جولیا نے کہا۔

ان لوگوں کو آنے دو۔ ان سے بات چیت کے بعد ہی کوئی
حال سمجھ میں آئے گی "...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات
سر ہلا دیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد سرنگ میں کئی افراد کے
موں کی آوازیں ابھریں تو عمران، جولیا اور تنویر تینوں کی نظریں
نگ کے دہانے کی طرف جم گئیں۔ چند لمحوں بعد صفدر اور کیپٹن
یل اندر داخل ہوئے تو ان دونوں نے اپنے کاندھوں پر ایک
بے ہوش آدمی کو اٹھایا ہوا تھا۔

" ٹائیگر کہاں ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" وہ لانچ کو ہک کر کے باہر ہی ٹھہرے گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ
لانچیں آ جائیں "...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
ہاتھ میں پکڑے ہوئے ایک بڑے سے سیاہ رنگ کے تھیلے کو
رکھا اور پھر کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کو اس نے فرش پر لٹا
کیپٹن شکیل نے بھی اپنے کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کو نیچے لٹا
تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ کیپٹن فومانچو تھا۔ وہ اس
ت اس سے مل چکا تھا جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت مہمان بن کر
وپر گیا تھا

کوئی پرابلم تو نہیں ہوا "...... عمران نے پوچھا۔

نہیں۔ ٹائیگر سمندر میں اتر گیا تھا۔ پھر لانچ جیسے ہی آہستہ
تہ چیکنگ کرتی ہوئی غار کے دہانے پر پہنچی تو ٹائیگر نے اسے

دہانے کے قریب دھکیل دیا اور ہم دونوں اچھل کر لانچ پر چڑھے
یہ دونوں ایک ایک ضرب سے ہی بے ہوش ہو گئے"...... صفدر
نے جواب دیا۔
"بڑے عقلمند لوگ ہیں۔ باقی ضربیں بچا لیں"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر ہنس پڑا۔
"تھیلے کا سامان فرش پر ڈالو"...... عمران نے کہا اور صفدر
تھیلے کو کھولا اور فرش پر الٹ دیا۔ اس میں میزائل گن، دو مشین
گنیں اور ایک ٹرانسمیٹر تھا اور اس کے ساتھ ساتھ گنوں کا فالتو
میگزین تھا۔
"اس فومانچو کو کرسی پر بٹھاؤ اور پھر بیلٹ سے اس کے ہاتھ باندھ
دو"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اس کی ہدایات کی تعمیل شروع
کر دی۔
"اب اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر
اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب
اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے
ہاتھ ہٹائے اور پھر وہ خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ کیپٹن شکیل
پہلے ہی کرسی پر بیٹھ چکا تھا جبکہ فومانچو کا ساتھی ویسے ہی بے ہوشی کے
عالم میں فرش پڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فومانچو نے کراہتے ہوئے
آنکھیں کھول دیں۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار
اٹھنے کی کوشش کی لیکن ہاتھ عقب میں بندھے ہونے کی وجہ سے

سکا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اچھل سا پڑا۔ اس کے
پر شدید ترین حیرت کے تاثرات تھے۔
تم۔ تم۔ زندہ ہو۔ یہ کون سی جگہ ہے"...... فومانچو نے انتہائی
بھرے لہجے میں کہا۔
تم ہمیں پہچانتے ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں

ہاں۔ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو لیکن کرنل جوشن نے تو بتایا تھا
م ہلاک ہو چکے ہو اور اس نے تمہاری لاشیں سمندر میں تیرتی
خود دیکھی ہیں۔ پھر تم زندہ کیسے ہو گئے"...... فومانچو نے
ہ بھرے لہجے میں کہا۔
ہم تو ایکریمی ہیں۔ کیا تمہیں پاکیشیائی نظر آ رہے ہیں"۔ عمران
سنجیدہ لہجے میں کہا۔
میجر جوگم نے بتایا تھا کہ تم ایکریمی میک اپ میں ہو۔ تمہاری
بھی پاکیشیائی ایجنٹوں کے برابر ہے اور پھر اس نے سکرین پر تم
سے دو کے میک اپ بھی ادھڑے ہوئے دیکھے تھے"...... فومانچو
راب دیا۔
تم یہاں کیا کرنے آئے تھے"...... عمران نے پوچھا۔
میں تمہاری لاشوں کو چیک کر کے کنفرم کرنے آیا تھا تاکہ
یڑ پر کرنل جوشن کو اطلاع دے سکوں لیکن یہ کون سی جگہ
...... فومانچو نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے

کہا۔

" یہ واگ جزیرہ ہے اور اب میری بات غور سے سن لو۔
آرمی کے عام ملازم ہو اور اس برے اور بھیانک کھیل میں
نہیں ہو جس کھیل میں کرنل جوشن اور میجر جوگم شامل ہیں
میں نہیں چاہتا کہ تم خواہ مخواہ مارے جاؤ۔ کرنل جوشن اور
نے بین الاقوامی تنظیم ڈولفن کے ساتھ سازش کر کے اس
کے اندر پریس سیکشن بنایا ہوا ہے جس میں جعلی کرنسی
اور باچان حکومت کو اس کا علم نہیں ہے۔ میں نے تمہارے
سیکرٹری کو کال کر کے ساری صورت حال بتا دی ہے۔ وہ یہاں
والے ہیں۔ ان کے ساتھ ملٹری انٹیلی جنس کے اعلیٰ افسر
ہوں گے۔ اس کے بعد تم خود جانتے ہو کہ کیا ہو گا اس لئے
بتاؤ کہ تم اس چکر میں ملوث ہونا چاہتے ہو یا نہیں۔ ہاں یا نا
دوٹوک جواب دو"...... عمران نے کہا۔

" مم۔ میرا کسی چکر سے کیا تعلق۔ میں تو ملازم ہوں لیکن
ہو سکتا ہے۔ کرنل جوشن کبھی کسی مجرم تنظیم کے ساتھ شامل
ہو سکتا"...... فومانچو نے جواب دیا۔

" تم ٹرانسمیٹر اٹھاؤ اور کرنل جوشن کو ہماری لاشوں
میں کنفرم کر دو۔ اس کے ساتھ ہی اسے بتا دو کہ یہاں کا خف
اوپن ہو چکا ہے اور تم اندر جا کر سب کچھ دیکھ چکے ہو
نے کہا۔

نہیں۔ میں کرنل جوشن سے غلط بیانی نہیں کر سکتا۔ وہ میرا
مارشل کرا دے گا"...... فومانچو نے کہا۔

کے۔ پھر تم چھٹی کرو۔ صفدر اس کی گردن توڑ دو"۔ عمران
ت انتہائی سرد لہجے میں کہا اور صفدر تیزی سے فومانچو کی طرف

ک جاؤ۔ رک جاؤ۔ کیا تم میری ڈیفنس سیکرٹری سے بات کرا
...... فومانچو نے کہا۔

یہاں آ رہے ہیں پھر تم خود ہی ان سے بات کر لینا"۔ عمران

ٹھیک ہے۔ کراؤ میری بات۔ میں تیار ہوں لیکن اگر انہوں
واپس بلا لیا تو پھر"...... فومانچو نے کہا۔

پھر تم واپس چلے جانا البتہ تمہارا یہ ساتھی یہاں رہے گا۔ تم
بارے میں کوئی بہانہ بھی کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں"...... فومانچو نے کہا۔

اس کے ہاتھ کھول دو اور ٹرانسمیٹر اسے دے دو"...... عمران
اور صفدر نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں پر بندھی ہوئی
کھول دی اور پھر وہ ٹرانسمیٹر اٹھانے ہی لگا تھا کہ ٹرانسمیٹر سے
آواز نکلنے لگی۔

کرنل جوشن خود کال کر رہا ہے شاید"...... عمران نے کہا اور
نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر لیا اور پھر اس کا بٹن

آن کر دیا۔
" ہیلو ہیلو۔ میجر جوگم کالنگ۔ اوور"...... بٹن آن ہوتے
جوگم کی مخصوص آواز سنائی دی۔
" یس سر۔ میجر فومانچو اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... فومانچو
دیتے ہوئے کہا۔
" تم نے رپورٹ نہیں دی اور تمہاری لانچ بھی سکرین
نہیں آ رہی۔ کہاں ہو تم اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا
" میں اس وقت واگ جزیرے کے اندر موجود ہوں سر۔
ایک سرنگ کا دہانہ کھلا ہوا تھا۔ میں اس کے اندر آیا تو یہ مشین
ہے۔ میں اسے دیکھ رہا تھا کہ کال آ گئی۔ اوور"...... میجر فوما
کہا۔
" تمہارا ساتھی کہاں ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے
گیا۔
" وہ ہلاک ہو گیا ہے۔ وہ دہانے میں چھلانگ لگاتے ہو
پھسلنے سے نیچے گر گیا تھا اور ہلاک ہو گیا۔ اوور"...... میجر فوما
جواب دیا۔
" تمہاری لانچ کہاں ہے۔ اوور"...... اس بار دوسری طرف
کرنل جوشن نے پوچھا۔
" اسے میں نے ایک کھاڑی میں ایک پتھر کے ساتھ باند
ہے سر۔ اوور"...... میجر فومانچو نے کہا۔

ان پاکیشیائیوں کی لاشوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔
...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔
صرف ایک لاش جزیرے کی ایک کھاڑی میں پھنسی ہوئی
ہے سر۔ اور کوئی لاش نہیں نظر آئی۔ اوور"...... فومانچو نے
دیتے ہوئے کہا۔
اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس
تھ ہی میجر فومانچو نے جیسے ہی ٹرانسمیٹر آف کیا ایک خوفناک
ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار
پڑے۔ دھماکے کے ساتھ ہی انسانی چیخ سنائی دی اور میجر
کرسی سمیت نیچے فرش پر گر گیا اور عمران نے بے اختیار ایک
سانس لیا کیونکہ میجر فومانچو نہ صرف لاش میں تبدیل ہو چکا تھا
کا جسم بھی سیاہ ہو چکا تھا۔
بری بیڈ۔ یہ لوگ تو واقعی بے رحم قاتل بن چکے ہیں"۔ عمران
تے ہوئے لہجے میں کہا۔
اسے ہلاک کرنے پر مجبور تھے عمران صاحب کیونکہ اس نے
اوپن کر دیا تھا"...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات
ہلا دیا۔
میرا خیال ہے کہ اب کرنل جوشن خود یہاں آئے گا"۔ کیپٹن
نے کہا۔
یہاں آ کر کیا کرے گا"...... جولیا نے کہا۔

" وہ مونو ٹرانسمیٹر مجھے دو۔ اب اس کے سوا اور کوئی را... رہا کہ باچانی حکومت کے اعلیٰ حکام کو یہاں بلا کر یہ سب ... جائے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن تم یہ کیسے ثابت کرو گے کہ کرنل جوشن اس میں ... ہے"۔ جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ پہلے اسے پکڑنا چاہئے"...... ا... نے کہا۔

" لیکن وہ یہاں آئے گا تو اسے پکڑیں گے"...... صفدر نے کہا۔

" وہ یا میجر جوگم دونوں میں سے کوئی تو لازماً آئے گا اور یہیں ... گا"...... عمران نے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک بار پھر ... میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

" میرا خیال ہے کہ ٹائیگر کرنل جوشن کے ہیلی کاپٹر کی آمد... لا رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

" خدا کرے ایسا ہی ہو تاکہ اس عذاب مشن سے تو چھوٹے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے ٹائیگر ... ہوا اندر داخل ہوا۔

" باس۔ ہیلی کاپٹر آرہا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

" تو اچھا ہے۔ یہاں سے نکلنے کی اللہ تعالیٰ سبیل پیدا ... ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ... اٹھ کھڑا ہوا۔

سب لوگ سائیڈوں پر ہو جاؤ تاکہ کرنل جوشن یا میجر جوگم یا ...وں اطمینان سے اندر داخل ہو سکیں"...... عمران نے کہا۔

" باس۔ وہ اندر گیس بھی تو فائر کر سکتے ہیں"...... ٹائیگر نے

وہ تمہاری طرح سائنس دان نہیں ہیں کہ لاشوں کو گیس سے ...ہوش کرتے پھریں"...... عمران نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ...سا گیا۔

" عمران صاحب اگر یہ کرنل جوشن یہاں آئے تو پھر اس کا کیا ...ہے"...... صفدر نے کہا۔

" فی الحال بے ہوش کرنا ہے پھر دیکھیں گے کہ کیا ہو سکتا ہے"۔ ... نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چونکہ بے ... پڑا ہوا آدمی اور میجر فوماچو کی لاش دھماکے کی وجہ سے اچھل کر ... طرف پڑی ہوئی تھی اس لئے انہیں ہٹانے کی ضرورت نہ تھی۔ ... دیر بعد انہیں قدموں کی آوازیں سرنگ میں سے آتی ہوئی ... دیں۔ یہ دو آدمیوں کی آوازیں تھیں۔ عمران نے اپنے ...یوں کو اشارہ کیا اور وہ سب دہانے کی سائیڈوں میں دیواروں ... پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ قدموں کی آوازیں قریب آئیں اور پھر ...رک گئیں۔

" میجر جوگم مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اندر کوئی موجود ہے"۔ ... کرنل جوشن کی آواز سنائی دی۔

"سر اس میجر فوما نچو کی لاش پڑی ہوئی ہو گی" ...... دوسری آوا
سنائی دی۔
"اوہ ہاں۔ واقعی شاید اسی لئے مجھے احساس ہوا ہے"
جوشن کی اطمینان بھری آواز سنائی دی۔ عمران اور اس کے
قریب ہی کھڑے ہوئے تھے۔ پھر قدموں کی آوازیں آگے بڑتے
اور چند لمحوں بعد کرنل جوشن اور اس کے پیچھے میجر جوگم دونوں
سے اندر داخل ہوئے ہی تھے کہ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں ان
بھوکے عقابوں کی طرح جھپٹ پڑے اور کمرہ انسانی چیخوں اور
کرنل جوشن اور میجر جوگم کے فرش پر گرنے کے دھماکوں سے گونج
اٹھا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے انہیں اس انداز میں اٹھا کر فرش
پر پٹخ دیا تھا کہ وہ گرنے کے دوران ہی بے ہوش ہو گئے تھے۔
دونوں ہی ان دونوں پر تیزی سے جھکے اور ان کے کاندھوں اور
پر ہاتھ رکھ کر انہوں نے تیزی سے مخصوص انداز میں ان کے
کو جھٹکے دیئے تو دونوں کے انتہائی تیزی سے مسخ ہوتے ہوئے چہرے
دوبارہ نارمل ہونے شروع ہو گئے۔
"ٹائیگر تم باہر جا کر چیک کرو۔ ہو سکتا ہے کہ ہیلی کاپٹر یا
باہر موجود ہو۔ اسے بے ہوش کر کے اٹھا لانا"...... عمران نے کہا
ٹائیگر سر ہلاتا ہوا تیزی سے دوڑتا ہوا باہر چلا گیا۔
"ان دونوں کو اٹھا کر کرسیوں پر بٹھا دو اور یہاں کہیں رسیاں
موجود ہوں گی ان سے ان دونوں کو اچھی طرح باندھ دو۔ یہ دونوں

بیت یافتہ ہیں۔ یہ اچانک حملے کی وجہ سے مار کھا گئے ہیں۔
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر وہ ایک کرسی پر بیٹھ

"توبہ۔ کس قدر طویل جدوجہد کرنا پڑی ہے ان کو رنگے ہاتھوں
نے کے لئے"...... جولیا نے بھی عمران کے ساتھ والی کرسی پر
بیٹھتے ہوئے طویل سانس لے کر کہا۔
"چیف کو رنگے ہاتھوں پکڑنا آسان نہیں۔ اپنے چیف کو کبھی
نے کی ٹرائی کر دیکھو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"چیف ایکسٹو سے اس کا کیا مقابلہ۔ اور سنو آئندہ ایسی مثالیں
ے کر چیف کی توہین نہ کیا کرو۔ سمجھے"...... جولیا نے غصیلے لہجے
میں کہا۔
"چیف کی توہین۔ حیرت ہے۔ توہین تو اس کی ہوتی ہے جس کی
عزت ہوتی ہے۔ چیف کی تو"...... عمران نے کہا لیکن دوسرے
وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر ایک طرف ہٹ گیا ورنہ جولیا کا
متا ہوا بازو اس کی گردن پر پڑتا۔
"یہ جان بوجھ کر ایسی باتیں کرتا ہے"...... تنویر نے غصیلے لہجے
کہا۔
"تم باتیں نہ کر کے کیا حاصل کر لیتے ہو جو میں باتیں کر کے
سل کر لوں گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوبارہ اپ
نی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے ٹائیگر واپس آ گیا۔

"ہیلی کاپٹر خالی ہے باس"...... ٹائیگر نے اندر آ کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر بھی تم باہر ہی ٹھہرو ورنہ تمہیں بھی اپنے ... کی توہین پر غصہ آ جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ٹائیگر مسکراتا ہوا تیزی سے مڑا اور باہر چلا گیا۔

"تم باز نہیں آ سکتے بکواس کرنے سے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آ سکتا ہوں بلکہ اس کے بعد بکواس تو ایک طرف سرے سے بات کرنے کو ہی میری زبان ترس جائے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"اگر ہے تو ایسا کون سا طریقہ ہے جس سے تم بکواس سے سکو مجھے بتاؤ"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس پوری دنیا میں مردوں کو خاموش کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ وہی صفدر کے خطبہ نکاح یاد کرنے والا طریقہ"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ آپ ہی خاموش ہو جائیں۔ عمران صاحب خاموش کرانا ناممکن ہے"...... صفدر نے کرنل جوشن کو باندھ پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"جس طرح تمہارا خطبہ نکاح یاد کرنا ناممکن ہو چکا ہے چلو میری خاطر نہ سہی تنویر کی خاطر ہی یاد کر لو"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ میری خاطر کیا مطلب ہوا"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"ایک بار یاد کر لے کسی طرح بھی پھر دیکھیں کام کس کے آتا ہے"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم صرف باتیں ہی کر سکتے ہو اور بس"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم خود بتاؤ تنویر کی موجودگی میں اور میں کیا کر سکتا ہوں"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"اسی لئے زندہ بھی ہو۔ یہ ذہن میں رکھنا"...... تنویر نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

"فضول باتیں مت کیا کرو تنویر"...... جولیا نے تنویر پر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ بھلا عمران کے بارے میں ایسے ریمارکس کہاں برداشت کر سکتی تھی۔

"عمران صاحب۔ اب انہیں ہوش میں لایا جائے"...... کیپٹن شکیل نے اچانک کہا۔ وہ شاید اب اس موضوع کو بدلنا چاہتا تھا۔

"نہیں۔ انہیں ابھی بے ہوش رہنے دو پہلے ہم یہاں کی مکمل تلاشی لیں گے پھر انہیں ہوش میں لے آئیں گے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

باچان کے ڈیفنس سیکرٹری اپنے آفس میں بیٹھے ایک فائل کے
مطالعے میں مصروف تھے کہ ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کی مترنم گھنٹی
بج اٹھی۔ انہوں نے سر اٹھا کر ایک نظر انٹرکام کی طرف دیکھا اور پھر
ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ان کے لہجے میں خاصی سختی تھی کیونکہ جب وہ اہم
کاموں میں مصروف ہوں تو ان کے حکم کے مطابق انہیں کسی طرح
بھی ڈسٹرب نہیں کیا جاتا تھا۔

"سر پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران کی ٹرانسمیٹر کال موصول
ہو رہی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر آپ نے اس کی کال فوری طور پر اٹنڈ
نہ کی تو باچان کے انتہائی اہم جزیرہ کیڈو کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ
سکتا ہے"...... دوسری طرف سے ان کی پرسنل سیکرٹری نے انتہائی
معذرت خواہانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

شگفتہ آواز سنائی دی تو ڈیفنس سیکرٹری صاحب بے اختیار مسکرا
دیئے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ چونکہ انہوں نے اپنے فقرے کے آخر میں
فرام دس اینڈ کہا ہے اس لئے عمران نے اینڈ کے متبادل سٹارٹ کا
لفظ کہہ دیا ہے۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ نے کیوں کال کی ہے۔
اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جناب۔ آپ حکومت کے بہت بڑے افسر ہیں اور مجھے بڑے
افسروں سے بات کرنے کا بڑا شوق ہے تاکہ کل میں اپنے ملنے
والوں پر رعب ڈال سکوں کہ میری بات ہمیشہ بڑے بڑے افسروں
سے ہوتی ہے۔ ویسے ابھی ایسا کیمرہ ایجاد نہیں ہوا کہ بات چیت کے
ساتھ ساتھ اتنے فاصلے کے باوجود ہم دونوں کا اکٹھا فوٹو بھی کھینچ جاتا تو
یہ تو بڑا پختہ ثبوت ہوتا اور میں اس فوٹو کو فریم کرا کر اپنے ڈرائنگ
روم میں لٹکا سکتا۔ اوور"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

"عمران صاحب میں اپنی غلطی پر معذرت چاہتا ہوں۔ واقعی مجھے
اس انداز میں نہیں پوچھنا چاہئے تھا۔ اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری
نے فوراً ہی معذرت خواہانہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ کئی بار عمران سے
مل چکے تھے اور انہیں معلوم تھا کہ اگر انہوں نے معذرت خواہانہ
رویہ نہ اپنایا تو عمران کی زبان روکنا کم از کم ان کے بس کی بات نہ
رہے گی اور چونکہ عمران نے کیڈو اور نقصان کا حوالہ دیا تھا اس لئے
کال ختم بھی نہ کرنا چاہتے تھے۔

"پھر تو واقعی آپ بہت بڑے بلکہ عظیم آدمی ہیں ورنہ ہمارے ملک میں تو بڑے افسر معذرت کا لفظ ہی مدتوں پہلے بھول چکے ہیں۔ بہرحال آپ کا وقت بے حد قیمتی ہوتا ہے سنا ہے کہ سونے کے بھاؤ بھی مل جائے تب بھی قیمت پوری نہیں ہو سکتی اس لئے اب میں اصل بات پر آ رہا ہوں اور اصل بات یہ ہے کہ اگر آپ بذات کیڈو کے قریب واگ جزیرے پر تشریف لے آئیں تو اس سے نہ صرف باچان کا بھلا ہو گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کا بھی ساتھ ہی بھلا ہو جائے ورنہ پھر مجھے باچان کے پرائم منسٹر صاحب کو بطور مہمان خصوصی یہاں بلانا پڑے گا۔ اوور"...... عمران نے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری صاحب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ واگ جزیرے پر کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ جہاں تک میری معلومات ہیں واگ جزیرہ کیڈو کے قریب تو ہے لیکن وہ تو غیر آباد جزیرہ ہے۔ اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"اس وقت میں اس جزیرے سے آپ کو کال کر رہا ہوں اور میری یہاں موجودگی کے باوجود آپ اسے غیر آباد کہنے پر مصر ہیں تو یہاں ریڈ آرمی کا چیف کرنل جوشن اور اس کا ساتھی اور مشین روم انچارج میجر جوگم بھی موجود ہیں۔ اوور"...... عمران کہا۔

"کرنل جوشن بھی واگ جزیرے پر موجود ہے۔ کیوں۔ اس

کرائیں۔ اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے بری طرح چونکتے ئے کہا۔

سوری جناب۔ وہ اس وقت بات کرنے کی پوزیشن میں نہیں اور دوسری بات یہ بھی سن لیں کہ ریڈ آرمی آپ کے تحت ہے لاخر آپ اس کے ذمہ دار بنتے ہیں اور اگر یہ بات پرائم منسٹر ب اور چیف سیکرٹری صاحب کے نوٹس میں براہ راست پہنچ گئی رنل جوشن کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم کے آلہ کار بن کر کام کر ہیں تو آپ خود سوچ لیں کہ کیا نتائج نکل سکتے ہیں اس لئے میں مناسب سمجھا کہ آپ خود یہاں تشریف لے آئیں اور سب کچھ خود کر لیں۔ اس کے بعد آپ جانیں اور حکومت باچان۔ ...... عمران نے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری کی پیشانی پر یکلخت کا جال سا پھیلتا چلا گیا۔

کرنل جوشن اور مجرم تنظیم کا آلہ کار۔ اوہ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہیں ہے اور پھر حکومت باچان کے مفادات تو کیڈو جزیرے کے وابستہ ہیں۔ واگ جیسے جزیرے سے حکومت باچان کو کیا دلچسپی لتی ہے۔ اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے

یہی دلچسپی تو میں آپ کو دکھانا چاہتا ہوں سر۔ اگر آپ نہیں آ تو مجھے بتا دیں لیکن پھر آپ مجھ سے گلہ نہیں کریں گے۔ ...... عمران نے کہا۔

"ہوا کیا ہے۔ کچھ بتائیں تو سہی۔ اوور......" ڈیفنس
نے کہا۔

"تفصیل بتانے کا تو وقت نہیں ہے البتہ آپ کی تسلی ...
اتنا بتا دیتا ہوں کہ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ڈولفن ...
کرنسی چھاپتی ہے اس نے اسرائیل سے مل کر پاکیشیا اور تمام اسلا...
ممالک کے خلاف انتہائی بھیانک سازش کی ہے۔ ڈولفن ...
خصوصیت یہ ہے کہ وہ انتہائی جدید ترین مشینری سے کسی بھی ملک
کی جعلی کرنسی چھاپتی ہے جسے جعلی ثابت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔
اسرائیل نے یہ سازش اس لئے کی کہ ڈولفن کے ذریعے پاکیشیا
تمام اسلامی ممالک کی جعلی کرنسی چھاپ کر اسے پاکیشیا اور
اسلامی ممالک میں پھیلا کر ان کی معیشت جام کر دی جائے۔
ڈولفن زیادہ تر ایکریمیا اور یورپی ممالک کی جعلی کرنسی چھاپتی ہے
اس لئے اس نے اپنے پریس سیکشن کو بچانے کے لئے اسے پہلے
پر رکھا ہوا تھا لیکن جب کیڈو پر باچان نے قبضہ کیا تو انہوں
پریس سیکشن واگ منتقل کر دیا کیونکہ انہیں بھی معلوم تھا کہ
کو شبہ بھی نہ ہو سکے گا کہ باچان میں بھی ایسی حرکت کی جا سکتی
لیکن باچان میں ریڈ آرمی اسے بہرحال ٹریس کر لیتی اس لئے ...
نے کرنل جوشن کو لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا اور اس طرح ...
نے واگ جزیرے پر خفیہ طور پر اپنا پریس سیکشن قائم کر ...
کرنل جوشن نے کیڈو کے حفاظتی انتظامات کو واگ تک پہنچا...

ے بھی محفوظ کر لیا۔ پاکیشیا کو اطلاع ملی تو میں ٹیم لے کر یہاں
پہنچا۔ چونکہ مجھے یقین تھا کہ باچان حکومت اس میں ملوث نہیں ہو
سکتی اس لئے میں نے اپنے طور پر کام شروع کر دیا اور اب یہ مشن
انجام کو پہنچ رہا ہے۔ میں چاہتا تو اس پورے جزیرے کو تباہ کر
لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس طرح باچان اور پاکیشیا کے درمیان
فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں اور انتہائی قریبی اور دوستانہ تعلقات میں
آ سکتا ہے اس لئے میں نے اسے بھی تباہ نہیں کیا اور کرنل
شن کو بھی ہلاک نہیں کیا۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ بھی سر سلطان
طرح انتہائی اصول پسند ہیں اس لئے میں نے براہ راست آپ سے
ت کی ہے کہ آپ آئیں اور یہ سارا سیٹ اپ خود دیکھ لیں۔ اس
ے بعد آپ جو چاہیں فیصلہ کریں۔ اگر آپ کو ہم سے کوئی خطرہ ہو
آپ بے شک ملٹری انٹیلی جنس کے مسلح افراد کو ساتھ لے آئیں۔
ور" عمران نے کہا اور ڈیفنس سیکرٹری کا چہرہ حیرت کی زیادتی سے
ڑ سا گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ سب کچھ ہوتا رہا اور میں
بے خبر رہا۔ اوہ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ کرنل
شن جیسا آدمی بھی اس قدر بھیانک سازش میں ملوث ہو سکتا ہے
۔ یہ خوفناک کام باچان کی سرزمین پر ہو رہا ہے۔ اوہ عمران صاحب
تو کیا پوری باچانی حکومت آپ کی بے حد مشکور رہے گی ورنہ
ے تعلقات نہ صرف ایکریمیا، یورپ بلکہ پورے اسلامی ممالک

سے خراب ہو جاتے اور باچان کو ناقابل تلافی نقصانات اٹھانے پڑتے۔ میں واگ پہنچ رہا ہوں۔ آپ میرا انتظار کریں۔ ہیلو اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"آپ نے مجھ پر اعتماد کیا ہے اس لئے میں آپ کا مشکور ہوں۔ بہرحال آپ تشریف لے آئیں۔ میں ملزم ثبوتوں کے ساتھ آپ کے حوالے کرنا چاہتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا تو ڈیفنس سیکرٹری نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر انہوں نے تیزی سے فون رسیور اٹھایا تاکہ وہ ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ کو کال کر کے ہیلی کاپٹر اور مسلح افراد کا فوراً بندوبست کر سکیں۔

"عمران صاحب۔ ڈولفن اور اسرائیل کا یہ سیٹ اپ تو ناکام ہو گیا لیکن اس کی کیا ضمانت ہے کہ وہ یہی کام کسی اور ملک میں نہیں کریں گے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہاں سے فارغ ہو کر ہمیں بہرحال اس ڈولفن کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا پڑے گا"...... جولیا نے عمران کے جواب دینے سے پہلے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ ابھی ہمارا مشن مکمل نہیں ہوا"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ خدا خدا کر کے یہ طویل مشن مکمل ہونے کے قریب پہنچا ہے اور تم بدشگونی کی باتیں کر رہے ہو"...... عمران نے تنک کر کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی بدشگونی"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

" اس قدر طویل بھاگ دوڑ اور اٹھک بیٹھک کے بعد یہ مشن
مکمل ہونے کے قریب آیا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ ابھی مشن مکمل
نہیں ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ تمہارا چیف مجھے وہ چھوٹا سا چیک
بھی دینے سے انکار کر دے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو
سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" تم فکر مت کرو۔ میں چیف سے سفارش کر دوں گی۔ اس مشن
کا چیک تمہیں دے دیا جائے گا"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اگر تمہاری سفارش چیف مانتا ہے تو پھر پلیز دو چیک لے دو۔
دوسرا مشن میں یہیں بیٹھے بیٹھے مکمل کر دیتا ہوں"...... عمران نے
کہا تو اس بار جولیا سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

" دوسرا مشن۔ کیا مطلب۔ دوسرا مشن تو ڈولفن کے خلاف ہے
اور اس کا ہیڈ کوارٹر ایکریمیا میں ہے۔ یہاں تو نہیں ہے"...... جولیا
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" پہلے تم وعدہ کرو۔ پھر آگے بات ہو گی"...... عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ کہ اگر تم ڈولفن کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دو تو
دوسرا چیک میں تمہیں دلا دوں گی اور اگر چیف نے نہ دیا تو میں خود
دے دوں گی"...... جولیا نے کہا۔

" تمہارے اکاؤنٹ میں کتنی رقم ہے"...... عمران نے منہ

تے ہوئے پوچھا۔

" کیا مطلب۔ تمہیں اس سے کیا"...... جولیا نے چونک کر کہا تو
قدر بے اختیار مسکرا دیا۔

" اگر تمہارا چیک واپس آگیا تو پھر میں اس چیک کا کیا کروں
...... عمران نے جواب دیا۔

" کیسے واپس آئے گا۔ تم اب چکر نہ چلاؤ۔ سیدھی بات کرو"۔
نے کہا۔

مس جولیا عمران صاحب کو یہاں سے ایک ڈائری بھی ملی ہے
یہاں کے پریس سیکشن کے ایک سیف میں موجود تھی۔ اس ڈائری
یقیناً ڈولفن کے بارے میں اہم معلومات موجود ہوں گی اس لئے
ران صاحب یہاں بیٹھے بیٹھے مشن مکمل کرنے کی بات کر رہے
ں۔ آپ خواہ مخواہ پریشان نہ ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" یار ایک تو تم جب بھی بولتے ہو میرا نقصان ہی کرتے ہو۔ کیا
رورت تھی تمہیں بولنے کی۔ جیسے پہلے خاموش رہتے ہو اب بھی
موش رہ جاتے تو کیا بگڑ جاتا۔ کم از کم جولیا کے دستخط ہی مل جاتے
،نکہ ظاہر ہے رقم تو اب اتنی نہ ہو گی جتنی مجھے چاہئے میں اس چیک
ریم کرا کر اپنے فلیٹ میں ہی لٹکا دیتا"...... عمران نے کہا تو اس
سب قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

" میں تمہیں ویسے ہی دستخط کر کے دے دیتی ہوں"...... جولیا
ہنستے ہوئے کہا۔

"تنویر سے پوچھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ مجھے گولی مار دے"۔ عمران
نے کہا۔
"کیوں۔ میں کیوں گولی ماروں گا۔ تم ایک لاکھ دستخط کرا لو"۔
تنویر نے جواب دیا۔
"عمران صاحب کا مقصد تو نکاح نامے پر دستخطوں سے ہے"۔
صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا اور تنویر دونوں بے اختیار
اچھل پڑے۔
"تب گولی تو کیا میزائل مار دوں گا"۔۔۔ تنویر نے بے اختیار
کہا تو کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔
"عمران صاحب۔ کیا اس ڈائری میں واقعی ڈولفن کے بارے میں
معلومات موجود ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے شاید موضوع بدلنے کے لئے
بات کی تھی۔
"ہاں۔ ورنہ پہلے میں سوچ رہا تھا کہ ڈیفنس سیکرٹری کو
کرنے سے پہلے اس کرنل جوشن کو ہوش میں لا کر اس سے
کے چیف اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات معلوم
کروں گا کیونکہ مجھے یقین ہے کہ یہ اس بارے میں کافی کچھ جانتا ہو
لیکن یہ ڈائری ملنے کے بعد اب اس کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ اس
ڈائری میں ایسی معلومات موجود ہیں کہ اگر یہ ڈائری حکومت ایکریمیا
تک پہنچ گئی تو اس کی ایجنسیاں اس تنظیم کا مکمل طور پر خاتمہ کرنے
میں کامیاب ہو جائیں گی کیونکہ حکومت ایکریمیا ہم سے زیادہ

تنظیم کے خاتمے کی خواہشمند ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔
"لیکن اس قدر اہم ڈائری یہاں کس نے رکھی ہو گی"۔۔۔ جولیا
نے کہا۔
"ڈائری کے اندراجات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کا انچارج
سائمن ڈولفن کے بانی ممبران میں سے تھا اور اسے اس بارے میں
مکمل اور تفصیلی معلومات حاصل تھیں اور چونکہ وہ فطری طور پر
ڈائری رکھنے کا عادی تھا اس لئے اس نے اس ڈائری میں وہ تمام
معلومات درج کر دیں۔ دوسری بات یہ کہ سائمن کے کبھی تصور
میں بھی یہ بات نہ آ سکتی تھی کہ یہاں اس ڈائری تک کوئی دوسرا
آدمی بھی پہنچ سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب
نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
"ڈیفنس سیکرٹری تو نجانے کب یہاں پہنچے گا اب اس سے پہلے کم
از کم کرنل جوشن کو تو ہوش میں لے آئیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔
"نہیں۔ اگر اسے پہلے ہوش میں لایا گیا تو یہ کوئی نہ کوئی کہانی
سوچ لے گا لیکن جب اچانک اسے ہوش میں آتے ہی ڈیفنس
سیکرٹری نظر آئے گا تو پھر نفسیاتی طور پر یہ خود ہی سب کچھ بتا دے گا
اور ویسے بھی اسے یا میجر جوگم کو ہوش میں لا کر ہم نے ان سے کیا
معلوم کرنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب نے
اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر وہ اسی طرح بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ

سرنگ میں سے ٹائیگر کے قدموں کی آواز سنائی دی۔ عمران نے اسے باہر بھیج دیا تھا تاکہ جب ڈیفنس سیکرٹری کا ہیلی کاپٹر آتا دیکھے تو وہ انہیں اطلاع کر سکے اور اس کی آمد بتا رہی تھی کہ وہ یہی اطلاع دینے آ رہا ہے۔

"باس۔ ہاکاڈو کی طرف سے باچان ملٹری کے تین ہیلی کاپٹر واگ کی طرف آ رہے ہیں"...... ٹائیگر نے اندر آ کر کہا۔

"اوکے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے چہرے پر موجود ماسک اتار دیا۔

"ہم بھی اتار دیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ تم نے ان کے سامنے اصل شکلوں میں نہیں آنا ورنہ سیکرٹ سروس سیکرٹ نہیں رہے گی اور دوسری بات یہ کہ سوائے ٹائیگر کے تم سب نے یہیں رہنا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک معمولی سے ڈیفنس سیکرٹری کا استقبال کرے۔ میرا کیا ہے میں تو ویسے بھی کرائے کا سپاہی ہوں اور بے چارہ ٹائیگر تو کرائے کا سپاہی ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا سرنگ کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے تھا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ وہ ایک روز ٹیم کے ساتھ ڈولفن کا مشن مکمل کر کے واپس آیا تھا اور آج انش منزل آیا تھا۔

"عمران صاحب اس بار تو آپ کو بہت وقت لگ گیا اس مشن مکمل کرتے ہوئے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ اکیلا مشن چار مشنوں کے برابر تھا اس لئے ایک کی بجائے تم نے مجھے چار چیک دینے ہیں"...... عمران نے چونک کر کہا تو یک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"جولیا نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق تو آپ کو ایک بھی نہیں مل سکتا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا جولیا نے کہا ہے کہ میں نے یہ مشن مکمل نہیں

کیا"...... عمران نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"اس نے بتایا ہے کہ اس قدر طویل عرصہ اس مشن کی تکمیل میں اس لئے لگ گیا ہے کہ آپ کے پاس مار کو تھم ریز کا توڑ ہی نہیں تھا۔ جو توڑ کر کے آپ نے مشن مکمل کیا ہے وہ توڑ سرداور نے آپ کو بتایا تھا اس لئے چیک اگر ملنا بھی چاہئے تو سرداور کو ملنا چاہئے۔" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سوچ لو۔ میں نے بڑی مشکل سے تمہاری عزت بنا رکھی ہے۔" عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ اس میں عزت کا کیا سوال آ گیا"...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"جو چیک تم دو گے اس سے سرداور کو خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ تم کتنے کنجوس واقع ہوئے ہو"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میری عزت کی بجائے آپ کی عزت کو البتہ ضرور خطرہ لاحق ہو جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا۔ وہ کیسے"...... اس بار عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"سرداور کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ کتنی تنخواہ پر کام کرتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا تو اس کے اس خوبصورت جواب پر عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے چلو ایسا کرو کہ تم ایک بڑا چیک نہیں بھیج دو اور ایک چھوٹا چیک مجھے دے دو۔ میرا وعدہ کہ سرداور ملنے والا چیک کیش نہیں کراؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سرداور والا چیک آپ کو کیسے مل جائے گا۔ وہ تو سرداور کے نام ہو گا کیونکہ انہوں نے مار کو تھم ریز کا توڑ بتایا تھا"...... بلیک زیرو پوری طرح لطف لے رہا تھا۔

"اگر میں سوپر فیاض اور ڈیڈی سے وصولی کر سکتا ہوں تو بے چارے سرداور کس قطار میں آتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس بلیک زیرو نے ہنسنے کی بجائے اثبات میں سرہلا دیا۔

"واقعی آپ چاہیں تو وہ چیک کیا اس سے بڑا دوسرا چیک بھی ان سے وصول کر سکتے ہیں۔ ویسے ایک بات ہے عمران صاحب ڈولفن کے بارے میں اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ جولیا نے مجھے رپورٹ دی تھی کہ آپ نے وہاں سے کوئی ایسی ڈائری حاصل کی ہے جس میں ڈولفن کے بارے میں تمام تفصیلات موجود ہیں"...... بلیک زیرو نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ جولیا کو تم نے مخبر رکھا ہوا ہے شاید"...... عمران نے غصیلے میں کہا۔ ظاہر ہے غصہ مصنوعی تھا۔

"وہ سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہے اور اس کی ڈیوٹی ہے کہ وہ مشن کے بارے میں تفصیلی رپورٹ دے۔ اس میں مخبری والی

کون سی بات ہے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں نے سوچا تھا کہ اس ڈائری کا حکومت ایکریمیا سے باقاعدہ سودا کروں گا تاکہ سلیمان پاشا کا ادھار کچھ کم ہو سکے لیکن جولیا نے بتا کر میرا سارا منصوبہ ہی ختم کر دیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران یہاں موجود ہے"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔
"اگر سلطان فیاضی کے موڈ میں ہیں یعنی خلعت اور جاگیریں بخشنے کے موڈ میں ہیں تو عمران موجود ہے اور اگر سلطان کو جلال آیا ہے اور جلاد کو حاضر کر رکھا ہے تو پھر عمران موجود نہیں ہے"۔ عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"اس وقت تو واقعی خلعت اور جاگیروں والا ہی مسئلہ ہے"۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔
"ارے ارے۔ پھر تو عمران نہ صرف موجود ہے بلکہ فرشی سلام بھی عرض کر رہا ہے"...... عمران نے جلدی سے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔
"ایکریمیا کے چیف سیکرٹری کا فون آیا ہے۔ تم نے جو ڈائری انہیں بھجوائی تھی انہوں نے اس پر فوری کارروائی کی ہے اور ڈیفنس

سیٹ اپ ختم کر دیا ہے۔ چیف سیکرٹری صاحب کا کہنا ہے کہ حکومت ایکریمیا اس پر نہ صرف حکومت پاکیشیا کی ممنون ہے بلکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی بھی بے حد ممنون ہے اور وہ اس سلسلے میں باقاعدہ تھینکس کا سرکاری لیٹر بھی بھجوا رہے ہیں"۔ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"صرف تھینکس کا لیٹر۔ کیا زمانہ آگیا ہے۔ میں سمجھا تھا کہ ایکریمیا کی ایک دو ریاستیں الاٹ کر دیں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔
"حکومت باچان کی طرف سے بھی تھینکس کا لیٹر پہنچ چکا ہے اور ڈیفنس سیکرٹری نے خصوصی طور پر تمہارا شکریہ ادا کیا ہے"۔ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔
"لیکن ان تھینکس کے لیٹرز سے آغا سلیمان پاشا کا ادھار تو اترنے سے رہا۔ ادھر سیکرٹ سروس کے چیف صاحب چیک دینے سے انکاری ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مشن پورا کرنے کے لئے نسخہ تو سرداور نے بتایا ہے اس لئے چیک بھی انہیں ہی مل سکتا ہے۔ میں تو ناکام رہا ہوں"...... عمران نے ایک طرح سے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"اوہ۔ پھر تو میں بھی کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ میری کیا مجال ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے کام میں مداخلت کر سکوں۔ اب تمہاری قسمت"...... سر سلطان نے کہا اور اس بار عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا کیونکہ لاؤڈر

کی وجہ سے وہ بھی ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہا تھا۔

"جہاں سلطان بے بس ہو جائے وہاں پر ملکہ عالیہ ہی کام کر سکتی ہیں اس لئے اب ملکہ عالیہ کے دربار میں ہی فریاد کرنا پڑے گی"۔ عمران نے شکست بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو شاید کچھ نہ کر سکے البتہ اگر تم اپنی اماں بی کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی شکایت کر دو تو پھر دیکھنا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا حشر"...... دوسری طرف سے سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران اور بلیک زیرو دونوں ایک بار پھر ان کے خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا نمبر تو بعد میں آئے گا پہلے شکایت لگانے والے کی شامت آجائے گی کہ وہ گیا کیوں تھا وہاں کافروں کے ملک میں"...... عمران نے کہا اور اس بار دوسری طرف سے سرسلطان بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"بہرحال میں تو مشورہ ہی دے سکتا تھا اب تمہاری مرضی۔ اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"سرسلطان بھی آج موڈ میں تھے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے تعریف پاکیشیا سیکرٹ سروس کی، کی گئی ہے اور وہ حکومت کی طرف سے اس کے انچارج ہیں اس لئے اصل تعریف تو ان کی ہوئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے بھی ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ختم شد